5766 احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ

کتب ذخیرہ
میثم قادری

الترغیب والترھیب کامل

من الحدیث الشریف 2

تصنیف
امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری رحمۃ اللہ علیہ
۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ
مفتی معاذ رضا خان قادری
دامت برکاتہم عالیہ

اکبر بک سیلرز لاہور

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے
"PDF BOOK "فقہ حنفی
چینل کو جوائن کریں
http://T.me/FiqaHanfiBooks
عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں
https://t.me/tehqiqat
علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک
سے فری ڈاؤن لوڈ کریں
https://archive.org/details/
@zohaibhasanattari
طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری
زوہیب حسن عطاری

۵۶۶ احادیث پر مشتمل مجموعہ کا پہلا مکمل اردو ترجمہ

کامل

الترغیب والترھیب

2 من الحدیث الشریف

تصنیف

امام ابو محمد زکی الدین عبد العظیم منذری

۵۸۱-۶۵۶ھ

ترجمہ و تخریج

مفتی معاذ رضا خان قادری

دامت برکاتہم عالیہ

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور

37352022

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)

الصلوۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ
وعلٰی الك واصحابك یا حبیب اللّٰہ

نام کتاب	.....	الترغیب والترہیب (جلد دوم)
مصنف	.....	امام ابو محمد زکی الدین عبدالعظیم منذری
ترجمہ وتخریج	.....	مفتی معاذ رضا خان دامت برکاتہم العالیہ
صفحات	.....	912
تعداد	.....	600
کمپوزنگ	.....	حافظ محمد ظفر شاہ
اشاعت	.....	ستمبر 2017ء
ناشر	.....	محمد اکبر قادری
قیمت	.....	900 روپے

ضروری گزارش

ہم اپنے اُن تمام احباب کے شکر گزار ہیں جو ہمارے ادارے کی طرف سے شائع شدہ کتب کو دل سے پسند کرتے ہیں۔ یہ کتاب ''الترغیب والترہیب'' اس وقت آپ کے پیش نظر ہے۔ گر آپ کو اس میں کسی قسم کی کمی وبیشی و کمپوزنگ کی غلطی نظر آئے تو براہِ کرم ادارہ کو مطلع کریں تا کہ ان اغلاط کی اگلے ایڈیشن میں تصحیح ہو سکے۔ آپ تعاون فرما کر ادارہ کی مزید ترقی کا سبب بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس تعاون کو قبول فرمائے۔ آمین

فہرست

مضامین	صفحہ
كِتَابُ الْجِهَادِ	
کتاب: جہاد کے بارے میں روایات	۹
باب: اللہ کی راہ میں پہرا دینے کے بارے میں ترغیبی روایات	۹
باب: اللہ کی راہ میں حفاظت کرنے (یعنی پہرا دینے) کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۸
باب: اللہ کی راہ میں خرچ کرنے غازیوں کو سامان فراہم کرنے اور ان کی غیر موجودگی میں	۲۴
ان کے اہل خانہ کا خیال رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۴
باب: جہاد کے لئے گھوڑے رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۳۴
باب: غازی اور پہرا دینے والے شخص کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات	۴۱
باب: اللہ کی راہ میں جانے اور آنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۵
باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی دعا مانگنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۵۶
اللہ کی راہ میں تیر اندازی کرنے اور تیر اندازی سیکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۵۸
باب: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۲
باب: جہاد میں نیت میں اخلاص رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۸۷
باب: جنگ سے فرار اختیار کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۹۵
سمندری جنگ میں حصہ لینے سے متعلق ترغیبی روایات	۹۹
نیز یہ جنگ خشکی کی جنگوں پر دس گنا فضیلت رکھتی ہے	۹۹
(مال غنیمت میں) خیانت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات	۱۰۲
باب: شہادت کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۱۰
اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی مر جائے اور اس نے کسی جنگ میں حصہ نہ لیا ہو	۱۳۵
فصل	۱۳۸
كِتَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ	
کتاب: قرآن کی تلاوت کے بارے میں روایات	۱۵۱
نماز میں اور اس کے علاوہ قرآن کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۵۱
قرآن کا علم حاصل کرنے کے بعد اسے بھول جانے کے بارے میں ترہیبی روایات	۱۷۰
قرآن حفظ کرنے کے لئے ایک مخصوص دعا کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۷۲
قرآن کا خیال رکھنے اور اسے خوبصورت آواز میں پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات	۱۷۵
سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۱۷۹
باب: سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۸۳
آیت الکرسی پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۱۹۰
سورۂ کہف کی تلاوت یا اس کی ابتدائی دس آیات یا آخری دس آیات کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۹۴
سورۂ یٰسین کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۱۹۵

مضامین	صفحہ
سورۂ ملک کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات	۱۹۶
باب: سورۂ تکویر کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات نیز اس کے ساتھ کیا پڑھا جائے؟	۱۹۸
باب: سورۂ زلزال پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز اس کے ساتھ کیا پڑھا جائے؟	۱۹۹
سورۂ تکاثر کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۰۰
باب: سورۂ اخلاص پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۰۰
معوذتین کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۰۴
کتاب الذکر والدعاء	
کتاب: ذکر اور دعا کے بارے میں روایات	۲۰۷
پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۰۷
باب: ذکر کی محافل میں شریک ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے اکٹھے ہونا	۲۲۰
ایسی محفل میں آدمی کے بیٹھنے سے متعلق ترہیبی روایات	۲۲۹
جس میں آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اور اللہ کے نبی حضرت محمد ﷺ پر درود نہ بھیجے	۲۲۹
ایسے کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جو محفل میں ہونے والی لغزش کا کفارہ بن جاتے ہیں	۲۳۱
لا الہ الا اللہ پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات اس کلمے کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۲۳۴
لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۴۵
اس سے متعلق ایک اور قسم	۲۴۸
اسی سے متعلق ایک اور قسم	۲۴۸
مختلف قسم کی تسبیح، تکبیر، تحلیل اور حمد کے کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۴۹

مضامین	صفحہ
تسبیح، حمد، تہلیل اور تکبیر کے بارے میں جامع کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۷۶
(وظیفے کے کلمات کی) ایک اور قسم	۲۷۷
(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم	۲۷۹
(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم	۲۸۱
(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم	۲۸۲
(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم	۲۸۲
(تسبیح کی) ایک اور قسم	۲۸۴
(تسبیح کی) ایک اور قسم	۲۸۵
(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم	۲۸۶
(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم	۲۸۷
باب: لاحول ولاقوۃ الا باللہ کے پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۸۷
باب: رات اور دن میں پڑھے جانے والے مختلف اذکار کے بارے میں ترغیبی روایات	۲۹۳
جو صبح یا شام کے وقت مخصوص نہیں ہیں	۲۹۳
باب: فرض نمازوں کے بعد کچھ آیات اور اذکار پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۳۰۰
باب: جب کوئی شخص خواب میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے کیا کرنا چاہیے اور کیا پڑھنا چاہیے؟	۳۰۹
اس بارے میں ترغیبی روایات	۳۰۹
جو شخص رات کے وقت گھبرا جائے اسے کون سے کلمات پڑھنے چاہئیں اس بارے میں ترغیبی روایات	۳۱۱
باب: جب آدمی اپنے گھر سے نکل کر مسجد یا کسی اور جگہ کی طرف جانے لگے تو کیا پڑھے؟ اس بارے میں ترغیبی روایات نیز جب وہ ان میں داخل ہو (تو کیا پڑھے؟)	۳۱۵
باب: جس شخص کو نماز کے دوران یا اس کے علاوہ وسوسہ آتا ہو تو اسے	

مضامین	صفحہ
کیا پڑھنا چاہیے؟	۳۴۰
اس بارے میں ترغیبی روایات	۳۴۰
باب: استغفار کے بارے میں ترغیبی روایات	۳۴۳
باب: بکثرت دعا کے بارے میں ترغیبی روایات' اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۴۱
باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات' جن کے ذریعے دعا کا آغاز کرنا چاہیے۔	۳۴۲
باب: سجدے میں' نمازوں کے بعد' اور رات کے آخری نصف حصے میں دعا کرنے	۳۴۸
کے بارے میں ترغیبی روایات	۳۴۸
باب: اگر دعا کی قبولیت میں تاخیر ہو جائے' تو یہ کہنا: کہ میں نے دعا کی اور میری دعا ہی قبول نہیں ہوئی	۳۵۰
اس بارے میں ترہیبی روایات	۳۵۰
اس بارے میں ترہیبی روایات کہ نمازی دعا مانگتے ہوئے' اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے	۳۵۱
یا یہ کہ آدمی غفلت کی حالت میں دعا کرے	۳۵۱
باب: آدمی کے اپنی ذات' یا اپنی اولاد' یا اپنے خادم' یا اپنے مالک کو بددعا دینے کے بارے میں ترہیبی روایات	۳۵۲
نبی اکرم ﷺ پر بکثرت درود بھیجنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۳۵۳

كِتَابُ الْبُيُوْعِ وَغَيْرِهَا

کتاب: خرید و فروخت اور دیگر چیزوں کے بارے میں روایات	۳۷۵
خرید و فروخت کے ذریعے کمائی کرنے اور دیگر امور کے بارے میں ترغیبی روایات	۳۷۵
باب: رزق کے حصول کے لئے' یا دیگر کاموں کے لئے صبح جلدی نکلنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۳۸۰
اور صبح کے وقت سوئے رہنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۸۰
بازاروں میں اور غفلت کے مقامات پر' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے متعلق ترغیبی روایات	۳۸۶
رزق طلب کرتے ہوئے میانہ روی اختیار کرنے اور اس میں اجمال رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۳۸۶
حلال رزق تلاش کرنے' حلال کھانے کے بارے میں ترغیبی روایات	۳۹۹
پرہیزگاری کے بارے میں ترغیبی روایات اور مشتبہ چیزوں اور جو چیزیں دل میں کھٹکیں انہیں ترک کرنا	۴۰۹
باب: خرید و فروخت کرتے ہوئے نرمی سے کام لینے کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۱۶
نیز اچھے طریقے سے تقاضا کرنا اور ادائیگی کرنا	۴۱۶
باب: نادم شخص سے اقالہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۲۲
باب: ناپ تول میں کمی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۴۲۳
باب: ملاوٹ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۴۲۷
نیز سودا کرنے اور دیگر امور میں' خیر خواہی کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۲۷
باب: ذخیرہ اندوزی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۴۳۶
باب: تاجروں کے لئے سچ بولنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۴۱
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ دو شراکت داروں میں سے کوئی ایک شراکت دار خیانت کرے	۴۴۹
باب: فروخت کرتے ہوئے' ماں اور اس کے بچے کے درمیان علیحدگی پیدا کرنے کے بارے میں	۴۴۹
ترہیبی روایات' اور اس کی مانند (دیگر صورتوں کے بارے میں ترہیبی روایات)	۴۴۹
باب: قرض کے بارے میں ترہیبی روایات	۴۵۰
خوشحال شخص کے (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۴۶۸
نیز قرض خواہ کو راضی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۴۶۸

مضامین	صفحہ
باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات' جو غمگین پریشان اور قیدی شخص پڑھے گا	۴۷۲
باب: جھوٹی قسم اٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات	۴۸۴
باب: سود کے بارے میں ترہیبی روایات	۴۹۴
زمین یا کوئی اور چیز غصب کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۵۰۷
باب: فخر کے اظہار اور کثرت کے اظہار کیلئے' ضرورت سے زیادہ تعمیر کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۵۱۰
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ مزدور کو اس کو معاوضہ نہ دیا جائے' اس کو مزدوری جلدی دینے کا حکم ہونا	۵۱۸
باب: غلام کے لیے' اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے	۵۱۹
اور اپنے آقاؤں کا بھی حق ادا کرے	۵۱۹
باب: غلام کے' اپنے آقا سے فرار ہونے کے بارے میں ترہیبی روایات	۵۲۴
غلام آزاد کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۵۲۶
اور آزاد شخص کو غلام بنانے' یا اسے فروخت کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۵۲۶
فصل	۵۳۲
کتاب النکاح وما یتعلق بہ	
کتاب: نکاح اور اس سے متعلق (دیگر امور) کے بارے میں روایات	۵۳۴
نکاح کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۵۴۲
شوہر کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ بیوی کے حق کو پورا ادا کرے	۵۵۰
باب: بیویوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ترجیحی رویہ اختیار کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۵۶۸
اور ان کے درمیان عدل کو ترک کرنے (کے بارے میں ترہیبی روایات)	۵۶۸
بیوی اور اہل وعیال پر خرچ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۵۷۰
اچھے نام رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۵۸۴
اور برے نام رکھنے کی ممانعت اور انہیں تبدیل کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۵۸۴
فصل	۵۸۶
باب: اولاد کی تربیت کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۵۸۹
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ انسان اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف یا آزاد کرنے والے آقا کی بجائے' کسی اور کی طرف نسبت قائم کرے	۵۹۰
اس بارے میں ترغیبی روایات کہ جس شخص کی اولاد میں سے تین' یا دو' یا ایک بچہ فوت ہو جائے	۵۹۴
تو اس کو جو ثواب حاصل ہوگا' اس کے بارے میں کیا ذکر ہوا ہے؟	۵۹۴
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ عورت اپنے شوہر' یا غلام اپنے آقا (کے مال یا گھر میں)	۶۰۶
کوئی خرابی پیدا کرے	۶۰۶
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ کوئی عورت اپنے شوہر سے کسی معقول وجہ کے بغیر طلاق کا مطالبہ کرے	۶۰۷
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ عورت اپنے گھر سے عطر لگا کر اور بن سنور کر نکلے	۶۰۸
باب: راز کو افشا کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات' خاص طور پر وہ راز جو میاں' بیوی کے درمیان کا ہو	۶۱۱
کتاب اللباس والزینۃ	
کتاب: لباس اور زینت کے بارے میں روایات	۶۱۴
سفید کپڑے پہننے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۱۴
قمیص پہننے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۱۵
باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات' جنہیں آدمی نیا لباس	

مضامین	صفحہ
پہننے کے بعد پڑھے گا	۶۲۲
خواتین کے اتنا باریک لباس پہننے سے متعلق ترہیبی روایات' جس میں سے جلد نظر آتی ہو	۶۲۵
مردوں کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ ریشمی کپڑے پہنیں یا ریشمی کپڑے پر بیٹھیں یا سونا پہنیں اور خواتین کے لیے ان دونوں کو ترک کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۲۶
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ لباس' یا کلام' یا حرکت' یا اس طرح کسی اور پہلو کے حوالے سے مرد' عورت کی مشابہت اختیار کرے' یا عورت' مرد کی مشابہت اختیار کرے	۶۳۷
باب: اس بارے میں ترغیبی روایات کہ تواضع کے طور پر عمدہ لباس پہننے کو ترک کیا جائے	۶۴۱
اس بارے میں ترغیبی روایات کہ آدمی فقیر کو صدقہ کرتے ہوئے وہ چیز صدقہ کرے' جو وہ خود پہنتا ہے	۶۵۴
جیسے کپڑے' یا اس کی مانند کوئی اور چیز	۶۵۴
باب: سفید بالوں کو باقی رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات اور انہیں اُکھیڑنے کا مکروہ ہونا	۶۵۷
باب: داڑھی پر سیاہ خضاب لگانے کے بارے میں ترہیبی روایات	۶۵۸
مصنوعی بال لگانے والی یا لگوانے والی' جسم گودنے والی' یا گدوانے والی' بال اُکھیڑنے والی	۶۵۹
باب: مردوں اور عورتوں کے لئے اثمد کو سرمے کے طور پر لگانے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۶۳
کِتَابُ الطَّعَامِ وَغَیْرِہٖ	
کتاب: کھانے وغیرہ کے بارے میں روایات	۶۶۴
کھانا کھاتے ہوئے' بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات	
اور اُسے ترک کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۶۶۴
باب: سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں ترہیبی روایات	۶۶۷
اُن کا مردوں اور خواتین (سب کے لئے) حرام ہونا	۶۶۷
باب: بائیں ہاتھ سے کھانے یا پینے کے بارے میں ترہیبی روایات	۶۶۸
باب: پیالے کے درمیان کی بجائے' اطراف سے کھانے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۷۲
سرکہ اور زیتون کا تیل کھانے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۷۴
مل جل کر کھانے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۷۷
باب: زیادہ سیر ہو کر کھانے کے بارے میں ترہیبی روایات	۶۷۹
اس بارے میں ترہیبی روایات کہ اگر کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کسی عذر کے بغیر انکار کر دے	۶۹۰
باب: برکت حاصل کرنے کے لئے' انگلیوں کو پونچھنے سے پہلے انہیں چاٹنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۹۳
باب: کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۹۵
باب: کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کے بارے میں ترغیبی روایات	۶۹۹
کِتَابُ الْقَضَاءِ وَغَیْرِہٖ	
کتاب: قضا اور دیگر امور کے بارے میں روایات	۷۰۳
جو شخص حکومت یا قاضی ہونے یا امیر ہونے کے منصب پر فائز ہو جائے	۷۰۳
باب: جو شخص مسلمانوں کے امور کا کسی حوالے سے نگران بنتا ہے' اس کے لئے عدل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات خواہ وہ حکمران ہو یا اس کے علاوہ کوئی ہو	۷۱۳
اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جو شخص مسلمانوں کے امور میں سے کسی کا نگران بنے اور وہ مسلمانوں پر ایک شخص کو اہل کار مقرر کرے حالانکہ اس کی رعایا میں اس سے زیادہ بہتر شخص موجود ہو	۷۳۲
باب: رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے اور ان دونوں کے بارے میں کوشش کرنے والے کے بارے میں ترہیبی روایات	۷۳۳

مضامین	صفحہ
باب: ظلم، مظلوم کی دعا، اسے رسوا کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۷۳۶
اور اس کی مدد کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۷۳۶
باب: جس شخص کو کسی ظالم کے حوالے سے خوف ہو اسے کون سے کلمات پڑھنے چاہیں؟	۷۴۹
اس بارے میں ترغیبی روایات	۷۴۹
ظالم لوگوں کے پاس جانے سے پرہیز کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۷۵۱
باب: باطل کام کرنے والے کی مدد کرنا یا اس کا ساتھ دینا یا اللہ تعالیٰ کی حدود سے متعلق یا اس کے علاوہ کسی اور معاملے سے متعلق ممنوعہ سفارش کرنا' اس بارے میں ترہیبی روایات	۷۵۷
حاکم یا دیگر افراد کے لیے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ لوگوں کو ایسی چیز کے ساتھ خوش کریں	۷۶۱
جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے تعلق رکھتی ہو	۷۶۱
باب: اس بارے میں ترغیبی روایات کہ اللہ کی مخلوق پر شفقت کی جائے	۷۶۳
فصل	۷۹۰
باب: امام اور دیگر حضرات' جو امور کے نگران بنتے ہیں انہیں اس بات کی ترغیب دینا	۷۹۱
کہ وہ نیک وزیر اور اچھا مشیر اختیار کریں	۷۹۱
باب: جھوٹی گواہی کے بارے میں ترہیبی روایات	۷۹۲
كِتَابُ الْحُدُودِ وَغَيْرِهَا	
کتاب: حدود اور دیگر امور کے بارے میں روایات	۷۹۵
نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۷۹۵
اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جو شخص نیکی کا حکم دیتا ہو اور برائی سے منع کرتا ہو	۸۱۰
اس کا عمل اس کے قول کے برخلاف ہو	۸۱۰
مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات	۸۱۵
قابل حدود جرائم کا ارتکاب کرنے اور حرام چیزوں کا مرتکب ہونے کے بارے میں ترہیبی روایات	۸۲۲
حدود قائم کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس میں کوتاہی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۸۲۵
شراب پینے اسے فروخت کرنے اسے خریدنے اسے نچوڑنے اسے لاد کر لے جانے اور اس کی قیمت کھانے کے بارے میں ترہیبی روایات	
اس بارے میں شدت کا بیان اور اس بات کی ترغیب کہ جو شخص اسے ترک کرتا ہے اور اس سے توبہ کر لیتا ہے	۸۲۸
باب: زنا کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات بطور خاص پڑوسی کی بیوی یا ایسی عورت کے ساتھ زنا کرنا	۸۵۲
فصل	۸۶۷
قوم لوط کا سا عمل کرنے' جانور کے ساتھ بدفعلی کرنے اور عورت کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات خواہ وہ عورت اس کی بیوی ہو یا اجنبی عورت ہو	۸۷۲
باب: جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو اسے قتل کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات	۸۸۲
جو شخص خودکشی کر لے اس کے بارے میں ترہیبی روایات	۸۹۲
باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب کسی شخص کو ظلم کے طور پر قتل کیا جائے یا مارا جائے تو آدمی وہاں موجود ہو اور اس بارے میں جو منقول ہے کہ جو شخص ناحق طور پر کسی مسلمان کی پشت سے کپڑا ہٹائے	۸۹۶
قاتل' زیادتی کرنے والے کو معاف کر دینے کے بارے میں ترغیبی روایات	۸۹۸
صغیرہ اور حقیر نظر آنے والے گناہوں کے ارتکاب کے بارے میں ترہیبی روایات	۹۰۷

كِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب: جہاد کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْب فِي الرِّبَاط فِيْ سَبِيْل اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: اللہ کی راہ میں پہرا دینے کے بارے میں ترغیبی روایات

1896 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْم فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِع سَوْط اَحَدُكُمْ من الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا والروحة يروحها الْعَبْد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ الْغَدْوَةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَغَيْرِهِمْ

الغدوة بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة هِيَ الْمرة الْوَاحِدَةِ من الذّهاب

والروحة بِفَتْح الرَّاء الْمرة الْوَاحِدَةِ من الْمَجِيْء

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں ایک دن پہرا دینا' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جنت میں ایک کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جب بندہ اللہ کی راہ میں جاتا ہے یا واپس آتا ہے' تو یہ چیز دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ ''الغدوة'' میں 'غ' پر زبر ہے' اس سے مراد ایک مرتبہ جانا ہے' لفظ ''الروحة'' میں 'ر' پر زبر ہے' اس سے مراد ایک مرتبہ آنا ہے۔

1897 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْم وَلَيْلَة

1896- صحيح البخاري' كتاب الجهاد والسير' باب فضل رباط يوم في سبيل الله' حديث: 2757 الجامع للترمذي' أبواب فضائل الجهاد' باب ما جاء في فضل المرابط' حديث: 1630 السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' باب ما يبدأ به من سمه أطراف المسلمين بالرجال' حديث: 16630 مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حديث أبي حازم سهل بن سعد الساعدي حديث: 22294 شعب الإيمان للبيهقي' وفور باب في المرابطة في سبيل الله عز وجل' حديث: 4103

خير من صِيَام شهر وقيامه وَإِن مَاتَ فِيهِ جرى عَلَيْهِ عمله الَّذِي كَانَ يعْمل وَأجْرِي عَلَيْهِ رزقه وَأمن من الفتان

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ وَزَاد وَبعث يَوْم الْقِيَامَة شَهِيدًا

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک دن اور ایک رات کا پہرہ ایک مہینے کے نفلی روزوں اور نفلی قیام سے بہتر ہے' اور اگر آدمی اس دوران انتقال کر جائے تو اس کا عمل مسلسل چلتا رہے گا جو وہ پہلے عمل کیا کرتا تھا اور اس کا رزق اسے نصیب ہوگا' اور وہ آزمائش سے محفوظ ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی' امام نسائی اور امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اس شخص کو قیامت کے دن شہید کے طور پر اٹھایا جائے گا''۔

1898 - وَعَنْ فضَالة بن عبيد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل ميت يخْتم على عمله إِلَّا المرابط فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ ينمى لَهُ عمله إِلَى يَوْم الْقِيَامَة ويؤمن من فتْنَة الْقَبْر

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

وَزَاد فِي آخِره قَالَ وَسمعت رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُجَاهِد من جَاهد نَفسه لله عَزَّ وَجَلَّ

وَهَذِهِ الزِّيَادَة فِي بعض نسخ التِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر مرحوم کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے' البتہ اللہ کی راہ میں پہرا دینے والے کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ اس کا عمل قیامت کے دن تک بڑھتا رہتا ہے' اور وہ قبر کی آزمائش سے محفوظ رہتا ہے''۔

1897-السنن للنسائي' كتاب الجهاد' فضل الرباط' حديث: 3133' البحر الزخار مسند البزار' حديث سلمان' حديث: 2203' معجم ابن الأعرابي' حديث: 870' المعجم الأوسط للطبراني' باب الباء' من اسمه بكر' حديث: 3191' الجهاد لابن المبارك' حديث: 170

1898-مسند أبي عوانة' مبتدأ كتاب الجهاد' بيان فضل المرابط' حديث: 6012' صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب فضل الجهاد' ذكر انقطاع الأعمال عن الموتى وبقاء عمل المرابط إلى يوم القيامة' حديث: 4695' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الجهاد' حديث: 2357' سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب في فضل الرباط' حديث: 2152' الجامع للترمذي' أبواب فضائل الجهاد' باب ما جاء في فضل من مات مرابطا' حديث: 1588' سنن سعيد بن منصور' كتاب الجهاد' باب ما جاء في فضل الرباط' حديث: 2236' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' حديث: 1919' مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' مسند فضالة بن عبيد الأنصاري' حديث: 23340' البحر الزخار مسند البزار' ما أسند فضالة بن عبيد' حديث: 3166' المعجم الكبير للطبراني' باب الفاء' من اسمه فضل' عمرو بن مالك أبو علي الحنبلي' حديث: 15607

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں. یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے انہوں اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"مجاہد وہ ہے' جو اپنی ذات کے ساتھ' اللہ تعالیٰ کے لئے جہاد کرے"۔

یہ اضافی حصہ' ترمذی کے بعض نسخوں میں مذکور ہے۔

1899 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطِ شهر خير من صِيَام دهر وَمَنْ مَاتَ مرابطا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ آمن من الْفَزع الْاَكْبَر وغدى عَلَيْهِ برزقه وريح من الْجَنَّة وَيجْرِى عَلَيْهِ أجر المرابط حَتّٰى يَبْعَثهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک مہینے تک پہرہ دینا ہمیشہ روزہ رکھنے سے زیادہ بہتر ہے' اور جو شخص اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے انتقال کر جائے وہ بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت کی ہولناکی) سے محفوظ رہے گا' جنت سے' اس کا رزق صبح و شام دیا جائے گا' اور پہرا دینے والے کا اجر' اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ اسے دوبارہ زندہ نہیں کرتا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1900 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل عمل يَنْقَطِع عَن صَاحبه إِذا مَاتَ إِلَّا المرابط فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ ينمى لَهُ عمله ويجرى عَلَيْهِ رزقه إِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِإِسْنَادَيْنِ رُوَاة أَحدهمَا ثِقَات

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر عمل' اپنے کرنے والے سے منقطع ہو جاتا ہے' جب وہ شخص مر جاتا ہے' البتہ اللہ کی راہ میں پہرا دینے والے کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ اس کا عمل بڑھتا رہتا ہے' اور اس کا رزق اسے ملتا رہتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

1901 - وَعَنْ أُم الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ترفع الْحَدِيْث قَالَ من رابط فِیْ شَیْءٍ من سواحل الْمُسْلِمِيْن ثَلَاثَة أَيَّام أَجْزَأت عَنْهُ رِبَاط سنة

رَوَاهُ أَحْمد من رِوَايَة إِسْمَاعِيل بن عَيَّاش عَن الْمَدَنِيين وَبَقِيَّة إِسْنَادُهُ ثِقَات

❀❀ سیدہ اُم درداء رضی اللہ عنہا "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتی ہیں (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے)

''جو شخص مسلمانوں کے ساحل پر تین دن تک پہرا دیتا ہے' تو یہ چیز اس کے لئے ایک سال کے پہرے کی جگہ کفایت کر جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے اسماعیل بن عیاش کی اہل مدینہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

1902 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَاتَ مرابطا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اجری عَلَيْهِ اجر عمله الصَّالح الَّذِیْ كَانَ يعْمل وَاَجْرِی عَلَيْهِ رزقه وَامن من الفتان وَبَعثه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة آمنا من الْفَزع الْاَكْبَر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اطول مِنْهُ وَقَالَ فِيْهِ والمرابط اِذا مَاتَ فِیْ رباطه كتب لَهُ اجر عمله اِلٰی يَوْم الْقِيَامَة وغدی عَلَيْهِ وريح برزقه ويزوج سَبْعِيْنَ حوراء وَقِيْلَ لَهُ قف اشفع اِلٰی اَن يفرغ من الْحساب وَاِسْنَادُهُ مقارب

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے انتقال کر جاتا ہے' اس کے نیک عمل کا اجر اس کے لئے جاری رہتا ہے جو وہ پہلے کیا کرتا تھا اس کا رزق اسے دیا جاتا ہے' اور وہ آزمائش سے محفوظ رہتا ہے' اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے ایسی حالت میں زندہ کرے گا وہ قیامت کی ہولناکی سے محفوظ رہے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے معجم اوسط میں اسے ذرا طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''پہرا دینے والا شخص جب پہرا دینے کے دوران' انتقال کر جاتا ہے' تو اس عمل کا اجر قیامت تک اس کے لئے نوٹ کیا جاتا ہے' اور اسے صبح و شام رزق دیا جاتا ہے' اور ستر حوروں کے ساتھ اس کی شادی کی جاتی ہے (قیامت کے دن) اس سے کہا جائے گا: تم ٹھہر جاؤ اور شفاعت کرو' جب تک حساب سے فارغ نہیں ہوا جاتا''۔

اس روایت کی سند مقارب ہے۔

1903 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سنّ سنة حَسَنَة فَلهُ اجرهَا مَا عمل بهَا فِیْ حَيَاته وَبعد مماته حَتّٰی تترك وَمَنْ سنّ سنة سَيِّئَة فَعَلَيْهِ اِثمها حَتّٰی تترك وَمَنْ مَاتَ مرابطا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جری عَلَيْهِ عمل المرابط فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰی يبْعَث يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی اچھے طریقے کا آغاز کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا' اور اس کی زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد بھی جتنے

لوگ اس پر عمل کریں گے (ان کا بھی اجر اس کو ملے گا) یہاں تک کہ اسے ترک کر دیا جائے اور جو شخص کسی برے کام کا آغاز کرے تو اس کا گناہ اس پر ہوگا' اور اس وقت تک رہے گا جب تک اسے ترک نہیں کر دیا جاتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہرے داری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پہریداری کے حوالے سے ہو' اس وقت تک جاری رکھے گا جب تک اس شخص کو قیامت کے دن دوبارہ زندہ نہیں کرتا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1904 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُجر الرِّبَاط فَقَالَ من رابط لَيْلَة حارسا من وَرَاء الْمُسْلِمِيْن كَانَ لَهُ اجر من خَلفه مِمَّن صَامَ وَصلى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہرے دار کے اجر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کی حفاظت کرتے ہوئے ایک رات پہرا داری کرتا ہے' تو اسے ان لوگوں جتنا عمل ملتا ہے جو اس کے پیچھے نفلی روزہ رکھتے ہیں' اور نوافل ادا کرتے ہیں"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1905 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رابط يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جعل اللّٰه بَيْنه وَبَيْنَ النَّار سبع خنادق كل خَنْدَق كسبع سموات وَسبع اَرَضين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَادُهُ لَا بَاْس بِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه وَمَتنه غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن پہرا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں حائل کر دیتا ہے ہر ایک خندق سات آسمانوں اور سات زمینوں جتنی چوڑی ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کی سند ایسی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر اللہ نے چاہا لیکن اس کا متن غریب ہے۔

1907 - وَعَنْ مُجَاهِد وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه كَانَ فِي الرِّبَاط ففزعوا اِلَى السَّاحِل ثُمَّ قِيْلَ لَا بَاْس فَانْصَرف النَّاس ووقف اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَمر بِهِ اِنْسَان فَقَالَ مَا يوقفك يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ موقف سَاعَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خير من قيام لَيْلَة الْقدر عِنْد الْحجر الْاَسود

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ مجاہد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ وہ پہرا داری کر رہے تھے لوگ

گھبرا کر ساحل کی طرف چلے گئے پھر یہ بات بتائی گئی کہ کوئی خطرے کی کوئی بات نہیں ہے تو لوگ واپس آ گئے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے' ایک شخص ان کے پاس سے گزرا اور بولا: اے حضرت ابو ہریرہ! آپ کیوں ٹھہرے ہوئے ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی راہ میں گھڑی بھر کے لئے کھڑے رہنا' شب قدر میں حجر اسود کے پاس نوافل ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1908 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْم فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خير من اَلف يَوْم فِيْمَا سواهُ من الْمنَازل رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک دن پہرا دینا' اس کے علاوہ کسی اور جگہ کے ایک ہزار دنوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1909 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَزَاد فَلْينْظر كل امرىء لنَفسِهِ وَهٰذِهِ الزِّيَادَة مدرجة من كَلَام عُثْمَان غير مَرْفُوْعَة كَذَا جَاءَت مبينَة فِيْ رِوَايَة التِّرْمِذِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تو اس شخص کو اپنی ذات کے حوالے سے جائزہ لینا چاہیے''۔

لیکن روایت کے الفاظ درج کیے گئے ہیں' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کلام ہے یہ ''مرفوع'' حدیث کا حصہ نہیں ہے' امام ترمذی کی روایت میں یہ اسی طرح واضح طور پر نقل ہوئے ہیں' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1910 - وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه اِلَّا انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رابط لَيْلَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَت كَالف لَيْلَة صيامها وقيامها

❀❀ یہ روایت امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک رات پہرا دیتا ہے' تو یہ اس کے لئے ایک ہزار دنوں کے نفلی روزوں اور نفلی قیام کی مانند ہے''۔

1911 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن صَلَاة المرابط تعدل خَمْسِمِائَة صَلَاة وَنَفَقَة الدِّینَار وَالدِّرْهَم مِنْهُ افضل من سَبْعِمِائَة دِینَار یُنْفِقهُ فِیْ غَیْرِه

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پہرا دینے والے شخص کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہوتی ہے' اور ایسی حالت میں اس کا ایک دینار' ایک درہم خرچ کرنا' اس کے علاوہ صورت حال میں سات سو دینار خرچ کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1912 - وروی اَبُو الشَّیْخ وَغَیْرِهٖ من حَدِیْثِ انس اِن الصَّلَاة بِاَرْض الرِّبَاط بالفی اَلف صَلَاة وَفِیْه نَکَارَة

❀❀ ابوشیخ اور دیگر حضرات نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''پہرے کی جگہ پر ایک نماز ادا کرنا' بیس لاکھ نمازوں کے برابر ہوتا ہے''۔

اس روایت میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

1913 - وَعَنْ عتبَة بن الْمُنْذر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا انتاط غزو کم وَکَثُرت العزائم واستحلت الْغَنَائِم فَخیر جهاد کم الرِّبَاط

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه

❀❀ حضرت عتبہ بن منذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب جنگیں ختم ہو جائیں اور عزائم زیادہ ہو جائیں' اور مالِ غنیمت کو حلال سمجھا جانے لگے' تو تمہارا سب سے بہتر جہاد پہرہ داری کرنا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

1914 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعس عبد الدِّینَار وَعبد الدِّرْهَم وَعبد الخمیصة

زَاد فِیْ رِوَایَةٍ وَّعبد القطیفة اِن أعطی رَضِی وَاِن لم یُعْط سخط تعس وانتکس وَاِذَا شیك فَلَا انتقش طُوْبٰی لعبد آخذ بعنان فرسه فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَشْعَث رَأسه مغبرة قدماه اِن کَانَ فِی الحراسة کَانَ فِی الحراسة

1914-صحیح البخاری' کتاب الجهاد والسیر' باب الحراسة فی الغزو فی سبیل اللہ' حدیث: 2751صحیح ابن حبان' کتاب الزکاة' باب جمع المال من حله وما یتعلق بذلك' ذکر الزجر عن أن یکون المرء عبد الدینار والدرهم حدیث: 3277سنن ابن ماجه' کتاب الزهد' باب فی القناعة' حدیث: 4133السنن الکبریٰ للبیهقی' کتاب السیر' جماع أبواب السیر' باب فی فضل الجهاد فی سبیل اللہ' حدیث: 17206المعجم الأوسط للطبرانی' باب الألف' باب من اسمه إبراهیم' حدیث: 2646شعب الإیمان للبیهقی' وهو باب فی المرابطة فی سبیل اللہ عز وجل' حدیث: 4108

وَإِن كَانَ فِي السَّاقَة كَانَ فِي السَّاقَة إِن اسْتَأْذن لم يُؤْذن لَهُ وَإِن شفع لم يشفع-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

القطيفة كِسَاء لَهُ خمل يَجْعَل دثارا والخميصة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة ثوب معلم من خَز أَو صوف وانتكس أَي انْقَلب على رَأسه خيبة وخسارا وشيك بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة وَسُكُون الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت أَي دخلت فِي جِسْمه شَوْكَة وَهِي وَاحِدَة الشوك وَقيل الشَّوْكَة هُنَا السِّلَاح وَقيل النكاية فِي الْعَدو والانتقاش بِالْقَافِ والشين الْمُعْجَمَة نَزعهَا بالمنقاش وَهَذَا مثل مَعْنَاهُ إِذا أُصِيب فَلَا انجبر وطوبى اسْم الْجنَّة وَقيل اسْم شَجَرَة فِيهَا وَقيل فعلى من الطّيب وَهُوَ الأظهر

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دینار کا بندہ اور درہم کا بندہ اور چادر کا بندہ برباد ہو جائے (ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:) چادر کا بندہ برباد ہو جائے کہ اگر اس کو کچھ دیا جائے تو وہ راضی ہوتا ہے' اور اگر کچھ نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے وہ برباد ہو جائے وہ خسارہ پائے کہ جب اسے کوئی زخم لاحق ہو تو وہ (زخم میں لگنے والی چیز) نہ نکالی جائے اور اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کی راہ میں تھامتا ہے' اس کے بال بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' اور پاؤں غبار آلود ہوتے ہیں' اگر وہ ہراول دستے میں ہو تو اس میں رہتا ہے' اور اگر وہ پیچھے والے دستوں میں ہو تو ان میں رہتا ہے' اور اگر وہ اندر آنے کی اجازت مانگے' تو اسے اجازت نہیں ملتی' اگر وہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوتی''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

لفظ ''القطیفہ'' اس چادر کو کہتے ہیں جو روئیں دار ہو اور اسے اوڑھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

لفظ ''الخمیصہ'' اس کپڑے کو کہتے ہیں جس پر نقش و نگار بنے ہوئے ہوں' جو اون اور خز سے بنتا ہے۔

لفظ ''انتکس'' اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے سر پر رسوائی اور خسارے کو لے کر واپس جائے۔

لفظ ''شیك'' میں ''ش'' پر زبر ہے' اور ''ی'' ساکن ہے یعنی اس کے جسم میں کوئی کانٹا لگ جائے' اور ایک قول کے مطابق یہاں کانٹا لگنے سے مراد ہتھیار لگنا ہے' اور ایک قول کے مطابق دشمن کی طرف سے کوئی زخم لگنا ہے۔

لفظ ''انتقاش'' میں ''ق'' ہے' اور ''ش'' ہے' یعنی اسے آلے کے ذریعے باہر نکالا جائے اس سے مراد یہ ہے کہ اگر اسے زخمی کر دیا جائے تو وہ ٹھیک نہ ہو۔

''طوبیٰ'' جنت کا نام ہے' ایک قول کے مطابق جنت میں موجود ایک درخت کا نام ہے' اور ایک قول کے مطابق یہ لفظ طیب سے بنا ہے' اور یہی زیادہ واضح ہے (یعنی اس شخص کے لئے پاکیزگی ہے' یا اس کو مبارک ہو)۔

1915 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من خير معاش النَّاس لَهُم رجل يمسك بعنان فرسه فِي سَبِيلِ اللَّهِ يطير على متنه كلما سمع هيعة أَو فزعة طَار على متنه يَبْتَغِي الْقَتْل أَوْ لُمَّوْت مظانه وَرجل فِي غنيمَة فِي شعفة مِنْ هَذِهِ الشعفاء وبطن وَاد مِنْ هَذِهِ الأودية يُقيم الصَّلَاة ويؤتي

الزَّكَاة ويعبد ربه حَتّٰى يَأْتِيه الْيَقِين لَيْسَ مِنَ النَّاس إِلَّا فِيْ خير-رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

متن الْفرس ظَهره والهيعة بِفَتْح الْهَاء وَسُكُون الْيَاء كل مَا افزع من جَانب الْعَدو من صَوْت اَوْ خبر والشعفة بالشين الْمُعْجَمَة وَالْعين الْمُهْمَلَة مفتوحتين هِيَ رَأس الْجَبَل

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں کی زندگی گزارنے کے بہترین طریقوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اللہ کی راہ میں نکل کھڑا ہو وہ اپنے گھوڑے کی پشت پر سوار ہوتا ہے اور جب بھی کوئی خوف ناک بات سنتا ہے تو اس کی پشت پر سوار ہو کر لڑائی کے لئے یا مر جانے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے یا وہ شخص ہے جو اپنی بکریوں میں کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی دور دراز کی وادی میں رہتا ہو اور وہاں نماز قائم کرتا ہو اور زکوۃ ادا کرتا ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو یہاں تک کہ اسے موت آ جائے وہ لوگوں کے حوالے سے بھلائی میں ہو''

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

''متن الفرس'' سے مراد گھوڑے کی پشت ہے لفظ'' الهيعه ''میں 'ہ' پر زبر ہے 'ی' ساکن ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس کا دشمن کی طرف سے اندیشہ ہو خواہ وہ آواز ہو یا اطلاع ہو لفظ'' الشعفه ''اس میں 'ش' ہے 'اور 'ع' ہے' ان دونوں پر زبر ہے' اس سے مراد پہاڑ کی چوٹی ہے۔

1916 - وَعَنْ أُم مَالك البهزية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت ذكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتْنَة فقربها قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من خير النَّاس فِيْهَا قَالَ رجل فِيْ مَاشِيَة يُؤَدِّي حَقّهَا ويعبد ربه وَرجل آخذ بِرَأْس فرسه يخيف الْعَدو ويخيفونه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن رجل عَن طَاوس عَنْ أُم مَالك وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ من هٰذَا الْوَجْه وَرَوَاهُ لَيْث بن أَبِيْ سليم عَن طَاوس عَنْ أُم مَالك..... انتهى

❀❀ سیدہ اُمّ مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آزمائش کا ذکر کیا اور اسے وضاحت سے بیان کیا وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت حال میں کون لوگ بہتر ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنے جانوروں میں ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو یا وہ شخص جو اپنے گھوڑا کا سر پکڑ کر نکل کھڑا ہو اور وہ دشمن کو خوف دلائے اور دشمن اسے خوف دلائے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ایک صاحب کے حوالے سے طاؤس کے حوالے سے سیدہ اُمّ مالک رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے غریب ہے یہ روایت لیث نے طاؤس کے حوالے سے سیدہ اُمّ مالک رضی اللہ عنہا سے بھی نقل کی ہے ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

1917 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُخْتَصِرًا من حَدِيْثِ اُم مُبشر تبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير النَّاس

منزلَة رجل على متن فرسه يخيف الْعَدو ويخيفونه

❀❀ یہ روایت امام بیہقی نے مختصر روایت کے طور پر سیّدہ اُمّ مبشر رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہے کہ ان تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنے گھوڑے کی پشت پر سوار ہو اور دشمن کو خوف کا شکار کرے اور دشمن اس کو خوف کا شکار کرنے کی کوشش کرے''۔

2 - التَّرْغِيْب فِي الحراسة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ کی راہ میں حفاظت کرنے (یعنی پہرا دینے) کے بارے میں ترغیبی روایات

1918 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عينان لَا تمسهما النَّار عين بَكت من خشيَة اللّٰه وَعين باتت تحرس فِيْ سَبِيْل اللّٰه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں رات پہرا دیتے ہوئے (جاگ کر) گزار دے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

1919 - وَعَنْ معَاذ بن انس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حرس من وَرَاء الْمُسْلِمِيْن فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَبَارَك وَتَعَالٰى مُتَطَوعا لَا يَأْخُذهُ سُلْطَان لم ير النَّار بِعَيْنِه إِلَّا تَحِلَّة الْقسم فَإِن اللّٰه تَعَالى يَقُوْلُ (وَإِن مِنْكُمْ إِلَّا واردها) مَرْيَم 17

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَلَا بَأْس بِإِسْنَادِهِ فِي المتابعات

تَحِلَّة الْقسم هُوَ بِفَتْح التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَكسر الْحَاء الْمُهْمَلَة وَتَشْدِيد اللَّام بعْدهَا تَاء تَأْنِيث مَعْنَاهُ تَكْفِير الْقسم وَهُوَ الْيَمين

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں مسلمانوں کی حفاظت کرتا ہے' اور خوش دلی سے ایسا کرتا ہے' اسے کسی حاکم نے مقرر نہیں کیا ہوتا تو اس کی آنکھ آگ کو صرف قسم پوری کرنے کے لئے دیکھے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد امام ابو یعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے متابعات میں اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

لفظ ''تحلة القسم'' میں 'ت' پر زبر ہے 'ح' پر زیر ہے 'ل' پر شد ہے' اس کے بعد ''تائے تانیث'' ہے' اس سے مراد قسم کو پورا کرنا ہے' یعنی یمین کو (پورا کرنا ہے)۔

1920 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حرس لَيْلَة فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ افضل من صِيَام رجل وقيامه فِیْ اَهله الف سنة الْف سنة ثَلَاثمِائَة يَوْم وَيسْتُونَ يَوْمًا الْيَوْم كَالف سنة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَيُشْبه اَن يكون مَوْضُوعا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک رات کا پہرا آدمی کے اپنے گھر میں ایک ہزار سال کے نفلی روزوں اور قیام سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جن میں سے ایک سال میں تین سو ساٹھ دن ہوں اور ایک دن ایک ہزار سال جتنا ہو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔

1921 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى مُخْتَصِرًا قَالَ من حرس لَيْلَة على سَاحل الْبَحْر كَانَ افضل من عِبَادَته فِیْ اَهله الف سنة

❀❀ امام ابو یعلیٰ نے یہ روایت مختصر طور پر نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص سمندر کے ساحل پر ایک رات پہرا دیتا ہے' تو یہ اس کے لئے اپنے اہل خانہ میں ایک ہزار سال کی عبادت کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

1922 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عينان لَا تمسهما النَّار اَبَدًا عين باتت تكلأ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعين بَكت من خشيَة الله

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ اِلَّا اَنه قَالَ عينان لَا تريان النَّار تكلأ مهموزا اَی تحفظ وتحرس

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو آنکھوں کو آگ کبھی نہیں چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتے ہوئے رات گزار دیتی ہے' اور ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے رو پڑتی ہے''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دو آنکھیں آگ کو نہیں دیکھیں گی''۔

لفظ ''تکلأ'' اس سے مراد حفاظت کرنا اور پہرا دینا ہے۔

1923 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن حيدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا تَرى أعينهم النَّار عين حرست فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعين بَكت من خشيَة اللّٰه وَعين كفت عَن محارم الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن اَبَا الحبيب العبقرى لَا يحضرنى حَاله

❀❀ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی آنکھیں آگ کو نہیں دیکھیں گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دے ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے رو پڑے اور ایک وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رکی رہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں صرف ابوحبیب عبقری کا معاملہ مختلف ہے' اس کی حالت کے بارے میں اس وقت مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔

1924 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا انبئكم لَيْلَة افضل من لَيْلَة الْقدر حارس حرس فِيْ اَرْض خوف لَعَلَّه اَن لَا يرجع اِلى اَهله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہیں ایسی رات کے بارے میں بتاؤں جو شب قدر سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے جب کوئی پہرادار خوف کی جگہ پر پہرا دے رہا ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ شاید وہ اپنے اہل خانہ کی طرف واپس ہی نہیں جا سکے گا (تو یہ رات اس کے لئے شب قدر سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے)''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1925 - وَعَنْ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حرس لَيْلَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ افضل من اَلف لَيْلَة يُقَام لَيْلهَا ويصام نَهَارهَا

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک رات کا پہرا ایک ہزار راتوں کے قیام اور ان راتوں کے دنوں میں نفلی روزے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1926 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة اعين لَا تمسها النَّار عين فقئت فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعين حرست فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعين بَكت من خشيَة الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بل فِیْ اِسْنَادُهُ عمر بن رَاشد الْیَمَانِیّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین قسم کی آنکھیں ایسی ہیں جو جہنم میں نہیں جائیں گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو ایک وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتی رہے اور ایک وہ آنکھ جو اللہ کی خشیت کی وجہ سے رو پڑے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: بلکہ اس کی سند میں عمر بن راشد یمانی نامی راوی ہے۔

1927 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حرم علی عینین اَن تنالهما النَّار عین بَکت من خشیَة اللّٰه وَعین باتت تحرس الْاِسْلَام وَاَهله من الْکفر

رَوَاهُ الْحَاکِم وَفِیْ اِسْنَادُهُ انْقِطَاع

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو قسم کی آنکھوں پر یہ چیز حرام قرار دی گئی ہے کہ آگ ان تک پہنچے ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے اور ایک وہ آنکھ جو اسلام اور اہل اسلام کی کفر والوں کے مقابلے میں حفاظت کرتے ہوئے رات گزارے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

1928 - وَعَنْ اَبِیْ رَیْحَانَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَة فاتینا ذَات یَوْم علی شرف فبتنا عَلَیْهِ فاصابنا برد شَدِیْد حَتّٰی رَاَیْت من یحْفر فِی الْاَرْض حُفْرَة یدْخل فِیْهَا ویلقی عَلَیْهِ الحجفة یَعْنِیْ الترس فَلَمَّا رای ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّاس قَالَ من یحرسنا اللَّیْلَة وادعو لَهُ بِدُعَاء یکون فِیْهِ فضل فَقَالَ رجل من الْاَنْصَار اَنا یَا رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ادنه فَدَنَا فَقَالَ من اَنْت فسمی لَهُ الْاَنْصَارِیّ فَفتح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالدُّعَاءِ فَاَکْثر مِنْهُ

قَالَ اَبُوْ رَیْحَانَة فَلَمَّا سَمِعت مَا دَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَنا رجل آخر قَالَ ادنه فدنوت فَقَالَ من اَنْت فَقُلْتُ اَبُوْ رَیْحَانَة فَدَعَا لی بِدُعَاء وَهُوَ دون مَا دَعَا لِلْاَنْصَارِیّ ثُمَّ قَالَ حرمت النَّار على عین دَمَعَتْ اَوْ بَکت من خشیَة اللّٰه وَحرمت النَّار على عین سهرت فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ حرمت النَّار على عین اُخْرٰی ثَالِثَة لم یسْمعهَا مُحَمَّد بن شمیر

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرُوَاته ثِقَات للنسائی بِبَعْضِه وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنگ میں شریک ہوئے ایک دن ہم ایک ٹیلے پر آئے ہم نے اس پر رات گزاردی ہمیں شدید سردی لگ رہی تھی یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ ایک صاحب زمین

کھود کر گڑھا بنا کر اس میں داخل ہو گئے اور انہوں نے اپنی ڈھال اپنے اوپر رکھ لی جب نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی یہ صورت حال ملاحظہ فرمائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا؟ میں اس کو ایسی دعا دوں گا جس میں فضیلت ہوگی (یعنی میں اسے خصوصی دعا دوں گا) تو ایک انصاری نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں ایسا کروں گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم قریب ہو جاؤ وہ قریب ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کون ہو؟ انصاری نے اپنا نام نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیان کیا تو نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ دعا کے لئے پھیلائے اور اس کے لئے زیادہ دعا کی۔

حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے یہ سنا جو نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے دعا کی ہے' تو میں نے عرض کی میں وہ دوسرا شخص ہوں (جو پہرا دے گا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگے آجاؤ! میں آگے ہوا' آپ ﷺ نے دریافت کیا تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: میں ابو ریحانہ ہوں نبی اکرم ﷺ نے میرے لئے بھی دعا کی لیکن یہ اس دعا سے کم تھی' جو پہلے فرد کے لئے کی تھی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگ اس آنکھ کے لئے حرام ہو جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) رو پڑتی ہے' اور آگ اس آنکھ کے لئے بھی حرام ہو جاتی ہے جو اللہ کی راہ میں جاگتی رہتی ہے' اور آپ ﷺ نے فرمایا: کہ آگ اس آنکھ کے لئے بھی حرام ہو جاتی ہے یعنی آپ ﷺ نے ایک تیسری آنکھ کا بھی ذکر کیا لیکن اس کے بارے میں محمد بن شمیر نامی راوی سن نہیں سکے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان کی روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں امام نسائی نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اس کو معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1929 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کل عین باکیة یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا عین غضت عَن محارم اللّٰه وَعین سهرت فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعین خرج مِنْهَا مثل رَأس الذُّبَاب من خشیَة اللّٰه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی البتہ اس آنکھ کا معاملہ مختلف ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے رکی رہی ہو اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں جاگتی رہی اور وہ آنکھ جس میں سے اللہ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر جتنا آنسو نکلا ہو''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

1930 - وَعَنْ سهل ابْن الحنظلیة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنهم سَارُوا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْم حنین فاطنبوا السّیر حَتّٰی کَانَ عَشِیَّة فَحَضَرت صَلَاة الظُّهْر مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فجَاء فَارس فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ انْطَلَقت بَیْن اَیْدِیکُمْ حَتّٰی طلعت علی جبل کَذَا وَکَذَا فَاِذَا اَنا بهوازن علی

بِكَرَةَ اَبِيهِمْ بِظعنهم ونعمهم وَنِسَائِهِمْ اجْتَمَعُوْا اِلٰى حنين فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِيْنَ غَدا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ من يحرسنا اللَّيْلَة قَالَ انس بن اَبِيْ مرثد الغنوى اَنا يَا رَسُوْلَ اللّٰه قَالَ اركب فَركب فرسا لَهُ وَجَاءَ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقبل هٰذَا الشِّعب حَتّٰى تكون فِيْ اَعْلَاهُ وَلَا تغرن من قبلك اللَّيْلَة فَلَمَّا اَصْبَحْنَا خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ احسستم فارسكم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰه مَا احسسناه فثوب بِالصَّلَاةِ فَجعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ يلْتَفت اِلَى الشِّعب حَتّٰى اِذا قضى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صلاته وَسلم قَالَ اَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَ فارسكم فَجعلنَا ننْظُر اِلٰى خلال الشّجر فِي الشِّعب فَاِذَا هُوَ قد جَاءَ حَتّٰى وقف على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ انْطَلَقت حَتّٰى كنت فِيْ اَعلٰى هٰذَا الشِّعب حَيْثُ اَمرنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَصبَحت اطَّلَعت الشعبين كِلَاهُمَا فَنَظَرت فَلَمْ ار اَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نزلت اللَّيْلَة قَالَ لَا اِلَّا مُصَلِّيا اَوْ قَاضِي حَاجَة فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد اوجبت فَلَا عَلَيْك اَن لَا تعْمل بعْدهَا

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ

اوجبت اَي اتيت بِفعل اوجب لَك الْجنَّة

❀❀ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین کے موقع پر سفر کر رہے تھے ان کو روانگی میں کچھ تاخیر ہوئی یہاں تک کہ دوپہر ہوگئی اور ظہر کی نماز کا وقت نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوگیا' ایک شہسوار آیا اور بولا: یارسول اللہ! میں نے حضرات سے آگے جا رہا تھا یہاں تک کہ جب میں فلاں' فلاں پہاڑ پر پہنچا' تو میں نے وہاں دیکھا کہ ہوازن قبیلے کے لوگ اپنے تمام تر ساز وسامان اور خواتین سمیت اکٹھے ہو کر حنین کی طرف آ رہے ہیں تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو کل یہ سب کچھ مسلمانوں کو مال غنیمت کے طور پر مل جائے گا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج رات کون ہماری پہرا داری کرے گا؟ تو حضرت انس بن ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں کرو ں گا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سوار ہو جاؤ! وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اس گھاٹی کی طرف جاؤ اس کے اوپر والے حصے تک پہنچ جاؤ اور آج رات کسی کو تاہی کا شکار نہ ہونا اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نماز کی ادائیگی کے لئے نکلے آپ ﷺ نے دو رکعت ادا کیں' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے گھڑ سوار کو محسوس کیا؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے اسے محسوس نہیں کیا' پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے لگے آپ ﷺ گھاٹی کی طرف بھی توجہ فرماتے رہتے تھے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز مکمل کر لی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خوشخبری قبول کرو تم لوگ خوشخبری قبول کرو تمہارا گھڑ سوار آ رہا ہے ہم نے وادی کے درمیان میں موجود درختوں کی طرف دیکھنا شروع کیا تو وہ شخص آ رہا تھا یہاں تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر ٹھہر گیا اس نے بتایا کہ

میں گیا اور وادی کے اس بالائی حصے تک پہنچ گیا جس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا تھا اگلے دن صبح میں نے دونوں طرف جھانک کر دیکھا اور جائزہ لیا لیکن مجھے کوئی نظر نہیں آیا نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا کیا تم گزشتہ رات اس پہاڑی سے نیچے اترے تھے؟ اس نے عرض کی: جی نہیں! صرف نماز کی ادائیگی کے لئے یا قضائے حاجت کے لئے اترا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم نے اپنے لئے جنت کو) واجب کرلیا ہے اب تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا' اگر تم اس کے بعد کوئی (بڑا عمل) نہیں کرتے"

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ "اوجبت" کا مطلب یہ ہے کہ تم نے ایک ایسا فعل کیا ہے جس نے تمہارے لئے جنت کو واجب کردیا ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِى النَّفَقَة فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وتجهيز الْغُزَاة وخلفهم فِىْ اَهْلهم

باب: اللہ کی راہ میں خرچ کرنے غازیوں کو سامان فراہم کرنے اور ان کی غیر موجودگی میں ان کے اہل خانہ کا خیال رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

1931 - عَن خريم بن فاتك رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من انفق نَفَقَة فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كتبت بسبعمائة ضعف

رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابن حبان فِىْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرتا ہے' تو اس کے لئے سات سو گنا (اجر و ثواب) نوٹ کیا جاتا ہے"۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1932 - وروى الْبَزَّار حَدِيْث الْإِسْرَاء من طَرِيْق الرّبيع بن انس عَنْ اَبِى الْعَالِيَة اَوْ غَيْرِه عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بفرس يَجْعَل كل خطو مِنْهُ اَقْصَى بَصَره فَسَار وَسَار مَعَهُ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام فَاَتى على قوم يزرعون فِىْ يَوْم ويحصدون فِىْ يَوْم كلما حصدوا عاد كَمَا كَانَ فَقَالَ يَا جِبْرَائِيل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ المجاهدون فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تضَاعف لَهُمُ الْحَسَنَة بسبعمائة ضعف وَمَا اَنْفَقُوْا من شَىْءٍ فَهُوَ يخلفه

فَذكر الْحَدِيْث بِطُوْلِه

❀❀ امام بزار نے واقعہ معراج کے بارے میں روایت ربیع بن انس کے حوالے سے ابوالعالیہ یا شاید کسی اور کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے (وہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک گھوڑا لایا گیا جس کا ایک قدم حد نگاہ

تک جاتا تھا نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت جبریل علیہ السلام بھی روانہ ہوئے نبی اکرم ﷺ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لائے جو ایک دن کھیتی باڑی کرتے تھے اور ایک دن میں ہی اس کی فصل کاشت کر لیتے تھے جب بھی وہ فصل کاٹ لیتے تھے تو وہ دوبارہ پہلے کی طرح ہو جاتی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں جن کی نیکی کو ان کے لئے سات سو گنا کر دیا گیا ہے اور انہوں نے جو کچھ بھی خرچ کیا اس کی جگہ انہیں مزید دے دیا گیا"۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

1933 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما نزلت (مثل الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالهم فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كمثل حَبَّة انبتت سبع سنابل فِيْ كل سنبلة مائَة حَبَّة وَاللّٰه يُضَاعف لمن يَشَاء وَاللّٰه وَاسِعٌ عَلِيْمٌ) الْبَقَرَة

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رب زد اُمتِيْ فَنزلت (اِنَّمَا يُوفى الصَّابِرُوْنَ اجرهم بِغَيْر حِسَاب) الزمر - رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

"وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسے دانے کی مانند ہے جو سات بالیاں اگاتا ہے جن میں سے ہر ایک بالی میں ایک سو دانے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ (جن کے لئے چاہتا ہے) کئی گنا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا علم والا ہے"۔

تو نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے میرے پروردگار! میری امت کو مزید عطا فرما تو یہ آیت نازل ہوئی:

"بے شک صبر کرنے والوں کو ان کا اجر کسی حساب کے بغیر دیا جائے گا"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

1934 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب وَاَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ وَعبد اللّٰه بن عمر وَجَابِر بن عبد اللّٰه وَعمْرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم كلهم يحدث عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ من ارسل نَفَقَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَقَام فِيْ بَيته فَلهُ بِكُل دِرْهَم سَبْعمِائَة دِرْهَم وَمَنْ غزا بِنَفسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَانْفق فِيْ وَجهه ذٰلِكَ فَلهُ بِكُل دِرْهَم سَبْعمِائَة اَلف دِرْهَم

ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْاٰيَة (وَاللّٰه يُضَاعف لمن يَشَاء) الْبَقَرَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَن الْخَلِيل بن عبد اللّٰه وَلَا يحضرنى فِيْهِ جرح وَلَا عَدَالَة عَن الْحسن عَنْهُم وَرَوَاهُ ابْن اَبِيْ حَاتِم عَن الْحسن عَن عمرَان فَقَط

قَالَ الْحَافِظ وَالْحسن لم يسمع من عمرَان وَلَا من ابْن عمر وَقَالَ الْحَاكِم اَكثر مَشَايِخ الْحسن سمع من عمرَان... انْتهى

وَالْجُمْهُور على انه لم يسمع من اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا وَقد سمع من غَيْرِهِمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت امام حسن بن علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ یہ تمام حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ بھجوا دیتا ہے' اور خود گھر بیٹھا رہتا ہے' تو اسے ہر ایک درہم کے عوض میں سات سو درہم ملیں گے اور جو شخص اپنی ذات کے ہمراہ اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے' اور اس دوران خود خرچ کرتا ہے' تو اسے ہر ایک درہم کے عوض میں سات لاکھ درہم ملیں گے''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے (اجر وثواب کو) کئی گنا کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے خلیل بن عبداللہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور اس کے بارے میں جرح یا تعدیل سے متعلق کوئی بات اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے انہوں نے اسے حسن بصری کے حوالے سے ان تمام حضرات کے حوالے سے نقل کیا ہے امام ابن ابوحاتم نے اسے حسن بصری کے حوالے سے صرف حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حسن بصری نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا اور نہ ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سماع کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: ہمارے اکثر مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ حسن بصری نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے ان کی بات یہاں ختم ہوئی۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ حسن بصری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی سماع نہیں کیا ہے' لیکن انہوں نے دیگر صحابہ کرام سے سماع کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1935 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لمن اكثر فِی الْجِهَاد فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ من ذكر اللّٰه فَاِن لَهُ بِكُل كلمة سَبْعِيْنَ الف حَسَنَة كل حَسَنَة مِنْهَا عشرَة اَضْعَاف مَعَ الَّذِیْ لَهُ عِنْد اللّٰه من الْمَزِيْد قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ النَّفَقَة قَالَ النَّفَقَة على قدر ذٰلِك

قَالَ عبد الرَّحْمٰن فَقُلْتُ لِمعَاذ اِنَّمَا النَّفَقَة بسبعمائة ضعف فَقَالَ معَاذ قل فهمك اِنَّمَا ذَاك اِذا انفقوها وهم مقيمون فِیْ اَهْلِيهِمْ غير غزَاة فَاِذَا غزوا وانفقوا خبأ اللّٰه لَهُمْ من خَزَائِن رَحمته مَا يَنْقَطِع عَنْهُ علم الْعباد وصفتهم فَاُولٰئِك حزب اللّٰه وحزب اللّٰه هم الغالبون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَفِیْ اِسْنَادُهُ راو لم يسم

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے' کیونکہ اسے

ہر ایک کلمے کے عوض میں ستر ہزار نیکیاں ملیں گی جن میں سے ہر ایک نیکی دس گنا ہوگی اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مزید عطا کی ہوگی وہ اس کے علاوہ ہے عرض کی گئی یارسول اللہ! خرچ کا کیا' کیا حکم ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خرچ کا حساب بھی اسی طرح ہے"۔

عبدالرحمٰن نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: خرچ کا اجر بھی سات سو گنا ہوگا؟ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری فہم کمزور ہے' یہ تو اس وقت ہے جب وہ لوگ اس خرچ کو کرتے ہیں' اور خود اپنے گھر والوں میں مقیم رہتے ہیں' اور خود جنگ میں حصہ نہیں لیتے' جب وہ خود جنگ میں حصہ لیں اور خود خرچ کریں' تو اللہ تعالیٰ اپنے رحمت کے خزانے سنبھال کر رکھے ہوئے ہیں جن سے بندوں کا علم منقطع نہیں ہوگا' اور ان کی صفت بیان نہیں کی جاسکتی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا گروہ ہیں' اور اللہ تعالیٰ کا گروہ ہی غالب رہتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی ہے جس کا نام بیان نہیں ہوا ہے۔

1936 - وَعَنْ زيد بن خَالِد الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جهز غازيا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غزا وَمَنْ خلف غازيا فِيْ اَهله بِخَير فَقَدْ غزا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اللہ کی راہ میں کسی مجاہد کو سامان فراہم کرتا ہے' تو وہ بھی گویا جنگ میں حصہ لیتا ہے' اور جو شخص کسی مجاہد کی غیر موجودگی میں اس کے اہل خانہ کا اچھی طرح خیال رکھتا ہے' تو گویا وہ بھی جنگ میں حصہ لیتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1937 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَلَفْظِه من جهز غازيا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ خَلفه فِيْ اَهله كتب اللّٰه لَهُ مثل اجره حَتّٰى اِنَّهُ لَا ينقص من أجر الْغَازِي شَيْءٌ

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِنَحْوِ ابْن حبَان لم يذكر خَلفه فِيْ اَهله

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' ان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کو سامان فراہم کرتا ہے یا اس کے اہل خانہ کا اس کی غیر موجودگی میں

1936-صحيح مسلم' كتاب الإمارة' باب فضل إعانة الغازى فى سبيل الله بمركوب وغيره' حديث: 3603مسند أبى عوانة' مبتدأ كتاب الجهاد' بيان ثواب مجهز الغازى' حديث: 5968صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب فضل الجهاد' ذكر البيان بأن قوله : فقد غزا أراد به أن له' حديث: 4703الجامع للترمذى' أبواب فضائل الجهاد' باب ما جاء فى فضل من جهز غازيا' حديث: 1595السنن للنسائى' كتاب الجهاد' فضل من جهز غازيا' حديث: 3147السنن الكبرى للنسائى' كتاب الجهاد' فضل من جهز غازيا' حديث: 4259مسند أحمد بن حنبل' مسند الشاميين' بقية حديث زيد بن خالد الجهنى' حديث: 16744مسند عبد بن حميد' حديث زيد بن خالد الجهنى رضى الله عنه' حديث: 278المعجم الكبير للطبرانى' باب الراء من اسمه زيد' زيد بن خالد الجهنى يكنى أبا طلحة ويقال أبو محمد ويقال' بسر بن سعيد' حديث: 5073

خیال رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی اس مجاہد کا سا اجر نوٹ کرتا ہے جبکہ مجاہد کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوتی"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان کی روایت کی مانند نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں مجاہد کے اہل خانہ کا خیال رکھنے کا ذکر نہیں کیا۔

1938 - وروی ابْن مَاجَه اَیضًا عَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من جهز غازیا حَتّٰی یسْتَقل کَانَ لَهُ مثل اجره حَتّٰی یَمُوْت اَوْ یرجع

❀❀ امام ابن ماجہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص کسی مجاہد کو سامان فراہم کرتا ہے یہاں تک کہ اس کی ضرورت کو پورا کر دیتا ہے تو اس شخص کو مجاہد کی مانند اجر ملے گا یہاں تک کہ اس (مجاہد) کا انتقال ہو جائے یا وہ واپس آ جائے"۔

1939 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بعث اِلٰی بنی لحیان لیخرج من کل رجلَیْنِ رجل ثُمَّ قَالَ للقاعد اَیُّکُمْ خلف الْخَارِج فِیْ اَهله فَلَهُ مثل اجره

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَغَیْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی طرف پیغام بھیجا کہ ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جنگ میں حصہ لینے کے لئے نکلے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھے رہنے والے شخص سے فرمایا: کہ جو اس جہاد میں جانے والے شخص کے اہل خانہ کا اس کی غیر موجودگی میں خیال رکھے گا تو اس شخص کو مجاہد کی مانند اجر ملے گا"

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1940 عَنْ زید بن ثَابت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جهز غازیا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَهُ مثل اجره وَمَنْ خلف غازیا فِیْ اَهله بِخَیر اَوْ اَنْفق علی اَهله فَلَهُ مثل اجره

رَوَاهُ النَّسَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح

❀❀ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (ن)

"جو شخص جہاد میں جانے والے شخص کو سامان فراہم کرتا ہے تو اسے اس مجاہد کی مانند اجر ملتا ہے اور جو شخص مجاہد کی غیر موجودگی میں اس کے اہل خانہ کا اچھے طریقے سے خیال رکھتا ہے یا اس کے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے تو اسے بھی اس مجاہد کی مانند اجر ملتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

1941 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سهل بن حنیف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن سهلا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدثهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَعَان مُجَاهدًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ غارما فِیْ عسرته اَوْ مکَاتبا فِیْ رقبته اظله اللّٰه

فِیْ ظله یَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَیْهَقِیّ کِلَاهُمَا عَن عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقیل عَنْهُ

❀❀ عبداللہ بن سہل بن حنیف بیان کرتے ہیں: حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے انہیں نے یہ بات بتائی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے جانے والے شخص کی مدد کرتا ہے' یا اس کی تنگ دستی کے عالم میں اس کی ادائیگی اپنے ذمہ لیتا ہے' یا اگر وہ غلام ہو' تو اس کی کتابت کی رقم اپنے ذمہ لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس دن اس شخص کو اپنا سایہ نصیب کرے گا' جب اس کے سائے کے علاوہ' اور کوئی سایہ نہیں ہوگا''

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے عبداللہ بن محمد بن عقیل کے حوالے سے' عبداللہ بن سہل سے اس کو نقل کیا ہے۔

1942 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اظل رَاس غاز اظلهُ اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة وَمَنْ جهز غازیا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلهُ مثل اجره وَمَنْ بنی لله مَسْجِدا یذکر فِیْهِ اسْم اللّٰه بنی اللّٰه لَهُ بَیْتا فِی الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی غازی کے سر پر سایہ فراہم کرتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کو سایہ عطا کرے گا' جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے جانے والے شخص کو سامان فراہم کرتا ہے' تو اسے مجاہد کی مانند اجر ملتا ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کوئی مسجد بناتا ہے' جس میں اللہ کا اسم ذکر کیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1943 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افضل الصَّدقَات ظلّ فسطاط فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ومنحة خَادِم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ طروقة فَحل فِیْ سَبِیْل الله

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

طروقة الْفَحْل بِفَتْح الطَّاء وبالاضافة هِیَ النَّاقة الَّتِیْ صلحت لطرق الْفَحْل وَاَقل سنّهَا ثَلَاث سِنِیْن وَبَعض الرَّابِعَة وَهذِه هِیَ الْحقة وَمَعْنَاهُ اَن یعْطی الْغَازِی خَادِمًا اَوْ نَاقَة هٰذِه صفتهَا فَاِن ذٰلِكَ افضل الصَّدقَات

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سب سے زیادہ فضیلت والا صدقہ' اللہ کی راہ میں خیمے کا سایہ ہے' اور اللہ کی راہ میں خادم عطیہ کے طور پر دینا ہے' یا اللہ کی راہ میں نر جانور' جو فحلی کے لئے دینا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(متن کے الفاظ) ''طروقه الفحل'' میں 'ط' پر زبر ہے' اور اس کی اضافت لفظ ''الناقه'' کی طرف کی گئی ہے یعنی جو اس قابل ہو کہ وہ نر کے ساتھ جفتی کر سکے اور اس حوالے سے اس کی عمر کم از کم تین سال ہونی چاہیے اور چوتھے سال کا کچھ حصہ ہونی چاہیے اور یہ حکم ''حقة'' کے بارے میں ہو سکتا ہے' اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ آدمی غازی کو کوئی خادم دیدے' یا کوئی ایسی اونٹنی دیدے' جس کی یہ صفت ہو' تو یہ چیز افضل صدقات میں سے ایک ہوگی۔

4 - التَّرْغِيْب فِيْ احتباس الْخَيل لِلْجِهَاد لَا رِيَاء وَلَا سمعة

وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا وَالتَّرْغِيْب فِيْمَا يذكر مِنْهَا وَالنَّهْي عَن قص نَوَاصِيهَا لِأَن فِيْهَا الْخَيْر وَالْبركَة

باب: جہاد کے لئے گھوڑے رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

جو ریاکاری اور دکھاوے کے لئے نہ ہوں' اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' اس بارے میں جو کچھ ذکر ہوا' اس کے بارے میں ترغیبی روایات' اور اس بات کی ممانعت کہ ان کی پیشانی کے بال کاٹے جائیں' کیونکہ ان کی پیشانی میں بھلائی اور برکت ہوتی ہے

1944 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من احْتبسَ فرسا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقًا بوعده فَاِن شبعه وريه وروثه وبوله فِيْ مِيْزَانه يَوْم الْقِيَامَة يَعْنِيْ حَسَنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے' اللہ کی راہ میں گھوڑا رکھے گا' تو اس گھوڑے کا کھانا' پینا' لید اور پیشاب کرنا' قیامت کے دن اس کے نامہ اعمال میں ہوگا''

اس سے مراد یہ ہے: نیکیوں کے طور پر ہوگا۔

یہ روایت امام بخاری' امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

1945 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فالخيل قَالَ الْخَيل ثَلَاثَة هِيَ لرجل وزر وَهِي لرجل ستر وَهِي لرجل اجر فَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهُ وزر فَرجل ربطها رِيَاء وفخرا ونواء لاهل الْاِسْلَام فَهِيَ لَهُ وزر وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ ستر فَرجل ربطها فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لم ينس حق اللّٰه فِيْ ظُهُورهَا وَلَا رقابها فَهِيَ لَهُ ستر وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ اجر فَرجل ربطها فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لاهل الْاِسْلَام فِيْ مرج اَوْ رَوْضَة فَمَا اكلت من ذَلِكَ المرج اَوْ الرَّوْضَة من شَيْءٍ اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ عدد مَا اكلت حَسَنَات وَكتب لَهُ عدد ارواثها وَاَبْوَالهَا حَسَنَات وَلَا تقطع طولهَا فاستنت شرفا اَوْ شرفين اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ عدد آثارها وارواثه حَسَنَات وَلَا مر بهَا صَاحبهَا

على نهر فَشَرِبت مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يسقيها اِلَّا كتب الله تَعَالٰى لَهٗ عدد مَا شربت حَسَنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّاللَّفْظ لَهٗ وَهُوَ قِطْعَة من حَدِيْثٍ تقدم بِتَمَامِهٖ فِيْ منع الزَّكَاة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! تو گھوڑوں کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں' یہ ایک شخص کے لئے گناہ ہوتے ہیں ایک شخص کے لئے بچاؤ کا ذریعہ ہوتے ہیں' اور ایک شخص کے لئے اجر کا باعث ہوتے ہیں' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ گناہ ہوتے ہیں' تو یہ وہ شخص ہے' جو ریاکاری' فخر اور اہل اسلام کو تکلیف پہنچانے کے لئے انہیں باندھتا ہے' تو یہ اس شخص کے لئے گناہ ہوتے ہیں' جہاں تک اس شخص تعلق ہے' جس کے لئے یہ بچاؤ کا ذریعہ ہوگا' تو یہ وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ میں انہیں باندھتا ہے' پھر ان کی پشت اور ان کی گردن کے بارے میں' اللہ تعالیٰ کے حق کو بھولتا نہیں ہے' تو یہ اس کے لئے بچاؤ ہوں گے' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ اجر ہوں گے' تو یہ وہ شخص ہے' جو اللہ کی راہ میں اہل اسلام کے لئے انہیں باندھتا ہے' تو یہ (گھوڑا) جس بھی چراہ گاہ' یا باغ میں ہو' اور وہاں سے' یعنی اس چراہ گاہ' یا باغ سے کچھ کھالے' تو اللہ تعالیٰ اس کی کھائی ہوئی چیزوں کی تعداد کے حساب سے' اس شخص کے لئے نیکیاں نوٹ کرے گا' اور اس کی لید اور پیشاب کی تعداد کے حساب سے بھی اس کے لئے نیکیاں نوٹ کرے گا' اور اگر وہ اس کی رسی کھلی چھوڑ دے' اور وہ ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھ جائے' تو اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کے نشانات اور اس کی لید کی تعداد کے حساب سے اس آدمی کے لئے نیکیاں نوٹ کرے گا' اور اگر گھوڑے کا مالک کسی نہر کے پاس سے گزرے اور گھوڑا اس نہر میں سے پانی پی لے' حالانکہ اس کے مالک کا اس کو پانی پلانے کا ارادہ نہ بھی ہو' تو بھی جتنا پانی اس نے پیا ہے' اس حساب سے' اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے نیکیاں نوٹ کرلے گا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے' جو اس سے پہلے زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے متعلق باب میں' مکمل روایت کے طور پر گزر چکی ہے۔

1946 - وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا اَنه قَالَ فَاَمَّا الَّذِيْ هِيَ لَهٗ اجر فَالَّذِيْ يتخذها فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيعدها لَهٗ لَا تغيب فِيْ بطونها شَيْئًا اِلَّا كتب لَهٗ بِهَا أجر وَلَوْ عرض مرجا اَوْ مرجين فرعاها صَاحِبهَا فِيْهِ كتب لَهٗ بِمَا غيبت فِيْ بطونها أجر وَلَوْ استنت شرفا اَوْ شرفين كتب لَهٗ بِكُل خطْوَة خطاها أجر وَلَوْ عرض نَهرا فَسَقَاهَا بِهٖ كَانَت لَهٗ بِكُل قَطْرَة غيبت فِيْ بطونها مِنْهُ أجر حَتّٰى ذكر الْأجر فِيْ أرواثها وَأَبْوَالهَا وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهٗ ستر فَالَّذِيْ يتخذها تعففا وتجملا وتسترا وَلَا يحبس حق ظُهُورهَا وبطونها فِيْ يسرها وعسرها وَاَمَّا الَّذِيْ عَلَيْهِ وزر فَالَّذِيْ يتخذها اشرا وبطرا وبذخا عَلَيْهِم.....الحَدِيْث

❀❀ امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں یہ روایت نقل کی ہے: تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے لئے یہ اجر ہوں گے' تو یہ وہ شخص ہے: جو اللہ کی راہ میں نہیں رکھتا ہے' اور اللہ کی راہ میں انہیں تیار کرتا ہے' ایسے گھوڑے کی پیٹ میں' جو بھی چیز غائب ہوگی' تو اس شخص کے لئے اس کی وجہ سے اجر نوٹ کیا جائے گا'

اور اگر وہ گھوڑا کسی ایک یا دو چراگاہوں کے سامنے آجاتا ہے' اور اس کا مالک اسے وہاں چرنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے' تو اس کے پیٹ میں جو کچھ بھی جائے گا' اس حساب سے اس کے مالک کے لئے اجر نوٹ کیا جائے گا' اور اگر وہ ایک' دو ٹیلوں پر چڑھ جائے تو اس کے اٹھائے ہوئے' ہر ایک قدم کے عوض میں اس کے مالک کے لئے ثواب نوٹ کیا جائے گا' اور اگر وہ کسی نہر کے پاس آئے اور وہاں سے اسے پانی پلا دے' تو اس کے پیٹ میں جو قطرہ جائے گا' ہر ایک قطرے کے عوض میں اس کے لئے اجر نوٹ کیا جائے گا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لید اور پیشاب کرنے کے حوالے سے بھی' اجر کا ذکر کیا۔

جہاں تک اس گھوڑے کا تعلق ہے' جو اس کے لئے بچاؤ کا ذریعہ ہوتا ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جو پاک دامنی اختیار کرنے کے لئے ضرورت پوری کرنے کے لئے اور بچاؤ کے لئے اسے رکھتا ہے' اور وہ اس کی پشت اور پیٹ کے بارے میں تنگی اور آسانی کسی حالت میں' اس کا حق نہیں روکتا۔

جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس پر یہ گناہ ہوگا' تو یہ وہ شخص ہے' جو اہل ایمان کے خلاف دشمنی رکھنے کے لئے اسے رکھے گا''۔۔۔ الحدیث۔

1947 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُخْتَصِرًا بِنَحْوِ لفظ ابْن خُزَيْمَة وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيل مَعْقُود فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْر إِلَى يَوْم الْقِيَامَة وَالْخَيْل ثَلَاثَة خيل اجر وخيل وزر وخيل ستر فَأَما خيل ستر فَمَنْ اتخذها تعففا وتكرما وتجملا وَلَمْ ينس حق ظُهُورهَا وبطونها فِي عسره ويسره وَأما خيل الْأَجر فَمَنْ ارتبطها فِي سَبِيل اللّٰهِ فَإِنَّهَا لَا تغيب فِي بطونها شَيْئًا إِلَّا كَانَ لَهُ اجر حَتَّى ذكر أرواثها وَأَبْوَالهَا وَلَا تعدو فِي وَاد شوطا أَو شوطين إِلَّا كَانَ فِي مِيزَانه وَأما خيل الْوزر فَمَنْ ارتبطها تبذخا على النَّاس فَإِنَّهَا لَا تغيب فِي بطونها شَيْئًا إِلَّا كَانَ وزرا حَتَّى ذكر أرواثها وَأَبْوَالهَا وَلَا تعدو فِي وَاد شوطا أَو شوطين إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ وزر

الْوَاو بِكَسْر النُّون وبالمد هُوَ المعاداة الطول بِكَسْر الطَّاء وَفتح الْوَاو هُوَ حَبل تشد بِهِ الدَّابَّة وترسلها ترعى واستنت بتَشْديد النُّون أَي جرت بِقُوَّة والشرف بِفَتْح الشين الْمُعْجَمَة وَالرَّاء جَمِيعًا هُوَ الشرط فَمَعْنَاهُ جرت بِقُوَّة شوطا أَو شوطين كَمَا جَاءَ مُفَسرًا فِي لفظ الْبَيْهَقِيّ البذخ بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَسُكُون الذَّال الْمُعْجَمَة آخِره خاء مُعْجمَة هُوَ الْكبر والتبذخ التكبر وَمَعْنَاهُ أَنه اتحد الْخَيل تكبرا وتعاظما واستعلاء على ضعفاء الْمُسْلِمِينَ وفقرائهم

❀❀ امام بیہقی نے یہ روایت امام ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ کی مانند مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی پیشانی میں' قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے' گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک اجر والا گھوڑا ہوتا ہے اور ایک بچاؤ والا گھوڑا ہوتا ہے۔

جہاں تک بچاؤ والے گھوڑے کا تعلق ہے' تو یہ وہ شخص ہے' جو گھوڑے کو پاکدامنی اختیار کرنے کے لئے' معزز ہونے کے لئے

اور ضروریات پوری کرنے کے لئے رکھتا ہے' اور وہ اس کی پشت اور پیٹ کے بارے میں' تنگی اور آسانی ہر حال میں' اس کے حق کو بھولتا نہیں ہے۔

جہاں تک اجر والے گھوڑے کا تعلق ہے' تو یہ وہ گھوڑا ہے' جسے آدمی اللہ کی راہ میں باندھتا ہے' اس گھوڑے کے پیٹ میں جو بھی چیز جاتی ہے' تو وہ اس شخص کے لئے اجر کا باعث بنتی ہے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے لید کرنے اور پیشاب کرنے بھی ذکر کیا' ایسا گھوڑا جب بھی کسی وادی میں سے گزرتا ہے' تو یہ چیز' اس شخص کے نامہ اعمال میں اجر کا باعث بنتی ہوتی ہے۔

جہاں تک گناہ والے گھوڑے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد وہ شخص ہے' جو لوگوں خلاف تکبر کے اظہار کے لئے' اسے باندھتا ہے' ایسے گھوڑے کے پیٹ میں جو بھی چیز جاتی ہے' وہ اس شخص کے لئے گناہ ہوگی' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے اس گھوڑے کے لید کرنے اور پیشاب کرنے کا ذکر بھی کیا' اور جب وہ گھوڑا بھاگ کر ایک' یا دو ٹیلے طے کرتا ہے' تو یہ چیز بھی اس کے مالک کے لئے گناہ ہوتی ہے''۔

لفظ ''النواء'' اس میں 'ن' پر زیر ہے' اس کے بعد 'مد' ہے' اس سے مراد دشمنی کرنا ہے۔

لفظ ''الطول'' میں 'ط' پر زیر ہے' اور 'و' پر زبر ہے' اس سے مراد وہ رسی ہے' جس کے ذریعے جانور کو باندھا جاتا ہے' اور پھر اس سمیت اسے چرنے کے لئے چھوڑا جاتا ہے۔

لفظ ''استنت'' اس میں 'ن' پر شد ہے' اس سے مراد اس کا طاقت کے ساتھ دوڑنا ہے۔

لفظ ''الشرف'' میں 'ش' پر زبر ہے' اور 'ر' ہے' اس سے مراد قوت ہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ قوت کے ساتھ ایک یا دو ٹیلوں تک جاتا ہے' جیسے امام بیہقی کی روایت میں تفصیل کے ساتھ یہ لفظ آیا ہے۔

لفظ ''البذخ'' میں 'ب' پر زبر ہے' 'ذ' ساکن ہے' اس سے مراد بڑائی ہے' اور ''تبذخ'' کا مطلب تکبر کرنا ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص گھوڑا اس لئے رکھتا ہے' تاکہ تکبر کا اظہار کرے' خود کو بڑا سمجھے' کمزور اور غریب مسلمانوں کے سامنے' اپنے آپ کو نمایاں طور پر پیش کرے۔

1948 - وَعَنْ اَسْمَاء بنت يزِيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيل فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْر مَعْقُود ابَدًا اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة فَمَنْ ارتبطها عدَّة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَانْفق عَلَيْهَا احتسابا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِن شبعها وجوعها وريها وظمأها وأروائها وَاَبْوَالهَا فلاح فِيْ مَوَازِينه يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ ارتبطها رِيَاء وَسُمْعَة ومرحا وفرحا فَاِن شبعها وجوعها وريها وظمأها وأروائها وَاَبْوَالهَا خسران فِيْ مَوَازِينه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''گھوڑے کی پیشانی میں' ہمیشہ کے لئے' قیامت کے دن تک بھلائی رکھ دی گئی ہے' جو شخص اللہ کی راہ میں تیاری کے لئے اسے باندھتا ہے' اور اس پر اللہ کی راہ میں' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' خرچ کرتا ہے' تو اس گھوڑے کا کھانا' بھوکے

رہنا سیر ہونا پیاسے ہونا اس کا لید کرنا اور پیشاب کرنا' قیامت کے دن اس شخص کے نامہ اعمال میں بھلائی کے طور پر ہوں گے اور جو شخص ریاکاری شہرت اور خوشی کے اظہار کے لئے اسے باندھتا ہے' تو اس گھوڑے کا کھانا' بھوکے رہنا' سیر ہونا' پیاسے ہونا' لید کرنا' پیشاب کرنا' قیامت کے دن آدمی کے میزان میں خسارے کا باعث ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1949 - وَرُوِیَ عَنْ خباب بن الْاَرَت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيل ثَلَاثَة ففرس للرحمن وَفرس لِلْاِنْسَان وَفرس للشَّيْطَان فَاَما فرس الرَّحْمٰن فَمَا اتخذ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقتل عَلَيْهِ اَعْدَاءِ اللّٰه وَاَما فرس الْاِنْسَان فَمَا استبطن وتجمل عَلَيْهِ وَاَما فرس الشَّيْطَان فَمَا روهن عَلَيْهِ وقومر عَلَيْهِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَهُوَ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک گھوڑا رحمان کے لئے ہوتا ہے' ایک گھوڑا انسان کے لیے ہوتا ہے' اور ایک گھوڑا شیطان کے لئے ہوتا ہے' جہاں تک رحمان والے گھوڑے کا تعلق ہے' یہ وہ گھوڑا ہے جسے آدمی نے اللہ کی راہ کے لئے باندھا ہوا اور اس پر سوار ہو کر اللہ کے دشمنوں سے لڑتا ہو' جہاں تک انسان کے گھوڑے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد وہ گھوڑا ہے' جو آدمی اپنی ذاتی استعمال کے لئے رکھتا ہے' اور اس پر سوار ہو کر سہولت حاصل کرتا ہے' جہاں تک شیطان والے گھوڑے کا تعلق ہے' تو اس سے مراد وہ گھوڑا ہے' جس کو گھڑ دوڑ میں استعمال کر کے اس پر جوا کھیلا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور یہ روایت غریب ہے۔

1950 - وَعَنْ رجل من الْاَنْصَار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيل ثَلَاثَة فرس يرتبطه الرجل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فثمنه اجر وركوبه اجر وعاريته اجر وَفرس يغالق عَلَيْهِ الرجل ويراهن فثمنه وزر وركوبه وزر وَفرس للبطنة فَعَسَى اَن يكون سدادا من الْفقر اِنْ شَاءَ اللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀❀ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''گھوڑے تین قسم کے ہیں' ایک وہ گھوڑا ہے' جسے آدمی اللہ کی راہ میں باندھتا ہے' تو اس کی قیمت اجر ہے' اس پر سواری اجر ہے' اسے عاریت کے طور پر دینا اجر ہے' ایک وہ گھوڑا ہے' جس پر آدمی جوا کھیلتا ہے' رہن رکھتا ہے' تو اس کی قیمت گناہ ہے' اس پر سواری گناہ ہے' ایک وہ گھوڑا ہے' جسے آدمی اپنی سہولت کے لئے رکھتا ہے' تو یہ اس کے لئے فقر سے نجات کا باعث بن جائے گا' اگر اللہ نے چاہا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

1951 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيل ثَلَاثَة فرس

للرحمن وَفرس لِلْاِنْسَان وَفرس للشَّيْطَان فَاَمَا فرس الرَّحْمٰن فَالَّذِیْ یرتبط فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فعلفه وبوله وروثه وَذكر مَا شَاءَ اللّٰه وَاَما فرس الشَّيْطَان فَالَّذِیْ یقامر عَلَیْهِ ویراهن وَاَما فرس الْاِنْسَان فالفرس یرتبطها الْاِنْسَان یلْتَمس بَطنهَا فَهِیَ ستر من فقر

رَوَاهُ اَحْمد اَیْضًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک گھوڑا رحمان کے لئے ہوتا ہے' اور ایک گھوڑا انسان کے لئے ہوتا ہے' اور ایک گھوڑا شیطان کے لئے ہوتا ہے' جہاں تک رحمان والے گھوڑے کا تعلق ہے' تو یہ وہ ہے' جسے آدمی اللہ تعالیٰ کی راہ میں باندھتا ہے' تو اس کا چارہ کھانا' پیشاب کرنا اور لید کرنا..... (اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' جو اللہ کو منظور تھا' ان باتوں کا بھی ذکر کیا) جہاں تک شیطان والے گھوڑے کا تعلق ہے' تو یہ وہ گھوڑا ہے' جس پر آدمی جوا کھیلتا ہے' اسے رہن رکھواتا ہے' جہاں تک انسان والے گھوڑے کا تعلق ہے' تو یہ وہ گھوڑا ہے' جسے آدمی اس لئے باندھتا ہے' تا کہ آدمی پیٹ کے لئے تلاش کرے (یعنی وہ اس کے ذریعے کچھ کماتا ہے) تو یہ اس کے لئے غربت سے بچاؤ کا ذریعہ ہوگا''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1952 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْخَیْر مَعْقُود بنواصی الْخَیل اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة وَمثل الْمُنْفق عَلَیْهَا كالمتكفف بِالصَّدَقَةِ

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح وَهُوَ فِی الصَّحِیْح بِاخْتِصَار النَّفَقَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑوں کی پیشانی میں' قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے' گھوڑوں پر خرچ کرنے والا یوں ہے' جیسے کوئی صدقہ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' اور ''صحیح'' میں یہ صرف خرچ کرنے کے اختصار کے ساتھ منقول ہے۔

1953 - وروی ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه شطره الْاَخیر قَالَ مثل الْمُنفق علی الْخَیل كالمتكفف بِالصَّدَقَةِ فَقُلْتُ لعمر مَا المتكفف بِالصَّدَقَةِ قَالَ الَّذِیْ یُعْطی بكفه

❀❀ امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اس کا دوسرا نصف حصہ نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''گھوڑے پر خرچ کرنے والے کی' مثال ہاتھ میں صدقہ لینے والے شخص کی طرح ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عمر سے دریافت کیا: ہاتھ میں صدقہ لینے والے شخص سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یعنی جو اپنے ہاتھ کے ذریعے خود صدقہ دے۔

1954 - وَعَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِیْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاَهْلُهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا والمنفق عَلَيْهَا كالباسط يَده بِالصَّدَقَةِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

❀❀ حضرت ابوکبشہ رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑوں کی پیشانیوں میں' قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے' اور ان کے مالکان کی ان کے حوالے سے مدد کی جائے گی' اور ان پر خرچ کرنے والے شخص کی مثال' اس شخص کی طرح ہے' جو اپنا ہاتھ صدقہ کرنے کے لئے پھیلاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1955 - وَرُوِیَ عَنْ عريب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِیْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ والنيل اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاَهْلُهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا والمنفق عَلَيْهَا كالباسط يَده بِالصَّدَقَةِ وَاَبْوَالُهَا وَاَرْوَاثُهَا لاهلها عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ من مسك الْجَنَّةِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْكَبِيْرِ والأوسط وَفِيْهِ نَكَارَةٌ

❀❀ حضرت عریب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے:

''گھوڑوں کی پیشانیوں میں' قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی اور کامیابی رکھ دی گئی ہے' اور ان کے مالکان کے لئے ان میں بھلائی رکھ دی جاتی ہے' ان پر خرچ کرنے والے کی مثال' صدقہ کرنے کے لئے ہاتھ پھیلانے والے شخص کی مانند ہے' ان گھوڑوں کا پیشاب اور لید' ان کے مالکان کے لئے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جنت کی مشک سے بنے ہوئے ہوں گے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

1957 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِیْ نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑوں کی پیشانیوں میں' قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے''۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1958 - وَعَنْ عُرْوَةَ بن اَبِی الْجَعْدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِیْ

نَوَاصِيهَا الْخَيْر الْأجر والمغنم إِلَى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عروہ بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے جو اجر اور مالِ غنیمت کے حوالے سے ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

1959 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيل مَعْقُود فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْر والنيل إِلَى يَوْم الْقِيَامَة وَأَهْلهَا مُعَانُونَ عَلَيْهَا فامسحوا بنواصيها وَادعوا لَهَا بِالْبَرَكَةِ وقلدوها وَلَا تقلدوها الأوتار

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی اور کامیابی رکھ دی گئی ہے ان کے مالکان کی ان کے حوالے سے مدد کی جاتی ہے تم لوگ ان کی پیشانیوں پر ہاتھ پھیرا کرو اور ان کے لئے برکت کی دعا کیا کرو اور ان کے گلے میں کچھ ڈالا کرو لیکن ان کے گلے میں تار نہ ڈالا کرو''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

1960 - وَعَنْ جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يلوى نَاصِيَة فرس بِأُصْبُعِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ الْخَيل مَعْقُود فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْر إِلَى يَوْم الْقِيَامَة الْأجر وَالْغنيمَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی پیشانی پر انگلیاں پھیریں اور فرمایا:

''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت کے دن تک کے لئے بھلائی رکھ دی گئی ہے جو اجر اور مالِ غنیمت کی شکل میں ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1961 - وَعَنْ معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لم يكن شَيْء أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْخَيل ثُمَّ قَالَ غفر انك النِّسَاء

1960- صحیح مسلم' کتاب الإمارة' باب الخیل فی نواصیها الخیر إلی یوم القیامة' حدیث: 3569' المعجم الکبیر للطبرانی' باب الجیم' باب من اسمه جابر' أبو زرعة بن عمرو بن جریر عن جده' حدیث: 2355

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھوڑوں سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں تھی، پھر انہوں نے کہا: اے اللہ! تیری مغفرت کا سوال ہے' آپ کو خواتین بھی پسند تھیں۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

1962 - وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ من حَدِیْثِ انس وَلَفْظِهٖ لم یکن شَیْءٍ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بعد النِّسَاء من الْخَیل

❀❀ : یہ روایت امام نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواتین کے بعد' گھوڑوں سے زیادہ اور کوئی چیز پسند نہیں تھی''۔

1963 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من فرس عَرَبِیّ اِلَّا یُؤْذن لَهٗ عِنْد کل سحر بِکَلِمَات یَدْعُو بِهِن اَللّٰهُمَّ خولتنی من خولتنی من بنی آدم وجعلتنی لَهٗ فَاجْعَلْنِیْ اَحَبَّ اَهله وَمَاله اَوْ من اَحَبَّ اَهله وَمَاله اِلَیْهِ رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر عربی گھوڑے کو ہر سحری کے وقت یہ کلمات القاء کیے جاتے ہیں' جن کے ذریعے وہ دعا کرتا ہے:

''اے اللہ! تو مجھے اولاد آدم میں سے اسے عطا کر دے جو میری دیکھ بھال کرے اور مجھے اس کے لئے بنا دے' مجھے اس کے نزدیک' اس کے اہل خانہ اور مال میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ بنا دے (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' تاہم مفہوم یہی ہے)''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1964 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبرکَة فِیْ نواصی الْخَیل رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''برکت' گھوڑے کی پیشانی میں ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

1965 - وَعَنْ عقبَة بن عبد السّلمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تقصوا نواصی الْخَیل وَلَا معارفها وَلَا اَذنابها فَاِن اَذنابها مذابها ومعارفها دفؤها ونواصیها مَعْقُود فِیْهَا الْخَیْر رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَفِیْ اِسْنَادُهٗ رجل مَجْهُوْل

❀❀ حضرت عقبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

"گھوڑوں کی پیشانی' گردن اور دم کے بال نہ کاٹو' کیونکہ ان کے دم کے بال مکھیاں اڑانے کے لئے ہوتے ہیں' گردن کے بالوں کے ذریعے سردی اور گرمی سے بچاؤ ہوتا ہے' اور ان کے پیشانی کے بالوں میں برکت رکھی گئی ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک مجہول راوی ہے۔

1966 - وَعَنْ عقبة بن عَامر وَاَبِیْ قَتَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير الْخَيل الأدهم الأقرح الأرثم المحجل طلق الْيَد الْيُمْنَى

قَالَ يزِيْد يَعْنِیْ ابْن اَبِیْ حبيب فَإِن لم يكن أدهم فكميت على هٰذِهِ الشية

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے بہتر گھوڑا وہ ہے جو سیاہ رنگ کا ہو اور اس کے منہ' ناک اور پیشانی پر سفید رنگ ہو اور پاؤں پر بھی سفید رنگ ہو' اس کا آگے والا دایاں پاؤں باقی جسم کے رنگ کا ہو"

راوی یزید بن ابوحبیب کہتے ہیں: اگر وہ سیاہ رنگ کا نہ ہو تو اسی طرز کا سرخ و سیاہ رنگ کا گھوڑا (سب سے بہتر ہوگا)۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

1967 - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة وَالْحَاكِم عَنْ اَبِیْ قَتَادَة وَحده وَلَفظ التِّرْمِذِیّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير الْخَيل الأدهم الأقرح الأرثم ثُمَّ الأقرح المحجل طلق الْيَد الْيُمْنَى فَإِن لم يكن ادهم فكميت على هٰذِهِ الشية

قَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

الأقرح هُوَ الْفرس يكون فِیْ وسط جَبهته قرحَة وَهِی بَيَاض يسير

والأرثم بِفَتْح الْهمزَة وثاء مُثَلَّثَة مَفْتُوحَة هُوَ الْفرس يكون بِهِ رثم محركا ومضموم الرَّاء سَاكن الثَّاء وَهُوَ بَيَاض فِیْ شفته الْعليا وَالْأُنْثَى رثماء

وطلق الْيُمْنَى بِفَتْح الطَّاء وَسُكُون اللَّام وَبِضَمِّهَا اَيْضًا اِذا لم يكن بهَا تحجيل

والكميت بِضَم الْكَاف وَفتح الْمِيم هُوَ الْفرس الَّذِیْ لَيْسَ بالأشقر وَلَا الأدهم بل يخالط حمرته سَواد

والشية بِكَسْر الشين الْمُعْجَمَة وَفتح الْيَاء مُخَفَّفَة هُوَ كل لون فِی الْفرس يكون مُعظم لَوْنهَا على خِلَافه

❀❀ یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے' صرف حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' امام ترمذی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"سب سے بہتر گھوڑا وہ سیاہ رنگ کا گھوڑا ہے' جس کے منہ' ناک اور پیشانی پر سفید رنگ ہو' پھر وہ گھوڑا ہے' جس کی

پیشانی چمک دار ہو اور اس کے دائیں پاؤں پر نشان ہو اور پھر اگر سیاہ گھوڑا نہ ہو تو اسی نوعیت کا سرخ و سیاہ گھوڑا سب سے بہتر ہوگا"۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے

لفظ "اقرح" اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جس کی پیشانی کے درمیان میں داغ ہو اور وہ تھوڑی سی سفیدی ہو۔

لفظ "ادثم" میں "ا" پر زبر ہے "ث" ہے اس پر زبر ہے اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جس میں رسم ہو اس میں حرکت پائی جاتی ہے اور "ر" پر پیش پڑھی جائے گی اور "ث" ساکن ہوگی اس سے مراد گھوڑے کے اوپر والے ہونٹ کے پاس موجود سفیدی ہے اور گھوڑی کے لئے لفظ "رثماء" استعمال ہوگا۔

"طلق الیمنی" میں ط پر زبر ہے ل ساکن ہے اور اس پر پیش بھی پڑھا گیا ہے جب کہ اس میں چمک نہ ہو۔

لفظ "الکمیت" میں "ک" پر پیش ہے "م" پر زبر ہے اس سے مراد وہ گھوڑا ہے جو بالکل سرخ ہی نہ ہو اور بالکل سیاہ بھی نہ ہو بلکہ اس کی سرخی اس کی سیاہی میں ملی ہوئی ہو

لفظ "الشیة" میں ش پر زیر ہے اور ی پر زبر ہے اور تخفیف ہے اس سے مراد گھوڑے کا ہر وہ رنگ ہے جس کا زیادہ حصہ اس کے برخلاف ہو۔

1968 - وَعَنْ عقبة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اردْت اَن تغزو فاشتر فرسا اغر محجلا مُطلق الْيُمْنَى فَاِنَّك تغنم وتسلم

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تم جنگ میں جانے کا ارادہ کرو تو ایسا گھوڑا خریدو جو سفید پیشانی اور سفید پاؤں والا ہو اس طرح تمہیں مال غنیمت بھی حاصل ہوگا اور تم سلامت بھی رہو گے"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

1969 - وَعَنْ اَبِیْ وهب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ من الْخَيل بِكُل كميت اغر محجل اَوْ اشقر اغر محجل اَوْ ادهم اغر محجل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ اطول من هٰذَا

❀❀ حضرت ابو وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم پر ایسا گھوڑا استعمال کرنا لازم ہے جو سرخ و سیاہ رنگ کا ہو اور اس کی پیشانی سفید ہو اور پاؤں پر سفید رنگ ہو یا پیشانی

اور اگلے پاؤں پر سفید رنگ ہو یا پیشانی اور چاروں پاؤں پر سفید رنگ ہو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام نسائی نے اسے اس سند روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

1970 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يمن الله لشقرها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

الْيمن بِضَم الْيَاء هُوَ الْبركَة وَالْقُوَّة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"گھوڑے کی برکت (یا اس کی قوت) اس کے گہرے سرخ و زرد رنگ میں ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ "الیمن" میں 'ی' پر پیش ہے اس سے مراد برکت اور قوت ہے۔

ترغيب الْغَازِي والمرابط فِي الْإِكْثَار من الْعَمَل الصَّالح من الصَّوْم وَالصَّلَاة وَالذكر وَنَحْو ذَلِكَ وَتَقَدَّمَ فِيْ بَاب النَّفَقَة فِيْ سَبِيْل الله

باب: غازی اور پہرا دینے والے شخص کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات

کہ اسے اس دوران نیک عمل کی کثرت کرنی چاہیے جس کا تعلق نماز پڑھنے روزے رکھنے ذکر کرنے اور اس جیسے دیگر امور سے ہے یہ چیز اس سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے

1971 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اسرِي بِه اَتَى على قوم يزرعون فِيْ يَوْم ويحصدون فِيْ يَوْم كلما حصدوا عَاد كَمَا كَانَ فَقَالَ يَا جِبْرَائِيل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ المجاهدون فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تضَاعف لَهُمُ الْحَسَنَة بسبعمائة ضعف وَمَا اَنْفَقُوْا من شَيْءٍ فَهُوَ يخلفه

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ

1970-سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب فيما يستحب من ألوان الخيل' حديث: 2195السنن الكبرى للبيهقي' كتاب قسم الفيء والغنيمة' جماع أبواب تفريق القسم' باب ما يكره من الخيل وما يستحب' حديث: 12064مسند أحمد بن حنبل مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث: 2377المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' علي بن عبد الله بن عباس عن أبيه' حديث: 10486مسند الشهاب القضاعي' باب الخيل في سبيل الله' حديث: 215

لوگوں کے پاس سے ہوا جو ایک دن میں کھیتی باڑی کرتے تھے اور ایک دن میں فصل کاٹ لیتے تھے' جب بھی وہ فصل کاٹ لیتے تھے' تو وہ پہلے کی مانند ہو جاتی تھی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ ہیں' جن کی نیکی کا اجر ان کو سات سو گنا کر کے دیا جائے گا' اور انہوں نے جو کچھ بھی خرچ کیا تھا' انہیں' اس کی جگہ (اور) دیا جائے گا''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

1972 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد يَصُوم يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا باعد اللّٰه بِذٰلِكَ الْيَوْم وَجهه عَن النَّار سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے جاتے ہوئے) ایک دن روزہ رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس ایک دن کی وجہ سے اس شخص کو جہنم سے' ستر برس کی مسافت جتنا دور کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1973 - وَعَنْ معَاذ بن انس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فِیْ غير رَمَضَان بعد مِنَ النَّار مائَة عَام سير الْمُضمر الْجواد

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى من طَرِيْق زبان بن فائد

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رمضان کے علاوہ' اللہ کی راہ میں' ایک دن کا روزہ رکھتا ہے' تو وہ جہنم سے اتنی دور ہو جاتا ہے' کہ کوئی تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑا' ایک سو سال کے عرصے میں' جتنا فاصلہ طے کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے زبان بن فائد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1974 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ يَوْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جعل اللّٰه بَيْنه وَبَيْنَ النَّار خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' ایک دن روزہ رکھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق حائل کر دیتا ہے' جو آسمان اور زمین کے درمیانی فاصلے جتنی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

1975 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جعل اللّٰه بَیْنه وَبَیْنَ النَّار خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَن الْوَلِید بن جمیل عَن الْقَاسِم عَنْهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق حائل کر دیتا ہے جو آسمان اور زمین کے فاصلے جتنی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے ولید بن جمیل کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث غریب ہے۔

1976 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بَعدت مِنْهُ النَّار مسیرَة مائَة عَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

وَرَوَاهُ فِی الْکَبِیْر من حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ اِلَّا انه قَالَ فِیْهِ بعد اللّٰه وَجهه عَن النَّار مسیرَة مائَة عَام رَکض الْفرس الْجواد الْمُضمر

وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ من حَدِیْثِ عقبَة لم یقل فِیْهِ رَکض الْفرس اِلٰی آخِره

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھتا ہے جہنم اس سے ایک سو برس کے فاصلے جتنی دور ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم سے ایک سو برس کے فاصلے جتنا دور کر دیتا ہے جو فاصلہ تیز رفتار تربیت یافتہ گھوڑا طے کرتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس میں تیز رفتار گھوڑے سے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں۔

1977 - وَعَنْ سهل بن معَاذ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن الصَّلَاة وَالصِّیَام وَالذکر یُضَاعف علی النَّفَقَة فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بسبعمائة ضعف

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من طَرِیْق زبان عَنْهُ

❀❀ سہل بن معاذ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز پڑھنا' روزہ رکھنا' اور ذکر کرنا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر سات سو گنا زیادہ فضیلت رکھتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے زبان نامی راوی کے حوالے سے ان سے نقل کی ہے۔

1978 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لمن اكثر فِي الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ من ذكر اللّٰه فَإِن لَهُ بِكُل كلمة سَبْعِيْنَ الف حَسَنَة كل حَسَنَة مِنْهَا عشرَة اَضْعَاف مَعَ الَّذِيْ لَهُ عِنْد اللّٰه من الْمَزِيْد

الْحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَفِيْه رجل لم يسم

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص کے لیے مبارک باد ہے' جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے' کیونکہ اسے ہر ایک کلمے کے عوض میں' ستر ہزار نیکیاں ملتی ہیں' جن میں سے ہر ایک نیکی دس گنا ہوتی ہے' اور اس کے ہمراہ' اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مزید انعامات بھی ملیں گے''۔۔۔۔الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اس میں ایک ایسا راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا۔

1979 - وَرُوِيَ عَن معَاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا سَاَلَهُ فَقَالَ اَى الْمُجَاهدين اعظم اجرا قَالَ اَكْثَرهم للّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى ذكرا الْحَدِيْث

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اس نے دریافت کیا: مجاہدین میں سے کس کا اجر زیادہ ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سب سے زیادہ اللہ کا ذکر کرتا ہو''۔

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے نقل کی ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو یہ آگے چل کر مکمل روایت کے طور پر آئے گی۔

1980 - وَعَنْ سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ الف آيَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كتبه اللّٰه مَعَ النَّبِيين وَالصديقين وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ

رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيْق زبان عَنْهُ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالظَّاهِر اَن المرابط اَيْضًا هُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فيضاعف عمله الصَّالح كَمَا يُضَاعف عمل الْمُجَاهِد

❀❀ سہل بن معاذ' اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین کے ساتھ نوٹ کر لے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے زبان نامی راوی کے حوالے سے سہل بن معاذ سے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ سند اعتبار سے صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: بظاہر یہ لگتا ہے کہ پہرا دینے والا شخص بھی اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے اور اس کے نیک عمل کا اجر بھی کئی گنا زیادہ ہو جاتا ہے جس طرح مجاہد کے عمل کا اجر کئی گنا ہوتا ہے۔

1981 - وَقَدْ رُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یرفعہُ قَالَ صَلَاۃ فِیْ مَسْجِدِی تعدل بِعشْرَۃ آلاف صَلَاۃ وَصَلَاۃ فِی الْمَسْجِد الْحَرَام تعدل بِمِائَۃ الف صَلَاۃ وَالصَّلَاۃ بِاَرْض الرِّبَاط بِالفی الف صَلَاۃ الحَدِیْث رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ کتاب الثَّوَاب

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور پہرے داری والی جگہ پر ایک نماز ادا کرنا بیس لاکھ نمازوں کے برابر ہے"۔ الحدیث۔

یہ روایت ابو شیخ بن حبان نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے۔

1982 - وروی الْبَیْہَقِیّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن صَلَاۃ المرابط تعدل خَمْسمِائَۃ صَلَاۃ وَنَفَقَۃ الدِّینَار وَالدِّرْھم مِنْہُ افضل من سَبْعمِائَۃ دِیْنَار یُنْفِقہُ فِیْ غَیْرِہ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀❀ امام بیہقی نے یہ روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"پہرا دینے والے کی ایک نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہوتی ہے اور اس کا ایک دینار یا ایک درہم خرچ کرنا سات سو دینار اس کے علاوہ خرچ کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

6 - التَّرْغِیْب فِی الغدوۃ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ والروحۃ

وَمَا جَاءَ فِیْ فضل الْمَشْی وَالْغُبَار فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْخَوْف فِیْہِ

باب: اللہ کی راہ میں جانے اور آنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور اللہ کی راہ میں پیدل چلنے اور غبار لاحق ہونے کی فضیلت اور اللہ کی راہ میں خوف لاحق ہونے کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1983 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لغدوۃ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَقَاب قَوْس اَحَدُکُمْ من الْجَنَّۃ اَوْ مَوْضِع قید یَعْنِیْ سَوْطہ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا

فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً من اَهْلِ الْجنَّة اطَّلَعت اِلٰى اَهْلِ الْاَرْض لَاَضَاءَ تْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْهُ رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٌ وَّغَيْرِهِمَا

الغدوة بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة هِىَ الْمرة الْوَاحِدَة من الذّهاب والروحة بِفَتْح الرَّاء هِىَ الْمرة الْوَاحِدَة من الرَّوْح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں جانا اور آنا' دنیا اور اس میں موجود سب چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جنت میں ایک کمان کی جگہ' یا ایک کوڑا رکھنے کی جگہ' دنیا اور اس میں موجود ساری چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور اگر اہل جنت سے تعلق رکھنے والی کوئی عورت' اہل زمین پر جھانک کر دیکھے' تو وہ مشرق و مغرب کے درمیان ساری جگہ کو روشن کر دے' اور وہ ساری جگہ اس کی خوشبو سے بھر جائے' اور اس کے سر پر موجود اوڑھنی' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے

لفظ ''الغدوۃ'' میں 'غ' پر زبر ہے' اس سے مراد ایک مرتبہ جانا ہے

لفظ ''الروحۃ'' میں 'ر' پر زبر ہے' اس سے مراد ایک مرتبہ آنا ہے۔

1984 - وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طلعت عَلَيْهِ الشَّمْس اَوْ غربت

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِىّ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں ایک مرتبہ جانا اور ایک مرتبہ آنا' ہر اس چیز سے زیادہ بہتر ہے' جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) غروب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1985 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْم فِىْ سَبِيْل اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِع سَوْط اَحَدُكُمْ من الْجَنَّة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا والروحة يروحها الْعَبْد فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ الغدوة خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَتَقَدَّمَ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

''اللہ کی راہ میں' ایک پہرا دینا' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جنت میں ایک

کوڑا (یا لاٹھی) رکھنے کی جگہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے' اور وہ آنا اور جانا' جو اللہ کی راہ میں ہو' یہ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

1986 - وَرُوِیَ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاحَ مُسْلِم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُجَاهِدًا اَوْ حَاجا مهلا اَوْ ملبیا اِلَّا غربت الشَّمْس بذنوبه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلتا ہے' یا احرام باندھ کر' یا تلبیہ پڑھتے ہوئے حج کرنے کے لئے نکلتا ہے' تو سورج اس کے گناہوں سمیت غروب ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

1987 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَازِی فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ والحاج اِلٰی بَیت اللّٰه والمعتمر وَفد اللّٰه دعاهم فَاَجَابُوْهُ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَاللَّفظ لَهُ کِلَاهُمَا عَن عمرَان بن عُیَیْنَة عَن عَطَاءِ بن السَّائِب عَن مُجَاهِد عَنْهُ وَالْبَیْهَقِیّ مِنْ هٰذِهِ الطَّرِیْق فَوَقفهُ وَلَمْ یرفعهُ وَرَوَاهُ بِنَحْوِهٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِه وَقَالَ ابْن مَاجَه فِیْ آخِره اِن دَعوه أجابهم وَاِن استغفروه غفر لَهُم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے والا شخص اور اللہ کے گھر کے حج کے لیے جانے والا شخص' اور عمرہ کے لئے جانے والا شخص' اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں' یعنی اللہ تعالیٰ نے بلایا ہوتا ہے' تو یہ جاتے ہیں''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان دونوں حضرات نے اسے عمران بن عیینہ کے حوالے سے' عطاء بن سائب کے حوالے سے' مجاہد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام بیہقی نے اسی سند کے ساتھ یہ روایت ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا' تاہم انہوں نے اس کی مانند حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''یہ لوگ اگر اس سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول کرے گا' اور اگر یہ لوگ اس سے مغفرت طلب کریں' تو وہ ان کی مغفرت کر دے گا''۔

1988 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تضمن الله لمن

خرج فِيْ سَبِيلِهِ لَا يُخرجهُ إِلَّا جِهَاد فِيْ سبيلي وإيمان بِي وتصديق برسلي فَهُوَ ضَامِن أَن أدخلهُ الْجنَّة أَوْ أرجعه إِلَى مسكنه الَّذِي خرج مِنْهُ نائلا مَا نَالَ من أجر أَوْ غنيمَة وَالَّذِي نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ مَا كلم يكلم فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة كَهَيْئَتِهِ يَوْم كلم لَونه لون دم وريحه ريح مسك وَالَّذِي نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ لَوْلَا أَن أشق على الْمُسْلِمِينَ مَا قعدت خلاف سَرِيَّة تغزو فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ أَبَدًا وَلٰكِن لَا أجد سَعَة فأحملهم وَلَا يَجِدُونَ سَعَة ويشق عَلَيْهِمْ أَن يتخلفوا عني وَالَّذِي نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ لَوَدِدْت أَن أغزو فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ فأقتل ثُمَّ أغزو فأقتل ثُمَّ أغزو فأقتل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ

وَرَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ وَلَفظهمْ تكفل اللّٰه لمن جَاهد فِيْ سَبِيله لَا يُخرجهُ من بَيته إِلَّا الْجِهَاد فِيْ سَبِيله وتصديق بكلماته أَن يدْخلهُ الْجنَّة أَوْ يردهُ إِلَى مَسْكَنه بِمَا نَالَ من أجر أَوْ غنيمَة الْحَدِيث

الْكلم بِفَتْح الْكَاف وَسُكُون اللَّام هُوَ الْجرْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے ضامن ہوتا ہے' جو اس کی راہ میں نکلتا ہے سے اگر میری راہ میں جہاد کے علاوہ اور کسی چیز سے نہیں نکلا اور وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے' اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بات کا ضامن ہوتا کہ یا تو اسے جنت میں داخل کر دے گا' یا اسے اس کے گھر لوٹا دے گا' جہاں سے وہ نکلا تھا' جبکہ اس نے اجر اور مال غنیمت حاصل کیا ہوگا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' اللہ کی راہ میں' جو بھی زخم لگا ہوگا' جب وہ آدمی قیامت کے دن آئے گا' تو یہ اسی دن کی طرح تر و تازہ ہوگا (جب وہ زخم لگا تھا) وہ ایک زخم ہوگا' جس کا رنگ خون کا ہوگا' اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' اگر مجھے مسلمانوں کی مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں اللہ کی راہ میں ہونے والی کسی جنگی مہم سے کبھی پیچھے نہ رہتا' لیکن میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں ان سب کے لئے سواریاں فراہم کروں' اور ان لوگوں کے پاس بھی اتنی گنجائش نہیں ہے' اور انہیں یہ بھی اچھا نہیں لگتا کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' میری یہ خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لوں اور مجھے شہید کر دیا جائے' پھر میں جنگ میں حصہ لوں' پھر مجھے شہید کر دیا جائے' پھر میں جنگ میں حصہ لوں اور پھر مجھے شہید کر دیا جائے''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

یہ روایت امام بخاری' امام نسائی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو اس کی راہ میں نکلتا ہے' اور وہ اپنے گھر سے صرف' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلتا ہے' اور اس کے کلمات کی تصدیق کے لئے نکلتا ہے (تو اس بات کا ذمہ لیا ہے کہ) اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا' یا اسے اس کے گھر واپس لے کر آئے گا' جبکہ اس نے اجر اور مال غنیمت حاصل ہوئے

ہوں گے''..... الحدیث۔

لفظ ''الکلم'' میں 'ک' پر زبر ہے 'ل' ساکن ہے اس سے مراد زخم ہے۔

1989 - وَعَنْ اَبِیْ مَالِك الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من فصل فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمَاتَ اَوْ قتل فَهُوَ شَهِيْد اَوْ وقصه فرسه اَوْ بعيره اَوْ لدغته هَامة اَوْ مَاتَ على فرَاشه بِاَیِّ حتف شَاءَ اللّٰه مَاتَ فَاِنَّهُ شَهِيْد وَاِن لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَةِ بَقِيَّة بن الْوَلِيد عَنِ ابْنِ ثَوْبَان وَهُوَ عبد الرَّحْمٰن بن ثَابت بن ثَوْبَان وَيَاْتِی الْكَلَام على بَقِيَّة وَعبد الرَّحْمٰن

فصل بالصَّاد الْمُهْمَلَة محركا اَی خرج وقصه بِالْقَافِ وَالصَّاد الْمُهْمَلَة محركا اَی رَمَاه فَكسر عُنُقه الحتف بِفَتْح الْمُهْمَلَة وَسُكُون الْمُثَنَّاة فَوق هُوَ الْمَوْت

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد میں حصہ لینے کے لئے گھر سے) نکلتا ہے اور انتقال کر جاتا ہے یا قتل ہو جاتا ہے تو وہ شہید شمار ہوگا اگر وہ اپنے اونٹ سے یا اپنے گھوڑے سے گر کر یا کسی زہریلے جانور کے ڈسنے کی وجہ سے یا اپنے بستر پر لیٹا ہوا ہو کسی بھی وجہ سے مر جائے جو اللہ کو منظور ہو تو وہ شہید شمار ہوگا اور اسے جنت نصیب ہوگی''

یہ روایت امام ابوداؤد نے بقیہ بن ولید کی ابن ثوبان سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور وہ عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان ہیں بقیہ اور عبدالرحمٰن کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''فصل'' میں 'ص' ہے جس پر حرکت ہے اس سے مراد وہ نکلا۔

لفظ 'وقصہ' میں 'ق' ہے اور 'ص' ہے جن پر حرکت موجود ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جانور نے اسے گرا دیا جس کے نتیجے میں اس کی گردن ٹوٹ گئی۔

لفظ ''الحتف'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ فوت ہو جائے۔

1990 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من خرج حَاجا فَمَاتَ كتب اللّٰه لَهُ اجر الْحَاج اِلٰی يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج مُعْتَمِرًا فَمَاتَ كتب اللّٰه لَهُ اجر الْمُعْتَمِر اِلٰی يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ خرج غازيا فَمَاتَ كتب اللّٰه لَهُ اجر الْغَازِی اِلٰی يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَبَقِيَّة اِسْنَادُهُ ثِقَات

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

1989- المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الجهاد' حديث: 2356 سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب فيمن مات غازيا' حديث: 2151 شعب الإيمان للبيهقي' السادس والعشرون من شعب الإيمان وهو باب في الجهاد' حديث: 4070 الجهاد لابن أبي عاصم' بأي حتف مات المجاهد فهو شهيد' حديث: 192

''جو شخص حج کرنے کے لئے نکلتا ہے' اور انتقال کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت تک حج کرنے کا اجر نوٹ کرتا ہے' جو شخص عمرہ کرنے کے لئے نکلتا ہے' اور انتقال کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے قیامت تک عمرہ کرنے کا اجر نوٹ کرتا ہے' اور جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ کرنے کے لئے نکلتا ہے' اور انتقال کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت تک کے لئے اس کے لئے غازی کا اجر نوٹ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

1991 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عهد اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خمس من فعل وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ كَانَ ضَامِنا على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من عَاد مَرِيضا اَوْ خرج مَعَ جَنَازَة اَوْ خرج غازيا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ دخل على اِمَام يُرِيْدُ بِذٰلِكَ تعزيره وتوقيره اَوْ قعد فِيْ بَيته فَسلم وَسلم النَّاس مِنْهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پانچ چیزوں کے بارے میں عہد لیا تھا' جو شخص ان میں سے کوئی ایک کام بھی کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا' جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے' یا جنازے کے ساتھ جائے' یا اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے لئے نکلے' یا کسی حاکم وقت کے پاس جائے' اس کا مقصد اس کی تعظیم اور مدد کرنا ہو' یا وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے' اور خود بھی سلامت رہے' اور لوگوں کو بھی اپنے حوالے سے سلامت رکھے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بزار' امام طبرانی' امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

1992 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَحْكِي عَن ربه قَالَ اَيّمَا عبد من عِبَادِيْ خرج مُجَاهِدًا فِيْ سبيلي اِبْتِغَاء مرضاتي ضمنت لَهُ اِن رجعته اَرجعه بِمَا اَصَاب من اجر اَوْ غنيمَة وَاِن قَبضته غفرت لَهُ—رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''میرے بندوں میں سے میرا جو بھی بندہ' میری راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلتا ہے' اور وہ میری رضامندی کا طلب گار ہوتا ہے' تو میں اس کے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ اگر میں نے اسے واپس لوٹایا' تو اسے اجر اور مالِ غنیمت کے ہمراہ لوٹاؤں گا' اور اگر میں نے اسے موت دے دی' تو اس کی مغفرت کر دوں گا''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

1993 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يلج النَّار رجل بَكَى من خشيَة اللّٰه حَتّٰى يعود اللَّبن فِي الضَّرع وَلَا يجْتَمع غُبَار فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ودخان جَهَنَّم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْث حَسَن غَرِيْب صَحِيْح

وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَالْبَیْهَقِیّ اِلَّا اَنهم قَالُوْا وَلَا یجْتَمع غُبَار فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ودخان جَهَنَّم فِیْ منخری مُسْلِم اَبَدًا

وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْحَ الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو اللہ کے خوف کی وجہ سے روتا ہو' اس وقت تک داخل نہیں ہوگا جب تک دودھ دوبارہ تھن میں نہیں چلا جاتا' اور اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

یہ روایت امام نسائی' امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں' کسی مسلمان کے نتھنوں میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

1994 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن جبر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اغبرت قدما عبد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَمَسهُ النَّار

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِیْثٍ وَلَفْظِهِ من اغبرت قدماه فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فهما حرَام علی النَّار

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسا نہیں ہوسکتا کہ کسی بندے کے قدم' اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں' اور پھر اسے آگ چھو لے''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جس کے پاؤں' اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں' تو وہ دونوں پاؤں جہنم کے لئے حرام ہوں گے''۔

1995 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِی النَّار اجتماعا یضر اَحدهمَا الْاخر مُسْلِم قتل کَافِرًا ثُمَّ سدد الْمُسْلِم وقارب وَلَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ جَوف عبد غُبَار فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ودخان جَهَنَّم وَلَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قلب عبد الْاِیمَان وَالشح

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اتم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم وَقَالَ النَّسَائِیّ الْاِیمَان والحسدوَصدر الحَدِیْثِ فِیْ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں دو ایسی چیزیں اکٹھی نہیں ہو سکتی ہیں کہ ان میں ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتی ہو' ایک مسلمان جس نے کسی کافر کو قتل کیا ہو' اور پھر وہ مسلمان ٹھیک رہے' اور نیک رہے' کسی بھی بندے کے پیٹ میں' اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں اکٹھے نہیں ہوں گے' اور نہ ہی کسی بندے کے دل میں ایمان اور کنجوسی اکٹھے ہو سکتے ہیں''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت زیادہ مکمل ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام نسائی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ایمان اور حسد (اکٹھے نہیں ہو سکتے)''

روایت کا ابتدائی حصہ ''صحیح مسلم'' میں منقول ہے۔

1996 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من رجل یغبر وَجهه فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا آمنهُ اللّٰه دُخان النَّار یَوْم الْقِیَامَة وَمَا من رجل تغبر قدماه فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا آمن اللّٰه قَدَمَیْهِ النَّار یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کا چہرہ' اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوتا ہے' تو اللہ اس شخص کو قیامت کے دن جہنم کے دھویں سے محفوظ رکھے گا' اور جس شخص کے پاؤں' اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اس کے پاؤں جہنم سے محفوظ رکھے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

1997 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یرفع الحَدِیْث اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یجمع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِیْ جَوف عبد غبارا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ودخان جَهَنَّم وَمَنْ اغبرت قدماه فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ باعد اللّٰه مِنْهُ النَّار یَوْم الْقِیَامَة مسیرَة الف عَام للراكب المستعجل وَمَنْ جرح جِرَاحَة فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ختم لَهُ بِخَاتم الشُّهَدَاءِ لَهُ نور یَوْم الْقِیَامَة لَوْنهَا مثل لون الزَّعْفَرَان وریحها مثل ریح الْمسك یعرفهُ بهَا الْاَولونَ وَالْاٰخِرُوْنَ یَقُوْلُوْنَ فلَان عَلَیْهِ طَابع الشُّهَدَاءِ وَمَنْ قَاتل فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فوَاق نَاقَة وَجَبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد ورواة اِسْنَادُهُ ثِقَات اِلَّا اَن خَالِد بْن دريك لم يدْرك اَبَا الدَّرْدَاءِ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''کسی بندے کے پیٹ میں' اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں' اللہ تعالیٰ اکٹھا نہیں کرے گا' اور جس شخص کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں' اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اتنا دور کر دے گا' جتنا فاصلہ کوئی تیز رفتار سوار' ایک ہزار سال میں طے کر سکتا ہے' اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم لگے' تو اس پر شہداء کی مہر لگا دی جائے گی اور وہ زخم قیامت کے دن اس شخص کے لئے نور ہوگا' جس

کا رنگ زعفران جیسا ہوگا' اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی' اور اس زخم کے حوالے سے تمام پہلے والے اور بعد والے لوگ' اس شخص کو پہچان لیں گے اور کہیں گے: فلاں پر شہداء کی مہر لگی ہوئی ہے' اور جو شخص اتنی دیر کے لئے' اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لے' جتنی دیر میں اونٹنی کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ خالد بن دریک نامی راوی نے' حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

1998 - وروى الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ عَن عَمْرو بن قيس الْكِنْدِيّ قَالَ انا مَعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ منصرفين من الصائفة فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اجْتَمعُوْا سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اغبرت قدماه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حرم اللّٰه سَائِر جسده على النَّار

قَوْلِه من الصائفة اَى من غَزْوَة الصائفة وَهِي غَزْوَة الرّوم سميت بِذٰلِكَ لاَنهم كَانُوْا يغزونهم فِي الصَّيف خَوْفًا من الْبرد والثلج فِي الشتَاء

❀❀ طبرانی نے معجم اوسط میں' عمرو بن قیس کندی کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' ہم صائفہ سے واپس آ رہے تھے انہوں نے فرمایا: اے لوگو! اکٹھے رہو' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں اللہ تعالیٰ اس کے پورے جسم کو جہنم پر حرام کر دیتا ہے''۔

متن کے یہ الفاظ'' صائفہ'' سے مراد گرمی کی لڑائی ہے یہ جنگ رومیوں کے ساتھ ہوئی تھی اسے یہ نام اس لئے دیا گیا تھا کیونکہ رومیوں کے ساتھ انہوں نے یہ جنگ گرمی میں کی تھی' کیونکہ سردی میں برف باری اور ٹھنڈک کا اندیشہ تھا۔

1999 - وَعَنْ ربيع بن زِيَاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسير اِذا هُوَ بِغُلَام من قُرَيْش معتزل من الطَّرِيْق يسير فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ ذَاك فلان قَالُوْا بلٰى قَالَ فَادعوهُ فَدَعوهُ قَالَ مَا بالك اعتزلت الطَّرِيْق قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كرهت الْغُبَار قَالَ فَلَا تعتزله فو الذى نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ اِنَّهُ لذريرة الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ مراسيله

❀❀ حضرت ربیع بن زیاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر کر رہے تھے' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا' قریش کا ایک نوجوان عام راستے سے ہٹ کر سفر کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ فلاں نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی. جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بلاؤ! لوگوں نے اسے بلایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم راستے ہٹ کے چل رہے ہو؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے غبار اچھا نہیں لگتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس سے الگ نہ رہو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' یہ جنت کی خوشبو ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''مراسیل'' میں نقل کی ہے۔

2000 - وَعَنْ اَبِیْ المصبح المقرائی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نسیر بِاَرْض الرّوم فِیْ طَائِفَة عَلَیْهَا مَالك بن عبد اللّٰه الْخَثْعَمِی اِذْ مر مَالِك بجابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا وَهُوَ یَقُود بغلا لَهُ فَقَالَ لَهُ مَالك اَی اَبَا عبد اللّٰه ارکب فَقَدْ حملك اللّٰه فَقَالَ جَابِر اصلح دَابَّتی واستغنی عَن قومِی وَسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اغبرت قدماه فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حرمه اللّٰه علی النَّار فَسَار حَتّٰی اِذَا کَانَ حَیْثُ یسمعهُ الصَّوْت نَادی بِاَعْلٰی صَوْته یَا اَبَا عبد اللّٰه ارکب فَقَدْ حملك اللّٰه فَعرف جَابِر الَّذِیْ یُرِیْدُ فَقَالَ اصلح دَابَّتی واستغنی عَن قومِی وَسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اغبرت قدماه فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حرمه اللّٰه علی النَّار فتوائب النَّاس عَن دوابهم فَمَا رَاَیْت یَوْمًا اکثر مَاشِیا مِنْهُ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ-وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ ابو مصبح مقرائی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم روم کی سرزمین پر سفر کر رہے تھے؟ ہمارے امیر' مالک بن عبداللہ خثعمی تھے' مالک کا گزر' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' جو اپنے خچر کو ساتھ لے کر چل رہے تھے' مالک نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ اس پر سوار ہو جائیں' اللہ تعالیٰ نے یہ آپ کو سواری کے لئے دیا ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنی سواری کو ٹھیک رکھتا ہوں اور میں اپنی قوم سے بے نیاز رہنا چاہتا ہوں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے دونوں پاؤں' اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں' اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کر دے گا''

وہ چلتے رہے' یہاں تک کہ جب وہ اس مقام پر پہنچے' جہاں ان تک آواز جا سکتی تھی' تو مالک نے انہیں بلند آواز میں پکار کر کہا: اے ابوعبداللہ! آپ سوار ہو جایئے' اللہ تعالیٰ نے آپ کو سواری دی ہے' تو مالک کا جو مقصد تھا' وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو اندازہ ہو گیا' انہوں نے فرمایا: میں اپنے جانور کو ٹھیک رکھنا چاہتا ہوں' اور اپنی قوم سے بے نیاز رہنا چاہتا ہوں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے دونوں پاؤں' اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں گے' اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام قرار دیدے گا''

تو لوگ اپنی سواریوں سے اچھل کر نیچے آ گئے' راوی کہتے ہیں: میں نے اس دن سے زیادہ' ایک ساتھ پیدل چلنے والے لوگ کبھی نہیں دیکھے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

2001 - وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ اِلَّا اَنه قَالَ عَن سُلَیْمَان بن مُوسَی قَالَ بَیْنَا نَحْنُ نسیر فَذکره بِنَحْوِهٖ وَقَالَ فِیْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا اغبرت قدما عبد فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلَّا حرم اللّٰه عَلَیْهِمَا النَّار فَنزل مَالك وَنزل النَّاس یَمْشُوْنَ فَمَا رئی یَوْمًا اکثر مَاشِیا مِنْهُ

المصبح بِضَم الْمِیم وَفتح الصَّاد الْمُهْمِلَة وَکسر الْبَاء الْمُوَحدَة

والمقرائی بِضَم الْمِيم وَقيْلَ بِفَتْحِهَا وَالضَّم اشهر وبسكون الْقَاف بعْدهَا رَاء وَألف ممدودة نِسْبَة إِلَى قَرْيَة بِدِمَشْق

❀❀ یہ روایت امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم سفر کر رہے تھے۔۔۔۔اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے' جس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس بھی بندے کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر آگ کو حرام قرار دے دیتا''

تو مالک بھی نیچے اتر گئے اور لوگ بھی سواریوں سے نیچے اتر گئے اور پیدل چلنے لگے' تو اس دن سے زیادہ پیدل چلنے والے لوگ نہیں دیکھے گئے۔

لفظ ''مصبح'' میں 'م' پر پیش ہے' اور 'ص' پر زبر ہے' اور 'ب' پر زیر ہے ''مقرائی'' میں 'م' پر پیش ہے' ایک قول کے مطابق اس پر زبر ہے' تاہم پیش ہونا زیادہ مشہور ہے' پھر الف ممدودہ ہے' اس کی نسبت دمشق میں موجود ایک بستی کی طرف ہے۔

2002 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا خالط قلب امرىء رهج فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا حرم اللّٰه عَلَيْهِ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

الرهج بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الْهَاء وَقيْلَ بِفَتْحِهَا هُوَ مَا يداخل بَاطِن الْإِنْسَان من الْخَوْف والجزع وَنَحْوَهُ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کسی شخص کے دل میں' اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے جاتے ہوئے) خوف لاحق ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم کو حرام قرار دے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ ''الرھج'' میں 'ر' پر زبر ہے' 'ہ' ساکن ہے' ایک قول کے مطابق اس پر زبر ہے' اس سے مراد انسان کے باطن میں داخل ہونے والی چیز خوف' یا پریشانی' یا اس جیسی چیز ہے۔

2003 - وَرُوِيَ عَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا رجف قلب الْمُؤْمِن فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تحاتت عَنْهُ خطاياه كَمَا يتحات عذق النَّخْلَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

العذق بِكَسْر الْعين الْمُهْملَة وَإِسْكَان الذَّال الْمُعْجَمَة بعْدهَا قَاف هُوَ القنو وَهُوَ الْمُرَاد هُنَا وبفتح

2003-المعجم الأوسط للطبرانی' باب العین' من بقیة من أول اسمه میم من اسمه موسیٰ' حدیث: 8508المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمه سهل' ما أسند سلمان' أبو وائل تقیی بن سلمة' حدیث: 5960حلیة الأولیاء' سلمان الفارسی' حدیث: 1278

الْعين النَّخْلَة

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ کی راہ میں' کسی مومن کا دل لرزتا ہے' تو اس کے گناہ یوں جھڑتے ہیں' جس طرح کھجور کے درخت کے خوشے گرتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

لفظ ''عذق'' میں 'ع' پر زیر ہے' اور 'ذ' ساکن ہے' اس کے بعد 'ق' ہے' اس سے مراد گچھا ہے' اور یہاں یہی مراد ہے' اور اگر 'ع' پر زبر پڑھی جائے' تو پھر اس سے مراد کھجور کا درخت ہے۔

2004 - وَعَنْ أُم مَالك البهزية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت ذكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فتنَة فقربها قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من خير النَّاس فِيْهَا قَالَ رجل فِيْ مَاشِيَة يُؤَدِّي حَقّهَا ويعبد ربه وَرجل آخذ بِرَأْس فرسه يخيف الْعَدو ويخيفونه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن رجل عَن طَاوس عَنْ أُم مَالك وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَتَقَدَّمَ

❀❀ سیّدہ اُمّ مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فتنے کا ذکر کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وضاحت سے بیان کیا: سیّدہ اُمّ مالک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس صورت حال میں لوگوں میں سب سے بہتر کون ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو اپنے جانوروں میں ہو' اور ان کے حق کو ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت کرے اور وہ شخص جو اپنے گھوڑے کا سر پکڑ کر نکلے اور دشمن کو خوف دلائے' اور وہ لوگ اسے خوف دلائیں''

یہ روایت امام ترمذی نے ایک شخص کے حوالے سے' طاؤس کے حوالے سے' سیّدہ اُمّ مالک رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث غریب ہے' یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

19 - التَّرْغِيْب فِيْ سُؤال الشَّهَادَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالى

باب: اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی دعا مانگنے کے بارے میں ترغیبی روایات

2005 - عَن سهل بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سَأَلَ اللّٰه الشَّهَادَة بِصدق بلغه اللّٰه منَازِل الشُّهَدَاءِ وَإِن مَاتَ على فرَاشه

رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سچے دل کے ساتھ' اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے شہادت کے مرتبے پر پہنچا دے گا' اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر انتقال کرے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2006 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب الشَّهَادَة صَادِقا اعطيها وَلَوْ لم تصبه

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سچے دل کے ساتھ شہادت مانگتا ہے' تو اسے وہ (شہادت) دیدی جاتی ہے' خواہ اسے لاحق نہ بھی ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2007 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَاتل فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فوَاق نَاقَة فَقَدْ وَجَبت لَهُ الْجَنَّة وَمَنْ سَاَلَ الله الْقَتْل من نَفْسه صَادِقا ثُمَّ مَاتَ اَوْ قتل فَإِن لَهُ اجر شَهِيْد وَمَنْ جرح جرحا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نكب نكبة فَإِنَّهَا تَجِیْء يَوْم الْقِيَامَة كاغزر مَا كَانَت لَوْنهَا لون الزَّعْفَرَان وريحها ريح الْمسك .....فَذكر الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَن صَحِيْح وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ بِنَحْوِهِ إِلَّا اَنه قَالَ فِيْهِ: وَمَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَة مخلصا اعطَاهُ اللّٰه اجر شَهِيْد وَإِن مَاتَ على فرَاشه

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

فوَاق النَّاقَة بِضَم الْفَاء وَتَخْفِيف الْوَاو هُوَ مَا بَيْن رفع يدك عَن الضَّرع حَال الْحَلب ووضعها وَقِيْلَ هُوَ مَا بَيْنَ الحلبتين

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقت' جتنی دیر کے لئے' اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے' تو اس پر جہنم حرام ہو جاتی ہے' اور جو شخص سچے دل سے' شہادت کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہے' پھر وہ انتقال کر جائے' یا قتل ہو جائے' تو اسے شہید کا اجر ملتا ہے' اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخم لاحق ہوتا ہے' یا کوئی چوٹ لگتی ہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو وہ پہلے سے زیادہ بڑا ہوگا' اس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا' اور اس کی خوشبو مشک کے جیسی ہوگی''.....اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے

یہ روایت امام ابوداؤد اور ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص اخلاص کے ساتھ' اللہ تعالیٰ سے شہادت کی دعا مانگتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر عطا کرتا ہے' اگرچہ وہ شخص اپنے بستر پر فوت ہو''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ ''فواق الناقة'' میں 'ف' پر پیش ہے' 'و' پر تخفیف ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ دودھ دوہتے ہوئے تھن سے جتنی دیر کے لئے ہاتھ اٹھایا جاتا ہے' اور پھر رکھا جاتا ہے' اور ایک قول کے مطابق یہ ہے: دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیان جتنا وقفہ ہوتا ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الرَّمْي فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وتعلمه والترهيب من تَركه بعد تعلمه رَغْبَة عَنْهُ

اللہ کی راہ میں تیر اندازی کرنے اور تیر اندازی سیکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات جو شخص اسے سیکھنے کے بعد اس سے منہ موڑتے ہوئے' اسے ترک کر دے' اس بارے میں ترہیبی روایات

2008 - عَن عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ على الْمِنْبَر يَقُوْلُ (وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ من قُوَّة) اَلَا اِن الْقُوَّة الرَّمْي اَلا اِن الْقُوَّة الرَّمْي اَلا اِن الْقُوَّة الرَّمْي

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر یہ ارشاد فرما رہے تھے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور تم ان لوگوں کے لئے' جہاں تک ہو سکے' قوت تیار کرو''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. خبردار! قوت سے مراد تیر اندازی ہے، خبردار! قوت سے مراد تیر اندازی ہے' خبردار! قوت سے مراد تیر اندازی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2009 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه يدْخل بِالسَّهْمِ الْوَاحِد ثَلَاثَة نفر الْجَنَّة صانعه يحْتَسب فِيْ صَنعته الْخَيْر والرامي بِهِ ومنبله وَارْمُوا واركبوا وَاَن ترموا اَحَبّ اِلَيّ من اَن تركبوا وَمن ترك الرَّمْي بعد مَا علمه رَغْبَة عَنْهُ فَاِنَّهَا نعْمَة تَركهَا اَوْ قَالَ كفرها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَالْبَيْهَقِيّ من طَرِيْق الْحَاكِم وَغَيْرِهَا

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا' اسے بنانے والے کو' جو بنانے میں بھلائی کی توقع رکھتا ہو' اسے پھینکنے والے' اور اس کو تیار کرنے والا' تم لوگ تیر اندازی کرو' اور گھڑ سواری بھی سیکھو' اور تمہارا تیر اندازی کرنا' میرے نزدیک تمہارے گھڑ سواری کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے' اور جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد' اس سے منہ موڑتے ہوئے' اسے ترک کر دیتا ہے تو یہ ایک نعمت ہے' جسے اس نے چھوڑ دیا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کا اس نے

انکار کیا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ امام نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' امام بیہقی نے اسے امام حاکم اور دیگر حوالوں سے نقل کیا ہے۔

2010 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للبیهقی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يدْخل بِالسَّهْمِ الْوَاحِد ثَلَاثَة نفر الْجَنَّة صانعه الَّذِیْ يحْتَسب فِیْ صَنعته الْخَيْر وَالَّذِیْ يُجهز بِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ يَرْمِی بِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰه

منبله بِضَم الْمِيم وَاِسْكَان النُّوْن وَكسر الْبَاء الْمُوَحدَة

قَالَ الْبَغَوِیّ هُوَ الَّذِیْ يناول الرَّامِی النبل وَهُوَ يكون على وَجْهَيْن اَحدهمَا يَقُوْمُ بِجنب الرَّامِی اَوْ خَلفه يناوله النبل وَاحِدًا بعد وَاحِد حَتّٰی يَرْمِی وَالْاٰخر اَن يرد عَلَيْهِ النبل المرمی بِهٖ ويروی والممد بِهٖ وَای الْاَمريْنِ فعل فَهُوَ ممد بِهٖ انْتهى

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَيحْتَمل اَن يكون الْمُرَاد بقوله منبله اَی الَّذِیْ يُعْطِيْهِ للمجاهد ويجهز بِهٖ من مَاله اِمدادا لَهٗ وتقوية وَرِوَايَة الْبَيْهَقِیّ تدل على هٰذَا

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''بے شک اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے' تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا' اسے بنانے والا شخص' جو اسے بنانے میں بھلائی کی توقع رکھتا ہو' اور جو شخص اللہ کی راہ میں' اسے سامان کے طور پر اسے دے گا' اور جو شخص اللہ کی راہ میں اس تیر کو چلائے گا''۔

''منبلہ'' میں 'م' پر پیش ہے' 'ن' ساکن ہے' 'ب' پر زیر ہے' علامہ بغوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ جو تیر اندازی کرنے والے کو تیر پکڑاتا ہے' اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں' ایک یہ کہ تیر مارنے والے میں پہلو میں کھڑا ہو' یا اس کے پیچھے کھڑا ہو' اور اسے تیر پکڑا رہا ہو' دوسرا مفہوم یہ ہو سکتا ہے کہ جو تیر پھینکا گیا تھا وہ شخص اسے واپس لا کر دیتا ہو اور اس طرح اس کی مدد کر رہا ہو۔ ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: یہاں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ روایت کے الفاظ ''منبلہ'' سے مراد وہ شخص ہے جو مجاہد کو تیر دیتا ہے' اور اپنے مال میں سے' اس کی مدد کرتے ہوئے اسے سامان فراہم کرتا ہے' امام بیہقی کی روایت اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

2011 - وَعَنْ سَلَمَة بن الْاَكْوَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على قوم ينتضلون فَقَالَ ارموا بنی اِسْمَاعِيل فَاِن اَبَاكُمْ كَانَ راميا ارموا وَاَنا مَعَ بنی فلَان فَاَمْسك اَحَد الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لكم لَا ترمون قَالُوْا كَيفَ نرمی وَاَنت مَعَهم قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ارموا وَاَنَا مَعَكُمْ كلكُمْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِهِ وَالدَّارَقُطْنِيّ اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ ارموا وَاَنَا مَعَ بنى الأدرع فَامْسك الْقَوْم وَقَالُوْا من كنت مَعَهُ فَانى يغلب قَالَ ارموا وَاَنَا مَعَكُمْ كلكُمْ فرموا عَامَّة يومهم فَلَمْ يفضل احدهم الْاخر اَوْ قَالَ فَلَمْ يسْبق احدهم الْاخر اَوْ كَمَا قَالَ

❀❀ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا' جو تیراندازی کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اولاد اسماعیل! تم تیراندازی کرو' کیونکہ تمہارے جد امجد (حضرت اسماعیل علیہ السلام) بھی تیرانداز تھے' تم لوگ تیراندازی کرو' میں بنوفلاں کے ساتھ ہوں' تو دونوں فریقوں میں سے ایک فریق نے' اپنے ہاتھ روک لئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا ہوا؟ تم لوگ تیراندازی کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے عرض کی: ہم کیسے تیراندازی کر سکتے ہیں؟ جب کہ آپ دوسرے فریق کے ساتھ ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ تیراندازی کرو! میں تم سب کے ساتھ ہوں''

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام دارقطنی نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم لوگ تیراندازی کرو! میں بنوادرع کے ساتھ ہوں' تو لوگوں نے ہاتھ روک لئے' انہوں نے عرض کی: آپ جس کے ساتھ ہوں گے' وہ کیسے مغلوب ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ تیراندازی کرو! میں تم سب کے ساتھ ہوں''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو ان لوگوں نے دن کا اکثر حصہ' تیراندازی کی' اور ان میں سے کوئی ایک بھی' دوسرے سے جیت نہیں سکا''

یا جو بھی الفاظ انہوں نے نقل کیے (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے)۔

2012 - وَعَنْ سعد بن اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه قَالَ عَلَيْكُمْ بِالرَّمْى فَاِنَّهُ خير اَوْ من خير لهو كم رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَقَالَ فَاِنَّهُ من خير لعبكم واسنادهما جيد قوى

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے.) ہم

''تم پر تیراندازی کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ بہتر ہے (راوی کو شک شاید یہ الفاظ ہیں:) تمہارا بہترین کھیل ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''تمہارا بہترین کھیل ہے''۔

ان دونوں کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

2013 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مشی بَیْنَ الغرضین کَانَ لَهُ بِکُل خطْوَة حَسَنَة - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دو نشانوں کے درمیان چلتا ہے' تو اسے ہر ایک قدم کے عوض میں ایک نیکی ملتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2014 - وَعَنْ عَطَاءِ بن اَبِی رَبَاح قَالَ رَاَیت جَابر بن عبد اللّٰه وَجَابِر بن عُمَیْر الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم یرتمیان فمل اَحدهمَا فَجَلَسَ فَقَالَ لَهُ الْاٰخر کسلت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کل شَیْءٍ لَیْسَ من ذکر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ لَهو اَوْ سَهْو اِلَّا اَربع خِصَال مشی الرجل بَیْنَ الغرضین وتادیبه فرسه وملاعبته اَهله وَتَعْلِیم السباحة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

الْغَرَض بِفَتْح الْغَیْن الْمُعْجَمَة وَالرَّاء بعدهمَا ضاد مُعْجمَة هُوَ مَا یَقْصِدهُ الرُّمَاة بالإصابة

❀❀ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عمیر انصاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ دونوں تیر اندازی کر رہے تھے' ان دونوں میں سے ایک تھک گیا اور بیٹھ گیا' تو دوسرے نے کہا: کیا تم تھک گئے ہو؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر وہ چیز جس کا تعلق' اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ ہو' تو وہ چیز کھیل' یا بھول شمار ہوتی ہے' البتہ چار چیزوں کا معاملہ مختلف ہے' آدمی کا دو نشانوں کے درمیان چلنا' آدمی کا اپنے گھوڑے کی تربیت کرنا' آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ خوش فعلیاں کرنا' اور تیراکی تعلیم حاصل کرنا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

''الغرض'' میں 'غ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' پھر 'ض' ہے' اس سے مراد وہ چلنا ہے' جو تیر انداز درست نشانے کے لئے چلتے ہیں۔

2015 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ستفتح عَلَیْکُمْ ارضون ویکفیکم اللّٰه فَلَا یعجز اَحَدُکُمْ اَن یلهو بأسهمه

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِه

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب تمہارے لئے علاقے فتح ہوں گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کفایت کر جائے گا' تو کوئی بھی شخص اپنے تیروں کے ساتھ کھیلنے کے حوالے سے عاجز نہ ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2016 - وَعَنْ اَبِیْ نجیح عَمْرو بن عبسة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بلغ بِسَهْمٍ فَهُوَ لَهُ دَرَجَة فِی الْجَنَّة فبلغت يَوْمَئِذٍ ستَّة عشر سَهْما

رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابو نجیح عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص تیر نشانے پر لگائے گا' تو یہ اس کے لئے جنت میں ایک درجے کا باعث ہوگا''

(راوی کہتے ہیں:) تو اس دن میں نے سولہ تیر نشانے پر مارے۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2017 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رمى بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ عدل مُحَرر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَلَمْ يخرجَاهُ

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے' تو یہ اس کے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' لیکن ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا۔

2018 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من شَاب شيبَة فِی الْإِسْلَام كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ رمى بِسَهْمٍ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبلغ بِهِ الْعَدو اَوْ لم يبلغ كَانَ لَهُ كعتق رَقَبَة وَمَنْ اعتق رَقَبَة مُؤْمِنَة كَانَت فداء ه مِنَ النَّار عضوا بعضو

رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وافرد التِّرْمِذِیّ مِنْهُ ذكر الشيب وَاَبُوْ دَاوُد ذكر الْعتق وَابْنُ مَاجَة ذكر الرَّمْی وَلَفظه سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رمى الْعَدو بِسَهْمٍ فَبلغ سَهْمه اَصَاب اَوْ اَخطَا فَعدل رَقَبَة

وروى الْحَاكِم ذكر الرَّمْی فِیْ حَدِيْثٍ وَالْعِتْق فِیْ آخر

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جس شخص کے مسلمان ہونے کے عالم میں بال سفید ہو جائیں' تو یہ چیز اس کے لئے قیامت کے دن نور کا باعث ہوگی

اور جو شخص اللہ کی راہ میں تیر پھینکتا ہے' اور وہ تیر دشمن تک پہنچے' یا نہ پہنچے' تو یہ اس شخص کے لئے غلام آزاد کرنے کی مانند ہوتا ہے' اور جو شخص ایک مومن کو آزاد کر دیتا ہے' تو وہ مومن اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتا ہے' اس کا ہر عضو' اس (آزاد کرنے والے کے) ہر عضو (کی نجات کا باعث بن جاتا ہے)"

یہ روایت امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے الگ سے نقل کیا ہے' اس میں صرف بوڑھا ہونے کا ذکر ہے' اور امام ابوداؤد نے غلام آزاد کرنے کا ذکر کیا ہے' اور امام ابن ماجہ نے تیر پھینکنے کا ذکر کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں. میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص دشمن کی طرف تیر پھینکتا ہے' اور وہ تیر دشمن تک پہنچ جاتا ہے' تو وہ نشانے پر لگے یا نہ لگے' یہ غلام آزاد کرنے کے برابر ہے"۔

امام حاکم نے تیر اندازی کا ذکر' ایک روایت میں کیا' اور آزاد کرنے کا ذکر دوسری روایت میں کیا ہے۔

2019 - وَعَنْ كَعْب بن مرّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بلغ الْعَدو بِسَهْم رفع اللّٰه لَهُ دَرَجَة فَقَالَ لَهُ عبد الرَّحْمٰن بن النحام وَمَا الدرجَة يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اما اِنَّهَا لَيست بِعتبَة امك مَا بَيْنَ الدرجتين مائَة عَام

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

النحام بِفَتْح النُّوْن وَتَشْديد الْحَاء الْمُهْمَلَة هُوَ الْكثير النحم وَهُوَ التنحنح

❀❀ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص دشمن تک تیر پہنچا دیتا ہے (یعنی اس کا پھینکا ہوا تیر' دشمن تک پہنچ جاتا ہے) تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے حضرت عبدالرحمٰن بن نحام رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ایک درجہ سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہاری ماں کے گھر کی چوکھٹ نہیں ہے' دو درجوں کے درمیان' ایک سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہوتا ہے۔

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

لفظ "النحام" میں 'ن' پر زبر ہے "ح" پر شد ہے' اس سے مراد بکثرت 'نحم' کرنے والا شخص ہے' یعنی زیادہ کھنکھارنے والا شخص ہے۔

2020 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من رمى بِسَهْم فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ كمن اعتق رَقَبَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے' تو یہ اس کے لئے غلام آزاد کرنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2021 - وَعَنْ معدان بن اَبِیْ طَلْحَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حاصرنا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِف فَسَمعته يَقُوْلُ من بلغ بِسَهْم فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَة فِی الْجنَّة

قَالَ فبلغت يَوْمَئِذٍ سِتَّة عشر سَهْما

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت معدان بن ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سات طائف کا محاصرہ کیا' وہاں پر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر (دشمن تک) پھینک دیتا ہے' تو یہ اس کے لئے جنت میں ایک درجہ کا باعث ہوگا''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس دن سولہ تیر (دشمن تک) پھینکے تھے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2022 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من شَاب شيبَة فِی الْاِسْلَام كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ رمى بِسَهْم فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَخطَا اَوْ اَصَاب كَانَ لَهُ بِمثل رَقَبَة من ولد اِسْمَاعِيل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا ثِقَات

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمان ہونے کے عالم میں بوڑھا ہو جائے' تو یہ چیز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی' جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکے' وہ کسی کو لگے یا نہ لگے' تو وہ اس شخص کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے' ایک غلام آزاد کرنے کی مانند ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے' دو اسناد کے حوالے سے نقل کی ہے' جن میں ایک کے راوی ثقہ ہیں۔

2024 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رمى رمية فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قصر اَوْ بلغ كَانَ لَهُ مثل اجر اَرْبَعَة اَنَاس من بنی اِسْمَاعِيل اَعتقهم

رَوَاهُ الْبَزَّار عَن شبيب بن بشر عَنْ اُنس

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے' تو وہ (دشمن تک) پہنچے یا نہ پہنچے' یہ اس شخص کے لئے' حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے' چار افراد کو آزاد کرنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے شبیب بن بشر کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2025 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من رمی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَانَ لَهُ نورا یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے تو یہ چیز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی''

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2026 - وَرُوِیَ عَن مُحَمَّدِ ابْن حنفیة قَالَ رَاَیْت اَبَا عَمْرو الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَکَانَ بَدْرِیًّا عقبیا احدیا وَهُوَ صَائِم یتلوی من الْعَطش وَهُوَ یَقُوْلُ لغلامه وَیحك ترسنی فترسه الْغُلَام حَتّٰی نزع بِسَهْم نزعا ضَعِیْفا حَتّٰی رمی بِثَلَاثَة اَسْهم ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من رمی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فصر اَوْ بلغ کَانَ لَهُ نورا یَوْم الْقِیَامَة فَقتل قبل غرُوب الشَّمْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوعمرو انصاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا' یہ بدری صحابی ہیں' جنہیں بیعت عقبہ میں بھی شرکت کا شرف حاصل ہے' اور غزوۂ اُحد میں بھی شرکت کا شرف حاصل ہے' انہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' وہ پیاس کی شدت کی وجہ سے زبان ہلا رہے تھے اور اپنے غلام سے فرما رہے تھے: تمہارا ستیاناس ہو! تم مجھے ترکش دو' ان کے غلام نے انہیں ترکش دیا' انہوں نے کمزوری کے ساتھ اس میں سے تیر نکالا' اور تین تیر (دشمن کی طرف) پھینکے اور پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' ایک تیر پھینکتا ہے' تو وہ (دشمن تک) پہنچے یا نہ پہنچے' تو یہ چیز اس شخص کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی''

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں: وہ سورج غروب ہونے سے پہلے شہید ہو گئے تھے

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2027 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من علم الرَّمْی ثُمَّ تَرکه فَلَیْسَ منا اَوْ فَقَدْ عصی

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنه قَالَ من تعلم الرَّمْی ثُمَّ تَرکه فَقَدْ عَصَانِی

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص تیراندازی سیکھنے کے بعد اسے ترک کر دے وہ ہم میں سے نہیں ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ

ہیں:)اس نے نافرمانی کی"

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد' اسے ترک کر دے' اس نے میری نافرمانی کی"۔

2028 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تعلم الرَّمْی ثُمَّ نَسِيَه فَهِیَ نعْمَة جَحدهَا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والأوسط بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَتَقَدَّمَ فِیْ اَوَّل الْبَاب حَدِيْثٌ عقبَة بن عَامر وَفِيْه وَمَنْ ترك الرَّمْی بعد مَا علمه رَغْبَة عَنْهُ فَإِنَّهَا نعْمَة تَركهَا اَوْ قَالَ كفرها

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد' اسے بھول جائے' تو یہ ایک نعمت تھی' جس کا اس نے انکار کیا"

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

اس باب کے حوالے سے' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' یہ حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

"جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد' اس سے منہ موڑتے ہوئے' اسے ترک کر دیتا ہے' تو یہ ایک نعمت تھی' جسے اس نے ترک کر دیا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جس کا اس نے انکار کیا"۔

2 - التَّرْغِيْب فِی الْجِهَاد فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَا جَاءَ فِیْ فضل الْكَلم فِيْهِ وَالدُّعَاء عِنْد الصَّفّ والقتال

باب: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اللہ کی راہ میں زخمی ہونے کی فضیلت' صف بندی اور اللہ کی راہ میں دعا کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2029 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی الْعَمَل افضل قَالَ اِيمَان بِاللّٰهِ وَرَسُوله قيل ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَاد فِیْ سَبِيْل الله قيل ثُمَّ مَاذَا قَالَ حج مبرور

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحِه وَلَفْظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افضل الْاَعْمَال عِنْد اللّٰه اِيمَان لَا شكّ فِيْهِ وغزو لَا غلُول فِيْهِ وَحج مبرور

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا' عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

2028-المعجم الصغير للطبرانی' من اسمه علی' حدیث: 544' المعجم الأوسط للطبرانی' باب العين' من اسمه علی' حدیث: 4274

فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' عرض کی گئی: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مبرور حج"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والا عمل وہ ایمان ہے' جس میں شک نہ ہو' وہ جنگ میں حصہ لینا ہے' جس میں کوئی خیانت نہ ہو' اور مبرور حج ہے"۔

2030 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفضل قَالَ الْاِیمَان بِاللّٰهِ وَالْجِهَاد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

الحَدِیْث رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"۔۔۔۔الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2031 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی رجل رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّ النَّاس اَفضل قَالَ مُؤْمِن یُجَاهد بِنَفْسِهِ وبماله فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی قَالَ ثُمَّ من قَالَ ثُمَّ مُؤْمِن فِیْ شعب من الشعاب یعبد اللّٰه ویدع النَّاس من شَره

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاكِم بِاِسْنَادٍ على شَرطهمَا وَلَفْظه قَالَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنه سُئِلَ اَیُّ الْمُؤْمِنِینَ اَكمل اِیمَانًا قَالَ الَّذِیْ یُجَاهد بِنَفْسِهِ وَمَاله وَرجل یعبد اللّٰه فِیْ شعب من الشعاب وَقد كفی النَّاس شَره

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: کون سے لوگ زیادہ فضیلت رکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو اپنے مال اور جان کے ہمراہ' اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' اس نے دریافت کیا: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو کسی گھاٹی میں (تنہا) رہ کر' اللہ کی عبادت کرتا ہے' اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام حاکم نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سے اہل ایمان' ایمان کے حوالے سے زیادہ کامل ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص' جو اپنی جان اور مال کے ہمراہ جہاد کرتا ہے' اور وہ شخص جو کسی گھاٹی میں' اللہ کی عبادت کرتا ہے' اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے"۔

2032 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج عَلَيْهِمْ وهم جُلُوس فِيْ مجْلِس لَهُمْ فَقَالَ اَلا اُخبركُمْ بِخَير النَّاس منزلا قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رجل اَخذ بِرَاْس فرسه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَمُوْت اَوْ يقتل اَلا اُخبركُمْ بِالَّذِيْ يَلِيْهِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ امْرُؤ معتزل فِيْ شعب يُقِيم الصَّلَاة ويؤتى الزَّكَاة ويعتزل شرور النَّاس اَوْ اُخبركُمْ بشر النَّاس قُلْنَا بَلى يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ يسْاَل بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطى

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهما وَهُوَ اتم وَرَوَاهُ مَالك عَن عَطَاءِ بن يسَار مُرْسلا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے' لوگ اپنی ایک محفل میں بیٹھے ہوئے تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو' قدر و منزلت کے اعتبار سے' سب سے بہتر لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کا سر پکڑ کر نکلتا ہے' یہاں تک کہ مر جاتا ہے' یا قتل ہو جاتا ہے' کیا میں تمہیں' اس کے بعد والے' شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص' جو کسی گھاٹی میں الگ تھلگ رہتا ہے' نماز قائم کرتا ہے' زکوۃ ادا کرتا ہے' اور لوگوں کی خرابیوں سے الگ رہتا ہے' کیا میں تمہیں سب سے برے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا. وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر مانگا جائے' اور وہ نہیں دیتا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں' اور یہ روایت مکمل ہے' امام مالک نے یہ روایت عطاء بن یسار کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2033 - وَعَنْ سُبْرَة بن الْفَاكِه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الشَّيْطَان قعد لِابْنِ آدم بطَرِيْق الْاِسْلَام فَقَالَ تسلم وَتَذَر دينك وَدين آبَائِك فَعَصَاهُ فَاَسلم فغفر لَهُ فَقعدَ لَهُ بِطَرِيْق الْهِجْرَة فَقَالَ لَهُ تهَاجر وَتَذَر دَارك وارضك وسماءك فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ فَقعدَ بطَرِيْق الْجِهَاد فَقَالَ تُجَاهِد وَهُوَ جهد النَّفس وَالْمَال فتقاتل فَتقْتل فَتنْكح الْمَرْاَة وَيقسم الْمَال فَعَصَاهُ فَجَاهد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَمَاتَ كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يدْخلهُ الْجَنَّة وَاِن غرق كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يدْخلهُ الْجَنَّة وَاِن وقصته دَابَّة كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يدْخلهُ الْجَنَّة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت سبرہ بن فاکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''شیطان انسان کے اسلام قبول کرنے کے راستے میں بیٹھ جاتا ہے' اور کہتا ہے: تم اسلام قبول کر لو گے' اپنا دین اور اپنے

آباؤ اجداد کا دین چھوڑ دو گے؟ اگر آدمی شیطان کی بات نہیں مانتا' اور اسلام قبول کر لیتا ہے' تو اس کی مغفرت ہو جاتی ہے' پھر وہ (شیطان) ہجرت کے راستے میں' اس کے سامنے آ کر بیٹھ جاتا ہے' اور کہتا ہے: کیا تم ہجرت کر رہے ہو؟ اپنا علاقہ' اپنی زمین' اپنا سامان چھوڑ دو گے؟ آدمی اس کی بات نہیں مانتا اور ہجرت کر لیتا ہے' پھر وہ (شیطان) جہاد کے راستے میں آ کر بیٹھتا ہے' اور کہتا ہے: تم جہاد کرو گے؟ یہ تو جان اور مال کو مشقت میں مبتلاء کرنا ہے' تم جنگ میں حصہ لو گے اور قتل ہو جاؤ گے' تمہاری بیوی' دوسری شادی کر لے گی' تمہارا مال تقسیم ہو جائے گا' آدمی اس کی بات نہیں مانتا ہے' اور جہاد میں حصہ لیتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایسا کرتا ہے' اور انتقال کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے' اگر ایسا شخص ڈوب جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے' اگر ایسا شخص جانور سے گر کر مر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے''۔

یہ روایت امام نسائی نے' امام ابن حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2034 - وَعَنْ فَضَالَة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنا زعيم والزعيم الْحميل لمن آمن بِي وَاَسلم وَهَاجَر بِبَيْت فِيْ ربض الْجَنَّة وببيت فِيْ وسط الْجَنَّة وَاَنا زعيم لمن آمن بِي وَاَسلم وجاهد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِبَيْت فِيْ ربض الْجَنَّة وببيت فِيْ وسط الْجَنَّة وببيت فِيْ اَعلٰى غرف الْجَنَّة فَمَنْ فعل ذٰلِكَ لم يدع للخير مطلبا وَلَا من الشَّرّ مهربا يَمُوْت حَيْثُ شَاءَ اَن يَمُوْت

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''میں ضامن ہوں (یہاں زعیم سے مراد ضامن ہونا ہے) اس شخص کا' جو مجھ پر ایمان لائے اور اسلام قبول کرے اور ہجرت کرے (میں اس کے لئے) جنت کے کنارے پر موجود ایک گھر کا اور جنت کے درمیان میں موجود ایک گھر کا (ضامن ہوں) اور میں اس شخص کے لئے بھی ضامن ہوں' جو مجھ پر ایمان لاتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' اس کے لئے جنت کے کنارے پر موجود' اور جنت کے درمیان میں موجود' اور جنت کے بالا خانوں میں موجود ایک گھر کا ضامن ہوں' جو شخص ایسا کرتا ہے' تو وہ بھلائی کا کوئی راستہ ترک نہیں کرتا' اور شر سے بچنے کا کوئی راستہ نہیں چھوڑتا' وہ جہاں چاہے مر جائے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2035 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشعب فِيْهِ عُيَيْنَة من مَاء عذبة فَاَعْجَبَتْهُ فَقَالَ لَو اعتزلت النَّاس فاقمت فِيْ هٰذَا الشِّعب وَلَنْ افعل حَتّٰى اَسْتَاْذن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر ذٰلِكَ لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تفعل فَاِن مقَام اَحَدُكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى افضل من صَلَاته فِيْ بَيته سَبْعِيْنَ عَاما اَلا تحبون اَن يغْفر اللّٰه لكم ويدخلكم الْجَنَّة اغزوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ من قَاتل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فوَاق نَاقَة وَجَبت لَهُ الْجَنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ اطول مِنْهُ اِلَّا انه قَالَ ولمقام اَحَدُکُمْ فِی الصَّفّ خیر من صَلٰوة سِتِّیْنَ سنة

فوَاق النَّاقة هُوَ مَا بَیْن رفع یدك عَن ضرْعهَا وَقت الْحَلب ووضعها وَقِیْلَ هُوَ مَا بَیْنَ الحلبتین

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا گزر ایک گھاٹی کے پاس سے ہوا' جس میں ایک چھوٹا سا چشمہ تھا' جو میٹھے پانی کا تھا' اسے وہ بہت اچھا لگا' اس نے سوچا کہ اگر میں لوگوں سے الگ تھلگ ہو کے' اس گھاٹی میں قیام کروں' تو یہ مناسب ہوگا' لیکن میں ایسا اس وقت تک نہیں کروں گا' جب تک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لیتا' اس نے اس بات کا تذکرہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ کرو! کیونکہ کسی شخص کا اللہ کی راہ میں کھڑے ہونا' اپنے گھر میں ستر سال تک نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' کیا تم لوگ اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے اور تمہیں جنت میں داخل کرے؟ تم اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لو' جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ میں' اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقت جتنا وقت لڑائی کرتا ہے' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں' یہ حدیث حسن ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

یہ روایت امام احمد نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''کسی شخص کا صف میں کھڑا ہونا' اس کے ساٹھ سال نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

''فواق الناقۃ'' میں' اس سے مراد یہ ہے کہ جتنی دیر میں اونٹنی کے تھن سے ہاتھ اٹھایا جاتا ہے' جب دودھ دوہا جا رہا ہو پھر رکھا جاتا ہے' اور ایک قول کے مطابق' اس سے مراد دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیان کا وقت ہے۔

2036 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مقَام الرجل فِی الصَّفّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ افضل عِنْد اللّٰه من عبَادَة الرجل سِتِّیْنَ سنة

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کا اللہ کی راہ میں (جہاد کے دوران) صف میں کھڑا ہونا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدمی کے ساٹھ سال عبادت کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2037 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افضل الْاَعْمَال عِنْد

اللہ تعالیٰ اِیمَان لَا شكّ فِيْهِ وغزو لَا غلُول فِيْهِ وَحج مبرور

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا بِنَحْوِهِ وَقد تقدم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ایسا ایمان ہے' جس میں شک نہ ہو' اور ایسا جہاد ہے' جس میں خیانت نہ ہو' اور مبرور حج ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے' اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ ''صحیحین'' اور دیگر کتابوں میں بھی منقول ہے' جو اس کی مانند ہے' اور اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2038 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يعدل الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَا تستطيعونه فَاَعَادُوا عَلَيْهِ مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كل ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تستطيعونه ثُمَّ قَالَ مثل الْمُجَاهِد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمثل الصَّائِم الْقَائِم القانت بآيَات اللّٰه لَا يفتر من صَلَاة وَلَا صِيَام حَتّٰى يرجع الْمُجَاهِد فِيْ سَبِيْل الله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سی چیز اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ہو سکتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے' لوگوں نے دو یا شاید تین مرتبہ سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مرتبہ یہی فرمایا: تم لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال' ایسے نفلی روزہ رکھنے والے کی طرح ہے' جو رات کو عبادت کرتا رہتا ہو' اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرتا رہتا ہو' اور وہ اس وقت تک نوافل پڑھنا اور روزہ رکھنا ترک نہ کرے' جب تک اللہ کی راہ میں' جہاد کرنے والا واپس نہیں آجاتا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

2039 - وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيّ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دلَّنِيْ على عمل يعدل الْجِهَاد قَالَ لَا اَجِدهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيْع اِذا خرج الْمُجَاهِد اَن تدخل مسجدك فتقوم وَلَا تفتر وتصوم وَلَا تفطر قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيْع ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاِن فرس الْمُجَاهِد ليستن يمرح فِيْ طوله فَيُكْتب لَهُ حَسَنَات

وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ نَحْو هٰذَا

اسْتَنَّ الْفرس عدا والطول بِكَسْر الطَّاء وَفتح الْوَاو هُوَ الْحَبل الَّذِيْ يشد بِهِ الدَّابَّة ويمسك طرفه لترعى

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے! جو جہاد کے برابر ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ایسا عمل نہیں ملتا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ

استطاعت رکھتے ہو؟ کہ جب مجاہد (جہاد میں شرکت کے لئے) نکلے؟ تو تم اپنی مسجد میں داخل ہو جاؤ اور نوافل ادا کرنے شروع کرو؟ اور درمیان میں کوئی وقفہ نہ کرو؟ اور تم روزے رکھتے رہو؟ اور درمیان میں کوئی روزہ ترک نہ کرو؟ اس نے عرض کی: کون اس کی استطاعت رکھتا ہے؟''

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجاہد شخص کا تو اگر گھوڑا بھی اپنی رسی سمیت کسی چراہ گاہ میں چلتا ہے تو اس کے لئے نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں۔

یہ روایت امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے

''اَستن الفرس'' کا مطلب اس کا چلنا ہے اور ''الطول'' میں 'ط' پر زیر ہے 'و' پر زبر ہے اس سے مراد وہ رسی ہے جس سے جانور کو باندھا جاتا ہے اور اس کے ایک کنارے کو پکڑ کر رکھا جاتا ہے تاکہ جانور چرتا رہے۔

2040 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِي الْجَنَّة مائَة دَرَجَة اعدها اللّٰه للمجاهدين فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدرجتين كَمَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک جنت میں ایک سو درجے ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے جن میں سے دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2041 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج بِالنَّاسِ قبل غَزْوَة تَبُوك فَلَمَّا اَن اصبح صلى بِالنَّاسِ صَلَاة الصُّبْح ثُمَّ اِن النَّاس ركبُوا فَلَمَّا اَن طلعت الشَّمْس نعس النَّاس على اِثْر الدلجة وَلزِمَ معَاذ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو اِثره وَالنَّاس تَفَرَّقت بهم رِكَابهمْ على جواد الطَّرِيْق تَأْكُل وتسير فَبينا معَاذ على اِثْر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وناقته تَأْكُل مرّة وتسير اُخْرى عثرت نَاقَة معَاذ فحنكها بالزمام فَهبت حَتّٰى نفرت مِنْهَا نَاقَة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كشف عَنْهُ قناعه فَالْتفت فَاِذَا لَيْسَ فِي الْجَيْش ادنى اِلَيْهِ من معَاد فناداه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا معَاذ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ ادن دُونك فَدَنَا مِنْهُ حَتّٰى لصقت راحلتاهما اِحْدَاهمَا بِالْاُخْرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كنت اَحسب النَّاس منا بمكانهم من الْبعد

فَقَالَ معَاذ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ نعس النَّاس فتفرقت رِكَابهمْ ترتع وتسير فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنا كنت ناعسا فَلَمَّا راى معَاذ بشر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وخلوته لَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ

لی اَسـاَلك عَـن كلمة امرضتنی واسقمتنی واحزنتنی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سل عَمَّا شِئْت قَـالَ يَـا نَبِـىَّ اللّٰهِ حَدثنِىْ بِعَمَل يدخلنى الْجَنَّة لَا اَسـاَلك عَنْ شَىْءٍ غَيْرِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بخ بخ بخ

لـقـد سَـاَلـت لعَظيم لقد سَاَلت لعَظيم ثَلَاثًا وَاِنَّهٗ ليسير على من اَرَادَ اللّٰه بِهِ الْخَيْر وَاِنَّهٗ ليسير على من اَرَادَ اللّٰـه بِـهِ الْخَيْر وَاِنَّهٗ ليسير على من اَرَادَ اللّٰه بِهِ الْخَيْر فَلَمْ يحدثه بِشَىْءٍ اِلَّا اَعَادَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث مَرَّات حرصا لكيما يتقنه عَنْهُ فَقَالَ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر وتقيم الصَّلَاة وتؤتى الزَّكَاة وَتعبد اللّٰه وَحده لَا تشرك بِهٖ شَيْئًا حَتّٰى تَمُوْت وَاَنت على ذٰلِك

قَـالَ يَـا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعد لى فَاَعَادَهَا ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ قَالَ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن شِئْت يَا معَاذ جدثتك بِرَأس هٰذَا الْاَمر وقوام هٰذَا الْاَمر وذروة السنام

فَـقَـالَ مـعَاذ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدثنِىْ بِاَبِىْ اَنْت وَاُمى فَقَالَ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن رَأس هٰذَا الْاَمر اَن تشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله

وَاِن قوام هٰذَا الْاَمر اِقَام الصَّلَاة وايتاء الزَّكَاة وَاِن ذرْوَة السنام مِنْهُ الْجِهَاد فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّمَا امرت اَن اُقَاتل النَّاس حَتّٰى يقيموا الصَّلَاة ويؤتوا الزَّكَاة ويشهدوا اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهٗ وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله فَاِذَا فعلوا ذٰلِكَ فَقَدْ اعتصموا وعصموا دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالهمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وحسابهم على اللّٰه وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ مَا شحب وَجه وَلَا اغبرت قدم فِىْ عمل تبتغى بِه دَرَجَات الْاٰخِرَة بعد الصَّلَاة الْمَفْرُوضَة كجهاد فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا ثقل ميزَان عبد كدابة تنْفق فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ يحمل عَلَيْهَا فِىْ سَبِيْل الله

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار من رِوَايَة شهر بن حَوْشَب عَن معَاذ وَلَا اَرَاهُ سمع مِنْهُ وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا وَالتِّرْمِذِىّ وَصَححهُ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَة كلهم من رِوَايَة اَبِىْ وَائِل عَنْهُ مُخْتَصرًا وَبَاقِىْ فِى الصمت اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں شرکت کے لئے لوگوں کو لے کر روانہ ہوئے' اگلے دن صبح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی' تو کچھ لوگ سوار ہو گئے' یہاں تک کہ جب سورج طلوع ہونے لگا' تو لوگوں کو اونگھ آنے لگی' کیونکہ گزشتہ رات وہ سفر کرتے رہے تھے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور وہ پیچھے چل رہے تھے' جبکہ لوگ ادھر ادھر چل رہے تھے' ان کے جانور راستے میں سے کچھ کھا لیتے تھے' پھر چل پڑتے تھے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے' ان کی اونٹنی کچھ کھا لیتی تھی' پھر چل پڑتی تھی' اسی دوران حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ٹھوکر لگی' اس کی لگام گلے میں پھنس گئی' وہ خوف زدہ ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو اس سے پریشانی ہوئی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کپڑا ہٹا کر دیکھا اور توجہ کی' تو کوئی بھی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلند آواز میں پکارا اور فرمایا: اے معاذ! میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تم قریب ہو جاؤ! وہ نبی اکرم ﷺ کے قریب ہو گئے' یہاں تک کہ ان دونوں کی سواریاں' ایک دوسرے کے قریب ہونے لگیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا یہ اندازہ نہیں تھا کہ لوگ ہم سے اتنا زیادہ دور ہوں گے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ! کے نبی! لوگوں کو اونگھ آ گئی تھی' اس لئے ان کے جانور ادھر ادھر چرتے جا رہے ہیں' اور چلتے جا رہے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی اونگھ آ گئی تھی' جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کا مزاج خوشگوار ہے' اور آپ ﷺ تنہا ہیں' تو انہوں نے عرض کی: اے اللہ! کے نبی! آپ مجھے ایک چیز کے بارے میں دریافت کرنے کی اجازت دیجئے! ایک بات ہے' جس نے مجھے بیمار' پریشان اور غمگین کر دیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جس چیز کے بارے میں چاہو' دریافت کرو! انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے' جو مجھے جنت میں داخل کر دے' میں آپ سے اس کے علاوہ اور کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھتا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بہت خوب' بہت خوب' بہت خوب' تم نے ایک اہم چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے' تم نے ایک اہم چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے' یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا:) لیکن یہ اس کے لئے آسان ہے' جس کے لئے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لے' اور یہ اس کے لئے آسان ہے' جس کے لئے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لے' یہ اس کے لئے آسان ہے' جس کے لئے اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لے' نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی' تاکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیں' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھو' تم نماز قائم کرو' تم زکوٰۃ ادا کرو' اور تم صرف اللہ کی عبادت کرو' کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ' اور جب تم مرو' تو تم اس حالت پر ہو''

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ میرے سامنے یہ بات دہرا دیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ ان کے سامنے یہ بات دہرائی' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے معاذ! اگر تم چاہو' تو میں تمہیں تمام معاملے کے سر کے بارے میں بتاتا ہوں' جو اس تمام معاملے کی بنیاد ہے' اور کوہان کی چوٹی ہے''۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! آپ مجھے بتایئے' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اس تمام معاملے کا سر یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اس معاملے کی بنیاد نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا ہے' اور اس معاملے کی کوہان کی چوٹی' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے' مجھے یہ حکم دیا گیا ہے' میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک لڑائی کروں' جب تک وہ نماز قائم نہیں کر لیتے اور زکوٰۃ ادا نہیں کرتے' اور اس بات کی گواہی

نہیں دیتے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' جب وہ ایسا کرلیں گے' تو وہ بچ جائیں گے' تو وہ اپنے مالوں اور جانوں کو بچالیں گے' البتہ ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے' اور ان لوگوں کا حساب' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں' محمد (ﷺ) کی جان ہے' کسی بھی عمل کے بارے میں' آدمی کے چہرے کا رنگ تبدیل نہیں ہوتا' اور پاؤں غبار آلود نہیں ہوتے' جس عمل کے ذریعے' آخرت کے درجات کی طلب ہو' مگر یہ کہ ان اعمال میں سے فرض نماز کے بعد' کوئی عمل' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے جیسا نہیں ہے' اور آدمی کے میزان میں' کوئی چیز اس جانور سے زیادہ وزنی نہیں ہوگی' جسے اللہ کی راہ میں دیا گیا ہو' یا جس کو اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دیا گیا ہو''۔

یہ روایت امام احمد نے' امام بزار نے' شہر بن حوشب کے حوالے سے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور میرا نہیں خیال کہ شہر بن حوشب نے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

یہ روایت امام احمد نے بھی نقل کی ہے' امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام نسائی امام ابن ماجہ نے ان تمام حضرات نے' اسے ابووائل کے حوالے سے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' یہ روایت خاموشی سے متعلق باب میں آگے چل کر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

2042 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من رَضِی بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دینا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُولا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃ فَعجب لَہَا اَبُوْ سعید فَقَالَ اَعدھَا عَلَیَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاَعَادَھَا عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰی یرفع اللّٰہ بِھَا لِلْعَبد مائَۃ دَرَجَۃ فِی الْجَنَّۃ مَا بَیْن کل دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض قَالَ وَمَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْجِھَاد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے' اور حضرت محمد ﷺ کے دین ہونے پر راضی ہو (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہو) تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی''

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ بات بہت اچھی لگی' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس بات کو میرے سامنے دہرادیجئے! نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے اس بات کو دہرایا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

''ایک اور چیز ہے' جس کے ذریعے' اللہ تعالیٰ بندے کے جنت میں ایک سو درجات بلند کرے گا' جن میں سے دو درجوں میں' کے درمیان اتنا فاصلہ ہے' جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا چیز ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''

یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2043 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذِرْوَة سَنَام الْاِسْلَام الْجِهَاد لَا یَنَالهُ اِلَّا افضلهم-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اسلام کی کوہان کی چوٹی، جہاد ہے اور اس تک صرف وہ شخص پہنچے گا، جو ان (مسلمانوں) میں سے، سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2044 - وَرُوِیَ عَن عَمْرو بن عبسة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَاتل فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فوَاق نَاقَة حرم اللّٰه عَلٰی وَجهِهِ النَّار-رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقت، جتنے عرصے کے لئے، اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے (یعنی وجود) پر جہنم کو حرام کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

2045 - وَعَنْ اَبِی الْمُنْذر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا جَاءَ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن فُلَانا هلك فصل عَلَیْهِ فَقَالَ عمر اِنَّهُ فَاجر فَلَا تصل عَلَیْهِ فَقَالَ الرجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الم تَرَ اللَّیْلَة الَّتِیْ صبحت فِیْهَا فِی الحرس فَاِنَّهُ کَانَ فیهم فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فصلی عَلَیْهِ ثُمَّ تبعه حَتّٰی جَاءَ قَبره قعد حَتّٰی اِذا فرغ مِنْهُ حثی عَلَیْهِ ثَلَاث حثیات ثُمَّ قَالَ یثنی عَلَیْك النَّاس شرا واثنی عَلَیْك خیرا فَقَالَ عمر وَمَا ذَاك یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعْنَا مِنْك یَا ابْن الْخطاب من جَاهد فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَجَبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَادُهُ لَا بَأْس بِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابوالمنذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی یارسول اللہ! فلاں شخص انتقال کر گیا ہے، آپ اس کی نماز جنازہ ادا کیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ تو ایک گناہ گار شخص تھا، آپ اس کی نماز جنازہ ادا نہ کریں، اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے یہ بات ملاحظہ نہیں فرمائی؟ کہ گزشتہ رات وہ پہریداری کرتا رہا ہے، وہ ان لوگوں کے درمیان موجود تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی میت

کے پاس گئے اور اس کی قبر کے پاس آئے اور بیٹھ گئے' جب اس کو دفن کر دیا گیا' تو آپ ﷺ نے تین مٹھیوں کے ذریعے اس پر مٹی ڈالی' اور فرمایا: لوگ تمہاری برائی بیان کرتے تھے اور میں تمہاری اچھائی بیان کرتا ہوں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیسے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب! تم ہمیں رہنے دو' جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند ایسی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر اللہ نے چاہا۔

2046 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا انَا عِنْد رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْاَعْمَال افضل قَالَ اِيمَان بِاللّٰهِ وَجِهَاد فِيْ سَبِيله وَحج مبرور فَلَمَّا ولى الرجل قَالَ وأهون عَلَيْك من ذٰلِكَ اِطْعَام الطَّعَام ولين الْكَلَام وَحسن الْخلق فَلَمَّا ولى الرجل قَالَ وأهون عَلَيْك من ذٰلِكَ لَا تتهم اللّٰه على شَيْءٍ قَضَاهُ عَلَيْك

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا حسن وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا' اسی دوران ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا اور مبرور حج' جب وہ شخص جانے لگا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بھی زیادہ تمہارے لئے آسان یہ ہے کہ کھانا کھلاؤ' اور نرمی سے بات چیت کرو' اور اچھے اخلاق سے پیش آؤ' جب وہ شخص جانے لگا' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے بھی زیادہ آسان تمہارے لئے یہ ہے' کہ تم کسی چیز کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ پر الزام عائد نہ کرو' جو اس نے تمہارے خلاف (تقدیر میں) فیصلہ دیا ہو۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک کی سند حسن ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

2047 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة حق على اللّٰه عونهم الْمُجَاهِد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمكَاتب الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءِ والناكح الَّذِيْ يُرِيْدُ العفاف

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین لوگ ایسے ہیں' جن کی مدد کرنا' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا شخص' وہ مکاتب غلام' جو ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو' وہ شخص جو نکاح کے ذریعے پاکدامنی چاہتا ہو"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے'

ا... نے بھی نقل کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2048 - وَعَنْ مَكْحُوْل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كثر المستاذنون رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحَج يَوْم غَزْوَة تَبُوك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَة لمن قد حج افضل من اَرْبَعِيْنَ حجَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے بہت سے لوگوں نے حج پر جانے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج کر چکا ہو اس کا جنگ میں حصہ لینا چالیس مرتبہ حج کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے "مراسیل" میں اسماعیل بن عیاش سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

2049 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حجَّة خير من اَرْبَعِيْنَ غَزْوَة وغزوة خير من اَرْبَعِيْنَ حجَّة يَقُوْلُ اِذا حج الرجل حجَّة الْاِسْلَام فغزوة خير لَهُ من اَرْبَعِيْنَ حجَّة وَحجَّة الْاِسْلَام خير لَهُ من اَرْبَعِيْنَ غَزْوَة-رَوَاهُ الْبَزَّار

وَرُوَاته ثِقَات معروفون وعنبسة بن هُبَيْرَة وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَلَمْ اَقف فِيْهِ على جرح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ حج کرنا چالیس مرتبہ جنگ میں حصہ لینے سے زیادہ بہتر ہے اور ایک مرتبہ جنگ میں حصہ لینا چالیس مرتبہ حج کرنے سے زیادہ بہتر ہے"۔

(شاید راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ جب آدمی فرض حج کر چکا ہو تو اس کے لئے ایک جنگ میں حصہ لینا چالیس مرتبہ (نفلی) حج کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور فرض حج کرنا اس کے لئے چالیس مرتبہ جنگ میں حصہ لینے سے زیادہ بہتر ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ اور معروف ہیں۔

عنبسہ بن ہبیرہ نامی راوی کو امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے میں اس کے بارے میں کسی جرح سے واقف نہیں ہوں۔

2050 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجَّة لمن لم يحجّ خير من عشر غزوات وغزوة لمن قد حج خير من عشر حجج. الْحَدِيْثُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ فِيْ غزَاة الْبَحْر اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص نے حج نہ کیا ہو اس کے لئے ایک مرتبہ حج کرنا دس مرتبہ جنگ میں حصہ لینے سے زیادہ بہتر ہے اور جو شخص حج کر چکا ہو اس کے لئے ایک مرتبہ جنگ میں حصہ لینا دس مرتبہ حج کرنے سے زیادہ بہتر ہے"۔

الحدیث

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو یہ روایت مکمل طور پر آگے چل کر' سمندری جنگ سے متعلق باب' میں آئے گی۔

2051 - وَعَنْ اَبِیْ بکر بن اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت اَبِیْ وَهُوَ بِحَضْرَة الْعَدو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَبْوَاب الْجَنَّة تَحت ظلال السيوف فَقَامَ رجل رث الْهَيْئَة فَقَالَ يَا اَبَا مُوسَی اَنْت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَرجع اِلٰی اَصْحَابه فَقَالَ اَقْرَأ عَلَيْكُمُ السَّلَام ثُمَّ كسر جفن سَيْفه فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰی بِسَيْفِهٖ اِلَی الْعَدو فَضرب بِهٖ حَتّٰی قتل

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَيْرهمَا جفن السَّيْف بِفَتْح الْجِيم وَاِسْكَان الْفَاء هُوَ قرَابه

❀❀ ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ اس وقت دشمن کے مدمقابل تھے' انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کے دروازے' تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں''

تو ایک صاحب جن کا حلیہ عام سا تھا' وہ کھڑے ہوئے اور بولے: اے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ! کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور بولا: میں تم سب کو سلام کرتا ہوں' پھر اس نے اپنی تلوار کی میان توڑی' اسے ایک طرف ڈال دیا پھر تلوار لی اور دشمن کی طرف بڑھا اور لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

لفظ ''جفن السیف'' میں ج پر زبر ہے' اور ف ساکن ہے' اس سے مراد تلوار کی میان ہے۔

2052 - وَعَنِ الْبَرَاء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَی النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل مقنع بالحديد فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتل اَوْ اُسلم قَالَ اُسلم ثُمَّ قَاتل فَاسلم ثُمَّ قَاتل فَقتل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عمل قَلِيلا وَاُجر كثيرا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم

2052-صحیح البخاری' کتاب الجهاد والسیر' باب : عمل صالح قبل القتال' حدیث: 2673صحیح مسلم' کتاب الإمارة' باب ثبوت الجنة للشهید' حدیث: 3610مستخرج أبی عوانة' مبتدأ کتاب الجهاد' بیان ثواب الشهید الذی یقتل فی سبیل الله عز وجل' حدیث: 5909صحیح ابن حبان' کتاب السیر' باب فضل الجهاد' ذکر البیان بأن الجهاد فی الإسلام یهدم ما کان من الموبقات' حدیث: 4671سنن سعید بن منصور' کتاب الجهاد' باب ما جاء فی فضل الشهادة' حدیث: 2374السنن الکبری للنسائی' کتاب السیر' فتار الرجل الجماعة' حدیث: 8382السنن الکبری للبیهقی' کتاب السیر' جماع أبواب السیر' باب من یسلم فیقتل مکانه فی سبیل الله' حدیث: 17248مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الکوفیین' حدیث البراء بن عازب' حدیث: 18225مسند الطیالسی' البراء بن عازب' حدیث: 753

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے لوہے کا لباس پہنا ہوا تھا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جنگ میں حصہ لوں یا پہلے اسلام قبول کرلوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. تم پہلے اسلام قبول کرو پھر جنگ میں حصہ لو اس نے اسلام قبول کیا پھر جنگ میں حصہ لیا اور شہید ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس نے تھوڑا عمل کیا ہے اور یہ زیادہ اجر پائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

2053 - وروی مُسْلِم عَن جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل من بنی النبیت قبیل من الْاَنْصَار فَقَالَ أَشْهَدُ اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنَّك عَبده وَرَسُوله ثُمَّ تقدم فقاتل حَتّٰی قتل فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عمل هٰذَا یَسِیرا وَاُجر كثیرا

مقنع بِضَم الْمِیم وَفتح النُّون الْمُشَدَّدَة اَی متغط بالحدید وَقِیْلَ علی رَاْسه خوذة وَقِیْلَ غیر ذٰلِك

❀❀ امام مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: بنونبیت جو انصار کا ایک قبیلہ ہے وہاں سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا اور بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے پھر وہ آگے بڑھا اس نے جنگ میں حصہ لیا اور شہید ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. اس شخص نے تھوڑا عمل کیا ہے اور اسے زیادہ اجر ملے گا''

لفظ ''مقنع'' میں 'م' پر پیش ہے 'ن' پر زبر ہے اور وہ مشدد ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو لوہے سے ڈھانپا ہوا ہو ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ شخص ہے جس کے سر پر خود موجود ہو اور ایک قول کے مطابق اس سے کچھ اور مراد ہے۔

2054 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلِقُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه حَتّٰی سبقوا الْمُشْرِكِین اِلٰی بدر وَجَاء الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یتقدمن اَحَد مِنْكُمْ اِلٰی شَیْءٍ حَتّٰی اَكون اَنا دونه فَدَنَا الْمُشْرِكُونَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا اِلٰی جنَّة عرضهَا السَّمٰوَات وَالْاَرْض قَالَ عُمَیْر بن الْحمام یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جنَّة عرضهَا السَّمٰوَات وَالْاَرْض قَالَ نعم قَالَ بخ بخ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا یحملك علی قَوْلك بخ بخ فَقَالَ لَا وَاللّٰه یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا رَجَاء اَن اَكون من اَهلهَا قَالَ فَاِنَّك من اَهلهَا فَاَخْرج تمرات من قرنه فَجعل یَاْكُل مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ اِن اَنَا حییت حَتّٰی آكل تمراتی هٰذِهٖ اِنَّهَا لحیاة طَوِیلَة فَرمی بِمَا كَانَ مَعَهُ من التَّمر ثُمَّ قَاتلهم حَتّٰی قتل رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

رَوَاهُ مُسْلِم

الْقرن بِفَتْح الْقَاف وَالرَّاء هُوَ جعبة النشاب

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب روانہ ہوئے یہاں تک کہ یہ لوگ مشرکین سے پہلے بدر تک پہنچ گئے مشرکین بعد میں آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص کسی بھی چیز کی طرف ہرگز نہ بڑھے جب تک میں اس بارے میں نہیں کہتا مشرکین قریب ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. تم لوگ اس

جنت کی طرف اٹھو! جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین جتنی ہے' تو عمیر بن حمام نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا جنت کی چوڑائی آسمان اور زمین جتنی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! انہوں نے کہا: بہت اچھے' بہت اچھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ بہت اچھے' بہت اچھے' کیوں کہا ہے؟ انہوں نے عرض کی جی نہیں! اللہ کی قسم! یارسول اللہ! میں نے صرف یہ اس امید میں کہا ہے کہ میں بھی اہل جنت میں سے ہوؤں گا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اہل جنت میں سے ہو' تو انہوں نے اپنی تھیلی میں موجود کھجوریں باہر نکالیں اور انہیں کھانے لگے اور پھر بولے: اگر میں اپنی یہ کھجوروں کھانے تک زندہ رہا' پھر تو یہ بڑی لمبی زندگی ہوگی' تو انہوں نے کھجوریں ایک طرف رکھیں اور لڑائی میں حصہ لیا' یہاں تک کہ شہید ہو گئے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(اس کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) "القرن" میں 'ق' پر زبر ہے' اور 'ر' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد تیروں کا ترکش ہے۔

2055 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يجْتَمع كَافِر وقاتله فِی النَّار اَبَدًا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْحَاكِم اطول مِنْهُ وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ من حَدِيْثِ معَاذ بن جبل

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کافر اور اس کا قاتل' کبھی جہنم میں اکٹھے نہیں ہوں گے"

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اسے امام نسائی' امام حاکم نے اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں' اسے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2056 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِیْ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْمُجَاهِد فِیْ سبيلی هُوَ عَلَیّ ضَامِن اِن قَبضته اورثته الْجَنَّة وَاِن رجعته رجعته بِاَجْر اَوْ غنيمَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح وَهُوَ فِی الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَتَقَدَّمَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری راہ میں جہاد کرنے والے شخص کے لیے' میرے ذمہ یہ لازم ہے کہ اگر میں نے اس کی روح کو قبض کر لیا' تو اسے جنت میں داخل کروں گا' اور اگر میں اسے واپس لایا' تو اسے اجر اور مال غنیمت کے ہمراہ واپس لاؤں گا"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب صحیح ہے' یہ صحیحین میں منقول ہے' اور دیگر کتابوں میں بھی اس کی مانند منقول ہے' لیکن وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر ہے' یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2057 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جَاهد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ ضَامِنا على اللّٰه وَمَنْ عَاد مَرِيضا كَانَ ضَامِنا على اللّٰه وَمَنْ غَدا اِلَى الْمَسْجِد اَوْ رَاح كَانَ ضَامِنا على اللّٰه وَمَنْ دخل على اِمَام يعزره كَانَ ضَامِنا على اللّٰه وَمَنْ جلس فِيْ بَيته لم يغتب اِنْسَانا كَانَ ضَامِنا على اللّٰه

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَاللَّفْظ لَهما وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِنَحْوِهِ وَعِنْده: اَوْ خرج مَعَ جَنَازَة بدل وَمَنْ غَدا اِلَى الْمَسْجِد - وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَتَقَدَّمَ لَفْظهمَا وَهُوَ عِنْد اَبِيْ دَاوُد من حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ اِلَّا اَن عِنْده الثَّالِثَة: وَرجل دخل بَيته بِسَلام فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' جو شخص بیماری کی عیادت کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا' جو شخص مسجد کی طرف آتا ہے' یا جاتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' جو شخص کسی حاکم کے پاس جاتا ہے' تا کہ اس کی مدد کرے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' جو شخص اپنے گھر میں بیٹھا رہتا ہے' اور کسی انسان کی غیبت نہیں کرتا' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی' اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے' اس کی مانند نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو شخص جنازے کے ساتھ جاتا ہے''۔

یہ الفاظ انہوں نے ''مسجد کی طرف جاتا ہے''۔ کی جگہ نقل کیے ہیں۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' ان دونوں کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' امام ابوداؤد نے اسے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور انہوں نے تیسری بات میں یہ کہا ہے:

''وہ جو شخص' جو اپنے گھر میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو' وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے''۔

2058 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حبشِي الْخَثْعَمِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَى الْاَعْمَال اَفضل قَالَ اِيمَان لَا شكّ فِيْهِ وَجِهَاد لَا غلُول فِيْهِ وَحجَّة مبرورة قيل فَاَى الصَّدَقَة اَفضل قَالَ جهد الْمقل قيل فَاَى الْهِجْرَة اَفضل قَالَ من هجر مَا حرم الله قيل فَاَى الْجِهَاد اَفضل قَالَ من جَاهد الْمُشْرِكين بِنَفْسِهِ وَمَاله قيل فَاَى الْقَتْل اَشرف قَالَ من اُهريق دَمه وعقر جَوَاده

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اَتم

❀❀ حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا ایمان' جس میں شک نہ ہو' ایسا جہاد' جس میں خیانت نہ ہو' اور مبرور حج' عرض کی گئی: کون سا صدقہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو غریب شخص محنت کر کے کرے' عرض کی گئی: کون سی ہجرت زیادہ فضیلت

رکھتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس چیز سے لاتعلق ہو جائے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے' عرض کی گئی: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی جان اور مال کے ہمراہ مشرکین کے ساتھ جہاد کرے' عرض کی گئی: کون سا قتل (یعنی شہید ہونا) زیادہ شرف والا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میں خون بہا دیا جائے اور گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں"

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اور یہ روایت زیادہ مکمل ہے۔

2059 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جاهدوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِن الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاب من اَبْوَاب الْجَنَّة يُنجي اللّٰه تبَارَك وَتَعَالٰى بِهٖ من الْهم وَالْغم

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَالْحَاكِم وَصحح إِسْنَاده

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ کی راہ میں جہاد کرو! کیونکہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے' اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے پریشانی اور غم سے نجات دے دیتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

2060 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْمُجَاهِد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمثل الْقَانت الصَّائِم لَا يفتر صَلَاة وَلَا صياما حَتّٰى يرجعه اللّٰه اِلٰى اَهله بِمَا يرجعه اِلَيْهِمْ من أجر اَوْ غنيمَة اَوْ يتوفاه فيدخله الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه عَنْ شَيْخه عَمْرو بن سعيد بن سِنَان قَالَ: وَكَانَ قد صَامَ النَّهَار وَقَامَ اللَّيْل ثَمَانِيْنَ سنة غازيا ومرابطا

قَالَ المملي رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهُوَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا بِنَحْوِهٖ اطول مِنْهُ وَتَقَدَّمَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال' اس شخص کی مانند ہے' جو نوافل ادا کرتا ہے' اور نفلی روزے رکھتا ہے' وہ نہ تو نماز میں وقفہ کرتا ہے' اور نہ ہی کوئی نفلی روزہ چھوڑتا ہے' اور ایسا اس وقت تک کرتا رہتا ہے' جب تک اللہ تعالیٰ مجاہد کو اس کے گھر والوں کی طرف واپس نہیں لے آتا' اور وہ اس کو اس کے گھر والوں کی طرف اجر اور غنیمت کے ہمراہ واپس لاتا ہے' یا پھر اللہ تعالیٰ اسے وفات دے کر جنت میں داخل نہیں کر دیتا"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اپنے استاد عمرو بن سعید بن سنان کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں' یہ صاحب دن کے وقت نفلی روزہ رکھتے تھے اور رات کے وقت نوافل ادا کیا کرتے تھے اور اسی سال تک یہ جنگ میں حصہ لیتے

رہے اور پہریداری کرتے رہے"۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: یہ روایت صحیحین اور دیگر کتابوں میں اس کی مانند اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر منقول ہے اور اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2061 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنسائی فِیْ هٰذَا الحَدِیْثِ مثل الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمن جَاهد فِیْ سَبِیله كَمثل الصَّائِمِ الْقَائِمِ الخاشع الرَّاكِع الساجد

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ حدیث ہے: جس میں یہ الفاظ ہیں:

"اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کر رہا ہے؟ اس کی مثال اس روزہ دار نوافل ادا کرنے والے شخص کی مانند ہے جو خشوع وخضوع کے ساتھ سجدے اور رکوع کرتا ہے"۔

2062 - وَعَنْ معَاذ بن انس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن امْرَاَة اَتَتْهُ فَقَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْطَلِقُ زَوجی غازیا وَكنت اقتدی بِصَلَاتِهِ اِذا صلی وبفعله كُله فَاَخْبرنِیْ بِعَمَل یبلغنِیْ عمله حَتّٰی یرجع قَالَ لَهَا استطیعین اَن تقومی وَلَا تقعدی وتصومی وَلَا تفطری وتذكری اللّٰه تَعَالٰی وَلَا تفتری حَتّٰی یرجع قَالَت مَا اُطِیق هٰذَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِهٖ لَو اطقته مَا بلغت العشور من عمله

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَایَةِ رشدین بن سعد وَهُوَ ثِقَة عِنْده وَلَا بَاْس بحَدیثه فِی المتابعات وَالرَّقَائِق

العشور جمع عشرَة وَهُوَ الْوَاحِد من عشرَة اَجزَاء

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا شوہر جنگ میں حصہ لینے کے لئے روانہ ہونے لگا ہے میں اس کی اقتداء نماز ادا کیا کرتی تھی جب وہ نماز ادا کرتا تھا اور ہر فعل میں اس کی پیروی کیا کرتی تھی اب آپ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جو مجھے اس عمل تک پہنچا دے اور ایسا اس کے واپس آنے تک ہو تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ استطاعت رکھتی ہو؟ کہ جب تم نوافل ادا کرو تو اس دوران بیٹھو نہیں اور جب تم کوئی نفلی روزہ رکھو تو اس کو ترک نہ کرو اور تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی رہو اور اس میں کوئی وقفہ نہ آئے اور ایسا اس کے واپس آنے تک ہو اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اس کی طاقت نہیں رکھتی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم اس عمل کی طاقت رکھتی ہوتی تو بھی اُس کے عمل کے دسویں حصے تک بھی نہیں پہنچ سکتی تھیں"

یہ روایت امام احمد نے رشدین بن سعد سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کے نزدیک یہ راوی ثقہ ہے اور متابعات اور رقائق سے متعلق اس کی نقل کردہ حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔

لفظ "العشور" لفظ عشرۃ کی جمع ہے اس سے مراد دس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

2063 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثل

الْمُجَاهِد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمثل الصَّائِم نَهَاره الْقَائِم ليله حَتّٰى يرجع مَتى يرجع

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَرِجَال اَحْمد مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص کی مثال اس روزہ دار کی مانند ہے جو دن کے وقت روزہ رکھتا ہے اور رات کے وقت نوافل ادا کرتا رہتا ہے اور ایسا اس وقت تک کرتا ہے جب تک مجاہد واپس نہیں آتا خواہ وہ جب بھی واپس آئے''

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے امام احمد کے رجال سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

2064 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَاتل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ من رجل مُسْلِم فوَاق نَاقَة وَجَبت لَهُ الْجَنَّة وَمَنْ جرح جرحا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ نكب نكبة فَاِنَّهَا تَجِيْء يَوْم الْقِيَامَة كاغزر مَا كَانَت لَوْنهَا لون الزَّعْفَرَان وريحها ريح الْمسك

رَوَاهُ اَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وصدره فِيْ صَحِيْح ابْن حبَان

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان شخص اللہ کی راہ میں ایک اونٹنی کا دودھ دوہنے جتنے وقت کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں زخم لاحق ہوتا ہے یا چوٹ لگتی ہے تو جب وہ شخص قیامت کے دن آئے گا تو وہ زخم پہلے سے زیادہ بڑا ہوگا اس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی''

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کا ابتدائی حصہ صحیح ابن حبان میں بھی منقول ہے۔

2065 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جرح جرحا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة رِيْحه كريح الْمسك ولونه لون الزَّعْفَرَان عَلَيْهِ طَابع الشُّهَدَاءِ وَمَنْ سَاَلَ اللّٰه الشَّهَادَة مخلصا اَعطَاهُ اللّٰه اجر شَهِيْد وَان مَاتَ على فرَاشه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو جائے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کی زخم کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی اور اس کا رنگ زعفران کی مانند ہوگا اس پر شہداء کی مہر لگی ہوئی ہوگی اور جو شخص اخلاص کے شہادت کی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر عطا کرتا ہے اگر چہ وہ شخص اپنے بستر پر فوت ہو''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل

کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2066 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مكلوم يكلم فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلمه يدمى اللَّوْن لون دم وَالرِّيح ريح مسك

وَفِیْ رِوَايَةٍ: كل كلم يكلم فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يكون يَوْمَ الْقِيَامَةِ كهيئتها يَوْم طعنت تفجر دَمًا اللَّوْن لون دم وَالْعرْف عرف مسك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّرَوَاهُ مَالك وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ بِنَحْوِهِ

الْكَلم بِفَتْحِ الْكَاف وَاِسْكَان اللَّام هُوَ الْجرْح وَالْعرْف بِفَتْحِ الْعين الْمُهْمِلَة وَاِسْكَان الرَّاء هُوَ الرَّائِحَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ کی راہ میں' جو بھی زخم لگتا ہے' جب آدمی قیامت کے دن آئے گا' تو اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا' جس کا رنگ خون جیسا ہوگا' اور خوشبو مشک کی خوشبو جیسی ہوگی''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ کی راہ میں لگنے والا' ہر زخم اسی طرح ہوگا' جیسے اس وقت تھا' جب وہ زخم لگا تھا' اس میں سے خون بہہ رہا ہوگا' جس کا رنگ خون جیسا ہوگا' اور اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی مانند ہوگی''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ روایت امام مالک' امام ترمذی اور امام نسائی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

لفظ ''القلم'' میں 'ق' پر زبر ہے 'ل' ساکن ہے' اس سے مراد زخم ہے' لفظ ''العرف'' میں 'ع' پر زبر ہے' اور 'ر' ساکن ہے' اس سے مراد خوشبو ہے۔

2067 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من قطرتين واثرين قَطْرَة دموع من خشيَة اللّٰه وقطرة دم تهراق فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَما الاثران فاثر فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاثر فِیْ فَرِيضَة من فَرَائض اللّٰه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو قطروں اور نشانات سے زیادہ' اور کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب نہیں ہے' ایک اس آنسو کا قطرہ' جو اللہ کے خوف کی وجہ سے نکلا ہو' اور ایک خون کا قطرہ' جو اللہ کی راہ میں بہایا گیا ہو' جہاں تک دو نشانوں کا تعلق ہے' ایک وہ جو اللہ کی راہ میں (لگا) ہو اور ایک وہ نشان' جو اللہ تعالیٰ کا فرض ادا کرتے ہوئے لگے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2068 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ساعتان تفتح

فِيهِمَا اَبْوَاب السَّمَاء وقلما ترد على دَاع دَعوته عِنْد حُضُور النداء والصف فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَفِيْ لفظ ثِنْتَانِ لَا تردان اَوْ قَالَ مَا تردان الدُّعَاء عِنْد النداء وَعند الْبَأْس حِيْن يلحم بعض بَعْضًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ– وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ حبَان:ساعتان لَا ترد على دَاع دَعوته حِيْن تُقَام الصَّلَاة وَفِي الصَّف فِيْ سَبِيْل الله

يلحم بِالْمُهْمَلَةِ مَعْنَاهُ ينشب بَعْضُهُمْ بِبَعْض فِي الْحَرْب

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں' جن میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اس وقت دعا کرنے والے کی دعا کم ہی مسترد ہوتی ہے' ایک اذان کے وقت' اور ایک اللہ کی راہ میں صف بندی کے وقت''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''دو قسم کی دعائیں مسترد نہیں ہوتی ہیں (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) ایک اذان کے وقت کی جانے والی دعا' اور ایک لڑائی کے وقت کی جانے والی دعا' جب جنگ شروع ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابن حبان کی ایک رویت میں یہ الفاظ ہیں:

''دو گھڑیاں ایسی ہیں' جن میں دعا کرنے والے کی دعا مسترد نہیں ہوتی' ایک جب نماز کھڑی ہو رہی ہو' اور ایک جب اللہ کی راہ میں صف بنائی جائے''۔

لفظ'' یلحم ''اس کا مطلب یہ ہے کہ جب جنگ کے دوران لوگ ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں۔

3 - التَّرْغِيْب فِيْ اِخلاص النِّيَّة فِي الْجِهَاد وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ يُرِيْدُ الْاَجر وَالْغنيمَة وَالذكر وَفضل الْغُزَاة اِذا لم يغنموا

باب: جہاد میں' نیت میں اخلاص رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات

جو شخص اجر' مالِ غنیمت اور شہرت کے ارادہ سے جنگ میں حصہ لیتا ہے' اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

نیز جب غازیوں کو مالِ غنیمت حاصل نہ ہو' تو ان کی فضیلت کا تذکرہ

2069 - عَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَعْرَابِيًا اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرجل يُقَاتل للمغنم وَالرجل يُقَاتل ليذكر وَالرجل يُقَاتل ليرى مَكَانَهُ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَاتل لتَكُوْنَ كلمة اللّٰه هِيَ الْعليا فَهُوَ فِيْ سَبِيْل الله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض

کی: یارسول اللہ! مالِ غنیمت کے لئے بھی لڑائی کی جاتی ہے' اور ایک شخص جنگ میں اس لئے حصہ لیتا ہے' تاکہ اس کا ذکر کیا جائے اور ایک شخص اس لئے لڑائی میں حصہ لیتا ہے' تاکہ اس کی حیثیت ظاہر ہو' تو ان میں سے کون اللہ کی راہ میں شمار ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے' تاکہ اللہ تعالیٰ کا دین سربلند ہو' وہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2070 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رجل يُرِيْدُ الْجِهَاد وَهُوَ يُرِيْدُ عرضا من الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اجر لَهُ فاعظم ذٰلِكَ النَّاس وَقَالُوْا للرجل عد لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلعلك لم تفهمه فَقَالَ الرجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رجل يُرِيْدُ الْجِهَاد فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَهُوَ يَبْتَغِی عرض الدُّنْيَا فَقَالَ لَا اجر لَهُ فاعظم ذٰلِكَ النَّاس وَقَالُوْا عد لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَة رجل يُرِيْدُ الْجِهَاد وَهُوَ يَبْتَغِی عرضا من الدُّنْيَا فَقَالَ لَا اجر لَهُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم بِاخْتِصَار وَصَححهُ

الْعرض بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَالرَّاء جَمِيْعًا هُوَ مَا يفنى من مَال وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہے' اور اس کا مقصد دنیاوی فائدے کا حصول ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے اجر نہیں ملے گا' لوگوں کو یہ بات بہت مشکل لگی' ان لوگوں نے اس شخص سے کہا: تم دوبارہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کرو' شاید تم اپنی بات واضح نہیں کر سکے ہو' اس صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لینا چاہتا ہے' اور اس کا مقصد دنیاوی فائدے کا حصول ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو اجر نہیں ملے گا' لوگوں کو یہ بات بہت گراں گزری' تو انہوں نے (اس شخص سے) کہا: تم دوبارہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کرو' اس شخص نے تیسری مرتبہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا' ایک شخص جہاد میں حصہ لینا چاہتا! اے اور اس کا مقصد دنیاوی فائدے کا حصول ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے کوئی اجر نہیں ملے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے اختصار کے ساتھ اسے نقل کیا ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لفظ ''العرض'' میں 'ع' پر زبر ہے' اور 'ر' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو مال کے طور پر آدمی کو حاصل ہوتی ہے۔

2071 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ عَن الْجِهَاد والغزو فَقَالَ يَا عبد اللّٰه بن عَمْرو اِن قَاتَلت صَابِرًا محتسبا بَعثك اللّٰه صَابِرًا محتسبا وَاِن قَاتَلت مرائيا مكاثرا بَعثك اللّٰه مرائيا مكاثرا يَا عبد اللّٰه بن عَمْرو على اَی حَال قَاتَلت اَوْ قتلت بَعثك اللّٰه على تِلْكَ الْحَال

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے جنگ میں حصہ لینے کے بارے میں بتایئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! اگر تم صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے' جنگ میں حصہ لیتے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں صبر کرنے والے اور ثواب کی امید رکھنے والے کے طور پر زندہ کرے گا' اور اگر تم دکھاوا کرنے والے' یا مال حاصل کرنے والے کے طور پر جنگ میں حصہ لیتے ہو' تو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاوا کرنے والے اور مال حاصل کرنے والے کے طور پر زندہ کرے گا' اے عبداللہ بن عمرو! تم جس حالت بھی جنگ میں حصہ لو گے' یا مارے جاؤ گے' اللہ تعالیٰ تمہیں' اسی حالت میں دوبارہ زندہ کرے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2072 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا الْاَعْمَال بِالنِّيَّةِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لكل امرىء مَا نوى فَمَنْ كَانَت هجرته اِلَى اللّٰه وَرَسُوله فَهجرَته اِلَى اللّٰه وَرَسُوله وَمَنْ كَانَت هجرته اِلٰى دنيا يُصِيبهَا اَوْ امْرَاَة ينْكِحهَا فَهجرَته اِلٰى مَا هَاجر اِلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اعمال (کی جزا) کا دارومدار نیت پر ہے''۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نیتوں پر ہے' ہر شخص کو وہ اجر ملے گا' جو اس نے نیت کی ہوگی' جس کی شخص کی ہجرت' اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی' تو اس شخص کی ہجرت' اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی' اور جس شخص کی ہجرت' دنیا کے حصول کے لئے' یا کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے لئے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی' جو نیت کر کے اس نے ہجرت کی تھی''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2073 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيت

2072-صحيح البخاري' كتاب الإيمان' بَاب: ما جاء إن الأعمال بالنية والحسبة' حديث: 54صحيح ابن خزيمة' كتاب الوضوء' جماع أبواب الوضوء وسننه' باب إيجاب إصابة النية للوضوء والغسل' حديث: 143مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب الجهاد' باب اشتراط المال على أن من قاتل للمغنم' حديث: 5995صحيح ابن حبان' كتاب البر والإحسان' باب الإخلاص وأعمال السر' حديث: 390صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب الهجرة' ذكر البيان بأن كل من تهاجر إلى المصطفى صلى الله عليه' حديث: 4945سنن أبي داود' كتاب الطلاق' أبواب تفريع أبواب الطلاق' باب فيما عنى به الطلاق والنيات' حديث: 1895سنن ابن ماجه' كتاب الزهد' باب النية' حديث: 4225السنن للنسائي' سؤر الهرة' باب النية في الوضوء' حديث: 74السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' النية في الوضوء' حديث: 76سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب النية' حديث: 109السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصلاة' جماع أبواب صفة الصلاة' باب النية في الصلاة' حديث: 2091مسند الطيالسي' الأفراد عن عمر' حديث: 36مسند الصحابة' أحاديث عمر بن الخطاب رضي الله عنه عن رسول الله صلى' حديث: 30البحر الزخار مسند البزار' وما روى علقمة بن وقاص الليثي' حديث: 258

رجلا غزا يلتمس الْأجر وَالذكر مَا لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ فَاَعَادَهَا ثَلَاث مَرَّات يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ اِن اللّٰه لَا يقبل من الْعَمَل اِلَّا مَا كَانَ خَالِصا وابتغى بِهِ وَجهه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

قَوْلُهُ يلتمس الْأجر وَالذكر يَعْنِيْ يُرِيْدُ اَجر الْجِهَاد وَيُرِيْدُ مَعَ ذٰلِكَ اَن يذكرهُ النَّاس بِاَنَّهُ غاز اَوْ شجيع وَنَحْو ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو اجر اور شہرت کے حصول کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کچھ نہیں ملے گا' اس شخص نے تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا: اس شخص کو کچھ نہیں ملے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ صرف اس عمل کو قبول کرتا ہے' جو خالص ہو اور جس کے ذریعے اس کی رضا کا حصول مراد لیا گیا ہو"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ" وہ اجر اور ذکر کا طلب گار ہوتا ہے"۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ جہاد کا اجر بھی حاصل کرنا چاہتا ہے' اور اس کے ساتھ یہ بھی ارادہ رکھتا ہے کہ لوگ اس کا ذکر کریں کہ وہ غازی ہے' وہ بہادر ہے' یا اس طرح کی کوئی اور بات ذکر کریں۔

2074 - وَعَنْ اَبِیْ بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بشر هٰذِهِ الْاُمة بالتيسير والسناء والرفعة بِالدِّينِ والتمكين فِي الْبِلَاد والنصر فَمَنْ عمل مِنْهُم بِعَمَل الْاٰخِرَة للدنيا فَلَيْسَ لَهُ فِي الْاٰخِرَة من نصيب

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْبَيْهَقِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَتَقَدَّمَ فِي الرِّيَاء هُوَ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس امت کو آسانی کی' چمک کی' اور دین کے اعتبار سے سربلندی کی خوشخبری دے دو' اور مختلف علاقوں میں حکومت کی خوشخبری دے دو' ان میں سے جو شخص آخرت سے متعلق کوئی عمل دنیا کے حصول کے لئے کرے گا' تو اسے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ملے گا"

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس سے پہلے یہ ریاکاری سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' یہ روایت بھی گزر چکی ہے' اور دوسری روایات بھی گزر چکی ہیں۔

2075 - وَتَقَدَّمَ اَيْضًا حَدِيْث معَاذ بن جبل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عبد يَقُوْمُ فِي الدُّنْيَا مقَام سمعة ورياء اِلَّا سمع اللّٰه بِهِ على رُؤُوس الْخَلَائق يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ یہ روایت اس سے پہلے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی بندہ دنیا میں ریاکاری اور شہرت کی جگہ پر کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے اس کی ریاکاری کو ظاہر کر دے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2076 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَزْو غَزْوَان فَاَما من ابْتغى وَجه اللّٰه وأطاع الإِمَام وَأنْفق الْكَرِيمَة وياسر الشَّرِيك واجتنب الْفساد فَإِن نَومه ونبهه أجر كُله وَاما من غزا فخرا ورياء وَسُمْعَة وَعصى الإِمَام وافسد فِي الْأَرْض فَإِنَّهُ لن يرجع بالكفاف

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِه

قَوْلِه يَاسر الشَّرِيك مَعْنَاهُ عَامله بالیسر والسماحة

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنگ میں حصہ لینا' دو طرح سے ہوتا ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ارادہ رکھتا ہو' امام کی اطاعت کرتا ہو' عمدہ چیز خرچ کرتا ہو' ساتھیوں کا خیال رکھتا ہو' اور فساد سے اجتناب کرتا ہو' تو اس کا سونا اور بیدار ہونا' سب اجر کا باعث ہوتے ہیں' اور جو شخص فخر اور ریاکاری اور شہرت کے لئے جنگ میں حصہ لیتا ہے' امام کی نافرمانی کرتا ہے' زمین میں فساد پھیلاتا ہے' تو وہ شخص کچھ بھی لے کر واپس نہیں آتا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''یاسر الشریک'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کا معاملہ کرتا ہے۔

2077 - وَعَنْ عُبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غزا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ ينْو إِلَّا عقَالًا فَلَهُ مَا نوى

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتا ہے' اور اس کی نیت صرف رسی (کا حصول) ہوتی ہے' تو اسے اس کی نیت کے مطابق ملے گا''

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2078 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّیْ اَقف الْموقف أُرِيد وَجه اللّٰه

وَاُرِيد اَن يرى موطنى فَلَمْ يرد عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نزلت (فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاء ربه فليعمل عملا صَالحا وَلَا يُشْرك بِعبَادة ربه أحدا) الكهف

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں میدان جنگ میں کھڑا ہوتا ہوں' اور میرا مقصد اللہ کی رضا کا حصول بھی ہوتا ہے' اور یہ نیت بھی ہوتی ہے' کہ میری حیثیت کو دیکھا جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کوئی جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی:

''جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں' حاضری کا یقین رکھتا ہو' اسے نیک عمل کرنا چاہیے' اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہیے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2079 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن اَوَّل النَّاس يقْضى عَلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة رجل اسْتشْهد فَاتى بِهِ فَعرفهُ نعْمَته فعرفها قَالَ فَمَا عملت فِيْهَا قَالَ قَاتَلت فِيك حَتّٰى استشهدت قَالَ كذبت وَلٰكِن قَاتَلت لَان يُقَال هُوَ جرىء فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اَمر بِهِ فسحب عَلٰى وَجهه حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ.....الحَدِيْث

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِىّ وَالتِّرْمِذِىّ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن جن لوگوں کے بارے میں پہلے فیصلہ دیا جائے گا' ان میں سے ایک ایسا شخص بھی ہوگا' جو شہید ہوا ہوگا' اسے لایا جائے گا' اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی شناخت کروائے گا' وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے ان نعمتوں کے حوالے سے کیا عمل کیا؟ تو وہ عرض کرے گا: میں نے تیری راہ میں جنگ میں حصہ لیا' یہاں تک کہ میں شہید ہوگیا تو پروردگار فرمائے گا: تم نے غلط کہا ہے' تم نے جنگ میں اس لئے حصہ لیا تھا' تاکہ یہ کہا جائے کہ یہ شخص بہادر ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی' پھر اس کے بارے میں حکم ہوگا' تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر لے جایا جائے گا' اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا'' ...الحدیث۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' اور امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2080 - وَعند التِّرْمِذِىّ حَدثنِىْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالى اِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة ينزل اِلَى الْعباد ليقضى بَيْنَهُمْ و كل امة جاثية فَاَوَّل من يَدْعُو بِهِ رجل جمع الْقُرْآن وَرجل قتل فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَرجل كثير الْمَال فَذكر الحَدِيْث اِلٰى اَن قَالَ وَيُؤْتٰى بِالَّذِىْ قتل فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهُ فِيمَاذا قتلت فَيَقُوْلُ اَى رب اُمرت بِالْجِهَادِ فِى سَبِيْلك فقاتلت حَتّٰى قتلت فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهُ كذبت وَتقول لَهُ

الْمَلَائِكَة كذبت وَيَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى بل اردْت اَن يُقَال فلَان جرىء فَقَدْ قِيْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ ضرب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على ركبتى فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اُولٰئِكَ الثَّلَاثَة اَوَّل خلق اللّٰه تسعر بهم النَّار يَوْم الْقِيَامَة

وَتَقَلَّمَ بِتَمَامِهِ فِى الرِّيَاء

جرىء هُوَ بِفَتْح الْجِيم وَكسر الرَّاء وبالمد اَى شُجَاع

❀❀ امام ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی طرف نزول فرمائے گا' تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے' اور ہر گروہ اس وقت اپنے گھٹنوں کے بل جھکا ہوا ہوگا' تو سب سے پہلے جس شخص کو بلایا جائے گا وہ ایسا شخص ہوگا' جس نے قرآن کا علم حاصل کیا ہوگا' اور ایک ایسا شخص ہوگا' جسے اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہوگا' اور ایک ایسا شخص ہوگا' جس کے پاس مال زیادہ ہوگا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کے یہ الفاظ ہیں:) اس شخص کو لایا جائے گا' جسے اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہوگا' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تمہیں کیوں قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا' میں نے جنگ میں حصہ لیا' یہاں تک کہ مجھے قتل کر دیا گیا' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم جھوٹ کہہ رہے ہو' فرشتے بھی اس سے کہیں گے: تم جھوٹ کہہ رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص بڑا بہادر ہے' تو یہ بات کہہ دی گئی' پھر نبی اکرم ﷺ نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے ابو ہریرہ! یہ وہ تین لوگ ہیں کہ اللہ کی مخلوق میں سے' جن کے ذریعے قیامت کے دن' سب سے پہلے جہنم کو بھڑکایا جائے گا''

یہ روایت اس سے پہلے مکمل طور پر' ریاکاری سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

لفظ ''جری'' میں 'ج' پر زبر ہے' اور 'ر' پر زیر ہے' اور 'مد' ہے' اس سے مراد' بہادر ہونا ہے۔

2081 - وَعَنْ شَدَّاد بن الْهَاد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من الْاَعْرَاب جَاءَ اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمن بِهٖ وَاتبعهُ ثُمَّ قَالَ اُهَاجِر مَعَك فاوصى بِهِ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعض اَصْحَابه فَلَمَّا كَانَت غزاته غنم النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقسم وَقسم لَهٗ فَاعْطى اَصْحَابه مَا قسم لَهٗ وَكَانَ يرْعَى ظهرهمْ فَلَمَّا جَاءَ دفعوه اِلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا قسم قسمه لَك النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخذه فجَاء بِهٖ اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ قسمته لَك قَالَ مَا على هٰذَا اتبعتك وَلٰكِن اتبعتك على اَن أرمى اِلى هَاهُنَا وَاَشَارَ اِلٰى حلقه بِسَهْم فاموت فَاَدْخل الْجَنَّة فَقَالَ اِن تصدق اللّٰه يصدقك فلبثوا قَلِيلا ثُمَّ نهضوا اِلى قتال الْعَدو فَاُتِى بِهٖ اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحمل قد اَصَابَهٗ سهم حَيْثُ اَشَارَ فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهو هُوَ قَالُوْا نعم قَالَ صدق اللّٰه فَصدقهُ ثُمَّ كَفنه النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جبته الَّتِىْ عَلَيْهِ ثُمَّ قدمه فصلى عَلَيْهِ وَكَانَ مِمَّا ظهر من صَلَاته اللّٰهُمَّ هٰذَا عَبدك خرج مُهَاجرا فِىْ سَبِيْلك فَقتل شَهِيدا اَنا شَهِيْد

علی ذٰلِك-رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀❀ حضرت شداد بن الہاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ پر ایمان لے آیا' اس نے آپ ﷺ کی پیروی کی' پھر وہ بولا: میں آپ کے ساتھ (جہاد میں شرکت کے لئے) جانا چاہتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے اپنے بعض اصحاب کو اس کے بارے میں ہدایت کی (کہ اس کا خیال رکھا جائے) جب وہ جنگ ہوگئی' تو نبی اکرم ﷺ کو مال غنیمت حاصل ہوا' آپ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم کیا' اس کا حصہ الگ کر کے اس کے ساتھیوں کو دے دیا' جو حصہ اس دیہاتی کا بنتا تھا' وہ اس وقت ان لوگوں کے اونٹ چرانے گیا ہوا تھا' جب وہ آیا' تو اس کے ساتھیوں نے اس کا حصہ اس کے سپرد کیا' تو اس نے کہا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ وہ حصہ ہے' جو نبی اکرم ﷺ نے تمہارے لئے نکالا ہے' اس نے وہ چیز لی' اور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: یہ کس وجہ سے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ میں نے تمہارا حصہ نکالا ہے' اس نے عرض کی: میں نے اس مقصد کے لئے آپ کی پیروی نہیں کی تھی' میں نے تو اس لئے آپ کی پیروی کی تھی' تاکہ مجھے یہاں تیر مارا جائے' اس نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے یہ بات کہی' اور پھر میں مر کر جنت میں داخل ہو جاؤں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے سچی بات کی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی بات کو سچ ثابت کر دے گا' تھوڑی دیر گزری اور لوگ دشمن کے ساتھ لڑائی کے لئے گئے' پھر اس دیہاتی کو نبی اکرم ﷺ کے پاس اٹھا کر لایا گیا' اسے اسی جگہ پر تیر لگا تھا' جہاں اس نے اشارہ کیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ وہی نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں سچ بیانی کی' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے سچ کو ظاہر کر دیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے جسم پر موجود جبے میں اس کو کفن دیا' اور اسے آگے رکھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی' اس نماز کے دوران آپ ﷺ نے جو دعا کی تھی' اس کے الفاظ میں سے یہ کلمات سنائی دیے:

''اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے' جو تیری راہ میں (جہاد میں حصہ لینے کے لئے) نکلا تھا اور شہید ہونے کے طور پر مارا گیا' میں اس کا گواہ ہوں''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2082 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من غَازِيَة اَوْ سَرِيَّة تغزو فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يسلمُونَ ويصيبون اِلَّا تعجلوا ثُلثی اجرهم وَمَا من غَازِيَة اَوْ سَرِيَّة تخفق وتخوف وتصاب اِلَّا تمّ اجرهم

وَفِیْ رِوَايَة: مَا من غَازِيَة اَوْ سَرِيَّة تغزو فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فيصيبون الْغَنِيمَة اِلَّا تعجلوا ثُلثی اجرهم من الْاٰخِرَة وَيبقى لَهُمُ الثُّلُث وَان لم يُصِيبُوا غنيمَة تمّ لَهُمْ اجرهم

رَوَاهُ مُسْلِم وروى اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَة الثَّانِيَة

يُقَال اخفق الْغَازِى إِذا غزا وَلَمْ يغنم أَوْ لم يظفر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

''اللہ کی راہ میں' جو بھی چھوٹی یا بڑی جنگی مہم روانہ ہوتی ہے' اور وہ لوگ سلامت رہتے ہیں' اور مالِ غنیمت بھی حاصل کرتے ہیں تو انہیں' ان کے اجر کا دو تہائی حصہ جلدی (یعنی دنیا میں) مل جاتا ہے' اور جو بھی چھوٹی' یا بڑی مہم جنگ میں حصہ لیتے ہیں' پریشانی اور خوف اور قتل کا شکار ہوتے ہیں' تو ان لوگوں کا اجر مکمل ہوگا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو بھی چھوٹی یا بڑی جنگی مہم' اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتی ہے' اور انہیں غنیمت حاصل ہو جاتی ہے' تو ان کے آخرت کے اجر کا' دو تہائی حصہ انہیں جلدی مل جاتا ہے' اور ایک تہائی حصہ ان کے لئے باقی رہ جاتا ہے' اور اگر انہیں غنیمت حاصل نہیں ہوتی' تو ان کا مکمل اجر انہیں (آخرت میں ملے گا)''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' اسے امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے (انہوں نے دوسری والی روایت نقل کی ہے)۔

یہ بات کہی جاتی ہے: ''اخفق الغازی'' جب وہ جنگ میں حصہ لے اور اسے مالِ غنیمت بھی حاصل نہ ہو' وہ کامیاب نہ ہو۔

4 - التَّرْهِيب من الْفِرَار من الزَّحْف

باب: جنگ سے فرار اختیار کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

2083 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا هن قَالَ الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِي حرم اللّٰه إِلَّا بِالْحَقِّ وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْيَتِيم والتولى يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالْبَزَّار وَلَفْظه قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر سبع أَوَّلهنَّ الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَيْر حَقّهَا وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْيَتِيم والفرار يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات والانقلاب إِلَى الْأَعْرَاب بعد هجرته

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاک کر دینے والی سات چیزوں سے اجتناب کرو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' جادو کرنا' کسی ایسی جان کو قتل کرنا' جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' اور پاکدامن مومن خواتین پر زنا کا الزام لگانا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام بزار نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کبیرہ گناہ سات ہیں' جن میں سے پہلا یہ ہے کہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایا جائے (اور دوسرے یہ ہیں) کہ کسی جان کو ناحق طور پر قتل کیا جائے' سود کھایا جائے' یتیم کا مال کھایا جائے' میدان جنگ سے فرار اختیار کیا جائے' پاکدامن عورتوں پر زنا کا الزام لگایا جائے' اور ہجرت کر لینے کے بعد دیہات کی طرف واپس چلا جایا جائے''۔

2084 - وَرُوِیَ عَن ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا ينفع مَعَهُنَّ عمل الشّرك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين والفرار من الزَّحْف

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیر

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین کام ایسے ہیں' جن کے ساتھ کوئی بھی عمل فائدہ نہیں دے گا' کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' اور میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2085 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لَقِی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَا يُشْرك بِهِ شَيْئًا وَاَدّٰی زَكَاة مَاله طيبَة بهَا نَفْسه محتسبا وَسمع واطاع فَلَهُ الْجَنَّة اَوْ دخل الْجَنَّة وَخمْس لَيْسَ لَهُنَّ كَفَّارَة الشّرك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَيْر حق وبهت مُؤْمِن والفرار من الزَّحْف وَيَمِين صابرة يقتطع بهَا مَالا بِغَيْر حق

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْه بَقِيَّة بن الْوَلِيد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' اور وہ اپنے مال کی زکوۃ اپنی خوشی سے' ثواب کی امید رکھتے ہوئے' ادا کرتا ہو' وہ اطاعت وفرمانبرداری سے کام لے' تو اسے جنت نصیب ہوگی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ جنت میں داخل ہوگا' اور پانچ چیزیں ایسی ہیں' جن کا کوئی کفارہ نہیں ہے' کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا' کسی جان کو ناحق طور پر قتل کرنا' کسی مومن پر الزام لگانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' اور جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ناحق طور پر ہتھیا لینا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس سند میں ایک راوی بقیہ بن ولید ہے۔

2086 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَر فَقَالَ لَا اقسم لَا اقسم ثُمَّ نزل فَقَالَ اَبْشِرُوا اَبْشِرُوا من صلى الصَّلَوَات الْخمس واجتنب الْكَبَائِر دخل من

اَی اَبْوَاب الْجَنَّة شَاءَ

قَالَ الْمطلب سَمِعت رجلا يسْأَل عبد الله بن عَمْرو اسمعت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يذكرهن قَالَ نَعَمْ عقوق الْوَالِدين والشرك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس وَقذف الْمُحْصنَات وَأكل مَال الْيَتِيم والفرار من الزَّحْف وَأكل الرِّبَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَادُهُ مُسْلِم بن الْوَلِيد بن الْعَبَّاس لَا يحضرنى فِيْهِ جرح وَلَا عَدَالَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں قسم نہیں اُٹھاتا' میں قسم نہیں اُٹھاتا' پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے اترے' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ خوشخبری حاصل کرو' تم لوگ یہ خوشخبری حاصل کرو' جو شخص پانچ نمازیں ادا کرے اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے' تو وہ جنت کے جس دروازے سے بھی چاہے گا' اندر داخل ہو جائے گا۔

مطلب نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو سنا: اس نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کو ان باتوں کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! (وہ کبیرہ گناہ یہ ہیں) والدین کی نافرمانی کرنا' کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا' کسی کو قتل کرنا' پاکدامن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا اور سود کھانا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ولید بن عباس ہے' جس کے بارے میں کسی جرح یا عدالت کے بارے میں اس وقت میرے ذہن میں کچھ نہیں ہے۔

2087 - وَعَنْ اَبِیْ بکر بن مُحَمَّد بن عَمْرو بن حزم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهِ اَن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كتب اِلٰى اَهْلِ الْيمن بِكِتَاب فِيْهِ الْفَرَائِض وَالسّنَن والديات فَذكر فِيْهِ وَان اكبر الْكَبَائِر عِنْد الله يَوْم الْقِيَامَة الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس المؤمنة بِغَيْر الْحق والفرار فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَوْم الزَّحْف وعقوق الْوَالِدين وَرمى المحصنة وَتعلم السحر وَأكل الرِّبَا وَأكل مَال الْيَتِيم

الْحَدِيْث رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ ابوبکر بن عمرو بن حزم' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو ایک مکتوب لکھا' جس میں فرائض' سنن اور دیت کے متعلق احکام ذکر کیے' اس میں آپ ﷺ نے یہ بات ذکر کی:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' سب سے بڑا کبیرہ گناہ یہ ہوگا کہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دیا جائے' یا کسی مومن کو ناحق طور پر قتل کیا جائے' یا اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران راہ فرار اختیار کی جائے' یا والدین کی نافرمانی کی جائے' یا پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگایا جائے' یا جادو سیکھا جائے' یا سود کھایا جائے' یا یتیم کا مال

کہا جائے'' ..الحدیث۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2868 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر اللَّيْثِيّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حجَّة الْوَدَاع اِن اَوْلِيَاء اللّٰه المصلون وَمَنْ يُقِيم الصَّلَوَات الْخمس الَّتِيْ كتبهن اللّٰه عَلَيْهِ ويصوم رَمَضَان ويحتسب صَوْمه وَيُؤْتِي الزَّكَاة محتسبا طيبَة بهَا نَفْسه ويجتنب الْكَبَائِر الَّتِيْ نهى اللّٰه عَنْهَا

فَقَالَ رجل من اَصْحَابه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكم الْكَبَائِر قَالَ تسع اعظمهن الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل الْمُؤْمن بِغَيْر حق والفرار من الزَّحْف وَقذف الْمحْصنَة وَالسحر وَاكل مَال الْيَتِيم وَاكل الرِّبَا وعقوق الْوَالِدين الْمُسْلِمِيْن وَاسْتِحْلَال الْبَيْت الْحَرَام قبلتكم اَحيَاء واموانا لَا يَمُوْت رجل لم يعْمل هؤُلَاءِ الْكَبَائِر وَيُقِيم الصَّلَاة ويؤتي الزَّكَاة اِلَّا رافق مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بحبوحة جنَّة اَبْوَابهَا مصاريع الذَّهَب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

بحبوحة الْمَكَان بحاء ين مهملتين وباء ين موحدتين مضمومتين هُوَ وَسطه

قَالَ الْحَافِظ كَانَ الشَّافِعِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِذا غزا الْمُسْلِمُوْنَ فَلَقوا ضعفهم من الْعَدو حرم عَلَيْهِمْ اَن يولوا اِلَّا متحرفين لِقِتَال اَوْ متحيزين اِلٰى فِئَة وَان كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اكثر من ضعفهم لم اَحَبَّ لَهُمْ اَن يولوا وَلَا يستوجبون السخط عِنْدِى من اللّٰه لَو ولوا عَنْهُم على غير التحرف لِلْقِتَالِ اَوْ التحيز اِلٰى فِئَة وَهٰذَا مَذْهَب ابْن عَبَّاس الْمَشْهُور عَنْهُ

❀❀ عبید بن عمیر لیثی اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر یہ ارشاد فرمایا:

''نمازی لوگ اللہ کے دوست ہیں' جو شخص پانچ نمازیں ادا کرے' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض قرار دیا ہے' اور رمضان کے روزے رکھے' اور وہ اپنے روزے کے ذریعے ثواب کی امید رکھے اور وہ ثواب کی امید رکھتے ہوئے' اپنی خوشی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرے' اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے' جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے (تو یہ اللہ کے دوست ہیں) آپ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نو ہیں' ان میں سے سب سے بڑا (گناہ) کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا ہے (اور دوسرے گناہ یہ ہیں) مومن کو ناحق طور پر قتل کرنا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگانا' جادو سیکھنا (یا کرنا) یتیم کا مال کھانا' سود کھانا' مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا' بیت اللہ الحرام کو حلال قرار دینا' جو زندگی اور موت ہر حال میں' تمہارا قبلہ ہے' جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اس نے ان میں سے کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو' اور وہ نماز قائم کرتا ہو' اور وہ زکوٰۃ ادا کرتا ہو' تو وہ جنت کے ''وسط'' میں حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ہوگا' وہ جنت' جس کے دروازے کی چوکھٹیں سونے کی بنی ہوئی ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''جبوۃ الکان'' سے مراد کسی جگہ کا درمیانی حصہ ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام شافعی فرماتے ہیں: جب مسلمان کسی جنگ میں حصہ لیں اور انہیں دشمن کی طرف سے کمزوری کا سامنا ہو تو اب ان کے لئے یہ بات حرام ہے کہ وہ پیٹھ پھیر کر جائیں البتہ وہ جنگ کے لئے کسی تدبیر کا استعمال کر سکتے ہیں یا کسی بڑے گروہ میں شامل ہونے کے لئے پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور اگر مشرکین کی تعداد زیادہ ہو تو ان کے لئے مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ وہ پیٹھ پھیر کر جائیں لیکن ایسے لوگوں پر میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ناراضگی بھی واجب نہیں ہوگی اگر وہ جنگ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور ان کا مقصد کوئی جنگی چال نہیں ہوتا یا کسی بڑے لشکر میں شامل ہونا نہیں ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بھی یہ مسلک ہے جو ان سے مشہور طور پر منقول ہے۔

التَّرْغِيْب فِي الْغُزَاة فِي الْبَحْر وَأَنَّهَا أفضل من عشر غزوات فِي الْبر

سمندری جنگ میں حصہ لینے سے متعلق ترغیبی روایات

نیز یہ جنگ خشکی کی جنگوں پر دس گنا فضیلت رکھتی ہے

2089 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يدْخل على أم حرَام بنت ملْحَان فتطعمه وَكَانَت أم حرَام تَحت عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدخل عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاطعمته ثُمَّ جَلَست تفلى رَأسه فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يضْحك قَالَت فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يضحكك قَالَ نَاس من أمتِي عرضوا عَليّ غزَاة فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ يركبون ثبج هٰذَا الْبَحْر ملوكا على الأسرة أَوْ مثل الْمُلُوك على الأسرة قَالَت فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰه أَن يَجْعَلنِي مِنْهُم فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وضع رَأسه فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يضْحك قَالَت فَقُلْتُ مَا يضحكك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَاس من أمتِي عرضوا عَليّ غزَاة فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِي قَالَت فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰه أَن يَجْعَلنِي مِنْهُم قَالَ أَنْت من الْأَوَّلين فركبت أم حرَام بنت ملْحَان الْبَحْر فِي زمن مُعَاوِيَة فصرعت عَن دابتها حِيْن خرجت من الْبَحْر فَهَلَكت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قد اغزى عبَادَة بن الصَّامِت قبرس فَركب الْبَحْر غازيا وَركبت مَعَهُ زَوجته أم حرَام

ثبج الْبَحْر هُوَ بِفَتْح الثَّاء الْمُثَلَّثَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة بعدهمَا جِيم مَعْنَاهُ وسط الْبَحْر ومعظمه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تھے

وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا کرتی تھیں' سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لے گئے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا اور پھر بیٹھ کر نبی اکرم ﷺ کی جوئیں نکالنے لگیں' نبی اکرم ﷺ سو گئے' جب آپ ﷺ بیدار ہوئے' تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے' سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگوں کو ابھی میرے سامنے پیش کیا گیا' جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے لئے سمندر کی سطح پر یوں جائیں گے' جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں (یہاں الفاظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی اُن میں شامل کر لے! نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا کر دی' پھر آپ ﷺ نے سر رکھا اور سو گئے' پھر جب آپ ﷺ بیدار ہوئے' تو آپ ﷺ ہنس رہے تھے' سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا' جو اللہ کی راہ میں' جنگ میں حصہ لینے کے لئے جائیں گے (اس کے بعد آپ ﷺ نے سابقہ کلمات کی مثل کلمات ارشاد فرمائے) سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پہلے والوں میں سے ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں سمندری جنگ میں شرکت کے لئے گئی تھیں' جب وہ سمندری جنگ سے واپس آئیں اور اپنی سواری پر سوار ہوئیں' تو اُس سے گر کر انتقال کر گئیں۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو قبرص پر حملہ کرنے کے لئے بھجوایا تھا' تو وہ سمندری راستے سے جنگ کے لئے گئے تھے' ان کے ساتھ ان کی اہلیہ سیّدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بھی گئی تھیں۔

لفظ "ثبج البحر" سے مراد سمندر کا درمیانی اور بڑا حصہ ہے۔

2090 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حجَّة لمن لم يحجّ خير من عشر غزوات وغزوة لمن قد حج خير من عشر حجج وغزوة فِي الْبَحْر خير من عشر غزوات فِي الْبر وَمَنْ أجَاز الْبَحْر فَكَأَنَّمَا أجَاز الأودية كلهَا والمائد فِيْهِ كالمتشحط فِيْ دَمه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة عبد الله بن صَالح كَاتب اللَّيْث وروى الْحَاكِم مِنْه "غَزْوَة فِي الْبَحْر خير من عشر غزوات فِي الْبر" ... إِلَى آخره - وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَا يضر مَا قِيْلَ فِيْ عبد الله بن صَالح فَإِن الْبُخَارِيّ احْتج بِهِ

المائد هُوَ الَّذِيْ يدوخ رَأسه ويميل من ريح الْبَحْر والميد الْمیل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے

''جس شخص نے حج نہ کیا ہو اس کے لئے ایک مرتبہ حج کرنا' دس جنگوں میں حصہ لینے سے زیادہ بہتر ہے' اور جس شخص نے حج کیا ہوا ہو اس کے لئے ایک جنگ میں حصہ لینا' دس حج کرنے سے زیادہ بہتر ہے' اور سمندری جنگ میں حصہ لینا' خشکی کی دس جنگوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جو شخص سمندر کو پار کرتا ہے' تو وہ گویا ساری وادیوں کو پار کرتا ہے' اور سمندری سفر میں قے کرنے والا شخص یوں ہے' جیسے اپنے خون میں لت پت ہو گیا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو لیث کے کاتب تھے۔

امام حاکم نے اس روایت کو ان کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''سمندری جنگ' خشکی کی دس جنگوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

اس کے بعد آخر تک کلمات ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور یہ روایت ویسی ہی ہے جیسے انہوں نے بیان کیا ہے' اور اس بارے میں یہ چیز نقصان نہیں دے گی' جو یہ کہا گیا ہے کہ عبداللہ بن صالح (ایک ضعیف راوی ہے) کیونکہ امام بخاری نے اس راوی سے استدلال کیا ہے۔

لفظ ''المائد'' کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کا سمندری ہوا کی وجہ سے سر چکراتا ہو (یعنی اسے قے وغیرہ آتی ہو)۔

لفظ ''المید'' کا مطلب مائل ہونا ہے۔

2091 - وَرُوِیَ عَن عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غزا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ غَزْوَة فِی الْبَحْر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمن یَغْزُو فِیْ سَبِیله فَقَدْ ادّی اِلَی اللّٰه طَاعَته كلهَا وَطلب الْجَنَّة كل مطلب وهرب مِنَ النَّار كل مهرب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ معاجیمه الثَّلَاثَة

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں' سمندری جنگ میں حصہ لیتا ہے' اور اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے' کہ کون اس کی راہ میں جنگ میں حصہ لے رہا ہے' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت کو ادا کرتا ہے' اور جنت کو مکمل طور پر طلب کرتا ہے' اور جہنم سے بھرپور طریقے سے دور ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے' اپنی تینوں ''معاجیم'' میں نقل کی ہے۔

2092 - وَعَنْ اُم حرَام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ المائد فِی الْبَحْر الَّذِیْ یُصِیبُهُ الْقَیْء لَهُ اجر شَهِیْد والغريق لَهُ اجر شَهِید—رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ سیدہ اُمّ حرام رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سمندر میں جس (مجاہد) کا سر چکراتا ہے' اسے شہید کا اجر ملتا ہے' اور جو شخص (جنگ میں حصہ لینے کے دوران سمندر میں)

ڈوب جائے اسے شہید کا اجر ملتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2083 - وَرُوِیَ عَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من فَاتَهُ الْغَزْو معی فلیغز فِی الْبَحْر - رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کو میرے ساتھ جنگ میں حصہ لینے کا موقع نہ ملا ہو وہ سمندری جنگ میں حصہ لے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من الْغلُول وَالتَّشْدِيْد فِيْهِ وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ ستر على غال

(مالِ غنیمت میں) خیانت کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

اس بارے میں شدت کا بیان اور جو شخص خیانت کرنے والے کی پردہ پوشی کرتا ہے اس کے بارے میں کیا منقول ہے؟

2094 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ على ثقل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رجل یُقَال لَهُ كركرة فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِی النَّار فَذَهَبُوا ینظرُوْنَ إِلَیْهِ فوجدوا عباء ة قد غلها

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَقَالَ قَالَ ابْن سَلام كركرة یَعْنِیْ بفتحهما

الثّقل محركا هُوَ الْغَنِیمَة وكركرة ضبط بِفَتْح الكافين وبكسرهما وَهُوَ اشهر والغلول هُوَ مَا یَأْخُذهُ اَحَد الْغُزَاة من الْغَنِیمَة مُخْتَصًّا بِهِ وَلَا یحضرهُ إِلَی اَمِین الْجَیْش لیقسمه بَیْنَ الْغُزَاة سَوَاء قل اَوْ كثر وَسَوَاء كَانَ الْاٰخِذ اَمِین الْجَیْش اَوْ احدهم

وَاخْتلف الْعلمَاء فِی الطَّعَام والعلوفة وَنَحْوهمَا اخْتِلَافا كثیرا لَیْسَ هٰذَا مَوْضِع ذكره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کا نگران ایک شخص تھا' جس کا نام "کرکرہ" تھا' اس کا انتقال ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا' لوگ گئے' انہوں نے جا کے اس کا جائزہ لیا' تو انہیں' اس کی عباء میں ایسی چیز ملی' جسے اس نے خیانت کے طور پر لیا تھا"

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ابن سلام کہتے ہیں: "کرکرہ" لفظ میں 'ک' پر زبر پڑھی جائے گی۔

لفظ "الثقل" میں حرکت ہے' اس سے مراد مالِ غنیمت ہے۔

لفظ "کرکرہ" کو 'ک' پر زبر کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے' اور زیر کے ساتھ بھی نقل کیا گیا ہے' اور یہی مشہور ہے۔

''الغلول'' سے مراد یہ ہے کہ جنگ میں حصہ لینے والا کوئی شخص مال غنیمت میں سے کوئی چیز خود حاصل کر لے اور اسے مال غنیمت کے نگران شخص تک نہ پہنچائے کہ وہ نگران اسے باقاعدہ طور پر غازیوں کے درمیان تقسیم کرتا' اس بارے میں حکم برابر ہے' خواہ وہ چیز تھوڑی ہو یا زیادہ ہو اور اس بارے میں بھی حکم برابر ہے کہ لشکر کا امین اسے حاصل کرے یا کوئی اور شخص اسے حاصل کرے۔

علماء نے کھانے کی چیز اور جانور کے چارے اور اس جیسی چیزوں کے بارے میں زیادہ اختلاف کیا ہے' لیکن اس کو یہاں ذکر نہیں کیا جا سکتا۔

2095 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيق اَنه اخبرهُ من سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بوادی الْقرى وجاءه رجل فَقَالَ اسْتشْهد مَوْلَاك اَوْ قَالَ غلامك فَلَان قَالَ بل يجر اِلَى النَّار فِیْ عباء ة غلها

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: انہیں اُن صاحب نے یہ بات بیان کی ہے: جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ ﷺ اس وقت ''وادی قریٰ'' میں موجود تھے' ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور بولا: آپ کا غلام شہید ہو گیا ہے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) آپ کا فلاں غلام شہید ہو گیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ اس عباء میں جہنم کی طرف کھینچ کر لے جایا جا رہا ہے' جسے اُس نے خیانت کے طور پر حاصل کیا تھا۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2096 - وَعَنْ زيد بن خَالِد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ توفی فِیْ يَوْم خَيْبَر فَذكرُوا لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صلوا على صَاحِبكُمْ فتغيرت وُجُوْه النَّاس لذٰلِكَ فَقَالَ اِن صَاحِبكُمْ غل فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ففتشنا مَتَاعه فَوَجَدنَا خرزا من خرز يهود لَا يُسَاوِی دِرْهَمَيْنِ

رَوَاهُ مَالك وَاَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے' ایک صاحب غزوہ خیبر کے موقع پر انتقال کر گئے' لوگوں نے اس کا ذکر نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو! اس بات پر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے (یعنی وہ پریشان ہو گئے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ساتھی نے' اللہ کی راہ میں خیانت کی ہے' راوی کہتے ہیں: ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی' تو ہمیں اس کے سامان میں یہودیوں کا ایک ہار ملا' جس کی قیمت دو درہم بھی نہیں تھی۔

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2097 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَدثنِی عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما كَانَ يَوْم خَيْبَر اقبل نفر من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فلَان شَهِيْد وَفُلَان شَهِيْد وَفُلَان شَهِيْد حَتّٰی مروا على

رجل فَقَالُوْا فلان شَهِيْد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلا إِنِّىْ رَأَيته فِى النَّار فِىْ بردة غلها اَوْ عباءة غلها ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ابْن الْخطاب اذْهَبْ فَنَادِ فِى النَّاس إِنَّهُ لَا يدْخل الْجَنَّة إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ-رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ وَغَيْرِهِمْ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی: غزوۂ خیبر کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب آئے اور انہوں نے بتایا: فلاں شخص شہید ہوگیا ہے' فلاں شہید ہوگیا ہے' فلاں شہید ہوگیا ہے' یہاں تک کہ انہوں نے ایک شخص کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ فلاں بھی شہید ہوگیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں! میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے' جو ایک چادر کی وجہ سے ہے' جسے اس نے خیانت کے طور پر حاصل کیا تھا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک عباء کی وجہ سے' جسے اس نے خیانت کے طور پر استعمال کیا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے صاحبزادے! تم جاؤ اور لوگوں میں یہ اعلان کردو: جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2098 - وَعَنْ حبيب بن مسلمة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت اَبَا ذَر يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن لم تغل أمتِىْ لم يقم لَهُمْ عَدو اَبَدًا

قَالَ اَبُوْ ذَر لحبيب بن مسلمة هَلْ يثبت لكم الْعَدو حلب شَاة قَالَ نَعَمْ وَثَلَاث شِيَاه غزر قَالَ اَبُوْ ذَر غللتم وَرب الْكَعْبَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ لَيْسَ فِيْهِ مَا يُقَال إِلَّا تَدْلِيس بَقِيَّة بن الْوَلِيد فَقَدْ صرح بِالتَّحْدِيْثِ

❀❀ حبیب بن مسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر میری امت مال غنیمت میں خیانت نہ کرے' تو دشمن کبھی ان کے مقابل کھڑا نہیں ہو سکے گا''

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حبیب بن مسلمہ سے فرمایا: کیا کبھی دشمن تمہارے سامنے اتنی دیر تک ثابت قدم رہا کہ جتنی دیر میں بکری کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اتنی دیر تک بھی رہا ہے' جتنی دیر میں تین بکریوں کا دودھ دوہ لیا جاتا ہے' تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! تم (میں سے کسی نے) خیانت کی ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور اس میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے' جس پر گفتگو کی جائے صرف بقیہ نامی راوی کی تدلیس ہے' لیکن اس نے تحدیث کے لفظ کی صراحت کردی ہے۔

2099 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فَذكر الْغلُول فَعَظمهُ وَعظم أمره حَتّٰى قَالَ لَا اَلْفَيْنِ اَحَدُكُمْ يَجِىْء يَوْم الْقِيَامَة على رقبته بعير لَهُ رُغَاء فَيَقُوْلُ يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَملك لَك شَيْئًا قد اَبلغتك لَا اَلْفَيْنَ اَحَدُكُمْ يَجِيْء يَوْم الْقِيَامَة على رقبته فرس لَهُ حَمْحَمَة فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِی فَاَقُوْلُ لَا اَملك لَك شَيْئًا قد اَبلغتك لَا اَلْفَيْنَ اَحَدُكُمْ يَجِيْء يَوْم الْقِيَامَة على رقبته شَاة لَهَا ثُغَاء يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِی فَاَقُوْلُ لَا اَملك لَك شَيْئًا قد اَبلغتك لَا اَلْفَيْنَ اَحَدُكُمْ يَجِيْء يَوْم الْقِيَامَة على رقبته نفس لَهَا صياح فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَملك لَك شَيْئًا قد اَبلغتك لَا اَلْفَيْنَ اَحَدُكُمْ يَجِيْء يَوْم الْقِيَامَة على رقبته رقاع تخفق فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِی فَاَقُوْلُ لَا اَملك لَك شَيْئًا قد اَبلغتك لَا اَلْفَيْنَ اَحَدُكُمْ يَجِيْء يَوْم الْقِيَامَة على رقبته صَامت فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِی فَاَقُوْلُ لَا اَملك لَك شَيْئًا قد اَبلغتك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاللَّفْظ لَهُ

لَا اَلْفَيْنَ اَی لَا اَجدن والرغاء بِضَم الرَّاء وبالغين الْمُعْجَمَة وَالْمدّ هُوَ صَوْت الْإِبِل وَذَوَات الْخُف والحمحمة بحاء ين مهملتين مفتوحتين هُوَ صَوْت الْفرس والثغاء بِضَم الْمُثَلَّثَة وبالغين الْمُعْجَمَة وَالْمدّ هُوَ صَوْت الْغنم والرقاع بِكَسْر الرَّاء جمع رقْعَة وَهُوَ مَا تكْتب فِيْهِ الْحُقُوق وتخفق اَی تتحرك وتضطرب

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیانت کا ذکر کرتے ہوئے' اس کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا' اور اس کے معاملے کا اہم ہونا ذکر کیا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس نے اپنی گردن پر اونٹ اٹھا رکھا ہو' جو آوازیں نکال رہا ہو اور وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ! میری مدد کیجئے' تو میں کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی' اور میں تم میں سے کسی کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس نے اپنی گردن پر گھوڑا رکھا ہوا ہو' جو ہنہنا رہا ہو' اور وہ شخص کہے: یارسول اللہ! آپ میری مدد کیجئے! اور میں یہ کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی' میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے تو اس کی گردن پر بکری موجود ہو' جو آواز نکال رہی ہو' وہ شخص یہ کہے: یارسول اللہ! میری مدد کیجئے! میں یہ کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی' میں تم میں سے کسی کو بھی ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے' تو اس نے اپنی گردن پر کسی کو اٹھایا ہوا ہو' جو چیخ رہا ہو' اور وہ کہے: یارسول اللہ! آپ میری مدد کیجئے! اور میں کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی' میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ جب وہ قیامت کے دن آئے تو اس کی گردن پر معاہدے کی تحریر کو اٹھایا ہوا اور وہ عرض کرے: یارسول اللہ! میری مدد کیجئے! میں کہوں. میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی' اور میں تم میں سے کسی شخص کو ایسی حالت میں ہرگز نہ پاؤں کہ قیامت کے دن جب وہ آئے' تو اس کی گردن پر کسی چیز کو اٹھایا ہوا اور وہ کہے: یارسول اللہ! میری مدد کیجئے! اور میں کہوں: میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا' میں نے تمہیں تبلیغ کر دی تھی''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

روایت کے الفاظ ''لا الفین'' کا مطلب ہے: میں ہرگز نہ پاؤں' لفظ ''الرغاء'' میں 'ر' پر پیش ہے' اور اس کے بعد 'غ' ہے' اس کے بعد 'ا' ہے' اس سے مراد اونٹوں اور کھروں والے جانوروں کی آواز ہے۔

لفظ ''الحمحمة'' میں دونوں 'ح' پر زبر پڑھی جائے گی' اس سے مراد گھوڑے کی آواز ہے

لفظ ''الثغاء'' میں 'ث' پر پیش ہے' اس کے بعد 'غ' ہے' اس کے بعد 'ا' ہے' اس سے مراد بکری کی آواز ہے۔

لفظ ''الرقاع'' میں 'ر' پر زبر ہے' یہ لفظ ''رقعة'' کی جمع ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس میں حقوق (لین دین کے معاملات) لکھے جاتے ہیں۔

لفظ ''تحفق'' سے مراد حرکت کرنا اور اضطراب کا اظہار کرنا ہے۔

2100 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ غَنِيمَةً أَمر بِلَالًا فَنَادى فِي النَّاس فيجيئون بغنائمهم فيخمسه ويقسمه فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بعد النداء بزمام من شعر فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا كَانَ فِيمَا أصبناه من الْغَنِيمَة فَقَالَ اسمعت بِلَالًا يُنَادى ثَلَاثًا قَالَ نعم قَالَ فَمَا منعك أَن تَجِيء بِهِ فَاعْتَذر إِلَيْهِ فَقَالَ كن أَنْت تَجِيء بِهِ يَوْم الْقِيَامَة فَلَنْ أقبله عَنْك

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب مالِ غنیمت حاصل ہوتا تھا' تو آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے تھے' وہ لوگوں کے درمیان اعلان کر دیتے تھے' لوگ اپنے غنیمت کے طور پر ملنے والے سامان کو لے کر آتے تھے' پھر نبی اکرم ﷺ اس کا خمس نکال کر' اس کو تقسیم کر دیتے تھے' ایک مرتبہ اعلان ہو جانے کے بعد ایک شخص بالوں کی بنی ہوئی لگام لے کر آیا اور بولا: یارسول اللہ! یہ ان چیزوں میں شامل ہے' جو ہمیں غنیمت کے طور پر حاصل ہوئی تھیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے بلال کو تین مرتبہ اعلان کرتے ہوئے سنا تھا؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس وقت اسے لے کر کیوں نہیں آئے؟ اس نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے عذر پیش کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسے ہو جاؤ کہ تم اسے قیامت کے دن بھی لے کر آؤ' تو میں اسے تم سے قبول نہ کروں''

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2101 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَر فَفتح اللّٰه علينا فَلَمْ نغنم ذَهَبا وَلَا وَرقا غنمنا الْمَتَاع وَالطَّعَام وَالثِّيَاب ثُمَّ انطلقنا إِلَى الْوَادِي يَعْنِيْ وَادِي الْقرى

2100-صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب الغنائم وقسمتها' ذكر وصف ما يحل في الغنائم إذا غنمها المسلمون' حديث: 4883-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الجهاد' وأما حديث عبد الله بن يزيد الأنصاري' حديث: 2516-سنن أبي داود' كتاب الجهاد' باب في الفلول إذا كان يسيرا يتركه الإمام ولا يحرق رحله' حديث: 2351-السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' جماع أبواب السير' باب لا يقطع من غل في الغنيمة ولا يحرق متاعه' حديث: 16943

وَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عبد لَهُ وهبه لَهُ رجل من جذام يدعى رِفَاعَة بن يزِيْد من بنى الضبيب فَلَمَّا نزلنَا الْوَادى قَامَ عبد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يحل رَحْله فَرمى بِسَهْم فَكَانَ فِيْهِ حتفه فَقُلْنَا هَنِيْئًا لَهُ الشَّهَادَة يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلا وَالَّذِىْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ إِن الشملة لتلتهب عَلَيْهِ نَارا أَخذهَا من الْغَنَائِم لم تصبها المقاسم قَالَ فَفَزِعَ النَّاس فَجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاك أَوْ شراكين فَقَالَ اصبت يَوْم خَيْبَر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاك من نَار أَوْ شراكان من نَار

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِىّ

الشملة كسَاء أَصْغَر من القطيفة يتشح بهَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے' اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی فتح نصیب کی' ہمیں وہاں سونا' چاندی غنیمت کے طور پر حاصل نہیں ہوئے' ہمیں ساز وسامان' اناج اور کپڑے وغیرہ غنیمت کے طور پر حاصل ہوئے' پھر ہم ایک وادی کی طرف روانہ ہوئے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مراد ''وادی قریٰ'' تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام تھا' جو جذام قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نذر کیا تھا' اس کا نام رفاعہ بن یزید تھا' اس کا تعلق بنوضبیب سے تھا' جب ہم نے وادی میں پڑاؤ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام کھڑا ہوا' تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پالان درست کرے تو اسے ایک تیر آ کر لگا' جس کے نتیجے میں وہ مر گیا' ہم نے کہا: یا رسول اللہ! اس کو شہادت مبارک ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے' وہ چادر اس پر آگ کا شعلہ بن کر لپک رہی ہے' جسے اس نے مال غنیمت میں سے حاصل کیا تھا' جو تقسیم تک نہیں پہنچی تھی' راوی کہتے ہیں: لوگ گھبرا گئے' ایک شخص ایک تسمہ یا شاید دو تسمے لے کر آیا اور اس نے بتایا: یہ غزوہ خیبر کے موقع پر مجھے ملے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک تسمہ بھی آگ کا بنا ہوا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ دونوں تسمے آگ کے بنے ہوئے ہیں''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

''الشملۃ'' اس چادر کو کہتے ہیں' جو قطیفہ نامی چادر سے کچھ چھوٹی ہوتی ہے' جسے توشیح کے طور پر لپیٹا جاتا ہے۔

2102 - وَعَنْ أَبِىْ رَافِع رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا صلى الْعَصْر ذهب إِلَى بنى عبد الْأَشْهَلْ فيتحدث عِنْدهم حَتّٰى ينحدر للمغرب قَالَ أَبُوْ رَافِع فَبينا النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسْرع إِلَى الْمغرب مَرَرْنَا بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أُفّ لَك أُفّ لَك أُفّ لَك قَالَ فَكبر ذَلِكَ فِىْ ذرعى فاستأخرت وظننت أَنه يُرِيدنِىْ فَقَالَ مَا لَك امش قلت وَحدث حدث فَقَالَ مَا ذَاك قلت أفقت بِى قَالَ لَا وَلٰكِن هٰذَا فُلَان بعثته ساعيا على بنى فُلَان فَغَلَّ نمرة فدرع مثلهَا من نَار

رَوَاهُ النَّسَائِىّ وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحِهِ البقيع بِالْبَاء الْمُوَحدَة مَوَاضِع بِالْمَدِيْنَةِ

مِنْهَا بَقِيع الْخَيل وبقيع الخنجبة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْجِيم وبقيع الْغَرْقَد وَهُوَ الْمُرَاد هُنَا كَذَا جَاءَ

مُفَسرًا فِی رِوَایَةِ الْبَزَّار وَكبر فِی ذرعی هُوَ بِالذَّالِ الْمُعْجَمَة الْمَفْتُوحَة بعْدهَا رَاء سَاكِنة أَی عظم عِنْدِی موقعه والنمرة بِفَتْح النُّون وَكسر الْمِيم بردة من صوف تلبسها الْأَعْرَاب وَقَوْله فدرع بِالذَّال الْمُهْمَلَة المضمومة أَی جعل لَهُ درع مثلهَا من نَار

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز ادا کی' اس کے بعد بنوعبدالاشہل کی طرف تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ مغرب کا وقت قریب آ گیا' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کی ادائیگی کے لئے تیزی سے چلتے ہوئے جا رہے تھے' ہمارا گزر "بقیع" کے پاس سے ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر اُف ہے' تم پر اُف ہے' تم پر اُف ہے' حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اس بات سے بڑی پریشانی ہوئی' میں پیچھے ہٹ گیا' میں یہ سمجھا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ تم چلتے رہو! میں نے عرض کی: ایک نئی صورت حال پیش آ گئی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: آپ نے فرمایا ہے: تم پر اُف ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! یہ تو فلاں شخص کے بارے میں کہا ہے' جسے میں نے بنوں فلاں کی طرف وصولی کرنے کے لئے بھیجا تھا اور اس نے ایک چادر خیانت کے طور پر حاصل کر لی تھی' تو وہ چادر آگ کی قمیص بن کر اس کو ملی ہے"۔

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

"البقیع" یہ مدینہ منورہ میں موجود مختلف جگہوں کے نام ہیں' ان میں سے ایک "بقیع الخیل" ہے ایک "بقیع الخبجبہ" ہے' جس میں 'خ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ج' ہے' ایک "بقیع غرقد" ہے' اور یہاں یہی مراد ہے' کیونکہ امام بزار کی روایت میں یہی الفاظ وضاحت کے ساتھ نقل ہوئے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ "کبر فی ذرعی" اس میں 'ذ' ہے جس پر زبر ہے' اس کے بعد 'ر' ساکن ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ مجھے یہ چیز بہت گراں گزری۔

لفظ "النمرۃ" میں 'ن' پر زبر ہے' 'م' پر زیر ہے' اس سے مراد اونی چادر ہے' جسے دیہاتی لوگ پہنتے ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ "فدرع" اس میں 'ذ' ہے جس پر پیش ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اس جیسی چادر جو آگ سے بنی ہوئی تھی وہ اس کو قمیص کے طور پر پہنا دی گئی ہے۔

2103 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة بَرِيئًا من ثَلَاث دخل الْجَنَّة الْكبر والغلول وَالدين

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِی صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص قیامت کے دن' ایسی حالت میں آئے کہ وہ تین چیزوں سے لاتعلق ہو' وہ جنت میں داخل ہو جائے گا' تکبر'

خیانت اور قرض"

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2104 - وَعَنْ اَبِیْ حَازِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بنطع من الْغَنِیمَة فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لَك تستظل بِهِ من الشَّمْس قَالَ أتحبون اَن یستظل نَبِیكُمْ بِظِل من نَار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسیله وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَزَاد یَوْم الْقِیَامَة

❀❀ حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس غنیمت میں سے ایک چمڑا لایا گیا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! یہ آپ کے لئے ہے' تاکہ آپ اس کے ذریعے دھوپ سے سایہ کرلیں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ تمہارا نبی آگ کے ذریعے سایہ حاصل کرے؟"

یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی "مراسیل" میں نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم صغیر میں نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "قیامت کے دن"۔

2105 - وَعَنْ یزِیْد بن مُعَاوِیَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه كتب اِلَی اَهْلِ الْبَصْرَة سَلام عَلَیْكُمْ اما بعد فَاِن رجلا سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زماما من شعر من مغنم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَالتنِیْ زماما من نَار لم یكن لَك اَن تسالنیه وَلَمْ یكن لی اَن اعْطِیه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِی الْمَرَاسِیل اَیْضا

❀❀ یزید بن معاویہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اس نے اہل بصرہ کی طرف خط میں لکھا:

"تم لوگوں پر سلام ہو! امابعد! ایک مرتبہ ایک شخص نے مالِ غنیمت میں سے بال کی بنی ایک لگام' نبی اکرم ﷺ سے مانگی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے آگ سے بنی ہوئی لگام مجھ سے مانگ لی ہے' تمہیں یہ حق نہیں ہے کہ تم یہ مجھ سے مانگو اور مجھے یہ حق نہیں ہے' کہ یہ میں تمہیں دوں"۔

یہ روایت بھی امام ابوداؤد نے "مراسیل" میں نقل کی ہے۔

2106 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اما بعد فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من یكتم غالا فَاِنَّهُ مثله–رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

یكتم غالا ای یستر عَلَیْهِ

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ منقول ہے: وہ فرماتے ہیں: امابعد! نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے تھے:

"جو شخص خیانت کرنے والے کو چھپائے گا' وہ اُس کی مانند شمار ہوگا"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔ متن کے الفاظ خیانت کرنے والے کو چھپائے گا' اس سے مراد یہ ہے: اُس کی پردہ

پوشی کرے گا۔

7 - التَّرْغِيْب فِي الشَّهَادَة وَمَا جَاءَ فِيْ فضل الشُّهَدَاءِ

باب: شہادت کے بارے میں ترغیبی روایات

شہداء کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2107 - عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَحَد يدْخل الْجَنَّة يحب اَن يرجع اِلَى الدُّنْيَا وَاَن لَهُ مَا على الْاَرْض من شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيد فَاِنَّهُ يتَمَنَّى اَن يرجع اِلَى الدُّنْيَا فَيقْتل عشر مَرَّات لما يرى من الْكَرَامَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ: لما يرى من فضل الشَّهَادَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جنت میں داخل ہونے والا کوئی بھی شخص اس بات کو پسند نہیں کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس چلا جائے' اگرچہ اسے دنیا میں واپس جا کر روئے زمین پر موجود تمام چیزیں مل سکتی ہوں' البتہ شہید کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ وہ یہ آرزو کرے گا کہ وہ دنیا کی طرف واپس جائے اور اسے دس مرتبہ شہید کیا جائے' کیونکہ وہ اس کی عظمت دیکھ لے گا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھ لے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2108 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُؤْتى بلرَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجنَّة فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهُ يَا بن آدم كَيفَ وجدت مَنْزِلك فَيَقُوْلُ اَى رب خير منزل فَيَقُوْلُ سل وتمنه فَيَقُوْلُ وَمَا اَسأَلك وأتمنى اَسأَلك اَن تردنى اِلَى الدُّنْيَا فاقتل فِيْ سَبِيْلك عشر مَرَّات لما يرى من فضل الشَّهَادَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اہل جنت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا' اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: اے ابن آدم! تم نے اپنے ٹھکانے کو کیسے پایا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ بہترین ٹھکانہ ہے' پروردگار فرمائے گا: تم مانگو! وہ عرض کرے گا میں تجھ سے کیا مانگوں اور کیا آرزو کروں؟ میں تجھ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے دنیا میں واپس بھیج دے' تاکہ مجھے تیری راہ میں' دس مرتبہ شہید کیا جائے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شہادت کی فضیلت دیکھ لے گا''

یہ روایت امام نسائی' امام حاکم نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2109 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِيَدِهٖ لَوَدِدْت اَن اغزو فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فاقتل ثُمَّ اغزو فاقتل ثُمَّ اغزو فاقتل

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم فِیْ حَدِيْثٍ تقدم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے' میری یہ خواہش ہے میں اللہ کی راہ میں' جنگ میں حصہ لوں اور مجھے شہید کر دیا جائے' پھر جنگ میں حصہ لوں' پھر شہید کر دیا جائے' پھر میں جنگ میں حصہ لوں' پھر مجھے شہید کر دیا جائے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' اور یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2110 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يغْفر للشهيد كل ذَنْب اِلَّا الدّين–رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شہید کے ہر گناہ کی مغفرت ہو جاتی ہے' البتہ قرض کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2111 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فيهم فَذكر اَن الْجِهَاد فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْإِيمَان بِاللّٰهِ افضل الْاَعْمَال فَقَامَ رجل فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن قتلت فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تكفر عنى خطايای فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِن قتلت فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنت صابر محتسب مقبل غير مُدبر ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيفَ قلت قَالَ اَرَاَيْت اِن قتلت فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اتكفر عنى خطايای فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نعم اِن قتلت وَاَنت صابر محتسب مقبل غير مُدبر اِلَّا الدّين فَاِن جِبْرَائِيل قَالَ لی ذٰلِك

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ذکر کی: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا' تمام اعمال سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتا ہوں' تو کیا میرے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اگر تم اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتے ہو' اگر تم صبر کرنے والے ہو' ثواب کی امید رکھنے والے ہو (دشمن کی طرف) رُخ کیے ہوئے ہو' پیٹھ نہ پھیرے ہوئے ہو (تو تمہیں یہ اجر حاصل ہوگا) پھر نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتا ہوں تو کیا میرے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اگر تم ایسی حالت میں قتل ہوئے ہو کہ تم صبر کرنے والے ہو اور ثواب کی امید رکھنے والے ہو (دشمن کی طرف) رُخ کیے ہوئے ہو پیٹھ نہ پھیرے ہوئے ہو (تو تمہیں یہ اجر حاصل ہوگا) البتہ قرض کا معاملہ مختلف ہے (وہ معاف نہیں ہوگا) جبریل نے مجھے یہ بات بتائی ہے"۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2112 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ عمیرَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من نفس مسلمة یقبضهَا رَبهَا تحب اَن ترجع اِلَیکُمْ وَاَن لَهَا الدُّنیَا وَمَا فِیهَا غیر الشَّهِید قَالَ ابْن اَبِیْ عمیرَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَن اقتل فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَحَبَّ اِلَیَّ من اَن یکون لی اَهْلِ الْوَبر والمدر

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَہ

اَهْلِ الْوَبر هم الَّذِیْنَ لَا یأوون اِلٰی جِدَار من الْاَعْرَاب وَغَیْرِهِمْ وَاَهْلِ الْمدر اَهْلِ الْقرٰی والأمصار والمدر محرکا هُوَ الطین الصلب المستحجر

❀❀ حضرت ابن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے' جس کی روح اس کا پروردگار قبض کر لے اور پھر وہ اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ تم لوگوں کی طرف واپس آئے' خواہ اسے دنیا اور اس میں موجود سب کچھ مل جائے' البتہ شہید کا معاملہ مختلف ہے"۔

حضرت ابن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ مجھے دیہاتوں اور شہروں والوں (کی تمام تر نعمتیں) مل جائیں"

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ "اہل الوبر" سے مراد وہ لوگ ہیں' جو دیہاتی ہوتے ہیں' اور وہ کسی دیوار کی پناہ میں نہیں آتے (یعنی کچے جھونپڑوں میں رہتے ہیں) جبکہ "اہل مدر" سے مراد بستی اور شہروں کے رہنے والے لوگ ہیں' "المدر" حرکت کے ساتھ ہے' اس سے مراد سخت مٹی ہے' جسے پتھر کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے (یعنی اینٹ بنا کر استعمال کیا جاتا ہے)۔

2113 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ غَابَ عمی أنس بن النَّضر عَن قتال بدر فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ غبت عَن اَوَّل قتال قَاتَلت الْمُشْرِکین لَئِن اشهدنی اللّٰہ قتال الْمُشْرِکین لیرین اللّٰہ مَا اصنع فَلَمَّا کَانَ یَوْم اُحُد وانکشف الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اعْتَذر اِلَیْك مِمَّا صنع هَؤُلَاءِ یَعْنِیْ اَصْحَابه وَاَبْرَا اِلَیْك مِمَّا صنع هَؤُلَاءِ

يَعْنِيْ الْمُشْرِكِيْن ثُمَّ تقدم فَاسْتَقْبلهُ سعد بن معَاذ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا سعد بن معَاذ الْجَنَّة وَرب النَّضر انِّيْ اجد رِيْحهَا دون احد قَالَ سعد فَمَا اسْتَطَعْت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اصنع مَا صنع قَالَ انس فَوَجَدنَا بِهِ بضعا وَثَمَانِيْنَ ضَرْبَة بِالسَّيْفِ اَوْ طعنة بِرُمْح اَوْ رمية بِسَهْم ووجدناه قد قتل وَقد مثل بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَمَا عرفه اَحَد اِلَّا اُخْته ببنانه فَقَالَ انس كُنَّا نرى اَوْ نظن اَن هٰذِهِ الْاٰيَة نزلت فِيْهِ وَفِيْ اشباهه (من الْمُؤْمِنِيْنَ رجال صدقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰه عَلَيْهِ) الْاَحْزَاب ... اِلٰى آخر الْاٰيَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ

الْبضْع بِفَتْح الْبَاء وَكسرهَا اَفْصح وَهُوَ مَا بَيْنَ الثَّلَاث اِلَى التسع وَقِيْلَ مَا بَيْنَ الْوَاحِد اِلٰى اَرْبَعَة وَقِيْلَ من اَرْبَعَة اِلٰى تِسْعَة وَقِيْلَ هُوَ سَبْعَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مشرکین کے ساتھ جو پہلی جنگ کی میں اس میں شریک نہیں ہو سکا اب اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین کے ساتھ جنگ میں شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ یہ دکھا دے گا کہ میں کیا کرتا ہوں؟ (راوی کہتے ہیں:) جب غزوۂ احد کا موقع آیا اور مسلمان ادھر ادھر بکھر گئے تو انہوں نے (یعنی میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے) یہ کہا: اے اللہ! ان لوگوں نے جو کچھ کیا ہے میں اس کے حوالے سے تیری بارگاہ میں معذرت پیش کرتا ہوں (انہوں نے اپنے ساتھیوں کے بارے میں یہ بات کہی) اور ان لوگوں نے جو کچھ کیا ہے"۔ اس کے حوالے سے میں تیرے سامنے بری الذمہ ہونے کا اقرار کرتا ہوں (ان کی مراد یہ تھی کہ مشرکین نے جو کیا ہے اس سے میں بری الذمہ ہوں) پھر وہ آگے بڑھے ان کے سامنے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ آئے تو انہوں نے کہا: اے سعد بن معاذ! جنت نضر کے پروردگار کی قسم ہے مجھے جنت کی خوشبو اُحد کی دوسری طرف سے آرہی ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! انہوں نے جو کیا (یعنی جس طرح لڑائی میں حصہ لیا) میں ایسا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ان کے جسم پر تلوار نیزے اور تیر کے 80 سے زیادہ نشانات پائے اور ہم نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ انہیں شہید کرنے کے بعد ان کے جسم کی بے حرمتی بھی مشرکین نے کی تھی اور ان کی شناخت ان کے انگلیوں کے پوروں سے ہو سکی تھی اور وہ بھی ان کی بہن نے پہچانی تھیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم یہ رائے رکھتے تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ہم یہ گمان کرتے تھے کہ یہ آیت ان کے بارے میں اور ان جیسے دیگر حضرات کے بارے میں نازل ہوئی تھی:

"اہل ایمان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کر دکھایا ہے"۔ یہ آیت آخر تک نقل کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم اور امام نسائی نے بھی نقل کیا

ہے۔

لفظ ''البضع'' میں ب پر زبر بھی پڑھی گئی ہے' اور زیر بھی پڑھی گئی ہے' اور یہ زیادہ بہتر ہے' اس سے مراد تین سے لے کے نو تک کا عدد ہے' ایک قول کے مطابق ایک سے لے کر چار تک کا' اور ایک قول کے مطابق چار سے لے کے نو تک کا اور ایک قول کے مطابق سات کا عدد مراد ہوتا ہے۔

2114 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيت اللَّيْلَة رجلَيْنِ اتيانى فصعدا بِى الشَّجَرَة فادخلانى دَارا هِيَ أحسن وَأفضل لم أر قطّ احسن مِنْهَا قَالَا لى اما هٰذِه فدار الشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيل تقدم

❀❀ حضرت سمرہ جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گزشتہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے' انہوں نے مجھے ایک ایسی جگہ پر داخل کیا' جو سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ فضیلت والی تھی' میں نے اس سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی' ان دونوں نے مجھ سے کہا: یہ شہداء کا ٹھکانہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے ایک طویل حدیث میں نقل کی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2115 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جِيْءَ بِاَبِيْ إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد مثل بِهِ فَوضع بَيْن يَدَيْهِ فَذَهَبت أكشف عَنْ وَجهه فنهانى قومِى فَسمع صَوْت صائحة فَقِيْلَ ابْنة عَمْرو أَوْ أُخْت عَمْرو فَقَالَ لم تبْكى أَوْ لَا تبْكى مَا زَالَت الْمَلَائِكَة تظله باجنحتها

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد (کی میت) کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا' ان کے جسم کی بے حرمتی کی گئی تھی' ان کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا' میں آگے بڑھ کر ان کے چہرے سے کپڑا ہٹانے لگا' تو میری قوم نے مجھے اس سے منع کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خاتون کے چیخنے کی آواز سنی' تو یہ بات بتائی گئی' یہ عمرو کی صاحبزادی ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) عمرو کی بہن ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) تم نہ روؤ! کیونکہ فرشتوں نے مسلسل اپنے پروں کے ذریعے اس پر سایہ کیا ہوا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2116 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما قتل عبد اللّٰه بن عَمْرو بن حرَام يَوْم أحد قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابر أَلا أخبرك مَا قَالَ اللّٰه لابيك قلت بلَى قَالَ مَا كلم اللّٰه أَحَدًا إِلَّا من وَرَاء حجاب و كلم أَبَاك كفاحا فَقَالَ يَا عبد اللّٰه تمن عَلَيّ أعطك قَالَ يَا رب تحيينى فاقتل فِيك ثَانِيَة قَالَ إِنَّهُ سبق منى أَنهم إِلَيْهَا

لَا يرجعُوْنَ قَالَ يَا رب فابلغ من ورائى فَانْزل الله هٰذِهِ الْاٰيَة (وَلَا تحسبن الَّذِيْنَ قتلوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بل اَحيَاء) آل عمران-الْاٰيَة كلهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اَيْضًا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ :حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد) کو غزوۂ اُحد کے موقع پر قتل کر دیا گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جابر! کیا میں تمہیں نہ بتاؤں؟ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد سے کیا فرمایا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے ساتھ حجاب کے پیچھے سے کلام کیا' لیکن اس نے تمہارے والد کے ساتھ کسی حجاب کے بغیر کلام کیا' اور فرمایا: اے عبداللہ! تم میرے سامنے آرزو کرو! میں تمہیں' وہ چیز عطا کروں گا' اس نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو مجھے دوبارہ زندہ کر دے' تاکہ مجھے دوبارہ تیری راہ میں قتل کر دیا جائے تو پروردگار نے فرمایا: میری طرف سے یہ بات پہلے طے ہو چکی ہے کہ لوگ دوبارہ دنیا کی طرف نہیں جائیں گے' تو عبداللہ نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو میرے پیچھے والوں تک یہ پیغام پہنچا دے' تو اللہ تعالیٰ نے آیات نازل کی:

''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جاتے ہیں' تم انہیں ہرگز مردہ گمان نہ کرو' بلکہ وہ زندہ ہیں'' .....یہ پوری آیت ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2117 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت جَعْفَر بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ملكا يطير فِي الْجَنَّة ذَا جناحين يطير مِنْهَا حَيْثُ شَاءَ مقصوصة قوادمه بالدماء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں نے جعفر بن ابوطالب کو ایک فرشتے کی شکل میں دیکھا' جو جنت میں اُڑتا ہوا جا رہا تھا' اس کے دو پر تھے' وہ ان کے ذریعے جہاں چاہتا تھا' اُڑ کر چلا جاتا تھا اور اس کے جسم پر خون لگا ہوا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک حسن ہے۔

2118 - وَعَنْ سَالم بن اَبِي الْجَعْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اريهم النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوم فَرَاى جعفرا ملكا ذَا جناحين مضرجين بالدماء وَزيد مُقَابِله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَهُوَ مُرْسل جيد الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ كَانَ جَعْفَر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قد ذهبت يَدَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَوْم مُؤْتَة فابدله بهما جناحين فَمن أجل ذَلِكَ سمي جعفرا الطيار

❀❀ حضرت سالم بن ابوالجعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دو لوگ دکھائے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو ایک فرشتے کی شکل میں دیکھا' جن کے دو پر تھے' جو خون میں لت پت تھے اور حضرت زید (بن حارثہ رضی اللہ عنہ) اُن کے مقابل موجود تھے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' یہ روایت مرسل ہے' اور سند کے اعتبار سے عمدہ ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ غزوۂ موتہ کے موقع پر' اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں انہیں دو پر عطا کر دیے' اسی وجہ سے ان کا نام "جعفر طیار" ہے۔

2119 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَنِيْئًا لَكَ يَا عبد الله أبوك يطير مَعَ الْمَلَائِكَةِ فِي السَّمَاءِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے عبداللہ! تمہیں مبارک ہو' تمہارا والد آسمان میں فرشتوں کے ساتھ اُڑتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2120 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أنه كَانَ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ قَالَ فالتمسنا جَعْفَر بن أَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فوجدناه فِي الْقَتْلٰى فَوَجَدْنَا بِمَا أقبل من جسده بضعا وَتِسْعين بَيْن ضَرْبَة ورمية وطعنة

وَفِيْ رِوَايَةٍ فعددنا بِهِ خمسين طعنة وضربة لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ فِيْ دبره—رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: وہ غزوۂ موتہ میں شریک ہوئے تھے' وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا' تو انہیں مقتولین میں پایا' ہم نے ان کے جسم کے سامنے والے حصے پر ۹۰ سے زیادہ ضربوں' تیروں اور زخموں کے نشان پائے"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہم نے ان کو شمار کیا' تو وہ پچاس نشانات تھے' جو ضربوں اور زخمی کرنے کے تھے' اور ان میں سے کوئی بھی نشان ان کی پشت کی طرف نہیں تھا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2121 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زيدا وجعفرا وَعبد اللّٰه بن رَوَاحَة وَدفع الرَّايَة إِلٰى زيد فأصيبوا جَمِيْعًا قَالَ أنس فنعاهم رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبل أَن يَجِيْءَ الْخَبَر فَقَالَ أخذ الرَّايَة زيد فأصيب ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَر فأصيب ثُمَّ أَخَذَهَا عبد اللّٰه بن رَوَاحَة فأصيب ثُمَّ حد

2121-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر مناقب حدث عن البراء رضي الله عنه' حديث: 5265' السنن الكبرٰى للنسائي' كتاب السير' إذا قتل صاحب الراية فلم يأخذ الراية بعده أمير' حديث: 8334' مسند أحمد بن حنبل' - حديث عبد الله بن جعفر بن أبي طالب رضي الله عنه حديث 1702' المعجم الكبير للطبراني' باب الجيم' جعفر بن أبي طالب' حديث: 1445

الرَّايَة سيف من سيوف اللّٰه خَالِدِ بْن الْوَلِيدقَالَ فَجعل يحدث النَّاس وَعَيناهُ تَذْرِفَانِ-وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: وَمَا يسرهم أنهم عندنَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھجوایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا حضرت زید رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا' پھر یہ تمام لوگ شہید ہو گئے' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شہادت کی اطلاع آنے سے پہلے ہی' ان کی شہادت کے بارے میں بتا دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زید نے جھنڈا لیا' وہ شہید ہو گیا' پھر جعفر نے اسے حاصل کر لیا' وہ شہید ہو گیا' پھر عبداللہ بن رواحہ نے اسے پکڑا وہ شہید ہو گیا' پھر وہ جھنڈا' اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد بن ولید نے پکڑ لیا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو یہ پسند نہیں ہے کہ وہ ہمارے پاس ہوتے۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2122 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْجِهَاد افضل قَالَ اَن يعقر جوادك ويهراق دمك

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من حَدِيْثِ عَمْرو بن عبسة قَالَ اتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَذكره

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تمہارے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں اور تمہارا خون بہا دیا جائے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی.. اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

2123 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يجد الشَّهِيد من مس الْقَتْل اِلَّا كَمَا يجد اَحَدُكُمْ من مس القرصة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہید قتل ہونے سے اتنی تکلیف ہی محسوس کرتا ہے' جتنی کسی شخص کو چیونٹی کے کاٹنے سے محسوس ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں:

یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2124 - وَعَنْ كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَرْوَاح الشُّهَدَاءِ فِيْ اَجْوَاف طير خضر تعلق من ثَمَر الْجَنَّة اَوْ شجر الْجنَّة

رَوَاهُ التِرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

تعلق بِفَتْح الْمُثَنَّاة فَوق وَعين مُهْمِلَة وَضم اللَّام اَى ترعى من اَعالى شجر الْجنَّة

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شہداء کی ارواح' سبز پرندوں کے پیٹوں میں رہتی ہیں' وہ جنت کے پھلوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جنت کے درختوں کے ساتھ لٹکے رہتے ہیں''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے

لفظ ''تعلق'' میں 'ت' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ع' ہے' اس کے بعد 'ل' پر پیش ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ جنت کے درختوں کے اوپر والے حصوں میں کھاتی پیتی ہیں۔

2125 - وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشَّهِيد يشفع فِيْ سَبْعِيْنَ من اَهْل بَيته

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شہید اپنے اہل خانہ میں سے 70 افراد کی شفاعت کرے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2126 - وَعَنْ عتبَة بن عبد السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَتْلٰى ثَلَاثَة رجل مُؤْمِن جَاهد بِنَفْسِهِ وَمَاله فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذا لَقِي الْعَدو وَقَاتلهمْ حَتّٰى يقتل فَذٰلِكَ الشَّهِيد الممتحن فِيْ جنَّة اللّٰه تَحت عَرْشه لَا يفضله النَّبِيُّوْنَ اِلَّا بِفضل دَرَجَة النُّبُوَّة وَرجل فرق على نَفْسه من الذُّنُوْب والخطايا جَاهد بِنَفْسِهِ وَمَاله فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى اِذا لَقِي الْعَدو قَاتل حَتّٰى يقتل فَتلك ممصمصة محت ذنُوبه وخطاياه اِن السَّيْف محاء للخطايا وَادْخل من اَى اَبْوَاب الْجَنَّة شَاءَ فَاِن لَهَا ثَمَانِيَة اَبْوَاب ولجهنم سَبْعَة اَبْوَاب وَبَعضهَا افضل من بعض وَرجل مُنَافِق جَاهد بِنَفْسِهِ وَمَاله حَتّٰى اِذا لَقِي الْعَدو قَاتل فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يقتل فَذٰلِكَ فِي النَّار اِن السَّيْف لَا يمحو النِّفَاق

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ

الممتحن بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمَلَة هُوَ المشروح صَدره وَمِنْه (أُولَئِكَ الَّذِينَ امتحن اللّٰه قُلُوبهم للتقوى) الحجرات ۔ اَی شرحها ووسعها ۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَحْمَد فَذٰلِكَ المفتخر فِیْ خیمة اللّٰه تَحت عَرْشه وَلَعَلَّه تَصْحِیف

وَفرق بِكَسْر الرَّاء اَی خَائِف وجزع والممصمصة بِضَم الْمِیم الْاَوَّلی وَفتح الثَّانِیَة وَكسر الثَّالِثَة وبصادین مهملتین هِیَ الممحصة المكفرة

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد سلمی' جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''(جنگ میں) قتل ہونے والے تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک وہ شخص جو مومن ہو' اور اپنی جان اور مال کے ساتھ' اللہ کی راہ میں جہاد کرے' یہاں تک کہ جب دشمن کے سامنے آئے' تو اس سے لڑتا ہوا قتل ہو جائے' یہ ایسا شہید ہے' جو اللہ تعالیٰ کی جنت میں اس کے عرش کے نیچے ہوگا' انبیاء کو اس پر صرف نبوت کے مرتبے کے حوالے سے فضیلت حاصل ہوگی' ایک وہ شخص ہے' جو گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے' پھر اپنے مال اور جان کے ہمراہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے' یہاں تک کہ جب دشمن کے سامنے آتا ہے' تو اس سے لڑائی کرتے ہوئے مارا جاتا ہے' تو یہ بہتری کی حالت میں ہوگا' جس کے گناہ اور خطائیں مٹا دیے جائیں گے' کیونکہ تلوار گناہوں کو مٹا دیتی ہے' یہ جنت کے جس بھی دروازے میں سے چاہے گا' اس میں سے داخل ہو جائے گا' اس لئے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں' اور جہنم کے سات دروازے ہیں' اور ان میں سے کچھ دوسروں پر فضیلت رکھتے ہیں' ایک وہ شخص ہے' جو منافق ہوتا ہے' وہ اپنے مال اور جان کے ساتھ جنگ میں حصہ لیتا ہے' یہاں تک کہ جب دشمن کا سامنا کرتا ہے' تو لڑتا ہے' یہاں تک کہ مارا جاتا ہے' وہ جہنم میں جائے گا' کیونکہ تلوار نفاق کو نہیں مٹا سکتی''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

لفظ ''الممتحن'' میں 'ح' پر زبر ہے' اس سے مراد وہ ہے' جس کا سینہ کشادہ ہو' یہ آیت اسی مفہوم سے تعلق رکھتی ہے:

''یہی وہ لوگ ہیں' جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لیے کشادہ کر دیا'' ۔ یعنی انہیں کھلا اور وسیع کر دیا۔

امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ وہ شخص ہے' جو اللہ تعالیٰ کے عرش کے نیچے اس کے خیمے میں ہوگا''

شاید یہاں پر راوی سے لفظی غلطی ہوئی ہے۔

لفظ ''فرق'' میں 'ر' پر زیر ہے' اس سے مراد خوف کا شکار ہونا' گریہ وزاری کرنا ہے۔

لفظ الممصمصة میں پہلی 'م' پر پیش ہے' اور دوسری پر زبر ہے' اور تیسری پر زیر ہے' اور دو 'ص' ہیں' اس سے مراد ختم کرنے والی' اور کفارہ بننے والی چیز ہے۔

2127 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءِ ثَلَاثَة رجل خرج بِنَفْسِهِ وَمَاله فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يُرِيْدُ اَن يُقَاتل وَلَا يقتل يكثر سَواد الْمُسْلِمِيْن فَإِن مَاتَ اَوْ قتل غفرت لَهُ ذنُوْبه كلهَا واجير من عَذَاب الْقَبْر ويؤمن من الْفَزع ويزوج من الْحور الْعين وحلت عَلَيْهِ حلَّة الْكَرَامَة وَيُوضَع على رَأسه تَاج الْوَقَار والخلد وَالثَّانِیْ خرج بِنَفسِهِ وَمَاله محتسبا يُرِيْدُ اَن يقتل وَلَا يقتل فَإِن مَاتَ اَوْ قتل كَانَت ركبته مَعَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيل الرَّحْمٰن عَلَيْهِ السَّلام بَيْن يَدى اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالى (فِیْ مقْعد صدق عِنْد مليك مقتدر) الْقَمَر وَالثَّالِث خرج بِنَفسِهِ وَمَاله محتسبا يُرِيْدُ اَن يقتل وَيقتل فَإِن مَاتَ اَوْ قتل جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة شاهرا سَيْفه وَاضعه على عَاتِقه وَالنَّاس جاثون على الركب يَقُوْلُ اَلا افسحوا لنا فَإِنَّا قد بذلنا دماء نا وَاَمْوَالنَا لِلّٰه تَبَارَك وَتَعَالى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ لَو قَالَ ذٰلِكَ لاِبْرَاهِيْمَ خَلِيل الرَّحْمٰن عَلَيْهِ السَّلام اَوْ لنَبِیّ من الْاَنْبِيَاء لزحل لَهُمْ عَن الطَّرِيْق لما يرى من وَاجِب حَقهم حَتّٰى يَأْتُوا مَنَابِر من لور تَحت الْعَرْش فيجلسوا عَلَيْهَا ينظرُوْنَ كَيفَ يقْضى بَيْنَ النَّاس لَا يَجِدُوْنَ غم الْمَوْت وَلَا يغتمون فِی البرزخ وَلَا تفزعهم الصَّيْحَة وَلَا يهمهم الْحساب وَلَا الْمِيْزَان وَلَا الصِّرَاط ينظرُوْنَ كَيفَ يقْضى بَيْنَ النَّاس وَلَا يسْأَلُوْن شَيْئًا اِلَّا اُعْطُوْا وَلَا يشفعون فِیْ شَیْءٍ اِلَّا شفعوا فِيْهِ ويعطون من الْجَنَّة مَا اَحَبُّوا ويتبوؤون من الْجَنَّة حَيْثُ اَحَبُّوا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِیّ والأصبهانی وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

زحل بالزای والحاء الْمُهْمَلَة كَذَا فِیْ رِوَايَة الْبَزَّار وَقَالَ الْاَصْبَهَانِیّ فِیْ رِوَايَته لتنحى لَهُمْ عَن الطَّرِيْق وَمعنى زحل وَتَنَحَّى وَاحِد

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہدا تین قسم کے ہوتے ہیں' ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان کو لے کر نکلتا ہے' اس کا ارادہ صرف جنگ میں حصہ لینے کا' یا قتل ہونے کا نہیں ہوتا' وہ مسلمانوں کی تعداد زیادہ کرنا چاہتا ہے' اگر وہ مر جاتا ہے' یا قتل ہو جاتا ہے' تو اس کے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' اور اسے قبر کے عذاب سے محفوظ کر دیا جائے گا' اور اسے قیامت کے خوف سے نجات مل جائے گی اس کی شادی حور عین کے ساتھ ہوگی اور اسے کرامت کا حلہ پہنایا جائے گا' اور اس کے سر پر وقار کا اور خلد کا تاج رکھ جائے گا' دوسرا وہ شخص ہے' جو ثواب کی امید رکھتے ہوئے' اپنے مال اور جان کو لے کر نکلتا ہے' وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ جنگ میں حصہ لے گا لیکن قتل نہیں ہوگا' اگر وہ مر جاتا ہے' یا قتل ہو جاتا ہے' تو اس کا گھٹنا' اللہ تعالیٰ کے سامنے' حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کے ساتھ ہوگا (جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اقتدار رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں سچائی کا ٹھکانہ''۔

تیسرا وہ شخص ہے' جو اپنی جان اور مال کو ساتھ لے کر نکلتا ہے' اور ثواب کی امید رکھتا ہے' اور وہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ جنگ میں

حصہ لے اور اسے شہید کر دیا جائے' اگر وہ مر جاتا ہے' یا قتل ہو جاتا ہے' تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس نے اپنی تلوار دو سونتا ہوا ہو گا' اور اپنی گردن پر رکھا ہوا ہو گا' لوگ گھٹنوں کے بل جھکے ہوئے ہوں گے' وہ یہ کہے گا: ہمارے لئے راستہ دو! کیونکہ ، نے اپنے خون اور اپنے اموال' اللہ کے لئے خرچ کر دیے ہیں' نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر وہاں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام یا کوئی اور نبی بھی ہوئے' تو وہ اس کو راستہ دے دیں گے' کیونکہ وہ اس کے حق کی ادائیگی کو ملاحظہ کریں گے' یہاں تک کہ وہ لوگ عرش کے نیچے نور کے منبروں پر آ جائیں گے' اور اُن پر بیٹھ کر دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان کیسے حساب ہو رہا ہے؟ ان لوگوں کو موت کا غم نہیں ہو گا' برزخ میں غم نہیں ہو گا' چیخ (یعنی صور پھونکا جانا) انہیں پریشان نہیں کرے گا' حساب انہیں پریشان نہیں کرے گا' میزان اور حساب انہیں پریشان نہیں کریں گے' یہ لوگ دیکھیں گے: لوگوں کے درمیان کیسے فیصلہ ہو رہا ہے؟ یہ لوگ جو بھی چیز مانگیں گے' وہ انہیں دے دی جائے گی' جس کے بارے میں یہ شفاعت کریں گے' ان کے بارے میں شفاعت قبول ہو گی' جنت میں سے' جو یہ چاہیں گے' وہ انہیں دیا جائے گا' جنت میں جہاں یہ چاہیں گے' وہاں ٹھکانہ اختیار کر لیں گے۔

یہ روایت امام بزار' امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے' یہ ایک غریب حدیث ہے۔

لفظ ''زحل'' میں 'ز' ہے' اور 'ر' ہے' بزار کی روایت میں یہ اسی طرح ہے' اصبہانی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تاکہ وہ راستے سے ان کے لئے ہٹ جائیں'' اور ''زحل'' اور ''تنحی'' کا مطلب ایک ہی ہے (یعنی ایک طرف ہو جانا)۔

2128 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا وقف الْعباد لِلْحسابِ جَاءَ قوم واضعى سيوفهم على رقابهم تقطر دَمًا فازدحموا على بَاب الْجَنَّة فَقِيْلَ من هٰؤُلَاءِ قِيْلَ الشُّهَدَاءِ كَانُوْا اَحيَاء مرزوقين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِيْ حَدِيْثٍ يَأْتِيْ بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى وَاِسْنَادُهُ حسن

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندوں کو حساب کے لئے جمع کیا جائے گا' تو کچھ لوگ آئیں گے' جنہوں نے اپنی گردنوں پر تلواریں رکھی ہوئی ہوں گی ان کے خون کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے' وہ جنت کے دروازے پر ہجوم کریں گے' تو دریافت کیا جائے گا' یہ کون لوگ ہیں؟ تو بتایا جائے گا' کہ یہ شہداء ہیں' یہ زندہ تھے اور انہیں رزق دیا جاتا تھا''

یہ روایت امام طبرانی نے' ایک حدیث میں ذکر کی ہے' جو آگے چل کر مکمل طور پر آئے گی' اگر اللہ نے چاہا' اس کی سند حسن ہے۔

2129 - وَعَنْ نعيم بن عمار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الشُّهَدَاءِ افضل قَالَ الَّذِيْنَ اِن يلْقوا فِي الصَّف لَا يلفتون وُجُوْهِهِمْ حَتّٰى يقتلُوْا اُولَئِكَ ينطلقون فِي الغرف الْعلا من الْجَنَّة ويضحك اِلَيْهِمْ رَبّهمْ وَاِذَا ضحك رَبك اِلٰى عبد فِي الدُّنْيَا فَلَا حِسَاب عَلَيْهِ

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى ورواتهما ثِقَات

❀❀ حضرت نعیم بن عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا شہید سب سے افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ کہ جب وہ صف میں شامل ہوتے ہیں' تو اس وقت تک منہ نہیں موڑتے' جب تک انہیں قتل نہیں کر دیا جاتا' یہ لوگ جنت کے اوپر والے بالاخانوں میں چلتے ہوں گے' ان کا پروردگار ان کی طرف دیکھ کر ہنسے گا' جب تمہارا پروردگار دنیا میں کسی بندے کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے' تو اس سے حساب نہیں لیا جاتا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

2130 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افضل الْجِهَاد عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة الَّذِيْنَ يلتقون فِی الصَّفّ الْاَوَّل فَلَا يلفتون وُجُوْهِهِمْ حَتّٰى يقتلُوْا اُولٰئِكَ يتلبطون فِی الغرف من الْجَنَّة يضْحك اِلَيْهِمْ رَبك وَاِذَا ضحك اِلٰى قوم فَلَا حِسَاب عَلَيْهِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

يتلبطون مَعْنَاهُ هُنَا يضطجعون وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد' اُن لوگوں کا ہوگا' جو صف میں (دشمن کے سامنے) آتے ہیں' تو اپنے چہرے نہیں پھیرتے' یہاں تک کہ شہید ہو جاتے ہیں' یہ لوگ جنت کے بالا خانوں میں آرام کریں گے' ان کا پروردگار' اُن کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے' جب وہ کسی قوم کی طرف دیکھ کر ہنس پڑتا ہے' تو ان لوگوں سے حساب نہیں لیا جائے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ یتسطون کا یہاں مطلب' آرام کرنا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2131 - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ اَوَّل ثَلَاثَة يدْ ُوْنَ الْجَنَّة الْفُقَرَاء الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ تتقى بهم المكاره اِذا أمروا سمعُوْا واطاعوا وَاِن كَانَت لرجل مِنْهُم حَاجَة اِلَى السُّلْطَان لم تقض لَهُ حَتّٰى يَمُوْت وَهِی فِیْ صَدره وَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ليدعو يَوْم الْقِيَامَة الْجَنَّة فتاتی بزخرفها وَزِينَتهَا فَيَقُوْلُ اَيْنَ عِبَادِیَ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْا فِیْ سبيلی وَقتلُوْا واُوذوا وَجَاهدُوا فِیْ سبيلی ادخُلُوا الْجَنَّة فيدخلونها بِغَيْر حِسَاب وَتَاْتِی الْمَلَائِكَة فيسجدون فَيَقُوْلُوْنَ رَبنَا نَحْنُ نُسَبِّح بحَمْدك اللَّيْل وَالنَّهَار ونقدس لَك من هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ آثرتهم علينا فَيَقُوْلُ الرب عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ عِبَادِیَ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْا فِیْ سبيلی واُودوا فِیْ سبيلی فَتدخل عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَة من كل بَاب سَلَام عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنعم عُقبى الدَّار

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ لٰكِن مَتنه غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پہلی تین

قسم کے افراد جو جنت میں داخل ہوں گے (ان میں سے ایک) غریب مہاجرین ہیں' کہ مشکل صورت حال میں ان کے ذریعے بچاؤ کیا جاتا ہے' جب انہیں کسی کام کا حکم دیا جاتا ہے' تو وہ اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہیں' اور اگر ان میں سے کسی کو حاکم وقت کے پاس کوئی ضرورت پیش ہو' تو اس کا کام نہ ہو سکے' یہاں تک کہ وہ مر جائیں' اور وہ ضرورت اس کے سینے میں ہی رہ جائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جنت کے بارے میں حکم دے گا' اسے آرائش وزیبائش کے ہمراہ سجایا جائے گا' پھر پروردگار فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں؟ جو میری راہ میں جنگ میں حصہ لیتے تھے' اور شہید ہوئے' انہیں اذیت پہنچائی گئی' ان لوگوں نے میری راہ میں جہاد کیا' تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ! وہ اس میں کسی حساب کے بغیر داخل ہو جائیں گے' پھر فرشتے آئیں گے اور سجدے میں گر جائیں گے' پھر عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم دن رات تیری پاکی بیان کرتے ہیں' تیری تقدیس بیان کرتے ہیں' یہ کون لوگ ہیں؟ جنہیں تو نے ہم پر ترجیح دی ہے' تو پروردگار فرمائے گا: یہ میرے وہ بندے ہیں' جنہوں نے میری راہ میں جنگ میں حصہ لیا' انہیں میری راہ میں اذیت پہنچائی گئی' تو فرشتے ہر دروازے سے ان لوگوں کے پاس جائیں گے' اور یہ کہیں گے:

''تم پر سلام ہو' اس چیز کی وجہ سے' جو تم نے صبر کیا اور آخرت کا ٹھکانہ' بہترین ہے''۔

یہ روایت اصبہانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' تاہم اس کا متن غریب ہے۔

2132 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا اُخبرکُمْ عَن الأجود الأجود اللّٰہ الأجود الأجود وَاَنا اَجود ولد آدم واجودهم من بعدی رجل علم علما فنشر علمه یبْعَث یَوْم الْقِیَامَة اُمة وَحده وَرجل جاد بِنَفسِهِ للّٰہ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰی یقتل

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تم لوگوں کو سب سے زیادہ سخی کے بارے میں نہ بتاؤں؟ سب سے زیادہ سخی' اللہ تعالیٰ ہے' جو سب سے زیادہ سخی ہے' اور اولاد آدم میں' سب سے زیادہ سخی میں ہوں' اور میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے' جو علم حاصل کرتا ہے' اور پھر اپنے علم کو پھیلاتا ہے' اسے قیامت کے دن ایک امت کے طور پر اٹھایا جائے گا' ایک وہ شخص (سب سے زیادہ سخی ہے) جو اپنی جان کے ہمراہ' اللہ کی راہ میں جاتا ہے' اور شہید ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2133 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل حَدِیْثٍ قبله وَمَتنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن للشهید عِنْد اللّٰہ سبع خِصَال اَن یغْفر لَهُ فِیْ اَوَّل دفْعَة من دَمه وَیری مَقْعَده من الْجَنَّة ویحلی حلَّة الْاِیمَان ویجار من عَذَاب الْقَبْر ویامن من الْفَزع الْاَکْبَر وَیُوضَع عَلٰی رَاْسه تَاج الْوَقار الیاقوتة مِنْهُ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ویزوج ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ زَوْجَة من الْحور الْعین ویشفع فِیْ

سَبْعِيْنَ اِنْسَانا من اَقَارِبه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس سے پہلے والی روایت کی مانند نقل کرتے ہیں' تاہم اس کا متن یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شہید کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' سات خصوصیات ہوں گی' ایک یہ کہ شہید کا پہلا خون کا قطرہ گرنے سے پہلے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لیتا ہے' اور وہ ایمان کا حلہ پہنتا ہے' اور اسے قبر کے عذاب سے بچایا جائے گا' اور قیامت کی گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا' اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا' جس کا ایک یاقوت' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگا' اور اس کی حور عین سے تعلق رکھنے والی ۷۲ حوروں کے ساتھ شادی کر دی جائے گی اور اس کے قریبی رشتہ داروں میں سے' ۷۰ افراد کے بارے میں' اس کی شفاعت قبول ہوگی''

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور امام احمد کی نقل کردہ روایت کی سند حسن ہے۔

2134 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معدیکرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للشهيد عِنْد اللّٰه سِتّ خِصَال يغْفر لَهُ فِيْ اَوَّل دفْعَة وَيرى مَقْعَده من الْجَنَّة ويجار من عَذَاب الْقَبْر ويامن من الْفَزع الْاَكْبَر وَيُوضَع على رَأسه تَاج الْوَقار الياقوتة مِنْهُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ويزوج اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ من الْحور الْعين ويشفع فِيْ سَبْعِيْنَ من اَقَارِبه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث صَحِيْح غَرِيْب الدفعة بِضَم الدَّال الْمُهْملَة وَسُكُون الْفَاء وَهِي الدفقة من الدَّم وَغَيْره

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہید کو اللہ ں کی بارگاہ چھ خصوصیات حاصل ہوں گی' خون پہلا قطرہ گرنے کے ساتھ ہی اس کی مغفرت ہو جائے گی' وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ لے گا' اسے قبر کے عذاب سے محفوظ رکھا جائے گا' بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت کی ہولناکی) سے' وہ محفوظ ہوگا' اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا' جس کا ایک یاقوت' دنیا اور اس میں موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہوگا' اس کی شادی 72 حور عین سے کی جائے گی' اور وہ اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے 70 افراد کے بارے میں شفاعت کرے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

لفظ'' الدفعة'' میں' د' پر پیش ہے' اس کے بعد' ف' ساکن ہے' اس سے مراد' خون یا کسی اور چیز کا اُچھل کر گرنا ہے۔

2135 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰه من قطرتين واثرين قَطْرَة دموع من خشيَة اللّٰه وقطرة دم تهراق فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَما الاثران فاثر فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَثر فِيْ فَرِيضَة من فَرَائض اللّٰه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی چیز دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ محبوب نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے نکلنے والے آنسوؤں کا قطرہ اور خون کا وہ قطرہ جسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہایا گیا ہو جہاں تک دو نشانات کا تعلق ہے ایک وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں لگتا ہے اور ایک وہ نشان جو اللہ تعالیٰ کا فرض ادا کرتے ہوئے (یعنی نمازی کی پیشانی پر) بنتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2136 - وَعَنْ مُجَاهِد عَن يزِيْد بن شَجَرَة وَكَانَ يزِيْد بن شَجَرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِمَّن يصدق قَوْله فعله خَطَبَنَا فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اذْكروا نعْمَة اللّٰه عَلَيْكُمْ مَا احسن نعْمَة اللّٰه عَلَيْكُمْ ترى من بَيْن اَخْضَر واحمر واصفر وَفِي الرِّجَال مَا فِيْهَا وَكَانَ يَقُوْلُ اِذا صف النَّاس للصَّلَاة وصفوا لِلْقِتَالِ فتحت اَبْوَاب السَّمَاء وابواب الْجَنَّة وغلقت اَبْوَاب النَّار وزين الْحور الْعين واطلعن فَاِذَا اَقبل الرجل قُلْنَ اللّٰهُمَّ انصره وَاِذَا ادبر احْتَجِبْنَ مِنْهُ وقلن اللّٰهُمَّ اغْفِر لَهُ فانهكوا وُجُوْه الْقَوْم فدى لكم اَبِيْ وَاُمي وَلَا تخزوا الْحور الْعين فَاِن اَوَّل قَطْرَة تنضح من دَمه تكفر عَنْهُ كل شَيْءٍ عمله وَينزل اِلَيْهِ زوجتان من الْحور الْعين يمسحان التُّرَاب عَنْ وَجهه ويقولان فدانا لَك وَيَقُوْلُ فدانا لَكمَا ثُمَّ يكسى مائَة حلَّة من نسج بني آدم وَلٰكِن من نبت الْجَنَّة لَو وضعن بَيْن اصبعين لوسعن وَكَانَ يَقُوْلُ نبت اَن السيوف مَفَاتِيح الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من طَرِيْقين اِحْدَاهمَا جَيِّدَة صَحِيْحَة وَالْبَيْهَقِيّ فِيْ كتاب الْبَعْث اِلَّا اَنه قَالَ فَاِن اَوَّل قَطْرَة تقطر من دم اَحَدُكُمْ يحط اللّٰه عَنْهُ بهَا خطاياه كَمَا يحط الْغُصْن من ورق الشّجر وتبتدره اثْنَتَانِ من الْحور الْعين وتمسحان التُّرَاب عَنْ وَجهه ويقولان فدانا لَك وَيَقُوْلُ فدانا لَكمَا فيكسى مائَة حلَّة لَو وضعت بَيْن اُصْبُعِي هَاتين لوسعتاهما لَيست من نسج بني آدم وَلٰكِنهَا من نبَات الْجَنَّة مكتوبون عِنْد اللّٰه بِاَسْمَائِكُم وسمائكم .. الْحَدِيْث

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ اَيْضًا عَن يزِيْد بن شَجَرَة مَرْفُوْعًا مُخْتَصِرًا وَعَنْ جدان اَيْضًا مَرْفُوْعًا وَالصَّحِيْح الْمَوْقُوْف مَعَ اَنه قد يُقَال اِن مثل هٰذَا لَا يُقَال من قبل الرَّاْى فسبيل الْمَوْقُوْف فِيْهِ سَبِيْل الْمَرْفُوْع وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

وَيزِيْد بن شَجَرَة بالشين الْمُعْجَمَة وَالْجِيم مفتوحتين قِيْلَ لَهُ صُحْبَة وَلَا يثبت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

وانهكوا وُجُوْه الْقَوْم هُوَ بِكَسْر الْهَاء بعد النُّوْن اَى اَجهدوهم وابلغوا جهدهمْ والهك الْمُبَالَغَة فِيْ كل شَيْءٍ

❀❀ مجاہد نے یزید بن شجرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے یزید بن شجرہ ایک ایسے فرد ہیں جن کا قول ان کے فعل کی تصدیق کرتا تھا ان کے بارے میں یہ منقول ہے: مجاہد بیان کرتے ہیں: انہوں نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا

''اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر نعمتوں کو یاد کرو' اللہ تعالیٰ نے تم پر کتنی عمدہ نعمتیں کی ہیں؟ تم سبز' سرخ اور زرد ہر قسم کی چیزیں حاصل کر رہے ہو۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا: جب نماز کے لئے صف بنائی جاتی ہے' جب لڑائی کے لئے صف بندی کی جاتی ہے' تو آسمان کے دروازے اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں حور عین کو آراستہ کیا جاتا ہے' وہ جھانکتی ہیں' جب کوئی شخص آگے بڑھتا ہے' تو وہ کہتی ہیں: اے اللہ! تو اس کی مدد کر! اور جب کوئی شخص پیٹھ پھیر لیتا ہے' تب وہ حوریں اس سے حجاب کر لیتی ہیں' اور کہتی ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے (پھر یزید بن شجرہ نے فرمایا:) میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں! تم لوگ حور عین کو رسوا نہ کرنا' کیونکہ آدمی کے خون کا پہلا قطرہ اس کے ہر عمل کا کفارہ بن جاتا ہے' اور دو حور عین اس کی طرف اتر کر آتی ہیں' اور وہ اس کے چہرے سے مٹی کو پونچھتی ہیں' اور کہتی ہیں: ہم تم پر فدا ہو جائیں' اور وہ کہتا ہے: میں تم پر فدا ہو جاؤں' پھر اس شخص کو ایک سو حلے پہنائے جاتے ہیں' لیکن وہ جنت میں بنے ہوئے ہوتے ہیں' اور ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان سب کو دو انگلیوں کے درمیان رکھا جائے' تو ان میں پورے آ جائیں' وہ شخص کہتا ہے: مجھے یہ بات بتائی گئی تھی کہ

''تلواریں جنت کی کنجیاں ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے دو حوالوں سے نقل کی ہے' جن میں سے ایک ... درست ہے' امام بیہقی نے اسے کتاب ''البعث'' میں نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب کبھی شخص کے خون کا پہلا قطرہ گرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے' یوں جس طرح ٹہنی درخت کے پتے جھاڑ دیتی ہے' اور دو حور عین لپک کر اس کی طرف آتی ہیں' اور اس کے چہرے سے مٹی کو پونچھتی ہیں اور کہتی ہیں: ہم تم پر فدا ہو جائیں' وہ کہتا ہے: میں تم پر فدا ہو جاؤں' پھر اس کو ایک سو حلے پہنائے جاتے ہیں' کہ اگر ان سب کو دو انگلیوں کے درمیان رکھا جائے' تو وہ ان کے درمیان پورے آ جائیں' وہ بنی نوع انسان کے بنے ہوئے نہیں ہوتے' بلکہ وہ جنت میں پیدا ہوئے ہوتے ہیں' تمہارے نام اور تمہاری نشانیاں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نوٹ کی ہوئی ہیں''

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے' یزید بن شجرہ کے حوالے سے ''مرفوع'' اور مختصر حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ جدعان کے حوالے سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم درست یہ ہے کہ یہ حدیث ''موقوف'' ہے' یہ بات کہی جاتی ہے کہ اس طرح کی روایت اپنی رائے سے بیان نہیں کی جا سکتی' تو اگر اس کو ''موقوف'' بھی مان لیا جائے' تو اس میں ''مرفوع'' ہونے کی گنجائش موجود ہوگی' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ ''شجرۃ'' میں 'ش' پر اور 'ج' پر زبر ہے' ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' لیکن یہ بات ثابت شدہ نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''وانہکو وجوہ القوم'' (ایسی بی آر) اس میں 'ہ' پر زیر ہے' اس کے بعد 'ن' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ لوگ پریشانی کا شکار ہو گئے

لفظ ''النهك'' کا مطلب کسی بھی چیز کے بارے میں مبالغہ کرنا ہے۔

2137 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذکر الشَّهِید عِنْد النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَجف الْاَرْض من دم الشَّهِید حَتّٰی تبتدره زوجتاه کَاَنَّهُمَا ظئران أظلتا فصیلیهما فِیْ براح من الْاَرْض وَفِیْ یَد کل وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا حلَّة خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَایَةِ شهر بن حَوْشَب

الظِّئْر بِکَسْر الظَّاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا همزَة سَاكِنة هِیَ الْمُرْضع وَمَعْنَاهُ اَن زوجتیه من الْحور الْعین تبتدر انه وتحنوان عَلَیْهِ وتظلانه کَمَا تحنو النَّاقة الْمُرْضع على فصیلها وَیحْتَمل اَن یکون أضلتا بالضاد فَیکون النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شبه بدارهما اِلَیْهِ بالرقة والحنو والشوق کبدار النَّاقة الْمُرْضع اِلی فصیلها الَّذِیْ اضلته وَیُؤَیِّد هٰذَا الِاحْتِمَال قَوْله فِیْ براح من الْاَرْض وَاللّٰهُ اَعْلَم

والبراح بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحدَة وَبِالْحَاءِ الْمُهْملَة هِیَ الْاَرْض المتسعة لَا زرع فِیْهَا وَلَا شجر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شہید کا ذکر کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شہید کے خون سے ابھی زمین خشک نہیں ہوتی کہ اس سے پہلے اس کی بیویاں لپک کر اس کی طرف آتی ہیں جو ایسی اونٹنیوں کی طرح ہوتی ہیں جنہوں نے اپنے دودھ پیتے بچوں پر بے آب وگیاہ زمین پر سایہ کیا ہوا ہوتا ہے' ان دونوں بیویوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایسا حلہ ہوتا ہے جو دنیا اور اس میں موجود ساری چیزوں سے زیادہ بہتر ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے شہر بن حوشب کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

متن کا لفظ ''الظئر'' اس میں 'ظ' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ء' ہے' اس سے مراد دودھ پلانے والی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ حورعین سے تعلق رکھنے والی اس کی دو بیویاں لپک کر اس کی طرف آتی ہیں' اور اس پر یوں مہربان ہوتی ہیں یوں سایہ کرتی ہیں جس طرح دودھ پلانے والی اونٹنی اپنے دودھ پیتے بچے پر مہربان ہوتی ہیں یہ اس بات کا احتمال بھی موجود ہے کہ لفظ ''اظلت'' اصل میں ض کے ساتھ ''اضلتا'' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حوروں کو اس آدمی کی طرف لپک کر آنے ان کی مہربانی نرمی اور شوق کو اس بات سے تشبیہ دی ہو کہ جس طرح دودھ پلانے والی اونٹنی اپنے دودھ پیتے بچے کی طرف لپک کر آتی ہے جسے اس نے گم کر دیا ہو اور اس احتمال کی تاویل ان الفاظ سے ہوتی ہے ''بے آب وگیاہ زمین''۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ ''البراح'' میں 'ب' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ح' ہے' اس سے مراد ایسی وسیع زمین ہے' جہاں کوئی کھیت یا درخت نہ ہو۔

2138 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الشُّهَدَاءِ اَرْبَعَة رجل مُؤْمِن جید الْإِیمَان لَقِی الْعَدو فَصدق اللّٰه حَتّٰی قتل فَذَاك الَّذِیْ یرفع النَّاس اِلَیْهِ اَعْیهم

2137- سنن ابن ماجه' کتاب الجهاد' باب فضل الشهادة فی سبیل الله' حدیث: 2795' مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الجهاد' باب أجر الشهادة' حدیث: 9270' مصنف ابن أبی شیبة' کتاب فضل الجهاد' ما ذکر فی فضل الجهاد والحث علیه' حدیث: 18929' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه' حدیث: 7771' الجهاد لابن المبارك' حدیث: 19

يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا وَرفع رَأسه حَتّٰى وَقعت قلنسوته فَلَا اَدْرِى قلنسوة عمر اَرَادَ ام قلنسوة النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرجل مُؤْمِن جيد الْإِيمَان لَقِى الْعَدو فَكَاَنَّمَا ضرب جلده بشوك طلح من الْجُبْن اَتَاهُ سهم غرب فَقتله فَهُوَ فِى الدرجَة الثَّانِيَة وَرجل مُؤْمِن خلط عملا صَالحا وَآخر سَيِّئًا لَقِى الْعَدو فَصدق اللّٰه حَتّٰى قتل فَذٰلِكَ فِى الدرجَة الثَّالِثَة وَرجل مُؤْمِن اسرف على نَفْسه لَقِى الْعَدو فَصدق اللّٰه حَتّٰى قتل فَذٰلِكَ فِى الدرجَة الْاَوَّلى

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَالْبَيْهَقِىّ وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيث حَسَن غَرِيب القلنسوة هُوَ مَا يلبس فِى الرَّأس

والطلح بِفَتْح الطَّاء الْمُهْمَلَة وَسُكُون اللَّام نوع من الْاَشْجَار ذِى الشوك والجبن بِضَم الْجِيم وَاِسْكَان الْبَاء الْمُوَحدَة هُوَ الْخَوْف وَعدم الْاِقْدَام وَسَهْم غرب غرب بِالْاِضَافَة اَيْضًا وبسكون الرَّاء وتحريكها فِى كليهمَا اَيْضًا اَرْبَعَة وُجُوه هُوَ الَّذِى لَا يدرى رَامِيه وَلَا من اَيْنَ جَاءَ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شہداء چار قسم کے ہوتے ہیں' وہ مومن جس کا ایمان عمدہ ہو جو دشمن کا سامنا کرے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو سچ ثابت کر دکھائے' یہاں تک کہ شہید ہو جائے' یہ وہ شخص ہوگا کہ قیامت کے دن لوگ نگاہیں اٹھ کر اس کی طرف دیکھیں گے راوی کہتے ہیں: انہوں نے اپنا سر اتنا اٹھایا کہ اُن کی ٹوپی گر گئی' اب مجھے نہیں معلوم کہ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی کا ذکر' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی کا ذکر ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دوسرا وہ شخص جو مومن ہو اور اس کا ایمان عمدہ ہو وہ دشمن کا سامنا کرے اور اس کا یہ عالم ہو خوف کی وجہ سے اسے یوں لگتا ہو کہ جیسے اس کی پشت پر خاردار چیز کے ذریعے ضرب لگائی گئی ہے' پھر ایک اجنبی تیر آ کر اسے قتل کر دے' تو یہ دوسرے درجے میں ہوگا۔

تیسرا وہ مومن ہے' جس نے نیک عمل کے ساتھ برے عمل بھی کیے ہوں' وہ دشمن کے سامنے آئے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کر دکھائے' یہاں تک کہ قتل ہو جائے تو وہ تیسرے درجے میں ہوگا۔

چوتھا وہ مومن ہے جس نے اپنی جان پر زیادتی کی ہو اور دشمن کا سامنا کرے اور اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے وعدے کو سچ ثابت کر دکھائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے تو یہ پہلے والے درجے میں ہوگا۔

یہ روایت امام ترمذی' امام بیہقی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ قلنسوۃ سے مراد وہ چیز ہے جو سر پر پہنی جاتی ہے (یعنی ٹوپی مراد ہے)۔

لفظ ''طلح'' میں 'ط' پر زبر ہے 'ل' ساکن ہے یہ درخت کی ایک مخصوص قسم ہے جو کانٹے دار ہوتا ہے۔

لفظ ''الجبن'' اس میں 'ج' پر پیش ہے اور 'ب' ساکن ہے اس سے مراد خوف ہے (یعنی بزدلی دکھانا ہے)۔

لفظ ''سہم غرب'' اس میں ''غرب'' اضافت کے ساتھ بھی ہے 'ر' ساکن بھی ہے' اور اس پر حرکت بھی ہے دونوں صورتوں میں اس کی چار صورتیں بنیں گی' لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے بارے میں یہ پتہ نہیں چلتا کہ اس کو پھینکنے والا شخص کون تھا؟ اور یہ

کس طرف سے آیا؟

2139 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَاءِ على بارق بهر بِبَاب الْجَنَّة فِیْ قبَّة خضراء يخرج عَلَيْهِمْ رزقهم من الْجَنَّة بكرَة وعشيا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شہداء جنت کے دروازے کے پاس موجود نہر کے کنارے پر ایک سبز قبے میں ہوتے ہیں جنت سے ان کا رزق نکل کر ان کے پاس صبح وشام آتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2140 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما اُصِيب اِخْوَانكُمْ جعل الله اَرْوَاحهم فِیْ جَوف طير خضر ترد اَنهَار الْجَنَّة تَاْكُل من ثمارها وتاوى اِلٰى قناديل من ذهب معلقَة فِیْ ظلّ الْعَرْش فَلَمَّا وجدوا طيب مَاْكَلهمْ وَمَشْرَبهمْ وَمَقِيلهمْ قَالُوْا من يبلغ اِخْوَاننَا عَنَّا اَنا اَحيَاء فِی الْجَنَّة نرْزق لِئَلَّا يَزْهَدُوا فِی الْجِهَاد وَلَا ينكلُوْا عَن الْحَرْب فَقَالَ اللّٰه تَعَالٰى اَنا اَبلغهم عَنْكُم قَالَ فَاَنزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تحسبن الَّذِيْنَ قتلوا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا) آل عمران-اِلٰى آخر الْاٰيَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

ينكلُوْا مُثَلَّثَة الْكَاف اَی يجبنوا ويتاخروا عَن الْجِهَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تمہارے بھائی شہید ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی ارواح کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا وہ جنت کی نہروں پر آتے ہیں وہاں سے پھلوں کو کھاتے ہیں' اور عرش کے سائے میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں آ کے ٹھہرتے ہیں جب وہ اپنے کھانے پینے اور آرام گاہ کی خوشبو محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں: ہماری طرف سے ہمارے بھائیوں کو کون یہ پیغام پہنچائے گا؟ کہ ہم جنت میں زندہ ہیں' اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے تا کہ وہ لوگ جہاد سے بے رغبتی اختیار نہ کریں اور جنگ کو چھوڑ نہ دیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تم لوگوں کی طرف سے یہ پیغام پہنچا دیتا ہوں پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''جن لوگوں کو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہو تم انہیں مردہ ہرگز گمان نہ کرو''۔ یہ آیت کے آخر تک ہے

یہ روایت امام ابوداؤد امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ ''ینکلوا'' اس سے مراد بزدلی دکھانا' جہاد سے پیچھے ہٹنا ہے۔

2141 - وَعَنْ رَاشد بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رحلا

قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَال الْمُؤْمِنِيْنَ يفتنون فِيْ قُبُورهم اِلَّا الشَّهِيد قَالَ كفى ببارقة السيوف على رَأسه فتنَة رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ راشد بن سعد نے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! مومنوں کا کیا معاملہ کہ انہیں ان کی قبروں میں آزمائش کا شکار کیا جائے گا' البتہ شہید کا معاملہ مختلف ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے سر پر تلواروں کا چمکنا ہی آزمائش ہونے کے لئے کافی ہے"۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2142 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اسود اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ رجل اسود منتن الرّيح قَبِيح الْوَجْه لَا مَال لي فَإِن اَنَا قَاتَلت هٰؤُلَاءِ حَتّٰى اقتل فَاَيْنَ اَنا قَالَ فِي الْجَنَّة فقاتل حَتّٰى قتل فَاَتَاهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قد بيض اللّٰه وَجهك وَطيب رِيْحك وَاكْثر مَالك وَقَالَ لهٰذَا اَوْ لغيره لقد رَاَيْت زَوجته من الْحور الْعين نازعته جُبَّة لَهُ من صوف تدخل بَيْنه وَبَيْن جبته

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سیاہ فام شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک سیاہ فام شخص ہوں جس کا جسم بدبودار ہے' اور چہرہ بدصورت ہے میرے پاس مال بھی نہیں ہے اگر میں ان کے ساتھ جنگ کروں اور شہید ہو جاؤں تو میں کہاں جاؤں گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جنت میں اس شخص نے لڑائی حصہ لیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا. اللہ تعالیٰ نے تمہارے چہرے کو سفید کر دیا ہے تمہاری خوشبو کو پاکیزہ کر دیا ہے تمہارے مال کو زیادہ کر دیا ہے (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے بارے میں یہ شاید کسی اور شخص کے بارے میں یہ فرمایا تھا. میں نے حورعین سے تعلق رکھنے والی اس کی بیوی کو دیکھا کہ وہ اس کے اونی جبے کے اندر داخل ہونے کی کوشش کر رہی ہے"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2143 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بحباء اَعْرَابِي وَهُوَ فِيْ صَحَابَته يُرِيْدُوْنَ الْغَزْو فَرفع الْاَعْرَابِي نَاحيَة من الخباء فَقَالَ من الْقَوْم فَقِيْلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه يُرِيْدُوْنَ الْغَزْو فَقَالَ هَلْ من عرض الدُّنْيَا يصيبون قِيْلَ لَهُ نَعَمْ يصيبون الْغَنَائِم ثُمَّ تقسم بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَعمد اِلٰى بكر لَهُ فاعتقله وَسَار مَعَهم فَجعل يدنو بكره اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجعل اَصْحَابه يلودون بكره عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دعوا لي الْعدى فوالذى نَفْسِيْ بِيَدِه اِنَّهُ لمن مُلُوك الْجنَّة قَالَ فَنفروا الْعَدو فاستشهد فَاُخْبِر بِذٰلِكَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ فَقعدَ عِنْد

رَاسه مُسْتَبْشِرًا اَوْ قَالَ مَسْرُوْرًا يضْحك ثُمَّ اعرض عَنْهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ مُسْتَبْشِرًا تضحك ثُمَّ اَعرَضت عَنْهُ فَقَالَ اما مَا رَاَيْتُمْ من استبشارى اَوْ قَالَ سرورى فَلَمَّا رَاَيت من كَرَامَة روحه على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَاما اِعراضى عَنْهُ فَاِن زَوجته من الْحور الْعين الْان عِنْد رَاسه

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک دیہاتی کے خیمے کے پاس سے ہوا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے اصحاب بھی تھے یہ لوگ کہیں جنگ میں جارہے تھے اس دیہاتی نے اپنے خیمے کا ایک کنارہ ہٹایا اور دریافت کیا: آپ کون لوگ ہیں؟ تو بتایا گیا: یہ اللہ کے رسول ہیں' اور ان کے اصحاب ہیں جو جنگ میں حصہ لینے کے لئے جارہے ہیں' اس نے دریافت کیا: کیا کسی دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے؟ اسے بتایا گیا: جی ہاں! انہیں مال غنیمت بھی نصیب ہوگا' پھر اسے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کردیا جائے گا تو وہ اپنے جوان اونٹ کی طرف بڑھا اس کے گلے میں رسی ڈالی اور ان حضرات کے ساتھ روانہ ہوگیا وہ اپنا اونٹ آگے کرکے نبی اکرم ﷺ کے قریب ہونا چاہتا تھا اور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اس کے اونٹ کو نبی اکرم ﷺ سے پیچھے کردیتے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نجدی کو میرے پاس آنے دو' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' یہ جنت کے بادشاہوں میں سے ایک ہے' راوی بیان کرتے ہیں: پھر ان لوگوں کا دشمن سے مقابلہ ہوا تو اس شخص نے جام شہادت نوش کرلیا نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا' تو آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ اس کے سرہانے کے پاس تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر تھے اور آپ ﷺ مسکرا رہے تھے آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا کہ پہلے آپ خوش تھے اور آپ مسکرا رہے تھے پھر آپ نے اس سے منہ پھیر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے = تم نے جو میری خوشی دیکھی تھی (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) میرا جو سرور دیکھا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی روح کو جو عزت عطا کی تھی اس کی وجہ سے تھا اور میں نے منہ اس سے اس لئے پھیر لیا کہ ابھی اس کی حورعین بیوی اس کے سرہانے کے پاس آگئی ہے"۔

اسے امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

2144 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اُم الرّبيع بنت الْبَراء رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهِى اُم حَارِثَة بنت سراقَة اَتَت النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا تُحَدِّثنِى عَن حَارِثَة وَكَانَ قتل يَوْم بدر فَاِن كَانَ فِى الْجَنَّة صبرت وَاِن كَانَ غير ذٰلِكَ اجتهدت عَلَيْهِ بالبكاء فَقَالَ يَا اُم حَارِثَة اِنَّهَا جنان فِى الْجَنَّة وَاِن ابْنك اَصَاب الفردوس الْاَعْلٰى ـ رَوَاهُ الْبُخَارِىّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُمّ ربیع بنت براء رضی اللہ عنہا' یہ اُمّ حارثہ بنت سراقہ رضی اللہ عنہا ہیں' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے حارثہ کے بارے میں نہیں بتائیں گے؟ (راوی کہتے ہیں.) وہ صاحب غزوۂ بدر کے موقع پر شہید ہوئے تھے، اگر وہ جنت میں ہوا تو میں اس پر صبر سے کام لوں گی

اور اگر مختلف صورت ہوئی تو میں اس پر بھرپور رد دوں گی' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اُمّ حارثہ! جنت میں مختلف درجات ہیں' اور تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ تک پہنچ گیا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2145 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجب رَبنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى من رجل غزا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ يَعْنِيْ اَصْحَابه فَعلم مَا عَلَيْهِ فَرجع حَتّٰى اهريق دَمه فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائكته انْظُرُوا اِلٰى عَبدِى رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِى وشفقة مِمَّا عِنْدِى حَتّٰى اهريق دَمه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن عَطَاءِ بن السَّائِب عَن مرّة عَنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہمارا پروردگار اس بندے پر خوش ہوتا ہے جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لیتا ہے' اور اس کے ساتھی جنگ میں پسپا ہو جاتے ہیں' اور وہ یہ بات جانتا ہے کہ اسے کتنا نقصان ہوگا؟ لیکن وہ پھر (میدان جنگ کی طرف) واپس آتا ہے' یہاں تک کہ اسے شہید کر دیا جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے اس فرشتوں سے فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کو دیکھو! یہ اس چیز کی طرف رغبت رکھتے ہوئے (میدان جنگ کی طرف) واپس گیا ہے' جو چیز میرے پاس موجود ہے' اس چیز سے ڈرتے ہوئے واپس آ گیا ہے' جو میرے پاس موجود ہے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا گیا"

یہ روایت امام ابوداؤد نے عطاء بن سائب کے حوالے سے مرہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2146 - وَرَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَتَقَدَّمَ لَفظهمْ فِيْ قيام اللَّيْل وَتَقَدَّمَ فِيْهِ اَيْضًا حَدِيْث اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة يُحِبهُمْ اللّٰه ويضحك اِلَيْهِمْ ويستبشر بهم الَّذِيْ اِذا انكشفت فِئَة قَاتل وَرَاءَ هَا بِنَفْسِهِ للّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِمَّا اَن يقتل وَاِمَّا اَن ينصره اللّٰه ويكفيه فَيَقُوْلُ انْظُرُوا اِلٰى عَبدِى هٰذَا كَيفَ صَبر لى بِنَفْسِهِ

الحَدِيْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ امام احمد' امام یعلیٰ اور امام ابن حبان نے یہ روایت اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اور ان کے نقل کردہ الفاظ "رات کے نوافل ادا کرنے کے بارے میں" پہلے گزر چکے ہیں۔

اسی باب میں' اس سے پہلے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ سے منقول یہ حدیث بھی گزر چکی ہے۔ (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

"تین لوگ ایسے ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' ان کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے' اور انہیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے' ایک اس وقت جب کوئی گروہ لڑائی کے لئے تیاری کرے' تو وہ شخص اپنی جان کو اللہ تعالیٰ کے لئے لڑائی میں پیش کر دے' یا شہید ہو جائے

یا پھر اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے جو اس کے لئے کفایت کر جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے اس بندے کی طرف دیکھو! اس نے میرے لئے کیسے اپنی ذات کے حوالے سے صبر سے کام لیا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2147 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اُنَاس اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن ابْعَثْ مَعنا رجَالًا یعلمونا الْقُرْآن وَالسّنة فَبعث اِلَیْهِمْ سَبْعِیْنَ رجلا من الْاَنْصَار یُقَال لَهُمُ الْقُرَّاء فیهم خَالِیْ حرَام یقرؤون الْقُرْآن وَیَتَدَارَسُوْنَهُ بِاللَّیْلِ یتعلمون وَکَانُوْا بِالنَّهَارِ یجیئون بِالْمَاءِ فیضعونه فِی الْمَسْجِد ویحتطبون فیبیعونه ویشترُوْنَ بِهِ الطَّعَام لاهل الصّفة وللفقراء فبعثهم النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْهِمْ فعرضوا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قبل اَن یبلغُوا الْمَکَان فَقَالُوا اللّٰهُمَّ ابلغ عَنَّا نَبِیّنَا اَنا قد لقیناك فرضینا عَنْك ورضیت عَنَّا قَالَ واَتی رجل حَرَامًا خَال انس من خَلفه فطعنه بِرُمْح حَتّٰی انفذه فَقَالَ حرَام فزت وَرب الْکَعْبَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اِخْوَانکُمْ قد قتلوا وَاَنَّهُم قَالُوا اللّٰهُمَّ ابلغ عَنَّا نَبِیّنَا اَنا قد لقیناك فرضینا عَنْك ورضیت عَنَّا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور گزارش کی:) کیا آپ کچھ لوگوں کو ہمارے ساتھ بھیجیں' جو ہمیں قرآن اور سنت کی تعلیم دیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والے افراد کو ان کی طرف بھیجا' ان حضرات کو "قاری صاحبان" کہا جاتا تھا' ان میں میرے ماموں حضرات حرام رضی اللہ عنہ بھی تھے' یہ لوگ قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور رات کے وقت ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے تھے' یہ علم سیکھتے تھے دن کے وقت یہ لوگ پانی لے کر آتے تھے اور اسے مسجد میں رکھتے تھے' یہ لوگ لکڑیاں اکٹھی کر کے انہیں فروخت کرتے تھے' اس کے ذریعے اہل صفہ اور غریبوں کے لئے کھانا خریدا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو ان لوگوں کے ساتھ بھیج دیا' تو ان لوگوں نے ان پر حملہ کر کے انہیں منزل تک پہنچنے سے پہلے ہی شہید کر دیا' تو ان حضرات نے کہا: اے اللہ! تو ہماری طرف سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پیغام پہنچا دے کہ ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں' ہم تجھ سے راضی ہیں' اور تو ہم سے راضی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت حرام رضی اللہ عنہ کے پاس آیا' جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں تھے' وہ پیچھے سے ان کی طرف آیا اور انہیں نیزہ مارا' یہاں تک کہ وہ نیزہ ان کے جسم سے پار ہو گیا' تو حضرت حرام رضی اللہ عنہ نے کہا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے بھائیوں کو شہید کر دیا گیا ہے' انہوں نے یہ کہا ہے: اے اللہ! تو ہماری طرف سے ہمارے نبی تک یہ پیغام پہنچا دے کہ ہم تیری بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں' ہم تجھ سے راضی ہیں' اور تو ہم سے راضی ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

2148 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیّ قَالَ اَنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ انزل فِی الَّذِیْنَ قتلوا بِبِئْر مَعُوْنَة قُرْآن قرأناه ثُمَّ نسخ بعد بلغُوا قَومنَا اَنا قد لَقِینَا رَبنَا فَرضِی عَنَّا ورضینا عَنْهُ

❀❀ امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو لوگ بئر معونہ کے مقام پر شہید کیے گئے تھے' ان کے بارے میں قرآن نازل ہوا تھا' جس کی ہم تلاوت کیا کرتے تھے' اس کے بعد ان (آیات) کو منسوخ کر دیا گیا (ان آیات میں یہ الفاظ تھے: یا ان کا مفہوم یہ ہے:)

''ہماری قوم تک یہ بات پہنچا دو! کہ ہم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے ہیں' وہ ہم سے راضی ہے' اور ہم اس سے راضی ہیں''۔

2149 - وَعَنْ مَسْرُوق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْنَا عبد الله عَن هٰذِهِ الْاٰيَة (وَلَا تحسبن الَّذِيْنَ قتلوا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بل اَحيَاء عِنْد رَبِّهِمْ يرْزَقُوْنَ) آل عمران فَقَالَ اما انا فَقَدْ سَاَلْنَا عَن ذٰلِكَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْوَاحهم فِيْ جَوف طير خضر لَهَا قناديل معلقَة بالعرش تسرح من الْجَنَّة حَيْثُ شَاءَت ثُمَّ تاوى اِلى تِلْكَ الْقَنَادِيل فَاطلع عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اطلاعة فَقَالَ هَلْ تشتهون شَيْئًا قَالُوْا اَى شَيْءٍ نشتهى وَنَحْنُ نَسْرَح من الْجَنَّة حَيْثُ شِئْنَا فَفعل ذٰلِكَ بهم ثَلَاث مَرَّات فَلَمَّا رَاَوْا انهم لن يتْرَكُوا من اَن يسْاَلُوا قَالُوْا يَا رب نُرِيد اَن ترد اَرْوَاحنَا فِيْ اَجْسَادنَا حَتّٰى نقْتل فِيْ سَبِيْلك مرَّة اُخْرٰى فَلَمَّا راى اَن لَيْسَ لَهُمْ حَاجَة تركُوا

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيْرهمَا

❀❀ مسروق بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور جن لوگوں کو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا گیا ہو' تم انہیں ہرگز مردہ گمان نہ کرو' بلکہ وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں زندہ ہیں' اور انہیں رزق دیا جاتا ہے''۔

تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: ان (شہداء) کی ارواح سبز پرندوں کے پیٹ میں ہوتی ہیں' ان کے لئے عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی قندیلیں ہیں' یہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں' اُڑ کر چلے جاتے ہیں' پھر ان قندیلو' میں واپس آ کے رہتے ہیں' ان کا پروردگار ان کو مخاطب کر کے فرماتا ہے. کیا تم کسی چیز کی خواہش رکھتے ہو؟ وہ کہتے ہیں: اب ہم کس بات کی خواہش رکھ سکتے ہیں؟ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں' ایسا تین مرتبہ ہوتا ہے' جب وہ یہ دیکھتے ہیں' انہیں ضرور کچھ مانگنا ہی پڑے گا' تو وہ عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم یہ چاہتے ہیں کہ تو ہماری ارواح کو ہمارے اجسام میں لوٹا دے' تا کہ ہمیں تیری راہ میں دوبارہ شہید کیا جائے' جب پروردگار یہ دیکھتا ہے: انہیں کوئی حاجت نہیں ہے' تو انہیں (ان کے حال پر) چھوڑ دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

2150 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه سَاَلَ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام

عَن هٰذِهِ الْآيَة وَنفخ فِي الصُّور فَصعِقَ من فِي السَّمٰوَات وَمَنْ فِي الْاَرْض اِلَّا من شَاءَ اللّٰه هم من الذين لم يشإ اللّٰه اَن يصعقهم قَالَ هم شُهَدَاءِ الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

"جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو آسمانوں اور زمین میں موجود ہر کوئی بے ہوش ہو جائے گا' البتہ ان کا معاملہ مختلف ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا (کہ وہ بے ہوش نہ ہوں)"۔

(نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:) وہ لوگ کون ہیں؟ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ یہ نہیں چاہے گا کہ وہ بے ہوش ہوں' تو انہوں نے جواب دیا: یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے لئے شہید ہوئے ہوں گے۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے "صحیح" ہے۔

2152 - وَعَنْ عَامر بن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَن رجلا جَاءَ اِلَى الصَّلَاة وَالنَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقَالَ حِيْن انْتهى الصَّف اللّٰهُمَّ آتنى افضل مَا تؤتى عِبَادك الصَّالِحين فَلَمَّا قضى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة قَالَ من الْمُتَكَلِّم آنِفا فَقَالَ الرجل اَنا يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ اِذا يعقر جوادك وتستشهد

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نماز ادا کرنے کے لئے آیا' نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز پڑھا رہے تھے' جب وہ صف میں پہنچا' تو اس نے یہ دعا کی:

"اے اللہ! تو مجھے وہ سب سے زیادہ فضیلت والی چیز عطا کر' جو تو نے اپنے نیک بندوں کو عطا کی ہے"۔

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: ابھی کلام کرنے والا شخص کون تھا؟ اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسی صورت میں' تمہارے گھوڑے کے پاؤں کاٹ دیے جائیں گے' اور تم شہید ہو جاؤ گے"

یہ روایت امام ابویعلیٰ' امام بزار نے' امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

التَّرْهِيب من اَن يَمُوْت الْاِنْسَان وَلَمْ يغز وَلَمْ ينْو الْغَزْو

وَذكر اَنْوَاع من الْمَوْت تلْحق اَرْبَابهَا بِالشُّهَدَاءِ والترهيب من الْفِرَار من الطَّاعُوْن

اس بارے میں ترہیبی روایات کہ آدمی مر جائے اور اس نے کسی جنگ میں حصہ نہ لیا ہو اور جنگ میں حصہ لینے کی نیت بھی نہ کی ہو' موت کی ان مختلف صورتوں کا تذکرہ' جن صورتوں میں' مرنے والے لوگ شہداء

کے ساتھ شامل ہوں گے اور طاعون سے فرار اختیار کرنے سے متعلق ترہیبی روایات

2153 - عَنْ اَبِیْ عِمْرَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا بِمَدِیْنَۃ الرّوم فاخرجوا اِلَیْنَا صفا عَظِیْما من الرّوم فَخَرَجَ اِلَیْھِمْ من الْمُسْلِمِیْن مثلھم اَوْ اکثر وَعَلٰی اَھْل مصر عقبَۃ بن عَامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَلَی الْجَمَاعَۃ فَضَالَۃ بن عبید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَحمل رجل من الْمُسْلِمِیْن علی صف الرّوم حَتّٰی دخل بَیْنَھُمْ فصاح النَّاس وَقَالُوْا سُبْحَانَ اللّٰہِ یلقِی بِیَدِہٖ اِلَی التَّھْلُکَۃ فَقَامَ اَبُوْ اَیُّوْبَ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاس اِنَّکُمْ لتاَوّلون ھٰذَا التَّاوِیل وَاِنَّمَا نزلت ھٰذِہِ الْاٰیَۃ لبَعض سرا دون رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اَمْوَالنَا قد ضَاعَت وَاِن اللّٰہ تَعَالٰی قد اعز الْاِسْلَام وَکثر ناصروہ فَلَو اَقَمْنَا فِیْ اَمْوَالنَا واصلحنا مَا ضَاعَ مِنْھَا فَانْزل اللّٰہ تَعَالٰی علی نبیہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یرد علینا مَا قُلْنَا وللفقراء فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ) الْبَقَرَۃ وَکَانَت التَّھْلُکَۃ الْاِقَامَۃ علی الْاَمْوَال واصلاحھا فِیْنَا معشر الْاَنْصَار لما اعز اللّٰہ الْاِسْلَام وَکثر ناصروہ فَقَالَ بَعْضنَا وَتَرَکنَا الْغَزْو فَمَا زَالَ اَبُوْ اَیُّوْبَ شاخصا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی دفن بِاَرْض الرّوم

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ صَحِیْح

❀❀ ابوعمران بیان کرتے ہیں: ہم لوگ رومیوں کے ایک شہر میں تھے' انہوں نے ہمارے سامنے رومیوں کی ایک بڑی صف (یعنی بڑی تعداد) نکالی' کچھ مسلمان' جوان کی تعداد میں تھے' وہ نکل کر ان کے پاس گئے' اس وقت مصر کے گورنر حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تھے اور لشکر کے امیر حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ تھے' مسلمانوں میں سے ایک شخص نے رومیوں کی صف پر حملہ کیا' اور ان کے درمیان گھس گیا' تو لوگ چیخ کر کہنے لگے: سبحان اللہ! یہ تو خود کو ہلاکت کی طرف لے جا رہا ہے' تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! تم اس کا یہ مفہوم مراد لیتے ہو؟ حالانکہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جن لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تھی: ہمارے اموال (یعنی زرعی زمینیں) خراب ہو چکے ہیں' اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کر دیا ہے' اس کے مددگار زیادہ ہو گئے ہیں' اب اگر ہم اپنے اموال کی دیکھ بھال کریں اور جو نقصان ہو گیا ہے' اسے ٹھیک کریں (تو یہ مناسب ہوگا) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی:

''تم اپنے ہاتھ ہلاکت میں نہ ڈالو''۔

تو یہ ہلاکت یہ تھی کہ ہم نے زمینوں کی دیکھ بھال شروع کر دی تھی اور جنگ کو ترک کر دیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ مسلسل جنگ میں حصہ لیتے رہے' یہاں تک کہ انہیں روم کی سرزمین پر دفن کیا گیا۔

2154 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا تبایعتم بالعینۃ واخذتم اَذْنَاب الْبَقر ورضیتم بالزرع وترکتم الْجِھَاد سلط اللّٰہ عَلَیْکُمْ ذلا لَا یَنْزِعہُ حَتّٰی ترجعوا اِلٰی دینکُمْ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَغَیْرِہٖ من طَرِیْق اِسْحَاق بن اُسید نزیل مصر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم بیع عینہ کرنا شروع کردو گے اور گائے کی دم پکڑنا شروع کردو گے' اور کھیتی باڑی پر راضی ہو جاؤ گے' اور جہاد ترک کردو گے' تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کردے گا' جو اس وقت تک الگ نہیں ہوگی' جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس نہیں آتے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے اسحاق بن اسید کے حوالے سے نقل کی ہے جنہوں نے ''مصر'' میں سکونت اختیار کی تھی (یا جو مصر میں عارضی قیام کے لئے آئے تھے)۔

2155 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ وَلَمْ يغز وَلَمْ يحدث بِهِ نَفْسه مَاتَ على شُعْبَة من النِّفَاق

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ اس نے کسی جنگ میں حصہ نہ لیا ہو' اس بارے میں سوچا بھی نہ ہو' تو وہ نفاق کے ایک شعبے پر مرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2156 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لم يغز اَوْ يُجهز غازيا اَوْ يخلف غازيا فِیْ اَهله بِخَير اَصَابَهُ اللّٰه تَعَالٰی بقارعة قبل يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ عَن الْقَاسِم عَنْ اَبِیْ اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو جنگ میں حصہ نہ لے' اور کسی غازی کو سامان بھی فراہم نہ کرے' یا اس کے اہل خانہ کا اس کی غیر موجودگی میں خیال بھی نہ رکھے' تو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے ہی اسے مصیبت کا شکار کرے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2157 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لَقِی اللّٰه بِغَيْر اثر من جِهَاد لَقِی اللّٰه وَفِيْه ثلمة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من رِوَايَة اِسْمَاعِيل بن رَافِع عَن سمی عَنْ اَبِیْ صَالِح عَنْهُ وَقَالَ

2155-صحیح مسلم' کتاب الإمارة' باب ذم من مات' حدیث: 3624مستخرج أبی عوانة' مستداً کتاب الجهاد' بیان عقاب من مات' حدیث: 6002المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الجهاد' حدیث: 2358سنن أبی داود' کتاب الجهاد' باب کراهیة ترک الغزو' حدیث: 2154السنن للنسائی' کتاب الجهاد' التشدید فی ترک الجهاد' حدیث: 3060السنن الکبری للنسائی' کتاب الجهاد' التشدید فی ترک الجهاد' حدیث: 4174السنن الکبریٰ للبیهقی' کتاب السیر' باب ما جاء فی من مات ولم یغز ولم یستسل به علی أن الجهاد فرض علی الکفایة' حدیث: 16683مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه' حدیث: 8685حلیة الأولیاء' وهیب بن الورد' حدیث: 11940

التِّرْمِذِیُّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' کہ اس پر جہاد کا کوئی نشان نہ ہو' تو وہ ایسی حالت میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' اس پر داغ ہوگا''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' اور ان دونوں حضرات نے اسے اسماعیل بن رافع کے حوالے سے' سہی کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2158 - وَعَنْ اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ترك قوم الْجِهَاد إِلَّا عمهم اللّٰه بِالْعَذَابِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی قوم جہاد ترک کر دیتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان سب پر' عمومی طور پر عذاب نازل کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

فصل

2159 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تعدونَ الشُّهَدَاءِ فِيكُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من قتل فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْد قَالَ اِن شُهَدَاءِ اُمتِیْ اِذا لقَلِيل قَالُوْا فَمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ من قتل فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْد وَمَنْ مَاتَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْد وَمَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْد وَمَنْ مَاتَ من الْبَطن فَهُوَ شَهِيد

قَالَ ابْن مقسم أَشْهَدُ على اَبِيك يَعْنِیْ اَبَا صَالح اَنه قَالَ وَالغريق شَهِيد - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اپنے درمیان کسے شہید شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جو شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے وہ شہید ہوتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں' تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر کون شہید ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اللہ کی راہ میں مارا جائے' وہ شہید ہے' جو اللہ کی راہ میں مر جائے' وہ شہید ہے' جو طاعون میں مر جائے' وہ شہید ہے' جو پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرے' وہ شہید ہے۔

ابن مقسم بیان کرتے ہیں: میں تمہارے والد' (یعنی ابوصالح نامی راوی) کے بارے میں یہ بات گواہی دے کر بیان کرتا ہوں کہ انہوں نے روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کیے تھے: ''ڈوب کر مرنے والا بھی شہید ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2161 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلنَا على عبد اللّٰه بن رَوَاحَة نعوده فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ فَقُلْنَا رَحِمك اللّٰه إِن كُنَّا لنحب أَن تَمُوْت على غير هٰذَا وَإِن كُنَّا لنَرْجُو لَك الشَّهَادَة فَدخل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نذْكر هٰذَا فَقَالَ وفيم تَعدونَ الشَّهَادَة فارم الْقَوْم وتحرك عبد اللّٰه فَقَالَ ألا تجيبون رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَجَابَهُ هُوَ فَقَالَ نعد الشَّهَادَة فِي الْقَتْل فَقَالَ إِن شُهَدَاءِ أمتِي إِذا لقَلِيل إِن فِي الْقَتْل شَهَادَة وَفِي الطَّاعُوْن شَهَادَة وَفِي الْبَطن شَهَادَة وَفِي الْغَرق شَهَادَة وَفِي النُّفَسَاء يَقْتُلهَا وَلَدهَا جمعا شَهَادَة

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ ورواتهما ثِقَات

أرم الْقَوْم بِفَتْح الرَّاء وَتَشْدِيد الْمِيم سكتوا وَقِيْلَ سكتوا من خوف وَنَحْوَهُ وَقَوْله يَقْتُلهَا وَلَدهَا جمعا مُثَلَّثَة الْجِيم سَاكِنَة الْمِيم أَي مَاتَت وَوَلدهَا فِيْ بَطنهَا يُقَال مَاتَت الْمَرْأَة بِجمع مُثَلَّثَة الْجِيم إِذا مَاتَت وَوَلدهَا فِيْ بَطنهَا وَقِيْلَ إِذا مَاتَت عذراء أَيْضا

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے' ان پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوئی' تو ہم نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے' ہماری یہ خواہش تھی کہ آپ اس کے علاوہ اور کسی صورت حال میں انتقال کرتے' ہمیں تو یہی توقع تھی کہ آپ شہید ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' ہم یہی بات چیت کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کس چیز کو شہادت شمار کرتے ہو؟ تو لوگ خاموش رہے' اسی دوران حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے حرکت کی' اور بولے: تم لوگ اللہ کے رسول کو جواب کیوں نہیں دیتے ہو؟ تو کسی شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتے ہوئے عرض کی: ہم قتل ہونے کو شہادت شمار کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں' میرے امت کے شہداء کم ہوں گے' قتل ہونا بھی شہادت ہے' طاعون سے مرنا شہادت ہے' پیٹ کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے' ڈوب کر مرنا بھی شہادت ہے' نفاس والی عورت' جو بچے کی پیدائش کے وقت مر جاتی ہے' اس کی موت بھی شہادت ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ ''ارم القوم'' میں 'ر' پر زبر 'م' پر شد ہے' اس سے مراد وہ لوگ خاموش رہے' اور ایک قول کے مطابق' وہ لوگ خوف یا اس جیسی کسی وجہ سے خاموش رہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''اس کا بچہ اسے ''جمع'' کے عالم میں مار دیتا ہے''۔ اس میں 'ج' ہے' اور 'م' ساکن ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ عورت اس وقت مر جاتی ہے' جب اس کا بچہ اس کے پیٹ میں موجود ہوتا ہے' یہ بات کہی جاتی ہے: ماتت المرءة بجمع یعنی جب وہ ایسی حالت میں مر جائے کہ بچہ اس کے پیٹ میں موجود ہو' اور ایک قول کے مطابق' اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وہ کنواری ہونے کے عالم میں مر جائے۔

2162 - وَعَنْ ربيع الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاد ابْن أخي جبر

الْاَنْصَارِیّ فَجعل اَهله یَبْکُونَ عَلَیْهِ فَقَالَ لَهُمْ جبر لَا تُؤْذُوا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يبْكِين مَا دَامَ حَيا فَإِذَا وَجب فليسكتن فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا كُنَّا نرى اَن يكون موتك على فراشك حَتّٰى تقتل فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُوما الْقَتْل اِلَّا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِن شُهَدَاءِ اُمتِیْ اِذا لَقَلِيل اِن الطعْن شَهَادَة والبطن شَهَادَة والطاعون شَهَادَة وَالنُّفَسَاء بِجمع شَهَادَة والحرق شَهَادَة وَالْغَرق شَهَادَة وَذَات الْجنب شَهَادَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

قَوْلِه بِجمع تقدم قبله–اِذا وَجب اَی اِذا مَاتَ

❀❀ حضرت ربیع انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبر انصاری رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کی عیادت کی' ان کے گھر والے ان پر رونے لگے' تو حضرت جبر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تم لوگ اللہ کے رسول کو اپنی آوازوں کے ذریعے اذیت نہ پہنچاؤ! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان خواتین کو رونے دو! جب تک یہ زندہ ہے' جب یہ انتقال کر جائے گا' تو اس وقت یہ خواتین خاموش ہو جائیں تو حاضرین میں سے کسی شخص نے (اس بیمار سے) کہا: ہم یہ نہیں سمجھتے تھے کہ تمہاری موت بستر پر آئے گی' ہم تو یہ سوچتے تھے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد میں حصہ لیتے ہوئے قتل ہو جاؤ گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا (شہادت) صرف اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی صورت میں ہوتی ہے؟ ایسی صورت میں تو میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے' زخم لگنے سے مرنا بھی شہادت ہے' پیٹ کی بیماری سے مرنا بھی شہادت ہے' طاعون بھی شہادت ہے' نفاس کی حالت میں عورت کا مرجانا بھی شہادت ہے' جل جانا بھی شہادت ہے' ڈوب کر مرنا بھی شہادت ہے' ذات الجنب کی بیماری میں مرنا بھی شہادت ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے' متن کے الفاظ "بجمع" کا مفہوم پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

روایت کے الفاظ "اذا وجب" کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ مر جائے۔

163 - وَعَنْ رَاشد بن حُبَيْش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل على عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يعودهُ فِیْ مَرضه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتعلمون من الشَّهِيد من اُمتِیْ فارم الْقَوْم فَقَالَ عبَادَة ساندونی فَاَسْنَدُوهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصابِر الْمُحْتَسب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن شُهَدَاءِ اُمتِیْ اِذا لَقَلِيل الْقَتْل فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ شَهَادَة والطاعون شَهَادَة وَالْغَرق شَهَادَة والبطن شَهَادَة وَالنُّفَسَاء يجرها وَلَدهَا بسرره اِلَى الْجنَّة

قَالَ وَزَاد اَبُو الْعَوام سَادِن بَيت الْمُقَدّس والحرق والسل رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَاشِد بن حُبَيْش صَحَابِیّ مَعْرُوْف

ارم الْقَوْم تقدم والسادن بِالسِّين وَالدَّال الْمُهْمَلَتَيْنِ هُوَ الْخَادِم والسل بِكَسْر السِّين وَضمّهَا وَتَشْدِيد

اللَّام هُوَ دَاءٍ يحدث فِي الرئة يؤول إِلَى ذَات الْجنب وَقيل زكام أَو سعال طَوِيل مَعَ حمى عَادِية وَقيل غير ذَلِك

❀❀ حضرت راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کرنے کے لئے ان کے پاس تشریف لائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو؟ میری امت میں شہید کون ہوگا؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے سہارا دے کر بٹھاؤ! تو لوگوں نے انہیں سہارا دے کر بٹھایا' انہوں نے عرض کی، یارسول اللہ! صبر کرنے والا اور ثواب کی امید رکھنے والا (شخص' شہید شمار ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں میری امت کے شہداء بہت کم ہوں گے' اللہ کی راہ میں قتل ہونا بھی شہادت ہے' طاعون کی وجہ سے مرنا بھی شہادت ہے' ڈوب کے مرنا بھی شہادت ہے' پیٹ کی بیماری سے مرنا بھی شہادت ہے' نفاس والی عورت (یعنی نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت) کو اس کا بچہ اپنی ناف کے ذریعے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا"

راوی بیان کرتے ہیں: بیت المقدس کے خادم ابوعوام نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "جل کر مرنا اور سل کی بیماری سے مرنا بھی شہادت ہوگا"

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' حضرت راشد بن حبیش رضی اللہ عنہ معروف صحابی ہیں۔

لفظ "ارم القوم" کا مطلب پہلے بیان ہو چکا ہے' لفظ "السادن" میں 'س' ہے' اور 'د' ہے' اس سے مراد خادم ہے' لفظ "السل" میں 'س' پر زیر ہے' اور اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے' 'ل' پر شد ہے یہ ایک بیماری ہے' جو آگے چل کر ذات الجنب میں تبدیل ہو جاتی ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد زکام' یا کھانسی ہے' جو طویل بخار کے ساتھ رہی ہو' ایک قول کے مطابق اس سے مراد کچھ اور ہے۔

2164 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خمس من قبض فِيْ شَيْءٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ شَهِيْد الْمَقْتُول فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ شَهِيْد والغريق فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ شَهِيْد والمبطون فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ شَهِيْد والمطعون فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ شَهِيْد وَالنُّفَسَاء فِيْ سَبِيْلِ اللَّهِ شَهِيد

رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"پانچ صورتیں ایسی ہیں' جس کا انتقال' ان میں سے کسی ایک صورت میں ہو' تو وہ شہید شمار ہوگا' اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا شہید ہے' ڈوب کر مرنے والا شہید ہے' پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے' طاعون کی وجہ سے مرنے والا شہید ہے' نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت شہید شمار ہوگی"

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2165 - وَعَنْ جَابر بن عتِيك رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يعود عبد اللَّه بن

ثَابت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَجَدَهُ قد غلب عَلَيْهِ فصاح بِهِ فَلَمْ يجبهُ فَاسْتَرْجع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ غلبنا عَلَيْك يَا اَبَا الرّبيع فصاحت النسْوَة وبكين وَجعل ابْن عتِيك يسكتهن فَقَالَ لَهُ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تبكين باكية قَالُوْا وَمَا الْوُجُوب يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذا مَاتَ قَالَت ابْنَته وَاللّٰه اِنِّیْ لأرجو اَن تكون شَهِيدا فَاِنَّك كنت قد قضيت جهازك فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه قد اوقع اجره على قدر نِيَّته وَمَا تعدونَ الشَّهَادَة قَالُوا الْقَتْل فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَة سبع سوى الْقَتْل فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ المبطون شَهِيْد والغريق شَهِيْد وَصَاحب ذَات الْجنب شَهِيْد والمطعون شَهِيْد وَصَاحب الْحَرِيْق شَهِيْد وَالَّذِیْ يَمُوْت تَحت الْهدم شَهِيْد وَالْمَرْاَة تَمُوْت بِجمع شَهِيد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسی حالت میں پایا کہ ان پر بے ہوشی طاری ہو چکی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلند آواز میں پکارا' انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور پھر فرمایا: اے ابو ربیع! تمہارے حوالے سے ہم مغلوب ہو گئے' تو خواتین نے چیخ کر رونا شروع کر دیا' تو حضرت ابن عتیک رضی اللہ عنہ نے انہیں خاموش کروانے کی کوشش کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ان کو رہنے دو! جب وہ واجب ہو جائے (یعنی ان کا انتقال ہو جائے) اس وقت کوئی رونے والی نہ روئے' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! واجب ہونے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اس کا انتقال ہو جائے اُن صاحب کی صاحبزادی نے عرض کی: اللہ کی قسم! مجھے یہ امید تھی کہ آپ شہید ہوں گے' کیونکہ آپ نے اپنی پوری تیاری کر لی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اِس کی نیت کے مطابق اِس کو اجر عطا کرے گا' تم لوگ شہادت کسے شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے علاوہ بھی شہادت کی سات صورتیں ہیں' پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے' ڈوب کر مرنے والا شہید ہے' ذات الجنب کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے' طاعون سے مرنے والا شہید ہے' جل کر مرنے والا شہید ہے' ملبے کے نیچے آ کر مرنے والا شہید ہے' اور بچے کی پیدائش کے وقت مرنے والی عورت شہید ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

2166 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الطَّاعُوْن شَهَادَة لكل مُسْلِم - رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

"طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2167 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَأَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الطَّاعُوْن فَقَالَ كَانَ عذَابا يَبْعَثهُ اللّٰه على من كَانَ قبلكُمْ فَجعله اللّٰه رَحْمَة للْمُؤْمِنين مَا من عبد يكون فِيْ بلد فَيكون فِيْهِ فيمكث لَا يخرج صَابِرًا محتسبا يعلم انه لَا يُصِيبهُ اِلَّا مَا كتب اللّٰه لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مثل اجر شَهِيد

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک عذاب تھا' جسے اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں کی طرف بھیجا تھا' اللہ تعالیٰ نے اسے اہل ایمان کے لئے رحمت بنا دیا ہے' جو بندہ کسی ایسے شہر میں موجود ہو' جہاں طاعون آ جائے' تو اس شخص کو وہیں ٹھہرے رہنا چاہیے' وہاں سے نکلنا نہیں چاہیے' اسے صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے (وہاں ٹھہرنا چاہیے) اور یہ بات جان لینی چاہیے کہ یہ طاعون اسے اسی صورت میں لاحق ہو سکتا ہے' جب اللہ تعالیٰ نے یہ اس کے نصیب میں لکھ دیا ہو' جو شخص ایسا کرے گا' اسے شہید کی مانند اجر ملے گا۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2168 - وَعَنْ اَبِیْ عسيب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام بالحمى والطاعون فَامْسَكت الْحمى بِالْمَدِيْنَةِ وَاَرْسلت الطَّاعُوْن اِلَى الشَّام فالطاعون شَهَادَة لامتي ورجز على الْكَافِر

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر ورواة اَحْمد ثِقَات مَشْهُورُوْنَ الرجز الْعَذَاب

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام' حضرت ابوعسیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جبریل میرے پاس بخار اور طاعون لے کر آئے' تو میں نے بخار کو مدینہ کے لئے روک لیا' اور طاعون کو شام کے لئے چھوڑ دیا' تو طاعون میری امت کے لئے شہادت شمار ہوگا' اور کافر کے لئے عذاب شمار ہوگا''

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' احمد کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''الرجز'' سے مراد عذاب ہے۔

2169 - وَعَنْ اَبِیْ منيب الأحدب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خطب معَاذ بِالشَّام فَذكر الطَّاعُوْن فَقَالَ اِنَّهَا رَحْمَة بكم ودعوة نَبِيكُمْ وَقبض الصَّالِحين قبلكُمُ اللّٰهُمَّ اجْعَل على آل معَاذ نَصِيبهم مِنْ هٰذِهِ الرَّحْمَة ثُمَّ نزل عَن مقَامه ذٰلِكَ فَدخل على عبد الرَّحْمٰن بن معَاذ فَقَالَ عبد الرَّحْمٰن (الْحق من رَبك فَلَا تكونن من الممترين) الْبَقَرَة -فَقَالَ معَاذ (ستجدني اِنْ شَاءَ اللّٰه من الصابرين) الصافات

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ ابومنیب احدب بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے شام میں خطاب کرتے ہوئے طاعون کا ذکر کیا

اور فرمایا: یہ تمہارے لئے رحمت ہے' اور تمہارے نبی کی دعا کا نتیجہ ہے' اور تم سے پہلے کے صالحین کے انتقال کی وجہ ہے' اے اللہ! تو معاذ کے گھر والوں کے لئے اس رحمت میں سے ان کا حصہ مقرر کردے' پھر وہ اپنی جگہ سے نیچے اترے اور اپنے صاحبزادے عبدالرحمن بن معاذ کے پاس آئے تو عبدالرحمن نے کہا: (یہ آیت تلاوت کی:)

''یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے' تو تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جانا''

تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (اس کے جواب میں' یہ آیت تلاوت کی:)

''اگر اللہ نے چاہا تو آپ عنقریب مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2170 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ستهاجرُوْنَ اِلَى الشَّامِ فتفتح لكم وَيكون فِيكُمْ دَاءٍ كالدمل اَوْ كالخزة يَأْخُذ بمراق الرجل يستشهد اللّٰه بِهِ انفسهم ويزكى بِهِ اَعْمَالهم اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَن مُعَاذًا سَمعه من رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاعطه هُوَ وَاهل بَيته الْحَظ الأوفر مِنْهُ فَاَصَابَهُمْ الطَّاعُوْن فَلَمْ يبْق مِنْهُم اَحَد فطعن فِيْ اُصْبُعه السبابَة فَكَانَ يَقُوْلُ مَا يسرلى اَن لى بهَا حمر النعم

رَوَاهُ اَحْمد عَن اِسْمَاعِيل بن عبد اللّٰه عَن مُعَاذ وَلَمْ يُدْرِكهُ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''عنقریب تم لوگ شام کی طرف ہجرت کر جاؤ گے' تمہارے لئے کشادگی ہوگی' اور وہاں تمہارے درمیان ایک بیماری پھیلے گی جو ''دمل'' یا ''خزہ'' کی مانند ہوگی وہ آدمی کے مراق کو پکڑے گی اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو شہادت نصیب کرے گا' تاکہ ان کے اعمال کا' اس کی وجہ سے تزکیہ کردے''

(اس کے بعد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اے اللہ! اگر تو یہ بات جانتا ہے کہ معاذ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے' تو معاذ کو اور اس کے اہل خانہ کو اس میں سے حظ وافر عطا فرما (راوی بیان کرتے ہیں:) تو ان تمام حضرات کا انتقال طاعون کی وجہ سے ہوا' اور ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں بچا' ان کی شہادت کی انگلی میں زخم نمودار ہوا' تو وہ یہ فرماتے تھے: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اس کے عوض میں' مجھے سرخ اونٹ مل جائیں''

یہ روایت امام احمد نے اسماعیل بن عبیداللہ سے نقل کی ہے' حالانکہ اسماعیل نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

2171 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى الْاَشْعَرِىّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَاء اُمتِى بالطعن والطاعون فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطعْن قد عَرفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْن قَالَ وخز اَعدائكم من الْجِنّ وَفِىْ كل شَهَادَة

رَوَاهُ اَحْمد بأسانيد اَحدهَا صَحِيْح وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ

الوخز بِفَتْح الْوَاو وَسُكُون الْخَاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا زَاى هُوَ الطعْن

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت طعن (زخمی ہونے) اور طاعون کے ذریعے فنا ہوگی' عرض کی گئی: یارسول اللہ! زخمی ہونے کا' تو ہمیں پتہ ہے' طاعون کیا ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے دشمن جنات کا زخمی کرنا ہے' اور ان دونوں میں سے' ہر صورت میں آدمی کو شہادت نصیب ہوگی''

یہ روایت امام احمد نے مختلف اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند صحیح ہے' اسے امام ابویعلی' امام بزار اور امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔

متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''وخز'' میں 'و' پر زبر ہے 'خ' ساکن ہے' اس کے بعد 'ز' ہے' اس سے مراد زخمی کرنا ہے۔

2172 - وَعَنْ اَبِیْ بکر بن اَبِیْ مُوسَی عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذکر الطَّاعُوْن عِنْد اَبِیْ مُوسَی فَقَالَ سَاَلَنَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وخز أعدائکم الْجِنّ وَهُوَ لکم شَهَادَة

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعری' اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے سامنے طاعون کا ذکر کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: ہم نے اس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''یہ تمہارے دشمن جنات کا وار ہے' اور یہ تمہارے لئے شہادت ہوگا''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2173 - وَعَنْ اَبِیْ بردة بن قیس اخی اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَل فنَاء امتِیْ قتلا فِیْ سَبِیْلك بالطعن والطاعون

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرَوَاهُ الْحَاکِم من حَدِیْثِ اَبِیْ مُوسَی وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوبردہ بن قیس رضی اللہ عنہ' جو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے بھائی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! تو میری امت کو اپنی راہ میں طعن (یعنی زخمی ہونے) اور طاعون کے ذریعے قتل ہونے' کی صورت میں فنا کرنا''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام حاکم نے اسے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2174 - وَعَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِیَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یخْتَصم الشُّهَدَاءِ والمتوفون علی فرشهم اِلٰی رَبنَا فِی الَّذِیْنَ یتوفون فِی الطَّاعُوْن فَیَقُوْلُ الشُّهَدَاءِ قتلوا کَمَا قتلنَا

وَيَقُوْلُ المتوفون على فرشهم اِخْوَانَنَا مَاتُوا على فرشهم كَمَا متنا فَيَقُوْلُ رَبنَا تَبَارَكَ وَتَعَالى انْظُرُوا اِلى جراحهم فَاِن أشبهت جراح المقتولين فَاِنَّهُم مِنْهُم وَمَعَهُمْ فَاِذَا جراحهم قد أشبهت جراحهم–رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شہداء اور اپنے بستروں پر فوت ہونے والے لوگ' ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں ان لوگوں کے حوالے سے بحث کریں گے جو طاعون میں انتقال کر جائیں گے' شہداء کہیں گے: یہ اسی طرح قتل ہوئے ہیں' جس طرح ہم قتل ہوئے تھے' اور بستروں پر فوت ہونے والے یہ کہیں گے: یہ ہمارے بھائی ہیں' جو اپنے بستر پر اُسی طرح انتقال کر گئے' جس طرح ہم انتقال کر گئے تھے تو ہمارا پروردگار فرمائے گا: تم ان کے زخموں کا جائزہ لو! اگر تو یہ قتل ہونے والے لوگوں سے مشابہت رکھتے ہیں' تو یہ ان میں سے شمار ہوں گے اور ان کے ساتھ ہوں گے' تو ان لوگوں کے زخم اُن (مقتولین) کے زخموں سے مشابہت رکھتے تھے''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2175 - وَعَنْ عتبَة بن عبد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِي الشُّهَدَاءِ والمتوفون بالطاعون فَيَقُوْلُ اَصْحَاب الطَّاعُوْن نَحْنُ شُهَدَاءِ فَيَقُوْلُ انْظُرُوا فَاِن كَانَت جراحهم كجراح الشُّهَدَاءِ تسيل دَمًا كريح الْمسك فهم شُهَدَاءِ فيجدونهم كَذٰلِك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ فِيْهِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش رِوَايَته عَن الشاميين مَقْبُوْلَة وَهٰذَا مِنْهَا وَيشْهد لَهُ حَدِيْثُ الْعِرْبَاض قبله

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(قیامت کے دن) شہداء اور طاعون کی وجہ سے انتقال کرنے والے لوگ آئیں گے' تو طاعون والے لوگ کہیں گے: ہم بھی شہداء ہیں (تو پروردگار' فرشتوں سے) فرمائے گا: تم اس بات کا جائزہ لو! اگر ان کے زخم شہداء کے زخموں کی مانند ہیں' اور ان میں سے ایسا خون بہتا ہے جس کی خوشبو مشک کی مانند ہے' تو یہ لوگ شہداء شمار ہوں گے' تو (فرشتے) ان کو ایسی ہی حالت میں پائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اس میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش ہے' اس کی اہل شام سے نقل کردہ روایت مقبول ہے' اور یہ روایت بھی ان روایات میں سے ایک ہے' اس سے پہلے حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' جو حدیث گزری' وہ بھی اس کی شاہد ہے۔

2176 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تفنى امتِي اِلَّا بالطعن والطاعون قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطعْن قد عَرَفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْن قَالَ غُدَّة كَغُدَّة الْبَعِير الْمُقِيم بهَا كالشهيد والفار مِنْهُ كالفار من الزَّحْف

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت طعن اور طاعون کے ذریعے فنا ہوگی' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! طعن (یعنی ہتھیار کے ذریعے زخمی ہوکر مرنے) کا تو ہمیں پتہ ہے' طاعون کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اونٹ کے غدہ کی طرح کا ایک غدہ ہوتا ہے' ایسی جگہ پر مقیم رہنے والا شخص شہید کی مانند ہوگا' اور اس کو چھوڑ کر بھاگنے والا شخص' میدان جنگ سے بھاگنے والے کی مانند ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2177 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لابی یعلی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وخزة تصیب امتیْ من اعدائهم من الجنّ تَکُفُّ ة الْإِبِل من اَقَامَ عَلَیْهَا کَانَ مرابطا وَمَنْ اُصِیب بِهٖ کَانَ شَهِیدا وَمَنْ فر مِنْهُ کَانَ کالفار من الزَّحْف

رَوَاهُ الْبَزَّار وَعِنْده قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الطعْن قد عَرفْنَاهُ فَمَا الطَّاعُوْن قَالَ یشبه الدمل یخرج فِی الْاباط والمراق وَفِیْه تَزْکِیَة اَعْمَالهم وَهُوَ لکل مُسْلِم شَهَادَة

قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَسَانِید الْکل حسان

❀❀ امام ابویعلی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ ایک وار ہے' جو میری امت کو ان کے دشمن جنوں کی طرف سے لگے گا' یہ اونٹ کے غدہ کی مانند ہوتا ہے' جو شخص طاعون زدہ علاقے میں ٹھہرا رہے گا' وہ پہرا دینے والا شمار ہوگا' جو شخص اس کی وجہ سے مر جائے گا' وہ شہید شمار ہوگا' اور جو اس کو چھوڑ کر بھاگے گا' وہ میدان جنگ سے بھاگنے والے کی مانند شمار ہوگا''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''(سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس طعن کا تو ہمیں پتہ ہے طاعون سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک پھوڑا سا ہوتا ہے جو بغل میں یا مراق میں نکلتا ہے' اس بیماری میں ان لوگوں کے اعمال کا تزکیہ ہوتا ہے اور یہ بیماری ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: اس کی تمام اسانید ''حسن'' ہیں۔

2178 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الطَّاعُوْن الفار مِنْهُ کالفار من الزَّحْف وَمَنْ صَبر فِیْهِ کَانَ لَهٗ اَجر شَهِید

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: طاعون کے بارے میں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''اس سے راہ فرار اختیار کرنے والا شخص' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنے والے کی مانند ہے' اور جو شخص اس

پر صبر سے کام لے گا' اسے شہید کا اجر ملے گا"

یہ روایت امام احمد' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے۔

2179 - وَعَنْ اَبِیْ اِسْحَاق السبیعی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سُلَيْمَان بن صرد لخَالِدِ بْن عرفطة اَوْ خَالِدِ بْن سُلَيْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أما سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَتله بَطْنه لم يعذب فِیْ قَبره فَقَالَ اَحدهمَا لصَاحبه نعم

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَقَالَ خَالِدِ بْن عرفطة من غير شكّ عرفطة بِضَم الْعين الْمُهْمِلَة وَالْفَاء جَمِيْعًا بعدهمَا طاء مُهْمِلَة

❀❀ ابواسحاق سبیعی بیان کرتے ہیں: سلیمان بن صرد نے' خالد بن عرفطہ' یا شاید خالد بن سلیمان سے دریافت کیا: آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مر جائے' اسے قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا"۔

تو ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: جی ہاں!

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں' یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' انہوں نے کسی شک کے بغیر راوی کا نام خالد بن عرفطہ نقل کیا ہے۔

"عرفطہ" میں ع پر پیش ہے' اس کے بعد ف ہے' اور اس کے بعد ط ہے۔

2180 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن زيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من

2180-صحيح البخاری' كتاب المظالم والغصب' باب من قاتل دون ماله' حديث: 2368صحيح مسلم' كتاب الايمان' باب الدليل على أن من قصد أخذ مال غيره بغير حق' حديث: 228مستخرج أبي عوانة' كتاب الايمان' بيان التشديد في الذي يقتل نفسه وفي لعن المؤمن وأخذ ماله' حديث: 99صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب التغليظ والتجريس للمرتاب' ذكر خبر ثبت بما يدل على أن المرء والصبيان من أهل الحرب' حديث: 4863المستدرك على الصحيحين بما لهما لم كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم' ذكر عبد الله بن عامر بن كريز رضي الله عنه' حديث: 6733سنن أبي داود' كتاب السنة' باب في قتال اللصوص' حديث: 4163سنن ابن ماجه' كتاب الحدود' باب من قتل دون ماله فهو شهيد' حديث: 2576السنن للنسائي كتاب تحريم الدم' من قتل دون ماله' حديث: 4039مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب العقول' باب من قتل دون ماله فهو شهيد' حديث: 17892مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الديات' في قتل اللص' حديث: 27484 السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' كتاب الاعتكاف' من قاتل دون ماله' حديث: 3427السنن الكبرى للبيهقي' كتاب صلاة الخوف' باب من له أن يصلي صلاة الخوف' حديث: 5657معرفة السنن والآثار للبيهقي' كتاب صلاة الخوف' من له أن يصلي صلاة الخوف' حديث: 1863مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما' حديث: 6352مسند الشافعي' ومن كتاب قتال أهل البغي' حديث: 1378مسند الطيالسي' أحاديث سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل رضي الله عنه' حديث: 227مسند الحارث' كتاب الجهاد' باب جامع فيمن قتل شهيد' حديث: 625البحر الزخار مسند البراء وما روت عبيدة بنت نابل' حديث: 1074مسند أبي يعلى الموصلي' مسند جابر' حديث: 2009المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث: 796المعجم الصغير للطبراني' باب من اسمه هويت' حديث: 429المعجم الكبير للطبراني' ومما أسند سعيد بن زيد رضي الله عنه' حديث: 356مسند الشهاب القضاعي' من قتل دون ماله فهو شهيد' حديث: 328

قتل دون مَاله فَهُوَ شَهِيْد وَمَنْ قتل دون دَمه فَهُوَ شَهِيْد وَمَنْ قتل دون دينه فَهُوَ شَهِيْد وَمَنْ قتل دون اَهله فَهُوَ شَهِيد

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے' جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے' جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے' جو شخص اپنے اہل خانہ کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2180/1 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل دون مَاله فَهُوَ شَهِيد

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2181 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِیْ وَغَيْرِهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اُرِيد مَاله بِغَيْر حق فقاتل فَقتل فَهُوَ شَهِيد

وَفِیْ رِوَايَةٍ للنسائی من قتل دون مَاله مَظْلُوما فَهُوَ شَهِيد

❀❀ امام ترمذی اور دیگر حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کا مال ناحق طور پر لیا جا رہا ہو' اور وہ لڑتے ہوئے مارا جائے' تو وہ شہید ہے''۔

نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مظلوم طور پر مارا جائے' وہ شہید ہے''۔

2182 - وَعَنْ سُوَيْد بن مقرن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل دون مظلمته فَهُوَ شَهِيد-رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی ظلم سے بچتے ہوئے مارا جائے' وہ شہید ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2183 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْت اِن جَاءَ رجل یُرِیْدُ اَخذ مَالِیْ قَالَ فَلَا تعطه مَالك قَالَ اَرَاَیْت اِن قاتلنی قَالَ قَاتله قَالَ اَرَاَیْت اِن قتلنی قَالَ فَانت شَهِیْد قَالَ اَرَاَیْت اِن قتلته قَالَ هُوَ فِی النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَلَفْظِه:قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْت اِن عدی علی مَالِیْ قَالَ فانشد بِاللّٰه قَالَ فَاِن اَبوا عَلَیّ قَالَ فانشد بِاللّٰه قَالَ فَاِن اَبوا عَلَیّ قَالَ فانشد بِاللّٰه قَالَ فَاِن اَبوا عَلَیّ قَالَ فقاتل فَاِن قتلت فَفِی الْجَنَّة وَاِن قتلت فَفِی النَّار

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ ایک شخص آتا ہے' اور وہ میرا مال حاصل کرنا چاہتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا مال اسے نہ دو' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر وہ میرے ساتھ جھگڑا شروع کر دیتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھی اس کا مقابلہ کرو' اس نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ مجھے قتل کر دیتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم شہید شمار ہو گے' اس نے عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اسے قتل کر دیتا ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو وہ جہنم میں جائے گا"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میرے مال کے حوالے سے زیادتی کی جاتی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے اللہ کا واسطہ دو! اس شخص نے عرض کی: اگر وہ میری بات نہ مانے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو اللہ کا واسطہ دو! اس نے عرض کی: اگر پھر بھی وہ میری بات نہ مانے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کا واسطہ دو! اس نے عرض کی: اگر وہ پھر بھی میری بات نہ مانے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تم لڑو! اگر تم مارے گئے' تو تم جنت میں جاؤ گے' اگر تم نے اسے قتل کر دیا' تو وہ جہنم میں جائے گا"۔

كِتَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآن

کتاب: قرآن کی تلاوت کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَة الْقُرْآن فِي الصَّلَاة وَغَيْرِهَا وَفضل تعلمه وتعليمه وَالتَّرْغِيْب فِيْ سُجُود التِّلَاوَة

نماز میں' اور اس کے علاوہ' قرآن کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

اس کی تعلیم حاصل کرنے اور اس کی تعلیم دینے کی فضیلت' اور سجدۂ تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

2185 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَأَ حرفا من كتاب اللّٰه فَلَهُ بِهِ حَسَنَة والحسنة بِعشر اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْل الم حرف وَلٰكِن الف حرف وَلَام حرف وَمِيم حرف

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی کتاب کا ایک حرف پڑھتا ہے' اسے اس کے عوض میں ایک نیکی ملتی ہے' اور ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے' میں یہ نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے' بلکہ 'ا' ایک حرف ہے' اور 'ل' ایک حرف ہے' اور 'م' ایک حرف ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

2186 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اجْتمع قوم فِيْ بَيت من بُيُوت اللّٰه يَتلون كتاب اللّٰه وَيَتَدَارَسُوْنَهُ فِيْمَا بَيْنَهُمْ اِلَّا نزلت عَلَيْهِمُ السكِينَة وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَة وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَة وَذكرهمُ اللّٰه فِيْمَنْ عِنْده

2185-مصنف ابن أبي شيبة' كتاب فضائل القرآن' ثواب من قرأ حروف القرآن' حديث: 29329 البحر الزخار مسند البزار' من حديث عمرو بن مالك الأنجعي' حديث: 2391 المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث: 314 المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' من اسمه عباس' محمد بن كعب القرظي' حديث: 14978 شعب الإيمان للبيهقي' فصل في إدمان تلاوة القرآن "" حديث: 1923 المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب فضائل القرآن' أحاديث في فضائل القرآن جملة' حديث: 1983 سنن الدارمي' ومن كتاب فضائل القرآن' باب: فضل من قرأ القرآن' حديث: 3256 مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب صلاة العيدين' باب تعليم القرآن وفضله' حديث: 5800

رَوَاهُ مُسْلِم وَابُوْ دَاوُد وَغَيْرِهِمَا.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کچھ لوگ اللہ کے گھر میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں' آپس میں ایک دوسرے کو اس کا درس دیتے ہیں' تو ان لوگوں پر سکینت نازل ہوتی ہے' رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے' فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں موجود (فرشتوں) کے سامنے ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2187 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفة فَقَالَ اَيُكُمْ يحب اَن يَغْدُو كل يَوْم اِلٰى بطحان اَوْ اِلَى العقيق فَيَاْتِيَ مِنْهُ بناقتين كوماوين فِيْ غير اِثْم وَلَا قطيعة رحم فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كلنا نحب ذٰلِك قَالَ اَفلا يَغْدُو اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِد فيتعلم اَوْ فَيقْرَا آيَتَيْنِ من كتاب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ خير لَهُ من ناقتين وَثَلَاث وَاَرْبع خير لَهُ من اَربع وَمَنْ اعدادهن من الْاِبِل

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَعِنْده: كوماوين زهراوين بِغَيْر اِثْم للّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَلَا قطيعة رحم قَالُوْا كلنا يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ فَلَان يَغْدُو اَحَدُكُمْ كل يَوْم اِلَى الْمَسْجِد فَيعلم آيَتَيْنِ من كتاب اللّٰه خير لَهُ من ناقتين وَان ثَلَاث فَثَلَاث مثل اعدادهن

بطحان بِضَم الْبَاء وَسُكُون الطَّاء مَوْضِع بِالْمَدِيْنَةِ والكوماء بِفَتْح الْكَاف وَسُكُون الْوَاو وبالمد هِيَ النَّاقة الْعَظِيْمَة السنام

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اس وقت صفہ کے چبوترے پر موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون اس شخص بات کو پسند کرتا ہے؟ کہ ''بطحان'' یا ''عقیق'' جائے' اور وہاں سے کسی گناہ' یا رشتے داری کے حقوق کی پامالی کے بغیر' بلند کوہان والی دو اونٹنیاں لے آئے' لوگوں نے عرض کی: ہم سب اس بات کو پسند کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو کسی شخص کا مسجد جا کر' وہاں اللہ کی کتاب کی دو آیات سیکھنا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پڑھنا' اس کے لئے دو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے' اور تین یا چار (آیات سیکھنا) اس کے لئے' چار اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے' اور جتنی ہی آیات سیکھے' وہ اتنی ہی تعداد کے اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں

''بلند کوہان والی بھاری بھرکم عمدہ اونٹنیاں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بغیر اور کسی قطع رحمی کے بغیر حاصل ہوں' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سب (اس بات کو پسند کریں گے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو کسی شخص کا روزانہ مسجد جا کر اللہ کی کتاب کی دو آیات کا علم حاصل کرنا اس کے لئے دو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے' اور اگر تین آیات سیکھے تو یہ تین اونٹنیوں سے بہتر ہے (یعنی جتنی آیات سیکھے گا وہ اتنی ہی تعداد کی اونٹنیاں ملنے سے) بہتر ہوگا''

''بطحان'' میں 'ب' پر پیش ہے اور 'ط' ساکن ہے یہ مدینہ منورہ میں ایک جگہ کا نام ہے
لفظ ''کوماء'' اس میں 'ک' پر زبر ہے 'و' ساکن ہے اور اس کے بعد 'م' ہے اس سے مراد بڑی (یا اونچی) کوہان والی اونٹنی ہے۔

2188 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من استمع اِلٰی آیَة من کتاب اللّٰه کتبت لَهٗ حَسَنَة مضاعفة وَمَنْ تَلاهَا کَانَت لَهٗ نورا یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ اَحْمد عَن عبَادَة بن میسرَة

وَاخْتلف فِیْ توثیقه عَن الْحسن عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَالْجُمْهُور علی اَن الْحسن لم یسمع من اَبِیْ هُرَیْرَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ کی کتاب کی ایک آیت غور سے سنتا ہے اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کی جاتی ہے جو کئی گنا ہوتی ہے اور جو شخص اس کی تلاوت کر لیتا ہے تو یہ چیز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی''

یہ روایت امام احمد نے 'عبادہ بن میسرہ' کے حوالے سے نقل کی ہے جن کو ثقہ قرار دینے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے یہ ان کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے 'حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ حسن بصری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

2189 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الرب تَبَارَكَ وَتَعَالٰی من شغله الْقُرْآن عَن مَسْاَلَتِی اَعْطَیْته اَفضل مَا اُعطی السَّائِلین وَفضل کَلام اللّٰه علی سَائِر الْکَلَام کفضل اللّٰه علی خلقه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پروردگار فرماتا ہے: جو شخص قرآن کی وجہ سے مجھ سے نہ مانگ سکا ہو میں اُسے اس سے زیادہ فضیلت والی چیز عطا کروں گا' جو میں مانگنے والے کو دیتا ہوں' اللہ کے کلام کو دیگر تمام کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے' جو اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق پر حاصل ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2190 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثل الْمُؤْمِن الَّذِیْ یقْرَا الْقُرْآن مثل الأترجة رِیْحهَا طیب وطعمها طیب وَمثل الْمُؤْمِن الَّذِیْ لَا یقْرَا الْقُرْآن کَمثل التمرة لَا ریح لَهَا وطعمها حُلْو وَمثل الْمُنَافِق الَّذِیْ یقْرَا الْقُرْآن مثل الریحانة رِیْحهَا طیب وطعمها مر وَمثل الْمُنَافِق الَّذِیْ لَا یقْرَا الْقُرْآن کَمثل الحنظلة لَیْسَ لَهَا ریح وطعمها مر وَفِیْ رِوَایَةٍ مثل الْفَاجِر بدل الْمُنَافِق

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ مومن جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ناشپاتی کی مانند ہے جس کی خوشبو بھی پاکیزہ ہوتی ہے اور ذائقہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو تو نہیں ہوتی لیکن اس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ نامی پھول کی مانند ہے جس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظلہ نامی بوٹی کی مانند ہوتی ہے جس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں لفظ ''منافق'' کی جگہ لفظ ''فاجر'' استعمال ہوا ہے۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2191 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل الْمُؤْمِن الَّذِیْ یقْرَا الْقُرْآن مثل الأترجة رِیْحهَا طیب وطعمها طیب وَمثل الْمُؤْمِن الَّذِیْ لَا یقْرَا الْقُرْآن کَمثل التمرة لَا ریح لَهَا وطعمها طیب وَمثل الْفَاجِر الَّذِیْ یقْرَا الْقُرْآن کَمثل الریحانة رِیْحهَا طیب وطعمها مر وَمثل الْفَاجِر الَّذِیْ لَا یقْرَا الْقُرْآن کَمثل الحنظلة طعمها مر وَلَا ریح لَهَا وَمثل الجلیس الصَّالح کَمثل صَاحب الْمسك إِن لم یصبك مِنْهُ شَیْء اَصَابَك من رِیْحه وَمثل الجلیس السوء کَمثل صَاحب الْکِیر إِن لم یصبك من سوَاده اَصَابَك من دخانه—رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ناشپاتی کی مانند ہے جس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور اس کا ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے اور جو مومن قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی مانند ہوتی ہے جس کی خوشبو تو نہیں ہوتی لیکن اس کا ذائقہ پاکیزہ ہوتا ہے جو فاجر شخص قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ (نامی پھول) کی مانند ہے جس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور جو فاجر قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظلہ نامی بوٹی کی مانند ہے جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور اس کی خوشبو بھی نہیں ہوتی ہے نیک ہم نشین کی مثال مشک والے شخص کی طرح ہے کہ اگر تم اس سے مشک حاصل نہیں بھی کرتے تو اس کی خوشبو تم تک آتی رہے گی اور برے ہم نشین کی مثال بھٹی سلگانے والے کی مانند ہے کہ اگر تمہیں اس کی کالک نہ بھی لگے تو بھی اس کا دھواں تم تک پہنچے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے بیان کی ہے۔

2192 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الماهر بِالْقُرْآنِ مَعَ السفرة الْکِرَام البررة وَالَّذِیْ یقْرَا الْقُرْآن ویتتعتع فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شاق لَهُ اَجْرَانِ—وَفِیْ رِوَایَةٍ وَّالَّذِیْ یقْرَؤُهُ وَهُوَ یشْتَد عَلَیْهِ لَهُ اَجْرَانِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''قرآن پڑھنے میں مہارت رکھنے والا شخص' معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا' اور جو شخص پڑھتے ہوئے' اس میں اٹکتا ہو' اور اس کو پڑھنا اس کے لئے دشوار ہو' تو اسے دگنا اجر ملے گا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص اسے پڑھتا ہو اور یہ اس کے لئے مشکل کا باعث ہوتا ہو' تو اسے دگنا اجر ملے گا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

2193 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصنی قَالَ عَلَیْك بتقوی اللّٰه فَإِنَّهُ رَأس الْأَمر كُله قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِی قَالَ عَلَیْك بِتِلَاوَة الْقُرْآن فَإِنَّهُ نور لَك فِی الْأَرْض وَذخر لَك فِی السَّمَاء

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیل

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی تلقین کیجئے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تمام معاملے کی بنیاد ہے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر قرآن کی تلاوت کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ زمین میں' تمہارے لئے نور ہوگا' اور آسمان میں تمہارے لئے ذخیرہ ہوگا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں ایک طویل حدیث میں نقل کی ہے۔

2194 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُرْآن شَافِع مُشَفع وَمَاحِل مُصدق من جعله أَمَامه قَادَهُ إِلَی الْجَنَّة وَمَنْ جعله خلف ظَهره سَاقه إِلَی النَّار

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ

ماحل بِكَسْر الْحَاء الْمُهْملَة أَی سَاع وَقيل خصم مجادل

2192- صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا' باب فضل الماھر فی القرآن' حدیث: 1370 مستخرج أبی عوانۃ' مفتتح أفضائل القرآن' باب ثواب الماھر بالقرآن' حدیث: 3090 صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب قراءۃ القرآن ذکر تفضل اللہ جل وعلا علی الماھر بالقرآن بکونہ مع السفرۃ' حدیث: 767 سنن الدارمی' ومن کتاب فضائل القرآن' باب: فضل من یقرأ القرآن ویتتعتع علیہ' حدیث: 3309 سنن أبی داود' کتاب الصلاۃ' باب تفریع أبواب الوتر' باب فی ثواب قراءۃ القرآن' حدیث: 1255 سنن ابن ماجہ' کتاب الأدب' باب ثواب القرآن' حدیث: 3777 مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاۃ' باب الترتیل فی القرآن' حدیث: 4056 مصنف ابن أبی شیبۃ' کتاب فضائل القرآن' فی الماھر بالقرآن' حدیث: 29431 السنن الکبری للنسائی' کتاب فضائل القرآن' الماھر بالقرآن' حدیث: 7781 السنن الکبری للبیہقی' کتاب الصلاۃ' جماع أبواب القراءۃ' باب المعالجۃ علی قراءۃ القرآن' حدیث: 3773 مسند الطیالسی' أحادیث النساء' عنقفۃ من قیس عن عائشۃ' أحادیث سعد من لشام عن عائشۃ' حدیث: 1589 مسند ابن الجعد' قتادۃ' حدیث: 797 المعجم الأوسط للطبرانی' باب الألف' من اسمہ أحمد' حدیث: 2234 المعجم الصغیر للطبرانی' من اسمہ وافد' حدیث: 1116 شعب الإیمان للبیہقی' فصل فی إدمان تلاوۃ القرآن' حدیث: 1913

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن ایسا شفاعت کرنے والا ہے' جس کی شفاعت قبول ہوگی ہے' اور ایسا بحث کرنے والا ہے' جس کی بات کی تصدیق ہوگی' اور جو شخص اسے اپنا پیشوا بنائے گا' یہ اُسے جنت تک لے جائے گا' اور جو شخص اسے پس پشت ڈال دے گا' یہ اسے جہنم کی طرف ہانک کر لے جائے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

لفظ ''ماحل'' میں 'ح' پر زیر ہے' اس سے مراد کوشش کرنے والا ہے' اور ایک قول کے مطابق بحث کرنے والا مقابل فریق ہے۔

2195 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقرؤوا الْقُرْآن فَاِنَّهُ يَاْتِیْ يَوْم الْقِيَامَة شَفِيعًا لاصحابه الحَدِيْث رَوَاهُ مُسْلِم وَيَاْتِیْ بِتَمَامِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ قرآن کی تلاوت کرو! کیونکہ یہ قیامت کے دن' اپنے پڑھنے والوں کے لئے' شفاعت کرنے والے کے طور پر آئے گا'' ... الحدیث۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' یہ آگے چل کر مکمل روایت کے طور پر آئے گی۔

2196 - وَعَنْ سهل بن مُعَاذ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ الْقُرْآن وَعمل بِهِ اُلبس والداه تاجا يَوْم الْقِيَامَة ضوؤه احسن من ضوء الشَّمْس فِیْ بيُوت الدُّنْيَا فَمَا ظنكم بِالَّذِیْ عمل بِهٰذَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَكِلَاهُمَا عَن زبان عَن سهل وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ ل بن معاذ' اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ن پڑھے اور اس پر عمل کرے' تو قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو ایک تاج پہنایا جائے گا' جس کی روشنی اس سے زیادہ خوبصورت ہوگی' جتنی سورج کی روشنی دنیا کے ہر گھر میں ہوتی ہے' تو اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہوگا؟ جو اس پر عمل بھی کرتا ہو (یا جس نے یہ عمل کیا ہو)''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام حاکم نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے زبان نامی راوی کے حوالے سے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2197 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اذن اللّٰه لعبد فِیْ شَیْءٍ افضل من رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَان الْبر ليذر على رَاس الْعَبْد مَا دَامَ فِیْ صَلَاته وَمَا تقرب الْعباد اِلَى اللّٰه بِمثل مَا خرج مِنْهُ يَعْنِیْ الْقُرْآن

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی زیادہ توجہ سے وہ دو رکعت ادا کرنے کے دوران (ہونے والی تلاوت) کو سنتا ہے' اور جب تک آدمی نماز کی حالت میں رہتا ہے' اس وقت تک بندے کے سر پر نیکی نچھاور ہوتی رہتی ہے' اور بندے اللہ تعالیٰ کا قرب' کسی بھی ایسی چیز کے ذریعے حاصل نہیں کرتے' جو اس چیز کی مانند ہو' جو اس کی طرف سے آئی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قرآن مجید تھی)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2198 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَیَقُوْلُ الْقُرْآنُ یَا رَبِّ حَلِّهِ فَیُلْبَسُ تَاجَ الْکَرَامَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رَبِّ زِدْهُ فَیُلْبَسُ حُلَّةَ الْکَرَامَةِ ثُمَّ یَقُوْلُ یَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَیَرْضَى عَنْهُ فَیُقَالُ لَهُ اقْرَاْ وَارْقَ وَیُزَادُ بِکُلِّ آیَةٍ حَسَنَةً

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحَسَّنَهُ وَابْنُ خُزَیْمَةَ وَالْحَاکِمُ وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن قرآن کا عالم آئے گا' تو قرآن کہے گا: اے میرے پروردگار! اسے آراستہ کر دے' تو اُسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا' پھر قرآن کہے گا: اے میرے پروردگار! اے مزید عطا کر دے' تو اسے کرامت کا حلہ پہنایا جائے گا' پھر وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو اس سے راضی ہو جا! تو پروردگار اس سے راضی ہو جائے گا' پھر اس شخص سے کہا جائے گا: تم تلاوت کرو! اور (جنت کے درجات پر) چڑھتے جاؤ! اس شخص کو ہر ایک آیت کے عوض میں ایک نیکی اضافی ملے گی''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن خزیمہ نے اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2199 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَاْ وَارْقَ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آیَةٍ تَقْرَؤُهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ

قَالَ الْخَطَّابِیّ جَاءَ فِی الْاَثَرِ اَنَّ عَدَدَ آیِ الْقُرْآنِ عَلٰی قَدْرِ دَرَجِ الْجَنَّةِ فَیُقَالُ لِلْقَارِیءِ ارْقَ فِی الدَّرَجِ عَلٰی قَدْرِ مَا کُنْتَ تَقْرَاُ مِنْ آیِ الْقُرْآنِ فَمَنِ اسْتَوْفٰی قِرَاءَةَ جَمِیْعِ الْقُرْآنِ اسْتَوْلٰی عَلٰی اَقْصٰی دَرَجِ الْجَنَّةِ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ قَرَاَ جُزْءًا مِنْهُ کَانَ رُقِیُّهُ فِی الدَّرَجِ عَلٰی قَدْرِ ذٰلِكَ فَیَکُوْنُ مُنْتَهَی الثَّوَابِ عِنْدَ مُنْتَهَی الْقِرَاءَةِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کے عالم سے یہ کہا جائے گا: تم تلاوت کرو اور (جنت کے درجات پر) چڑھنا شروع کرو' اور اس طرح

ٹھہر ٹھہر کر پڑھو جس طرح تم دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے تمہارا ٹھکانہ وہاں ہوگا جہاں تم آخری آیت تلاوت کرو گے"

یہ روایت امام ترمذی امام ابوداؤد امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: ایک روایت میں یہ بات منقول ہے: قرآن کی آیات کی تعداد جنت کے درجات جتنی ہے تو قاری سے کہا جائے گا تم ایک درجے میں اسی حساب سے چڑھو جس طرح تم قرآن کی آیت تلاوت کرتے تھے تو جو شخص پورے قرآن کی تلاوت کرے گا وہ آخرت میں سب سے اوپر والے درجے تک پہنچ جائے گا اور جو شخص قرآن کے کسی حصے کا عالم ہوگا تو وہ درجے کے اعتبار سے اسی درجے تک چڑھ سکے گا اور اس کے ثواب کی آخری حد وہ ہوگی جو اس کی تلاوت کی آخری حد ہوگی۔

2200 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حسد اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رجل آتَاهُ اللّٰه هٰذَا الْكتاب فَقَامَ بِهِ آنَاء اللَّيْل وآناء النَّهَار وَرجل اعطَاهُ اللّٰه مَالا فَتصدق بِهِ آنَاء اللَّيْل وآناء النَّهَار-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے اس کتاب (کا علم) عطا کیا ہو اور وہ رات دن اس کے ساتھ مصروف رہتا ہے اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ رات دن اس کو صدقہ کرتا رہتا ہو"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2201 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حسد اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رجل علمه اللّٰه الْقُرْآن فَهُوَ يتلوه آنَاء اللَّيْل وآناء النَّهَار فَسمعهُ جَار لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي اُوْتِيت مثل مَا اُوْتِيَ فلَان فَعمِلت مثل مَا يعْمل وَرجل آتَاهُ اللّٰه مَالا فَهُوَ يهلكه فِي الْحق فَقَالَ رجل لَيْتَنِي اُوْتِيت مثل مَا اُوْتِيَ فلَان فَعمِلت مثل مَا يعْمل-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

2201-صحيح مسلم" كتاب صلاة المسافرين وقصرها" باب فضل من يقوم بالقرآن" حديث: 1392مستخرج أبي عوانة" مبتدأ فضائل القرآن" باب حظر الحسد إلا في اثنتين : رجل آتاه الله القرآن" حديث: 3126صحيح ابن حبان" كتاب العلم" ذكر إباحة الحسد لمن أوتي العلمة" حديث: 90سنن ابن ماجه" كتاب الزهد" باب الحسد" حديث: 4206مصنف ابن أبي شيبة" كتاب فضائل القرآن" من قال : الحسد في قراءة القرآن" حديث: 29670السنن الكبرى للنسائي" كتاب العلم" الاغتباط في العلم حديث: 5669السنن الكبرى للبيهقي" كتاب الجنائز" جماع أبواب صدقة التطوع" باب وجوه الصدقة" حديث 7363السنن الصغير للبيهقي" كتاب آداب القاضي" أدب القاضي وفضله" حديث: 3227مسند عبد الله بن المبارك حديث. 60مسند الحميدي" أحاديث عبد الله بن مسعود رضي الله عنه" حديث: 98مسند عبد بن حميد أحاديث ابن عمر حديث: 730البحر الزخار مسند البراء قيس بن أبي حازم" حديث: 1665مسند أبي يعلى الموصلي" من مسند أبي سعيد الخدري حديث: 1047المعجم الأوسط للطبراني" باب الألف" من اسمه أحمد" حديث: 1735المعجم الكبير للطبراني" من اسمه عبد الله" ومما أسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما" سالم عن ابن عمر" حديث: 12941

قَالَ المملی وَالْمرَاد بِالْحَسَدِ هُنَا الْغِبْطَة وَهُوَ تمنی مثل مَا للمحسود لَا تمنی زَوَال تِلْكَ النِّعْمَة عَنْهُ فَإِن ذَلِكَ الْحَسَد المذموم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے' ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم عطا کیا ہو' اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا ہو' اس کا پڑوسی اس کو سنے اور یہ سوچے کہ کاش مجھے بھی یہ نعمت عطا ہوئی ہوتی' جو اس شخص کو عطا ہوئی ہے' تو میں بھی اسی طرح عمل کرتا جس طرح یہ عمل کرتا ہے' اور ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو' اور وہ اسے حق کے راستے میں خرچ کرتا رہتا ہو' تو کوئی شخص یہ سوچے کہ کاش مجھے بھی اس کی مانند (مال) عطا کیا جاتا' جس طرح فلاں شخص کو عطا کیا گیا ہے' تو میں بھی وہی عمل کرتا' جو وہ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

املاء کروانے صاحب بیان کرتے ہیں: یہاں حسد سے مراد رشک کرنا ہے' اور اس سے مراد اس چیز کی آرزو کرنا ہے' جس پر رشک کیا جا رہا ہے' یہاں یہ مراد نہیں ہے کہ اس دوسرے شخص سے اس نعمت کے زائل ہونے کی آرزو کی جائے' کیونکہ یہ آرزو قابل مذمت حسد ہے۔

2202 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يهولهم الْفَزع الْأَكْبَر وَلَا ينالهم الْحساب هم على كثيب من مسك حَتّٰى يفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَأَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَأم بِهِ قوما وهم بِهِ راضون وداع يَدْعُو إِلَى الصَّلَوَات ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَعبد أحسن فِيمَا بَينه وَبَين ربه وَفِيمَا بَينه وَبَين موَالِيه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَالصَّغِيرِ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَرَوَاهُ فِي الْكَبِيرِ بِنَحْوِهِ وَزَاد فِي أوله قَالَ ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَو لم أسمعهُ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مرّة وَمرَّة حَتّٰى عد سبع مَرَّات لما حدثت بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں' جنہیں بڑی گھبراہٹ پریشان نہیں کرے گی' انہیں حساب کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا' وہ مشک کے ٹیلے پر ہوں گے' جب تک مخلوق کا حساب مکمل نہیں ہو جاتا' ایک وہ شخص' جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے' قرآن کا علم حاصل کیا ہو' اور قرآن کو لوگوں کی امامت کرتے ہوئے پڑھتا ہو' اور وہ لوگ اس سے راضی ہوں' اور نماز کی طرف بلانے والا' وہ شخص' جو اللہ کی رضا کے لئے (اذان دیتا ہے) اور وہ شخص' جو اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان کے معاملات' اور اپنے اور اپنے آقاؤں کے درمیان کے معاملات کو' احسن طریقے سے سرانجام دیتا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

انہوں نے اس روایت کو معجم کبیر میں اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی' اس روایت کو ایک مرتبہ یا دو مرتبہ' یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ تک کی گنتی کر کے فرمایا' کہ اتنی مرتبہ نہ سنا ہوتا' تو میں اسے بیان نہ کرتا''۔

2203- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بعث رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعثا وهم دَوُو عدد فاستقرأهم فاستقرأ كل رَجُلٌ مِّنْهُم يَعْنِیْ مَا مَعَهُ من الْقُرْآن فَأتى على رجل من أحدثهم سنا فَقَالَ مَا مَعَك يَا فُلَان قَالَ معى كَذَا وَكَذَا وَسورَة الْبَقَرَة فَقَالَ أمَعَك سُوْرَة الْبَقَرَة قَالَ نعم قَالَ اذْهَبْ فَأنت أَمِيرهمْ فَقَالَ رجل من أشرَافهم وَاللّٰه مَا منَعَنِیْ أَن أتعلم الْبَقَرَة إِلَّا خشيَة أَلا أقوم بهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعلمُوا الْقُرْآن واقرؤوه فَإِن مثل الْقُرْآن لِمن تعلمه فقراه كَمثل جراب محشو مسكا يفوح رِيْحه فِیْ كل مَكَان وَمَنْ تعلمه فيرقد وَهُوَ فِیْ جَوْفه فَمثله كَمثل جراب أوكيء على مسك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' ان لوگوں کی تعداد کافی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے قرآن کے علم کے بارے میں دریافت کیا' ہر شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ اسے کتنا قرآن آتا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جوان سب میں' عمر میں سب سے کم تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں! تمہیں کتنا قرآن آتا ہے' اس نے عرض کی: مجھے فلاں' فلاں سورتیں آتی ہیں' اور سورۂ بقرہ بھی آتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۂ بقرہ آتی ہے' اس نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ! تم ان کے امیر ہو' تو ان افراد میں سے جو معززین تھے' ان میں سے ایک صاحب بولے: اللہ کی قسم! میں نے تو صرف اندیشے کے تحت سورۂ بقرہ نہیں سیکھی کہ کہیں ایسا نہ ہو' کہ بعد میں' میں اس کو نماز میں تلاوت نہ کر سکوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قرآن کا علم حاصل کرو' اور اسے پڑھو' کیونکہ جو شخص قرآن کا علم حاصل کر کے اسے پڑھتا ہے' اس کی مثال ایسی تھیلی کی مانند ہے' جس میں مشک بھرا ہوا ہو' اور ہر جگہ اس کی خوشبو پھیل رہی ہو' اور جو شخص قرآن کا علم حاصل کرتا ہے (اور رات کو اسے نوافل میں نہیں پڑھتا) بلکہ سو جاتا ہے' اور قرآن' اس کے دل میں موجود ہوتا ہے' تو اس کی مثال' ایسی تھیلی کی مانند ہے' جس کے مشک کا منہ بند کر دیا گیا ہو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں' یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2204 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَأَ الْقُرْآن فقد استدرج النُّبُوَّة بَيْن جَنْبَيْهِ غير أنه لَا يُوحى إِلَيْهِ لَا يَنْبَغِی لصَاحب الْقُرْآن أَن يجد مَعَ من وجد وَلَا يجهل مَعَ من جهل وَفِیْ جَوْفه كَلَام الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص قرآن پڑھتا ہے' تو وہ اپنے دونوں پہلوؤں کے درمیان نبوت (کے فیضان) کو شامل کر لیتا ہے' البتہ اس کی طرف وحی نہیں کی جاتی' اور قرآن کے عالم کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ جب اس کے اندر' اللہ کا کلام موجود ہو' تو وہ کسی پر غصے ہو' یا کسی کے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2205 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيام وَالْقُرْآن يشفعان لِلْعَبد يَقُوْلُ الصِّيام رب إِنِّيْ منعته الطَّعَام وَالشرَاب بِالنَّهَارِ فشفعنى فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآن رب منعته النوم بِاللَّيْلِ فشفعنى فِيْهِ فيشفعان

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الْجُوْع وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''روزہ اور قرآن' بندے کی شفاعت کریں گے' روزہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے دن کے وقت کھانے پینے سے روکے رکھا' تو اس کے بارے میں' میری شفاعت کو قبول فرمالے' اور قرآن کہے گا: میں نے رات کے وقت' اسے سونے سے روکے رکھا' تو اس کے بارے میں' میری شفاعت قبول فرمالے' تو ان دونوں کی شفاعت قبول ہوگی''

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ابو دنیا نے کتاب ''الجوع'' میں نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2206 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اسيد بن حضير بَيْنَمَا هُوَ فِيْ لَيْلَة يقْرَا فِيْ مربده اِذْ جالت فرسه فَقَرَاَ ثُمَّ جالت اُخْرى فَقَرَاَ ثُمَّ جالت اُخْرى ايضا قَالَ اسيد فَخَشِيت اَن تطَا يحيى فَقُمْت اِلَيْهَا فَاِذَا مثل الظلة فَوق رَاْسِي فِيْهَا اَمْثَال السرج عرجت فِي الجو حَتّٰى مَا اَرَاهَا قَالَ فَغَدَوْت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَمَا اَنا البارحة فِيْ جَوف اللَّيْل اَقْرَاُ فِيْ مربدى اِذْ جالت فرسى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ ابْن حضير قَالَ فَقَرَاَت ثُمَّ جالت اَيْضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ ابْن حضير قَالَ فَقَرَاَت ثُمَّ جالت اَيْضًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَاْ ابْن حضير قَالَ فَانْصَرَفت وَكَانَ يحيى قَرِيْبًا مِنْهَا خشيت اَن تطاه فَرَاَيْت مثل الظلة فِيْهَا اَمْثَال السرج عرجت فِي الجو حَتّٰى مَا اَرَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلَائِكَة تستمع لَك وَلَوْ قَرَاَت لاصبحت يَرَاهَا النَّاس مَا تستتر مِنْهُم

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِهِ بِاخْتِصَار وَقَالَ فِيْهِ:فَالْتَفت فَإِذَا امْثَال الْمَصَابِيح قَالَ مدلاة بَيْنَ السَّمَاء وَالْأَرْض فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اسْتَطَعْت أَن امضي فَقَالَ تِلْكَ الْمَلَائِكَة نزلت لِقِرَاءَةِ الْقُرْآن أما إِنَّك لَو مضيت لرأيت الْعَجَائِب

وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

الظلة بِضَم الظَّاء الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد اللَّام هِيَ الغاشية وَقِيْلَ السحابة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ رات کے وقت اپنے گودام میں تلاوت کر رہے تھے' اسی دوران ان کے گھوڑے نے اچھلنا شروع کر دیا' وہ تلاوت کرتے رہے' وہ دوبارہ اچھلا' وہ تلاوت کرتے رہے' وہ پھر اُچھلا' حضرت اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ اندیشہ ہوا' کہ کہیں وہ (میرے بیٹے) یحییٰ کو روند نہ دے' میں اُٹھ کر اس کی طرف گیا' تو مجھے اپنے سر کے اوپر ایک سایہ (یا بادل) سا نظر آیا' جس میں چراغ سے موجود تھے' وہ فضا میں بلند ہوتا چلا گیا' یہاں تک کہ میری نگاہ سے اوجھل ہو گیا' حضرت اسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگلے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات میں نصف رات کے وقت' اپنے گودام میں تلاوت کر رہا تھا' اسی دوران میرا گھوڑا اچھلنے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حضیر! تم قرأت کرتے رہتے' انہوں نے عرض کی: میں قرأت کرتا رہا' پھر وہ دوبارہ اُچھلا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حضیر! تم قرأت کرتے رہتے' انہوں نے عرض کی: میں قرأت کرتا رہا' وہ پھر اچھلا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حضیر! تم قرأت کرتے رہتے' انہوں نے عرض کی: پھر میں نے نماز ختم کر دی' کیونکہ یحییٰ (جو میرا بیٹا ہے) وہ گھوڑے کے قریب موجود تھا' مجھے یہ اندیشہ ہوا' کہ کہیں وہ گھوڑا اس کو روند نہ دے' میں نے ایک چھپر (یا بادل) سا دیکھا' جس میں چراغ کی طرح کی چیزیں موجود تھیں' وہ فضا میں بلند ہوتا چلا گیا' یہاں تک کہ وہ میری نگاہ سے اوجھل ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ فرشتے تھے' جو تمہاری تلاوت سن رہے تھے' اگر تلاوت کرتے رہتے' تو صبح کے وقت لوگ بھی انہیں دیکھ لیتے' اور وہ لوگوں سے نہ چھپتے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ امام مسلم کے نقل کردہ ہیں۔

امام حاکم نے اس کی مانند روایت اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں ان کے الفاظ یہ ہیں: میں نے توجہ کی' تو چراغ کی طرح کی کوئی چیز موجود تھی' اور وہ آسمان اور زمین کے درمیان لٹکا ہوا تھا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ' میں یہ استطاعت نہیں رکھ سکا کہ میں تلاوت کو جاری رکھتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے' جو قرآن کی تلاوت کے لئے نازل ہوئے تھے' اگر تم تلاوت جاری رکھتے' تو تم اور حیران کن چیزیں دیکھتے''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ ''الظلة'' میں 'ظ' ہے' اور 'ل' پر شد ہے' اس سے مراد ڈھانپنے والی چیز (یعنی چھپر) ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے

مراد بادل ہے۔

2207 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ لَا ترجعون اِلَى اللّٰه بِشَيْءٍ افضل مِمَّا خرج مِنْهُ يَعْنِيْ الْقُرْآن

رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ مراسيله عَن جُبَيْر بن نفير

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' کسی ایسی چیز کے ذریعے رجوع نہیں کرتے' جو اس سے زیادہ فضیلت رکھتی ہو' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قرآن مجید تھا۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام ابوداؤد نے اسے اپنی ''مراسیل'' میں نقل کیا ہے' انہوں نے اسے جبیر بن نفیل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2208 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْن مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن هٰذَا الْقُرْآن مأدبة اللّٰه فاقبلوا مأدبته مَا اسْتَطَعْتُمْ اِن هٰذَا الْقُرْآن حَبل اللّٰه والنور الْمُبين والشفاء النافع عصمَة لمن تمسك بِهِ وَنَجَاة لمن اتبعهُ لَا يزِيغ فيستعتب وَلَا يعوج فَيُقَوَّمُ وَلَا تَنْقَضِي عجائبه وَلَا يخلق من كَثْرَة الرَّد اتْلُوْهُ فَاِن اللّٰه يَأْجُرُكُمْ على تِلَاوَته كل حرف عشر حَسَنَات اما اِنِّيْ لَا اَقُوْل الم حرف وَلٰكِن ألف حرف وَلَام حرف وَمِيم حرف

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَة صَالح بن عمر عَن اِبْرَاهِيْمَ الهجرى عَنْ اَبِيْ الْاَحْوَص عَنْهُ وَقَالَ تفرد بِهِ صَالح بن عمر عَنْهُ وَهُوَ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہ قرآن' اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے' تو تم سے جہاں تک ہو سکے' اس کے دسترخوان کی طرف آؤ! یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی رسی ہے' اور روشن کرنے والا نور ہے' اور نفع دینے والی شفا ہے' اور اس شخص کے لئے بچاؤ کا ذریعہ ہے' جو اسے مضبوطی سے تھام لیتا ہے' اور اس شخص کے لئے نجات کا ذریعہ ہے' جو اس کی پیروی کرتا ہے' ایسا شخص ٹیڑھا نہیں ہوگا کہ اسے ٹھیک کیا جائے' بھٹکے گا نہیں' کہ اسے درست کیا جائے (یا یہ قرآن ٹیڑھا نہیں ہوگا کہ اسے ٹھیک کیا جائے) اس کے عجائب کبھی ختم نہیں ہوں گے' اور بکثرت پڑھنے سے یہ پرانا نہیں ہوگا' تم لوگ اس کی تلاوت کرتے رہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں' اس کی تلاوت پر اجر عطا کرے گا' ہر حرف پر دس نیکیاں ملیں گی' میں یہ نہیں کہتا ''الم'' ایک حرف ہے بلکہ 'ا' ایک حرف ہے' اور 'ل' ایک حرف ہے' اور 'م' ایک حرف ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے صالح بن عمر کے حوالے سے' ابراہیم ہجری کے حوالے سے' ابواحوص کے حوالے سے' حضرت عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: صالح بن عمر ابراہیم ہجری سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہیں' تاہم یہ روایت مستند ہے۔

2209 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله اَهْلين مِنَ النَّاس قَالُوْا من هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَهْلِ الْقُرْآن هم اَهْلِ الله وخاصته

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم كلهم عَنِ ابْنِ مهْدى حَدثنَا عبد الرَّحْمٰن بن بديل عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ وَقَالَ الْحَاكِم يرْوى من ثَلَاثَة اوجه عَنْ اَنَسٍ هٰذَا اَجودهَا

قَالَ المملى الْحَافِظِ عبد الْعَظِيْمِ وَهُوَ اِسْنَاد صَحِيْح

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں میں سے کچھ لوگ اللہ والے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن والے' یہی اللہ والے اور اس کے مخصوص بندے ہیں''

یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان سب حضرات نے' اسے ابن مہدی کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن بدیل کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ حدیث تین حوالوں سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور یہ سب سے عمدہ سند ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: یہ سند صحیح ہے۔

2210 - وَعَنْ عِمْرَان بن حُصَيْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنه مر على قارىء يقْرَا ثُمَّ سَاَلَ فَاسْتَرْجع ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَرَاَ الْقُرْآن فليسال الله بِهٖ فَاِنَّهٗ سَيَجِیْءُ اَقوام يقرؤن الْقُرْآن يسْاَلُوْن بِهِ النَّاس

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کا گزر ایک تلاوت کرنے والے شخص کے پاس سے ہوا' اس نے تلاوت کرنے کے بعد دعا مانگی اور پھر تلاوت ختم کر کے اُٹھا' تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص قرآن کی تلاوت کرے' اسے اس کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنی چاہیے' عنقریب ایسے لوگ آئیں گے' جو قرآن پڑھیں گے اور اس کے واسطے سے لوگوں سے مانگیں گے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

2211 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ الْقُرْآن وَتعلم وَعمل بِهٖ الْبس والداه يَوْم الْقِيَامَة تاجا من نور ضوؤه مثل ضوء الشَّمْس ويكسى والداه حلتين لَا يَقُوْمُ لَهما

الدُّنْيَا فَيَقُوْلَانِ بِمَ كسينا هٰذَا فَيُقَالُ بِأخذ ولدكما الْقُرْآن

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قرآن پڑھے' اس کا علم حاصل کرے' اس پر عمل کرے' اس کے ماں باپ کو قیامت کے دن نور کا ایسا تاج پہنایا جائے گا' جس کی روشنی' سورج کی روشنی کی مانند ہوگی' اور ان کے ماں باپ کو دو حلے پہنائے جائیں گے' جس کی قیمت پوری دنیا نہیں بن سکتی' وہ دونوں عرض کریں گے: یہ ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں؟ تو انہیں بتایا جائے گا' اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے بچے نے قرآن کا علم حاصل کیا تھا''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2212 - وَرُوِيَ عَن عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ الْقُرْآن فاستظهره فاحل حَلَاله وَحرم حرَامه أدخلهُ اللّٰه بِهِ الْجَنَّة وشفعه فِيْ عشرَة من اَهْل بَيته كلهم قد وَجَبَتْ لَهُمُ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کو سیکھنے کے بعد اس کے حلال کو حلال سمجھے اور اس کے حرام کو حرام سمجھے اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا' اور ایسا شخص اپنے گھر والوں میں سے دس افراد کی شفاعت کرے گا وہ سب ایسے افراد ہوں گے جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2213 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من قَرَاَ الْقُرْآن لم يرد اِلٰى أرذل الْعُمر وَذٰلِكَ قَوْله تَعَالٰى (ثُمَّ رددناه اَسْفَل سافلين اِلَّا الَّذِيْنَ آمنُوا) التِّين قَالَ الَّذِيْنَ قرؤوا الْقُرْآن

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص قرآن کی تلاوت کرے گا وہ ''ارذل العمر'' (سٹھیا جانے والی عمر) تک نہیں پہنچے گا' اس کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

''پھر ہم نے اس کو سب سے نیچے والے درجہ کی طرف لوٹا دیا البتہ ان لوگوں کا معاملہ مختلف ہے' جو ایمان لائے''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن پڑھاتے ہیں۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2214 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا ذَرٍ لَاَن تَغْدُو فتعلم آيَة من كتاب اللّٰه خير لَك من اَن تصلى مائَة رَكْعَة وَلَاَن تَغْدُو فتعلم بَابا من الْعلم عمل بِهِ اَوْ لم يعْمل بِهِ خير من اَن تصلى الف رَكْعَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم صبح کے وقت جا کر ایک آیت کا علم حاصل کرو یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم ایک سو رکعات ادا کرو اور تم صبح کے وقت جا کر علم کا ایک باب سیکھو خواہ اس پر عمل کیا جائے یا اس پر عمل نہ کیا جائے یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تم ایک ہزار رکعات ادا کرو"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2215 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ عشر آيَات فِیْ لَيْلَة لم يكْتب من الغافلين

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص رات کے وقت دس آیات کی تلاوت کرلے گا اس کا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوگا"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2216 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حَافظ على هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَات المكتوبات لم يكْتب من الغافلين وَمَنْ قَرَاَ فِیْ لَيْلَة مائَة آيَة كتب من القانتين

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ الْحَافِظ وَقد تقدم فِیْ صَلَاة اللَّيْل اَحَادِيْث نَحْو هٰذَا.

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ان فرض نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرے گا اس کا شمار غافل لوگوں میں نہیں ہوگا' اور جو شخص رات کے وقت ایک سو آیات کی تلاوت کرے گا اس کا شمار "قانتین" میں ہوگا"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت اس سے پہلے رات کے نوافل کے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

2217 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا قَرَاَ ابْن آدم السَّجْدَة فَسجدَ اعتزل الشَّيْطَان يبكى يَقُوْلُ يَا ويله

وَفِیْ رِوَایَةٍ:یَا ویلی اَمر ابْن آدم بِالسُّجُود فَسجدَ فَلَهُ الْجَنَّة وَاُمرت بِالسُّجُود فابیت فلی النَّار
رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِیْثِ انس وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاق عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَوْقُوْفًا قَالَ :اِذا رای الشَّیْطَان ابْن آدم سَاجِدا صَاح وَقَالَ یَا ویله یَا ویل الشَّیْطَان اَمر اللّٰه ابْن آدم اَن یسْجد وَله الْجَنَّة فاطاع وَاَمرَنِیْ اَن اَسجد فعصِیت فلی النَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب انسان آیتِ سجدہ تلاوت کرنے کے بعد سجدہ کرتا ہے' تو شیطان روتا ہوا' الگ ہو جاتا ہے' اور کہتا ہے ہائے بربادی! ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہائے میری بربادی! ابن آدم کو سجدے کرنے کا حکم ملا' تو اس نے سجدہ کر لیا' اسے جنت مل جائے گی اور مجھے سجدہ کرنے کا حکم ملا' تو میں نے انکار کر دیا' تو مجھے جہنم ملے گی''

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام بزار نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہی روایت امام طبرانی نے ابواسحاق کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب شیطان، بن آدم کو سجدے کی حالت میں دیکھتا ہے' تو چیختا ہے' اور کہتا ہے: ہائے بربادی! ہائے شیطان کی بربادی! اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ملا (اس نے سجدہ کیا) تو اسے جنت مل جائے گی' اس نے اطاعت کر لی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا تو میں نے نافرمانی کی' تو مجھے جہنم ملے گی''۔

2218 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه رای رُؤْیا اَنه یکْتب ص فَلَمَّا بلغ اِلٰی سجدتها قَالَ رای الدواة والقلم و کل شَیْءٍ بِحَضْرَتِهِ انْقَلب سَاجِدا قَالَ فقصصتها علی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یزل یسْجد بهَا
رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ایک خواب دیکھا کہ وہ سورہ ''ص'' لکھ رہے ہیں' جب وہ آیت سجدہ تک پہنچے' تو انہوں نے دیکھا کہ دوات' قلم اور وہاں موجود ہر چیز سجدے میں چلی گئی ہے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے یہ خواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس مقام پر سجدہ کیا کرتے تھے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

2219 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَاَیت فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَة فِیْمَا یری النَّائِم کَاَنِّیْ اُصَلِّی خلف شَجَرَة فَرَاَیت کَاَنِّیْ قَرَاَت سَجْدَة فَرَاَیت الشَّجَرَة کَاَنَّهَا تَسْجد لسجودی فسمعتها وَهِی سَاجِدَة وَهِی تَقول اللّٰهُمَّ اکْتُبْ لی بهَا عنْدك اجرا

وَاجْعَلْهَا لی عندك ذخرا وضع عنی بهَا وزرا واقبلها منی كَمَا تقبلت من عَبدك دَاوُد قَالَ ابْن عَبَّاس فَرَاَيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ السَّجْدَة فَسَمعته وَهُوَ ساجد يَقُوْلُ مثل مَا قَالَ الرجل عَن كَلَام الشَّجَرَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهُ

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن مُحَمَّد بن يزِيْد بن خُنَيْس عَن الْحسن بن مُحَمَّد بن عبيد اللّٰه بن اَبِیْ يزِيْد عَنِ ابْنِ جريج عَن عبيد اللّٰه بن اَبِیْ يزِيْد عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه انْتهى

وَالْحسن قَالَ بَعْضُهُمْ لم يرو عَنْهُ غير مُحَمَّد بن يزِيْد وَقَالَ الْعقيلِیّ لَا يُتَابع على حَدِيْثه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے گزشتہ رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہوں' پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک آیت سجدہ تلاوت کر رہا ہوں' پھر میں نے درخت کو دیکھا' کہ میرے سجدے کے ساتھ' وہ بھی سجدہ کر رہا ہے' میں نے اسے سجدے کی حالت میں یہ پڑھتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! اس کی وجہ سے' تو میرے لئے اپنی بارگاہ میں اجر نوٹ کر لے' اور اسے میرے لئے اپنی بارگاہ میں ذخیرہ بنا لے اور اس کی وجہ سے میرے گناہ کو ختم کر دے' اور اسے میری طرف سے قبول کر لے' جس طرح تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے (سجدے کو) قبول کیا تھا''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ ﷺ نے آیت سجدہ تلاوت کی' تو میں نے آپ ﷺ کو سجدے کی حالت میں' اس کی مانند کلمات پڑھتے ہوئے سنا' جو اس شخص نے درخت کے کلام کے طور پر بیان کیے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے' اسے محمد بن یزید بن خنیس کے حوالے سے' حسن بن محمد بن عبیداللہ بن ابو یزید کے حوالے سے' ابن جریج کے حوالے سے' عبیداللہ بن ابو یزید کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

جہاں تک حسن بن محمد نامی راوی کا تعلق ہے' تو بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ ان سے محمد بن یزید بن خنیس نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے روایت نقل نہیں کی ہے' عقیلی بیان کرتے ہیں: اس راوی کی حدیث کی متابعت نہیں کی جاتی۔

2220 - وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِيْث اَبِیْ سَعِيْد الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيت فِيْمَا يرى

النَّائِم كَأَنِّي تَحت شَجَرَة وَكَان الشَّجَرَة تقْرَأ ص فَلَمَّا أَتَت على السَّجْدَة سجدت فَقَالَت فِي سجودها اللَّهُمَّ اغْفِر لي بهَا اللَّهُمَّ حط عني بهَا وزرا واحدث لي بهَا شكرا وتقبلها مني كَمَا تقبلت من عَبدك دَاوُد سجدته فَغَدَوْت على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرته فَقَالَ سجدت يَا أَبَا سعيد قلت لَا قَالَ فَأَنت أَحَق بِالسُّجُود من الشَّجَرَة ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَة ص ثُمَّ أَتَى على السَّجْدَة فَسجد وَقَالَ فِي سُجُوده مَا قَالَت الشَّجَرَة فِي سجودها

وَفِي إِسْنَادُهُ يمَان بن نصر لَا أعرفهُ

❀❀ یہی روایت امام ابویعلیٰ اورامام طبرانی نے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے خواب دیکھا کہ جیسے میں ایک درخت کے نیچے موجود ہوں اور وہ درخت ''سورۃ ص'' کی تلاوت کر رہا ہے' جب وہ آیت سجدہ پر پہنچا' تو اس نے سجدہ کیا اور سجدے میں یہ کلمات پڑھے:

''اے اللہ! تو اس کی وجہ سے' میری مغفرت کر دے' اے اللہ! تو اس کی وجہ سے میرے گناہ کو ختم کر دے' اور اس کی وجہ سے مجھے شکر کی توفیق عطا فرما' اور میری طرف سے' اسے اسی طرح قبول کر لے' جس طرح تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے اسے قبول کیا تھا''

(حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے بھی سجدہ کیا' اگلے دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوسعید! کیا تم نے سجدہ کیا تھا؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم درخت کے مقابلے میں سجدے کرنے کے زیادہ حق دار تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''سورۃ ص'' کی تلاوت کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ پر پہنچے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے میں وہی کلمات پڑھے' جو درخت نے پڑھے تھے''۔

اس کی سند میں ایک راوی یمان بن نصر ہے' جس سے میں واقف نہیں ہوں۔

2221 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كتبت عِنْده سُوْرَة النَّجْم فَلَمَّا بلغ السَّجْدَة سجد وسجدنا مَعَهُ وسجدت الدواة والقلم

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس ''سورۂ نجم'' لکھوائی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم آیت سجدہ پر پہنچے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا' ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا' اور دوات اور قلم نے بھی سجدہ کیا''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من نِسْيَان الْقُرْآن بعد تعلمه وَمَا جَاءَ فِيمَنْ لَيْسَ فِي جَوْفه مِنْهُ شَيْءٍ

قرآن کا علم حاصل کرنے کے بعد اُسے بھول جانے کے بارے میں ترہیبی روایات
نیز اس شخص کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ بھی نہ ہو

2222 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ إِن الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفه شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من طَرِيق قَابُوس بن أَبِي ظَبْيَان عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''وہ شخص جس کے دل میں قرآن میں سے کچھ نہ ہو' اس کی مثال برباد گھر کی طرح ہے''۔
یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے قابوس بن ابوظبیان کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسے نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2223 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِن أَصْغَر الْبُيُوت بَيت لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ من كتاب اللّٰه

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوفًا وَقَالَ رَفعه بَعضهم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''سب سے چھوٹا گھر' وہ گھر ہے' جس میں اللہ کی کتاب میں سے کچھ نہ ہو''
یہ روایت امام حاکم نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: بعض حضرات نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2224 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرضت عَلَيّ أجور أمتِي حَتَّى الْقَذَاة يُخرجهَا الرجل من الْمَسْجِد وَعرضت عَلَيّ ذنُوب أمتِي فَلَمْ ار ذَنبا أعظم من سُورَة من الْقُرْآن

2224-سنن أبي داود' كتاب الصلاة' باب في كنس المسجد' حديث: 395الجامع للترمذي' أبواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث: 2917مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب صلاة العيدين' باب تعاهد القرآن ونسيانه' حديث: 5784السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصلاة' جماع أبواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره' باب في كنس في المسجد' حديث: 4010مسند أبي يعلى الموصلي' مسند بن سنان' حديث: 4150المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 6608المعجم الصغير للطبراني' من اسمه علي' حديث: 548شعب الإيمان للبيهقي' فصل في إدمان تلاوة القرآن "' حديث: 1905

اَوْ آيَة اوتيها رجل ثُمَّ نَسِيَهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَةَ فِیْ صَحِيْحِهِ كلهم من رِوَايَةِ الْمطلب بن عبد الله بن حنطب عَنْ اَنس

قَالَ الْحَافِظ وَتَقَدَّمَ الْكَلَام عَلَيْهِ فِیْ تنظِيف الْمَسَاجِد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے سامنے میری امت کے اُجور پیش کیے گئے یہاں تک کہ وہ گندگی بھی پیش کی گئی جسے کوئی شخص مسجد سے باہر پھینک دیتا ہے اور میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کیے گئے تو میں نے اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں دیکھا کہ قرآن کی کسی سورت یا قرآن کی کسی آیت کا علم کسی شخص کو دیا گیا ہو اور پھر وہ شخص اُسے بھول جائے''

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے ان تمام حضرات نے اسے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: مساجد کو صاف کرنے سے متعلق باب میں اس روایت پر کلام پہلے گزر چکا ہے۔

2225 - وَعَنْ سعد بن عبَادَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من امرىء يقْرَا الْقُرْآن ثُمَّ ينساه اِلَّا لَقِی اللّٰه اَجْذم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَن يزِيْد بن اَبِیْ زِيَاد عَن عِيْسَى بن فائد عَن سعد

قَالَ الْحَافِظ وَيزِيْد بن اَبِیْ زِيَاد هُوَ الْهَاشِمِی مَوْلَاهُم كنيته اَبُوْ عبد اللّٰه يَاْتِی الْكَلَام عَلَيْهِ وَمَعَ هٰذَا لعيسى بن فائد اِنَّمَا روى عَمَّن سمع سَعْدا قَالَ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ حَاتِم وَغَيْرِه

قَالَ الْخطابِیّ قَالَ اَبُوْ عبيد الأجذم الْمَقْطُوْع الْيَد وَقَالَ ابْن قُتَيْبَة الأجذم هَاهُنَا المجذوم وَقَالَ ابْن الْاَعْرَابِی مَعْنَاهُ اَنه يلقى اللّٰه تَعَالٰی خَالِی الْيَدَيْنِ من الْخَيْر كنى بِالْيَدِ عَمَّا تحويه الْيَد وَقَالَ آخر مَعْنَاهُ لَا حجَّة لَهُ وَقد روينَاهُ عَن مُؤَيْد بن غَفلَة

❀❀ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قرآن سیکھنے کے بعد اُسے بھول جاتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ جذام زدہ ہوگا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے یزید بن ابوزیاد کے حوالے سے عیسیٰ بن فائد کے حوالے سے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یزید نامی یہ راوی ہاشمی ہے یہ ان سے نسبت ولاء رکھتا ہے اس کی کنیت ابوعبداللہ ہے اس پر کلام آگے آئے گا اس کے ہمراہ یہ بات بھی ہے کہ عیسیٰ بن فائد نامی راوی نے اس شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے جس نے اسے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے سنا تھا عبدالرحمٰن بن ابوحاتم اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: ابوعبید فرماتے ہیں: اجذم سے مراد ایسا شخص ہے' جس کا ہاتھ کاٹا ہوا ہو' ابن قتیبہ کہتے ہیں یہاں اجذم سے مراد جذام زدہ شخص ہے' ابن اعرابی بیان کرتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص' جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اس کے دونوں ہاتھ بھلائی سے خالی ہوں گے' نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ کنائے کے طور پر استعمال کیا ہے' یہاں وہ چیز مراد ہے' جو ہاتھ کے اندر موجود ہوتی ہے' وہ فرماتے ہیں: جہاں تک دوسرے معانی کا تعلق ہے' تو اس کی کوئی دلیل نہیں ہے' ہم نے یہ روایت سوید بن غفلہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِيْ دُعَاء يدعى بِهِ لحفظ الْقُرْآن

قرآن حفظ کرنے کے لئے ایک مخصوص دعا کے بارے میں ترغیبی روایات

2226 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ بِاَبِيْ اَنْت تفلت هٰذَا الْقُرْآن من صَدْرِي فَمَا اجدنى اقدر عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْحسن اَفلا اعلمك كَلِمَات ينفعك اللّٰه بِهِن وينفع بِهِن من علمته وَيثبت مَا تعلمت فِيْ صدرك قَالَ اجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فعلمنى قَالَ إِذا كَانَ لَيْلَة الْجُمُعَة فَإِن اسْتَطَعْت اَن تقوم فِيْ ثلث اللَّيْل الْاخر فَإِنَّهَا سَاعَة مَشْهُودَة وَالدُّعَاء فِيْهَا مستجاب فَقَدْ قَالَ اخي يَعْقُوب لِبَنِيهِ (سَوف اسْتَغْفر لكم رَبِّي) يُرِيْد يَقُوْلُ حَتّٰى تَاتِي لَيْلَة الْجُمُعَة فَإِن لم تستطع فَقُمْ فِيْ وَسْطهَا فَإِن لم تستطع فَقُمْ فِيْ اَولهَا فصل اَربع رَكْعَات تقْرَا فِي الرَّكْعَة الْاُوْلى بِفَاتِحَة الْكتاب وَسورَة يس وَفِي الرَّكْعَة الثَّانِيَة بِفَاتِحَة الْكتاب وحم الدُّخان وَفِي الرَّكْعَة الثَّالِثَة بِفَاتِحَة الْكتاب والم تَنْزِيل السَّجْدَة وَفِي الرَّكْعَة الرَّابِعَة بِفَاتِحَة الْكتاب وتبارك الْمفصل فَإِذا فرغت من التَّشَهُّد فاحمد اللّٰه وَاحسن الثَّنَاء على اللّٰه وصل عَلَيّ وَاحسن وَعَلى سَائِر النَّبِيين واستغفر للمؤمنين وَالْمُؤْمِنَات ولإخوانك الَّذِيْنَ سبقوك بِالْإِيمَان ثُمَّ قل فِيْ آخر ذَلِكَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بترك الْمعاصِي ابدا مَا ابقيتنى وارحمنى اَن اتكلف مَا لَا يعنينى وارزقنى حسن النّظر فِيْمَا يرضيك عنى اللّٰهُمَّ بديع السَّمٰوَات وَالْاَرْض ذَا الْجَلَال وَالْإِكْرَام والعزة الَّتِيْ لَا ترام اَسَالُك يَا اللّٰه يَا رَحْمٰن بجلالك وَنور وَجهك اَن تلْزم قلبِي حفظ كتابك كَمَا علمتنى وارزقنى اَن اتلوه على النَّحْو الَّذِيْ يرضيك عنى اللّٰهُمَّ بديع السَّمٰوَات وَالْاَرْض ذَا الْجَلَال وَالْإِكْرَام والعزة الَّتِيْ لَا ترام

اَسَالُك يَا اللّٰه يَا رَحْمٰن بجلالك وَنور وَجهك اَن تنور بكتابك بَصرِي وَاَن تطلق بِهِ لسانى وَاَن تفرج بِهِ عَن قلبِي وَاَن تشرح بِهِ صَدْرِي وَاَن تستَعمل بِهِ بدنى فَإِنَّهُ لَا يُعِيْنُنِيْ على الْحق غَيْرك وَلَا تؤتيه إِلَّا اَنْت وَلَا حول وَلَا قُوَّة إِلَّا بِاللّٰهِ الْعلى الْعَظِيْم يَا اَبَا الْحسن تفعل ذَلِكَ ثَلَاث جمع اَوْ خمْسا اَوْ سبعا تحاب بِإِذن اللّٰه وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخطَا مُؤْمِنا قطّ

قَالَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فوَاللّٰهِ مَا لبث عَلَيّ إِلَّا خمْسا اَوْ سبعا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مثل ذٰلِكَ الْمجْلس فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كنت فِيْمَا خلا لَا آخذ إِلَّا اَربع آيَات وَنَحْوهَا فَإِذَا قرأتهن على نَفسِيْ تفلتن وَاَنَا أتعلم الْيَوْم اَرْبَعِيْنَ آيَة ونحوهن فَإِذَا قرأتهن على نَفسِيْ فَكَأَنَّمَا كتاب اللّٰه بَيْن عَيْنِي وَلَقَد كنت اسمع الحَدِيْث فَإِذَا رَددته تفلت وَاَنَا الْيَوْم أسمع الْاَحَادِيْث فَإِذَا تحدثت بهَا لم اخرم مِنْهَا حرفا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْد ذٰلِكَ مُؤْمِن وَرب الْكَعْبَة يَا اَبَا الْحسن

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْث الْوَلِيد بن مُسْلِم

وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا إِلَّا اَنه قَالَ يقْرَأ فِي الثَّانِيَة بِالْفَاتِحَةِ والم السَّجْدَة وَفِي الثَّالِثَة بِالْفَاتِحَةِ وَالدُّخَان عكس مَا فِي التِّرْمِذِيّ وَقَالَ فِي الدُّعَاء وَاَن تشغل بِهِ بدنى

مَكَان وَاَن تسْتَعْمل وَهُوَ كَذٰلِكَ فِيْ بعض نسخ التِّرْمِذِيّ ومعناهما وَاحِد وَفِيْ بَعْضهَا وَاَن تغسل

قَالَ المملى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرِيْق اَسَانِيد هٰذَا الحَدِيْث جَيِّدَة وَمَتنه غَرِيْبٌ جدا وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: میرے والد آپ پر قربان ہوں' یہ قرآن میرے سینے سے کھسک جاتا ہے' اور میں ایسی کوئی صورت نہیں پاتا کہ جس کی وجہ سے میں' اس پر قابو رکھ سکوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابوالحسن! کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں؟ جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا' اور جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کو بھی نفع دے گا جسے تم ان کلمات کی تعلیم دو گے اور تم جو کچھ بھی سیکھو گے وہ تمہارے سینے میں برقرار رہے گا انہوں نے عرض کی: جی یارسول اللہ! مجھے اس کی تعلیم دیجئے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب جمعہ کی رات ہو' تو اگر تم سے ہو سکے' تو اس کے آخری ایک تہائی حصے میں نوافل ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو' کیونکہ یہ ایک ایسی گھڑی ہے' جس میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے' اور اس وقت میں کی جانے والے دعا مستجاب ہوتی ہے' میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا تھا:

''عنقریب میں اپنے پروردگار سے تمہارے لئے دعائے مغفرت کروں گا''

ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جب شب جمعہ آئے گی (تو اس وقت میں تمہارے لئے دعا کروں گا)

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:) اگر تم سے یہ نہ ہو سکے' تو رات کے نصف حصے میں کھڑے ہو جاؤ' اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے' تو رات کے ابتدائی حصے میں اٹھ جاؤ اور چار رکعت ادا کرو' پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کرو' دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ دخان حم السجدہ کی تلاوت کرو' تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۃ الم تنزیل السجدۃ کی تلاوت کرو اور چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ ملک کی تلاوت کرو! جب تم تشہد پڑھ کے فارغ ہو جاؤ' تو اللہ کی حمد وثنا عمدہ طریقے سے بیان کرو' مجھ پر درود بھیجو' اور اچھے طریقے سے بھیجو' اور تمام انبیاء پر درود بھیجو' اور تمام مومن مردوں اور خواتین کے لئے

دعائے مغفرت کرو اپنے ان بھائیوں کے لئے دعائے مغفرت کرو جو ایمان کے ہمراہ تم سے پہلے دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں' اور پھر تم دعا کے آخر میں یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو مجھ پر رحم کر! کہ میں ہمیشہ گناہوں کو ترک کیے رکھوں' جب تک تو مجھے زندہ رکھے' تو مجھ پر رحم کر! اس حوالے سے کہ میں غیر ضروری چیزوں سے بچ کے رہوں' اور تم مجھے یہ چیز عطا کر کہ میں اس چیز کے بارے میں اچھے طریقے سے غور و فکر کروں' جو چیز تجھے مجھ سے راضی کر دے' اے اللہ! اے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والے! اے جلال و اکرام اور غلبے والے' جو کبھی ختم نہیں ہوگا' میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اے اللہ! اے رحمان! میں تیرے جلال کے وسیلے سے' تیری ذات کے نور کے وسیلے سے یہ دعا کرتا ہوں کہ تو میرے دل کو اپنی کتاب کو یاد رکھنے کے لئے مضبوط کر دے' جس طرح تو نے مجھے اس کا علم عطا کیا ہے' اور تو مجھے یہ چیز نصیب فرما کہ میں اس کو اسی طرح تلاوت کروں کہ جو طریقہ تجھے مجھ سے راضی کر دے' اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے جلال اور اکرام' اور ایسے غلبے والے! جو کبھی ختم نہیں ہوگا' میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اے اللہ! اے رحمان! تیرے جلال کے وسیلے سے' اور تیری ذات کے نور کے وسیلے سے (یہ دعا کرتا ہوں) کہ تو اپنی کتاب کے ذریعے میری بصارت کو نورانی کر دے! اسے میری زبان پر جاری کر دے' اس کے ذریعے میرے دل کو کشادگی عطا فرما' اس کے ذریعے مجھے شرح صدر عطا فرما' اس کے ذریعے میرے جسم کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما' کیونکہ تیرے علاوہ اور کوئی بھی حق کے بارے میں مدد نہیں کر سکتا' اور یہ سب چیزیں صرف تو ہی عطا کر سکتا ہے' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے''۔

(پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:) اے ابوالحسن! تم تین مرتبہ' یا پانچ مرتبہ' یا سات مرتبہ' یہ عمل کرو! اللہ کے حکم سے یہ مستجاب ہوگا' اس ذات کی قسم! جس نے حق کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا ہے' یہ کسی بھی مومن سے کبھی رائیگاں نہیں جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانچ' یا شاید سات مرتبہ یہ عمل کیا' پھر وہ ایک مرتبہ اسی طرح ایک محفل کے دوران' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پہلے میرا یہ عالم تھا کہ میں چار' یا اس کے آس پاس آیات یاد کر سکتا تھا' اور جب میں انہیں سیکھ لیتا تھا' تو بھی پڑھنے میں دشواری ہوتی تھی' و اب میرا یہ عالم ہے کہ چالیس کے آس پاس آیات سیکھ لیتا ہوں' اور زبانی پڑھ لیتا ہوں' یوں جیسے اللہ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے موجود ہے' پہلے جب میں کوئی بات سنتا تھا' اور جب اُسے دہراتا تھا' تو وہ مجھ سے پھسل جاتی تھی' اب میں مختلف باتیں سنتا ہوں' اور جب انہیں بیان کرتا ہوں' تو ان میں ایک حرف بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا' تو اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! تم مومن ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے صرف ولید بن مسلم سے منقول حدیث کے طور پر جانتے ہیں۔

یہی روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ایسا شخص' دوسری رکعت میں' سورۂ فاتحہ اور سورۂ الم السجدہ کی تلاوت کرے گا' اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ دخان کی تلاوت کرے گا''۔ یہ اس کے برعکس ہے' جو ترمذی میں منقول ہے' اور دعا میں یہ الفاظ ہیں: ''تو میرے جسم کو مشغول کر دے'' یہ ان الفاظ کی جگہ ہے: ''تو میرے جسم کو عمل کی توفیق دے''۔ اسی طرح ترمذی کے بعض نسخوں میں بھی یہی الفاظ ہیں' اور ان کا مطلب بھی یہی بنتا ہے' اور بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: ''تو دھودے''

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: اس حدیث کی تمام اسانید کے طرق عمدہ ہیں' البتہ اس کا متن انتہائی غریب ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4 - التَّرْغِيْب فِيْ تعاهد الْقُرْآن وتحسين الصَّوْت بِهِ

قرآن کا خیال رکھنے اور اسے خوبصورت آواز میں پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات

2227 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا مثل صَاحب الْقُرْآن كَمثل الْإِبِل المعقلة اِن عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسكهَا وَاِن أطلقها ذهبت

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم–وَزَاد مُسْلِم فِيْ رِوَايَةٍ:وَاِذا قَامَ صَاحب الْقُرْآن فقراه بِاللَّيْلِ وَالنَّهَار ذكره وَاِذَا لم يقم بِهِ نَسيَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کے عالم کی مثال' بندھے ہوئے اونٹوں کے مالک شخص کی طرح ہے کہ اگر وہ ان کا دھیان رکھے گا' تو وہ انہیں روک کے رکھے گا' اور اگر وہ انہیں چھوڑ دے گا' تو وہ چلے جائیں گے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم نے نقل کی ہے' ایک روایت میں امام مسلم نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب قرآن کا عالم شخص کھڑا ہو کر' رات دن اس کی تلاوت کرتا رہے گا' تو اسے یاد رکھے گا' اور جب اس کے ساتھ مشغول نہیں رہے گا' تو اسے بھول جائے گا''۔

2228 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَمَا لاحدهم يَقُوْلُ نسيت آيَة كَيْت وَكَيْت بل هُوَ نسى استذكروا الْقُرْآن فَلَهو اَشد تفصيا من صُدُور الرِّجَال من النعم بعقلها

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ هٰكَذَا وَمُسْلِم مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی شخص کا یہ کہنا انتہائی برا ہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا ہوں' بلکہ وہ اُسے بھلا دی گئی ہے' تم قرآن کو یاد کرتے رہو! کیونکہ یہ لوگوں کے سینوں سے اُس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے' جتنی تیزی سے کوئی جانور اپنی رسی سے نکلتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے اسی طرح نقل کی ہے' جبکہ امام مسلم نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2229 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَاهَدُوا الْقُرْآن فو الذی نفس مُحَمَّد بِیَدِهٖ لَهو اَشد تفلتا من الْاِبِل فِیْ عقلهَا

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کا دھیان رکھو! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' یہ اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے' جتنی تیزی سے اُونٹ رسی سے نکلتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2230 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَذن اللّٰه لشَیْءٍ كَمَا اذن لنَبِیّ حسن الصَّوْت یتَغَنَّی بِالْقُرْآنِ یجْهر بِهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

قَالَ الْحَافِظ اذن بِكَسْر الذَّال اَی مَا اسْتمع لشَیْءٍ من كَلَام النَّاس كَمَا اسْتمع اللّٰه اِلَی من یتَغَنَّی بِالْقُرْآنِ اَی یحسن بِهِ صَوْته وَذهب سُفْیَان بن عُیَیْنَة وَغَیْرِهِ اِلَی اَنه من الِاسْتِغْنَاء وَهُوَ مَرْدُوْد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کی طرف اتنی توجہ نہیں دیتا' جتنی توجہ وہ نبی کی طرف دیتا ہے' جو خوبصورت آواز میں' بلند آواز میں قرآن کی تلاوت کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ''اذن'' میں ''ذ'' پر زیر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے کلام میں سے کوئی بھی بات اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کو سنتا ہے' جو قرآن کو اچھی آواز میں پڑھتا ہے۔

سفیان بن عیینہ اور دیگر حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ یہاں مراد استغنا ہے' لیکن ان کا یہ مفہوم' مردود ہے۔

2231 - وروی ابْن جریر الطَّبَرِیّ هَذَا الْحَدِیْث بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَقَالَ فِیْهِ مَا اذن اللّٰه لشَیْءٍ مَا اذن لنَبِیّ حسن الترنم بِالْقُرْآنِ

❀❀ ابن جریر طبری نے یہ روایت صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں

''اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا' جتنی توجہ سے وہ نبی کو سنتا ہے' جو خوبصورت ترنم کے ساتھ' قرآن کی تلاوت کرتا ہے''۔

2232 - وروى الإمَام اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ عَن فضَالة بن عبيد اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ للّٰه اَشد اذنا للرجل الْحسن الصَّوْت بِالْقُرْآنِ من صَاحب الْقَيْنَة اِلٰى قَيْنَته وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا الْقَيْنَة بِفَتْح الْقَاف وَاِسْكَان الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت بعدهمَا نون هِيَ الْأمة الْمُغنيَة

❀❀ امام احمد بن حنبل اور امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' امام حاکم اور امام بیہقی نے' حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ توجہ سے اس شخص کو سنتا ہے' جس کی آواز خوبصورت ہو' اور وہ قرآن کو تلاوت کرے' وہ اس کو اس سے زیادہ توجہ سے سنتا ہے' جتنے شوق سے' کوئی گانے والی کو سنتا ہے''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ ''القینة'' میں 'ق' پر زبر ہے 'ی' ساکن ہے' اس کے بعد 'ن' ہے' اس سے مراد گانے والی کنیز ہے۔

2233 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآن بِاَصْوَاتِكُمْ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجه

قَالَ الْخطابِيّ مَعْنَاهُ زَيِّنُوْا اَصْوَاتكُمْ بِالْقُرْآنِ هٰكَذَا فسره غير وَاحِد من اَئِمَّة الْحَدِيْث وَزَعَمُوا اَنه من بَاب المقلوب كَمَا قَالُوْا عرضت النَّاقة على الْحَوْض اَى عرضت الْحَوْض على النَّاقَة وكقولهم اِذا طلعت الشعرى واستوى الْعود على الحرباء اَى اسْتَوَت الحرباء على الْعود ثُمَّ روى بِاِسْنَادِهِ عَن شُعْبَة قَالَ نهانى اَيُّوْب اَن احدث زَيِّنُوا الْقُرْآن بِاَصْوَاتِكُمْ قَالَ وَرَوَاهُ معمر عَن مَنْصُوْر عَن طَلْحَة فَقدم الْاَصْوَات على الْقُرْآن وَهُوَ الصَّحِيْح اخبرناه مُحَمَّد بن هَاشم حَدثنَا الديرى عَن عبد الرَّزَّاق اَنبَاَنَا معمر عَن مَنْصُوْر عَن طَلْحَة عَن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْسَجَة عَن الْبَراء اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ زَيِّنُوْا اَصْوَاتكُمْ بِالْقُرْآنِ وَالْمعْنَى اشغلوا اَصْوَاتكُمْ بِالْقُرْآنِ والهجوا بِهِ واتخذوه شعارا وزينة ..... انتهى

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کو اپنی آواز کے ذریعے آراستہ کرو''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی آوازوں کو قرآن کے ذریعے آراستہ کرو! علم حدیث کے کئی ماہرین

نے اس کی یہی وضاحت کی ہے' ان حضرات کا یہی کہنا ہے: یہ مقلوب کی قسم سے تعلق رکھتا ہے' جیسے لوگ یہ کہتے ہیں: میں نے اونٹنی کو حوض پر پیش کیا' اس کا مطلب یہ ہے: میں نے حوض کو اونٹنی پر پیش کیا' اسی طرح لوگ کہتے ہیں: جب اِذا طلعت الشعری واستوی العود علی الحرباء تو اس سے مراد یہ ہے: لکڑی خارش کے مریض پر سیدھی رکھی جاسکتی ہے' پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ شعبہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایوب نے مجھے اس بات سے منع کیا تھا کہ میں یہ روایت بیان کروں' کہ قرآن کو اپنی آواز کے ذریعے آراستہ کرو۔

وہ بیان کرتے ہیں: معمر نے اسے منصور کے حوالے سے' طلحہ سے نقل کیا ہے' اور انہوں نے لفظ "اصوات" کو لفظ "قرآن" پر مقدم کیا ہے' اور یہی درست ہے' یہ بات محمد بن ہاشم نے اپنی سند کے ساتھ امام عبدالرزاق کے حوالے سے' ان کی سند کے ساتھ' حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اپنی آوازوں کو قرآن کے ذریعے آراستہ کرو"

اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی آوازوں کو قرآن کے ساتھ مشغول رکھو اور اسے پڑھتے رہو اور اسے شعار اور زینت بنالو .... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

2234 - وَرُوِیَ عَن سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن هٰذَا الْقُرْآن نزل بحزن فَاِذَا قرأتموه فابكوا فَاِن لم تبكوا فتباكوا وَتَغَنوا بِهٖ فَمَنْ لم يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ فَلَيْسَ منا—رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"یہ قرآن حزن کے ہمراہ نازل ہوا ہے' تو جب تم اس کی تلاوت کرو تو روؤ! اور اگر تم رو نہیں سکتے' تو رونے جیسی شکل بنالو اور اسے خوش الحانی کے ساتھ پڑھو' کیونکہ جو شخص قرآن کو خوش الحانی کے ساتھ نہیں پڑھتا' وہ ہم میں سے نہیں"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2235 - وَرُوِیَ عَن جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن من أحسن النَّاس صَوْتا بِالْقُرْآنِ الَّذِیْ اِذا سمعتموه يقْرَا حسبتموه يخْشَى الله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه أَيْضا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قرآن پڑھنے کے حوالے سے' سب سے زیادہ خوبصورت آواز اس کی ہوگی' کہ جب تم اسے تلاوت کرتے ہوئے سنو تو تم اس کے بارے میں یہ گمان کرو کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے"۔

یہ روایت بھی امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2236 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مليكَة قَالَ قَالَ عبيد الله بن اَبِیْ يزِيْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مر بِنَا اَبُوْ لُبَابَة فاتبعناه

حَتّٰی دخل بَیته فَدَخَلْنَا عَلَیْهِ فَاِذَا رجل رث الْهَیْئَة یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ منا من لم یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ

قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ اَبِیْ ملیکة یَا اَبَا مُحَمَّد اَرَاَیْت اِن لم یکن حسن الصَّوْت قَالَ یُحسنهُ مَا اسْتَطَاعَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْمَرْفُوْع مِنْهُ فِی الصَّحِیْحَیْنِ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَة

❀❀ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: عبیداللہ بن ابویزید نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے' ہم ان کے پیچھے چل پڑے' یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کے اندر داخل ہو گئے' تو ہم بھی ان کے ہاں آ گئے' وہ ایک ایسے شخص تھے' جن کا حلیہ عام سا تھا' انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں' جو خوش الحانی سے قرآن نہیں پڑھتا''

راوی کہتے ہیں: میں نے ابن ابوملیکہ سے دریافت کیا: اے ابومحمد! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر آدمی کی آواز ہی خوبصورت نہ ہو' تو انہوں نے فرمایا: آدمی سے جہاں تک ہو سکے' آواز کو بنانے سنوارنے کی کوشش کرے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور یہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے صحیحین میں ''مرفوع'' حدیث کے طور پر منقول ہے۔

5 - التَّرْغِیْب فِیْ قِرَاءَة سُوْرَة الْفَاتِحَة وَمَا جَاءَ فِیْ فَضْلِهَا

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2237 - عَنْ اَبِیْ سعید بن الْمُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کنت اُصَلِّی بِالْمَسْجِدِ فدعانی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اجبه ثُمَّ اَتَیْته فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کنت اُصَلِّی فَقَالَ الم یقل اللّٰه تَعَالٰی (اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰه وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دعَاکُمْ) الْاَنْفَال ثُمَّ قَالَ لَاُعلمنك سُوْرَة هِیَ اَعظم سُوْرَة فِی الْقُرْآن قبل اَن تخرج من الْمَسْجِد فَاَخذ بیَدی فَلَمَّا اَردنَا اَن نخرج قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك قلت لَاُعلمنك اَعظم سُوْرَة فِی الْقُرْآن قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمین هِیَ السَّبع المثانی وَالْقُرْآن الْعَظِیْم الَّذِیْ اُوْتِیْتُهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

قَالَ الْحَافِظ اَبُوْ سعید هٰذَا لَا یعرف اسْمه وَقِیْلَ اسْمه رَافع بن اَوْس وَقِیْلَ الْحَارِث بن نفیع بن الْمُعَلّٰی وَرجحه اَبُوْ عمر النمری وَقِیْلَ غیر ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں مسجد نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں گیا' پھر جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی:

''اللہ اور اس کا رسول جب تمہیں بلائیں' تو تم ان کی بات پر جاؤ''

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایک سورت کی تعلیم دوں گا' جو قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے' ایسا تمہارے مسجد میں سے جانے سے پہلے ہوگا' پھر نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا' پھر جب ہم مسجد سے باہر جانے لگے' تو میں نے عرض کی. یارسول اللہ! آپ نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا کہ میں تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورت کی تعلیم دوں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ ''الحمد للہ رب العالمین'' ہے' یہی ''سبع مثانی'' اور قرآن عظیم ہے' جو مجھے دیا گیا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے نام کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا' ایک قول کے مطابق ان کا نام رافع بن اوس اور ایک قول کے مطابق حارث بن نفیل بن معلیٰ ہے' حافظ ابوعمر نمری (یعنی ابن عبدالبر) نے اسی کو ترجیح دی ہے' ایک قول کے مطابق ان کا نام کچھ اور ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2238 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج على اَبِیْ بن كَعْب فَقَالَ يَا اَبِیْ وَهُوَ يُصَلِّی فَالْتَفت اَبِیْ فَلَمْ يجبهُ وَصلى اَبِیْ فَخفف ثُمَّ انْصَرف اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَام عَلَيْك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْك السَّلَام مَا مَنعك يَا اَبِیْ اَن تُجِيبنِیْ اِذْ دعوتك فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كنت فِی الصَّلَاة قَالَ فَلَمْ تَجِد فِيْمَا اوحى اللّٰه اِلَیَّ اَن اسْتَجِيبُوا لله وَلِلرَّسُوْلِ اِذا دعَاكُمْ لما يُحْيِيكُمْ قَالَ بَلٰی وَلَا اَعُوْد اِنْ شَاءَ اللّٰه قَالَ اَتُحِبُّ اَن اعلمك سُوْرَة لم ينزل فِی التَّوْرَاة وَلَا فِی الْاِنْجِيل وَلَا فِی الزبُور وَلَا فِی الْفرْقَان مثلهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيفَ تقْرَا فِی الصَّلَاة قَالَ فَقَرَاَ ام الْقُرْآن فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ مَا انزل اللّٰه فِی التَّوْرَاة وَلَا فِی الْاِنْجِيل وَلَا فِی الزبُور وَلَا فِی الْفرْقَان مثلهَا وَاِنَّهَا سبع من المثانی وَالْقُرْآن الْعَظِيْم الَّذِیْ اَعْطيته

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَرَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم بِاخْتِصَار عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِیْ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اُبی! وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے' حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے توجہ دی' لیکن جواب نہیں دیا' حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کرتے ہوئے مختصر نماز ادا کی' اور پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی. السلام علیک یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وعلیک السلام! اے اُبی! تم نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ جب میں نے تمہیں بلایا تھا' تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف جو چیز وحی کی ہے' کیا تم نے اس میں یہ بات نہیں پائی ہے؟ کہ جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں بلائیں' تو تم ان کو جواب دو! حضرت اُبی رضی اللہ عنہ سے

عرض کی: جی ہاں! اگر اللہ نے چاہا' تو میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو؟ کہ میں تمہیں ایک ایسی سورت کی تعلیم دوں' کہ اُس جیسی سورت' نہ تو "تورات" نہ ہی "انجیل" میں اور نہ ہی "زبور" اور نہ ہی قرآن مجید میں نازل ہوئی ہے' حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نماز میں کیا تلاوت کرتے ہو؟ راوی کہتے ہیں: حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے سورۂ فاتحہ تلاوت کردی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اللہ تعالیٰ نے' نہ ہی "تورات" میں نہ ہی "انجیل" میں' اور نہ ہی "زبور" اور نہ ہی قرآن مجید میں' اس جیسی کوئی سورت نازل نہیں کی یہی "سبع مثانی" ہے' اور یہی قرآن عظیم ہے' جو مجھے دیا گیا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2239 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مسير فَنزل وَنزل رجل اِلٰی جَانِبه قَالَ فَالتفت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلا اُخبرك بِاَفْضَل الْقُرْآن قَالَ بَلٰی فَتلا (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمين) الْفَاتِحَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے' آپ ﷺ نے پڑاؤ کیا' اور آپ ﷺ کے ساتھ ایک شخص بھی سواری سے اُتر کر آپ ﷺ کی طرف آیا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں قرآن کی سب سے زیادہ فضیلت والی سورت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے سورۂ فاتحہ تلاوت کی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2240 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰی قسمت الصَّلَاة بينی وَبَيْن عَبْدِی نِصْفَيْنِ ولعبدی مَا سَاَلَ—وَفِیْ رِوَايَةٍ— فنصفها لی وَنِصْفهَا لعبدی فَاِذَا قَالَ الْعَبْد (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمين) قَالَ اللّٰه حمدنی عَبْدِی فَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰن الرَّحِيم قَالَ اَثنٰی عَلَیَّ عَبْدِی فَاِذَا قَالَ (مَالك يَوْم الدّين) قَالَ مجدنی عَبْدِی فَاِذَا قَالَ (اِيَّاك نَعْبد وَاِيَّاك نستعين) قَالَ هٰذَا بينی وَبَيْن عَبْدِی ولعبدی مَا سَاَلَ فَاِذَا قَالَ اهدنا الصِّرَاط الْمُسْتَقِيم صِرَاط الَّذِيْنَ اَنْعَمت عَلَيْهِمْ غير الْمَغْضُوب عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين قَالَ هٰذَا لعبدی ولعبدی مَا سَاَلَ

رَوَاهُ مُسْلِم

قَوْلِهِ قسمت الصَّلَاة يَعْنِي الْقِرَاءَة بِدَلِيل تَفْسِيره بهَا وَقد تسمى الْقِرَاءَة صَلَاة لكَونهَا جُزْءا من اَجْزَائِهَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز (یعنی قرآن کریم کی تلاوت) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے' اور میرے بندے نے جو مانگا ہے' وہ اسے ملے گا (یہاں ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) اس کا نصف حصہ میرے لئے ہے' اور نصف حصہ میرے بندے کے لئے ہے' جب بندہ کہتا ہے: الحمد للہ رب العالمین' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی' جب بندہ پڑھتا ہے: الرحمٰن الرحیم تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی' جب بندہ پڑھتا ہے مالک یوم الدین' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی کا اعتراف کیا' جب بندہ پڑھتا ہے: ایاک نعبد وایاک نستعین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ عبارت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے' اور میرے بندے نے جو مانگا ہے' وہ اسے ملے گا' جب بندہ پڑھتا ہے' اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ حصہ میرے بندے کے لئے ہے' اور میرے بندے نے جو مانگا ہے' وہ اسے ملے گا''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''میں نے نماز کو تقسیم کیا ہے''۔ اس سے مراد تلاوت ہے' اس کی دلیل اس روایت کے وضاحتی الفاظ ہیں' قرأت کا نام نماز اس لئے رکھا جاتا ہے' کیونکہ یہ نماز کے اجزاء میں سے ایک جز ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2241 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام قَاعد عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمع نقيضا من فَوْقه فَرفع رَأسه فَقَالَ هٰذَا بَاب من السَّمَاء فتح لم يفتح قطّ إِلَّا الْيَوْم فَنزل مِنْهُ ملك فَقَالَ هٰذَا ملك نزل إِلَى الْأَرْض لم ينزل قطّ إِلَّا الْيَوْم فَسلم وَقَالَ ابشر بنورين أُوتِيتهُمَا لم يؤتهما نَبِي قبلك فَاتِحَة الْكتاب وخواتيم سُورَة الْبَقَرَة لن تقْرَأ بِحرف مِنْهُمَا إِلَّا اعْطيته

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

النقيض بِالْمُعْجَمَةِ هُوَ الصَّوْت

2241-صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب فضل الفاتحة' حديث: 1380 شرح أبي عوانة' مسند' فضائل القرآن' باب بيان فضيلة فاتحة الكتاب وخواتيم سورة البقرة' حديث: 3161 صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب قراءة القرآن وذكر البيان بأن قارئ فاتحة الكتاب وآخر سورة البقرة يعطى ما' حديث: 778 مستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب فضائل القرآن' وأما حديث نبعة' حديث: 1994 السنن للنسائي' كتاب الافتتاح' فضل فاتحة الكتاب' حديث: 907 مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الفضائل' باب ما أعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم' حديث: 31063 السنن الكبرى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' فضل فاتحة الكتاب' حديث: 967 السنن الصغير للبيهقي' كتاب الصلاة' مفتتح أبواب صفة صلاة التطوع' باب تخصيص خواتيم سورة البقرة بالذكر' حديث: 746 مسند أبي يعلى الموصلي' أول مسند ابن عباس' حديث: 2432 المعجم الكبير للطبراني' من ابنه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' سعيد بن جبير' حديث: 12046 شعب الإيمان للبيهقي' ذكر فاتحة الكتاب' حديث: 2265

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اپنے سر کے اوپر سے (آسمان کا دروازہ کھلنے) کی آواز سنی' انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا' اور بولے: آسمان کا یہ دروازہ جو ابھی کھلا ہے' یہ اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا' پھر اس دروازے سے ایک فرشتہ اتر کر نیچے آیا' تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا یہ فرشتہ جو زمین کی طرف اترا ہے' یہ اس سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا تھا' اس فرشتے نے سلام کیا اور بولا: آپ کو دو نوروں کی خوشخبری قبول ہو' کہ یہ دونوں آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے' وہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی اختتامی آیات ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جس بھی حرف کو پڑھیں گے' آپ کو اس کے مطابق عطا کیا جائے گا''

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی' امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ ''النقیض'' سے مراد آواز ہے۔

2242 - وَعَنْ وَاثِلَةَ بن الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُعْطِيْتُ مَكَانَ التَّوْرَاةِ السَّبْعَ وَاُعْطِيْتُ مَكَانَ الزَّبُوْرِ الْمِئِيْنَ وَاُعْطِيْتُ مَكَانَ الْاِنْجِيْلِ الْمَثَانِيْ وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ

رَوَاهُ اَحْمَد وَفِيْ اِسْنَادِهٖ عِمْرَان الْقَطَّان

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے تورات کی جگہ سات (آیات) عطا کی گئی ہیں زبور کی جگہ دو سو (آیات) عطا کی گئی ہیں' اور انجیل کی جگہ ''مثانی'' عطا کی گئی ہے' اور مفصل کے ذریعے مجھے فضیلت عطا کی گئی ہے (یعنی یہ کسی اور کو عطا نہیں کی گئیں)''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی عمران القطان ہے۔

6 - التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَة سُوْرَة الْبَقَرَة وَآل عمرَان وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ قَرَاَ آخر آل عمرَان فَلَمْ يتفكر فِيْهَا

باب: سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

اس شخص کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' جو سورۃ آل عمران کا آخری حصہ پڑھتا ہے' اور اس میں غور و فکر نہیں کرتا۔

2243 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ تُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' شیطان ایسے گھر سے بھاگ جاتا ہے' جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2244 - وَعَنْ معقل بن يسار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَة سَنَام الْقُرْآن وذروته نزل مَعَ كل آيَة مِنْهَا ثَمَانُون ملكا واستخرجت اللّٰه لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم الْبَقَرَة من تَحت الْعَرْش فوصلت بهَا اَوْ فوصلت بِسُوْرَة الْبَقَرَة وَيس قلب الْقُرْآن لَا يقْرؤهَا رجل يُرِيْدُ اللّٰه وَالدَّار الْاٰخِرَة اِلَّا غفر لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد عَن رجل عَن معقل وروى اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مِنْهُ ذكر يس

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سورۂ بقرہ قرآن کی کوہان ہے' اور اس کی چوٹی ہے' اس کی ہر آیت کے ہمراہ اسّی فرشتے نازل ہوئے' اور اسی میں اللہ تعالیٰ نے آیت الکرسی کو نازل کیا' جو عرش کے نیچے سے نازل ہوئی ہے' اسے سورۂ بقرہ میں شامل کیا (راوی کو یہاں ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) اور یٰسین قرآن کا دل ہے' جو بھی شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور آخرت کے اجر کے حصول کے لئے اس کو تلاوت کرتا ہے' اس کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایک شخص کے حوالے سے' حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے' اس میں سے صرف سورۂ یٰسین کے بارے میں نقل کیا ہے۔

2245 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام قَاعد عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمع نقيضا من فَوْقه فَرفع رَأسه فَقَالَ هٰذَا بَاب من السَّمَاء فتح لم يفتح قطّ اِلَّا الْيَوْم فَنزل مِنْهُ ملك فَقَالَ هٰذَا ملك نزل اِلَى الْاَرْض لم ينزل قطّ اِلَّا الْيَوْم فَسلم وَقَالَ ابشر بنورين اُوْتِيتهُمَا لم يؤتهما نَبِي قبلك فَاتِحَة الْكتاب وخواتيم سُوْرَة الْبَقَرَة لن تقْرَا بِحرف مِنْهُمَا اِلَّا اعْطيته

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَتَقَدَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اپنے اوپر ایک آواز سنی' اور سر اٹھایا اور پھر بولے: یہ آسمان کا دروازہ' جو ابھی کھلا ہے یہ اس سے پہلے کبھی نہیں کھلا تھا' پھر اس میں سے ایک فرشتہ نازل ہوا' تو حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا: یہ فرشتہ جو اب زمین کی طرف اترا ہے' یہ اب سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا تھا' اس فرشتے نے سلام کیا اور بولا: آپ دو نوروں کی خوشخبری قبول کریں' یہ دونوں نور' آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیے گئے' یہ سورۂ فاتحہ (مکمل) اور سورۂ بقرہ کی اختتامی آیات ہیں' آپ ان میں سے' جس بھی حرف کو پڑھیں گے' آپ کو وہ چیز عطا کی جائے گی''

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' یہ اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2246 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقرؤوا الْقُرْآن فَاِنَّهُ يَاْتِيْ يَوْم الْقِيَامَة شَفِيعًا لاصحابه اقرؤوا الزهراوين الْبَقَرَة وَسورَة آل عمرَان فَاِنَّهُمَا

يأتيان يَوْم الْقِيَامَة كَأَنَّهُمَا غمامتان اَوْ غيايتان اَوْ كَأَنَّهُمَا فرقان من طير صواف تحاجان عَنْ اُصحابهما اقرؤا سُوْرَة الْبَقَرَة فَإِن اَخذهَا بركَة وَتركهَا حسرة وَلَا تستطيعها البطلة

قَالَ مُعَاوِيَة بن سَلام بَلغنِي اَن البطلة السَّحَرَة–رَوَاهُ مُسْلِم

الغيايتان مثنى غياية بغين مُعْجمَة وياء ين مثناتين تَحت وَهِي كل شَيْء اظل الْإِنْسَان فَوق رَأسه كالسحابة والعاشية وَنَحْوهمَا–وفرقان اَي قطعتان

❀❀ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ قرآن کی تلاوت کرو! کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرنے والے کے طور پر آئے گا' اور تم دو چمک دار سورتوں' یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران کی بھی تلاوت کرو! یہ دونوں قیامت کے دن آئیں گی' تو یہ دونوں دو بادلوں کی طرح ہوں گی' یا دو سائبانوں کی طرح ہوں گی' یا پرندوں کی دو قطاروں کی طرح ہوں گی' جو صف باندھ کر چلتے ہیں' یہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں بحث کریں گی' تم لوگ سورۂ بقرہ کی تلاوت کیا کرو' کیونکہ اس کا پڑھنا برکت ہے' اور ترک کر دینا حسرت ہے' اور باطل لوگ' اس کی استطاعت نہیں رکھتے''۔

معاویہ بن سلام نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے: یہاں باطل لوگوں سے مراد جادوگر ہیں۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''الغیایتان'' لفظ ''غیایة'' کی تثنیہ ہے' جس میں 'غ' ہے' اور اس کے بعد 'ی' ہے' اس سے مراد ہر وہ چیز ہے' جس کے ذریعے آدمی کے سر پر سایہ ہو جائے' جیسے بادل' یا ڈھانپنے والے کوئی اور چیز' لفظ ''فرقان'' کا مطلب دو ٹکڑے ہے۔

2247 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لكل شَيْء سَنَام وَإِن سَنَام الْقُرْآن سُوْرَة الْبَقَرَة وفيهَا آيَة هِیَ سيدة آی الْقُرْآن

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ عَن حَكِيم بن جُبَير عَنْ اَبِی صَالح عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الْحَاكِم مِنْ هٰذِهِ الطَّرِيْق اَيْضًا وَلَفْظه سُوْرَة الْبَقَرَة فِيْهَا آيَة سيدة آی الْقُرْآن لَا تقْرَا فِیْ بَيت وَفِيْه شَيْطَان اِلَّا خرج مِنْهُ آيَة الْكُرْسِیّ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کی ایک بلندی ہوتی ہے' اور قرآن کی بلندی' سورۂ بقرہ ہے' اس میں وہ آیت ہے' جو قرآن کی تمام آیات کی سردار ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے حکیم بن جبیر کے حوالے سے' ابوصالح کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے' یہی روایت امام حاکم نے اسی طریق کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں

''سورۂ بقرہ میں ایک ایسی آیت ہے' جو قرآن میں موجود تمام آیات کی سردار ہے' وہ جس بھی گھر میں پڑھی جائے گی'

اگر اس میں شیطان موجود ہوگا' تو اُس سے نکل جائے گا' وہ آیت "آیت الکرسی" ہے"۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2248 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل شَيْءٍ سناما وَاِن سَنَام الْقُرْآن سُوْرَة الْبَقَرَة من قَرَاَهَا فِيْ بَيته لَيْلًا لم يدْخل الشَّيْطَان بَيته ثَلَاث لَيَال وَمَنْ قَرَاَهَا نَهَارا لم يدْخل الشَّيْطَان بَيته ثَلَاثَة اَيَّام

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر چیز کی ایک بلندی ہوتی ہے' اور قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے' جو شخص رات کے وقت اپنے گھر میں یہ پڑھ لے' شیطان اس گھر میں تین راتوں تک داخل نہیں ہوگا' اور جو شخص دن کے وقت اسے پڑھ لے گا' شیطان اس گھر میں تین دن تک داخل نہیں ہوگا"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

2249 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقرؤوا سُوْرَة الْبَقَرَة فِيْ بُيُوتكُمْ فَاِن الشَّيْطَان لَا يدْخل بَيْتا يقْرَا فِيْهِ سُوْرَة الْبَقَرَة

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا هٰكَذَا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَرَوَاهُ عَن زَائِدَة عَن عَاصِم بن اَبِيْ النجُود عَنْ اَبِيْ الْاَحْوَص عَن عبد اللّٰه فرفعه

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا اِسْنَاد حسن بِمَا تقدم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ سورۂ بقرہ کی تلاوت اپنے گھروں میں کیا کرو' کیونکہ شیطان ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتا' جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے"۔

یہ روایت امام حاکم نے اسی طرح "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے یہ روایت زائدہ کے حوالے سے' عاصم ابن ابونجود کے حوالے سے' ابواحوص کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے "مرفوع" حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: یہ سند حسن ہے' جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2250 - وَعَنْ اُسيد بن حضير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَمَا اَنا اَقْرَا اللَّيْلَة سُوْرَة الْبَقَرَة اِذْ سَمِعت وجبة من خَلْفِي فَظَنَنت اَن فرسي انْطَلَقَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَا اَبَا عتِيك فَالْتفت فَاِذَا مثل الْمِصْبَاح مدلى بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْرَا اَبَا عتِيك فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا اسْتَطَعْت اَن امضي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْمَلَائِكَة

نزلت لِقِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ اما اِنَّك لَو مضيت لرأيت الْعَجَائِب

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم من حَدِيْثِ اَبِيْ سعيد بِنَحْوِهِ وَتَقَدَّمَ

❀❀ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گزشتہ رات میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کر رہا تھا' اِسی دوران میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی' تو مجھے یہ اندازہ ہوا کہ میرا گھوڑا چل پڑا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوعتیک! تم پڑھتے رہتے! (پھر انہوں نے بتایا) کہ میں نے غور کیا' تو آسمان اور زمین کے درمیان چراغ لٹکے ہوئے نظر آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوعتیک! تم پڑھتے رہتے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں تلاوت جاری نہیں رکھ سکتا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ فرشتے تھے' جو سورۂ بقرہ کی تلاوت کی وجہ سے نازل ہوئے تھے' اگر تم تلاوت جاری رکھتے' تو اور بھی حیران کن چیزیں دیکھتے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2251 - وَعَنْ النواس بن سمْعَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتَى بِالْقُرْآن يَوْم الْقِيَامَة وَاَهله الَّذِيْنَ كَانُوْا يعْمَلُوْنَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تقدمه سُوْرَة الْبَقَرَة وَآل عمرَان وَضرب لَهما رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة اَمْثَال مَا نسيتهن بعد قَالَ كَاَنَّهُمَا غمامتان اَوْ ظلتان سودوان بَيْنَهُمَا شَرق اَوْ كَاَنَّهُمَا فرقان من طير صواف يحاجان عَن صَاحبهمَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

وَمعنى هٰذَا الْحَدِيْث عِنْد اَهْلِ الْعلم انه يَجِيْء ثَوَاب قِرَاءَته كَذَا فسر بعض اَهْلِ الْعلم هٰذَا الْحَدِيْث وَمَا يشبه من الْاَحَادِيْث اَنه يَجِيْء ثَوَاب قِرَاءَة الْقُرْآن وَفِيْ حَدِيْث نواس يَعْنِيْ هٰذَا مَا يدل على مَا فسروا اِذْ قَالَ وَاَهله الَّذِيْنَ كَانُوْا يعْمَلُوْنَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَفِيْ هٰذَا دَلَالَة على اَنه يَجِيْء ثَوَاب الْعَمَل .. انتهى

قَوْله بَيْنَهُمَا شَرق هُوَ بِفَتْح الْمُعْجَمَة وَقد تكسر وبسكون الرَّاء بعدهمَا قَاف اَى بَيْنَهُمَا فرق يضيء

❀❀ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن قرآن کو لایا جائے گا' اور اہل قرآن کو لایا جائے گا' جو دنیا میں اس پر عمل کیا کرتے تھے' ان کے آگے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران ہوں گی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سورتوں کے لئے مثال کے طور پر تین چیزیں بیان کیں' جو میں کبھی نہیں بھولا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں دو بادلوں کی طرح ہوں گی' یا یہ دونوں دو سایہ دار چیزوں کی طرح ہوں گی' اور ان دونوں کے درمیان شرق ہوگا' یا یہ دونوں پرندوں کے دو گروہوں کی طرح ہوں گی' جو صف باندھے ہوئے ہوں گے' اور یہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں بحث کریں گی''

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے

اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ان سورتوں کی تلاوت کا ثواب آئے گا' بعض اہل علم نے اس کی یہی وضاحت بیان کی ہے' اور اس جیسی دیگر احادیث کی بھی یہی وضاحت بیان کی ہے' کہ قرآن کی تلاوت کا ثواب آئے گا' حضرت نواس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے: جو اس بات پر دلالت کرتی ہے' جو علماء نے تفسیر بیان کی ہے: وہاں یہی مراد ہے' کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''اس کے اہل لوگ وہ ہیں' جو دنیا میں اس پر عمل کیا کرتے تھے'' تو اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ عمل کا ثواب آئے گا..... ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

متن کے یہ الفاظ ''ان دونوں کے درمیان شرق ہوگا'' اس میں 'ش' پر 'زبر' ہے' اس پر 'زیر' بھی پڑھی گئی ہے' اس کے بعد 'ر' ساکن ہے' اس کے بعد 'ق' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان فرق ہوگا' جو روشن ہوگا''۔

2252 - وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا تعلمُوا الْبَقَرَةَ وَآل عمرَان فَإِنَّهُمَا الزهراوان يظلان صَاحبهمَا يَوْم الْقِيَامَة كَانَّهُمَا غمامتان اَوْ غيايتان اَوْ فرقان من طير صواف

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ ابن بریدہ' اپنے والد کے حوالے سے' یہ ''مرفوع'' حدیث نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''تم لوگ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران سیکھو! جو دونوں دو بادلوں کی طرح ہیں' جو اپنے پڑھنے والوں پر قیامت کے دن سایہ کریں گی' یہ دونوں دو بادل ہیں' یا دو سایہ دار چیزیں' یا صف باندھے ہوئے پرندوں کی دو قطاریں ہیں''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2253 - وَعَنِ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله كتب كتابا قبل اَن يخلق السَّمٰوَات وَالْاَرْض بألفى عَام أنزل مِنْهُ آيَتَيْنِ ختم بهما سُوْرَة الْبَقَرَة لَا يقرآن فِيْ دَار ثَلَاث لَيَال يقربها شَيْطَان

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْث حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم اِلَّا اَن عِنْده: وَلَا يقرآن فِيْ بَيت فيقربه شَيْطَان ثَلَاث لَيَال - وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے' ایک تحریر لکھی تھی' جس میں سے دو آیتیں نازل کی گئیں' جن کے ذریعے سورۂ بقرہ کو ختم کیا گیا (یعنی سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں ہیں) جس بھی گھر میں ان کی تلاوت کی جائے گی' تین دن تک شیطان اس گھر کے قریب نہیں آئے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں'

''یہ دونوں آیتیں' جس بھی گھر میں پڑھی جائیں گی' شیطان تین دن تک اُس کے قریب نہیں آئے گا''۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ روایت امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2254 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه ختم سُوْرَة الْبَقَرَة بآيتين اعطانيهما من كنزه الَّذِیْ تَحت الْعَرْش فتعلموهن وعلموهن نساء كم وابناء كم فَاِنَّهُمَا صَلَاة وَقُرْآن وَدُعَاء

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِیّ

قَالَ الْحَافِظ مُعَاوِيَة بن صَالح لم يحْتَج بِهِ الْبُخَارِیّ اِنَّمَا احْتج بِهِ مُسْلِم وَبَاقِی الْكَلَام عَلَيْهِ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسيله عَن جُبَيْر بن نفير

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کو دو ایسی آیتوں کے ذریعے ختم کیا ہے' کہ وہ دونوں آیتیں اللہ نے اپنے عرش کے نیچے موجود اپنے خزانے سے عطا کی ہیں' تو تم لوگ ان کو سیکھو اور تم لوگ اپنے بچوں اور بیویوں کو ان کی تعلیم دو' کیونکہ یہ نماز اور قرآن اور دعا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: معاویہ بن صالح نامی راوی سے امام بخاری نے استدلال نہیں کیا' امام مسلم نے اس سے استدلال کیا ہے' ان کے بارے میں کلام آگے آئے گا' یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی ''مراسیل'' میں جبیر بن نفیر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2255 - وَعَنْ عبيد بن عُمَيْر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ لعَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبِرِينَا بِاَعْجَب شَیْءٍ رَاَيْته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَالَت لما كَانَ لَيْلَة من اللَّيَالِیْ قَالَ يَا عَائِشَة ذَرِينِیْ اتعبد اللَّيْلَة لرَبی قلت وَاللّٰه اِنِّیْ اَحَبَّ قربك وَاَحَبَّ مَا يَسُرك قَالَت فَقَامَ فَتطهر ثُمَّ قَامَ يُصَلِّی قَالَت فَلَمْ يزل يبكی حَتّٰی بل حجره قَالَت وَكَانَ جَالِسا فَلَمْ يزل يبكی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بل لحيته قَالَت ثُمَّ بَكَی حَتّٰی بل الْاَرْض فَجَاء بِلَال يُؤْذنهُ بِالصَّلَاةِ فَلَمَّا رَآهُ يبكی قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تبكی وَقد غفر اللّٰه لَك مَا تقدم من ذَنْبك وَمَا تَاَخر قَالَ اَفلا اَكون عبدا شَكُوْرًا لقد نزلت عَلَیَّ اللَّيْلَة آيَة ويل لمن قَرَاَهَا وَلَمْ يتفكر فِيْهَا'' اِن فِیْ خلق السَّمٰوٰات وَالْاَرْض''.....الْبَقَرَة- الْاٰيَة كلهَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَغَيْره

❀❀ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے درخواست کی: آپ ہمیں اس سب سے زیادہ عجیب چیز کے بارے میں بتائیے' جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے دیکھی ہو' راوی کہتے ہیں: تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش رہیں' پھر انہوں نے بتایا: ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تم مجھے موقع دو کہ میں اپنے پروردگار کی رات بھر عبادت

کروں' میں نے عرض کی، اللہ کی قسم! مجھے آپ کے ساتھ رہنا بھی سب سے زیادہ پسند ہے' جو چیز آپ کو خوش کرے' مجھے بھی وہ پسند ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اُٹھے' آپ ﷺ نے وضو کیا' پھر آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور نماز ادا کرنے لگے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ مسلسل روتے رہے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کی گود تر ہوگئی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر مسلسل روتے رہے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کی داڑھی تر ہوگئی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ روتے رہے' یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو نماز کے لئے بلانے آئے' جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ! آپ رو رہے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ (پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) گزشتہ رات' مجھ پر ایک آیت نازل ہوئی ہے' اس شخص کے لئے بربادی ہے' جو اس کو پڑھے اور اس میں غور و فکر نہ کرے (وہ آیت یہ ہے:)

''بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں'' ... یہ پوری آیت ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

2256 - وروى ابْن أَبِي الدُّنْيَا عَن سُفْيَان يرفعهُ قَالَ من قَرَأَ آخر آل عمرَان وَلم يتفكر فِيهَا ويله لعد باصابعه عشرا

❀❀ ابن ابو دنیا نے' حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' روایت کے طور پر یہ بات نقل کی ہے' (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جو شخص سورۂ آل عمران کا آخری حصہ تلاوت کرے' اور اس میں غور و فکر نہ کرے' تو اس کے لئے بربادی ہے''۔

راوی نے اپنی انگلی پر دس مرتبہ شمار کر کے یہ بات بیان کی (کہ نبی اکرم ﷺ نے دس مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی)۔

7 - التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَة آيَة الْكُرْسِيّ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا

آیت الکرسی پڑھنے سے متعلق ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2257 - عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنه كَانَت لَهُ مهوة فِيْهَا تمر وَكَانَت تَجِيْء الغول فتأخذ مِنْهُ قَالَ فَشكا ذَلِكَ إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم فَقَالَ اذْهَبْ فَإِذَا رَأَيْتهَا فَقل بِاسم اللّٰه أجيبي رَسُوْلُ اللّٰه قَالَ فَأَخذهَا فَحَلَفت أَن لَا تعود فأرسلها فَجَاءَ إِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل أسيرك قَالَ حَلَفت أَن لَا تعود قَالَ كذبت وَهِي معاودة للكذب قَالَ فَأَخذهَا مرّة أُخْرَى فَحَلَفت أَن لَا تعود فأرسلها فَجَاءَ إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل أسيرك قَالَ حَلَفت أَن لَا تعود فَقَالَ كذبت وَهِي معاودة للكذب فَأَخذهَا فَقَالَ مَا أَنا بتاركك حَتَّى اذهب بك إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت إِنِّي

ذاكرة لَك شَيْئًا آيَة الْكُرْسِيّ اقراها فِي بَيْتك فَلَا يقربك شَيْطَان وَلَا غَيْرِه فجَاء إِلَى النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل أسيرك قَالَ فَأَخْبرهُ بِمَا قَالَت قَالَ صدقت وَهِي كذوب

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حَسَن غَرِيب وَتَقَدَّمَ حَدِيث أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا يَقُوله إِذا أوى إِلَى فرَاشه وَسَتَأْتِي أَحَادِيث فِي فَضلهَا فِيمَا يَقُوله دبر الصَّلَوَات إِن شَاءَ اللَّه

السهوة بِفَتْح السِّين الْمُهْملَة هِيَ الطاق فِي الْحَائِط يوضع فِيهَا الشَّيْء وَقيل هِيَ الصّفة وَقيل المحدع بَين الْبَيْتَيْنِ وَقيل هُوَ شَيْء شَبِيه بالرف وَقيل بَيت صَغِير كالخزانة الصَّغِيرَة قَالَ المملى كل وَاحِد من هَؤُلَاءِ يُسمى السهوة وَلَفظ الحَدِيث يحْتَمل الْكل وَلَكِن ورد فِي بعض طرق هَذَا الحَدِيث مَا يرجح الْأَوَّل والغول بِضَم الْغَيْن الْمُعْجَمَة هُوَ شَيْطَان يَأْكُل النَّاس وَقيل هُوَ من يَتلون من الْجِنّ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کا ایک طاق تھا' جس میں کھجوریں رکھی ہوئی تھیں' ایک ہوائی چیز آتی تھی' اور اس میں سے کھجوریں حاصل کر لیتی تھی' انہوں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ! جب تم اس چیز کو دیکھو' تو تم کہنا: میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' یہ کہتا ہوں کہ تم اللہ کے رسول کی بات مان لو! راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے اس چیز کو پکڑ لیا' تو اس نے یہ قسم اُٹھائی کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گی' تو انہوں نے اسے چھوڑ دیا' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے قیدی کا کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ اس نے یہ حلف اٹھایا کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جھوٹ کہا ہے' اور اپنے جھوٹ کی وجہ سے دوبارہ بھی آئے گی' راوی کہتے ہیں: انہوں نے دوسری مرتبہ اسے پکڑا' تو اس نے پھر یہ حلف اٹھایا کہ اب وہ دوبارہ ایسا نہیں کرے گی' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے قیدی کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کی: اُس نے حلف اٹھایا ہے کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے' اور اپنے جھوٹ کی وجہ سے دوبارہ بھی آئے گی (راوی کہتے ہیں:) پھر انہوں نے اسے پکڑا تو فرمایا' اب میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا' بلکہ میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر جاؤں گا' تو اس ہوائی چیز نے کہا: میں آپ کے سامنے یہ بات ذکر کرتی ہوں' کہ آپ آیت الکرسی اپنے گھر میں پڑھ لیا کریں' تو شیطان یا کوئی اور چیز' آپ کے قریب نہیں آئے گی' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے قیدی کا کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے اس کے بیان کے بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے' ویسے وہ جھوٹی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث گزر چکی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: ''جب وہ اپنے بستر کی طرف جائے''

عنقریب اس سورت کی فضیلت کے بارے میں اور بھی احادیث آئیں گی' جو نماز کے بعد اس کو پڑھنے کے بارے میں ہیں' اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ ''السھوۃ'' اس میں 'س' پر زبر ہے' اس سے مراد دیوار میں موجود طاق ہے' جس میں کوئی چیز رکھی جاتی ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد چبوترہ ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد دو گھروں کے درمیان موجود جگہ ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایک ایسی چیز ہے' جو تخت کی مانند ہوتی ہے' ایک قول کے مطابق اس سے مراد چھوٹے خزانے کی طرح کا' چھوٹا کمرہ ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: ان میں سے ہر ایک کے لئے لفظ '' سھوۃ '' استعمال ہوتا ہے' اور حدیث میں استعمال ہونے والا لفظ' ان تمام معانی کا احتمال رکھتا ہے' لیکن اس روایت کے بعض طرق میں ایسی چیزیں مذکور ہیں' جو پہلے مفہوم کو راجح قرار دیتی ہیں۔

لفظ ''الغول'' میں 'غ' پر پیش ہے' اس سے مراد شیطان ہے' جو لوگوں کو کھا جاتا ہے' اور ایک قول کے مطابق' اس سے مراد وہ جن ہے' جو مختلف شکلیں اختیار کر سکتا ہے۔

2258 - وَعَنْ اَبِیْ بن كَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَبَاهُ اخبرهُ اَنه كَانَ لَهُمْ جرين فِيْهِ تمر وَكَانَ مِمَّا يتعاهد فيجده ينقص فحرسه ذَات لَيْلَة فَاِذَا هُوَ بِدَابَّةٍ كَهَيْئَةِ الْغُلَام المحتلم قَالَ فَسلم فَرد عَلَيْهِ السَّلَام فَقُلْتُ مَا اَنْت جن اَم اِنس قَالَ جن فَقُلْتُ ناولنى يدك فَاِذَا يَد كلب وَشعر كلب فَقُلْتُ هٰذَا خلق الْجِنّ فَقَالَ لقد علمت الْجِنّ اَن مَا فيهم من هُوَ اَشد منى فَقُلْتُ مَا يحملك على مَا صنعت قَالَ بَلغنِيْ اَنَّك تحب الصَّدَقَة فَاَحْبَبْت اَن اُصِيب من طَعَامك فَقُلْتُ مَا الَّذِيْ يحرزنا مِنْكُمْ قَالَ هٰذِهِ الْاٰيَة آيَة الْكُرْسِيّ

قَالَ فتركته وَغدا اَبِیْ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبرهُ فَقَالَ صدق الْخَبِيث

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَغَيْرِه

الجرين بِفَتْح الْجِيم وَكسر الرَّاء هُوَ البيدر

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کا ایک گودام تھا' جس میں کھجوریں موجود تھیں' وہ اس کی دیکھ بھال کرتے تھے' انہوں نے یہ بات پائی کہ اس میں سے کھجوریں کم ہو رہی ہیں' ایک رات وہ اس کی حفاظت کرتے رہے' تو ان کے سامنے ایک نوجوان لڑکے کی طرح کا' ایک جانور آیا' اس نے سلام کیا' انہوں نے اسے سلام کا جواب دیا' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: تم جن ہو یا انسان ہو؟ اس نے جواب دیا: جن ہوں' میں کہا: تم اپنا ہاتھ میری طرف بڑھاؤ' اس نے اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا' تو اس کا ہاتھ کتے کے ہاتھ کی مانند تھا' اور بال بھی کتے کی مانند تھے' میں نے کہا: کیا جن اس طرح کے ہوتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: جنات یہ بات جانتے ہیں کہ ان میں مجھ سے زیادہ مضبوط اور کوئی نہیں ہے' میں نے کہا: تم جو یہ کر رہے ہو' تو تم ایسا کیوں کر رہے ہو؟ اس نے کہا: کہ مجھے یہ بات پتہ چلی ہے کہ کیا آپ صدقہ کرنے کو پسند کرتے ہیں' میں نے یہ خواہش کی کہ میں آپ کے اناج میں سے کچھ حاصل کر لوں' میں نے دریافت کیا: تم لوگوں (یعنی جنات و شیاطین) سے ہمیں (یعنی بنی نوع انسان کو) کون سی چیز بچا سکتی ہے؟ اس نے کہا: یہ آیت' یعنی آیت الکرسی' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اسے چھوڑ دیا' اگلے دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا' تو آپ ﷺ نے

فرمایا: ''اس خبیث نے سچ کہا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور دیگر راویوں نے نقل کی ہے۔

''الجرین'' میں 'ج' پر 'زبر' ہے اور 'ر' پر 'زیر' ہے اس سے مراد کھجوریں سکھانے کی جگہ ہے۔

2259 - وَعَنْ اَبِیْ بن کَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذر اَتَدْرِی اَی آيَة من كتاب اللّٰه مَعَك اعظم قَالَ قُلْتُ اللّٰه وَرَسُوله اَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَا الْمُنْذر اَی آيَة من كتاب اللّٰه مَعَك اعظم قلت اللّٰه لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ الْحَیّ الْقيوم الْبَقَرَة قَالَ فَضرب فِیْ صَدْرِی وَقَالَ لِيهنك الْعلم اَبَا الْمُنْذر رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِیْ شيبَة فِیْ كِتَابه بِاِسْنَادِ مُسْلِم وَزَاد وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ اِن لهَذِهِ الْآيَة لِسَانا وشفتين تقدس الْملك عِنْد سَاق الْعَرْش وَتَقَدَّمَ حَدِيْث اَبِیْ هُرَيْرَةَ لكل شَیْءٍ سَنَام وَاِن سَنَام الْقُرْآن سُوْرَة الْبَقَرَة وفيهَا آيَة هِیَ سيدة آی الْقُرْآن وَلَفظ الْحَاكِم: سُوْرَة الْبَقَرَة فِيْهَا آيَة سيدة آی الْقُرْآن لَا تقْرَا فِیْ بَيت وَفِيْه شَيْطَان اِلَّا خرج مِنْهُ آيَة الْكُرْسِیّ

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے پاس موجود اللہ کی کتاب میں کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوالمنذر! اللہ کی کتاب' جو تمہارے پاس موجود ہے' اس میں سے کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کی: **اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم** راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا' اور ارشاد فرمایا: اے ابوالمنذر! تمہیں اس بات کا علم مبارک ہو''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

اسے امام احمد نے' امام ابن ابوشیبہ نے' اپنی ''کتاب'' میں' امام مسلم والی سند کے ساتھ نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں' جس کے ذریعے عرش کے پائے کے قریب' فرشتہ (اللہ تعالیٰ کی) پاکی بیان کرتا ہے''۔

اس سے پہلے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے۔

''ہر چیز کی ایک بلندی ہوتی ہے' اور قرآن کی بلندی' سورۂ بقرہ ہے' اور اس میں ایک ایسی آیت ہے' جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے''۔

امام حاکم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''سورۂ بقرہ میں' ایک آیت ایسی ہے' جو قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے' یہ جس بھی گھر میں پڑھی جاتی ہے'

اگر شیطان اس میں موجود ہو تو اُس سے نکل جاتا ہے وہ آیت الکرسی ہے"۔

8 - التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَة سُوْرَة الْكَهْف اَوْ عشر من اَولهَا اَوْ عشر من آخرهَا

سورۂ کہف کی تلاوت' یا اس کی ابتدائی دس آیات' یا آخری دس آیات کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

2260 - عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفظ عشر آیَات من سُوْرَة الْكَهْف عصم من الدَّجَّال

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَعِنْدَهُمَا عصم من فتْنَة الدَّجَّال-وَهُوَ كَذَا فِیْ بعض نسخ مُسْلِم-وَفِیْ رِوَایَةٍ لمُسْلِم وَاَبِیْ دَاوُد من آخر سُوْرَة الْكَهْف-وَفِیْ رِوَایَةٍ للنسالی من قَرَاَ الْعشْر الْاَوَاخِر من سُوْرَة الْكَهْف-وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَلَفْظه: من قَرَاَ ثَلَاث آیَات من اَوَّل الْكَهْف عصم من فتْنَة الدَّجَّال

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص سورۂ کہف کی دس آیات یاد کر لے گا' وہ دجال سے محفوظ رہے گا"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُنہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' اور ان دونوں کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا"۔

صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں اسی طرح منقول ہے' امام مسلم کی ایک روایت اور امام ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"سورۂ کہف کی آخری دس آیات یاد کر لے گا"۔

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "جو شخص سورۂ کہف کی آخری دس آیات پڑھ لے گا"

یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص سورۂ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھ لے گا' وہ دجال کی آزمائش سے محفوظ رہے گا"۔

2261 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ الْكَهْف كَمَا انزلت كَانَت لَهُ نورا یَوْم الْقِیَامَة من مقَامه اِلَی مَكَّة وَمن قَرَاَ عشر آیَات من آخرهَا ثُمَّ خرج الدَّجَّال لم یُسَلط عَلَیْهِ وَمَنْ تَوَضَّاَ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك لَا اِلَه اِلَّا اَنْت اَستغفرك وَاَتُوْب اِلَیْك كتب فِیْ رق ثُمَّ طبع بِطَابع فَلَمْ یكسر اِلَی یَوْم الْقِیَامَة

2260-صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا' باب فضل سورۃ الکھف' حدیث: 1383مستخرج أبی عوانۃ' مبتدأ فضائل القرآن' باب بیان ثواب قراءۃ ثلاث آیات' حدیث: 3078المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب التفسیر' تفسیر سورۃ الکھف' حدیث: 3324سنن أبی داود' کتاب الملاحم' باب خروج الدجال' حدیث: 3786السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب عمل الیوم واللیلۃ' ذکر اختلاف ألفاظ الناقلین لخبر ثوبان فیما یعصم من الدجال' حدیث: 10370السنن الکبریٰ للبیہقی' کتاب الجمعۃ' ومن جماع أبواب الوقت للجمعۃ' باب ما یؤمر بہ فی لیلۃ الجمعۃ ویومہا' حدیث: 5605معرفۃ السنن والآثار للبیہقی' کتاب الجمعۃ' ما یؤمر بہ فی لیلۃ الجمعۃ ویومہا' حدیث: 1838مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حدیث أبی الدرداء' حدیث: 21180شعب الإیمان للبیہقی' ذکر سورۃ الکھف' حدیث: 2340

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَذكر اَن ابْن مهْدى وَقفه على الثَّورِيّ عَنْ اَبِيْ هَاشم الرومانى

قَالَ الْحَافِظ وَتَقَدَّمَ بَاب فِيْ فضل قِرَاءَتهَا يَوْم الْجُمُعَة وَلَيْلَة الْجُمُعَة فِيْ كتاب الْجُمُعَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سورۂ کہف کی تلاوت کرے' جس طرح یہ نازل ہوئی ہے' تو یہ چیز قیامت کے دن اس کی جائے قیام سے لے کر' مکہ تک (اتنے فاصلے کے لئے) نور ہوگی' اور جو شخص اس کی آخری دس آیات پڑھ لے گا' تو پھر اگر دجال بھی نکل آئے' تو وہ بھی اس شخص پر غلبہ نہیں حاصل کر سکے گا' جو شخص وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے' اے اللہ! اور حمد' تیرے لئے مخصوص ہے' اور تیرے علاوہ' اور کوئی معبود نہیں ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

تو یہ کلمات ایک صحیفے میں لکھ کر' پھر اس پر مہر لگا دی جائے گی' جو قیامت کے دن تک نہیں توڑی جائے گی''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' انہوں نے یہ بات نقل کی ہے: ابن مہدی نے اسے ثوری پر ''موقوف'' قرار دیا ہے' اور اسے ابوہاشم رومانی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: اس سے پہلے سورۂ کہف کو جمعہ کے دن پڑھنے اور شب جمعہ میں پڑھنے کی فضیلت کا باب گزر چکا ہے جو جمعہ کے بارے میں روایات والی کتاب میں ہے۔

9 - التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَة سُوْرَة يس وَمَا جَاءَ فِيْ فَضلهَا

سورۂ یٰسین کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2262 - عَن معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قلب الْقُرْآن يس لَا يقْرؤهَا رجل يُرِيْدُ اللّٰه وَالدَّار الْاٰخِرَة اِلَّا غفر اللّٰه لَهُ اقرؤوها على مَوْتَاكُم

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَصَححهُ

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے' جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے گھر کے حصول کے لئے' اس کو پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دے گا' تم اپنے مُردوں پر اسے پڑھا کرو''

یہ روایت امام احمد نے' امام ابوداؤد نے' اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ اُن کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

2263 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لكل شَيْءٍ قلبا

وقلب الْقُرْآن يس وَمَنْ قَرَأَ يس كتب الله بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَة الْقُرْآن عشر مَرَّات -زَاد فِيْ رِوَايَةٍ: دون يس

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے' اور قرآن کا دل یٰسین ہے' جو شخص یٰسین کی تلاوت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس تلاوت کی وجہ سے اس شخص کے لئے' دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا اجر وثواب نوٹ کر لیتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''یٰسین کے علاوہ (بقیہ قرآن کو دس مرتبہ پڑھنے کا اجر نوٹ کر لیتا ہے)''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2264 - وَعَنْ جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَأَ يس فِيْ لَيْلَة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه غفر لَهُ

رَوَاهُ مَالك وَابْن السّنى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

قَالَ الْمملى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَيَأْتِيْ فِيْ بَاب مَا يَقُوْله بِاللَّيْلِ وَالنَّهَار غير مُخْتَصّ بصباح وَلَا مسَاء ذكر سُوْرَة الدُّخان

❀❀ حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے' رات کے وقت سورۂ یٰسین پڑھے گا' اس کی مغفرت ہو جائے گی''

یہ روایت امام مالک نے اور ابن سنی نے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: رات کے وقت اور دن کے وقت اس کو پڑھنے سے متعلق باب میں یہ روایت آگے آئے گی' جس میں صبح یا شام کا وقت مخصوص نہیں ہے' اس کا ذکر سورۂ دخان والی روایات میں ہوگا۔

10 - التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَة سُوْرَة تَبَارَك الَّذِيْ بِيَدِهِ الْملك

سورۂ ملک کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

2265 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن سُوْرَة فِي الْقُرْآن ثَلَاثُوْنَ آيَة شفعت لرجل حَتّٰى غفر لَهُ وَهِي تَبَارَك الَّذِيْ بِيَدِهِ الْملك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه

وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرآن میں ایک سورت ہے' جو تیس آیات کی ہے' وہ آدمی کے لئے شفاعت کرے گی' یہاں تک کہ آدمی کی مغفرت

ہو جائے گی' وہ سورت سورۂ ملک ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے' اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2266 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ضرب بعض اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خباء ه علی قبر وَهُوَ لَا یحْسب اَنه قبر فَاِذَا قبر اِنْسَان یقْرَأ سُوْرَة الْملك حَتّٰی خَتمهَا فَاَتی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ضربت خبائی علی قبر وَاَنا لَا اَحسب اَنه قبر فَاِذَا قبر اِنْسَان یقْرَأ سُوْرَة الْملك حَتّٰی خَتمهَا فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هِیَ الْمَانِعَة هِیَ الْمنجیة تنجیه من عَذَاب الْقَبْر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا' انہیں یہ پتہ نہیں تھا کہ یہاں قبر موجود ہے' تو وہ کسی ایسے شخص کی قبر تھی' جو سورۂ ملک پڑھ رہا تھا' اس نے اسے پورا پڑھ لیا' وہ صحابی' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک قبر پر اپنا خیمہ لگالیا تھا' مجھے یہ پتہ نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے' تو اس قبر میں ایک انسان تھا' جو سورۂ ملک پڑھ رہا تھا' تو اس نے اس سورت کو مکمل تلاوت کیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ رکاوٹ بننے والی ہے' اور یہ نجات دینے والی ہے' جو آدمی کو قبر کے عذاب سے نجات دلاتی ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2267 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وددت اَنَّهَا فِی قلب كل مُؤْمن یَعْنِی تَبَارَكَ الَّذِی بِیَدِهِ الْملك

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ هٰذَا اِسْنَادُهُ عِنْد الیمانیین صَحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"میری یہ خواہش ہے کہ یہ ہر مومن کے دل میں ہو (یعنی اُسے زبانی یاد ہو) نبی اکرم ﷺ کی مراد سورۂ ملک تھی"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یمانیوں کے نزدیک اس کی سند صحیح ہے۔

2268 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ یُؤْتی الرجل فِی قَبره فتؤتی رِجْلَاهُ فَتَقُوْلُ لَیْسَ لكم على مَا قبلی سَبِیْل كَانَ یقْرَأ سُوْرَة الْملك ثُمَّ یُؤْتیٰ من قبل صَدره اَوْ قَالَ بَطْنه فَیَقُوْلُ لَیْسَ لكم على مَا قبلی سَبِیْل كَانَ یقْرَأ فِیْ سُوْرَة الْملك ثُمَّ یُؤْتیٰ من قبل رَأسه فَیَقُوْلُ لَیْسَ لكم على مَا قبلی سَبِیْل كَانَ یقْرَأ فِیْ سُوْرَة الْملك فَهِیَ الْمَانِعَة تمنع عَذَاب الْقَبْر وَهِی فِی التَّوْرَاة سُوْرَة الْملك من قَرَاَهَا فِیْ لَیْلَة فَقَدْ اَكثر وَاَطیب

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَهُوَ فِي النَّسَائِيّ مُخْتَصر من قَرَأَ تَبَارَك الَّذِي بِيَدِهِ الْملك كل لَيْلَة مَنعه الله عَزَّ وَجَلَّ بهَا من عَذَاب الْقَبْر وَكُنَّا فِي عهد رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نسميها الْمَانِعَة وَإِنَّهَا فِي كتاب الله عَزَّ وَجَلَّ سُورَة من قَرَأَ بهَا فِي كل لَيْلَة فَقَدْ أكثر وأطاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آدمی کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے' تو اس کے پاس پاؤں کی طرف سے (فرشتے) آتے ہیں' تو پاؤں کہتے ہیں: تم اس طرف سے نہیں جا سکتے' کیونکہ یہ شخص سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا' پھر وہ اس کے سینے کی طرف سے' یا پیٹ کی طرف سے آتا ہے' تو پیٹ یہ کہتا ہے: تم اس طرف سے نہیں آ سکتے' کیونکہ یہ شخص سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا پھر فرشتے اس کے سر کی طرف سے آتے ہیں' تو سر کہتا ہے: تم اس طرف سے نہیں آ سکتے' کیونکہ یہ شخص سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) یہ رکاوٹ بننے والی ہے' جو قبر کے عذاب سے رکاوٹ بن جاتی ہے' یہ تورات میں سورۃ الملک تھی' جو شخص رات کے وقت اسے پڑھ لیتا ہے' وہ زیادہ اور عمدہ کام کرتا ہے"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' یہی روایت امام نسائی نے مختصر طور پر نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے' یا شاید حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:)

"جو شخص رات کے وقت روزانہ سورۂ ملک کی تلاوت کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کو قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا"

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم اس سورت کو "المانعۃ" (رکاوٹ بننے والی) کا نام دیتے تھے اور یہ اللہ کی کتاب میں موجود ایک سورت ہے' جو شخص رات کے وقت اسے پڑھ لے گا' اس نے زیادہ اور عمدہ کام کیا۔

11 - التَّرْغِيب فِي قِرَاءَة إِذا الشَّمْس كورت وَمَا يذكر مَعهَا

باب: سورۂ تکویر کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات' نیز اس کے ساتھ کیا پڑھا جائے؟

2269 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره أَن ينظر إِلَى يَوْم الْقِيَامَة كَأَنَّهُ رَأْي الْعين فليقرأ إِذا الشَّمْس كورت وَإِذَا السَّمَاء انفطرت وَإِذَا السَّمَاء انشقت

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَغَيْره

قَالَ المملي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لم يصف التِّرْمِذِيّ هَذَا الْحَدِيث بِحسن وَلَا بغرابة.

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ قیامت کے دن کی طرف یوں دیکھے' جیسے وہ سر کی آنکھوں سے اسے دیکھ رہا ہے' تو اسے سورۂ تکویر' سورۂ انفطار اور سورۂ انشقاق کی تلاوت کرنی چاہیے"

یہ روایت امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

املاء کرانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: امام ترمذی نے اس حدیث کی صفت بیان نہیں کی کہ یہ حسن ہے یا غریب ہے؟

12 - التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَةِ اِذا زلزلت وَمَا يذكر مَعهَا

باب: سورۂ زلزال پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات' نیز اس کے ساتھ کیا پڑھا جائے؟

2270 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا زلزلت تعدل نصف الْقُرْآن وَقل هُوَ اللّٰه اَحَد تعدل ثلث الْقُرْآن وَقل يَا اَيهَا الْكَافِرُوْنَ تعدل ربع الْقُرْآن

وَاِسْنَادُهُ مُتَّصِل وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُورُوْنَ وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن يمَان بن الْمُغيرَة الْعَنزِي حَدثنَا عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِيْثِ يمَان بن الْمُغيرَة وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سورۂ زلزال' نصف قرآن کے برابر ہے' سورۂ اخلاص' ایک تہائی قرآن کے برابر ہے' سورۂ کافرون ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے''۔

اس کی سند متصل ہے' اس کے راوی ثقہ اور مشہور ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام ترمذی اور امام حاکم' دونوں حضرات نے' اسے یمان بن مغیرہ عنزی کے حوالے سے' عطاء کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اور ہم اس حدیث کو' صرف یمان بن مغیرہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2271 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لرجل من اَصْحَابه هَلْ تزوجت يَا فلَان قَالَ لَا وَاللّٰه يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِي مَا اَتزوّج بِهِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَك قل هُوَ اللّٰه اَحَد قَالَ بلَى قَالَ ثلث الْقُرْآن قَالَ اَلَيْسَ مَعَك اِذا جَاءَ نصر اللّٰه وَالْفَتْح قَالَ بلَى قَالَ ربع الْقُرْآن قَالَ اَلَيْسَ مَعَك قل يَا اَيهَا الْكَافِرُوْنَ قَالَ بلَى قَالَ ربع الْقُرْآن قَالَ اَلَيْسَ مَعَك اِذا زلزلت الْاَرْض قَالَ بلَى قَالَ ربع الْقُرْآن تزوج تزوج

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن سَلمَة بن وردان عَنْ اَنَسٍ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ .....انتهى

وَقد تكلم فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مُسْلِم فِيْ كتاب التَّمْيِيز وَسَلَمَة يَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک شخص سے دریافت کیا: اے

فلاں! کیا تم نے شادی کرلی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! اللہ کی قسم: یارسول اللہ! میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے' جس کے عوض میں' میں شادی کرسکوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں سورۂ اخلاص نہیں آتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے' پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۂ نصر نہیں آتی ہے' اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۂ کافرون نہیں آتی ہے' اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورۂ زلزال نہیں آتی؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے' تم شادی کرلو' تم شادی کرلو!"

یہ روایت امام ترمذی نے' سلمہ بن وردان کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

اس حدیث کے بارے میں' مسلم نے کتاب "التمییز" میں کلام کیا ہے' اور سلمہ نامی راوی پر کلام آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

13 - التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَة اَلْهَاكُمُ التكاثر

سورۂ تکاثر کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

2272 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَطِيْع اَحَدُكُمْ اَن يقْرَا الف آيَة كل يَوْم قَالُوْا وَمَنْ يَسْتَطِيْعَ ذٰلِكَ قَالَ اما يَسْتَطِيْع اَحَدُكُمْ اَن يقْرَا اَلْهَاكُمُ التكاثر

رَوَاهُ الْحَاكِم عَن عقبَة بن مُحَمَّد عَن نَافِع عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرِجَال اِسْنَادُهُ ثِقَات اِلَّا اَن عقبَة لَا اعرفهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کیا تم میں سے کوئی شخص یہ استطاعت نہیں رکھتا؟ کہ روزانہ ایک ہزار آیات کی تلاوت کرے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون اس کی استطاعت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی اس بات کی استطاعت نہیں رکھتا؟ کہ وہ سورۂ تکاثر پڑھ لیا کرے"

یہ روایت امام حاکم نے عقبہ بن محمد کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' اس کی سند کے راوی ثقہ ہیں' صرف عقبہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

14 - التَّرْغِيْب فِيْ قِرَاءَة قل هُوَ اللّٰه اَحَد

باب: سورۂ اخلاص پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

2273 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقبلت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسمع رجلا يقْرَا

قل هُوَ اللّٰه اَحَد اللّٰه الصَّمد لم يلد وَلَمْ يُولد وَلَمْ يكن لَهُ كفوا اَحَد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَسَاَلته مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ الْجَنَّة فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاَرَدْت اَن اَذهب اِلَى الرجل فابشره ثُمَّ فرقت اَن يفوتنى الْغَدَاءِ مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذهبت اِلَى الرجل فَوَجَدته قد ذهب

رَوَاهُ مَالك وَاللَّفظ لَهُ وَالتِّرْمِذِىّ وَلَيْسَ عِنْده قَول اَبِىْ هُرَيْرَةَ فَاَرَدْت اِلٰى آخِره وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِىّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

فرقت بِكَسْر الرَّاء اَى خفت

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سورۂ اخلاص کی تلاوت کرتے ہوئے سنا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا چیز واجب ہوگئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں اس شخص کے پاس جا کر اسے خوشخبری دیتا ہوں' لیکن پھر مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ناشتہ نہیں کر پاؤں گا' پھر میں بعد میں اس شخص کی طرف گیا' تو میں نے اس شخص کو پایا کہ وہ چلا گیا ہوا تھا''

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ نہیں ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' اسے امام نسائی' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

متن کے الفاظ ''فرقت'' میں 'ر' پر 'زیر' ہے' اس سے مراد مجھے اندیشہ ہوا۔

2274 - وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احشدوا فَاِنِّىْ سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثلث الْقُرْآن فحشد من حشد ثُمَّ خرج النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَ قل هُوَ اللّٰه اَحَد ثُمَّ دخل فَقَالَ بَعْضنَا لِبَعض اِنَّا نرى هٰذَا خَبرا جَاءَهُ من السَّمَاء فَذٰلِكَ الَّذِىْ ادخلهُ ثُمَّ خرج نَبِىّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّىْ قلت لكم سَاَقْرَاُ عَلَيْكُمْ ثلث الْقُرْآن اَلَا اِنَّهَا تعدل ثلث الْقُرْآن

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ اکٹھے ہو جاؤ! میں تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن کی تلاوت کروں گا' کچھ لوگ اکٹھے ہو گئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ اخلاص کی تلاوت کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر چلے گئے' تو کسی نے دوسرے سے کہا: ہمارا یہ خیال ہے کہ شاید آسمان سے کوئی خبر آ رہی ہے' اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر تشریف لے گئے ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں کہا تھا' کہ میں تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پڑھوں گا' خبردار! یہ (سورۂ اخلاص) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2275 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ ثلث الْقُرْآن قَالُوْا وَکَیف یقْرَاَ ثلث الْقُرْآن قَالَ قل هُوَ اللّٰه اَحَد تعدل ثلث الْقُرْآن

وَفِیْ رِوَایَةٍ: قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ جزا الْقُرْآن بِثَلَاثَة اَجزَاء فَجعل قل هُوَ اللّٰه اَحَد جُزْءًا من اَجزَاء الْقُرْآن - رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے؟ کہ وہ رات کے وقت ایک تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ لوگوں نے عرض کی: وہ ایک تہائی قرآن کیسے پڑھ سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے اور سورۂ اخلاص کو ان تین حصوں میں سے ایک حصہ قرار دیا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2276 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَاَ فِیْ لَیْلَةٍ ثلث الْقُرْآن من قَرَاَ اللّٰه الْوَاحِد الصَّمد فَقَدْ قَرَاَ ثلث الْقُرْآن

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے؟ کہ وہ رات کے وقت ایک تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ جو شخص سورۂ اخلاص پڑھے گا وہ ایک تہائی قرآن پڑھنے والا شمار ہوگا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

2277 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا سمع رجلا یقْرَا قل هُوَ اللّٰه اَحَد یُرَدِّدهَا فَلَمَّا اَصبح جَاءَ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذکر ذٰلِكَ لَهُ وَکَانَ الرجل یتقالها فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهَا لتعدل ثلث الْقُرْآن

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

قَالَ الْحَافِظ وَالرجل القارىء هُوَ قَتَادَة بن النُّعْمَان اَخُو اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ من اُمه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دوسرے شخص کو سورۂ اخلاص بار بار پڑھتے ہوئے سنا اگلے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی وہ شخص اس صورت کو چھوٹی سمجھ رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ ایک تہائی قرآن کے

برابر ہے"۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: تلاوت کرنے والے صاحب' حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ تھے' جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے' ماں کی طرف سے' شریک بھائی تھے۔

2278 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لرجل من اَصْحَابه هَلْ تزوجت قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا عِنْدِى مَا اَتزوّج بِهٖ قَالَ اَلَيْسَ مَعَك قل هُوَ اللّٰهُ اَحَد قَالَ بلَى قَالَ ثلث الْقُرْآن

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتَقَدَّمَ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے' ایک صاحب سے دریافت کیا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی نہیں! اللہ کی قسم! میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے' جس کے عوض میں' میں شادی کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں سورۂ اخلاص نہیں آتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اور یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

2279 - وَرُوِىَ عَن مُعَاذ بن انس الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ قل هُوَ اللّٰهُ اَحَد حَتّٰى يختمها عشر مَرَّات بنى اللّٰهُ لَهٗ قصرا فِى الْجَنَّة فَقَالَ عمر بن الْخطاب اِذا نَسْتَكْثِر يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ اكثر وَاطيب

رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص دس مرتبہ' مکمل سورۂ اخلاص پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنا دے گا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس صورت میں' تو ہم بہت زیادہ (اجر وثواب) حاصل کر لیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ (کی عطا) زیادہ ہے' اور زیادہ پاکیزہ ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

2280 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث رجلا على سَرِيَّة وَكَانَ يقْرَأ لاصحابه فِىْ صَلَاتهم فيختم ب قل هُوَ اللّٰهُ اَحَد فَلَمَّا رجعُوْا ذكرُوا ذٰلِكَ للنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سلوه لاى شَىْءٍ يصنع ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لانها صفة الرَّحْمٰن وَاَنَا اُحِبُّ اَن اَقْرَاَ بِهَا فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَن اللّٰهَ يُحِبُّهٗ

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّالنَّسَائِیُّ

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ایک مہم کا امیر بنا کر بھیجا' وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے ہوئے' آخر میں سورۂ اخلاص ضرور پڑھا کرتا تھا' جب یہ لوگ واپس آئے' تو ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس سے پوچھو! کہ وہ ایسا کیوں کرتا تھا؟ لوگوں نے اس سے پوچھا' تو اس نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں رحمان کی صفت بیان ہوئی ہے' تو اس کی تلاوت کرنا' مجھے پسند ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے بتا دو! کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2281 - وَرَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اَیْضًا وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَنَسٍ اطول مِنْهُ وَقَالَ فِیْ آخِرِه فَلَمَّا اَتَاهُم النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوهُ الْخَبَر فَقَالَ یَا فُلَان مَا یمنعك اَن تفعل مَا یَأْمُرك بِهِ اَصْحَابك وَمَا یحملك على لُزُوْم هٰذِهِ السُّورَة فِیْ كل رَكْعَة فَقَالَ اِنِّیْ احبها فَقَالَ حبك اِیَّاهَا اَدْخلك الْجنَّة

قَالَ الْحَافِظُ وَفِیْ بَاب مَا یَقُوْله دبر الصَّلَوَات وَغَیْرِهِ اَحَادِیْث من هٰذَا الْبَاب وَتَقَدَّمَ اَیْضًا اَحَادِیْث تَتَضَمَّن فَضلهَا فِیْ اَبْوَاب مُتَفَرِّقَة

❀❀ یہی روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جب وہ لوگ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تمہیں کس نے اس بات سے روکا کہ تم وہ کام کرتے؟ جو تمہارے ساتھی تم سے کہہ رہے تھے' تم ہر رکعت میں اس کو باقاعدگی سے کیوں پڑھتے ہو؟ تو اس نے عرض کی: میں اس سورت سے محبت کرتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سورت سے' تمہاری محبت' تمہیں جنت میں داخل کر دے گی"

حافظ فرماتے ہیں: اس بارے میں ایسی روایات بھی منقول ہیں کہ اسے نماز کے بعد پڑھنا چاہیے' اور دیگر روایات بھی اس باب سے تعلق رکھتی ہیں' اس سے پہلے بھی کچھ روایات گزر چکی ہیں' جو متفرق ابواب میں گزری ہیں' اور اُن میں اِس سورت کی فضیلت ذکر ہوئی ہے۔

15 - التَّرْغِیْب فِیْ قِرَاءَة المعوذتین

معوذتین کی تلاوت کے بارے میں ترغیبی روایات

2282 - عَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الم تَرَ آیَات انزلت اللَّیْلَة لم یر مِثْلهنَّ قل اَعُوذ بِرَبّ الْفلق وَقل اَعُوذ بِرَبّ النَّاس

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِهِ قَالَ: كنت اَقُود برَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفر فَقَالَ يَا عقبَة اَلا اُعلمك خير سورتين قرئتا فعلمنى قل اعوذ بِرَبّ الفلق وَقل اعوذ بِرَبّ النَّاس فَذكر الحَدِيْث

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا تم نے وہ آیات نہیں دیکھی ہیں' جو گزشتہ رات مجھ پر نازل ہوئی ہیں' ان جیسی چیز نہیں دیکھی گئی' وہ سورۂ فلق اور سورۂ ناس ہیں''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں سفر کے دوران' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانور کو لے کر چل رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تمہیں سب سے بہتر دو سورتوں کی تعلیم نہ دوں؟ جو تلاوت کی جاتی ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سورۂ فلق اور سورۂ ناس سکھائیں''.....اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

2283 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لابى دَاوُد قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَسِير مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْجحْفَة والأبواء اِذْ غشينا ريح وظلمة شَدِيْدَة فَجعل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتَعَوَّذ باعوذ بِرَبّ الفلق وَاَعُوْذ بِرَبّ النَّاس وَيَقُوْلُ يَا عقبَة تعوذ بهما فَمَا تعوذ متعوذ بمثلهما قَالَ وسمعته يؤمنا بهما فِي الصَّلَاة

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ''جحفہ'' اور ''ابوا'' کے درمیان سفر کر رہا تھا' اسی دوران ہوا چل پڑی اور شدید تاریکی ہوگئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر پناہ مانگنی شروع کی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عقبہ! تم ان کے ذریعے پناہ مانگو! کیونکہ کسی بھی پناہ مانگنے والے نے' ان جیسی آیات کے ذریعے پناہ نہیں مانگی ہوگی''

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے' نماز میں بھی ان سورتوں کی تلاوت کی۔

2284 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَفْظِهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقرئنى آيا من سُوْرَة هود وآيا من سُوْرَة يُوْسُف فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عقبَة بن عَامر اِنَّك لن تقْرَا سُوْرَة اَحَبَّ اِلَى اللّٰه وَلَا ابلغ عِنْده من اَن تقْرَا قل اعوذ بِرَبّ الفلق فَاِن اسْتَطَعْت اَن لَا تفوتك فِي الصَّلَاة فافعل

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِ هَذِه وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَلَيْسَ عِنْدهمَا ذكر قل اعوذ بِرَبّ النَّاس

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''(حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سورۂ ہود کی کچھ آیت' یا سورۂ یوسف کی کچھ آیات پڑھا دیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ بن عامر! تم نے ایسی کوئی سورت نہیں پڑھی

ہوگی' جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سورۂ فلق سے زیادہ پسندیدہ ہو' اور اس کی بارہ گاہ میں زیادہ پہنچنے والی ہو' اگر تم سے ہو سکے' تو تم نماز میں اس کو ضرور پڑھا کرو"

یہ روایت امام حاکم نے اس کی مانند نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اور ان دونوں حضرات نے اسے نقل نہیں کیا ہے' انہوں نے سورۂ ناس کا ذکر نہیں کیا ہے۔

2285 - وَعَنْ جَابِر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا جَابِر فَقُلْتُ وَمَا اَقْرَأُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّي قَالَ قل اعوذ بِرَبّ الفلق وَقل اعوذ بِرَبّ النَّاس فقرأتهما فَقَالَ اقْرَأْ بهما وَلَنْ تَقْرَأَ بمثلهما

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَسَيَأْتِيْ ذكرهمَا فِيْ غير هٰذَا الْبَاب إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے جابر! تم تلاوت کرو! میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' میں کیا پڑھوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھو' میں نے ان دونوں سورتوں کو پڑھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو' کیونکہ تم ان دونوں جیسی کوئی چیز نہیں پڑھو گے"

یہ روایت امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' ان دونوں کا ذکر اس کے علاوہ بھی آگے چل کر آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

2285-صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب قراءة القرآن' ذکر البیان بأن القارء لا یقرأ شیئا یشبه قل أعوذ برب' حدیث: 796 السنن للنسائی' کتاب آداب القضاة' کتاب الاستعاذة' حدیث: 5369 السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب الاستعاذة' ذکر فضل ما یتعوذ به المتعوذون حدیث: 7595

كِتَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ

کتاب: ذکر اور دعا کے بارے میں روایات

التَّرْغِيْب فِي الْإِكْثَار من ذكر الله سرا وجهرا والمداومة عَلَيْهِ وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ لم يكثر ذكر الله تَعَالٰى

پوشیدہ اور اعلانیہ طور پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

ذکر پر باقاعدگی اختیار کرنا اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے نہیں کرتا اس کے بارے میں کیا منقول ہے

2286 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه اَنَا عِنْد ظن عَبْدِی بِی وَاَنَا مَعَهُ اِذا ذَكرنِیْ فَاِن ذَكرنِیْ فِیْ نَفْسه ذكرته فِیْ نَفسِیْ وَاِن ذَكرنِیْ فِیْ ملا ذكرته فِیْ ملا خير مِنْهُم وَاِن تقرب اِلَیّ شبرًا تقربت اِلَيْهِ ذِرَاعا وَاِن تقرب اِلَیّ ذِرَاعا تقربت اِلَيْهِ باعا وَاِن اَتَانِیْ يمشی اَتَيْته هرولة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

وَرَوَاهُ اَحْمد بِنَحْوِهٖ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَزَاد فِیْ آخِره قَالَ قَتَادَة وَاللّٰه اَسْرع بالمغفرة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے' تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ دل میں مجھے یاد کرتا ہے' تو میں پوشیدہ طور پر اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ لوگوں کے درمیان میرا ذکر کرتا ہے' تو میں ایسے لوگوں کے درمیان اس کا ذکر کرتا ہوں جو ان سے زیادہ بہتر ہیں اگر وہ بالشت بھر میری طرف آتا ہے' تو میں بازو جتنا اس کی طرف آتا ہوں اور اگر وہ بازو جتنا میری طرف آتا ہے' تو میں دونوں بازوؤں کے پھیلاؤ جتنا اس کی طرف آتا ہوں' اگر وہ میری

2286-صحيح البخاری' كتاب التوحيد' باب قول الله تعالى : ويحذركم الله نفسه' حديث: 6992صحيح مسلم' كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب الحث على ذكر الله تعالى' حديث: 4939صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الأذكار' ذكر ذكر الله جل وعلا في ملكوته من ذكره في نفسه' حديث: 811سنن ابن ماجه' كتاب الأدب' باب فضل العمل' حديث: 3820الجامع للترمذی' أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء إن لله ملائكة سياحين في الأرض حديث: 3611السنن الكبرى للنسائی' كتاب النعوت' قوله تعالى : تعلم ما في نفسي ولا أعلم ما في' حديث: 7476مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 7258

طرف چل کر آتا ہے' تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے

یہی روایت امام احمد نے اس کی مانند صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

قتادہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ مغفرت بڑی جلدی کرتا ہے۔

2287 - وَعَنْ معاذ بن انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہ جلّ ذکرہ لَا یذکرنی عبد فِیْ نَفْسہ اِلَّا ذکرتہ فِیْ ملا من ملائکتی وَلَا یذکرونی فِیْ ملا اِلَّا ذکرتہ فِی الملا الْاَعْلٰی

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب بھی بندہ اپنے دل میں میرا ذکر کرتا ہے' تو میں اپنے فرشتوں کے گروہ میں اس کا ذکر کرتا ہوں اور جب وہ لوگوں کے درمیان میرا ذکر کرتا ہے' تو میں ملاء اعلیٰ میں اس کا ذکر کرتا ہوں"

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2288 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَا ابْن آدم اِذا ذَکرتنی خَالِیا ذکرتك خَالِیا وَاِذَا ذَکرتنی فِیْ ملا ذکرتك فِیْ ملا خَیْرٌ مِّنَ الَّذِیْنَ تذکرنی فیہم

رَوَاہُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم تم تنہائی میں میرا ذکر کرتے تو میں تنہائی میں تمہارا ذکر کرتا ہوں اور جب تم لوگوں میں میرا ذکر کرتے ہو' تو میں ان لوگوں سے زیادہ بہتر گروہوں میں تمہارا ذکر کرتا ہوں جن کے درمیان تم نے میرا ذکر کیا تھا"

یہ روایت امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2289 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ اَنَا مَعَ عَبْدِی اِذا ھُوَ ذَکرنِیْ وتحرکت بِی شفتاہ

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَاللَّفْظ لَہٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے' اور اس کے ہونٹ میرے لئے حرکت کرتے ہیں"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

2290 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن شرائع الْاِسْلَام قد كثرت فَاَخبرنِي بِشَيْءٍ اتشبث بِهِ قَالَ لَا يزَال لسَانك رطبا من ذكر الله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

اتشبث بِهِ اَی اتعلق

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اسلامی احکام بہت سے ہیں آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتایئے جسے میں مضبوطی سے تھام لوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے ہمیشہ تر رہنی چاہیے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ نے نقل کیا ہے' اور ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

متن کے الفاظ ''اتشبث بہ'' سے مراد ''اتعلق'' (یعنی میں اس سے متعلق رہوں)۔

2291 - وَعَنْ مَالك بن يخامر اَن معَاذ بن جبل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُمْ اِن آخر كَلَام فَارَقت عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن قلت اَی الْاَعْمَال اَحَبُّ اِلَى اللّٰه قَالَ اَن تَمُوْت وَلِسَانك رطب من ذكر الله

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار اِلَّا اَنه قَالَ اَخبرنِيْ بِاَفْضَل الْاَعْمَال واقربها اِلَى الله وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ مالک بن یخامر بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو بتایا: جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا تھا' تو آخری گفتگو یہ ہوئی تھی کہ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم ایسی حالت میں مرو کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو''

یہ روایت امام ابن ابو دنیا اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے تاہم ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

2290-صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب الأذکار' ذکر الاستحباب للمرء دوام ذکر اللہ جل وعلا فی الأوقات والأسباب' حدیث: 814 المستدرک علی الصحیحین للحاکم' أول کتاب التفسیر' کتاب الدعاء' حدیث: 1761 سنن ابن ماجہ' کتاب الأدب' باب فضل الذکر' حدیث: 3791 الجامع للترمذی' أبواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی فضل الذکر' حدیث: 3380 مصنف ابن أبی شیبۃ' کتاب الدعاء' فی ثواب ذکر اللہ عز وجل' حدیث: 28857 السنن الکبری للبیہقی' کتاب الجنائز' باب طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ' حدیث: 6144 مسند أحمد بن حنبل' مسند المکیین' حدیث عبد اللہ بن بسر المازنی' حدیث: 17369 المعجم الأوسط للطبرانی' باب الألف' من اسمہ أحمد' حدیث: 1454

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ مجھے سب سے زیادہ فضیلت والے عمل کے بارے بتایئے جو اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب کردے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2292 - وَعَنْ اَبِی الْمخَارِقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْت لَیْلَة اسرِی بِی بِرَجُل مغیب فِیْ نور الْعَرْش قلت من هٰذَا اَهَذا ملك قِیْلَ لَا قلت نَبِی قِیْلَ لَا قلت من هُوَ قَالَ هذَا رجل کَانَ فِی الدُّنْیَا لِسَانه رطب من ذکر اللّٰه وَقَلبه مُعَلّق بالمساجد وَلَمْ یستسب لوَالِدیه

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا هٰکَذَا مُرْسلا

❀❀ حضرت ابوالمخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس رات مجھے معراج کرائی گئی تو میرا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو عرش کے نور میں چھپا ہوا تھا' میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ کیا یہ کوئی فرشتہ ہے؟ جواب دیا گیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کوئی نبی ہے؟ جواب دیا گیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو بتایا گیا: یہ وہ شخص جس کی زبان' دنیا میں اللہ کے ذکر سے تر رہتی تھی اور اس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا تھا اور یہ اپنے ماں باپ کو برا نہیں کہلواتا تھا''

یہ روایت ابن ابو دنیا نے اسی طرح ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2293 - وَعَنْ سَالم بن اَبِیْ الْجَعْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِیْلَ لابی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِن رجلا اَعتق مائَة نسمَة قَالَ اِن مائَة نسمَة من مَال رجل لکثیر وَافضل من ذٰلِكَ اِیمَان ملزوم بِاللَّیْلِ وَالنَّهَار وَاَن لَا یزَال لِسَان اَحَدُکُمْ رطبا من ذکر اللّٰه

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ سالم بن ابوالجعد بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا ایک شخص ایک سو لوگوں کو آزاد کر دیتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: ایک سو لوگ' آدمی کے مال میں سے بہت زیادہ ہیں لیکن اس سے بھی زیادہ فضیلت وہ ایمان رکھتا ہے' جو دن اور رات میں ساتھ رہتا ہے' اور یہ کہ تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے''۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے ''موقوف'' روایت کے طور پر حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2294 - وَعَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلا انبئکم بِخَیر اَعمالکُمْ وازکاها عِنْد ملیککم وارفعها فِیْ درجاتکم وَخیر من اِنْفَاق الذَّهَب وَالْوَرق وَخیر لکم من اَن تلقوا عَدوکُمْ فتضربوا اَعْنَاقهم ویضربوا اَعْنَاقکُمْ قَالُوْا بلٰی قَالَ ذکر اللّٰه قَالَ معَاذ بن جبل مَا شَیْءٍ انجی من عَذَاب اللّٰه من ذکر اللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاکِم وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ الْحَاکِم

صَحِيح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ أَحْمد أَيْضًا من حَدِيث معَاذ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ إِلَّا أَن فِيهِ انْقِطَاعًا

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں تمہارے سب سے بہتر عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تمہارے پروردگار کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہو اور تمہارے درجات کو زیادہ بلند کرنے کا باعث ہو اور سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہو اور تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہو کہ تم دشمن کا سامنا کرو اور تم ان کی گردنیں اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا''

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کے عذاب سے کوئی بھی چیز اللہ کے ذکر سے زیادہ نجات نہیں دلاتی''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے ابن ابودنیا امام ابن ماجہ امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے امام احمد نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

2295 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنه كَانَ يَقُوْلُ إِن لكل شَيْءٍ صقالة وَإِن صقالة الْقُلُوْب ذكر اللّٰه وَمَا من شَيْءٍ أنجى من عَذَاب اللّٰه من ذكر اللّٰه

قَالُوْا وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَوْ أَن يضْرب بِسَيْفِهِ حَتّٰى يَنْقَطِع

رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ من رِوَايَة سعيد بن سِنَان وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر چیز کو چمکانے کا ایک طریقہ ہوتا ہے اور دلوں کو چمکانے کا طریقہ اللہ کا ذکر کرنا ہے اور اللہ کے ذکر سے زیادہ اور کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات نہیں دیتی لوگوں نے عرض کی اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواہ کوئی شخص اپنی تلوار سے اتنے حملے کرے کہ اسے توڑ دے''

یہ روایت ابن ابودنیا نے سعید بن سنان سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

2296 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَي الْعباد أفضل دَرَجَة عِنْد اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة قَالَ الذاكرُوْنَ اللّٰه كثيرا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ الْغَازِي فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ لَو ضرب بِسَيْفِهِ فِي الْكفَّار وَالْمُشْرِكين حَتّٰى ينكسر ويختصب دَمًا لَكَانَ الذاكرُوْنَ اللّٰه كثيرا أفضل مِنْهُ دَرَجَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُخْتَصرا:قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَي النَّاس أعظم دَرَجَة قَالَ الذاكرُوْنَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں کون سے بندے زیادہ فضیلت والے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے لوگ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے والوں سے بھی زیادہ؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواہ وہ شخص اپنی تلوار کے ذریعے کفار اور مشرکین پر اتنے حملے کرے کہ تلوار کو توڑ دے اور وہ خون آلود ہو جائے' پھر بھی اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے لوگ' درجہ کے اعتبار سے ان سے زیادہ فضیلت رکھتے ہوں گے"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے امام بیہقی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

"انہوں نے یہ بات بیان کی: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سے لوگ زیادہ درجہ والے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرنے والے"۔

2297 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عجز مِنْكُمْ عَن اللَّيْل اَن يكابده وبخل بِالْمَالِ اَن يُنْفِقهُ وَجبن عَن الْعَدو اَن يجاهده فليكثر ذكر الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَفِيْ سَنَده اَبُوْ يحيى القَتَّات وبقيته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيقه اَيضا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص رات کے وقت بیدار رہ کر (عبادت کرنے سے) اور بخل کی وجہ سے مال کو خرچ کرنے سے اور بزدلی کی وجہ سے دشمن سے جہاد کرنے سے عاجز ہو' تو اسے اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا چاہیے"

یہ روایت امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' ان کی سند میں ایک راوی ابو یحیی قتات ہے' اس کے بقیہ راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے' اسے امام بیہقی نے اسی سند کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2298 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عمل آدَمِيّ عملا انجى لَهُ من الْعَذَاب من ذكر اللّٰه تَعَالَى قيل وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اَن يضْرب بِسَيْفِهِ حَتّٰى يَنْقَطِع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط ورجالهما رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ تک "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

"آدمی جو بھی عمل کرتا ہے' اس کا کوئی بھی عمل اسے اللہ کے ذکر سے زیادہ نجات نہیں دلواتا' عرض کی گئی. اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں' البتہ اس صورت میں معاملہ مختلف ہوگا کہ آدمی اپنی تلوار کے ذریعے حملہ کر کے تلوار توڑ دے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور ان دونوں روایتوں کے راوی صحیح کے رجال ہیں۔

2299 - وَعَنِ الْحَارِث الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه اوحى اِلٰى يحيى بن زَكَرِيَّا بِخمْس كَلِمَات اَن يعْمل بِهن وَيَاْمُر بنى اِسْرَائِيل اَن يعملوا بِهن فَكَانَّهُ اَبطَاَ بِهن فَاَتَاهُ عِيْسٰى فَقَالَ اِن اللّٰه اَمرك بِخمْس كَلِمَات اَن تعْمل بِهن وتامر بنى اِسْرَائِيل اَن يعملوا بِهن فَاِمَّا اَن تخبرهم وَاِمَّا اَن اخْبرهُم فَقَالَ يَا اَخِى لَا تفعل فَاِنِّىْ اَخَاف اِن سبقتنى بِهن اَن يخسف بِى اَوْ اعذب قَالَ فَجمع بنى اِسْرَائِيل بِبَيْت الْمُقَدّس حَتّٰى امْتَلَا الْمَسْجِد وقعدوا على الشرفات ثُمَّ خطبهم فَقَالَ اِن اللّٰه اوحى اِلَىّ بِخمْس كَلِمَات اَن اعمل بِهن وآمر بنى اِسْرَائِيل اَن يعملوا بِهن اَوَّلاهُنَّ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا فَاِن مثل من اشرك بِاللّٰهِ كَمثل رجل اشْترى عبدا من خَالِص مَاله بِذَهَب اَوْ ورق ثُمَّ اَسْكنهُ دَارا فَقَالَ اعْمَلْ وارفع اِلَىّ فَجعل يعْمل وَيرْفَع اِلٰى غير سَيّده فَاَيكُمْ يرضى اَن يكون عَبده كَذٰلِكَ فَاِن اللّٰه خَلقكُمْ ورزقكم فَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاة فَلَا تلتفتوا فَاِن اللّٰه يقبل بِوَجْهِهِ اِلٰى وَجه عَبده مَا لم يلْتَفت وامركم بالصيام وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل فِىْ عِصَابَة مَعَهُ صرة مسك كلهم يحب اَن يجد رِيحهَا وَاِن الصّيام اطيب عِنْد اللّٰه من رِيح الْمسك وامركم بِالصَّدَقَةِ وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل اسره الْعَدو فَاوثقُوْا يَده اِلٰى عُنُقه وقربوه ليضربوا عُنُقه فَجعل يَقُوْلُ هَلْ لكم اَن افدى نَفسِى مِنْكُمْ وَجعل يُعْطى الْقَلِيل وَالْكثير حَتّٰى فدى نَفْسه وامركم بِذكر اللّٰه كثيرا وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل طلبه الْعَدو سرَاعًا فِىْ اَثَره حَتّٰى اَتٰى حصنا حصينا فاحرز نَفْسه فِيْهِ وَكَذٰلِكَ الْعَبْد لَا ينجو من الشَّيْطَان اِلَّا بِذكر اللّٰه -الحَدِيْث

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ بِبَعْضِه وَابْن خُزَيْمَة فِىْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کی طرف پانچ کلمات وحی کیے کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ حکم دیں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں انہیں ایسا کرنے میں کچھ تاخیر ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پاس آئے اور بولے: اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ کلمات کے بارے میں حکم دیا کہ آپ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ حکم دیں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں یا تو آپ بنی اسرائیل کو اس بارے میں بتادیں ورنہ میں انہیں بتادیتا ہوں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا: اے

2299-صحيح ابن خزيمة' كتاب الصلاة' باب فى الخشوع فى الصلاة أيضا' حديث: 464صحيح ابن حبان' كتاب التاريخ ذكر شبيه المصطفى صلى الله عليه وسلم عيسى ابن مريم بعروة' حديث: 6324المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الصوم حديث: 1467جامع معمر بن راشد' باب لزوم الجماعة' حديث: 1314مسند الطيالسى' وأبو مالك الأشعرى عن النبى صلى الله عليه وسلم' حديث: 1242مسند أبى يعلى الموصلى' مسند عم أبى حرة الرقاشى' حديث. 1536المعجم الكبير للطبرانى' من اسمه الحارث' الحارث أبو مالك الأشعرى' أبو سلام الأسود عن الحارث الأشعرى' حديث: 3347الشريعة للآجرى' باب ذكر أمر النبى صلى الله عليه وسلم أمته بلزوم الجماعة' حديث: 7

میرے بھائی! تم ایسا نہ کرو کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر تم نے مجھ سے پہلے یہ کام کرلیا تو کہیں مجھے زمین میں دھنسا نہ دیا جائے یا مجھے عذاب نہ دیا جائے۔

پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا یہاں تک کہ مسجد بھر گئی اور لوگ اس کے زینوں پر بیٹھ گئے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے انہیں خطبہ دیتے ہوئے کہا بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف پانچ کلمات وحی کیے ہیں' اور یہ حکم دیا ہے کہ میں بھی ان پر عمل کروں اور میں بنی اسرائیل کو بھی یہ حکم دوں کہ وہ ان پر عمل کریں ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم لوگ کسی کو اللہ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے' کیونکہ جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو خالص اپنے مال میں سے سونے یا چاندی کے عوض میں کوئی غلام خریدتا ہے' اور اسے رہنے کے لئے جگہ دیتا ہے' اور پھر یہ کہتا ہے تم عمل کرو اور عمل کر کے میرے سامنے پیش کرو! وہ شخص عمل کرنا شروع کرتا ہے' اور اسے اپنے آقا کی بجائے کسی اور کے سامنے پیش کرنا شروع کر دیتا ہے' تو تم میں سے کون اس بات سے راضی ہوگا؟ کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو؟ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے' اس نے تمہیں رزق عطا کیا ہے' تو تم کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو' تو ادھر ادھر نہ دیکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ آدمی کے چہرے کے مدمقابل رہتا ہے جب تک آدمی ادھر ادھر نہیں دیکھتا اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جو کچھ لوگوں کے درمیان موجود ہو اور اس کے پاس مشک کی تھیلی ہو ان میں سے ہر ایک شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ اس کی خوشبو کو حاصل کرے تو روزہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے' اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے' اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے جسے دشمن قید کر لیتا ہے وہ لوگ اس کے ہاتھ اس کی گردن پر باندھ دیتے ہیں' اور اس کی گردن اڑانے کے قریب ہوتے ہیں کہ وہ شخص یہ کہتا ہے: کیا تم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہو کہ میں اپنی جان کے فدیے کے طور پر تمہیں کچھ ادائیگی کر دوں؟ پھر وہ تھوڑی یا زیادہ ادائیگی کر کے اپنی جان کا فدیہ دے دیتا ہے' اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے کا حکم دیا ہے' اور اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' دشمن تیزی سے جس کا تعاقب کر رہا ہو' یہاں تک وہ شخص ایک مضبوط قلعے کے اندر آئے اور اپنے آپ کو اس میں داخل کر کے خود کو محفوظ کر لے' تو بندہ شیطان سے نجات' صرف اللہ کے ذکر کے ذریعے ہی پا سکتا ہے"۔.....الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام نسائی نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے' امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں. یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2300 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت وَالَّذِیْنَ یکنزون الذَّهَب وَالْفِضَّة التوبة 43 قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بعض اَسْفَاره فَقَالَ بعض اَصْحَابه اُنزلت فِی الذَّهَب وَالْفِضَّة لَو علمنَا اَی المَال خیر فَنَتَّخِذهُ فَقَالَ اَفضله لِسَان ذَاكر وقلب شَاكر وَزَوْجَة مُؤْمِنَة تعینه علی اِیمَانه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْث حسن

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

''وہ لوگ جو سونے اور چاندی کا خزانہ بناتے ہیں''

راوی بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے عرض کی: سونے اور چاندی کے بارے میں حکم نازل ہوگیا ہے' اگر ہمیں پتہ ہوتا کہ کون سا مال زیادہ بہتر ہے؟ تو ہم اسے اختیار کر لیتے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے زیادہ فضیلت' ذکر کرنے والی زبان' اور شکر کرنے والا دل' اور مؤمن بیوی رکھتی ہے' جو آدمی کے ایمان کے بارے میں اس کی مدد کرتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

2301 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع من اعطیهن فَقَدْ اعطی خیری الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ قلبا شاکرا وَلِسَانًا ذَاکِرًا وبدنا علی الْبَلَاء صَابِرًا وَزَوْجَة لَا تبغیه حوبا فِیْ نَفسهَا وَمَاله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار باتیں ایسی ہیں' جو کسی شخص کو دے دی جائیں' تو اسے دنیا اور آخرت کی تمام بھلائی دے دی گئی' شکر کرنے والا دل' ذکر کرنے والی زبان' آزمائش پر صبر کرنے والا جسم' اور ایسی بیوی' جو اپنی ذات' یا آدمی کے مال کے حوالے سے' گناہ کا ارادہ نہیں کرتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2302 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لیذکرن اللّٰه اَقوام فِی الدُّنْیَا علی الْفرش الممهدة یدخلهم الدَّرَجَات العلی

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه من طَرِیْق دراج عَنْ اَبِیْ الْهَیْثَم

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کچھ لوگ دنیا میں' بچھے ہوئے بچھونوں پر' اللہ کا ذکر کریں گے' اور اللہ تعالیٰ انہیں بلند درجات میں داخل کر دے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔

2303 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مثل الَّذِیْ یذکر ربه وَالَّذِیْ لَا یذکر اللّٰه مثل الْحَیّ وَالْمَیِّت

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم اِلَّا اَنه قَالَ: مثل الْبَیْت الَّذِیْ یذکر اللّٰه فِیْهِ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا ان کی مثال زندہ اور مردہ (شخص) کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اس کی مثال''۔

2304 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَکْثِرُوا ذکر اللّٰہ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُون

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ کثرت سے اللہ کا ذکر کرو! یہاں تک کہ لوگ یہ کہیں: یہ مجنوں ہے''۔

یہ روایت امام احمد بن حنبل امام ابویعلیٰ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2305 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اذْکروا اللّٰہ ذکرا یَقُوْلُ الْمُنَافِقُوْنَ اِنَّکُمْ مراؤون

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاہُ الْبَیْہَقِیّ عَنْ اَبِی الجوزاء مُرْسلا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اللہ تعالیٰ کا اتنا ذکر کرو کہ منافق یہ کہیں: تم لوگ دکھاوا کر رہے ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اسے ابوجوزاء کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2306 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یسیر فِیْ طَرِیْق مَکَّۃ فَمر علی جبل یُقَال لَہٗ جمدان فَقَالَ سِیْرُوا ھٰذَا جمدان سبق المفردون قَالُوْا وَمَا المفردون یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الذاکرُوْنَ اللّٰہ کثیرا

رَوَاہُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظِہٖ:یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا المفردون قَالَ المستھترُوْنَ بِذکر اللّٰہ یضع الذّکر عَنْھُم أثقالھم فَیَاْتُونَ اللّٰہِ یَوْم الْقِیَامَۃ خفافا

المفردون بِفَتْح الْفَاء وَکسر الرَّاء والمستھترُوْنَ بِفَتْح التَّاءَیْنِ المثناتین فَوق ھم المولعون بالذکر

2303-صحیح البخاری' کتاب الدعوات' باب فضل ذکر اللہ عز وجل' حدیث: 6053صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا' باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ' حدیث: 1339مستخرج أبی عوانۃ' مبتدأ فضائل القرآن' باب بیان نزول السلائکۃ لقراءۃ سورۃ البقرۃ ودنوھا من القارء' حدیث: 3166صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب الأذکار' ذکر تنزل السخطی الموضع الذی یذکر اللہ جل وعلا فیہ' حدیث: 854مسند أبی یعلی الموصلی' حدیث أبی موسی الأشعری' حدیث: 7142شعب الإیمان للبیہقی' فصل فی إدامۃ ذکر اللہ عز وجل' حدیث: 561

المداومون عَلَيْهِ لَا يبالون مَا قِيْلَ فيهم وَلَا مَا فعل بهم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے راستے میں سفر کر رہے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک پہاڑ سے کے پاس سے ہوا جس کا نام ''جمدان'' تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سفر کرتے رہو! اور یہ ''جمدان'' ہے' اور ''مفردون'' سبقت لے گئے ہیں' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مفردون سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے لوگ''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

''(لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ!) مفردون کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا باقاعدگی سے ذکر کرنے والے لوگ' یہ (ذکر) ان (لوگوں) سے ان کے بوجھ کو ہٹا دیتا ہے' اور یہ لوگ قیامت کے دن' اللہ کی تعالیٰ کی بارگاہ میں' ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے (یعنی ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوں گے)''

لفظ ''المفردون'' میں 'ف' پر زبر ہے' 'ر' پر زیر ہے ''المستہترون'' اس سے مراد ذکر میں لگاؤ رکھنے والے اور اسے باقاعدگی سے کرنے والے لوگ ہیں' جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ ان کے بارے میں کیا کہا جا رہا ہے؟ اور نہ ہی اس بات کی پرواہ کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ کیا ہوگا؟

2307 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الشَّيْطَان وَاضع خطمه على قلب ابْن آدم فَإِن ذكر اللّٰه خنس وَان نسى الْتَقم قلبه

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى وَالْبَيْهَقِيّ

خطمه بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون الطَّاء الْمُهْمِلَة هُوَ فَمه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''شیطان اپنا منہ انسان کے دل پر رکھتا ہے' اگر آدمی اللہ کا ذکر کرلے' تو وہ علیحدہ ہو جاتا ہے' اور اگر آدمی ذکر کرنا بھول جائے' تو شیطان آدمی کے دل کو چبا لیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا' امام ابو یعلیٰ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''خطمہ'' میں 'خ' پر زبر ہے' اور 'ط' ساکن ہے' اس سے مراد اس کا منہ ہے۔

2308 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من يَوْم وَلَيْلَة اِلَّا وَللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ صَدَقَة يمن بهَا على من يَشَاء من عباده وَمَا من اللّٰه على عبد بِاَفْضَل من اَن يلهمه ذكره

رَوَاهُ ابْن اَبِيْ الدُّنْيَا

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر دن اور رات میں' اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہوتا ہے' وہ یہ صدقہ اپنے بندوں میں سے' جس پر چاہتا ہے' کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے' کسی بندے کو اس سے زیادہ فضیلت والی اور کوئی چیز نہیں ملتی' کہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرما دے''

یہ روایت ابن ابو دنیا نے نقل کی ہے۔

2309 - وَرُوِیَ عَن معَاذ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن رجلا سَاَلَہُ فَقَالَ اَی الْمُجَاھدین اعظم اجرا قَالَ اَکْثَرھم للّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ذکرا قَالَ فَاَی الصَّالِحین اعظم اجرا قَالَ اَکْثَرھم للّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ذکرا ثُمَّ ذکر الصَّلَاۃ وَالزَّکَاۃ وَالْحج وَالصَّدَقَۃ کل ذٰلِكَ وَرَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَکْثَرھم للّٰہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ذکرا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ لعمر یَا اَبَا حَفْص ذھب الذاکرُوْنَ بِکُل خیر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجل

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سے جہاد کرنے والے لوگوں کو سب سے زیادہ اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرتے ہوں اس نے عرض کی: کون سے نیک لوگوں کو زیادہ اجر ملے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوں' پھر اس نے نماز' زکوٰۃ' حج اور صدقہ کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہی فرماتے رہے: ان لوگوں کو زیادہ اجر ملے گا' جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرتے ہوں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوحفص! ذکر کرنے والے لوگ' ساری بھلائی لے گئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسا ہی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2310 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَو اَن رجلا فِیْ حجرہ دَرَاھِمُ یقسمھا وَآخر یذکر اللّٰہ کَانَ الذاکر للّٰہ افضل -وَفِیْ رِوَایَۃٍ:مَا صَدَقَۃ افضل من ذکر اللّٰہ

رَوَاھُمَا الطَّبَرَانِیّ وروَاتھما حَدِیْثھمْ حسن

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کسی شخص کی گود میں درہم ہوں اور وہ انہیں تقسیم کر دے' اور دوسرا شخص ذکر کرتا ہو' تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''کوئی بھی صدقہ' اللہ کے ذکر سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا''

یہ دونوں روایات امام طبرانی نے نقل کی ہیں' اور ان دونوں روایات کے راویوں کی نقل کردہ حدیث حسن ہے۔

2311 - وَعَنْ اُم أنس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اوصنی قَالَ اھجری الْمعاصِی فَاِنَّھَا افضل

الْهِجْرَة وحافظی علی الْفَرَائِض فَإِنَّهَا افضل الْجِهَاد واکثری من ذکر اللّٰه فَإِنَّك لَا تاتین اللّٰه بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیْهِ من کَثْرَة ذکره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ—وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهما عَنْ اُم انس: واذکری اللّٰه کثیرا فَإِنَّهُ اَحَبَّ الْاَعْمَال اِلَی اللّٰه اَن تَلقاهُ بهَا

قَالَ الطَّبَرَانِیّ اُم انس هٰذِهِ یَعْنِیْ الثَّانِیَة لَیست اُم انس بن مَالك

❀❀ سیّدہ اُمّ انس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ہدایت کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم گناہوں سے لاتعلق رہنا کیونکہ یہ سب سے زیادہ فضیلت والی لاتعلقی ہے' اور تم فرائض کو باقاعدگی سے انجام دینا کیونکہ یہ سب سے زیادہ فضیلت والی کوشش ہے' اور تم اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا کیونکہ تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی ایسی چیز لے کر نہیں جاؤ گی جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا ذکر کثرت کرنے سے زیادہ محبوب ہو"

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

ان دونوں حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ اُمّ انس رضی اللہ عنہا سے یہ روایت منقول ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے)

"تم اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ تم اس (کے بکثرت ذکر) کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو"

امام طبرانی بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ انس رضی اللہ عنہا نامی خاتون کوئی اور خاتون ہیں' یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ نہیں ہیں۔

2312 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیَسَ یتحسر اَهْلِ الْجَنَّة اِلَّا علی سَاعَة مرت بهم لم یذکرُوا اللّٰه تَعَالٰی فِیْهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ عَنْ شَیْخه مُحَمَّد بن اِبْرَاهِیْمَ الصُّوْرِی وَلَا یحضرنی فِیْهِ جرح وَلَا عَدَالَة وَبَقِیَّة اِسْنَادُهُ ثِقَات معروفون وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ بأسانید اَحدهَا جید

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہل جنت کو صرف اس بات پر حسرت ہوگی کہ جس گھڑی میں' انہوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تھا (کاش انہوں نے اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہوتا)"

یہ روایت امام طبرانی نے اپنے استاد محمد بن ابراہیم صوری سے نقل کی ہے' اور ان کے بارے میں کوئی جرح یا تعدیل اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے' اس کی سند کے بقیہ راوی ثقہ اور معروف ہیں' اسے امام بیہقی نے مختلف اسانید کے ہمراہ نقل کیا ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

2313 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لم یکثر

ذکر اللّٰہ فَقَدْ بریء من الْإِیمَان

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیر وَھُوَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اور یہ روایت غریب ہے۔

2314 - وَرُوِیَ عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَیْضًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰہ یَقُوْلُ یَا ابْن آدم اِنَّک اِذَا ذَکرتنی شکرتنی وَاِذَا نسیتنی کفرتنی

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے انسان! جب تم میرا ذکر کرو گے تو گویا تم میرا شکر کرو گے اور جب تم مجھے بھول جاؤ گے تو گویا تم میرا کفر کرو گے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2314 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ سَاعَۃٍ تَمُرُّ بِابْنِ آدَمَ لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ فِیْھَا بِخَیْرٍ اِلَّا تَحَسَّرَ عَلَیْھَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ .

رَوَاہُ ابن ابی الدنیا والبیھقی وقال فی ھذا الاسناد ضعف غیر انہ لہ شواھد من حدیث معاذ المتقدم قال الحافظ: وسیاتی بما فیمن جلس مجلًا لم یذکر اللّٰہ فیہ ان شاء اللّٰہ تعالٰی

❀❀ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ابن آدم پر جو بھی ایسی گھڑی گزرتی ہے جس میں اس نے اللہ کا ذکر نہ کیا ہو تو قیامت کے دن اس کو اس گھڑی پر حسرت ہوگی۔

یہ روایت ابن ابی الدنیا اور امام بیہقی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں ضعیف ہونا پایا جاتا ہے تاہم اس کی تائید میں وہ روایت پیش کی جا سکتی ہے جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے پہلے گزر چکی ہے۔ حافظ بیان کرتے ہیں. عنقریب وہ روایت آئے گی جس میں یہ ذکر ہوگا کہ جو شخص کسی محفل میں بیٹھ کر اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتا (تو یہ چیز اس کے لئے حسرت کا باعث ہوگی)۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

2 - التَّرْغِیْب فِیْ حُضُوْر مجَالِس الذّکر والاجتماع علی ذکر اللّٰہ تعَالی

باب: ذکر کی محافل میں شریک ہونے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے اکٹھے ہونا

2316 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن للّٰہ مَلَائِکَۃ یطوفون فِی الطّرق یَبْتَغِیْمُوْنَ اَھْلِ الذّکر فَاِذَا وجدوا قوما یذکرُوْنَ اللّٰہِ تنادوا ھلموا اِلٰی حَاجَتکُمْ فیحفونھم

باجنحتهم إِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا قَالَ فيسالهم رَبّهمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بهم مَا يَقُولُ عِبَادِى قَالَ يَقُولُونَ يسبحونك ويكبرونك ويحمدونك ويمجدونك قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رأونى قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَاللّٰه يَا رب مَا رأوك قَالَ فَيَقُولُ فَكيف لَو راونى قَالَ يَقُولُونَ لَو رأوك كَانُوا اَشد لَك عبَادَة وَاَشد لَك تمجيدا وَاكثر لَك تسبيحا قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونِى قَالَ يَقُولُونَ يَسْأَلُونَك الْجنَّة قَالَ فَيَقُولُ وَهل رأوها قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰه يَا رب مَا راوها قَالَ فَيَقُولُ فَكيف لَو راوها قَالَ يَقُولُونَ لَو انهم راوها كَانُوا اَشد عَلَيْهَا حرصا وَاَشد لَهَا طلبا وَاعظم فِيهَا رَغْبَة قَالَ فممم يتعوذون قَالَ يتعوذون مِنَ النَّار قَالَ فَيَقُولُ وَهل رأوها قَالَ يَقُولُونَ لَا وَاللّٰه مَا راوها قَالَ فَيَقُولُ فَكيف لَو راوها قَالَ يَقُولُونَ لَو رأوها كَانُوا اَشد مِنْهَا فِرَارًا وَاَشد لَهَا مَخَافَة قَالَ فَيَقُولُ اشهدكم انّى قد غفرت لَهُمْ قَالَ يَقُولُ ملك من الْمَلَائِكَة فيهم فلَان لَيْسَ مِنْهُم إِنَّمَا جَاءَ لحَاجَة قَالَ هم الْقَوْم لَا يشقى بهم جليسهم

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم وَلَفظه: قَالَ إِن للّٰه تبَارك وَتَعَالَى مَلَائِكَة سيارة فضلاء يَبْتَغُونَ مجَالِس الذّكر فَإِذَا وجدوا مَجْلِسا فِيهِ ذكر قعدوا مَعَهم وحف بَعْضُهُمْ بَعْضًا باجنحتهم حَتَّى يملؤوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاء فَإِذَا تفرقُوا عرجوا وصعدوا إِلَى السَّمَاء قَالَ فيسالهم اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ من اَيْنَ جئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا من عِنْد عِبَادك فِى الْأَرْض يسبحونك ويكبرونك ويهللونك ويحمدونك ويسالونك قَالَ فَمَا يَسْأَلُونِى قَالُوا يَسْأَلُونَك جنتك قَالَ وَهل رَاَوْا جنتى قَالُوا لَا يَا رب قَالَ وَكَيف لَو رَاَوْا جنتى قَالُوا ويستجيرونك قَالَ ومم يستجيرونى قَالُوا من نارك يَا رب قَالَ وَهل رَاَوْا نَارِى قَالُوا لَا يَا رب قَالَ فَكيف لَو رَاَوْا نَارِى قَالُوا ويستغفرونك قَالَ فَيَقُولُ قد غفرت لَهُمْ واعطيتهم مَا سَأَلُوا وأجرتهم مِمَّا استجاروا قَالَ يَقُولُونَ رب فيهم فَلَان عبد خطاء إِنَّمَا مر فَجَلَسَ مَعَهم قَالَ فَيَقُولُ وَله غفرت هم الْقَوْم لَا يشقى بهم جليسهم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں' جو راستوں میں گھومتے رہتے ہیں' وہ ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں' جب وہ کچھ لوگوں کو پاتے ہیں کہ وہ اللہ کا ذکر کر رہے ہیں' تو وہ ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں: اپنی منزل مقصود تک آ جاؤ' پھر وہ ان لوگوں کو آسمان دنیا تک اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں' پھر ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے تھے؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں. وہ تسبیح بیان کر رہے تھے' تیری کبریائی بیان کر رہے تھے' تیری حمد بیان کر رہے تھے' تیری بزرگی بیان کر رہے تھے' پروردگار فرماتا ہے: کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں! اللہ کی قسم! اے ہمارے پروردگار انہوں نے تجھے نہیں دیکھا' پروردگار نے فرمایا: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو کیا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیں' تو وہ زیادہ شدت سے تیری عبادت کریں' زیادہ شدت سے تیری بزرگی بیان کریں' زیادہ

شدت سے تیری تسبیح بیان کریں' پروردگار فرماتا ہے: وہ لوگ مجھ سے کیا مانگتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے تھے پروردگار فرماتا ہے: انہوں نے اس کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی نہیں! اللہ کی قسم! اے ہمارے پروردگار انہوں نے اسے نہیں دیکھا ہے پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اگر وہ اسے دیکھ لیتے' تو اس کے زیادہ خواہش مند ہوتے' اس کو زیادہ شدت سے طلب کرتے' اس میں زیادہ رغبت رکھتے' پروردگار دریافت کرتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگتے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ جہنم سے پناہ مانگتے تھے' پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی نہیں! اللہ کی قسم! انہوں نے اسے نہیں دیکھا' پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ لوگ اسے دیکھ لیتے' تو کیا کرتے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں' اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے زیادہ شدت سے دور بھاگتے اور اس سے زیادہ خوف زیادہ رہتے' پروردگار فرماتا ہے: میں تم لوگوں کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کی مغفرت کر دی ہے' ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ یہ کہتا ہے: ان لوگوں میں فلاں شخص ایسا تھا' جو ان لوگوں میں سے نہیں تھا' وہ کسی کام کے سلسلے میں آیا تھا' تو پروردگار فرماتا ہے: وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا شخص بھی بدنصیب نہیں رہتا"

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں' جو گھومتے پھرتے رہتے ہیں' اور وہ ذکر کی محافل کو تلاش کرتے ہیں' جب وہ کسی محفل کو پاتے ہیں' جس میں ذکر ہو رہا ہو' تو ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں' اور وہ ایک دوسرے کو اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں' یہاں تک کہ وہ ان لوگوں اور آسمان دنیا کے درمیان کی جگہ کو بھر دیتے ہیں' پھر جب وہ لوگ ذکر کی محفل سے اٹھتے ہیں' تو یہ فرشتے اوپر کی طرف جاتے ہیں' اور آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت کرتا ہے: حالانکہ وہ ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے' کہ تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم زمین میں تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں' جو دنیا میں تیری تسبیح بیان کر رہے تھے' تیری کبریائی بیان کر رہے تھے' تیری معبودیت کا اعتراف کر رہے تھے' اور تیری حمد بیان کر رہے تھے' اور تجھ سے مانگ رہے تھے' پروردگار فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے' پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: جی نہیں! اے ہمارے پروردگار! تو پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری پناہ بھی مانگ رہے تھے پروردگار فرماتا ہے: وہ کس چیز سے میری پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیری جہنم سے' اے ہمارے پروردگار! پروردگار فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جہنم کو دیکھا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی نہیں! اے ہمارے پروردگار! پروردگار فرماتا ہے: اگر وہ میری جہنم کو دیکھ لیتے (تو کیا ہوتا؟) فرشتے عرض کرتے ہیں' وہ تجھ سے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ پروردگار فرماتا ہے: میں نے ان لوگوں کی مغفرت کر دی' اور جو انہوں نے مانگا' وہ میں نے انہیں عطا کر دیا اور جس چیز سے انہوں نے پناہ مانگی' اس سے میں نے انہیں پناہ عطا کر دی' فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ان میں فلاں بندہ ایسا تھا' جو گنہگار تھا' وہ یہاں سے

گزر رہا تھا اور ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا تھا' تو پروردگار فرماتا ہے: اس کی بھی میں نے مغفرت کر دی' کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں' جن کے ساتھ بیٹھنے والا شخص بدنصیب نہیں رہتا"۔

2317 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج على حَلقَة من اَصْحَابه فَقَالَ مَا اجلسكم قَالُوْا جلسنا نذْكر اللّٰه ونحمده على مَا هدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنّ بِهِ علينا قَالَ آللّٰهُ مَا اجلسكم اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوْا آللّٰهُ مَا اجلسنا اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ اما اِنِّيْ لم استحلفكم تُهْمَة لكم وَلٰكنه اَتَانِيْ جِبْرَائِيل فَاَخْبرنِيْ اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يباهي بكم الْمَلَائِكَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے اصحاب کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ ان لوگوں نے عرض کی: ہم بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں' اور اس بات پر اس کی حمد بیان کر رہے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کے بارے میں ہدایت نصیب کی' اور اس حوالے سے ہم پر احسان کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اللہ کی قسم! تم لوگ صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہو؟ ان لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم لوگ صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم سے حلف' تم پر کسی تہمت کی وجہ سے نہیں لیا' بلکہ اس وجہ سے لیا ہے' کہ جبریل میرے پاس آئے' اور انہوں نے مجھے بتایا: اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے حوالے سے' فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کر رہا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2318 - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَوْم الْقِيَامَة سَيعْلَمُ اَهْلِ الْجمع من اَهْلِ الْكَرم فَقِيْلَ وَمَنْ اَهْلِ الْكَرم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَهْل مجَالِس الذّكر

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهِمْ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: عنقریب اہل کرم میں سے اہل جمع جان لیں گے۔ عرض کی گئی. یارسول اللہ! اہل کرم کون ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محافل ذکر والے لوگ"۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ نے' امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں' امام بیہقی نے اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2319 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عبد اللّٰه بن رَوَاحَة اِذَا لَقِي الرجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تعال نؤمن بربنا سَاعَة فَقَالَ ذَات يَوْم لرجل فَغَضب الرجل فجَاءَ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلا ترى اِلَى ابْن رَوَاحَة يرغب عَن اِيمَانك اِلى اِيمَان سَاعَة

فقال النبي صلى الله عليه وسلم يرحم الله ابن رواحة إنه يحب المجالس التي تتباهى بها الملائكة

رواه احمد بإسناد حسن

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ ان کی جب بھی کسی سے ملاقات ہوتی تو وہ یہ فرماتے تھے: تم آؤ! تاکہ ہم کچھ دیر کے لئے اپنے پروردگار پر ایمان لے آئیں (یعنی اس کا ذکر کریں) ایک دن انہوں نے یہی بات ایک شخص سے کہی تو وہ شخص غصے میں آ گیا وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ نے ابن رواحہ کو ملاحظہ فرمایا ہے؟ کہ وہ آپ کے ایمان کو چھوڑ کر گھڑی بھر کے ایمان کی طرف چلا جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابن رواحہ پر رحم کرے وہ ایسی محافل کو پسند کرتا ہے جن محافل کے حوالے سے فرشتوں کے سامنے فخر کا اظہار کیا جاتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2320 - وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من قوم اجْتَمَعُوْا يذكرُوْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُرِيدُونَ بِذَلِكَ إِلَّا وَجهه إِلَّا ناداهم مُنَاد من السَّمَاء أَن قُوْمُوْا مغفورا لكم قد بدلت سَيِّئَاتكُمْ حَسَنَات

رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح إِلَّا مَيْمُون الْمرَائِي وَأَبُو يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من حَدِيث عبد الله بن مُغفل

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب بھی کچھ لوگ اکٹھے ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور ان لوگوں کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہوتا ہے تو آسمان سے ایک منادی انہیں پکار کر یہ کہتا ہے: تم لوگ ایسی حالت میں اٹھنا کہ تمہاری مغفرت ہو چکی ہو اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا گیا ہو"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے صرف میمون مرائی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے اسے امام ابو یعلیٰ امام بزار امام طبرانی اور امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2321 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ عَن سهل ابْن الحنظلية رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جلس قوم مَجْلِسا يذكرُوْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ فَيَقُوْمُونَ حَتَّى يُقَال لَهُمْ قُوْمُوْا قد غفر الله لكم وبدلت سَيِّئَاتكُمْ حَسَنَات

❀❀ امام طبرانی نے حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے

"جب بھی کچھ لوگ کسی محفل میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو جب وہ اٹھتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے، تم ایسی حالت

میں اٹھو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا ہے"۔

2322 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لله سيارة من الْمَلَائِكَة يطْلبُونَ حلق الذّكر فَاِذَا اَتَوا عَلَيْهِمْ حفوا بهم ثُمَّ يقفون وايديهم اِلَى السَّمَاء اِلٰى رب الْعِزَّة تَبَارَك وَتَعَالٰى فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتَيْنَا على عباد من عِبَادك يعظمون آلاء ك ويتلون كتابك وَيصلونَ على نبيك مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ويسالونك لآخرتهم ودنياهم فَيَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى غشوهم رَحْمَتِي فهم الجلساء لَا يشقى بهم جليسهم –رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک اللہ تعالیٰ کے گھومنے پھرنے والے کچھ فرشتے ہیں' جو ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے ہیں' جب وہ ان لوگوں کے پاس آتے ہیں' تو انہیں ڈھانپ لیتے ہیں' پھر وہ وہاں پر ٹھہر جاتے ہیں' اور ان کے ہاتھ آسمان کی طرف رب العزت کی طرف ہوتے ہیں' وہ کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ بندوں کے پاس آئے' جو تیری نعمتوں کی تعظیم کر رہے تھے تیری کتاب کی تلاوت کر رہے تھے' تیرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج رہے تھے' اور تجھ سے دنیا اور آخرت کا سوال کر رہے تھے' تو پروردگار فرماتا ہے: تم لوگ میری رحمت کے ذریعے انہیں ڈھانپ دو! کیونکہ یہ ایسے بیٹھے ہوئے لوگ ہیں' کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

2323 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْد الله بن رَوَاحَة وَهُوَ يذكر اَصْحَابه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اما اِنَّكُمُ الْمَلَأ الَّذِيْنَ اَمرنِي اللّٰه اَن اَصْبِر نَفسِي مَعكُمْ ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْاٰيَة واصبر نَفسك مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ والعشى –اِلٰى قَوْلِه– وَكَانَ اَمره فرطا– الْكَهْف –اما اِنَّهُ مَا جلس عدتكم اِلَّا جلس مَعَهم عدتهمْ من الْمَلَائِكَة اِن سبحوا اللّٰه تَعَالٰى سبحوه وَاِن حمدوا اللّٰه حمدوه وَاِن كبروا اللّٰه كبروه ثمَّ يصعدون اِلَى الرب جلّ ثَنَاؤُهُ وَهُوَ اَعْلَمُ بهم فَيَقُوْلُوْنَ يَا رَبَّنَا عِبَادك سبحوك فسبحنا وكبروك فكبرنا وحمدوك فحمدنا فَيَقُوْلُ رَبَّنَا جلّ جَلَاله يَا ملائكتي اشهدكم اَنِّي قد غفرت لَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ فيهم فَلَان وَفَلَان الخطاء فَيَقُوْلُ هم الْقَوْم لَا يشقى بهم جليسهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ اللہ کا ذکر کر رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایک ایسا گروہ ہو' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اپنے آپ کو تم لوگوں کے ساتھ رکھوں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"اور تم اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھو' جو صبح و شام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں"

یہ آیت یہاں تک ہے: وَكَانَ أمره فرطا

(پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) تم لوگ جتنی تعداد میں بیٹھے ہوئے ہو اتنی ہی تعداد میں ان لوگوں کے ساتھ فرشتے بھی بیٹھے ہوئے ہیں' اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے' تو فرشتے بھی تسبیح بیان کریں گے' اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں گے تو فرشتے بھی حمد بیان کریں گے' اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا تذکرہ کریں گے' تو فرشتے بھی کبریائی کا تذکرہ کریں گے' پھر وہ فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ کی طرف اوپر چلے جائیں گے' ان کا پروردگار ان سے زیادہ بہتر جانتا ہے' وہ فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار! تیرے بندے تیری تسبیح بیان کر رہے تھے' تو ہم نے بھی تیری تسبیح بیان کی' انہوں نے تیری کبریائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری کبریائی بیان کی' انہوں نے تیری حمد بیان کی' تو ہم نے بھی تیری حمد بیان کی' تو ہمارا پروردگار فرمائے گا: اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کی مغفرت کر دی ہے' تو فرشتے عرض کریں گے: ان میں فلاں اور فلاں شخص تھے' جو گنہگار تھے' تو پروردگار فرمائے گا: یہ ایسے لوگ ہیں' جن کے ساتھ بیٹھا رہنے والا شخص محروم نہیں رہتا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

2324 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا غنيمَة مجَالِس الذّكر قَالَ غنيمَة مجَالِس الذّكر الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! محافل ذکر کی غنیمت کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: محافل ذکر کی غنیمت (یعنی ان کا اجر وثواب) جنت ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2325 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِن للّٰه سَرَايَا من الْمَلَائِكَة تحل وتقف على مجَالِس الذّكر فِى الْاَرْض فارتعوا فِىْ رياض الْجنَّة قَالُوْا وَاَيْنَ رياض الْجنَّة قَالَ مجَالِس الذّكر فاغدوا اَوْ روحوا فِىْ ذكر اللّٰه وذكروه اَنفسكُمْ من كَانَ يحب اَن يعلم مَنْزِلَته عِنْد اللّٰه فَلْيَنْظر كَيفَ منزلَة اللّٰه عِنْده فَاِن اللّٰه ينزل الْعَبْد مِنْهُ حَيْثُ أنزلهُ من نَفسه

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِىّ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْمملى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فِىْ اسانيدهم كلهَا عمر مولى عفرَة وَبَاقِى الْكَلَام عَلَيْهِ وَبَقِيَّة اسانيدهم ثِقَات مَشْهُوْرُوْنَ مُحْتَج بهم وَالْحَدِيْث حَسَنٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

الرتع هُوَ الْاَكل وَالشرب فِىْ خصب وسعة

2325- المستدرك على الصحيحين للحاكم' أول كتاب المناسك' كتاب الدعاء' حديث: 1759 مسند أبي يعلى الموصلي' مسند جابر' حديث: 1823 مسند عبد بن حميد' من مسند جابر بن عبد الله' حديث: 1108 المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' باب من اسمه إبراهيم' حديث: 2551 شعب الإيمان للبيهقي' فصل في إدامة ذكر الله عز وجل' حديث: 553

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں' جو گھومتے پھرتے رہتے ہیں' وہ مختلف جگہوں پر گھوم کر زمین میں محافل ذکر کے پاس آ کر ٹھہر جاتے ہیں' تو تم لوگ جنت کے باغات میں سے کچھ حاصل کر لیا کرو' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جنت کے باغات کہاں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محافل ذکر (جنت کے باغات ہیں) تم صبح وشام اللہ کا ذکر کیا کرو' اور اپنے دل میں بھی اس کا ذکر کیا کرو' جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ اس بات کا جائزہ لے' کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا مقام کیا ہے؟ تو اُسے اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا مقام کیا ہے؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ بندے کو اُسی مرتبے میں رکھتا ہے' جس مرتبے میں بندہ اپنے من میں' اللہ تعالیٰ کا گمان کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا' امام ابو یعلیٰ' امام بزار' امام طبرانی' امام حاکم' امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات کی اسانید میں' ایک راوی عمر موٹی عفرہ ہے' اس کے بارے میں کلام آگے آئے گا' ان حضرات کی اسناد کے بقیہ تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں' اور ان سے استدلال کیا گیا ہے' اور یہ حدیث حسن ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ ''الرتع'' سے مراد' کسی کشادہ سرسبز وشاداب جگہ پر کھانا پینا ہے۔

2326 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَن يَمِين الرَّحْمن وكلتا يَدَيْهِ يَمِين رجال لَيْسُوا بِأَنْبِيَاء وَلَا شُهَدَاءِ يغشى بَيَاض وُجُوْهِهِمْ نظر الناظرين يَغْبِطُهُمْ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءِ بِمَقْعَدِهِمْ وقربهم من اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من هم قَالَ هم جماع من نوازع الْقَبَائِل يَجْتَمِعُوْنَ على ذكر اللّٰه فينتقون أطايب الْكَلَام كَمَا ينتقى آكل التَّمْر أطايبه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَإِسْنَادُهُ مقارب لَا بَأْس بِهِ

جماع بِضَم الْجِيم وَتَشْدِيد الْمِيم أَي أخلاط من قبائل شَتَّى ومواضع مُخْتَلفَة ونوازع جمع نَازِع وَهُوَ الْغَرِيْبُ وَمَعْنَاهُ أَنهم لم يجتمعوا لقرابة بَيْنَهُمْ وَلَا نسب وَلَا معرفَة وَإِنَّمَا اجْتَمعُوْا لذكر اللّٰه لَا غير

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''رحمان کے دائیں طرف' ویسے اس کے دونوں طرف ہی دائیں ہیں' کچھ ایسے افراد ہوں گے' جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے' اور ان کے چہروں کی سفیدی دیکھنے والوں کی نگاہ کو ڈھانپ لے گی' انبیاء اور شہداء' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے مقام اور قربت پر رشک کریں گے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے وہ لوگ ہوں گے' جو اللہ کے ذکر کے لئے اکٹھے ہوں گے اور منتخب کر کے عمدہ کلام یوں کریں گے' جس طرح کھجور کھانے والا شخص' پاکیزہ کھجور چن کر کھاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند مقارب ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

لفظ ''جماع'' میں 'ج' پر پیش ہے اور 'م' پر شد ہے اس سے مراد مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کا مجموعہ ہے۔

لفظ ''نوازع'' اصل میں 'نازع' کی جمع ہے اس سے مراد غریب الوطن شخص ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ آپس میں کسی رشتہ داری کی وجہ سے یا نسبی تعلق کی وجہ سے یا کسی اور پہچان کی وجہ سے اکٹھے نہیں ہوں گے وہ لوگ صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر کی خاطر اکٹھے ہوں گے کسی اور وجہ سے اکٹھے نہیں ہوں گے۔

2327 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَبْعَثَنَّ اللّٰهُ اَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِیْ وُجُوْهِهِمُ النُّوْرُ عَلٰى مَنَابِرَ اللُّؤْلُؤِ يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوْا بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ قَالَ فَجَثَا اَعْرَابِیٌّ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ قَالَ هُمُ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتّٰى وَبِلَادٍ شَتّٰى يَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ يَذْكُرُوْنَهٗ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ ان کے چہرے نور ہوں گے اور وہ موتیوں کے بنے ہوئے منبر پر ہوں گے لوگ ان پر رشک کریں گے وہ نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء ہوں گے راوی بیان کرتے ہیں: تو ایک دیہاتی اپنے گھٹنوں کے بل اٹھ اور عرض کی: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے ان کا حلیہ بیان کریں تا کہ ہم ان کو شناخت کر لیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو مختلف قبائل اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہوں گے یہ لوگ اللہ کے ذکر کی خاطر اکٹھے ہو کر اس کا ذکر کرتے ہوں گے''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2328 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَهْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گواہی دے کر یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2329 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا مررتم برياض الْجَنَّة فارتعوا قَالُوْا وَمَا رياض الْجَنَّة قَالَ حلق الذّكر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم جنت کے باغات سے گزرو تو وہاں کچھ کھا پی لیا کرو! لوگوں نے عرض کی: جنت کے باغات سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ذکر کے حلقے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

التَّرْهِيب من اَن يجلس الْاِنْسَان مَجْلِسا لَا يذكر اللّٰه فِيْهِ وَلَا يصلى على نبيه مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

ایسی محفل میں آدمی کے بیٹھنے سے متعلق ترہیبی روایات

جس میں آدمی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے' اور اللہ کے نبی' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے

2330 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جلس قوم مَجْلِسا لم يذكرُوا اللّٰه فِيْهِ وَلَمْ يصلوا على نَبِيّهم اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ ترة فَاِنْ شَاءَ عذبهم وَاِنْ شَاءَ غفر لَهُم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظ اَبِيْ دَاوُد قَالَ: من قعد مقْعدا لم يذكر اللّٰه فِيْهِ كَانَ عَلَيْهِ من اللّٰه ترة وَمَنْ اضْطجع مضجعا لَا يذكر اللّٰه فِيْهِ كَانَت عَلَيْهِ من اللّٰه ترة وَمَا مَشى اَحَد ممشى لَا يذكر اللّٰه فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ من اللّٰه ترة

وَرَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه كلهم بِنَحْوِ اَبِيْ دَاوُد

الترة بِكَسْر التَّاء الْمُثَنَّاة فَوق وَتَخْفِيف الرَّاء هِيَ النَّقص وَقيل التبعة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کچھ لوگ کسی محفل میں بیٹھتے ہیں' اور پھر اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتے اور اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتے تو یہ چیز ان کے لئے حسرت کا باعث ہوگی اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو انہیں عذاب دے گا' اور اگر چاہے گا تو ان کی مغفرت کر دے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت ابن ابو دنیا اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

امام ابوداؤد کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی محفل میں بیٹھے اور اس میں اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے کمی کا باعث ہوگی اور جو شخص لیٹ کر اس دوران اللہ کا ذکر نہ کرے تو یہ چیز اس کے لئے اللہ کی طرف سے کمی کا باعث ہوگی اور جب کوئی چل رہا ہو اور اللہ کا ذکر نہ کرتو یہ چیز اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کمی کا باعث ہوگی''۔

یہ روایت امام احمد' امام ابن ابو دنیا' امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اسے امام ابوداؤد کی روایت کی مانند نقل کیا ہے۔

لفظ ''التِّرة'' میں 'ت' پر زیر ہے' اور 'ر' پر تخفیف ہے' اس سے مراد کمی ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد پیروی ہے۔

2331 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قعد قوم مقْعدا لم يذكرُوا اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ وَيصلونَ على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حسرة يَوْم الْقِيَامَة وَإِن دخلُوا الْجَنَّة للثَّواب

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ کسی جگہ پر بیٹھیں اور اس محفل میں اللہ کا ذکر نہ کریں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجیں تو یہ چیز قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے حسرت کا باعث ہوگی اگر چہ وہ لوگ ثواب کے اعتبار سے جنت میں داخل ہو جائیں''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2332 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من قوم يَقُوْمُونَ من مجْلِس لَا يذكرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ إِلَّا قَامُوا عَن مثل جيفة حمَار وَكَانَ عَلَيْهِمْ حسرة يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلَى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ کسی محفل میں بیٹھ کر اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو جب وہ اٹھتے ہیں تو یوں اٹھتے ہیں جیسے گدھے کے مردار کے پاس سے اٹھتے ہیں' اور یہ چیز قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے حسرت کا باعث ہوگی''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2333 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من قوم اجْتَمعُوْا فِيْ مجْلِس فَتَفَرَّقُوْا وَلَمْ يذكرُوا اللّٰه إِلَّا كَانَ ذٰلِكَ الْمجْلس حسرة عَلَيْهِمْ يَوْم الْقِيَامَة

2332-سنن أبي داود' كتاب الأدب' باب كراهية أن يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله' حديث: 4235-مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 10463-الآداب للبيهقي' باب كراهية من جلس مجلسا لم يذكر الله عز وجل فيه' حديث: 258

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَالْبَیْهَقِیّ ورواة الطَّبَرَانِیّ مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کچھ لوگ کسی محفل میں اکٹھے ہوں پھر وہاں سے منتشر ہو جائیں اور انہوں نے اس محفل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہو تو وہ محفل قیامت کے دن ان لوگوں کے لئے حسرت کا باعث ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام طبرانی کے راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

4 - التَّرْغِیْب فِیْ کَلِمَات یکفرن لغط الْمجْلس

ایسے کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات جو محفل میں ہونے والی لغزش کا کفارہ بن جاتے ہیں

2334 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جلس مَجْلِسا کثر فِیْهِ لغطه فَقَالَ قبل اَن یَقُوْمُ من مَجْلِسه ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَن لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت اَستغفرك وَاَتُوْب اِلَیْك اِلَّا غفر لَهٗ مَا کَانَ فِیْ مَجْلِسه ذٰلِك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه وَالْحَاکِم وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْث حَسَنٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی ایسی محفل میں بیٹھا ہو جس میں فضول گوئی زیادہ ہوگئی ہو تو اگر وہ اس محفل سے اٹھنے سے پہلے یہ کلمات پڑھ لے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''

(نبی اکرم ﷺ نے فرماتے ہیں:) تو اس محفل میں جو بھی کوتاہیاں ہوئی ہوں گی تو اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

2335 - وَعَنْ اَبِیْ بَرزَة الْاَسْلَمِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا جلس مَجْلِسا یَقُوْلُ بِآخِرِهٖ اِذا اَرَادَ اَن یَقُوْمُ من الْمجْلس سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَن لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت استغفرك وَاَتُوْب اِلَیْك فَقَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك لتقول قولا مَا کنت تَقوله فِیْمَا مضی فَقَالَ کَفَّارَة لما یکون فِی الْمجْلس - رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی محفل میں تشریف فرما ہوتے تھے اور پھر جب اس محفل سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تھے تو یہ کلمات پڑھ لیتے تھے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''

ایک صاحب نے عرض کی۔ یارسول اللہ! آپ نے ایسے کلمات پڑھے ہیں جو آپ پہلے نہیں پڑھا کرتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ اس محفل میں ہوا یہ اس کا کفارہ ہوں گے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2336 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت إِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذا جلس مَجْلِسا أَوْ صلى تكلم بِكَلِمَات فَسَأَلته عَائِشَة عَن الْكَلِمَات فَقَالَ إِن تكلم بِخَير كَانَ طابعا عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْم الْقِيَامَة وَإِن تكلم بشر كَانَ كَفَّارَة لَهُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك لَا إِلَه إِلَّا أَنْت أستغفرك وَأَتُوب إِلَيْك

رَوَاهُ ابْن أَبِي الدُّنْيَا وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهما وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی محفل میں تشریف فرما ہوتے تھے یا جب نماز ادا کرتے تھے تو کچھ کلمات پڑھا کرتے تھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کلمات کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے (کسی محفل میں) بھلائی کے بارے میں بات چیت کی ہوگی' تو قیامت کے دن تک یہ کلمات اس بھلائی پر مہر بن جائیں گے اور اگر تم نے کوئی بری بات کی ہوگی' تو یہ اس کا کفارہ بن جائیں گے (وہ کلمات یہ ہیں:)

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

2337 - وَعَنْ جُبَيْر بن مطعم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك أَشْهَدُ أَن لَا إِلَه إِلَّا أَنْت أستغفرك وَأَتُوب إِلَيْك فَقَالَهَا فِي مجْلِس ذكر كَانَ كالطابع يطبع عَلَيْهِ وَمَنْ قَالَهَا فِي مجْلِس لَغْو كَانَ كَفَّارَة لَهُ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالطَّبَرَانِيّ ورجالهما رجال الصَّحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے

اے اللہ! اور حمد تیرے لئے ہی مخصوص ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) جو شخص یہ کلمات محفل ذکر میں پڑھ لے گا تو یہ کلمات مہر کی حیثیت رکھتے ہوں گے کہ جو اس محفل پر مہر لگ جائے گی اور جو شخص کسی لغویات کی محفل میں ان کو پڑھ لے' تو یہ اس شخص کے لئے کفارہ بن جائیں گے"

یہ روایت امام نسائی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ان دونوں کے رجال صحیح کے رجال ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2338 - وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا جلس اَحَدُكُمْ فِیْ مَجْلِس فَلَا یبرحن مِنْهُ حَتّٰی یَقُوْلُ ثَلَاث مَرَّات سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت اغْفِر لی وَتب عَلَیّ فَاِن كَانَ اَتَی خیرا كَانَ كالطابع عَلَیْهِ وَاِن كَانَ مَجْلِس لَغْو كَانَ كَفَّارَة لما كَانَ فِیْ ذٰلِكَ الْمَجْلس

❀❀ امام ابن ابو دنیا نے یہ روایت نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی محفل میں بیٹھا ہوا ہو' تو وہ اس محفل سے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک یہ کلمات تین مرتبہ نہیں پڑھ لیتا:

"تو ہر عیب سے پاک ہے' اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو میری مغفرت کردے اور تو میری توبہ قبول کرلے"

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) اگر اس شخص نے بھلائی کی ہوگی' تو یہ اس بھلائی پر مہر کے طور پر ہو جائیں گے اور اگر وہ لغویات کی محفل ہوگی' تو یہ اس محفل میں ہونے والی کوتاہی کا کفارہ بن جائیں گے"۔

2339 - وَعَنْ رَافع بن خدیج رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ باخره اِذا اجْتمع اِلَیْهِ اَصْحَابه فَاَرَادَ اَن ینْهض قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَن لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت أستغفرك وَاَتُوْب اِلَیْك عملت سوءا وظلمت نَفسِیْ فَاغْفِر لی اِنَّهٗ لَا یغْفر الذُّنُوْب اِلَّا اَنْت قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن هٰذِه كَلِمَات أحدثهن قَالَ أجل جَاءَنِیْ جِبْرَائِیل فَقَالَ یَا مُحَمَّد هن كَفَّارَات الْمَجْلس

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الثَّلَاثَة بِاخْتِصَار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

باخره بِفَتْح الْهمزَة وَالْخَاء الْمُعْجَمَة جَمِیْعًا غیر مَمْدُوْد اَی بآخر أمره

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب جب آپ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے ہوتے تھے اور نبی اکرم ﷺ اس محفل سے اٹھنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ ﷺ اس کے آخر میں یہ کلمات پڑھ لیتے تھے

"تو ہر عیب سے پاک ہے' اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں میں نے برا عمل کیا میں نے

اپنے اوپر ظلم کیا تو میری مغفرت کر دے کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے"۔

راوی بیان کرتے ہیں ہم نے عرض کی یارسول اللہ! یہ کلمات آپ نے پہلی مرتبہ پڑھے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جی ہاں ابھی جبریل میرے پاس آئے اور بولے اے حضرت محمد ﷺ! یہ کلمات محفل کا کفارہ ہیں"

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے امام طبرانی نے اسے اپنی تینوں کتابوں میں اختصار کے ساتھ عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

لفظ "لحرہ" میں "ا" پر زبر ہے اور "خ" ہے یہ محدود نہیں ہے اس سے مراد یہ ہے کہ کسی معاملے کے آخر میں ہونا۔

2340 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه قَالَ كَلِمَات لَا يتَكَلَّم بِهِن اَحَد فِیْ مَجْلِس حق اَوْ مجْلِس بَاطِل عِنْد قِيَامه ثَلَاث مَرَّات اِلَّا كفر بِهِن عَنْهُ وَلَا يقولهن فِیْ مجْلِس خير ومجلس ذكر اِلَّا ختم اللّٰه لَهُ بِهِن كَمَا يخْتم بالخاتم على الصَّحِيفَة سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِك لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت اَسْتَغْفِرك وَاَتُوْب اِلَيْك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کچھ کلمات ایسے ہیں جنہیں آدمی کسی بھی محفل میں پڑھ لے خواہ وہ حق کی محفل ہو یا باطل کی محفل ہو اگر وہ اٹھتے وقت ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھ لے تو یہ کلمات اس شخص کے لئے کفارہ بن جائیں گے اگر آدمی یہ کلمات کسی بھلائی کی یا ذکر کی محفل میں پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ ان کلمات کے ذریعے اس محفل پر مہر لگا دے، جس طرح کسی صحیفے پر مہر لگائی جاتی ہے (وہ کلمات یہ ہیں:)

"تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"

یہ روایت امام ذر نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

۲۱ - التَّرْغِيْب فِیْ قَول لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَمَا جَاءَ فِیْ فَضلهَا

لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات اس کلمے کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2341 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من اسعد النَّاس بشفاعتك يَوْم الْقِيَامَة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد ظَنَنْت يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَن لَا يسالنی عَن هٰذَا الحَدِيْث اَحَد اَوَّل مِنْك لما رَاَيْت من حرصك على الحَدِيْث اسعد النَّاس بشفاعتی يَوْم الْقِيَامَة من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه خَالِصا من قلبه اَوْ نَفسه—رَوَاهُ البُخَارِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ! میرا یہ اندازہ تھا کہ اس بارے میں تم سے پہلے کوئی اور مجھ

سے نہیں پوچھے گا' کیونکہ میں نے یہ چیز دیکھی ہے' کہ تم حدیث میں بہت زیادہ لگاؤ رکھتے ہو' قیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہوگا' جس نے خالص دل کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھا ہوگا"۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن اس کا مفہوم یہی ہے)۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2342 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شهد أَن لَا إِلَه إِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ وَأَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله وَأَن عِيسَى عبد اللّٰه وَرَسُوله وكلمته أَلْقَاهَا إِلى مَرْيَم وروح مِنْهُ وَالْجَنَّة حق وَالنَّار حق أدخلهُ اللّٰه الْجَنَّة على مَا كَانَ من عمل

زَاد عبَادَة: من أَبْوَاب الْجَنَّة الثَّمَانِية أَيهَا شَاءَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اور اس کا وہ کلمہ ہے جس کو اس نے سیّدہ مریم رضی اللہ عنہا کی طرف القاء کیا تھا' اور وہ اُس کی طرف سے آنے والی روح ہیں' اور جنت حق ہے' اور جہنم حق ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا' خواہ اس کا عمل جو بھی ہو"

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"جنت کے آٹھ دروازوں میں سے' جس میں سے چاہے گا' وہ جنت میں داخل ہو جائے"

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے۔

2343 - وَفِي رِوَايَة لمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ سَمِعْتُ رَسُولُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ من شهد أَن لَا إِلَه إِلَّا اللّٰه وَأَن مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰه حرم اللّٰه عَلَيْهِ النَّار

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں' اور امام ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم کو حرام قرار دیدے گا"

2344 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ومعاذ رديفه على الرحل قَالَ يَا معَاذ بن جبل قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْك ثَلَاثًا قَالَ مَا من أَحَد يشْهد أَن لَا إِلَه إِلَّا اللّٰه وَأَن مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰه صدقا من قلبه إِلَّا حرمه اللّٰه على النَّار قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفلا أخبر بِهِ النَّاس فيستبشروا قَالَ إِذا يتكلوا

وَاُخبر بِهَا معَاذ عِنْد مَوته تاثما

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

تاثما اَی تحرجا من الْاِثْم وخوفا مِنْهُ اَن یلْحقهُ اِن کتمه

قَالَ الْمملی عبد الْعَظِیْم وَقد ذهب طوائف من اساطین اَهْلِ الْعلم اِلٰی اَن مثل هٰذِهِ الاِطلاقات الَّتِیْ وَردت فِیْمَنْ قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه دخل الْجَنَّة اَوْ حرم اللّٰه عَلَیْهِ النَّار

وَنَحْو ذٰلِكَ اِنَّمَا کَانَ فِیْ ابْتِدَاءِ الْاِسْلَام حِیْن کَانَت الدعْوَة اِلٰی مُجَرّد الْاِقْرَار بِالتَّوْحِیدِ فَلَمَّا فرضت الْفَرَائِض وحدت الْحُدُوْد نسخ ذٰلِكَ والدلائل علی هٰذَا کَثِیْرَة متظاهرة وَقد تقدم غیر مَا حَدِیْث یدل علی ذٰلِكَ فِیْ کتاب الصَّلَاة وَالزَّکَاة وَالصِّیَام وَالْحج وَبَاقِی اَحَادِیْث اخر مُتَفَرِّقَة اِنْ شَاءَ اللّٰه وَاِلٰی هٰذَا الْقَوْل ذهب الضَّحَّاك وَالزهْرِیّ وسُفْیَان الثَّوْرِیّ وَغَیْرهم وَقَالَت طَائِفَة اُخْرٰی لَا احْتِیَاج اِلٰی ادِّعَاء النّسخ فِیْ ذٰلِكَ فَاِن کل مَا هُوَ من اَرْکَان الدّین وفرائض الْاِسْلَام هُوَ من لَوَازِم الْاِقْرَار بِالشَّهَادَتَیْنِ وتتمانه فَاِذَا اقرّ ثُمَّ امْتنع عَنْ شَیْءٍ من الْفَرَائِض جحدا اَوْ تهاونا علی تَفْصِیل الْخلاف فِیْهِ حکمنَا عَلَیْهِ بالْکفر وَعدم دُخُول الْجَنَّة وَهٰذَا الْقَوْل اَیْضًا قریب وَقَالَت طَائِفَة اُخْرٰی التَّلَفُّظ بِکَلِمَة التَّوْحِید سَبَب یَقْتَضِی دُخُول الْجَنَّة والنجاة مِنَ النَّار بِشَرْط اَن یَاْتِیَ بالفرائض ویجتنب الْکَبَائِر فَاِن لم یَاْتِ بالفرائض وَلَمْ یجْتَنب الْکَبَائِر لم یمنعهُ التَّلَفُّظ بِکَلِمَة التَّوْحِید من دُخُول النَّار وَهٰذَا قریب مِمَّا قبله اَوْ هُوَ هُوَ

وَقد بسطنا الْکَلَام علی هٰذَا وَالْخلاف فِیْهِ فِیْ غیر مَا مَوْضِع من کتبنَا وَاللّٰه سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی اعلم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جا رہے تھے' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں' ایسا تین مرتبہ ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں' اور وہ سچے دل سے اس بات کی گواہی دے تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام قرار دیدے گا' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں لوگوں کو اس بارے میں نہ بتاؤں تا کہ وہ لوگ خوشخبری حاصل کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں' وہ لوگ اسی پر اکتفاء کر لیں گے (راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے گناہ سے بچنے کے لئے' اپنے انتقال کے قریب' یہ روایت بیان کی تھی۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''تاثما'' سے مراد' گناہ سے بچنا ہے' اور اس کا خوف ہونا ہے' کہ کہیں اس کو چھپانے کے نتیجے میں انہیں گناہ نہ لاحق ہو۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: اکابر اہل علم کا ایک گروہ اس بات کی طرف گیا ہے کہ اس قسم کے اطلاقات' جو ایسے شخص کے بارے میں وارد ہوئے ہیں' جو لا الہ الا اللہ پڑھ لے گا' وہ جنت میں داخل ہوگا' یا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام قرار دیدے گا' یا اس طرح کی دیگر روایات ہیں' یہ ساری ابتداء اسلام کے دور کی تھیں' کہ جب دعوت اس بات کی دی جاتی

تھی کہ توحید کا اقرار کر لیا جائے' لیکن جب فرائض مقرر کر دیئے گئے اور حدود جاری ہو گئیں' تو پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا' اس بارے میں بہت سے دلائل ہیں' جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں' اس سے پہلے ایسی روایات گزر چکی ہیں' جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں' یہ نماز' زکوٰۃ' روزے اور حج سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں' اور اگر اللہ نے چاہا' تو آگے دیگر روایات بھی ایسی آئیں گی' اس موقف کے قائلین میں ضحاک' سفیان' زہری' سفیان ثوری اور دیگر حضرات شامل ہیں۔

ایک اور گروہ اس بات کا قائل ہے کہ اس بارے میں نسخ کا دعویٰ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے' کیونکہ ارکان دین اور اسلام کے فرائض سے تعلق رکھنے والی ہر چیز کلمہ شہادت کے اقرار کے لوازمات میں سے' اور اس کے تتمات میں سے ہے' کیونکہ جب کوئی شخص یہ اقرار کر لے' اور پھر فرائض میں سے کسی ایک چیز کو ادا نہ کرے' تو وہ انکار کرنے والا شمار ہو گا' اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' جو تفصیلی اختلاف ہے' ہم ایسے شخص کے بارے میں کفر کا حکم دیں گے' اور یہ طے کریں گے' یہ جنت میں داخل نہیں ہو گا' یہ قول بھی قریب ترین ہے۔

لیکن ایک گروہ اس بات کا قائل ہے: کلمہ توحید کو لفظی طور پر پڑھ لینا یہ سبب ہو گا کہ جنت میں داخلے کا' اور جہنم سے نجات کا سبب بنے گا' اس کے لئے یہ بات شرط ہے کہ آدمی فرائض کو سرانجام دے' اور کبائر سے اجتناب کرے' اگر کوئی شخص فرائض کو سرانجام نہیں دیتا' اور کبائر سے اجتناب نہیں کرتا' تو کلمہ توحید کو لفظی طور پر پڑھنا' اس کے لئے جہنم میں داخلے کے لئے رکاوٹ نہیں بنے گا' یہ موقف بھی پہلے موقف کے قریب ترین ہے' یا یہ وہی موقف ہے' ہم نے اس کے بارے میں تفصیل سے کلام کیا ہے' اور اس بارے میں جو اختلاف ہے' اس کے بارے میں بھی کلام کیا ہے' لیکن وہ اپنی دوسری کتابوں میں کیا ہے' باقی' اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

2345 - وَرُوِیَ عَن زید بن اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ مخلصا دخل الْجنَّۃ قیل وَمَا اِخلاصھا قَالَ اَن تحجزہ عَن محارم اللّٰہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَفِی الْکَبِیْرِ اِلَّا انہ قَالَ اَن تحجزہ عَمَّا حرم اللّٰہ عَلَیْہِ

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ پڑھ لے گا' وہ جنت میں داخل ہو گا' عرض کی گئی' اس کے اخلاص سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہ یہ کلمہ آدمی کو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روک کے رکھے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' معجم کبیر میں ان کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

"یہ کہ یہ کلمہ آدمی کو اُن چیزوں سے روک کے رکھے' جنہیں اللہ تعالیٰ نے آدمی کے لئے حرام قرار دیا ہے"۔

2346 - وَعَنْ رِفَاعَۃ الْجُھَنِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَقبلنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بالکدید اَوْ بِقدید فَحَمدَ اللّٰہ وَقَالَ خیرا وَقَالَ اَشْھَدُ عِنْد اللّٰہ لَا یَمُوْت عبد یشْھد اَن لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہ صدقا من قلبہ ثُمَّ یسدد اِلَّا سلك فِی الْجنَّۃ

رَوَاهُ اَحمد بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَهُوَ قِطْعَة من حَدِيْث

❀❀ حضرت رفاعہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہے تھے جب ہم کدید یا شاید قدید کے مقام پر پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور بھلائی کی بات ارشاد فرمائی اور فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جو بندہ ایسی حالت میں مرے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں اور وہ سچے دل سے اس بات کی گواہی دیتا ہو اور پھر وہ سیدھا رہے تو ایسا شخص جنت میں داخل ہوگا''

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں اور یہ حدیث کا ایک ٹکڑا ہے۔

2347 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ عبد لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه قطّ مخلصا اِلَّا فتحت لَهُ اَبْوَاب السَّمَاء حَتّٰى يُفْضِی اِلَى الْعَرْش مَا اجْتنبت الْكَبَائِر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی بندہ اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ کلمات آسمان تک پہنچ جاتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جاتا ہو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2348 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه نفعته يَوْمًا من دهره يُصِيبهُ قبل ذَلِكَ مَا اَصَابَهُ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھ لے گا ایک دن یہ کلمہ اسے فائدہ دے گا اگرچہ اس سے پہلے اس نے جو بھی کچھ کیا ہو''

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اور ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

2349 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ قَالَ مُوسَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رب عَلمنِی شَيْئًا اذكرك بِهِ وادعوك بِهِ قَالَ قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه قَالَ يَا رب كل عِبَادك يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه قَالَ اِنَّمَا اُرِيد شَيْئًا تخصنی بِهِ قَالَ يَا مُوسَى لَو اَن السَّمٰوَات السَّبع وَالْاَرْضين السَّبع فِیْ كفة وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فِیْ كفة مَالَتْ بهم لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم كلهم من طَرِيق دراج عَنْ اَبِی الْهَيْثَم عَنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو مجھے کوئی ایسی چیز تعلیم دے جس کے ذریعے میں تیرا ذکر کروں اور جس کے ذریعے میں تجھ سے دعا کروں' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم لا الہ الا اللہ پڑھو' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تیرے تمام بندے یہ کلمہ پڑھتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم لا الہ الا اللہ پڑھو' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی. میں ایک ایسی چیز چاہتا ہوں' جو میرے ساتھ مخصوص ہو' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں' ایک پلڑے میں ہوں' اور لا الہ الا اللہ دوسرے پلڑے میں ہوں' تو ان سب کے مقابلے میں ''لا الہ الا اللہ'' والا پلڑا جھک جائے گا''

یہ روایت امام نسائی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم کے حوالے سے' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2350 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افضل الذّكر لَا إِلَه إِلَّا الله وَافضل الدُّعَاء الْحَمد لله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم كلهم من طَرِيْق طَلْحَة بن خرَاش عَنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر ''لا الہ الا اللہ'' ہے' اور سب زیادہ فضیلت والی دعا الحمد للہ ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام نسائی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اسے طلحہ بن خراش کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2351 - وَعَنْ يعلى بن شَدَّاد قَالَ حَدثنِيْ اَبِيْ شَدَّاد بن اَوْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعبادَة بن الصَّامِت حَاضر يصدقهُ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ غَرِيْبٌ يَعْنِيْ اَهْلِ الْكتاب قُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَامر بغلق الْبَاب وَقَالَ ارْفَعُوْا اَيْدِيكُمْ وَقُوْلُوْا لَا إِلَه إِلَّا الله فرفعنا اَيْدِيْنَا سَاعَة ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ للّٰهِ اللّٰهُمَّ إِنَّك بعثتنِي بِهَذِهِ الْكَلِمَة وأمرتنى بهَا ووعدتنى عَلَيْهَا الْجَنَّة وَاَنت لَا تخلف الميعاد ثُمَّ قَالَ اَبْشِرُوا فَإِن الله قد غفر لكم

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ یعلیٰ بن شداد بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی اس وقت

2350-صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب الأذکار' ذکر البیان بأن الحمد لله جل وعلا من أفضل الدعاء حدیث: 846-المستدرک علی الصحیحین للحاکم' أول کتاب المناسك' کتاب الدعاء' حدیث: 1773-سنن ابن ماجه' کتاب الأدب باب فضل الحامدین' حدیث: 3798-السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب عمل الیوم واللیلة' أفضل الذکر' حدیث: 10259-شعب الإیمان للبیهقی' الثالث والثلاثون من شعب الإیمان وهو باب فی تعدید نعم الله' حدیث: 4189

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے' اور انہوں نے میرے والد کی تصدیق کی' وہ بیان کرتے ہیں. ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے درمیان کوئی اجنبی شخص موجود ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی کہ اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص موجود ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دروازے کو بند کر دیا جائے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے ہاتھوں کو بلند کرو اور "لا الہ الا اللہ" پڑھو' ہم نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور تھوڑی دیر یہ پڑھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' اے اللہ! بے شک تو نے مجھے اس کلمے کے ہمراہ مبعوث کیا' اور تو نے مجھے اس کلمے کے بارے میں حکم دیا' اور تو نے اس کلمے کے حوالے سے میرے ساتھ جنت کا وعدہ کیا اور تو وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں کو مخاطب کر کے) فرمایا: تم لوگ یہ خوشخبری قبول کرو! کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

2352 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جددوا اِيمَانكُمْ قِيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيف نجدد اِيمَاننَا قَالَ اَكْثِرُوا من قَول لَا اِلٰه اِلَّا الله

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اپنے ایمان کی تجدید کیا کرو! عرض کی گئی: یارسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کثرت کے ساتھ لا الہ الا اللہ پڑھا کرو"

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے۔

2353 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ من جَاءَ بِالْحَسَنَة قَالَ من جَاءَ بِلَا اِلٰه اِلَّا الله وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ قَالَ من جَاءَ بالشرك

رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص ایک نیکی کرے گا' یہ وہ شخص ہوگا' جو لا الہ الا اللہ لے کے آئے گا جو شخص ایک برائی کرے گا تو یہ وہ شخص ہوگا' جو شرک لے کر آئے گا۔

یہ روایت امام حاکم نے "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2354 - وَعَنْ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَعْلَم كلمة لَا يَقُوْلهَا عبد حَقًّا من قلبه فَيَمُوْت على ذٰلِكَ اِلَّا حرم على النَّار لَا اِلٰه اِلَّا الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا ورواه بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو بندہ سچے دل کے ساتھ اس کلمے کو پڑھ لے اور پھر اسی عالم میں اس کا انتقال ہو تو وہ آگ پر حرام ہوگا (وہ کلمہ) لا الٰہ الا اللہ ہے''۔
یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور ان دونوں نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

2355 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا من شَهَادَةَ اَن لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه قبل اَن یُحَال بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهَا

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ قوی

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''اس کلمہ کی بکثرت کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس سے پہلے کہ اس کے اور تمہارے درمیان رکاوٹ بن جائے (یعنی تم انتقال کر جاؤ)''
یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے قوی اور عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2356 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِیح الْجَنَّة شَهَادَة اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جنت کی کنجی اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔
یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

2357 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فِیْ سَاعَة من لیل اَوْ نَهَار اِلَّا طمست مَا فِی الصَّحِیفَة من السَّیِّئَات حَتّٰی تسکن اِلٰی مثلهَا من الْحَسَنَات

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''جو بھی بندہ رات یا دن کے کسی بھی وقت میں لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے تو اس کے صحیفے میں موجود گناہوں کو مٹا دیا جاتا ہے اور پھر اتنی ہی نیکیاں اس میں نوٹ کر دی جاتی ہیں''
یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے۔

2358 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن لله تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عمودا من نور بَیْنَ یَدی الْعَرْش فَاِذَا قَالَ العَبْد لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه اهتز ذٰلِكَ العمود فَیَقُوْلُ اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اسكن فَیَقُوْلُ كَیفَ اسكن وَلَمْ تغْفر لقائلها فَیَقُوْلُ اِنِّیْ قد غفرت لَهٗ فیسكن عِنْد ذٰلِك

رَوَاهُ الْبَزَّار وَهُوَ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے عرش کے سامنے نور سے بنا ہوا ایک ستون ہے جب بندہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے تو وہ ستون حرکت کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم ٹھہر جاؤ! وہ عرض کرتا ہے: میں کیسے ٹھہر جاؤں؟ جبکہ تو نے اس کلمے کو پڑھنے والے کی مغفرت ہی نہیں کی ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اس بندے کی مغفرت کر دی تو وہ ستون ٹھہر جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور یہ روایت غریب ہے۔

2359 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ علی اَهْل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحْشَة فِیْ قُبُورهم وَلَا منشرهم وَكَاَنِّیْ انظر اِلٰی اَهْل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وهم یَنْفضونَ التُّرَاب عَن رؤوسهم وَیَقُوْلُوْنَ الْحَمْدُ للّٰهِ الَّذِیْ اذهب عَنَّا الْحزن

وَفِیْ رِوَایَةٍ: لَیْسَ علی اَهْل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحْشَة عِنْد الْمَوْت وَلَا عِنْد الْقَبْر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ كِلَاهُمَا من رِوَایَةِ یحیی بن عبد الحمید الْحمانِیْ وَفِیْ مَتنه نكَارَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والوں پر ان کی قبر میں اور میدان محشر میں وحشت نہیں ہوگی میں لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والوں کو گویا اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہوں گے اور یہ کہیں گے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہم سے پریشانی کو دور کر دیا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والوں کو موت کے وقت اور قبر میں وحشت نہیں ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کے حوالے سے نقل کیا ہے اور اس کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

2360 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِوَصِیَّةِ نوح ابْنه قَالُوْا بلَی قَالَ اَوصی نوح ابْنه فَقَالَ لابْنِهٖ یَا بنی اِنِّیْ اُوصیك بِاثْنَتَیْنِ واُنهاك عَن اثْنَتَیْنِ اُوصیك بقول لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فَاِنَّهَا لَو وضعت فِیْ كفة وَوضعت السَّمٰوَات وَالْاَرْض فِیْ كفة لرجحت بِهِن وَلَوْ كَانَت حَلْقَة لقصمتهن حَتّٰی تخلص اِلَی اللّٰه -فَذكر الْحَدِیْث-

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح إِلَّا ابْن إِسْحَاق وَهُوَ فِي النَّسَائِيّ عَن صَالح بن سعيد رَفعه إِلَى سُلَيْمَان بن يسَار إِلَى رجل من الْأَنْصَار لم يسمه وَرَوَاهُ الْحَاكِم عَن عبد الله وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَلَفْظه قَالَ:

وآمر كما بِلَا إِلَه إِلَّا الله فَإِن السَّمٰوَات وَالْأَرْض وَمَا فِيْهِمَا لَو وضعت فِيْ كفة وَوضعت لَا إِلَه إِلَّا الله فِي الكفة الْأُخْرَى كَانَت أرجح مِنْهُمَا وَلَوْ أَن السَّمٰوَات وَالْأَرْض وَمَا فِيْهِمَا كَانَت حَلقَة فَوضعت لَا إِلَه إِلَّا الله عَلَيْهِمَا لقصمتهما وآمر كما بسبحان الله وَبِحَمْدِهِ فَإِنَّهَا صَلَاة كل شَيْءٍ وَبِهَا يرْزق كل شَيْءٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں حضرت نوح علیہ السلام کی' اپنے بیٹے کو نصیحت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی' انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا تھا: اے میرے بیٹے! میں تمہیں دو باتوں کی نصیحت کر رہا ہوں' اور دو باتوں سے تمہیں منع کر رہا ہوں' میں تمہیں لا الہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرتا ہوں' کیونکہ اسے اگر ایک پلڑے میں رکھا جائے' اور تمام آسمانوں اور زمین کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے' تو اُس کا پلڑا' اُن کے مقابلے میں بھاری ہوگا' اور اگر وہ (یعنی آسمان اور زمین) ایک حلقہ ہوں' تو یہ ان کے اندر سے نکل کر' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچ جائے گا''

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' صرف ابن اسحاق نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے یہ روایت سنن نسائی میں صالح بن سعید کے حوالے سے منقول ہے انہوں نے اسے سلیمان بن یسار کے حوالے سے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نقل کیا ہے جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا۔

یہ روایت امام حاکم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''(حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا:) میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں لا الہ الا اللہ پڑھنے کا' کہ آسمانوں اور زمین' اور جو کچھ ان میں موجود ہے اگر اسے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور لا الہ الا اللہ کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے' تو یہ پلڑا' اُن (آسمان و زمین) کے پلڑے سے بھاری ہو جائے گا' اور اگر تمام آسمان اور زمین اور ان میں موجود تمام چیزیں ایک حلقہ ہوں اور اسے رکھ دیا جائے' اور لا الہ الا اللہ کو اُن پر رکھا جائے' تو یہ ان کے اندر سے گزر جائے گا' اور میں تمہیں سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ ہر چیز کی تسبیح ہے' اور اسی کے وسیلے سے' ہر چیز کو رزق دیا جاتا ہے''۔

2361 - وروى التِّرْمِذِيّ عَن عبد الله بن عَمْرو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّسْبِيح نصف الْمِيْزَان وَالْحَمْد لله تملؤه وَلَا إِلَه إِلَّا الله لَيْسَ لَهَا دون الله حجاب حَتَّى تخلص إِلَيْهِ

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

❀❀ امام ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''سبحان اللہ نصف میزان ہے' الحمدللہ میزان کو بھر دیتا ہے' لا الہ الا اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات سے پہلے کوئی حجاب نہیں ہے یہاں تک کہ یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچ جاتا ہے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2362 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه یستخلص رجلا من اُمتِیْ علی رُؤُوس الْخَلَائق یَوْم الْقِیَامَة فینشر عَلَیْهِ تِسْعَة وَتِسْعین سجلا کل سجل مثل مد الْبَصَر ثُمَّ یَقُوْلُ اتنکر من هٰذَا شَیْئًا اظلمك کتبتی الحافظون فَیَقُوْلُ لَا یَا رب فَیَقُوْلُ اَفَلَك عذر فَقَالَ لَا یَا رب فَیَقُوْلُ اللّٰه تَعَالٰی بَلٰی اِن لَك عندنَا حَسَنَة فَاِنَّهُ لَا ظلم عَلَیْك الْیَوْم فَتخرج بطاقة فِیْهَا أَشْهَدُ اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَشْهد اَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله فَیَقُوْلُ احضر وزنك فَیَقُوْلُ یَا رب مَا هٰذِهِ البطاقة مَعَ هٰذِهِ السجلات فَقَالَ فَاِنَّك لَا تظلم فتوضع السجلات فِیْ کفة والبطاقة فِیْ کفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة فَلَا یثقل مَعَ اسْم اللّٰه شَیْءٌ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق سے الگ کرے گا' اور اس کے سامنے 99 رجسٹر پھیلا دے گا' جن میں سے ہر ایک رجسٹر تا حد نگاہ وسیع ہوگا (ان سب میں اس کے گناہوں کا ذکر ہوگا) اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تم اس میں سے کسی بات کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے؟ وہ جواب دے گا: جی نہیں! اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہارے پاس کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا: جی نہیں' اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جی ہاں! ہمارے پاس تمہاری ایک نیکی ہے' آج تمہارے اوپر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا' پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا لایا جائے گا' جس میں ''اشهدان لا اله الا الله واشهدان محمداعبده ورسوله'' تحریر ہوگا اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم اپنے میزان کے پاس آجاؤ! وہ عرض کرے گا. اے میرے پروردگار! ان بڑے رجسٹروں کے مقابلے میں' اس کاغذ کے ٹکڑے کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا' پھر تمام رجسٹروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا' اور اس کاغذ کے ٹکڑے کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو رجسٹروں والا پلڑا اوپر چلا جائے گا' اور کاغذ کے ٹکڑے والا پلڑا بھاری ہو جائے گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اسم کے مقابلے میں کوئی چیز' زیادہ وزنی نہیں ہو سکتی''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اپنی

"صحیح" میں امام حاکم نے اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

6 - التَّرْغِيْب فِيْ قَول لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ

لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

2363 - عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير عشر مَرَّات كَانَ كمن اعتق اَرْبَعَة انفس من ولد اِسْمَاعِيل

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے"۔

تو یہ عمل اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار افراد کو آزاد کرنے کی مانند ہو جائے گا"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2364 - وَرَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فَقَالَا كن لَهُ عدل عشر رِقَاب اَوْ رَقَبَة على الشَّك فِيْهِ وَقَالَ الطَّبَرَانِیّ فِیْ بعض اَلْفَاظه كن لَهُ كَعدْل عشر رِقَاب من ولد اِسْمَاعِيل عَلَيْهِ السَّلَام من غير شكّ

❀❀ یہی روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"یہ کلمات اس کے لئے دس غلام (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک غلام آزاد کرنے کے مترادف ہو جائیں گے"۔

امام طبرانی نیا یک روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"یہ اس کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہو جائے گا"

یہاں انہوں نے کوئی شک نقل نہیں کیا۔

2365 - وَعَنْ يَعْقُوب بن عَاصِم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجلَيْنِ من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمَا سمعا النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا قَالَ عبد قطّ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مخلصا بهَا روحه مُصدقا بهَا قلبه ناطقا بهَا لِسَانه اِلَّا فتق اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ السَّمَاء فتقا حَتّٰى ينظر اِلٰى قَائِلهَا من الْاَرْض وَحقّ لعبد نظر اللّٰه اِلَيْهِ اَن يُعْطِيه سؤله

رَوَاهُ النَّسَائِیّ

❀❀ یعقوب بن عاصم' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھنے والے دو افراد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کوئی شخص اپنی روح کے اخلاص کے ساتھ' اور اپنے دل کے اخلاص کے ساتھ' اور اپنی زبان کے ذریعے کہتے ہوئے یہ کلمہ پڑھتا ہے.

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' اور حمد' اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ زمین پر اس کلمے کو پڑھنے والے کی طرف نظر رحمت کرتا ہے' اور جب اللہ تعالیٰ بندے کی طرف نظر رحمت کرتا ہے' تو بندہ جو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا کر دیتا ہے''۔

2366 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير كَانَ كَمَنْ مُحَرر اَوْ محررين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات مُحْتَج بهم

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ کلمہ پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو یہ ایک غلام آزاد کرنے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) دو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' جن سے استدلال کیا گیا ہے۔

2367 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من منح منيحة ورق اَوْ منيحة لبن اَوْ هدى زقاقا فَهُوَ كعتاق نسمَة وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير فَهُوَ كعتق نسمَة

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح وَهُوَ فِی التِّرْمِذِیّ بِاخْتِصَار التهليل وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وفرقه ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه فِیْ موضِعين فَذكر المنيحة فِیْ مَوْضِع والتهليل فِیْ آخر

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص عطیہ کے طور پر چاندی دیتا ہے یا دودھ دیتا ہے یا مشکیزہ دیتا ہے' تو یہ ایک جان کو آزاد کرنے کے برابر ہوگا' اور جو شخص یہ کلمہ پڑھ لے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے

مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے"۔

تو یہ بھی ایک شخص کو آزاد کرنے کے مترادف ہوگا"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے یہ ترمذی شریف میں "تہلیل" کے کلمات کے ساتھ اختصار کے ساتھ منقول ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے جبکہ ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں دو مختلف مقامات پر دو مختلف ٹکڑوں میں نقل کیا ہے اور انہوں نے ایک مقام پر عطیہ دینے کے بارے میں نقل کیا ہے اور ایک مقام پر لا الہ الا اللہ پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔

2368 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير لم يسبقها عمل وَلَمْ يبْق مَعهَا سَيِّئَة وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِیْح وسليم بن عُثْمَان الطَّائِی ثُمَّ الفوزی يكْشف حَاله

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص یہ کلمہ پڑھے:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے"۔

تو کوئی بھی عمل اس سے سبقت نہیں لے جا سکے گا اور اس کلمے کے ہمراہ کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے۔

سلیم بن عثمان طائی فوزی نامی راوی کی حالت کی وضاحت کی گئی ہے۔

2369 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خير الدُّعَاء دُعَاء يَوْم عَرَفَة وَخير مَا قلت اَنا والنبيون من قبلی لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَن غَرِيْب

قَالَ المملی وَفِی اذكار الْمسَاء والصباح وَمَا يَقُوْله بعد الصُّبْح وَالْعصر وَالْمغْرب وَمَا يَقُوْله اِذا دخل السُّوق وَغَيْر ذٰلِكَ اَحَادِيْث كَثِيْرَة من هٰذَا الْبَاب

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سب سے بہتر دعا عرفہ کے دن کی جانے والے دعا ہے اور سب سے بہتر کلمہ وہ ہے جو میں نے پڑھا اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کرام علیہم السلام نے پڑھا (اور وہ یہ ہے:)

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے' اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: صبح شام کے اذکار اور صبح' عصر اور مغرب کی نماز کے بعد آدمی کو کیا پڑھنا چاہیے اور جب آدمی بازار میں جائے' اس وقت کیا پڑھنا چاہیے؟ اور دیگر مقامات پر اس کلمے کو پڑھنے بارے میں جو احادیث منقول ہیں' وہ کافی ہیں' اور وہ اس باب سے تعلق رکھتی ہیں۔

نَوْعٌ مِنْهُ

اس سے متعلق ایک اور قسم

2370 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ الْحَيّ الَّذِیْ لَا يَمُوْت بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير لَا يُرِيْدُ بِهَا اِلَّا وَجه اللّٰه ادخلهُ اللّٰه بِهَا جنَّات النَّعِيْم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَايَةِ يحيى بن عبد اللّٰه الْبَابلتِّی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ کلمہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' اور موت دیتا ہے' اور وہ خود زندہ ہے' اسے موت نہیں آئے گی' بھلائی اس کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) جو شخص اس کلمے کے ذریعے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول مراد لے' تو اللہ تعالیٰ اس کلمے کی وجہ سے' اس کو جنت نعیم میں داخل کرے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے یحییٰ بن عبداللہ بابلتی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

نَوْعٌ مِنْهُ

اسی سے متعلق ایک اور قسم

2371 - رُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ اَحَدًا صمدا لم يلد وَلَمْ يُولد وَلَمْ يكن لَهُ كفوا اَحَد كتب اللّٰه لَهُ الفی الف حَسَنَة—رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کلمہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' وہ ایک ہے بے نیاز ہے' نہ اس نے کسی کو جنم دیا نہ اسے جنم دیا گیا' اور نہ ہی کوئی اس کا کفو ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے بیس لاکھ نیکیاں نوٹ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

7 - التَّرْغِيْب فِي التَّسْبِيح وَالتَّكْبِيْر والتهليل والتحميد على اخْتِلَاف اَنْوَاعه

مختلف قسم کی تسبیح' تکبیر' تحلیل اور حمد کے کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات

2372 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلمتان خفيفتان على اللِّسَان ثقيلتان فِي الْمِيْزَان حبيبتان اِلَى الرَّحْمٰن سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو کلمات ایسے ہیں' جو زبان پر پڑھنے میں ہلکے ہیں' اور میزان میں وزنی ہیں' رحمان کے پسندیدہ ہیں (وہ یہ ہیں:)

''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو عظمت والا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2373 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَام اِلَى اللّٰه قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِاَحَبِّ الْكَلَام اِلَى اللّٰه فَقَالَ اِن اَحَبَّ الْكَلَام اِلَى اللّٰه سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ اِلَّا اَنه قَالَ: سُبْحَانَ رَبِّی وَبِحَمْدِهٖ-وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام کے بارے میں بتایئے! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلام سبحان اللہ وبحمدہ ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''سبحان ربی وبحمدہ''

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2374 - وَفِیْ رِوَایَةٍ مُسْلِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ اَوْ لِعِبَادِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا: کون سا کلام زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لئے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے بندوں کے لئے منتخب کیا ہے (وہ) سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

2375 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ كُتِبَ لَهٗ مِائَةُ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَاَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ اَلْفَ حَسَنَةٍ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَانَ لَهٗ بِهَا عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر

زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْهُ بِنَحْوِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ كَيْفَ نَهْلِكُ بَعْدَ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِالْعَمَلِ لَوْ وُضِعَ عَلٰى جَبَلٍ لَاَثْقَلَهٗ فَتَقُوْمُ النِّعْمَةُ مِنْ نِعَمِ اللّٰهِ تَكَادُ اَنْ تَسْتَنْفِدَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ اِلَّا اَنْ يَتَطَوَّلَ اللّٰهُ بِرَحْمَتِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں نوٹ کی جاتی ہیں اور جو شخص لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے تو قیامت کے دن یہ کلمہ اللہ تعالیٰ بارگاہ میں ایک عہد کے طور پر ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو محل نظر ہے۔

انہوں نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: جو ایوب بن عتبہ کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے اور اس کی مانند ہے (اور اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:)

ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کے بعد ہم کیسے ہلاکت کا شکار ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص قیامت کے دن ایک عمل لے کر آئے گا وہ ایسا ہوگا کہ اگر اسے پہاڑ پر رکھا جائے تو اسے بھی بوجھل محسوس ہو پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت کھڑی ہوگی اور وہ نعمت اس تمام عمل کو ختم کر دے گی البتہ اگر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ذریعے اسے طویل کر دے تو معاملہ مختلف ہوگا۔

2376 - وَرَوَاهُ الْحَاكِمُ مِنْ حَدِيْثِ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَلَفْظُهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِائَةَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَاَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ اَلْفَ حَسَنَةٍ

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِذًا لَا يَهْلَكُ مِنَّا أَحَدٌ قَالَ بَلٰى إِنْ أَحَدُكُمْ لَيَجِيءُ بِالْحَسَنَاتِ لَوْ وُضِعَتْ عَلٰى جَبَلٍ لَأَثْقَلَتْهُ ثُمَّ تَجِيءُ النِّعَمُ فَتَذْهَبُ بِتِلْكَ ثُمَّ يَتَطَاوَلُ الرَّبُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِرَحْمَتِهِ قَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ

❀❀ امام حاکم نے یہی روایت اسحاق بن عبداللہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے نقل کی ہے: ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ کلمہ پڑھے لا الٰہ الا اللہ تو وہ جنت میں داخل ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں۔) اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور جو شخص ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں نوٹ کر لے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسی صورت میں ہم میں سے کوئی بھی شخص ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (قیامت کے دن) کوئی شخص اپنی نیکیاں لے کر آئے گا کہ اگر انہیں پہاڑ پر رکھا جائے تو وہ اسے بھی بوجھل کر دیں پھر نعمتیں آئیں گی اور ان تمام نیکیوں کو لے جائیں گی' اور پھر پروردگار اپنی رحمت کے ذریعے اس شخص پر فضل کرے گا (تو اس بندے کو نجات نصیب ہوگی)''

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2377 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ

رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے' اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2378 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ غُرِسَتْ لَهُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ

وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِمُ فِيْ مَوْضِعَيْنِ بِإِسْنَادَيْنِ قَالَ فِيْ أَحَدِهِمَا عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَالَ فِي الْآخَرِ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سبحان اللہ العظیم وبحمدہ پڑھتا ہے' اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام نسائی نے بھی اسے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام حاکم نے اسے دو مختلف مقامات پر دو مختلف اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے جن میں سے ایک سند کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق ہے جب کہ دوسری کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق ہے۔

2379 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من هاله اللَّیْل اَن یکابده اَوْ بخل بِالْمَالِ اَن یُنْفِقهُ اَوْ جبن عَن الْعَدو اَن یقاتله فلیکثر من سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فَاِنَّهَا اَحَبُّ اِلَی اللّٰه من جبل ذهب یُنْفِقهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الْفِرْیَابِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَا بَأْس بِاِسْنَادِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص رات کے وقت نوافل ادا نہ کرسکتا ہو یا مال کے بارے میں کنجوسی کی وجہ سے اسے خرچ نہ کرسکتا ہو یا بزدلی کی وجہ سے دشمن کے ساتھ لڑائی نہ کرسکتا ہو تو اسے کثرت کے ساتھ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنا چاہیے کیونکہ یہ چیز اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ سونے کا پہاڑ ہو جسے اللہ کی راہ میں آدمی خرچ کردے"

یہ روایت فریابی اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں یہ حدیث غریب ہے' البتہ اس کی سند میں اگر اللہ نے چاہا تو کوئی حرج نہیں ہے۔

2380 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِیْ یَوْم مائَة مرّة غفرت لَهُ ذنُوْبه وَاِن کَانَت مثل زبد الْبَحْر

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ فِیْ آخر حَدِیْثٍ یَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

وَفِیْ رِوَایَةٍ للنسائی من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ حط اللّٰه عَنْهُ ذنُوْبه وَاِن کَانَت اکثر من زبد الْبَحْر

لم یقل فِیْ هٰذِهِ فِیْ یَوْم وَلَمْ یقل مائَة مرّة واسنادهما مُتَّصِل ورواتهما ثِقَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے' اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں"

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی نے ایک حدیث کے آخر میں نقل کی ہے' وہ حدیث اگر اللہ نے چاہا تو آگے آئے گی۔

2380-صحیح البخاری' کتاب الدعوات' باب فضل التسبیح' حدیث: 6051صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء' حدیث: 4964صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب الأذکار' ذکر مغفرة الله جل وعلا ما سلف من ذنوب المرء بالتسبیح' حدیث: 829موطأ مالك' کتاب القرآن' باب ما جاء فی ذکر الله تبارك وتعالی حدیث: 490سنن ابن ماجه' کتاب الأدب' باب فضل التسبیح' حدیث: 3810مصنف ابن أبی شیبة' کتاب الدعاء' فی ثواب التسبیح' حدیث: 28821السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب عمل الیوم واللیلة' ثواب من قال: سبحان الله وبحمده' حدیث: 10255مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه' حدیث: 7824

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھ لے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ اس سے مٹا دیتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں''۔

اس روایت میں انہوں نے دن کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی ایک سو مرتبہ پڑھنے کا ذکر کیا ہے' اور ان دونوں روایات کی سند متصل ہے' اور ان دونوں روایات کے راوی ثقہ ہیں۔

2381 - وَعَنْ سُلَيْمَان بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجل من الْاَنْصَار اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ نوح لابْنِهِ اِنِّيْ مُوصِيك بِوَصِيَّة وقاصرها لكي لَا تنساها اوصيك بِاثْنَتَيْنِ وانهاك عَن اثْنَتَيْنِ اما اللَّتَان اوصيك بهما فيستبشر اللّٰه بهما وَصَالح خلقه وهما يكثران الولوج على اللّٰه اوصيك بِلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فَاِن السَّمٰوَات وَالْاَرْض لَو كَانَتَا حَلقَة قصمتهما وَلَو كَانَتَا فِيْ كفة وزنتهما واوصيك بسبحان اللّٰه وَبِحَمْدِهٖ فَاِنَّهُمَا صَلَاة الْخلق وَبِهِمَا يرْزق الْخلق وَاِن من شَيْءٍ اِلَّا يسبح بِحَمْدِهٖ وَلٰكِن لَا تفقهون تسبيحهم اِنَّهُ كَانَ حَلِيمًا غَفُوْرًا وَاما اللَّتَان انهاك عَنْهُمَا فيحتجب اللّٰه مِنْهُمَا وَصَالح خلقه انهاك عَن الشّرك وَالْكبر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن عَمْرو وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

الولوج الدُّخُول

❀❀ سلیمان بن یسار نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے سے فرمایا: میں تمہیں ایک تلقین کرنے لگا ہوں اور یہ مختصر تلقین ہوگی تاکہ تم اسے بھول نہ جاؤ میں تمہیں دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور دو چیزوں سے منع کرتا ہوں جہاں تک ان دو باتوں کا تعلق ہے جن کی میں تمہیں ہدایت دیتا ہوں تو وہ ایسی چیزیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے نیک لوگ بھی اس سے خوش ہوتے ہیں' اور یہ دونوں ایسی چیزیں ہیں جن کے ذریعے آدمی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے میں تمہیں لا الہ الا اللہ پڑھنے کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ آسمان اور زمین اگر ایک حلقے کی شکل میں ہوں تو یہ ان کو بھی پار کر جائے گا' اور اگر وہ دونوں (یعنی آسمان اور زمین) ایک پلڑے میں ہوں تو یہ ان دونوں کے مقابلے میں زیادہ وزنی ہوگا' اور میں تمہیں سبحان اللہ وبحمدہ پڑھنے کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ یہ مخلوق کی نماز ہے' اس کے ذریعے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے' اور ہر چیز اس کی حمد کے ہمراہ اس کی تسبیح بیان کرتی ہے' لیکن تم لوگوں کو اس کی تسبیح کا علم نہیں ہے بے شک وہ بردبار اور مغفرت کرنے والا ہے جہاں تک ان دو باتوں کا تعلق ہے جن سے میں تمہیں منع کرتا ہوں تو یہ دو ایسی چیزیں ہیں جن سے اللہ تعالیٰ حجاب کر لیتا ہے' اور اس کی مخلوق میں سے نیک لوگ بھی ان سے حجاب کر لیتے ہیں میں تمہیں شرک اور تکبر سے منع کرتا ہوں''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بزار اور امام حاکم نے حضرت عبداللہ

بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

''الولوج'' کا مطلب داخل ہونا ہے۔

2382 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفر اللّٰہ وَاَتُوْب اِلَیْہِ

من قَالَھَا کتبت لَہٗ کَمَا قَالَھَا ثُمَّ علقت بالعرش لَا یمحوھا ذَنْب عمله صَاحبھَا حَتّٰی یلقی اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَۃ وَھِی مختومة کَمَا قَالَھَا

رَوَاہُ الْبَزَّار وَرُوَاتہ ثِقَات اِلَّا یحیی بن عمر بن مَالك النکری

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو عظمت والا ہے میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''

جو شخص یہ کلمات پڑھ لے گا تو یہ کلمات اسی طرح اس کے لئے نوٹ ہو جائیں گے جس طرح اس نے پڑھے ہیں پھر انہیں عرش کے ساتھ لٹکا دیا جائے گا' اور ان کلمات کو پڑھنے والے شخص کا کوئی بھی گناہ ان کلمات کو مٹائے گا نہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو ان کلمات پر اسی طرح مہر لگی ہوئی ہوگی جس طرح اس نے یہ کلمات پڑھے تھے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ یحییٰ بن عمر بن مالک نکری نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

2383 - وَعَنْ مُصعب بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ حَدثنِی اَبِیْ قَالَ کُنَّا عِنْد رَسُول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیعْجزُ اَحَدُکُمْ اَن یکْسب کل یَوْم اَلف حَسَنَة فَسَاَلَہٗ سَائل من جُلَسَائِہٖ کَیفَ یکْسب اَحَدنَا اَلف حَسَنَة قَالَ یسبح مائَة تَسْبِیحَة فتکتب لَہٗ اَلف حَسَنَة اَوْ تحط عَنْہُ اَلف خَطِیئَة

رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححہُ وَالنَّسَائِیّ

قَالَ الْحمیدِی رَحِمَہُ اللّٰہُ کَذَا ھُوَ فِیْ کتاب مُسْلِم فِیْ جَمِیْع الرِّوَایَات اَوْ تحط قَالَ البرقانی وَرَوَاہُ شُعْبَة وَاَبُوْ عوَانَة وَیحیی الْقطَّان عَن مُوسَی الَّذِیْ رَوَاہُ مُسْلِم من جِھَته فَقَالُوْا وتحط بِغَیْر اَلف . انْتھی

قَالَ الْحَافِظ ھٰکَذَا رِوَایَة مُسْلِم وَاَما التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ فَاِنَّھُمَا قَالَا وتحط بِغَیْر اَلف—وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀❀ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میرے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے ایک مرتبہ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ وہ روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے افراد میں سے ایک صاحب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ہم میں سے کوئی شخص روزانہ ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھے تو اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں نوٹ ہو جائیں گی یا اس کے ایک ہزار برائیاں مٹ جائیں گی (یہ شک راوی کو ہے)''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

علامہ حمیدی بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام مسلم کی کتاب میں' ان الفاظ میں ہے:

''یا اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے''

علامہ برقانی بیان کرتے ہیں' اسے شعبہ اور ابوعوانہ اور یحییٰ القطان نے' موسیٰ نامی اس راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے جس کے حوالے سے اسے امام مسلم نے نقل کیا ہے ان تمام حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اور اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے''۔ یعنی انہوں نے لفظ ''یا'' نقل نہیں کیا ... ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام مسلم کی روایت بھی اسی طرح ہے' جہاں تک امام ترمذی اور امام نسائی کی روایت کا تعلق ہے' تو ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اور اس کے ایک ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے'' یعنی انہوں نے لفظ ''یا'' نقل نہیں کیا۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2384 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَن اَقُوْل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اكبر اَحَبّ اِلَیّ مِمَّا طلعت عَلَیْهِ الشَّمْس

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میں یہ کلمات پڑھوں: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اكبر' یہ میرے نزدیک ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2385 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبّ الْكَلَام اِلَی اللّٰه اَرْبع سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اكبر لَا یَضرك بایهن بدات

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِیّ وَزَاد وَهن من الْقُرْآن

وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ اَیْضًا وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَة

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' تم ان میں سے جس کو چاہو پہلے پڑھ لو''

امام مسلم' امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

''یہ کلمات قرآن میں سے ہیں''

یہی روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

2386 - وَعَنْ رجل من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افضل الْكَلَام سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا الله وَالله اكبر

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

❀❀ نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں: سب سے زیادہ فضیلت والا کلام یہ ہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا الله وَالله اكبر"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے۔

2387 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِهٖ وَهُوَ يغرس غرسا فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِیْ تغرس قلت غراسا قَالَ اَلا اَدلك على غراس خير من هٰذَا سُبْحَانَ الله وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا الله وَالله اكبر تغرس لَك بِكُل وَاحِدَةٍ شَجَرَة فِی الْجَنَّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت ایک پودا لگا رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تم کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کی: میں پودا لگا رہا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی ایسے پودے لگانے کی طرف نہ کروں' جو اس سے زیادہ بہتر ہو؟ سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر کو پڑھنا ان میں سے' ہر ایک کلمہ جنت میں ایک درخت لگائے جانے کا باعث ہوگا"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2388 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقِيت اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَام لَيْلَة اسرِی بِی فَقَالَ يَا مُحَمَّد اقرىء امتك منی السَّلَام وَاخْبرهمْ اَن الْجَنَّة طيبَة التربة عذبة المَاء وَاَنَّهَا قيعان وَاَن غراسها سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا الله وَالله اكبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والأوسط وَزَاد وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِالله

ورويناه عَن عبد الْوَاحِد بن زِيَاد عَن عبد الرَّحْمٰن بن اِسْحَاق عَن الْقَاسِم عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ من هٰذَا الْوَجْه من حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

قَالَ الْحَافِظ اَبُو الْقَاسِم هُوَ عبد الرَّحْمٰن بن عبد الله بن مَسْعُوْدٍ وَعبد الرَّحْمٰن هٰذَا لم يسمع من اَبِيه وَعبد الرَّحْمٰن بن اِسْحَاق هُوَ اَبُوْ شيبَة الْكُوفِیْ واه

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ اَيْضًا بِاِسْنَادٍ واه من حَدِيْثِ سلمَان الْفَارِسِی وَلَفْظِهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ لِي الْجَنَّةَ قِيعَانًا فَأَكْثِرُوا من غرسها قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا غرسها قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا إِلَه إِلَّا الله وَالله اكبر

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی اس رات میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو وہ بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ میری طرف سے اپنی امت کو سلام کہہ دیجئے گا' اور کہہ دیجئے گا کہ جنت کی مٹی پاکیزہ ہے پانی میٹھا ہے' اور یہاں میدان ہیں' اور ان میں پودے لگانے کا طریقہ سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''لاحول ولاقوۃ الابا اللہ (پڑھنا ہے)''

ان دونوں حضرات نے یہ روایت عبدالواحد بن زیاد کے حوالے سے عبدالرحمٰن کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام حاکم فرماتے ہیں: اس سند کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: ابوالقاسم نامی راوی عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود ہیں' اور عبدالرحمٰن نامی اس راوی نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا اور عبدالرحمٰن بن اسحاق نامی راوی ابوشیبہ کوفی ہے جو ''واہی'' ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایک واہی سند کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

''(حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جنت میں میدان ہیں' تو تم ان میں زیادہ پودے لگاؤ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ان میں پودے لگانے کیا طریقہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر (پڑھنا)''۔

2389 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا إِلَه إِلَّا الله وَالله اكبر غرس لَهُ بِكُل وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ شَجَرَة فِي الْجَنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَإِسْنَادُهُ حسن لَا بَأْس بِهِ فِي المتابعات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر پڑھتا ہے' تو ان میں سے ہر ایک کلمے کے ذریعے اس شخص کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' اور متابعات میں اس طرح کی روایت نقل کرنے میں کوئی حرج نہیں

ہے۔

2390 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من هلل مائَة مرّة وَسبح مائَة مرّة وَكبر مائَة مرّة كَانَ خيرا لَهُ من عشر رِقَاب يعتقهن وست بدنات ينحرهن -وَفِیْ رِوَايَة: وَسبع بدنات

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا عَن مَسلَمَة بن وردان عَنْهُ وَهُوَ اِسْنَاد مُتَّصِل حسن

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے' جو شخص ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھتا ہے' ایک سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھتا ہے' تو یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے اور چھ بڑے جانور قربان کرنے سے زیادہ بہتر ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''سات بڑے جانور''

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے' سلمہ بن وردان کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور یہ ایک متصل سند ہے' اور حسن سند ہے۔

2391 - وَعَنْ اُم هانیء رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت مر بِی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد كَبرت سنی وضعفت اَوْ كَمَا قَالَت فمرنی بِعَمَل اعمله وَاَنا جالسة قَالَ سبحی اللّٰه مائَة تَسْبِيحَة فَاِنَّهَا تعدل لَك مائَة رَقَبَة تعتقينها من ولد اِسْمَاعِيل واحمدی اللّٰه مائَة تَحْمِيدَة فَاِنَّهَا تعدل لَك مائَة فرس مسرجة ملجمة تحملين عَلَيْهَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وكبری اللّٰه مائَة تَكْبِيرَة فَاِنَّهَا تعدل لَك مائَة بَدَنَة مقلدة متقبلة وهللی اللّٰه مائَة تَهْلِيلَة قَالَ اَبُوْ خلف اَحْسبهُ قَالَ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَا يرفع يَوْمَئِذٍ لاَحَدٌ عمل افضل مِمَّا يرفع لَك اِلَّا اَن يَاْتِیْ بِمثل مَا اَتيت

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ وَلَمْ يقل وَلَا يرفع اِلٰی آخِره

وَالْبَيْهَقِیّ بِتَمَامِهِ وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فَجعل ثَوَاب الرّقاب فِی التَّحْمِيد وَمِائَة فرس فِی التَّسْبِيح وَقَالَ فِيْهِ وهللی اللّٰه مائَة تَهْلِيلَة لَا تذر ذَنبا وَلَا يسبقها عمل

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِمَعْنَاهُ بِاخْتِصَار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر بِنَحْوِ اَحْمد وَلَمْ يقل اَحْسبهُ وَرَوَاهُ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ اِلَّا اَنه قَالَ فِيْهِ قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد كَبرت سنی ورق عظمی فدلنی علی عمل يدخلنی الْجَنَّة قَالَ بخ بخ لقد سَاَلت وَقَالَ فِيْهِ وَقَوْلِیْ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه مائَة مرّة فَهُوَ خير لَك مِمَّا اطبقت عَلَيْهِ السَّمَاء وَالْاَرْض وَلَا يرفع يَوْمَئِذٍ عمل افضل مِمَّا يرفع لَك اِلَّا من قَالَ مثل مَا قلت اَوْ زَاد

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِ اَحْمد وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَزَاد قولی وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ لَا تترك ذَنبا وَلَا يشبهها عمل

❀❀ سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری عمر زیادہ ہوگئی ہے' اور میں کمزور ہوچکی ہوں (یا جو بھی کلمات انہوں نے بیان کیے) آپ ﷺ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں حکم دیجئے جسے میں بیٹھ کر کرسکوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ایک سو مرتبہ سبحان اللہ پڑھو یہ تمہارے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا تم ایک سو مرتبہ الحمدللہ پڑھو یہ تمہارے لئے ایک سو گھوڑے زین اور لگام سمیت اللہ کی راہ میں دینے کے برابر شمار ہوگا' اور تم ایک سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھو یہ تمہارے لئے ایک سو اونٹ قربانی کے لئے دینے کے برابر شمار ہوگا' جن کے گلے میں ہار ڈالے گئے ہوں' اور ان کی قربانی قبول ہو' اور تم ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھو (یہاں ابوخلف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میرا خیال ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:) یہ چیز آسمان وزمین کے درمیان کی جگہ کو بھر دے گی اور اس دن کسی بھی شخص کا عمل اوپر نہیں جائے گا' جو اس عمل سے زیادہ بلند ہو' جو تمہارا عمل اوپر جارہا ہوگا' البتہ اگر کوئی شخص ویسا ہی عمل کرلے جو تم نے کیا ہے' تو اس کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ''بلند نہیں ہوگا'' اس کے بعد سے لے کے آخر تک کے کلمات نقل نہیں کیے

اسے امام بیہقی نے مکمل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس روایت کو ابن ابودنیا نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے الحمدللہ پڑھنے کے ثواب میں غلام آزاد کرنے کا ثواب نقل کیا ہے' اور سبحان اللہ پڑھنے میں گھوڑے دینے کا ثواب نقل کیا ہے' اور اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تم لا الہ اللہ ایک سو مرتبہ پڑھو تمہارا کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا' اور کوئی عمل اس سے آگے نہیں جاسکے گا''

اسی مضمون کی ایک روایت امام ابن ماجہ نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے امام طبرانی نے سے معجم کبیر میں امام احمد کی نقل کردہ روایت کی مانند نقل کیا ہے' اور اس میں راوی کے یہ الفاظ نہیں ہیں میرا خیال ہے' اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: یہی روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری عمر زیادہ ہوگئی ہے ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں آپ کسی ایسے عمل کی طرف رہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں داخل کردے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت خوب تم نے اچھا سوال کیا ہے۔''

اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لا الہ الا اللہ ایک سو مرتبہ پڑھو یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہوگا جس پر آسمان اور زمین کے طبقات ہیں' اور اس دن کوئی بھی عمل اوپر نہیں جائے گا' جو اس سے عمل سے زیادہ بلند ہو جو تمہارا عمل اوپر جارہا ہوگا' البتہ جس شخص نے تمہارے پڑھے ہوئے کی مانند' یا اس سے زیادہ پڑھا ہو' تو اس کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہی روایت امام حاکم نے امام احمد کی روایت کی مانند نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تم لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھو! یہ تمہارے کسی گناہ کو نہیں رہنے دے گا' اور کوئی عمل اس کے مشابہ نہیں ہوگا''۔

2392 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ كَانَ مثل مائَة بَدَنَة اِذا قَالَهَا مائَة مرّة وَمَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مائَة مرّة كَانَ عدل مائَة فرس مسرج ملجم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ قَالَ اللّٰه اكبر مائَة مرّة كَانَ عدل مائَة بَدَنَة تنحر بِمَكَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وروَاة اِسْنَادُهٗ رُوَاة الصَّحِیْح خلا سليم بن عُثْمَان الفوزی يكْشف حَاله فَاِنَّهٗ لَا يحضرنی اَلان فِیْهِ جرح وَلَا عَدَالَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے تو یہ اس کے لئے ایک سو جانور قربان کرنے کی مانند ہوتا ہے جب کہ آدمی نے سو مرتبہ پڑھا ہو جو شخص الحمدللہ سو مرتبہ پڑھتا ہے تو یہ اس کے لئے زین اور لگام والے ایک سو گھوڑے اللہ کی راہ میں دینے کے برابر ہوتا ہے اور جو شخص اللہ اکبر ایک سو مرتبہ پڑھتا ہے تو یہ اس کے لئے مکہ میں قربانی کے ایک سو اونٹ قربان کرنے کے برابر ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف سلیم بن عثمان فوزی کا معاملہ مختلف ہے جس کی حالت واضح ہے لیکن مجھے اس وقت اس کے بارے میں کسی جرح یا عدالت کی بات یاد نہیں ہے۔

2393 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سعيد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه اصْطَفى من الْكَلَام اَرْبعا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اكبر فَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ كتبت لَهٗ عشْرُوْن حَسَنَة وحطت عَنْهُ عشْرُوْن سَيِّئَة وَمَنْ قَالَ اللّٰه اكبر فَمثل ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فَمثل ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمين من قبل نَفْسه كتبت لَهٗ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَة وحطت عَنْهُ ثَلَاثُوْنَ سَيِّئَة

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم بنَحْوِه وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْط مُسْلِم وَالْبَيْهَقِیّ وَفِیْ آخِره وَمَنْ اكثر ذكر اللّٰه فَقَدْ برِیء من النِّفَاق

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے کلام میں سے چار کلمات منتخب کر لیے ہیں سبحان اللہ اور الحمدللہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر تو جو شخص سبحان اللہ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے بیس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں جو شخص اللہ اکبر کرتا ہے اسے بھی یہی ثواب ملتا ہے جو شخص لا الٰہ الا اللہ پڑھتا ہے اسے بھی اس کی مانند اجر ملتا ہے جو شخص الحمدللہ رب العالمین سچے دل سے پڑھتا ہے تو اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے تیس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے امام ابن ابودنیا نے اور امام نسائی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے اس کی مانند نقل کیا ہے وہ فرماتے یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے اور ان کی روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں۔

"جو شخص کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہ نفاق سے لاتعلق ہو جاتا ہے"۔

2394 - وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُوْر شطر الْإِيمَان وَالْحَمْد لله تملأ الْمِيزَان وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد لله تملآن اَوْ تملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّلَاة نور وَالصَّدَقَة برهَان وَالصَّبْر ضِيَاء وَالْقُرْآن حجَّة لَك اَوْ عَلَيْك كل النَّاس يَغْدُو فبائع نَفْسه فمعتقها اَوْ موبقها

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"طہارت نصف ایمان ہے' الحمدللہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے' سبحان اللہ اور الحمدللہ پڑھنا یہ دونوں آسمان اور زمین کے درمیان جگہ کو بھر دیتے ہیں نماز نور ہے صدقہ برہان ہے صبر روشنی ہے قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے ہر شخص روزانہ اپنی ذات کا سودا کرتا ہے یا تو خود کو آزاد کروا دیتا ہے یا اس کو غلام بنوا لیتا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2395 - وَعَنْ رجل من بنی سليم قَالَ عدهن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَدِی اَوْ فِیْ يَده قَالَ التَّسْبِيح نصف الْمِيزَان وَالْحَمْد لله تملؤه وَالتَّكْبِير يملأ مَا بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض وَالصَّوْم نصف الصَّبْر وَالطُّهُور نصف الْإِيمَان

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْث حسن

وَرَوَاهُ اَيْضًا من حَدِيْث عبد اللّٰه بن عَمْرو بِنَحْوِهِ وَزَاد فِيْهِ وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه لَيْسَ لَهَا دون اللّٰه حجاب حَتّٰى تخلص اِلَيْه

❀❀ بنو سلیم سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ پر (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے ہاتھ پر ان کلمات کو شمار کروایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ کہنا نصف میزان ہے الحمدللہ کہنا اسے بھر دیتا ہے اللہ اکبر کہنا آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو بھر دیتا ہے روزہ نصف صبر ہے طہارت نصف ایمان ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

انہوں نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"لا الہ الا اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی ذات سے پہلے کوئی حجاب نہیں ہوتا یہاں تک کہ یہ (کلمہ) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے"۔

2396 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَاسا من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِلنَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذهب اَهْلِ الدُّثُور بِالْاُجُورِ یصلونَ کَمَا نصلی وَیَصُومُونَ کَمَا نَصُوم وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُول اَمْوَالهم قَالَ اَوَلیس قد جعل اللّٰه لکم مَا تصدقُوْنَ بِهِ اِن بِکُل تَسْبِیحَة صَدَقَة تَکْبِیرَة صَدَقَة وکل تَحْمِیدَة صَدَقَة وَاَمر بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَة وَنهی عَن مُنکر صَدَقَة وَفِیْ بضع اَحَدُکُمْ صَدَقَة قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیَاْتِیْ اَحَدنَا شَهْوَته وَیکون لَهُ فِیهَا اجر قَالَ اَرَاَیْتُمْ لَو وَضعهَا فِیْ حرَام کَانَ عَلَیْهِ وزر فَکَذٰلِکَ اِذا وَضعهَا فِی الْحَلَال کَانَ لَهُ اجر

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن مَاجَه

الدُّثُور بِضَم الدَّال جمع دثر بِفَتْحِهَا وَهُوَ المَال الْکثیر والبضع بِضَم الْمُوَحدَة هُوَ الْجِمَاع وَقِیْلَ هُوَ الْفرج نَفسه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! مال دار لوگ اجر لے گئے ہیں' وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں' وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں' لیکن وہ اپنے پاس موجود اضافی مال کو صدقہ کر دیتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے وہ چیز مقرر نہیں کی ہے؟ جسے تم صدقہ کرو' ہر سبحان اللہ کہنا ایک صدقہ ہے' ہر اللہ اکبر کہنا ایک صدقہ ہے ہر الحمد للہ کہنا ایک صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے منع کرنا صدقہ ہے' اور آدمی کی شرم گاہ میں بھی صدقہ موجود ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی شخص جب اپنی خواہش پوری کرتا ہے' تو کیا اسے اس کا اجر ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ اگر وہ شخص یہ خواہش حرام طور پر پوری کرتا' تو کیا اس کو گناہ نہ ہوتا؟ اگر وہ حلال طریقے سے اس کو پورا کرے گا' تو اُسے اِس کا اجر ملے گا''

یہ روایت امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''الدثور'' میں 'د' پر پیش ہے یہ لفظ ''دثر'' کی جمع ہے' جس میں 'د' پر زبر ہے' اس سے مراد بہت زیادہ مال ہے' لفظ ''البضع'' میں 'ب' پر پیش ہے' اس سے مراد صحبت کرنا ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد شرم گاہ ہے۔

2397 - وَعَنْ اَبِیْ سلمی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ راعی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بخ بخ لخمس مَا اثقلهن فِی الْمِیْزَان لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد للّٰه وَاللّٰه اکبر وَالْولد الصَّالح یتوفی للمرء الْمُسْلِم فیحتسبه

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَالْحَاکِم وَصَححهُ وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِلَفْظِهِ من حَدِیْثِ ثَوْبَان وَحسن اِسْنَادُهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثِ سفینة وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح

❀❀ حضرت ابو سلمیٰ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا'

''پانچ کلمات بہت خوب ہیں' یہ میزان میں کتنے وزنی ہوں گے (وہ یہ ہیں:) لا الـه الا الله ،سبحان الله ،الحمدلله ،الله اکبر اور وہ نیک اولاد جو کسی مسلمان کی فوت ہو جائے اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اسے امام بزار نے انہی الفاظ میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اس کی سند بھی حسن ہے' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

2398 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خلق كل اِنْسَان من بنى آدم على ستين وثلاثمائة مفصل من كبر اللّٰه وَحمد اللّٰه وَهَلل اللّٰه وَسبح اللّٰه واستغفر اللّٰه وعزل حجرا عَن طَرِيق الْمُسْلِمِيْن اَوْ شَوْكَة اَوْ عظما عَن طَرِيق الْمُسْلِمِيْن اَوْ اَمر بِمَعْرُوْف اَوْ نهى عَن مُنكر عدد تِلْكَ السِّتين والثلاثمائة فَاِنَّهُ يُمْسِى يَوْمَئِذٍ وَّقد زحزح نَفْسه عَن النَّار

قَالَ اَبُوْ تَوْبَة وَرُبمَا قَالَ يمشى يَعْنِىْ بالشين الْمُعْجَمَة-رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِىّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''اول و آدم سے تعلق رکھنے والے ہر انسان کی تخلیق تین سو ساٹھ جوڑوں پر ہوئی ہے' جو شخص اللہ اکبر کہتا ہے یا الحمدللہ کہتا ہے یا لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے یا سبحان اللہ پڑھتا ہے یا استغفار پڑھتا ہے یا مسلمانوں کے راستے سے پتھر دور کر دیتا ہے یا کانٹا دور کر دیتا ہے' یا مسلمانوں کے راستے سے کوئی ہڈی دور کر دیتا ہے' یا نیکی کا حکم دیتا ہے یا برائی سے منع کرتا ہے' اور یہ کام تین سو ساٹھ کی تعداد میں کرتا ہے' تو وہ شام کے وقت ایسی حالت میں ہوتا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچا لیا ہوتا ہے''۔

ابو توبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: بعض اوقات اس میں لفظ ''یمسی'' کی جگہ ''یمشی'' ہے' (یعنی وہ ایسی حالت میں چلتا ہے)۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2399 - وَعَنِ ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَعْرَابِى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قد عَالَجت الْقُرْآن فَلَمْ استطعه فعلمنى شَيْئًا يجزىء من الْقُرْآن قَالَ قل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا الله وَالله اكبر فَقَالَهَا واسكها باصابعه فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لرَبى فَمَا لى قَالَ تَقول اللّٰهُمَّ اغْفِر لى وارحمنى وَعَافِنِىْ وارزقنى وَاَحْسبهُ قَالَ واهدنى وَمضى الْاَعْرَابِى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذهب الْاَعْرَابِى وَقد مَلأ يَدَيْهِ خيرا

وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا عَن الْحجَّاج بن اَرْطَاة عَن اِبْرَاهِیم السکسکِی عَنْهُ وَرَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ مُخْتَصِرًا وَزَاد فِیهِ وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه وَاِسْنَادُهُ جید

❀❀ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے قرآن یاد کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو آپ مجھے کوئی ایسا کلمہ تعلیم کردیجئے جو میرے لئے قرآن کی جگہ کفایت کرجائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ ،الحمدللہ ،لا الٰہ الا اللہ پڑھا کرو اس نے یہ کلمات پڑھے اور اپنی انگلیوں پر انہیں شمار کرلیا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ تو میرے پروردگار کے لئے ہیں تو میرے لئے کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کردے تو مجھ پر رحم کر تو مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق نصیب کر''

(راوی بیان کرتے ہیں:) میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''تو مجھے ہدایت نصیب کر''

اس کے بعد وہ دیہاتی چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دیہاتی ایسی حالت میں گیا ہے کہ اس نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھرے ہوئے ہیں''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے ابراہیم سکسکی کے حوالے سے حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے امام بیہقی نے اس کو مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''لاحول ولاقوۃ الا باللہ (بھی پڑھو)''

اس کی سند عمدہ ہے۔

2400 وَعَنْ سعد بن اَبِی وَقَّاص رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِی اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ کَلَاما اَقُوله قَالَ قل لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهُ وَاللّٰه اکبر کَبِیرًا وَالْحَمْد للّٰه کثیرا وَسُبْحَان اللّٰه رب الْعَالمین وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِیز الْحَکِیم قَالَ هٰؤُلَاءِ لرَبی فَمَا لی قَالَ قل اللّٰهُمَّ اغْفِر لی وارحمنی واهدنی وارزقنی وَزَاد من حَدِیْثِ اَبِیْ مَالك الْاَشْجَعِیّ وَعَافِنِی وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ فَاِن هٰؤُلَاءِ تجمع لَك دنیاك وآخرتك—رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: آپ مجھے کسی ایسے کلام کی تعلیم دیجئے جسے میں پڑھ لیا کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ کبریائی سے موصوف ہے

2400-صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء حدیث: 4969صحیح ابن حبان کتاب الرقائق باب الأدعیة ذکر الأمر بسؤال العبد ربه جل وعلا المغفرة والرحمة والهدایة والرزق حدیث: 950مسند أبی یعلی الموصلی مسند سعد بن أبی وقاص حدیث: 737مسند أحمد بن حنبل مسند أبی إسحاق سعد بن أبی وقاص رضی الله عنه حدیث: 1518مسند عبد بن حمید مسند سعد بن أبی وقاص رضی الله عنه حدیث: 137البحر الزخار مسند البزار ومما روی موسی الجهنی حدیث: 1033

ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو بہت زیادہ ہو اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' جو غلبے اور حکمت والا ہے"۔

اس دیہاتی نے عرض کی: یہ تو میرے پروردگار کے لئے ہو گئے' میرے لئے کیا ہو گا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو "اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے' تو مجھ پر رحم کر' تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ' تو مجھے رزق نصیب کر"

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: "تو مجھے عافیت عطا کر"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ کلمات تمہارے لئے تمام دنیا اور آخرت کی (تمام نعمتوں کو) جمع کر دیں گے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2401 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل بدوی اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلمنِیْ خیرا قَالَ قل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اکبر قَالَ وَعقد یَدِهٖ اَرْبعا ثُمَّ ذهب فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اکبر ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تبسم وَقَالَ تفکر البائس فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اکبر هٰذَا کُله لله فَمَا لی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا قلت سُبْحَانَ الله قَالَ اللّٰه صدقت وَاِذَا قلت الْحَمد لله قَالَ اللّٰه صدقت وَاِذَا قلت لَا اِلٰه اِلَّا الله قَالَ اللّٰه صدقت وَاِذَا قلت اللّٰه اکبر قَالَ اللّٰه صدقت فَتَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لی فَیَقُوْلُ اللّٰه قد فعلت فَتَقُوْلُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ فَیَقُوْلُ اللّٰه قد فعلت وَتقول اللّٰهُمَّ ارزقنی فَیَقُوْلُ اللّٰه قد فعلت قَالَ فعقد الْاَعْرَابِی سبعا فِیْ یَده

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَیْهَقِیّ وَهُوَ فِی الْمسند وَسنَن النَّسَائِیّ من حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِمَعْنَاهُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھلائی کی تعلیم دیجئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو سبحان اللہ ،الحمدللہ ،لا الہ الا اللہ ،اللہ اکبر' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو بند کر کے یہ چار کلمات تعلیم دیے (یا اس دیہاتی نے اپنی ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے یہ کلمات سیکھ لئے) پھر وہ دیہاتی چلا گیا' اور اس نے کہا: سبحان اللہ ،الحمدللہ ،لا الہ الا اللہ ،اللہ اکبر پھر وہ واپس آیا' نبی اکرم ﷺ نے اسے ملاحظہ فرمایا' تو آپ ﷺ مسکرا دیئے' آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پریشان ہے' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ کلمات ہیں: سبحان اللہ ،الحمدللہ ،لا الہ الا اللہ ،اللہ اکبر' یہ سب تو اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں' تو میرے لئے کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم سبحان اللہ کہو گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے' جب تم الحمد للہ کہو گے' تو اللہ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے' جب تم لا الہ الا اللہ پڑھو گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے' جب تم اللہ اکبر پڑھو گے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم نے سچ کہا ہے' پھر تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو میری مغفرت کردے" تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے ایسا کردیا' پھر تم یہ کہو: اے اللہ! تو مجھ پر رحم کردے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے ایسا کردیا' پھر تم یہ کہو: اے اللہ! تم مجھے رزق نصیب کردے' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے ایسا کردیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اس دیہاتی نے اپنے ہاتھ پر' اُن سات چیزوں کو شمار کرلیا"۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' یہ "مسند" میں منقول ہے' اور سنن نسائی میں بھی منقول ہے' اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' جس کا مضمون یہی ہے۔

2402 - وَعَنْ سلمی أم بنی اَبِیْ رَافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مولی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہَا قَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرنِیْ بِکَلِمَات وَلَا تکثر عَلَیّ فَقَالَ قولی اللّٰہ اکبر عشر مَرَّات یَقُوْلُ اللّٰہ ھٰذَا لی وَقُوْلِیْ سُبْحَانَ اللّٰہِ عشر مَرَّات یَقُوْلُ اللّٰہ ھٰذَا لی وَقُوْلِی اللّٰھُمَّ اغْفِر لی یَقُوْلُ قد فعلت فتقولین عشر مَرَّات وَیَقُوْلُ قد فعلت

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ مُحْتَج بِھِم فِی الصَّحِیْح

❀❀ سیّدہ سلمیٰ رضی اللہ عنہا' جو حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کے بچوں کی والدہ ہیں' اور حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کچھ کلمات کے بارے میں بتائے (جنہیں میں پڑھ سکوں) لیکن وہ زیادہ کلمات نہ ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ اکبر دس مرتبہ پڑھو' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لئے ہے' تم سبحان اللہ دس مرتبہ پڑھو' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: یہ میرے لئے ہے' تم اللّٰھم اغفرلی پڑھو' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے ایسا کردیا' تم اسے دس مرتبہ کہو' تو اللہ تعالیٰ یہی فرمائے گا: میں نے ایسا کردیا"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے۔

2403 - وَعَن اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ استکثروا من الْبَاقِیَات الصَّالِحَات قیل وَمَا ھن یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ التَّکْبِیْر والتھلیل وَالتَّسْبِیح وَالْحَمْد للّٰہ وَلَا حول وَلَا قُوَّۃ اِلَّا بِاللّٰہ

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ یعلی وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَہ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"باقی رہ جانے والی نیکیوں کی کثرت کرو' عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ اکبر کہنا' لا الہ الا اللہ پڑھنا' سبحان اللہ پڑھنا' الحمدللہ پڑھنا' لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنا"

یہ روایت امام احمد' امام ابو یعلیٰ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2404 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوا جنتكم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَدو حضر قَالَ لَا وَلٰكِن جنتكم مِنَ النَّار قُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا الله وَالله اكبر فَاِنَّهُنَّ يَاْتِين يَوْم الْقِيَامَة مجنبات ومعقبات وَهن الْبَاقِيَات الصَّالِحَات

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِیّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

جنتكم بِضَم الْجِيم وَتَشْدِيد النُّوْن اَی مَا يستركم ويقيكم ومجنبات بِفَتْح النُّوْن اَی مُقَدمَات اَمامكُم وَفِیْ رِوَايَة الْحَاكِم منجيات بِتَقْدِيم النُّوْن على الْجِيم وَكَذَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَزَاد وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِالله وَرَوَاهُ فِی الصَّغِير من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَجمع بَيْنَ اللَّفْظَيْنِ فَقَالَ ومنجيات ومجنبات وَاِسْنَادُهُ جيد قوی ومعقبات بِكَسْر الْقَاف الْمُشَدَّدَة اَی تتعقبكم وَتَاْتِیْ من وَرَائِكُمْ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ اپنی ڈھال حاصل کرلو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا دشمن آنے والا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال (کو حاصل کرلو) تم لوگ یہ پڑھو: سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر' یہ کلمات جب قیامت کے دن آئیں گے تو یہ تمہارے آگے چل رہے ہوں گے اور تمہارے پیچھے چل رہے ہوں گے اور یہی تمہاری باقی رہ جانے والی نیکیاں ہیں''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''جنتکم'' میں 'ج' پر پیش ہے' اور 'ن' پر شد ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو تمہارے لئے رکاوٹ بنے اور تمہیں بچالے۔

لفظ ''مجنبات'' میں 'ن' پر زبر ہے' اس سے مراد آگے ہونے والی چیز ہے' جو تمہارے آگے چلے' اور امام حاکم کی روایت میں روایت میں لفظ ''منجیات'' (یعنی نجات دینے والی چیز) ہے' جس میں 'ن'-'ج' سے پہلے ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں اسے اسی طرح نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ (پڑھو)''۔

امام طبرانی نے یہ روایت معجم صغیر میں' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور انہوں نے دونوں الفاظ کو جمع کر دیا ہے' اور یہ کہا ہے ''منجیات ومجنبات'' اس کی سند عمدہ اور قوی ہے۔

لفظ ''معقبات'' میں 'ق' پر زیر ہے' اور اس پر 'شد' بھی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جو چیز تمہارے پیچھے آرہی ہو۔

2405 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قل سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا الله وَالله اكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ الْبَاقِيَات الصَّالِحَات وَهن يحططن الْخَطَايَا كَمَا تحط الشَّجَرَة وَرَقهَا وَهِی من كنوز الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادَيْنِ اَصلحهما فِيهِ عمر بن رَاشد وَبَقِيَّة رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح وَلَا بَأْس بِهَذَا الْإِسْنَاد فِي المتابعات وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه من طَرِيق عمر اَيْضًا بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم یہ کلمات پڑھو: سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر، لاحول ولاقوۃ الا باللہ یہ باقی رہ جانے والی نیکیاں ہیں یہ گناہوں کو مٹا دیتی ہیں یوں جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے اور یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے اور ان دونوں میں سے جو زیادہ بہتر سند ہے اس میں عمر بن راشد نامی راوی ہے اور اس سند کے بقیہ راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے اور متابعات کے طور پر اس طرح کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے یہی روایت امام ابن ماجہ نے عمر بن راشد نامی راوی کے حوالے سے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے۔

2406 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن مِمَّا تذكرُونَ من جلال اللَّه التَّسْبِيح وَالتهليل وَالتَّحْمِيد ينعطفن حول الْعَرْش لَهُنَّ دوِيّ كَدَوِيِّ النَّحْل تذكر بصاحبها اما يحب اَحَدُكُمْ اَن يكون لَهُ اَوْ لَا يزَال لَهُ من يذكر بِهِ

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح عَلَى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اللہ تعالیٰ کے جلال کے حوالے سے جو ذکر کرتے ہو اس میں سبحان اللہ پڑھنا اور الحمدللہ پڑھنا ہے یہ عرش کے اردگرد گھومتے ہیں، جس طرح شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے اور یہ اپنے پڑھنے والے کا ذکر کرتے ہیں تو کیا تم میں سے کوئی ایک اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کا ذکر ہمیشہ ہوتا رہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2407 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذا حدثتكم بِحَدِيثٍ اَتَيْنَاكُمْ بِتَصْدِيق ذَلِكَ فِي كتاب اللَّه إِن الْعَبْد إِذا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْد لله وَلَا إِلَه إِلَّا الله وَالله اكبر وتبارك اللَّه قبض عَلَيْهِنَّ ملك فَضَمَّهُنَّ تَحت جناحه وَصعد بِهن لَا يمر بِهن على جمع من الْمَلَائِكَة إِلَّا اسْتَغْفرُوا لِقَائِلِهِنَّ حَتَّى يحيا بِهن وَجه الرَّحْمن ثُمَّ تَلا عبد الله إِلَيْهِ يصعد الْكَلم الطّيب وَالْعَمَل الصَّالح يرفعهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ كَذَا فِي نُسْخَتي يحيا بِالْحَاء الْمُهْمَلَة وَتَشْدِيد الْمُثَنَّاة تَحت وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فَقَالَ حَتَّى يَجِيء بِالْجِيم وَلَعَلَّه الصَّوَاب

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں تمہارے سامنے کوئی حدیث بیان کروں تو میں تمہارے

سامنے اس کی تائید کے طور پر اللہ کی کتاب میں سے بھی کچھ پیش کروں گا' بندہ جب سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، تبارک اللہ پڑھتا ہے' تو ایک فرشتہ ان کلمات کو اپنے قبضے میں لے لیتا ہے' اور پھر انہیں اپنے پروں کے نیچے چھپا لیتا ہے' اور ان کو ساتھ لے کر اوپر جاتا ہے' وہ فرشتوں کے جس بھی گروہ کے پاس سے گزرتا ہے' تو وہ فرشتے ان کلمات کو پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں' یہاں تک کہ وہ ان کلمات کو رحمان کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

''پاکیزہ کلمات' اُسی کی طرف بلند ہوتے ہیں' اور نیک عمل اس کی طرف اٹھتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: میری سند میں یہ لفظ ''یحیا'' ہے' امام طبرانی نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''حتّٰی یحیی'' یعنی 'ح' کے ساتھ نقل کیا ہے' اور شاید یہی درست ہے۔

2408 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا على الْاَرْضِ اَحَدٌ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا كفرت عَنْهُ خطاياه وَلَوْ كَانَتْ مثل زبد الْبَحْر

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وروى شُعْبَة هٰذَا الْحَدِيْث من اَبِيْ بلج بِهٰذَا الْاِسْنَاد نَحْوِهٖ وَلَمْ يرفعهُ. .....انْتهى

وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَزَادَا: وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد لله -وَقَالَ الْحَاكِم حَاتِم ثِقَة وزيادته مَقْبُولَة يَعْنِيْ حَاتِم بن اَبِيْ صَغِيرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''روئے زمین پر موجود جو بھی شخص یہ پڑھتا ہے: لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، لاحول ولاقوۃ الا باللہ تو یہ کلمات اس شخص کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' خواہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں''

یہ روایت امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے شعبہ نامی راوی نے یہ حدیث ابوبلج نامی راوی کے حوالے سے اس سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو اس کی مانند ہے' تاہم انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔ ....ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے' اور ان دونوں حضرات نے الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''سبحان اللہ اور الحمدللہ''

امام حاکم بیان کرتے ہیں: حاتم نامی راوی ثقہ ہے' اور اس کی زیادت مقبول ہے' امام حاکم کی مراد حاتم بن ابوصغیرہ نامی راوی ہے۔

2409 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخذ غصنا فنفضہ فَلَمْ ینتفض ثُمَّ نفضہ فَلَمْ ینتفض ثُمَّ نفضہ فانتفض فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْد للّٰہ وَلَا اِلَہ اِلَّا اللّٰہ وَاللّٰہ اکبر تنفض الْخَطَایَا کَمَا تنفض الشَّجَرَۃ وَرقہَا

رَوَاہُ اَحْمد وَرِجَالہ رجال الصَّحِیْح وَالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظِہ:اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مر بشجرۃ یابسۃ الْوَرق فضربہا بعصا فَتَنَاثَرَ وَرقہَا فَقَالَ اِن الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسُبْحَان اللّٰہ وَلَا اِلَہ اِلَّا اللّٰہ وَاللّٰہ اکبر لتساقط من ذنُوْبِ الْعَبْد کَمَا تساقط ورق ہٰذِہِ الشَّجَرَۃ

وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَلَا نَعْرِف للأعمش سَمَاعا من أنس اِلَّا اَنہ قد رَآہُ وَنظر اِلَیْہِ..... انْتہی

قَالَ الْحَافِظ لم یروہ اَحْمد من طَرِیْق الْاَعْمَش فَبکی

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹہنی پکڑی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے توڑنا چاہا' لیکن وہ نہیں ٹوٹی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے توڑنا چاہا' وہ نہیں ٹوٹی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے توڑنا چاہا تو وہ ٹوٹ گئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ ،الحمدللہ ،لا الہ لا اللہ اور اللہ اکبر' یہ سب گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں' جس طرح درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک درخت کے پاس سے ہوا' جس کے پتے خشک ہو چکے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عصا' اس پر مارا' اور اس کے پتے جھاڑے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: الحمدللہ ،سبحان اللہ ،لا الہ الا اللہ ،اللہ اکبر پڑھنا' بندے کے گناہوں کو یوں گرا دیتے ہیں' جس طرح اس درخت کے پتے گر رہے ہیں''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہمارے علم کے مطابق اعمش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' البتہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے' اور ان کو دیکھا ہوا ہے .....ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام احمد نے اسے اعمش سے منقول روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

2410 وَعَنْ مُعَاذ بن عبد اللّٰہ بن رَافع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم قَالَ کنت فِیْ مجْلِس فِیْہِ عبد اللّٰہ بن عمر وَعبد اللّٰہ بن جَعْفَر وَعبد اللّٰہ بن اَبِیْ عمیرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم فَقَالَ ابْن اَبِیْ عمیرَۃ سَمِعت مُعَاذ بن جبل یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کلمتان اِحْدَاہمَا لَیْسَ لَہَا ناھیۃ دون الْعَرْش وَالْاُخْرٰی تملأ مَا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض لَا اِلَہ اِلَّا اللّٰہ وَاللّٰہ اکبر فَقَالَ ابْن عمر لِابْنِ اَبِیْ عمیرَۃ اَنْت سمعتہ یَقُوْلُ ذٰلِکَ قَالَ نَعَمْ فَبکی عبد اللّٰہ بن عمر حَتّٰی اختضبت لحیتہ بدموعہ وَقَالَ ہما کلمتان نعلقہما ونالفہما

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاتہ اِلٰی مُعَاذ بن عبد اللّٰہ ثِقَات سوی ابْن لَہِیعَۃ ولحدیثہ ہٰذَا شَوَاہِد

نعلقهما أی نحبهما ونلزمهما

❀❀ معاذ بن عبداللہ بن رافع بیان کرتے ہیں: میں ایک محفل میں بیٹھا ہوا تھا' جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن ابوعمیرہ بھی موجود تھے' تو عبداللہ بن عمیرہ نے یہ بات بیان کی: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دو کلمات ایسے ہیں' کہ ان میں سے ایک کلمے کے لئے عرش سے پہلے اور کوئی رکاوٹ نہیں ہے' اور دوسرا آسمان اور زمین کے درمیان موجود جگہ کو (اجر وثواب کے ذریعے) بھر دیتا ہے' وہ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ھیں''

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن ابوعمیرہ سے کہا: کیا تم نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رونے لگے' یہاں تک کہ ان کی داڑھی ان کے آنسوؤں سے تر ہوگئی اور انہوں نے فرمایا: یہ دو وہ کلمات ہیں جنہیں ہم لازم پکڑ کے رکھتے ہیں' اور جن سے ہم محبت رکھتے ہیں۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' معاذ بن عبداللہ تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف ابن لہیعہ نامی راوی ثقہ نہیں ہے' اور اس حدیث کے اور بھی شواہد موجود ہیں۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''نعلقهما'' سے مراد یہ ہے کہ ہم ان دونوں سے محبت کرتے ہیں' اور ان کو لازم رکھتے ہیں۔

2411 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اکبر اعتق اللّٰه ربعه مِنَ النَّار وَلَا یَقُوْلهَا اثْنَتَیْنِ اِلَّا اعتق اللّٰه شطره مِنَ النَّار وَان قَالَهَا اَرْبعا اعْتقهُ اللّٰه مِنَ النَّار-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لا الـه الا الله والله اکبر پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک چوتھائی حصے کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے' جو شخص ان کلمات کو دو مرتبہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نصف حصے کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے اگر کوئی شخص ان کلمات کو چار مرتبہ پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اسے مکمل طور پر جہنم سے آزاد کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2413 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ یَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِن اللّٰه قسم بَیْنکُمْ اخلاقکم کَمَا قسم بَیْنکُمْ ارزاقکم وَاِن اللّٰه یُؤْتِی المَال من یحب وَمَنْ لَا یحب وَلَا یُؤْتِی الْاِیمَان اِلَّا من اَحَبَّ فَاِذَا اَحَبَّ اللّٰه عبدا اعطَاهُ الْاِیمَان فَمَنْ ضن بِالْمَالِ اَن یُنْفِقهُ وهاب الْعَدو اَن یجاهده وَاللَّیْل اَن یکابده فلیکثر من قَول لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اکبر وَالْحَمْد لِلّٰه وَسُبْحَان اللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات وَلَیْسَ فِیْ اَصله رَفعه

ضن بالضاد الْمُعْجَمَة اَی بخل

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق تمہارے درمیان اسی طرح تقسیم کیے ہیں جس طرح اس نے تمہارا رزق تقسیم کیا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی مال دیتا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور اسے بھی دیتا ہے جسے وہ پسند نہیں کرتا لیکن اللہ تعالیٰ ایمان صرف اس شخص کو دیتا ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرتا ہے تو اسے ایمان عطا کر دیتا ہے تو جو شخص مال کو خرچ کرنے کے حوالے سے کنجوس ہو یا دشمن کے ساتھ لڑنے کے حوالے سے خوف زدہ ہو یا رات کو اٹھ کے عبادت نہ کر سکتا ہو تو اسے کثرت کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ، سبحان اللہ پڑھنا چاہیے"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور ان کی کتاب میں یہ روایت "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں ہوئی ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) "ضن" میں "ض" کے ساتھ ہے اس سے مراد کنجوس ہونا ہے۔

2414 - وَعَنْ اَبِی الْمُنْذر الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ افضل الْكَلَام قَالَ یَا اَبَا الْمُنْذر قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمْد یحیی وَیُمِیت بِیَدِهِ الْخَیْر وَهُوَ على كل شَیْءٍ قدیر مائَة مرّة فِیْ كل یَوْم فَاِنَّك یَوْمَئِذٍ افضل النَّاس عملا اِلَّا من قَالَ مثل مَا قلت وَاكثر من قَول سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا سید الاسْتِغْفَار وَاِنَّهَا ممحاة للخطایا اَحْسبهُ قَالَ مُوجبَة للجنة

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَایَة جَابر الْجعْفِیّ

❀❀ حضرت ابوالمنذر رجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! مجھے سب سے زیادہ فضیلت والے کلام کی تعلیم دیجیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالمنذر! تم یہ پڑھو:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے"۔

تم روزانہ ایک سو مرتبہ اسے پڑھو! تو تم اس دن سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کرنے والے فرد ہو گے البتہ اگر کسی شخص نے اتنی ہی تعداد میں اس کلمے کو یا اس سے زیادہ تعداد میں پڑھا ہو تو اس کا معاملہ مختلف ہے اور تم بکثرت یہ کلمات پڑھو۔

"سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الٰہ الا اللہ، لاحول ولاقوۃ الا باللہ"

یہ سید الاستغفار ہیں اور یہ گناہوں کو مٹا دینے والے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یہ جنت کو لازم کر دینے والے ہیں"

یہ روایت امام بزار نے جابر جعفی سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

2415 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اكبر كتب لَهٗ بِكُل حرف عشر حَسَنَات

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ کلمات پڑھے: سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر تو ہر ایک حرف کے عوض میں دس نیکیاں اس کے لئے نوٹ کی جاتی ہیں''

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں حرج نہیں ہے۔

2416 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اكبر وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلی الْعَظِيْمِ قَالَ اللّٰه اسلم عَبدِی واستسلم

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

''سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الابا اللہ العلی العظیم۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے تسلیم کیا اور نیکی کی۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2417 - وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا مررتم برياض الْجَنَّة فارتعوا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رياض الْجَنَّة قَالَ الْمَسَاجِد قلت وَمَا الرتع قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اكبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِی وَقَالَ حَدِيْث غَرِيْب

قَالَ الْحَافِظ وَهُوَ مَعَ غرابته حسن الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم لوگ جنت کے باغات کے پاس سے گزرو تو کچھ کھا پی لیا کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! جنت کے باغات کون سے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مساجد میں نے عرض کی: کھانے پینے سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر (پڑھ لینا)''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے

حافظ فرماتے ہیں: یہ غریب ہونے کے باوجود سند کے اعتبار سے حسن ہے۔

2418 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّل من یدعی اِلَی الْجَنَّة الَّذِیْنَ یحْمَدُونَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِی السَّرَّاء وَالضَّرَّاء

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الثَّلاثَة بِاَسانید اَحدهَا حسن وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلَی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کی طرف سب سے پہلے ان لوگوں کو بلایا جائے گا جو تنگی اور آسانی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کیا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے امام بزار نے اور امام طبرانی نے اپنی تینوں کتابوں میں مختلف اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند حسن ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2419 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ التانی من اللّٰہ والعجلة من الشَّیْطَان وَمَا اَحَد اَکثر معاذیر من اللّٰہ وَمَا من شَیْءٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہ من الْحَمد

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آرام سے کام کرنا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے' اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے' اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اور کوئی معذرت قبول نہیں کرتا' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک حمد سے زیادہ پسندیدہ اور کوئی چیز نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

2420 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَنعم اللّٰہ علی عبد من نعْمَة فَقَالَ الْحَمْدُ للّٰہِ اِلَّا ادّی شکرها فَاِن قَالَهَا ثَانِیًا جدد اللّٰہ لَہٗ ثَوَابهَا فَاِن قَالَهَا الثَّالِثَة غفر اللّٰہ لَہٗ ذنُوْبه

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِیْ اِسْنَادهٖ عبد الرَّحْمٰن بن قیس اَبُوْ مُعَاوِیَة الزَّعْفَرَانِیْ واهی الْحَدِیْثِ وَهٰذَا الْحَدِیْثِ مِمَّا اُنکر عَلَیْہِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ بندے پر جب کوئی نعمت کرتا ہے' اور بندہ الحمد للہ کہتا ہے' تو بندہ اس نعمت کا شکر ادا کر دیتا ہے' اور اگر بندہ دوبارہ الحمد للہ کہتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کا اسے مزید ثواب عطا کرتا ہے اگر آدمی تیسری مرتبہ بھی الحمد للہ کہے' تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

حافظ بیان کرتے ہیں، اس کی سند میں عبدالرحمٰن بن قیس ابومعاویہ زعفرانی نامی راوی ہے جو واہی الحدیث ہے اور یہ حدیث وہ ہے جس کو منکر قرار دیا گیا ہے۔

2421 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انعم الله عَزَّ وَجَلَّ على عبد نعْمَة فَحمدَ الله عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهَا اِلَّا كَانَ ذٰلِكَ افضل من تِلْكَ النِّعْمَة وَان عظمت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْه نكَارَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب بھی اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کوئی نعمت عطا کرے اور وہ بندہ اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے تو یہ اس نعمت سے بھی زیادہ فضیلت رکھتا ہے خواہ وہ نعمت کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

2422 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل كَلَام لَا يبْدَأ فِيْهِ بِالْحَمْد لله فَهُوَ اَجْذم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيّ وَابن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا انَّهُمَا قَالَا كل اَمر ذِيْ بَال لَا يبْدَأ فِيْهِ بِحَمْد الله فَهُوَ اقطع

قَالَ الْحَافِظ وَفِي الْبَاب بعده اَحَادِيْث فِي الْحَمد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر وہ کلام جس کے آغاز میں الحمدللہ نہ پڑھی جائے وہ نامکمل ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے تاہم ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"ہر وہ اہم کام جس کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان نہ کی جائے وہ نامکمل ہوتا ہے"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد والے باب میں بھی ایسی حدیثیں آئیں گی جو حمد کے بارے میں ہیں۔

2422-سنن أبي داود' كتاب الأدب' باب الهدي في الكلام' حديث: 4221' صحيح ابن حبان' ذكر الإخبار عما يجب على المرء من ابتداء الحمد لله جل' حديث: 1' سنن ابن ماجه' كتاب النكاح' باب خطبة النكاح' حديث: 1890' مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الأدب' ما قالوا فيما ينبغي أن يبدأ به من الكلام' حديث: 26141' السنن الكبرى للنسائي' كتاب عمل اليوم والليلة' ما يستفتح من الكلام عند الحاجة' حديث: 9953' سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' حديث: 758' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الجمعة' جماع أبواب آداب الخطبة' باب ما يستدل به على وجوب التحميد في خطبة الجمعة' حديث: 5381' معجم ابن الأعرابي' حديث: 354' شعب الإيمان للبيهقي' الثالث والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب في تحميد نعم الله' حديث: 4190

8 - التَّرْغِيْب فِيْ جَوَامِع من التَّسْبِيح والتحميد والتهليل وَالتَّكْبِيْر

تسبیح، حمد، تہلیل اور تکبیر کے بارے میں جامع کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات

2423 - عَن جوَيْرِية رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج من عِنْدهَا ثُمَّ رَجَعَ بعد اَن اَضحى وَهِي جالسة فَقَالَ مَا زلت على الْحَال الَّتِيْ فارقتك عَلَيْهَا قَالَت نعم قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد قلت بعْدك اَربع كَلِمَات ثَلَاث مَرَّات لَو وزنت بِمَا قلت مُنْذُ الْيَوْم لوزنتهن سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِه عدد خلقه ورضاء نَفْسه وزنة عَرْشه ومداد كَلِمَاته

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لمُسْلِم: سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد خلقه سُبْحَانَ اللّٰهِ رِضَاء نَفْسه سُبْحَانَ اللّٰهِ زنة عَرْشه سُبْحَانَ اللّٰهِ مداد كَلِمَاته

زَاد النَّسَائِيّ فِيْ آخِره: وَالْحَمْد لله كَذَلِك

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا اِلٰه اِلَّا الله وَالله اكبر عدد خلقه ورضاء نَفْسه وزنة عَرْشه ومداد كَلِمَاته

وَلَفظ التِّرْمِذِيّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر عَلَيْهَا وَهِي فِي الْمَسْجِد ثُمَّ مر بهَا وَهِي فِي الْمَسْجِد قريب نصف النَّهَار فَقَالَ مَا زلت على حالك فَقَالَت نَعَمْ فَقَالَ أعلمك كَلِمَات تقولينها سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد خلقه سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد خلقه سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد خلقه ثَلَاث مَرَّات سُبْحَانَ اللّٰهِ رضَا نَفْسه سُبْحَانَ اللّٰهِ رضَا نَفْسه سُبْحَانَ اللّٰهِ رضَا نَفْسه ثَلَاث مَرَّات وَذكر زنة عَرْشه ومداد كَلِمَاته ثَلَاثًا ثَلَاثًا

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي تكْرَار كل وَاحِدَةٍ وَّاحِدَةٍ ثَلَاثًا اَيضا

❀❀ سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں سے تشریف لے گئے' پھر دن چڑھنے کے بعد تشریف لائے' تو وہ خاتون بیٹھی ہوئی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میں تمہارے یہاں سے گیا تھا' تو تم اس وقت سے مسلسل اسی حالت میں ہو؟ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے چار کلمات تین مرتبہ پڑھے تھے' تم نے آج کے دن میں' جو کچھ بھی پڑھا ہے' اگر ان کلمات کا وزن میرے پڑھے ہوئے کلمات کے ساتھ کیا جائے' تو یہ ان سے وزنی ہوں گے (میں نے جو کلمات پڑھے تھے' وہ یہ ہیں:)

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی اور اس کی حمد بیان کرتا ہوں' جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو' اس کی ذات کی رضا جتنی ہو' اس کے عرش کے وزن جتنی ہو' اور اس کے کلمات کی سیاہی جتنی ہو''

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں' جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو' میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں' جو اس کی

ذات کی رضامندی جتنی ہو' میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں' جو اس کے عرش کے وزن جتنی ہو' میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتا ہوں' جو اس کے کلمات کی سیاہی جتنی ہو"

امام نسائی نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "الحمدللہ بھی اسی طرح پڑھا جائے"

امام نسائی کی ایک روایت میں اس طرح الفاظ ہیں:

"میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو اس کی حمد کے ہمراہ ہو' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے (میں ان سب باتوں کا اعتراف کرتا ہوں) جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی' اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق' اس کے عرش کے وزن جتنی اور اس کے کلمات کی سیاہی جتنی ہو"

امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ اس خاتون کے پاس سے گزرے' وہ اس وقت جائے نماز پر موجود تھیں' پھر نبی اکرم ﷺ اس خاتون کے پاس سے گزرے' تو وہ اس وقت بھی جائے نماز پر موجود تھیں' یہ نصف النہار کے وقت کی بات ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مسلسل اسی حالت میں ہو؟ اس خاتون نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں کچھ کلمات کی تعلیم دیتا ہوں تم انہیں پڑھو:

"میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں' جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں' جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو"

انہیں تین مرتبہ پڑھنا ہے' پھر یہ پڑھنا ہے:

"میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں' جو اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق ہو' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں' جو اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق ہو' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں' جو اس کی ذات کی رضامندی کے مطابق ہو"

یہ تین مرتبہ پڑھنا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کو بھی تین' تین مرتبہ پڑھنے کا ذکر کیا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "ہر ایک کلمے کو تین مرتبہ تکرار کے ساتھ پڑھنا ہے"۔

نَوْعٌ آخَرُ

(وظیفے کے کلمات کی) ایک اور قسم

2424 - عَنْ عَائِشَةَ بنت سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ عَن اَبِیهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه دخل مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على امْرَاَة وَبَيْن يَدَيهَا نوى اَوْ حَصى تسبح بِهِ فَقَالَ اُخبرك بِمَا هُوَ ايسر عَلَيْك من هٰذَا اَوْ افضل

فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا خلق فِى السَّمَاء سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا خلق فِى الْاَرْض سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا بَيْن ذٰلِكَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا هُوَ خَالق وَاللّٰه اكبر مثل ذٰلِكَ وَالْحَمْد للّٰه مثل ذٰلِكَ وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه مثل ذٰلِكَ وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ مثل ذٰلِك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ من حَدِيْثِ سعد وَالنَّسَائِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ سیّدہ عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہا اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک خاتون کے ہاں گئے' اس خاتون کے سامنے گٹھلیاں' یا کنکریاں پڑی ہوئی تھیں' جن پر وہ خاتون تسبیح پڑھ رہی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں' اس چیز کے بارے میں بتاتا ہوں' جو تمہارے لئے اس سے زیادہ آسان ہو اور اس سے زیادہ فضیلت والی ہو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات پڑھے:

''میں اللہ تعالیٰ کی ذات کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد کے مطابق ہو' جو اس نے آسمان میں پیدا کی ہیں میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد جتنی ہو جنہیں' اس نے زمین میں پیدا کیا ہے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد جتنی ہو جو زمین اور آسمان کے درمیان ہیں میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ان چیزوں کی تعداد کے مطابق ہو جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنا ہے''۔

پھر ''اللہ اکبر'' بھی اسی طرح پڑھنا ہے ''الحمد للہ'' بھی اسی طرح پڑھنا ہے ''لا الٰہ الا اللہ'' بھی اسی طرح پڑھنا ہے' اور ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' بھی اس کی مانند پڑھنا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2425 - وروى التِّرْمِذِىّ وَالْحَاكِم اَيْضًا عَن صَفِيَّة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا وَبَيْن يَدَيْهَا اَرْبَعَة آلَاف نواة تسبح بِهن فَقَالَ اَلا اعلمك بِاَكْثَرَ مِمَّا سبحت بِه فَقَالَت بَلٰى عَلمنِىْ فَقَالَ قولى سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد خلقه

وَقَالَ الْحَاكِم قولى سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا خلق من شَىْءٍ وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه من حَدِيْثِ صَفِيَّة اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه من حَدِيْثِ هَاشم بن سعيد الْكُوفِىْ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمَعْرُوْف

❀❀ امام ترمذی اور امام حاکم نے' سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ان کے ہاں تشریف لائے' تو اس خاتون کے سامنے چار ہزار گٹھلیاں پڑی ہوئی تھیں' جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں؟ جن کے ذریعے تم زیادہ تعداد میں' اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو' اس خاتون نے عرض

کی جی ہاں! آپ مجھے ان کی تعلیم دیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں' جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو''

یہاں امام حاکم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تم یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں' جو ان چیزوں کی تعداد جتنی ہو' جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے''۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے طور پر' ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں' جو ہاشم بن سعید کوفی کے حوالے سے منقول ہے' اور اس راوی کی نقل کردہ سند معروف نہیں ہے۔

نوع آخر

(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم

2426 - عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَآنِیْ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا احرك شفتی فَقَالَ لی بِاَیِّ شَیْءٍ تحرّك شفتیك یَا اَبَا اُمَامَةَ فَقُلْتُ اذكر اللّٰه یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَلا اُخبرك بِاَكْثَرَ وَافضل من ذكرك بِاللَّیْلِ وَالنَّهَار قلْت بَلٰی یَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ تَقول سُبْحَانَ الله عدد مَا خلق سُبْحَانَ اللّٰهِ ملْء مَا خلق سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا فِی الْاَرْض سُبْحَانَ اللّٰهِ ملْء مَا فِی الْاَرْض وَالسَّمَاء سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد مَا اُحصی كِتَابه سُبْحَانَ اللّٰهِ ملْء مَا احصی كِتَابه سُبْحَانَ اللّٰهِ عدد كل شَیْءٍ سُبْحَانَ اللّٰهِ ملْء كل شَیْءٍ الْحَمْدُ للّٰهِ عدد مَا خلق وَالْحَمْد لله ملْء مَا خلق وَالْحَمْد لله عدد مَا فِی الْاَرْض وَالسَّمَاء وَالْحَمْد لله ملْء مَا فِی الْاَرْض وَالسَّمَاء وَالْحَمْد لله عدد مَا اُحصی كِتَابه وَالْحَمْد لله ملْء مَا اُحصی كِتَابه وَالْحَمْد لله عدد كل شَیْءٍ وَّالْحَمْد لله ملْء كل شَیْءٍ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَاللَّفْظ لَهٗ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا بِاخْتِصَار وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَیْنِ اَحدهمَا حسن وَلَفْظه قَالَ اَفلا اُخبرك بِشَیْءٍ اِذا قلته ثُمَّ دأبت اللَّیْل وَالنَّهَار لم تبلغه قلت بلٰی قَالَ تَقول الْحَمْدُ للّٰهِ عدد مَا اُحصی كِتَابه وَالْحَمْد لله ملْء مَا اُحصی كِتَابه وَالْحَمْد لله عدد مَا اُحصی خلقه وَالْحَمْد لله ملْء مَا فِیْ خلقه وَالْحَمْد لله ملْء سمواته وارضه وَالْحَمْد لله عدد كل شَیْءٍ وَّالْحَمْد لله علی كل شَیْءٍ وتسبح مثل ذٰلِكَ وتكبر مثل ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ملاحظہ فرمایا کہ میں اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہا تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوامامہ! تم اپنے ہونٹوں کو کس چیز کے حوالے سے حرکت دے رہے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے رات اور دن میں کیے جانے

والے تمام اذکار سے زیادہ اور زیادہ فضیلت والے ذکر کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جوان چیزوں کی تعداد جتنی ہو' جنہیں اس نے پیدا کیا ہے' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جوان چیزوں کو بھر دے' جنہیں اس نے پیدا کیا ہے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جوان چیزوں کی تعداد جتنی ہو' جو زمین میں ہیں' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو زمین اور آسمان میں موجود چیزوں کو بھر دے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جوان چیزوں کی تعداد جتنی ہو' جتنی چیزیں اس کی کتاب میں مذکور ہیں' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو اس چیز کو بھر دے جس کا اس کی کتاب میں ذکر ہوا ہے' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو ہر چیز کی تعداد جتنی ہو' میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں' جو ہر چیز کو بھر دے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص' جو اتنی تعداد میں ہو' جتنی چیزوں کو اس نے پیدا کیا ہے' اور ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو اس چیز کو بھر دے' جسے اس نے پیدا کیا ہے' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جوان چیزوں کی تعداد جتنی ہو' جو آسمان اور زمین میں ہیں' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو آسمان اور زمین میں موجود چیزوں کو بھر دے' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو اتنی تعداد میں ہو جتنی چیزیں اس کی کتاب میں مذکور ہیں' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جوان چیزوں کو بھر دے جن کا ذکر اس کی کتاب میں ہے' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ہر چیز کی تعداد جتنی ہو اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو ہر چیز کو بھر دے''

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ابو دنیا نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام طبرانی نے یہ روایت دو اسانید کے ہمراہ نقل کی ہے جن میں سے ایک سند حسن ہے' اور اس کے الفاظ یہ ہیں:

''کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جب تم اسے پڑھ لو گے' تو پھر رات اور دن بھی گزر جائے تو بھی تم اس تک نہیں پہنچ سکو گے میں نے عرض کی جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جو اتنی تعداد میں ہو جتنی چیزیں اس کی کتاب میں شمار کی گئی ہیں' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جوان چیزوں کو بھر دے جنہیں' اس کی کتاب میں شمار کیا گیا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جو اتنی تعداد میں ہو جو اس کی مخلوق کی تعداد ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جو اس کی مخلوق میں موجود چیزوں کو بھر دے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جو اس کے آسمانوں اور اس کی زمین کو بھر دے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص ہے جو ہر چیز کی تعداد جتنی ہو اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے مخصوص

ہے جو ہر چیز کے حوالے سے ہو"
اس کے بعد تم سبحان اللہ اور اللہ اکبر بھی اس کی مانند کہو۔

نَوْعٌ آخَرُ

(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم

2427 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدثهمْ اَن عبدا من عباد اللّٰه قَالَ يَا رب لَك الْحَمد كَمَا يَنْبَغِي لجلال وَجهك ولعظيم سلطانك فعضلت بالملكين فَلَمْ يدريا كَيفَ يكتبها فصعدا اِلَى السَّمَاء فَقَالَا يَا رَبنَا اِن عَبدك قد قَالَ مقَالَة لَا نَدْرِي كَيفَ نكتبها قَالَ اللّٰه وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبده مَاذَا قَالَ عَبدِي قَالَا يَا رب اِنَّهُ قد قَالَ يَا رب لَك الْحَمد كَمَا يَنْبَغِي لجلال وَجهك ولعظيم سلطانك فَقَالَ اللّٰه لَهما اكتباها كَمَا قَالَ عَبدِي حَتّٰى يلقانى فأجزيه بهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَاِسْنَادُهُ مُتَّصِل وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا انه لَا يحضرنى الْان فِيْ صَدَقَة بن بشير مولى العمريين جرح وَلَا عَدَالَة

عضلت بالملكين بتَشْدِيد الضَّاد الْمُعْجَمَة اَى اشتدت عَلَيْهِمَا وعظمت واستغلق عَلَيْهِمَا مَعْنَاهَا

نوع آخر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بتایا: اللہ تعالیٰ کے ایک بندے نے یہ کلمات پڑھے:

"اے میرے پروردگار! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے جو تیری ذات کے جلال اور تیری بادشاہی کی عظمت کے لیے مناسب ہو"۔

تو فرشتے الجھن کا شکار ہو گئے' انہیں یہ سمجھ نہیں آئی کہ وہ ان کلمات کو کیسے لکھیں؟ پھر وہ آسمان کی طرف بلند ہوئے' اور بولے: اے ہمارے پروردگار! تیرے بندے نے ایک کلمہ پڑھا ہے' ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم اسے کیسے لکھیں؟ تو اللہ تعالیٰ جو زیادہ بہتر جانتا ہے کہ اس کے بندے نے کیا پڑھا ہے' اس نے فرمایا: میرے بندے نے کیا پڑھا ہے' تو وہ دونوں فرشتوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار! اس نے یہ پڑھا ہے:

"اے میرے پروردگار! حمد' تیرے ہی لئے مخصوص ہے' جو کہ تیری ذات کے جلال اور تیری بادشاہی کی عظمت کے مشابہ ہو"

تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا: تم دونوں ان کلمات کو اسی طرح نوٹ کر لو' جس طرح میرے بندے نے کہے ہیں' جب وہ میری بارگاہ میں حاضر ہو گا' تو میں خود اس کو ان کی جزا دوں گا"

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کی سند متصل ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں' البتہ اس وقت مجھے صدقہ بن بشیر نامی راوی کے بارے میں جرح یا تعدیل کے بارے میں کچھ یاد نہیں ہے' یہ وہ شخص ہے' جو عمریوں کا غلام ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''عضلت بالملکین'' میں 'ض' پر شد ہے' اس سے مراد ہے' وہ ان دونوں کے لئے مشقت کا باعث بنے اور ان دونوں نے اسے بڑا سمجھا اور انہوں نے اس کے مفہوم کو مشکل سمجھا۔

نوع آخر
(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم

2428 - رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَیْضًا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رب الْعَالمین حمدا طیبا مُبَارَکًا فِیْهِ علی کل حَال حمدا یوافی نعمه ویکافیء مزیده ثَلَاث مَرَّات فَتَقُوْلُ الْحفظَة رَبنَا لَا نحسن کنه مَا قدسك عَبدك هٰذَا وحمدك وَمَا نَدْرِی کَیفَ نَکْتُبهُ فَیُوحِی اللّٰه اِلَیْهِمْ اَن اکتبوه کَمَا قَالَ عَبدِی

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ فِی الضُّعَفَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص یہ پڑھتا ہے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ایسی حمد جو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو اور وہ حمد ہر حال میں ہو' وہ ایسی حمد ہو جو اس کی نعمتوں کی جتنی ہو اور مزید کا بدل بنے''

جو شخص تین مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیتا ہے' تو حفاظت کرنے والے فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار تیرے بندے نے جو تیری پاکی بیان کی ہے ہم اس کی حقیقت کو اچھی طرح نوٹ نہیں کر سکتے ہیں' اس نے جو تیری حمد بیان کی ہے ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ ہم کیسے نوٹ کریں' تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی کرتا ہے کہ تم اسے اسی طرح نوٹ کرو جس طرح میرے بندے نے کہا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے کتاب الضعفاء میں نقل کی ہے۔

نوع آخر
(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم

2429 - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اُبَیّ بن کَعْب لأدخلن الْمَسْجِد فلأصلین و لأحمدن اللّٰه بِمَحَامِد لم یحمده بهَا اَحَد فَلَمَّا صلی وَجلسَ لیحمد اللّٰه ویثنی عَلَیْهِ فَاِذَا هُوَ بِصَوْت عَال من خَلفه یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد کُله وَلَك الْملك کُله وبیدك الْخَیْر کُله وَاِلَیْك یرجع الْاَمر کُله عَلَانِیَته وسره لَك الْحَمد اِنَّك علی کل شَیْءٍ قدیر اغْفِر لی مَا مضی من ذُنُوْبِی واعصمنی فِیْمَا بَقِی من عمری وارزقنی أعمالا

زاكية ترضى بها عنى وتب علىّ فاتى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقص عَلَيْهِ فَقَالَ ذَاك جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلَام

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا فِىْ كتاب الذّكر وَلَمْ يسم تابعيه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ آج میں ضرور مسجد میں داخل ہو کر نماز ادا کروں گا' اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد بیان کروں گا کہ ان کلمات کے مطابق کسی نے اس کی حمد بیان نہیں کی ہوگی جب وہ نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھے تا کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کریں تو ان کے پیچھے سے کسی نے بلند آواز میں یہ کلمات پڑھے:

''اے اللہ! ہر طرح کی حمد ساری کی ساری تیرے لئے مخصوص ہے بادشاہی ساری کی ساری تیرے ہی لئے مخصوص ہے بھلائی ساری کی ساری تیرے ہی دست قدرت میں ہے تمام امور تیری ہی طرف لوٹتے ہیں خواہ اعلانیہ ہوں یا پوشیدہ ہوں ہر طرح کی حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے میرے جتنے بھی گناہ گزر چکے ہیں تو ان کے حوالے سے میری مغفرت کر دے اور جو میری عمر باقی رہ گئی ہے' تو اس میں مجھے گناہوں سے محفوظ رکھنا اور مجھے پاکیزہ اعمال کی توفیق نصیب کرنا' جن کی وجہ سے تو مجھ سے راضی ہو جائے اور تو میری توبہ قبول کرنا''

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ بیان کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے''

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے کتاب الذکر میں نقل کی ہے' اس روایت کی سند میں موجود تابعی کا نام ذکر نہیں کیا۔

2430 - وَعَنْ مُصعب بن سعد عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَعْرَابِيًا قَالَ للنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلمنِىْ دُعَاء لَعَلَّ اللّٰه اَن يَنْفَعنِىْ بِهِ قَالَ قل اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد كُله وَاِلَيْك يرجع الْاَمر كُله

رَوَاهُ الْبَيْهَقِىّ من رِوَايَةِ اَبِىْ بلج واسْمه يحيى بن سليم اَوْ ابْن اَبِىْ سليم

❀❀ مصعب بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی آپ مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! ہر قسم کی ساری' حمد تیرے ہی لئے مخصوص اور تمام امور تیری ہی طرف لوٹتے ہیں''

یہ روایت امام بیہقی نے' ابو بلج سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کا نام یحییٰ بن سلیم یا شاید یحییٰ بن ابو سلیم ہے۔

2431 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ للنَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الدُّعَاء خير اَدْعُو بِهِ فِىْ صَلَاتِى قَالَ نزل جِبْرَائِيل عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فَقَالَ اِن خير الدُّعَاء اَن تَقول فِى الصَّلَاة اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد كُله وَلَك الْملك كُله وَلَك الْخلق كُله وَاِلَيْك يرجع الْاَمر كُله اَسْاَلك من الْخَيْر

كُله وَاَعُوْذ بك من الشَّرّ كُله–رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيضا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کون سی دعا زیادہ بہتر ہے جسے میں اپنی نماز میں مانگوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ سب سے بہترین دعا یہ ہے: آپ نماز میں یہ پڑھیں:

''اے اللہ! ہر قسم کی ساری کی ساری حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے بادشاہی تیرے ہی لئے مخصوص ہے تمام مخلوق تیری ملکیت ہے تمام امور تیری ہی طرف لوٹتے ہیں میں تجھ سے ہر قسم کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں ہر قسم کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

یہ روایت بھی امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

نوع آخر
(تسبیح کی) ایک اور قسم

2432 - رُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ تواضع كل شَیْءٍ لعظمته وَالْحَمْد للّٰه الَّذِیْ ذل كل شَیْءٍ لعزته وَالْحَمْد للّٰه الَّذِیْ خضع كل شَیْءٍ لملكه وَالْحَمْد للّٰه الَّذِیْ استسلم كل شَیْءٍ لقدرته فَقَالَهَا يطْلب بهَا مَا عِنْد اللّٰه كتب اللّٰه لَهُ بهَا ألف حَسَنَة وَرفع لَهُ بهَا ألف دَرَجَة وو كل بِهِ سَبْعُوْنَ الف ملك يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهُ اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس کی عظمت کے سامنے ہر چیز نے تواضع اختیار کی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس کے غلبے کے سامنے ہر چیز پست ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس کی بادشاہی کے سامنے ہر چیز نے سر جھکایا ہوا ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس کی قدرت کے سامنے ہر چیز نے خود کو پیش کیا ہوا ہے''۔

اور وہ شخص یہ کلمات اللہ تعالیٰ کے پاس موجود اجر و ثواب کی نیت سے پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اس کلمے کے عوض میں ایک ہزار نیکیاں نوٹ کرتا ہے' اور اس کی وجہ سے اس کے ایک ہزار درجات بلند کرتا ہے' اور ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لئے مقرر کر دیتا ہے جو قیامت کے دن تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

نوع آخر

(تسبیح کی) ایک اور قسم

2433 - عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رجل عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حمدا كثيرا طيبا مُبَارَكًا فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صَاحب الْكَلِمَة فَسكت الرجل وَرَاى انه قد هجم من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على شَيْءٍ يكرههُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من هُوَ فَإِنَّهُ لم يقل إِلَّا صَوَابا فَقَالَ الرجل انا قلتهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْجُو بهَا الْخَيْر فَقَالَ وَالَّذِىْ نَفسِىْ بِيَدِهٖ لقد رَاَيْت ثَلَاثَة عشر ملكا يبتدرُوْنَ كلمتك اَيهمْ يرفعها إِلَى اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے یہ کلمات پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ایسی حمد' جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کلمات کو پڑھنے والا شخص کون ہے' تو وہ شخص خاموش رہا وہ یہ سمجھا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر ناگواری کا اظہار کریں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کون ہے' اس نے درست بات کہی ہے' تو اس شخص نے کہا: میں نے یہ کلمات پڑھے ہیں یارسول اللہ! اور میں نے ان کے ذریعے بھلائی کی امید رکھی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں نے تیرہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ تمہارے کلمات کی طرف لپک کر آئے کہ ان میں کون ان کلمات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے کے جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

2434 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت مَعَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسا فِی الْحلقَة اِذْ جَاءَ رجل فَسلم على النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَوْم فَقَالَ السَّلَام عَلَيْكُمْ وَرَحْمَة اللّٰه فَرد النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَام وَرَحْمَة اللّٰه وَبَرَكَاته فَلَمَّا جلس الرجل قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حمدا كثيرا طيبا مُبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يحب رَبنَا اَن يحمد وَيَنْبَغِی لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيفَ قلت فَرد عَلَيْهِ كَمَا قَالَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفسِىْ بِيَدِهٖ لقد ابتدرها عشرَة اَمْلَاك كلهم حَرِيص على اَن يَكْتُبهَا فَمَا دروا كَيفَ يكتبونها حَتّٰى رفعوها اِلٰى ذِی الْعِزَّة فَقَالَ اكتبوها كَمَا قَالَ عَبدِی

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَ كَمَا يحب رَبنَا ويرضى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں کے حلقے میں بیٹھا ہوا تھا اسی

دوران ایک شخص آیا اس نے نبی اکرم ﷺ کو اور حاضرین کو سلام کیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم ﷺ نے اسے جواب دیتے ہوئے فرمایا: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جب وہ شخص بیٹھ گیا تو اس نے یہ کلمات پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو اور وہ ایسی ہو کہ جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو کہ اس کی (اس طرح سے) حمد بیان کی جائے اور وہ اس کی شان کے لائق ہو''

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے کیا کلمات پڑھے ہیں' اس نے جو کلمات پڑھے تھے' نبی اکرم ﷺ کے سامنے دہرا دیے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بارہ فرشتے اس کی طرف لپکے تھے وہ سب اس بات کے شدید خواہش مند تھے کہ وہ ان کلمات کو نوٹ کر لیں' لیکن پھر انہیں یہ سمجھ نہیں آئی کہ وہ انہیں کیسے نوٹ کریں؟ یہاں تک کہ وہ ان کلمات کو لے کر رب العزت کی بارگاہ میں پہنچ گئے' تو پروردگار نے فرمایا: تم ان کلمات کو اسی طرح نوٹ کرو' جس طرح میرے بندے نے یہ کہے ہیں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' اسے نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''(وہ حمد ایسی ہو) جس کو ہمارا پروردگار پسند کرے اور اس سے راضی ہو''۔

نوع منه

(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم

2435 - عَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رجل الْحَمْدُ للّٰهِ كثيرا فاعظمها الْملك آن يَكْتُبهَا فراجع فِيهَا ربه عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ اُكْتُبْهَا كَمَا قَالَ عَبدِى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص نے یہ کہا ''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو بہت زیادہ ہو''۔ تو فرشتے کو یہ بات بہت بڑی لگی کہ اس کو نوٹ کرے' اس نے اس بارے میں اپنے پروردگار سے رجوع کیا' تو پروردگار نے فرمایا: تم ان کلمات کو اسی طرح نوٹ کر لو' جس طرح میرے بندے نے یہ پڑھے ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جو محل نظر ہے۔

2436 - وروى اَبُو الشَّيْخ وَابْن حبَان من طَرِيق عَطِيَّة عَنْ اَبِىْ سعيد مَرْفُوْعًا اَيْضًا اِذَا قَالَ الْعَبْد الْحَمْدُ للّٰهِ كثيرا قَالَ اللّٰه تَعَالى اكتبوا لعبدى رَحْمَتى كثيرا

❀❀ ابو شیخ اور ابن حبان نے عطیہ کے حوالے سے' حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ ''مرفوع'' حدیث نقل کی

ہے

''جب بندہ الحمد للہ کثیرا پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے میری بہت سی رحمت کو نوٹ کرلو''

نوع آخر

(تسبیح کے کلمات کی) ایک اور قسم

2437 - عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نزل عَلَيْهِ جِبْرَائِيل عَلَيْهِ السَّلام فَقَالَ يَا مُحَمَّد اِذا سرك اَن تعبد اللّٰه لَيْلَة حق عِبَادَته اَوْ يَوْمًا فَقل اللّٰهُمَّ لَك الْحَمد حمدا كثيرا خَالِدا مَعَ خلودك وَلَك الْحَمد حمدا لَا مُنْتَهى لَهُ دون علمك وَلَك الْحَمد حمدا لَا مُنْتَهى لَهُ دون مشيتك وَلَك الْحَمد حمدا لَا آخر لقائله اِلَّا رضاك

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ لم اكتبه اِلَّا هٰكَذَا وَفِيْه انْقِطَاع بَيْن عَلِيّ وَمَنْ دونه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ کو یہ بات پسند آئے کہ آپ رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کریں جیسے اس کی عبادت کا حق ہے یا دن کے وقت اس طرح عبادت کریں تو یہ کلمات اس طرح پڑھیں:

''اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو اور تیرے ہمیشہ رہنے کے ہمراہ ہمیشہ رہے اور تیرے لئے ایسی حمد مخصوص ہے جو ایسی حمد ہو کہ جس کی انتہاء تیرے علم کے علاوہ نہ ہو اور تیرے لئے ایسی حمد مخصوص ہے جو ایسی حمد ہو کہ تیری مشیت کے علاوہ اس کی اور کوئی انتہاء نہ ہو اور تیرے لئے ایسی حمد مخصوص ہے جو ایسی حمد ہو کہ اس کو پڑھنے والے کے لئے تیری رضامندی کے علاوہ اور کوئی نتیجہ نہ ہو''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کو اسی طرح نوٹ کیا اور اس میں انقطاع پایا جاتا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور بعد کے راوی کے درمیان ہے۔

9 - التَّرْغِيْب فِيْ قَول لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ

قَالَ المملي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قد تقدم قَرِيبًا فِيْ اَحَادِيْث كَثِيْرَة ذكر لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه مِنْهَا حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْث اُم هانىء وَحَدِيْث اَبِيْ سعيد وَحَدِيْث عبد اللّٰه بن عَمْرو وَحَدِيْث اَبِي الْمُنْذر وَغَيْرِهَا فاغنى قربهَا عَن اِعَادَتهَا

باب. لاحول ولاقوۃ الاباللہ کے پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے ایسی بہت سی احادیث گزر چکی ہیں جن میں لاحول ولاقوۃ الاباللہ کا ذکر ہوا ہے۔

ان احادیث میں سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے حضرت ابوالمنذر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے اور اس کے علاوہ دیگر احادیث بھی ہیں اور یہ کچھ پہلے گزری ہیں اس لئے ان کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے

2438 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ قل لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا کنز من کنوز الْجَنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2439 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اکثر من قَول لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلی الْعَظِیْم فَاِنَّهَا من کنز الْجنَّة

قَالَ مَکْحُوْل فَمَنْ قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا ملْجا من اللّٰه اِلَّا اِلَیْهِ کشف اللّٰه عَنْهُ سَبْعِیْنَ بَابا من الضّر أدناهن الْفقر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُهٗ لَیْسَ بِمُتَّصِل

مَکْحُوْل لم یسمع من اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالْبَزَّار مطولا ورفعا: وَلَا ملْجا من اللّٰه اِلَّا اِلَیْهِ

ورواتهما ثِقَات مُحْتَج بهم

وَرَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح وَلَا عِلَّة لَهٗ وَلَفْظِهٖ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اعلمك اَوْ اَلَا ادلك عَلٰی کلمة من تَحت الْعَرْش من کنز الْجَنَّة تَقول لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ فَیَقُوْلُ اللّٰه اسلم عَبدِی واستسلم

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ وَصَحَّحَهَا اَیْضًا قَالَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَلَا ادلك علی کنز من کنوز الْجَنَّة قلت بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تَقول لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا ملْجا وَلَا منجی من اللّٰه اِلَّا اِلَیْهِ–ذکرہ فِیْ حَدِیْث

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کثرت کے ساتھ لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

مکحول بیان کرتے ہیں: جو شخص یہ کلمات پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں جائے پناہ صرف اسی کی ذات ہے''۔

تو اللہ اس سے نقصان کے 70 دروازے دور کردیتا ہے جن میں سے سب سے کمتر غربت ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ایک ایسی حدیث ہے جس کی سند متصل نہیں ہے' کیونکہ مکحول نامی راوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے

امام نسائی اور امام بزار نے اس روایت کو طویل اور "مرفوع" روایت کے طور پر نقل کیا ہے جس میں کلمات ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں جائے پناہ صرف اسی کی ذات ہے"۔

ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں اور ان سے استدلال کیا گیا ہے۔

یہی روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ صحیح ہے' اس میں کوئی علت نہیں ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا میں تمہیں تعلیم نہ دوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کیا میں تمہاری رہنمائی اس کلمے کی طرف نہ کروں جو عرش کے نیچے جنت کے خزانوں میں سے ہے تم یہ پڑھو لاحول ولاقوۃ الا باللہ' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے نے تسلیم کیا اور نیکی کی"۔

انہی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جسے انہوں نے صحیح قرار دیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا' اور اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں جائے پناہ اور جائے نجات صرف اسی کی ذات ہے"۔

انہوں نے اس کا ذکر ایک حدیث میں کیا ہے۔

2440 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ كَانَ دَوَاء من تِسْعَة وَتِسْعين دَاءٍ أيسرها الْهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل فِيْ إِسْنَادُهُ بشر بن رَافع اَبُو الأسباط وَيَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

❀❀ انہی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

"جو شخص لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا ہے' تو یہ ۹۹ بیماریوں کی دوا ہے' جن میں سے سب سے ہلکی (تکلیف) شدید غم ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: بلکہ اس کی سند میں بشر بن رافع ابو اسباط نامی راوی ہے' جس کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

2441 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا ادلك على بَاب

من اَبْوَاب الْجَنَّة قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ اِلَّا اَنه قَالَ اَلا اَدلك على كنز من كنوز الْجنَّة

وَاِسْنَادُهُ صَحِيْح اِنْ شَاءَ اللّٰه فَاِن عَطَاءِ بن السَّائِب ثِقَة وَقد حدث عَنْهُ حَمَّاد بن سَلَمَة قبل اخْتِلَاطه

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کی طرف نہ کروں؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: وہ کون سا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ (پڑھنا ہے)"

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف نہ کروں؟"

اگر اللہ نے چاہا تو اس کی سند بھی صحیح ہوگی' کیونکہ عطاء بن سائب نامی راوی ثقہ ہے' حماد بن سلمہ نے اس کے اختلاط کا شکار ہونے سے پہلے اس کے حوالے احادیث نقل کی ہیں۔

2442 - وَعَنْ قيس بن سعد بن عبَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن اَبَاهُ رَفعه اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدمه

قَالَ فَاتى عَلَيّ نَبِيّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد صليت رَكْعَتَيْنِ فضربنى بِرجلِهِ وَقَالَ اَلا أدلك على بَاب من اَبْوَاب الْجنَّة قلت بلى قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ قیس بن سعد بن عبادہ بیان کرتے ہیں: ان کے والد (حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے' وہ بیان کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے اس وقت دو رکعت ادا کی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں مجھے مارا اور فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (وہ) لاحول ولاقوۃ الاباللہ (پڑھنا ہے)"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2443 - وَعَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَة أسرِي بِه مر على اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فَقَالَ من مَعَك يَا جبْرَائِيل قَالَ هٰذَا مُحَمَّد فَقَالَ لَهُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام يَا مُحَمَّد مر امتك فليكثروا من غراس الْجَنَّة فَاِن تربَتهَا طيبَة وأرضها وَاسِعَة قَالَ وَمَا غراس الْجَنَّة قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَابْن اَبِي الدُّنْيَا وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه

وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا فِی الذکر وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ ابْن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اکثروا من غراس الْجَنَّة فَاِنَّهُ عذب مَاؤُهَا طیب ترابها فَاَکْثرُوا من غراسها قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا غراسها قَالَ مَا شَاءَ اللّٰه لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات معراج کروائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے ہوا' انہوں نے دریافت کیا: اے جبریل! تمہارے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں' تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے حضرت محمد! آپ اپنی امت کو یہ حکم دیں کہ جنت میں بکثرت پودے لگائیں' کیونکہ اس کی مٹی پاکیزہ ہے' اور زمین وسیع ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جنت میں پودے لگانے سے مراد کیا ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: **لاحول ولاقوۃ الاباللہ** پڑھنا''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن ابی دنیا نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب الذکر میں اور امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ جنت میں بکثرت پودے لگاؤ! کیونکہ اس کا پانی میٹھا ہے' اور مٹی پاکیزہ ہے' تو تم لوگ اس میں بکثرت پودے لگاؤ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس میں پودے لگانے سے مراد کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ کلمات پڑھو:)

''جو اللہ نے چاہا (وہی ہوگا) اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''۔

2444 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کنت اَمْشِی خلف النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لی یَا اَبَا ذَر اَلا ادلك علی کنز من کنوز الْجَنَّة قلت بلَی قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَابْن حبَان فِی صَحِیْحِه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چلتا ہوا جارہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض کی جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **لاحول ولاقوۃ الاباللہ** (یہ جنت کا خزانہ ہے)''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن ابودنیا نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2445 - وَرُوِیَ عَن عقبَة بن عَامر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من انعم اللّٰه عَلَیْهِ نِعْمَة فَاَرَادَ بقاء ها فلیکثر من قَول لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه—رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ کوئی نعمت عطا کرے اور وہ اس نعمت کی بقاء کا ارادہ رکھتا ہو تو اسے بکثرت **لاحول ولاقوۃ**

الا باللہ پڑھنا چاہیے"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2446 - وَعَنْ مُحَمَّد بن اِسْحَاق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ مَالك الْاَشْجَعِیّ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسر ابْنی عَوْف فَقَالَ ارسل اِلَیْہِ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرك اَن تکْثر من قَول لَا حول وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَاَتَاہُ الرَّسُول فَاَخْبرہُ فاکب عَوْف یَقُوْلُ لَا حول وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَکَانُوْا قد شدوہ بالقد فَسقط الْقد عَنْہُ فَخَرَجَ فَاِذَا ھُوَ بِنَاقَۃ لَھُمْ فرکبھا فَاَقبل فَاِذَا ھُوَ بسرح الْقَوْم فصاح بھم فاتبع آخرھَا اَولھَا فَلَمْ یفجا اَبَوَیْہِ اِلَّا وَھُوَ یُنَادی بِالْبَابِ فَقَالَ اَبوہُ عَوْف وَرب الْکَعْبَۃ فَقَالَت امہ واسوأتاہ وعَوْف کتیب بالم مَا فِیْہِ من الْقد فَاسْتَبق الْاَب وَالْخَادِم اِلَیْہِ فَاِذَا عَوْف قد مَلأ الفناء اِبِلا فَقص علی اَبِیہ أمره وَأمر الْاِبِل فَاَتی اَبَوْہُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبرہُ بِخَبَر عَوْف وَخبر الْاِبِل فَقَالَ لَہُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اصْنَع بھَا مَا اَحْبَبْت وَمَا کنت صانعا بِاِبلك وَنزل: " وَمَنْ یتق اللّٰہ یَجْعَل لَہُ مخرجا وَیَرْزقہُ من حَیْثُ لَا یحْتَسب وَمَنْ یتوکل علی اللّٰہ فَھُوَ حَسبہ"-الطَّلَاق

رَوَاہُ آدم بن اَبِیْ اِیَاس فِیْ تَفْسِیرہ وَمُحَمّد بن اِسْحَاق لم یدْرك مَالِکًا

❀❀ محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے میرے بیٹے عوف کو قیدی بنالیا گیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو پیغام بھیجو کہ اللہ کے رسول تمہیں یہ حکم دے رہے ہیں کہ تم کثرت کے ساتھ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھو! قاصد ان کے پاس آیا اور انہیں' اس بارے میں بتایا تو عوف نے مسلسل لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنا شروع کر دیا ان لوگوں نے انہیں کسی چیز کے ذریعے باندھا ہوا تھا' تو وہ اس بندش کو کھول کر وہاں سے نکل آئے ان لوگوں کی وہاں ایک اونٹنی کھڑی ہوئی تھی وہ اس پر سوار ہوئے اور واپس آ گئے ان لوگوں نے چیخ کر ان کا پیچھے کرنے کی کوشش کی لیکن حضرت عوف رضی اللہ عنہ اپنے گھر پہنچ گئے گھر کے دروازے پر پہنچ کر انہوں نے پکارا تو ان کے والد نے کہا یہ تو عوف ہے رب کعبہ کی قسم! ان کی والدہ نے کہا: آپ کیسی باتیں کرتے ہیں؟ عوف تو اس وقت بندش میں بندھا ہوا ہوگا' تو ان کے والد اور خادم دروازے کی طرف آئے' تو باہر حضرت عوف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے' اور پورے صحن میں اونٹ موجود تھے' انہوں نے اپنے والد کو پورا واقعہ سنایا' اور اونٹ کا واقعہ سنایا' تو ان کے والد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی صورت حال کے بارے میں اور اونٹوں کے واقعہ کے بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ان اونٹوں کے بارے میں جو چاہو کرو میں تمہارے اونٹوں کے بارے میں کچھ نہیں کروں گا' اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی

"جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے کشادگی پیدا کر دیتا ہے' اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا' اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے' تو وہ اس کے لئے کافی ہوتا ہے"۔

یہ روایت آدم بن ابوایاس نے اپنی تفسیر میں نقل کی ہے' اور ابواسحاق نامی راوی نے حضرت مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

22 - التَّرْغِيْب فِيْ أذكار تقال بِاللَّيْلِ وَالنَّهَار غير مُخْتَصَّة بالصباح والمساء

باب: رات اور دن میں پڑھے جانے والے مختلف اذکار کے بارے میں ترغیبی روایات

جو صبح یا شام کے وقت مخصوص نہیں ہیں

2447 - عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ بالآيتين من آخر سُوْرَة الْبَقَرَة فِيْ لَيْلَة كفتاه

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة كفتاه اَی اَجْزَاَتَاهُ عَن قِيام تِلْكَ اللَّيْلَة وَقِيْلَ كفتاه مَا يكون من الْاٰفَات تِلْكَ اللَّيْلَة وَقِيْلَ كفتاه من كل شَيْطَان فَلَا يقربهُ لَيْلَته وَقِيْلَ مَعْنَاهُ حَسبه بهما فضلا وَاَجرا وَقَالَ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه بَاب ذكر اقل مَا يجزىء من الْقِرَاءَة فِيْ قيام اللَّيْل ثُمَّ ذكره وَهٰذَا ظَاهر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کر لے گا تو یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے نقل کی ہے۔

یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی اس سے مراد یہ ہے کہ اس رات کے نوافل ادا کرنے کے لئے اس کی جگہ کفایت کر جائیں گی ایک قول کے مطابق یہ ہے کہ یہ دونوں اس کے لئے اس رات کی آفات کے مقابلے میں کافی ہوں گی ایک قول کے مطابق یہ دونوں اس کے لئے ہر قسم کے شیطان سے بچنے کے لئے کافی ہوں گی اس رات میں شیطان اس کے پاس نہیں آسکے گا ایک قول کے مطابق اس کا مفہوم یہ ہے کہ فضیلت اور اجر کے اعتبار سے یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں ''باب: رات کے نوافل میں کم از کم کتنی مقدار کفایت کرے گی'' ذکر کیا ہے' اور پھر یہ روایت ذکر کی ہے' اور یہ مفہوم ظاہر ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2448 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ يس فِيْ لَيْلَة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه غفر لَهُ

رَوَاهُ ابْن السّنی وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

2447-صحیح البخاری' کتاب فضائل القرآن' باب فضل سورة البقرة' حدیث: 4727صحیح البخاری' کتاب فضائل القرآن' باب: فی کم یقرأ القرآن' حدیث: 4767مستخرج أبی عوانة' مبتدأ فضائل القرآن' باب الخبر الموجب قراءة القرآن فی شهر' حدیث: 3157مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب صلاة العیدین' باب تعلیم القرآن وفضله' حدیث: 5827السنن الکبری للنسائی' کتاب فضائل القرآن' الآیتان من آخر سورة البقرة' حدیث: 7755السنن الکبری للبیهقی' کتاب الصلاة' جماع أبواب صلاة التطوع' باب: کم یکفی الرجل من قراءة القرآن فی لیلة' حدیث: 4423مسند الحمیدی' أحادیث أبی مسعود الأنصاری رضی الله عنه' حدیث: 439

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے سورۂ یٰسین پڑھ لیتا ہے تو اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن سنی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2449 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ من قَرَاَ عشر آیات فِیْ لَیْلَة لم یکْتب من الغافلین

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت دس آیات کی تلاوت کرلے گا اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوگا''

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2450 - وروی الطَّبَرَانِیّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ عشر آیات فِیْ لَیْلَة لم یکْتب من الغافلین وَمَنْ قَرَاَ مائَة آیَة کتب لَهٗ قنوت لَیْلَة وَمَنْ قَرَاَ مِائَتی آیَة کتب من القانتین وَمَنْ قَرَاَ اَرْبَعمِائَة آیَة کتب من العابدین وَمَنْ قَرَاَ خَمْسمِائَة آیَة کتب من الحافظین وَمَنْ قَرَاَ سِتّمائَة آیَة کتب من الخاشعین وَمَنْ قَرَاَ ثَمَانمِائَة آیَة کتب من المخبتین وَمَنْ قَرَاَ الف آیَة اصبح لَهٗ قِنْطَار وَالْقِنْطَار اَلف وَمِائَتَا اُوقِیَّة وَالْاُوقِیَّة خَیْرٌ مِمَّا بَیْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض اَوْ قَالَ خَیْرٌ مِمَّا طلعت عَلَیْهِ الشَّمْس وَمَنْ قَرَاَ الفی آیَة کَانَ فِی الموجبین

❀❀ امام طبرانی نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص رات کے وقت دس آیات کی تلاوت کرلیتا ہے اس کا شمار غافلین میں نہیں ہوتا جو شخص ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار رات کے وقت نوافل ادا کرنے والے کے طور پر ہوتا ہے جو شخص ایک سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کے لئے رات کے نوافل ادا کرنے کا ثواب نوٹ ہوتا ہے جو شخص دو سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار قانتین میں ہوتا ہے جو شخص چار سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار عابدین میں ہوتا ہے جو شخص پانچ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار حفاظت کرنے والوں میں ہوتا ہے جو شخص چھ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار خشوع رکھنے والوں میں ہوتا ہے جو شخص آٹھ سو آیات کی تلاوت کرتا ہے اس کا شمار ''مخبتین'' میں ہوتا ہے جو شخص ایک ہزار آیات کی تلاوت کرتا ہے تو اس کے لئے ایک قنطار کا اجر ہوتا ہے اور ایک قنطار بارہ سو اوقیہ کا ہوتا ہے اور ان میں سے ایک اوقیہ آسمان اور زمین کے درمیان موجود تمام چیزوں سے زیادہ بہتر ہوتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) ان تمام چیزوں سے بہتر ہوتا ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے اور جو شخص دو ہزار آیات کی تلاوت کرلیتا ہے تو یہ واجب کرنے والی چیزوں میں سے ایک ہے''۔

2451 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَعْجزُ اَحَدُکُمْ اَن یقْرَاَ ثلث الْقُرْآن فِیْ لَیْلَۃ فشق ذٰلِكَ عَلَیْھِمْ وَقَالُوْا اَیُّنَا یُطِیق ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اللّٰہ الْوَاحِد الصَّمد ثلث الْقُرْآن

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ وہ رات کے وقت ایک تہائی قرآن پڑھ لے؟ لوگوں کو یہ بات مشکل محسوس ہوئی تو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2452 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ کل یَوْم مِائَتی مرّۃ قل ھُوَ اللّٰہ اَحَد مُحی عَنْہُ ذنُوْب خمسین سنۃ اِلَّا اَن یکون عَلَیْہِ دین

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ من حَدِیْثٍ ثَابت عَنْ اَنس

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص روزانہ دوسو مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے گا' اس کے پچاس سال کے گناہ مٹا دیے جائیں گے البتہ اگر اس کے ذمہ قرض ہو (تو اس کا حکم مختلف ہوگا)''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ثابت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ یہ روایت غریب ہے۔

2453 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ من قَرَاَ تَبَارَكَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْملك كل لَیْلَۃ مَنعه اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ بِھَا من عَذَاب الْقَبْر وَكُنَّا فِیْ عھد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نسمیھا الْمَانِعَۃ وَاِنَّھَا فِیْ كتاب اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ سُوْرَۃ من قَرَاَ بِھَا فِیْ لَیْلَۃ فَقَدْ اكثر واطاب

رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ جو شخص رات کے وقت روزانہ سورۂ ملک کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے گا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم اس سورت کو ''المانعہ'' (روکنے والی) کا نام دیتے تھے اور یہ اللہ کی کتاب میں موجود ایک سورت ہے' جو شخص رات کے وقت اسے پڑھ لے گا' وہ زیادہ اور عمدہ کام کرے گا''

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2454 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ فِیْ لَیْلَۃ فَمَنْ كَانَ یَرْجُو لِقَاء ربہ فلیعمل عملا صَالحا وَلَا یُشْرك بِعِبَادَۃ ربہ اَحَدًا --الْكَھْف -- كَانَ لَہٗ نور من

عدن أبين إِلٰى مَكَّة حشوه الْمَلَائِكَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا اَن اَبَا فَرْوَة الْاَسدی لم یرو عَنْهُ فِيْمَا أَعْلَمُ غير النَّضر بن شُمَيْل

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت یہ آیت تلاوت کرلے:

''جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کا یقین رکھتا ہوا سے نیک عمل کرنا چاہیے. ور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو اس کا شریک نہیں بنانا چاہیے''

تو یہ چیز اس کے لئے عدن سے لے کر مکہ تک نور بن جائے گی اور فرشتے اسے ڈھانپ لیں گے۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں صرف ابوفروہ اسدی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ میرے علم کے مطابق نضر بن شمیل کے علاوہ اور کسی نے اس سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

2455 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَرَاَ كل لَيْلَة سُوْرَة الْوَاقِعَة لم تصبه فاقة وَفِی المسبحات آيَة كالف آيَة

ذكره رزين فِیْ جَامعه وَلَمْ أره فِیْ شَیْءٍ من الْاُصُوْل وَذكره اَبُو الْقَاسِم الْاَصْبَهَانِیّ فِیْ كِتَابه بِغَيْر إِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص روزانہ رات کے وقت سورۂ واقعہ کی تلاوت کرے گا' اسے فاقہ لاحق نہیں ہوگا' اور مسبحات میں ایک آیت ایسی ہے جو ایک ہزار آیات کی مانند ہے''۔

اس روایت کو رزین نے اپنی ''جامع'' میں نقل کیا ہے' میں نے اصول میں سے کسی کتاب میں اس کو نہیں دیکھا' ابوالقاسم اصبہانی نے اپنی کتاب میں اس کو کسی سند کے بغیر نقل کیا ہے۔

2456 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ سُوْرَة الدُّخان فِیْ لَيْلَة اصبح يسْتَغْفر لَهُ سَبْعُوْنَ الف ملك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالدَّارَقُطْنِیّ

وَفِیْ رِوَايَة للدارقطنی: من قَرَاَ سُوْرَة يس فِیْ لَيْلَة اصبح مغفورا لَهُ وَمَنْ قَرَاَ الدُّخان لَيْلَة الْجُمُعَة اصبح مغفورا لَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص رات کے وقت سورۂ دخان کی تلاوت کرے گا' تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے''

یہ روایت امام ترمذی اور امام دارقطنی نے نقل کی ہے' امام دارقطنی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں

"جو شخص رات کے وقت سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے گا تو اگلے دن وہ مغفرت یافتہ ہوگا' اور جو شخص شب جمعہ میں سورۂ دخان کی تلاوت کرے گا تو اگلے دن وہ مغفرت یافتہ ہوگا"

2457 - وَعَنْ اَبِی الْمُنْذِر الْجُهَنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ اَفْضَل الْکَلَام قَالَ یَا اَبَا الْمُنْذِر قل لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد یحیی وَیُمِیت بِیَدِهِ الْخَیْر وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر مائَة مرّة فِیْ یَوْم فَاِنَّك یَوْمَئِذٍ اَفضل النَّاس عملا اِلَّا من قَالَ مثل مَا قلت

الْحَدِیْث رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَایَة جَابر الْجعْفِیّ

❀❀ حضرت ابوالمنذر رجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے سب سے زیادہ فضیلت والے کلام کی تعلیم دیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوالمنذر! تم یہ پڑھو:

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے وہ موت دیتا ہے' اس کے دست قدرت میں بھلائی ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے"۔

تم روزانہ ایک سو مرتبہ اس کلمے کو پڑھ لو تو یہ اس دن میں کیا جانے والا سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہوگا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو تمہارے پڑھے ہوئے کی مانند پڑھ لے" ... الحدیث۔

یہ روایت امام بزار نے جابر جعفی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2458 - وَرُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ مائَة مرّة فِیْ کل یَوْم لم یصبهُ فقر اَبَدًا

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا عَن اَسد بن وَدَاعَة عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اسدا

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھ لے گا تو اسے کبھی بھی فقر لاحق نہیں ہوگا"

یہ روایت امام ابودنیا نے اسد بن وداعہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے' اسد کے علاوہ باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

2459 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شریك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر فِیْ یَوْم مائَة مرّة کَانَت لَهُ عدل عشر رِقَاب وکتبت لَهُ مائَة حَسَنَة ومحیت عَنْهُ مائَة سَیِّئَة وَکَانَت لَهُ حرزا من الشَّیْطَان یَوْمه ذَلِكَ حَتّٰی یُمْسِی وَلَمْ یَاْتِ اَحَد بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَد عمل اَکثر من ذَلِك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

وَزَاد مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ: وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِیْ یَوْم مائَة مرّة حطت خطایاه وَلَوْ

كَانَت مثل زبد الْبَحْر

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو یہ عمل اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا' اور اس کی وجہ سے اس کے لئے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی' اور اس کے ایک سو گناہ مٹا دیے جائیں گے' اور یہ کلمات اس کے لئے اس دن شام ہونے تک شیطان سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گے' اور اس دن میں کسی نے بھی اس سے زیادہ فضیلت والا عمل نہیں کیا ہوگا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اس سے زیادہ مرتبہ اس کلمے کو پڑھا ہو''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص روزانہ ایک سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھتا ہے' تو اس کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں' خواہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں''۔

2460 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰـه وَحـده لَا شـريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير مِائَتى مرّة فِيْ يَوْم لم يسْبقهُ اَحَد كَانَ قبله وَلَمْ يُدْرِكهُ اَحَد بعده اِلَّا من عمل بِاَفْضَل من عمله

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو اس سے پہلے کوئی سبقت لے کر نہیں گیا ہوگا' اور اس کے بعد کوئی شخص اس تک نہیں پہنچ پائے گا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اس سے زیادہ مرتبہ یہ کلمہ پڑھا ہو''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔

2461 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من عبد يَقُوْلُ لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰـه مائَة مرّة اِلَّا بَعثه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَوَجهه كَالْقَمَرِ لَيْلَة الْبَدْر وَلَمْ يرفع يَوْمَئِذٍ لاَحَدٍ عمل اَفضل

من عمله إِلَّا من قَالَ مثل قَوْله أَوْ زَاد—رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اس حال میں اٹھائے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا' اور اس دن میں کسی بھی شخص کا عمل' اُس شخص کے اِس عمل سے زیادہ فضیلت والا نہیں ہوگا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے اس کلمہ کو اتنی ہی مرتبہ' یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2462 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أنه نزل عَلَيْهِ جِبْرِيل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد إِن سرك أَن تعبد الله لَيْلَة حق عِبَادَته فَقل اللَّهُمَّ لَك الْحَمد حمدا خَالِدا مَعَ خلودك وَلَك الْحَمد حمدا دَائِما لَا مُنْتَهى لَهُ دون مشيئتك وَعند كل طرفَة عين أَوْ تنفس نفس

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَأَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَلَفْظه قَالَ يَا مُحَمَّد إِن سرك أَن تعبد الله لَيْلَة حق عِبَادَته أَوْ يَوْمًا فَقل اللَّهُمَّ لَك الْحَمد حمدا خَالِدا مَعَ خلودك وَلَك الْحَمد حمدا لَا جَزَاء لقائله إِلَّا رضاك وَلَك الْحَمد عِنْد كل طرفَة عين أَوْ تنفس نفس

وَفِي إِسْنَادهمَا عَليّ بن الصَّلْت العامري لَا يحضرني حَاله وَتَقَدَّمَ بِنَحْوِهِ عِنْد الْبَيْهَقِيّ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ پر نازل ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اگر آپ کو یہ بات پسند ہے کہ آپ رات کے وقت' اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کریں' جیسے اس کی عبادت کا حق ہے' تو آپ یہ کلمات پڑھیں:

''اے اللہ! حمد تیرے لئے ہی مخصوص ہے' ایسی حمد جو تیرے ہمیشہ رہنے کے ہمراہ ہمیشہ رہے' اور حمد تیرے لئے ہی مخصوص ہے' ایسی حمد جو دائمی ہو اور تیری مشیت کے لئے علاوہ اس کی کوئی انتہاء نہ ہو' اور وہ (حمد) ہر پلک جھپکنے کے وقت اور ہر سانس لینے کے وقت ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور ابوشیخ بن حبان نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: اے حضرت محمد! اگر آپ کو یہ بات پسند ہے کہ آپ رات کے وقت یا دن کے وقت اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کریں جو اس کی عبادت کا حق ہے' تو آپ یہ کلمات پڑھیں:

''اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو تیرے ہمیشہ رہنے کے ہمراہ ہمیشہ رہے' اور حمد تیرے لئے ہی مخصوص ہے ایسی حمد جس کے پڑھنے والے کی جزا تیری رضامندی کے علاوہ اور کچھ نہ ہو اور حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے جو ہر پلک جھپکنے کے وقت اور ہر سانس لینے کے وقت ہو''۔

ان دونوں کی سند میں علی بن صلت عامری نامی راوی ہے' جس کی حالت اس وقت مجھے یاد نہیں ہے' اس کی مانند ایک روایت

امام بیہقی کے حوالے سے پہلے گزر چکی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

1 - التَّرْغِيْب فِيْ آيَات وأذكار بعد الصَّلَوَات المكتوبات

باب: فرض نمازوں کے بعد کچھ آیات اور اذکار پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

2463 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن فُقَرَاء الْمُهَاجِرين اَتَوا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا ذهب اَهْلِ الدُّثُور بالدرجات العلى وَالنَّعِيم الْمُقِيم قَالَ وَمَا ذَاك قَالُوْا يصلونَ كَمَا نصلى وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوم وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نتصدق ويعتقون وَلَا نعتق فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفلا اعلمكُمْ شَيْئًا تدركون بِهِ من سبقكم وتسبقون بِهِ من بعدكم وَلَا يكون اَحَد افضل مِنْكُمْ اِلَّا من صنع مثل مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تسبحون وتكبرُوْنَ وتحمدون دبر كل صَلَاة ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مرّة قَالَ اَبُوْ صَالح فَرجع فُقَرَاء الْمُهَاجِرين اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سمع اِخْوَانَنَا اَهْلِ الْاَمْوَال بِمَا فعلنَا فَفَعَلُوْا مثله فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فضل اللّٰه يؤتيه من يَشَاء

قَالَ سمى فَحدثت بعض اَهلِیْ بِهٰذَا الحَدِيْثِ فَقَالَ وهمت اِنَّمَا قَالَ لَك تسبح ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وتحمد ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وتكبر اَرْبعا وَثَلَاثِينَ قَالَ فَرَجَعت اِلٰى اَبِیْ صَالح فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَاخذ بيَدى فَقَالَ اللّٰه اكبر وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد للّٰه اللّٰه اكبر وَسُبْحَان اللّٰه وَالْحَمْد للّٰه حَتّٰى يبلغ من جَمِيْعهنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غریب مہاجرین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: مال دار لوگ بلند درجے اور ہمیشہ رہنے والی نعمتیں حاصل کر گئے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ انہوں نے عرض کی وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں' جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں' وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں' جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں' لیکن وہ صدقہ کر لیتے ہیں' اور ہم صدقہ نہیں کرتے' وہ غلام آزاد کر دیتے ہیں' اور ہم غلام آزاد نہیں کرتے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اس کی تعلیم نہ دوں' جس کے ذریعے تم اس تک پہنچ جاؤ' جو تم سے آگے نکل چکا ہو' اور تم ان لوگوں سے آگے نکل جاؤ' جو تم سے پیچھے ہوں' اور کسی بھی شخص کا عمل تمہارے عمل سے زیادہ فضیلت والا نہیں ہوگا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جس نے وہی عمل کیا ہو' جو تم نے کیا ہوگا؟ ان لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہر نماز کے بعد 33، 33 مرتبہ سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھا کرو!

ابو صالح نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد دوبارہ غریب مہاجرین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے ہمارے مال دار بھائیوں نے اس چیز کے بارے میں سنا' جو ہم عمل کرتے ہیں' تو انہوں نے بھی اس کی مانند عمل کرنا شروع کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے' وہ جس کو چاہتا ہے' عطا کر دیتا ہے"۔

سمی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے اہل خانہ میں سے کسی کو یہ حدیث بیان کی' تو وہ بولے: تمہیں وہم ہوا ہے' تمہارے استاد نے تمہارے سامنے یہ الفاظ نقل کیے تھے: 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا ہے' اور 33 مرتبہ الحمدللہ پڑھنا ہے' اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں ابوصالح کے پاس واپس گیا اور میں نے ان سے کہا: یہ صورت حال ہے' تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور بولے: اللّٰہ اکبر وَسُبْحَان اللّٰہ وَالْحَمْد للّٰہ اللّٰہ أکبر وَسُبْحَان اللّٰہ وَالْحَمْد للّٰہ تو انہوں نے یہ کلمات 33 مرتبہ پڑھے"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

2464 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من سبح فِیْ دبر کل صَلَاة ثَلَاثًا وَثَلَاثِینَ وَحمد اللّٰہ ثَلَاثًا وَثَلَاثِینَ وَکبر اللّٰہ ثَلَاثًا وَثَلَاثِینَ فَتلك تِسْعَة وَتسْعُونَ ثُمَّ قَالَ تَمام الْمِائَة لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ وَحده لَا شریك لَہُ لَہُ الْملك وَلہ الْحَمد وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر غفرت لَہُ خطایاہ وَاِن کَانَت مثل زبد الْبَحْر

وَرَوَاہُ مَالك وَابْن خُزَیْمَة فِیْ صَحِیْحِہِ بِلَفْظ هٰذِہِ اِلَّا اَن مَالِکًا قَالَ غفرت لَہُ ذنُوبه وَلَوْ کَانَت مثل زبد الْبَحْر

وَرَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِہِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَبُوْ ذَر یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ذهب اَصْحَاب الدُّثُور بِالْاُجُورِ یصلونَ کَمَا نصلی وَیَصُومُونَ کَمَا نَصُوم وَلَهُمْ فضل اَمْوَال یتصدقون بهَا وَلَیْسَ لنا مَال نتصدق بِہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَر اَلا اُعلمك کَلِمَات تدْرك بهَا من سَبَقَك وَلَا یلحقك من خَلفك اِلَّا من اَخذ بِمثل عَمَلك قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْل اللّٰہِ قَالَ تکبر اللّٰہ دبر کل صَلَاة ثَلَاثًا وَثَلَاثِینَ وَتَحْمَدهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِینَ وتسبحه ثَلَاثًا وَثَلَاثِینَ وتختمها بِلَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ وَحده لَا شریك لَہُ لَہُ الْملك وَلہ الْحَمد وَهُوَ علی کل شَیْءٍ قدیر غفرت ذنوبك وَلَوْ کَانَت مثل زبد الْبَحْر

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس نَحْوِہِ وَقَالا فِیْہِ: فَاِذَا صلیتم فَقولُوْا سُبْحَانَ اللّٰہِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِینَ مرّة وَالْحَمْد للّٰہ ثَلَاثًا وَثَلَاثِینَ مرّة وَاللّٰہ اَکبر اَرْبعا وَثَلَاثِینَ مرّة وَلَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ عشر مَرَّات فَاِنَّکُمْ تدرکون من سبقکم وَلَا یسبقکم من بعدکم

الدُّثُور بِضَم الدَّال الْمُهْمِلَة جمعه دثر وَهُوَ الْمَال الْکثیر

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 الحمدللہ 33 مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ 99 ہو جائیں گے' پھر وہ 100 مکمل کرنے کے لئے یہ کلمہ پڑھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو اس شخص کے تمام گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے امام ابن خزیمہ نے اسے اپنی ''صحیح'' میں ان لفاظ میں نقل کیا ہے تاہم امام مالک کے الفاظ یہ ہیں:

''اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی' خواہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''۔

(یعنی عربی کے الفاظ میں فرق ہے' مفہوم یہی ہے) یہی روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مال دار لوگ اجر لے گئے ہیں' وہ جس طرح نماز ادا کرتے ہیں' جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں' وہ بھی اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں لیکن ان کے پاس اضافی مال موجود ہوتے ہیں جنہیں وہ صدقہ کر دیتے ہیں' اور ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لئے مال نہیں ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں جن کے ذریعے تم اس شخص تک پہنچ جاؤ گے جو تم سے آگے نکل چکا ہو اور تمہارے پیچھے والا تم تک نہیں پہنچ پائے گا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جس نے تمہارے عمل کی مانند عمل کو اختیار کیا ہو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو 33 الحمد للہ پڑھو 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھو اور پھر اس کلمے کے ذریعے اسے ختم کرو:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تو تمہارے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی خواہ وہ سمندر کے جھاگ کی مانند ہوں''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام نسائی نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے ان دونوں حضرات نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب تم لوگ نماز ادا کرلو تو تم لوگ 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 الحمد للہ 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو لا الہ الا اللہ 10 مرتبہ پڑھو تو تم اس تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے آگے نکل گیا ہو اور تمہارے بعد والا تم تک نہیں پہنچ پائے گا''

لفظ ''الدثور'' میں 'د' پر پیش ہے یہ لفظ ''دثر'' کی جمع ہے اس سے مراد بہت زیادہ مال ہونا ہے۔

2465 - وَعَنْ كَعْبِ بن عجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يخيب قائلهن اَوْ فاعلهن دبر كل صَلَاة مَكْتُوْبَة ثَلَاث وَثَلَاثُوْنَ تَسْبِيحَة وَثَلَاث وَثَلَاثُوْنَ تَحْمِيدَة وَاَرْبع وَثَلَاثُوْنَ تَكْبِيرَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعد میں پڑھے جانے والے کچھ کلمات ایسے ہیں جنہیں پڑھنے والا رسوا نہیں ہوگا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ہر فرض نماز کے بعد انہیں پڑھنے والا (رسوا نہیں ہوگا) 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر''

یہ روایت امام مسلم، امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2466 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما زوجه فَاطِمَة بعث مَعهَا بخميلة ووسادة من أَدَم حشوها لِيف ورحيين وسقاء وجرتين فَقَالَ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لفاطمة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ذَات يَوْم وَاللّٰه لقد سنوت حَتّٰى اشتكيت صَدْرِي وَقد جَاءَ اللّٰه أَبَاك بسبي فاذهبي فاستخدميه فَقَالَت وَأَنا وَاللّٰه لقد طحنت حَتّٰى مجلت يداى فَأَتت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا جَاءَ بك أَى بنية فَقَالَت جِئْت لاسلم عَلَيْك واستحيت أَن تسأله وَرجعت فَقَالَ عَلِيّ مَا فعلت فَقَالَت استحييت أَن أسأله فَأَتَيَا جَمِيعًا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سنوت حَتّٰى اشتكيت صَدْرِي وَقَالَت فَاطِمَة قد طحنت حَتّٰى مجلت يداى وَقد جَاءَ ك اللّٰه بسبي وسعة فاخدمنا فَقَالَ وَاللّٰه لَا أُعْطِيكُمْ وادع أَهْلِ الصّفة تطوى بطونهم من الْجُوْع لَا اجد مَا أنفق عَلَيْهِمْ وَلٰكِن أبيعهم وَأنفق عَلَيْهِمْ أثمانهم فَرَجَعَا فأتاهما النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد دخلا فِي قطيفتهما إِذا غطت رؤوسهما تكشفت أقدامهما وَإِذَا غطت أقدامهما تكشفت رؤوسهما فثارا فَقَالَ مَكَانكُمَا ثُمَّ قَالَ ألا أخبركما بِخَير مِمَّا سألتمانى قَالَا بلَى قَالَ كَلِمَات علمنيهن جِبْرَائِيل فَقَالَ تسبحان اللّٰه فِي دبر كل صَلَاة عشرا وتحمدان عشرا وتكبران عشرا فَإِذَا أويتما إِلَى فراشكما فسبحا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ واحمدا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وكبرا أَرْبعا وَثَلَاثِينَ قَالَ عَلِيّ كرم اللّٰه وَجهه فوَاللّٰهِ مَا تركتهن مُنْذُ سَمِعتهنَّ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْن الكوا وَلَا لَيْلَة صفّين فَقَالَ قاتلكم اللّٰه يَا أَهْلِ الْعرَاق وَلَا لَيْلَة صفّين

رَوَاهُ أَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَتَقَدَّمَ فِيمَا يَقُولُ إِذا أَوَى إِلَى فرَاشه بِغَيْر هَذَا السِّيَاق وَفِي هَذَا السِّيَاق مَا يستغرب وَإِسْنَادُهُ جيد وَرُوَاته ثِقَات وَعَطَاء بن السَّائِب ثِقَة وَقد سمع مِنْهُ حَمَّاد بن سَلمَة قبل اخْتِلَاطه وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

الحميلة بِفَتْح الْحَاء الْمُعْجَمَة وَكسر الْمِيم كِسَاء لَهُ خمل يَجْعَل غَالِبا وَهُوَ القطيفة أَيْضًا من أَدَم بِفَتْح الْألف وَالدَّال أَى من جلد وَقِيلَ من جلد أَحْمَر رحيين بِفَتْح الرَّاءُ والحاء وَتَخْفِيف الْيَاء مثنى رحى وَقَوْله سنوت بِفَتْح السِّين الْمُهْمَلَة وَالنُّوْن أَى أستقيت من الْبِئْر فكنت مَكَان السانية وَهِي النَّاقة الَّتِي تسقى عَلَيْهَا الأرضون وَقَوْله فاستخدميه أَى اسأليه خَادِمًا وَكَذَلِكَ قَوْله فأخدمنا بِكَسْر الدَّال أَى أعطا خَادِمًا وَقَوْلها

مجلت یدای بِفَتْحِ الْجِیمِ وَکسرِهَا ای تقطعت من کَثْرَةِ الطَّحْنِ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ان کی شادی کی تو سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ ایک بستر اور ایک تکیہ بھیجا جو چمڑے کا بنا ہوا تھا جس کے اندر پتے بھرے ہوئے تھے اور دو چکیاں تھیں' ایک مشکیزہ تھا اور دو گھڑے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ایک دن کہا: اللہ کی قسم! تمہیں اتنا کام کرنا پڑتا ہے کہ مجھے اس سے پریشانی ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہارے والد کو قیدی عطا کیے ہیں' تم جاؤ! اور ان سے کوئی خدمت گزار مانگ لو! سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! میں چکی پیستی ہوں' یہاں تک کہ میرے ہاتھ خراب ہو گئے ہیں' پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی تم کس سلسلے میں آئی ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں آپ کو سلام کرنے کے لئے آئی ہوں' سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات سے شرم آ گئی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خادم مانگیں' وہ ایسے ہی واپس چلی گئیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا بنا؟ انہوں نے بتایا کہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگتے ہوئے شرم آ گئی پھر وہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کنویں سے پانی بھر کے لانا پڑتا ہے جس کے نتیجے میں درد کی شکایت ہو گئی ہے' اور فاطمہ کا یہ کہنا ہے کہ اسے چکی پیسنی پڑتی ہے جس کی وجہ سے اس کے ہاتھ خراب ہو گئے ہیں' اللہ تعالیٰ نے آپ کو قیدی عطا کیے ہیں' اور گنجائش عطا کی ہے' تو آپ ہمیں کوئی خدمت گزار دے دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں تم لوگوں کو دے دوں اور اہل صفہ کو چھوڑ دوں جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے اندر کی طرف گئے ہوئے ہیں مجھے اتنی گنجائش نہیں ملتی کہ میں ان پر خرچ کروں میں ان غلاموں کو فروخت کروں گا' اور ان کی قیمت اہل صفہ پر خرچ کروں گا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا واپس آ گئے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے ہاں تشریف لائے اس وقت یہ دونوں بستر پر لیٹ چکے تھے ان کے اوڑھنے کا کپڑا ایسا تھا کہ اگر سر کو ڈھانپتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں کو ڈھانپتے تھے تو سر کھل جاتا تھا یہ دونوں اٹھنے لگے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں نے جو مجھ سے مانگا ہے کیا میں تمہیں' اس سے زیادہ بہتر چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ان دونوں نے عرض کی جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو اور جب بستر پر آنے کے لئے لیٹو تو 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ کلمات سنے ہیں' اس کے بعد سے میں نے کبھی انہیں ترک نہیں کیا تو ابن کوا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا جنگ صفین کی رات بھی ترک نہیں کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہل عراق! اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو برباد کرے' جنگ صفین کی رات بھی (میں نے ان کلمات کو پڑھنا ترک نہیں کیا)''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کیا ہے' اس سے پہلے یہ روایت گزر چکی ہے جو اس سیاق کے علاوہ ہے جس میں یہ مذکور ہے

''جب آدمی بستر پر جائے (تو ان کلمات کو پڑھے)''

اور اس سیاق کے ساتھ یہ روایت غریب ہے' اس کی سند عمدہ ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں عطاء بن سائب نامی راوی ثقہ ہے حماد بن سلمہ نے اس کے اختلاط کا شکار ہونے پہلے' اس سے سماع کیا تھا' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ ''الخميلة'' میں 'خ' پر زبر ہے' اور 'م' پر زیر ہے' اس سے مراد ایسی چادر ہے جو روئیں دار ہو' عام طور پر اسے اوپر اوڑھنے کے لئے لیا جاتا ہے' یہ چمڑے سے بنتی ہے' اور ایک قول کے مطابق یہ سرخ چمڑے سے بنتی ہے۔

''رجين'' میں 'ر' اور 'ج' پر زبر ہے' اور 'ی' پر تخفیف ہے' یہ لفظ ''رجی'' کا تثنیہ ہے' روایت کے لفظ ''سنوت'' میں 'س' پر زبر ہے' اور اس کے بعد 'ن' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ میں کنویں سے پانی بھر کے لاتا ہوں' تو میں ساقیہ کی طرح ہوں' یہ وہ اونٹنی ہے' جس پر پانی لاد کر لایا جاتا ہے' متن کے لفظ ''فاستخدميه'' سے مراد یہ ہے کہ تم ان سے خادم مانگو' اسی طرح روایت کے یہ الفاظ ''فخدمنا'' میں 'د' پر زیر ہے یعنی آپ ہمیں خادم عطا کریں' اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہ الفاظ ''مجلت يداى'' اس میں ج پر زبر ہے' اور اس پر زیر بھی پڑھی گئی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ بکثرت آٹا پیسنے کی وجہ سے وہ پھٹ گئے ہیں۔

2467 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خصلتان لَا يحصيهما عبد إِلَّا دخل الْجَنَّة وهما يسير وَمَنْ يعْمل بهما قَلِيل يسبح اللّٰه اَحَدُكُمْ دبر كل صَلَاة عشرا فَيَحْمَدهُ عشرا ويكبره عشرا فَتلك مائَة وَخَمْسُوْنَ بِاللِّسَانِ وَالف وَخَمْسمِائَة فِي الْمِيْزَان إِذا اَوَى إِلَى فرَاشه يسبح ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ويحمد ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيكبر اَرْبعا وَثَلَاثِينَ فَتلك مائَة بِاللِّسَانِ وَالف فِي الْمِيْزَان قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايكُمْ يعْمل فِي يَوْمه وَلَيْلَته اَلفَيْنِ وَخَمْسمِائَة سَيِّئَة قَالَ عبد اللّٰه رَأَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعقدهن بِيَدِهِ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيفَ لَا تحصيها قَالَ يَاْتِي اَحَدُكُمُ الشَّيْطَان وَهُوَ فِي صَلَاته فَيَقُوْلُ لَهُ اذكر كَذَا اذكر كَذَا ويأتيه عِنْد مَنَامه فينومه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِي وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ

قَالَ المملي رَوَوْهُ كلهم عَن حَمَّاد بن زيد عَن عَطَاءٍ بن السَّائِب عَنْ اَبِيْهِ عَن عبد الله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو معمولات ایسے ہیں جنہیں اگر بندہ اختیار کر لے گا' تو وہ جنت میں جائے گا' یہ دونوں آسان ہیں لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ کم ہیں' آدمی ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ' دس مرتبہ الحمدللہ' دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے' تو یہ زبان پر پڑھنے کے اعتبار سے ایک سو پچاس ہوں گے' اور میزان میں ایک ہزار پانچ سو ہوں گے' پھر جب آدمی بستر پر جائے تو 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمدللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھے' تو یہ زبان پڑھنے کے اعتبار سے ایک سو ہوں گے' اور میزان میں ایک ہزار ہوں گے'' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص روزانہ دن اور رات میں پچیس سو مرتبہ گناہ کرتا ہے؟

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں پر انہیں شمار کر رہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! آدمی انہیں کیوں نہیں پڑھ پائے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے' آدمی اس وقت نماز پڑھ رہا ہوتا ہے' تو شیطان اسے کہتا ہے: فلاں بات یاد کرو' فلاں بات یاد کرو' فلاں بات یاد کرو' اسی طرح جب آدمی سونے لگتا ہے' تو شیطان اس کے پاس آتا ہے' اور اسے سلا دیتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام نسائی' اور امام ابن ماجہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے اسے حماد بن زید کے حوالے سے عطاء بن سائب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

2468 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ آيَة الْكُرْسِیّ دبر كل صَلَاة لم يمنعهُ من دُخُول الْجَنَّة اِلَّا اَن يَمُوْت

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالطَّبَرَانِیّ باسانيد اَحدهَا صَحِيْح

وَقَالَ شَيخنَا اَبُو الْحسن هُوَ على شَرْطِ الْبُخَارِیّ وَابْن حبَان فِیْ كتاب الصَّلَاة وَصَححهُ

وَزَاد الطَّبَرَانِیّ فِیْ بعض طرقه وَقل هُوَ اللّٰه اَحد–وَاِسْنَادُهُ بِهٰذِهِ الزِّيَادَة جيد اَيْضا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا' اس کے جنت میں داخل ہونے کے لئے رکاوٹ صرف یہ ہوگی' کہ وہ انتقال کرے"

یہ روایت امام نسائی اور امام طبرانی نے ایسی سندوں کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند صحیح ہے۔

ہمارے استاد ابوالحسن فرماتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق ہے' امام ابن حبان نے اسے کتاب الصلوٰۃ میں نقل کیا ہے' اور اسے صحیح قرار دیا ہے

امام طبرانی نے بعض طرق میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "(آیت الکرسی) اور سورۃ اخلاص پڑھے"

اس اضافی حصے کی سند بھی عمدہ ہے۔

2469 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَرَاَ آيَة الْكُرْسِیّ فِیْ دبر الصَّلَاة الْمَكْتُوْبَة كَانَ فِیْ ذمَّة اللّٰه اِلَى الصَّلَاة الْاُخْرٰى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے' تو وہ اگلی نماز پڑھنے تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2470 - وَعَنْ اَبِیْ کثیر مولی بنی هَاشم اَنه سمع اَبَا ذَر الْغِفَارِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحب رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَلِمَات من ذکرهن مائَة مرّة دبر کل صَلَاة الله اکبر وَسُبْحَان الله وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا الله وَحده لَا شریك لَهُ وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ لَو کَانَت خطایاه مثل زبد الْبَحْر لمحتهن

رَوَاهُ اَحْمد-وَهُوَ مَوْقُوْف

❀❀ ابوکثیر' جو بنو ہاشم کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابی' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کچھ کلمات ایسے ہیں' جو شخص ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ ان کو پڑھ لیتا ہے' تو اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگ جتنے ہوں پھر بھی یہ کلمات ان گناہوں کو مٹا دیتے ہیں (وہ کلمات یہ ہیں:)

''الله اکبر سبحان الله الحمدلله لا اله الا الله وحده لاشریك له لاحول ولاقوة الابالله''

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

2471 - وَرُوِیَ عَن عبد الله بن اَرقم عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ دبر کل صَلَاة سُبْحَانَ رَبك رب الْعِزَّة عَمَّا یصفونَ وَسَلام علی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْد لله رب الْعَالمین فَقَدْ اکتال بالمکیال الْاَوْفٰی من الْاَجر-رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ عبداللہ بن ارقم' اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''تمہارا پروردگار' جو غلبے والا پروردگار ہے' وہ ہر عیب سے پاک ہے' ہر اس چیز سے' جو وہ (لوگ) اس کی صفت بیان کرتے ہیں' اور رسولوں پر سلام ہو' اور ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

تو وہ شخص اجر کا بھرا ہوا پیمانہ حاصل کر لیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2472 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ دبر الصَّلَاة سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهِ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ قَامَ مغفورا لَهُ

رَوَاهُ الْبَزَّار عَنْ اَبِیْ الزهراء عَنْ اَنَسٍ وَسَنَده اِلٰی اَبِیْ الزهراء جید وَاَبُو الزهراء لَا اَعرفهُ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے' جو عظمت والا ہے' اور ہر طرح کی حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''

تو وہ ایسی حالت میں اٹھتا ہے' کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے' ابوزہراء کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور ابوزہراء تک ان کی سند عمدہ ہے' ابوزہراء نامی راوی سے میں واقف نہیں ہوں۔

2473 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من دَعَا بهؤلاء الْكَلِمَاتِ اَوْ الدَّعْوَات فِیْ دبر كل صَلَاة مَكْتُوْبَة حلت لَهُ الشَّفَاعَة منی یَوْم الْقِیَامَة اللّٰهُمَّ اعط مُحَمَّدًا الْوَسِیلَة وَاجعَل فِی المصطفین محبته وَفِی العالین دَرَجَته وَفِی المقربین دَاره

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَهُوَ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے دعا مانگے' تو قیامت کے دن اس شخص کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی:

''اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور منتخب لوگوں میں ان کی محبت کو اور بلند مرتبے کے لوگوں میں ان کے درجہ کو' اور مقرب لوگوں میں' ان کے ٹھکانے کو بنا دے''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور یہ روایت غریب ہے۔

2474 - وَرُوِیَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ دبر كل صَلَاة اسْتَغْفر اللّٰه وَاَتُوْب اِلَیْهِ غفر لَهُ وَان كَانَ فر من الزَّحْف

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہر نماز کے بعد ''استغفر اللہ و اتوب الیہ'' (میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں) پڑھتا ہے' تو اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ اس نے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کی ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں' اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2475 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخذ بِیَدِه یَوْمًا ثُمَّ قَالَ یَا معَاد وَاللّٰه اِنِّیْ لَاُحبك فَقَالَ لَهُ معَاذ بِاَبِیْ اَنْت وَاُمی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنا وَاللّٰه احبك قَالَ اوصیك یَا معَاذ لَا تدعن فِیْ دبر كل صَلَاة اَن تَقول اللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ على ذكرك وشكرك وَحسن عبادتك وَاُوصی بِذٰلِكَ معَاذ

الصَابِحِي وَاَوصى بِهَا الصنَابِحِي اَبَا عبد الرَّحْمٰن وَاَوصى بِهَا عبد الرَّحْمٰن عقبَة بن مُسْلِم
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح
على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت رکھتا ہوں' حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں تلقین کر رہا ہوں' تم ان کلمات کو ہر نماز کے بعد پڑھنا کبھی ترک نہ کرنا:

"اے اللہ! تو اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے بارے میں' میری مدد فرما"

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (اپنے شاگرد) صنابحی کو ان کی تلقین کی تھی' صنابحی نے (اپنے شاگرد) ابوعبدالرحمٰن کو اس کی تلقین کی تھی اور ابوعبدالرحمٰن نے (اپنے شاگرد) عقبہ بن مسلم کو ان کلمات کی تلقین کی تھی۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں اسے نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِيْمَا يَقُوْله ويفعله من رأى فِيْ مَنَامه مَا يكره

باب: جب کوئی شخص خواب میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے کیا کرنا چاہیے اور کیا پڑھنا چاہیے؟

اس بارے میں ترغیبی روایات

2476 - عَن جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ إِذا رأى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يكرهها فليبصق عَن يَسَاره ثَلَاثًا وليستعذ بِاللّٰهِ من الشَّيْطَان الرَّجِيم ثَلَاثًا وليتحول عَن جنبه الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ
رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے' جو اسے برا لگے' تو اسے اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہیے اور مردود شیطان

2476-صحیح مسلم' کتاب الرؤیا' حدیث: 4295 صحیح ابن حبان' کتاب الحظر والإباحة' کتاب الرؤیا' ذکر الأمر لمن رأى في منامه ما يكره أن يتفوه من حديثه: 6152 المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب تعبير الرؤيا' حديث: 8253 سنن أبي داود' كتاب الأدب' باب ما جاء في الرؤيا' حديث: 4389 سنن ابن ماجه' كتاب تعبير الرؤيا' باب من رأى رؤيا يكرهها حديث: 3906 مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الدعاء' ما يدعو به الرجل إذا رأى ما يكره' حديث: 28945 السنن الكبرى للنسائي' كتاب التفسير' إذا رأى ما يكره' حديث: 7400 مسند أحمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' حديث: 14518 مسند عبد بن حميد' من مسند جابر بن عبد الله' حديث: 1048 مسند أبي يعلى الموصلي' مسند جابر' حديث: 2207 شعب الإيمان للبيهقي' فصل في الرؤيا التي هي نعمة من نعم الله تعالى' حديث: 4558

سے تین مرتبہ اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے اور پھر جس پہلو کے بل لیٹا ہوا تھا اسے تبدیل کر لینا چاہیے"۔

یہ روایت امام مسلمؒ امام ابوداؤدؒ امام نسائیؒ اور امام ابن ماجہؒ نے نقل کی ہے۔

2477 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذا رای اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یُحِبهَا فَاِنَّمَا هِیَ من اللّٰه فلیحمد اللّٰه عَلَیْهَا ولیحدث بِمَا رای وَاِذَا رای غیر ذٰلِكَ مِمَّا یکره فَاِنَّمَا هِیَ من الشَّیْطَان فلیستعذ بِاللّٰهِ من شَرها وَلَا یذکرهَا لَاحَدٌ فَاِنَّهَا لَا تضره

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب کوئی شخص کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے اچھا لگے تو یہ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اس شخص کو اس خواب پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنی چاہیے اور جس کے بارے میں وہ مناسب سمجھے اس کے سامنے وہ خواب بیان کر دینا چاہیے اور جب وہ اس کے علاوہ کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہوگا اس شخص کو اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے اور کسی شخص کے سامنے اس خواب کا ذکر نہیں کرنا چاہیے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا"۔

یہ روایت امام ترمذیؒ نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2478 - وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَة من اللّٰه والحلم من الشَّیْطَان فَمَنْ رای شَیْئًا یکرههُ فلینفث عَن شِمَاله ثَلَاثًا ولیتعوذ بِاللّٰهِ من الشَّیْطَان فَاِنَّهَا لَا تضره

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَة وَاِذَا رای مَا یکره فلیتعوذ بِاللّٰهِ من شَرها وَشر الشَّیْطَان ولیتفل عَن یَسَاره ثَلَاثًا وَلَا یحدث بهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لن تضره

ورویاه اَیْضًا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَفِیْه فَمَنْ رای شَیْئًا یکرههُ فَلَا یقصه علی اَحَد ولیقم فَلْیصل

الْحلم بِضَم الْحَاء وَسُکُون اللَّام وَبِضَمِّهَا هُوَ الرُّؤْیَا وبالضم والسکون فَقَط هُوَ رُؤْیَة الْجِمَاع فِی النّوم وَهُوَ الْمُرَاد هُنَا

قَوْله فلیتفل بِضَم الْفَاء وَکسرهَا اَی فلیبزق وَقِیْلَ التفل اَقل من البزق والنفث اَقل من التفل

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں جو شخص (خواب میں) کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے اچھی نہ لگے تو اسے اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہیے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لینی چاہیے تو وہ خواب اسے نقصان نہیں پہنچائے گا"۔

یہ روایت امام بخاریؒ امام ترمذیؒ امام نسائیؒ اور امام ابن ماجہؒ نے نقل کی ہے۔

امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں: ابوسلمہ سے یہ الفاظ منقول ہیں: جب آدمی کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے اچھا نہ لگے تو اسے اس خواب کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے اور اپنے بائیں تین مرتبہ تھوک دینا چاہیے اور وہ خواب کسی کو بیان نہیں کرنا چاہیے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا"

ان دونوں حضرات نے یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کی ہے جس میں یہ مذکور ہے:

"جو شخص کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے اچھی نہ لگے اسے وہ خواب کسی کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیے اور اٹھ کر نماز ادا کر لینی چاہیے"

لفظ "الحلم" میں 'ح' پر پیش ہے 'ل' ساکن ہے اور اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے اس سے مراد خواب ہے جب اسے پیش کے ساتھ یا ساکن طور پر پڑھا جائے تو اس وقت اس سے مراد خواب میں ناپسندیدہ صورت حال دیکھنا ہے اور یہاں یہی مفہوم مراد ہے۔

متن کے الفاظ "فلیتفل" اس میں 'ف' پر پیش ہے اور اس پر 'زیر' بھی پڑھی گئی ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اسے تھوک دینا چاہیے ایک قول کے مطابق لفظ "التفل" "بزق" سے کم ہوتا ہے اور لفظ "النفث" لفظ "التفل" سے کم (تھوک کو) کہتے ہیں۔

3 - التَّرْغِيْب فِيْ كَلِمَات يقولهن من يارق اَوْ يفزع بِاللَّيْلِ

جو شخص رات کے وقت گھبرا جائے اسے کون سے کلمات پڑھنے چاہییں اس بارے میں ترغیبی روایات

2479 - عَن عَمْرو بن شُعَيْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا فزع اَحَدُكُمْ فِي النَّوم فَلْيقل اَعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التامات من غَضَبه وعقابه وَشر عباده وَمَنْ همزات الشَّيَاطِين وَاَن يحْضرُوْن فَاِنَّهَا لن تضره

قَالَ وَكَانَ عبد اللّٰه بن عَمْرو يلقنها من عقل من وَلَده وَمَنْ لم يعقل كتبهَا فِيْ صك ثُمَّ علقها فِيْ عُنُقه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَلَيْسَ عِنْده تخصيصها بِالنَّوْمِ

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب کوئی شخص نیند میں گھبرا جائے تو اسے یہ کلمات پڑھنے چاہییں:

"میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں اس کے غضب سے اور اس کی سزا سے اور اس کے بندوں کے شر سے شیاطین کے پریشان کرنے سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس موجود ہوں"

تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنی اولاد میں سے جو بھی بچہ سمجھدار ہوتا تھا اسے یہ کلمات سکھایا کرتے تھے اور جو سمجھدار نہیں ہوتا تھا اس کے لئے یہ کلمات کسی تحریر میں لکھ کر وہ تحریر اس کی گردن میں پہنا دیتے تھے۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے تاہم ان کی روایت میں صرف نیند کے وقت گھبرانے کی خصوصیت کا ذکر نہیں ہے۔

2480 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنسائی قَالَ کَانَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِید رجلا یفزع فِیْ مَنَامه فَذکر ذٰلِكَ لِرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا اضطجعت فَقل بِسم اللّٰه اعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التَّامَّة فَذکر مثله

وَقَالَ مَالك فِی الْمُوَطَّإِ بَلغنِیْ اَن خَالِدِ بْن الْوَلِید قَالَ لِرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اروع فِیْ مَنَامِی فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقل-فَذکر مثله

وَرَوَاهُ اَحْمد عَن مُحَمَّد بن یحیی بن حبَان عَن الْوَلِید بن الْوَلِید اَنه قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اجد وَحْشَة قَالَ اِذا اَخذت مضجعك فَقل-فَذکر مثله وَمُحَمّد لم یسمع من الْوَلِید

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص تھے جو نیند میں اکثر ڈر جایا کرتے تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بیٹھو تو یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں''

اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت ذکر کی ہے۔

امام مالک نے ''موطا'' میں یہ بات بیان کی ہے' مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: میں نیند میں ڈر جاتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کلمات پڑھو (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)

امام احمد نے یہ روایت محمد بن یحییٰ بن حبان کے حوالے سے ولید بن ولید کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں وحشت محسوس کرتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم بستر پر جاؤ' تو یہ پڑھو (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' محمد یحییٰ نامی راوی نے ولید بن ولید سے سماع نہیں کیا ہے۔

2481 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حدث خَالِدِ بْن الْوَلِید رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُهاویل یَرَاهَا بِاللَّیْلِ حَالَتْ بَیْنه وَبَیْن صَلَاة اللَّیْل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا خَالِدِ

بْن الْوَلِيد اَلا اعلمك كَلِمَات تقولهن وَلَا تقولهن ثَلَاث مَرَّات حَتّٰى يذهب اللّٰه عَنْك ذٰلِكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِىْ اَنْت وَاُمى فَاِنَّمَا شَكَوْت هٰذَا اِلَيْك رَجَاء هٰذَا مِنْك قَالَ قل اعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التَّامَّة من غَضَبه وعقابه وَشر عباده وَمَنْ همزات الشَّيَاطِين وَاَن يحْضرُوْن قَالَت عَائِشَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا فَلَمْ ألبث اِلَّا لَيَالِىْ حَتّٰى جَاءَ خَالِد بْن الْوَلِيد فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِىْ اَنْت وَاُمى وَالَّذِىْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا اتممت الْكَلِمَات الَّتِىْ علمتنى ثَلَاث مَرَّات حَتّٰى اذهب اللّٰه عنى مَا كنت اجد مَا اُبَالِىْ لَو دخلت على اَسد فِىْ خيسته بلَيْل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ

خيسة الْاسد بِكَسْر الْخَاء الْمُعْجَمَة هُوَ مَوْضِعه الَّذِىْ يأوى اِلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ وہ رات کے وقت خوف ناک خواب دیکھتے ہیں' اور یہ چیز ان کے لئے رات کے نوافل کی ادائیگی میں مشکل کا باعث بن جاتی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خالد بن ولید! کیا میں تمہیں' ان کلمات کی تعلیم نہ دوں کہ اگر تم ان کلمات کو پڑھو گے' تمہارے تین مرتبہ ان کلمات کے پڑھنے سے پہلے ہی' اللہ تعالیٰ تمہاری یہ چیز رخصت کر دے گا' انہوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' میں نے آپ کی طرف سے ملنے والی' اسی چیز کی توقع میں' آپ کے سامنے یہ گزارش کی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' اس کے غضب سے' اس کی سزا سے' اس کے بندوں کے شر سے شیاطین کے پھونک مارنے سے' اور یہ کہ وہ میرے پاس آئیں''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ راتیں گزرنے کے بعد' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' میں نے ان کلمات کو' جو آپ نے مجھے تعلیم دیے تھے ابھی مکمل تین مرتبہ نہیں پڑھا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میری وہ کیفیت ختم کر دی' جو مجھے محسوس ہوتی تھی' اب مجھے اس بات کی بھی پرواہ نہیں ہے' اگر میں شیر کی کچھار میں رات کے وقت داخل ہو جاؤں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

لفظ ''خیسۃ الاسد'' میں 'خ' پر زیر ہے' اس سے مراد شیر کی کچھار ہے۔

2482 - وَعَنْ اَبِىْ التياح قَالَ قُلْتُ لعبد الرَّحْمٰن بن خنبش التَّمِيمِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ كَبِيْرًا اَدْرَكْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعم قلت كَيفَ صنع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَة كادته الْجِنّ قَالَ اِن الشَّيَاطِين تحدرت تِلْكَ اللَّيْلَة على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الأودية والشعاب وَفِيْهِمْ شَيْطَان بِيَدِهِ شعلة من نَار يُرِيْدُ اَن يحرق بهَا وَجه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فهبط اِلَيْهِ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد قل قَالَ مَا اَقُوْل قَالَ قل اعوذ بِكَلِمَات اللّٰه التَّامَّة من شَرّ مَا خلق

وذرأ وبرأ وَمَنْ شَرّ مَا ينزل من السَّمَاء وَمَنْ شَرّ مَا يعرج فِيهَا وَمَنْ شَرّ فتن اللَّيْل وَالنَّهَار وَمَنْ شَرّ كل طَارق إِلَّا طَارِقًا يطْرق بِخَير يَا رَحْمَن قَالَ فطفئت نارهم وَهَزَمَهُمْ الله تَبَارَك وَتَعَالَى

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو يعلى وَلِكُلِّ مِنْهُمَا إِسْنَادٍ جَيِّدٍ مُحْتَج بِهِ وَقد رَوَاهُ مَالك فِي الْمُوَطَّأ عَن يحيى بن سعيد مُرْسلا وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ من حَدِيثِ ابْن مَسْعُودٍ بِنَحْوِهِ

حنبش هُوَ بِفَتْح الْحَاء الْمُعْجَمَة بعْدهَا نون سَاكِنة وباء مُوَحدَة مَفْتُوحَة وشين مُعْجمَة

❀❀ ابوتیاح بیان کرتے ہیں: میں نے عبدالرحمٰن بن حنبش تمیمی' جو عمر میں بڑے تھے' ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ پایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: جس رات جنات نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تھے' اس رات نبی اکرم ﷺ نے کیا کیا تھا؟ تو انہوں نے بتایا: اس رات کچھ جنات نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے' وہ مختلف وادیوں اور گھاٹیوں کی طرف سے آئے تھے' ان کے درمیان شیطان تھا' جس کے پاس آگ کا شعلہ موجود تھا' وہ اس کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کے چہرے کو جلانا چاہتا تھا' تو حضرت جبریل علیہ السلام اتر کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! آپ یہ کلمات پڑھیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں کیا کلمات پڑھوں؟ انہوں نے کہا: آپ یہ کلمات پڑھیں:

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں' ہر اس چیز کے شر سے' جسے اس نے پیدا کیا ہے' جسے اس نے بنایا ہے' اور ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے آسمان سے نازل کیا ہے' اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے' اور رات اور دن کی آزمائشوں کے شر سے' اور ہر آنے والے کے شر سے' البتہ اس آنے والے کا معاملہ مختلف ہے جو بھلائی لے کے آتا ہے' اے رحمان!''

راوی بیان کرتے ہیں: تو ان شیاطین کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں پسپا کر دیا''

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے ان دونوں میں سے ہر ایک کی سند عمدہ ہے' اور ہر ایک سے استدلال کیا گیا ہے' یہ روایت امام مالک نے موطا میں یحییٰ بن سعید کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہ روایت امام نسائی نے اس کی مانند حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ ''حنبش'' میں 'ح' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ن' ساکن ہے' اس کے بعد 'ب' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ش' ہے۔

2483 - وَعَنْ خَالِدِ بْن الْوَلِيد رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنه أَصَابَهُ أرق فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلا أعلمك كَلِمَات إِذا قلتهن نمت قل اللَّهُمَّ رب السَّمَوَات السَّبع وَمَا أظلت وَرب الْأَرْضين وَمَا اقلت وَرب الشَّيَاطِين وَمَا أضلت كن لي جارا من شَرّ خلقك أَجْمَعِينَ أَن يفرط عَليّ أَحَد مِنْهُم أَوْ أَن يطغى عز جَارك وتبارك اسْمك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَاللَّفْظ لَهُ وَإِسْنَادُهُ جيد إِلَّا أَن عبد الرَّحْمَن بن سابط لم يسمع من خَالِد وَقَالَ فِي الْكَبِير عز جَارك وَجل ثناؤك وَلَا إِلَه غَيْرك

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيث بُرَيْدَة بِإِسْنَادٍ فِيهِ ضعف وَقَالَ فِي آخِره عز جَارك وَجل ثناؤك وَلَا إِلَه غَيْرك لَا إِلَه إِلَّا أَنْت

❀❀ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں خوف کا سامنا ہوا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں؟ کہا' کیوں نہیں' ضرور بتائیں' فرمایا' اگر تم انہیں پڑھ لو گے تو (آرام سے) سوئے رہو گے' تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! اے سات آسمانوں اور جن پر آسمان نے سایہ کیا ہوا ہے' اور تمام زمینوں اور جن پر وہ زمینیں بچھی ہوئی ہیں' ان کے پروردگار' اے شیاطین کے پروردگار! اور جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں' ان کے پروردگار' تو میرے لئے اپنی تمام مخلوق کے شر سے بچاؤ کی چیز بنا دے' کہ ان میں سے کوئی ایک میرے خلاف زیادتی نہ کرے' یا سرکشی نہ کرے' تیری پناہ عزت والی ہے' اور تیرا اسم برکت والا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان کی نقل کردہ سند عمدہ ہے' البتہ عبدالرحمٰن بن سابط نامی راوی نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

امام طبرانی نے معجم کبیر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تیری پناہ غلبے والی ہے' اور تیری ثناء بلند و برتر ہے' اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے' اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ کلمات نقل کی ہے:

''تیری پناہ غلبے والی ہے' تیری ثناء بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور صرف تو ہی معبود ہے''۔

4 - التَّرْغِيب فِيمَا يَقُولُ إِذا خرج من بَيته إِلَى الْمَسْجِد وَغَيْرِهِ وَإِذَا دخلهما قَالَ

الْحَافِظ كَانَ الْأَلْيَق بِهَذَا الْبَاب أَن يكون عقيب الْمَشْي إِلَى الْمَسَاجِد لَكِن حصل ذهُول عَن إملائِهِ هُنَاكَ وَلِلَّهِ كل خير

باب: جب آدمی اپنے گھر سے نکل کر مسجد یا کسی اور جگہ کی طرف جانے لگے' تو کیا پڑھے؟ اس بارے میں ترغیبی روایات' نیز جب وہ ان میں داخل ہو (تو کیا پڑھے؟)

حافظ بیان کرتے ہیں: اس باب کے لئے مناسب تو یہ تھا کہ اسے مساجد کی طرف پیدل چل کر جانے والے باب کے بعد نقل کیا جاتا' لیکن وہاں اس کو املاء کروانا ذہن میں نہیں رہا' ہر حال میں بہتری ہی ہوتی ہے۔

2484 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا خرج الرجل من بَيته فَقَالَ بِسم اللَّهِ توكلت على اللَّهِ وَلَا حول وَلَا قُوَّة إِلَّا بِاللَّهِ يُقَال لَهُ حَسبك هديت وكفيت ووقيت وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَان

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِهِ قَالَ اِذا خرج الرجل من بَیته فَقَالَ بِسم اللّٰه توكلت على اللّٰه لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ یُقَال لَهُ حِینَئِذٍ هدیت وكفیت ووقیت وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّیْطَان فَیَقُوْلُ لَهُ شَیْطَان آخر كَیفَ لَك بِرَجُل هدی وكفی وَوُقِیَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب آدمی گھر سے نکلے اور یہ پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''

تو اس شخص سے کہا جاتا ہے: تمہارے لئے یہ کافی ہے' تمہیں ہدایت دی گئی تمہاری کفایت کی گئی اور تمہیں بچالیا گیا' اور شیطان اس شخص سے ہٹ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب آدمی اپنے گھر سے نکلتا ہے' اور یہ پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''

تو اس وقت اس شخص سے یہ کہا جاتا ہے: تمہیں ہدایت نصیب ہوئی تمہیں کفایت مل گئی تمہیں بچالیا گیا اور شیطان اس شخص سے ہٹ جاتا ہے دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے: تم ایک ایسے شخص کے ساتھ کیا کر سکتے ہو جسے ہدایت بھی نصیب ہوگئی اور اسے کفایت بھی مل گئی ہے' اور اسے بچا بھی لیا گیا۔

2485 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم یخرج من بَیته یُرِیْد سفرا اَوْ غَیْرِه فَقَالَ حِیْن یخرج آمَنت بِاللّٰهِ اعتصمت بِاللّٰهِ توكلت على اللّٰه لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ اِلَّا رزق خیر ذٰلِكَ الْمخْرج

رَوَاهُ اَحْمد عَن رجل لم یسمه عَن عُثْمَان وَبَقِیَّة رُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سفر پر جانے کے لئے یا کسی اور مقصد کے لئے گھر سے نکلتا ہے' اور نکلتے وقت یہ پڑھ لیتا ہے

''میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا میں نے اللہ تعالیٰ کو مضبوطی سے تھام لیا میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''

تو اس نکلنے پر اس شخص کو بھلائی نصیب ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایک ایسے شخص کے حوالے سے نقل کی ہے جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا جس شخص نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے

اس روایت کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

2486 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خرج من بَيته اِلَى الصَّلَاة فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسَالك بِحَق السَّائِلين عَلَيْك وبحق خروجی اِلَيْك اِنَّك تعلم انه لم يخرجنی اشر وَلَا بطر وَلَا سمعة وَلَا رِيَاء خرجت هربا وفرارا من ذُنُوْبِی اِلَيْك خرجت رَجَاء رحمتك وشفقا من عَذَابَكَ خرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك اَسَالك اَن تنقذنی مِنَ النَّار بِرَحْمَتك وكل الله به سَبْعِيْنَ الف ملك يَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ وَاَقْبل الله عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ حَتّٰى يفرغ من صَلَاته

ذكره رزين وَلَمْ اره فِیْ شَیْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِیْ جمعهَا اِنَّمَا رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ فِيْهِ مقَال وَحسنه شَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن رَحِمَهُ اللّٰهُ

وَلَفْظِهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خرج من بَيته اِلَى الصَّلَاة فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسَالك بِحَق السَّائِلين عَلَيْك وبحق ممشای هٰذَا فَاِنِّیْ لم اخرج اشرا وَلَا بطرا وَلَا رِيَاء وَلَا سمعة وَخرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك اَسَالك اَن تعيذنی مِنَ النَّار وَاَن تغْفر لی ذُنُوْبِی اِنَّهٗ لَا يغْفر الذُّنُوْب اِلَّا اَنْت اقبل الله اِلَيْهِ بِوَجْهِهٖ واستغفر لَهٗ سَبْعُوْنَ الف ملك

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے نکل کر نماز کی ادائیگی کے لئے جاتا ہے اور یہ پڑھ لیتا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے اس حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں' جو مانگنے والوں کا تجھ پر حق ہے' اور تیری طرف نکلنے کے حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں تو یہ بات جانتا ہے کہ میں کسی خرابی یا برائی کی وجہ سے نہیں نکلا ہوں نہ دکھاوے اور ریاکاری کے لئے نکلا ہوں میں اپنے گناہوں سے ڈر کر اور فرار اختیار کرتے ہوئے تیری طرف آیا ہوں میں تیری رحمت کی امید رکھتے ہوئے نکلا ہوں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے نکلا ہوں میں تیری ناراضگی سے بچنے کے لیے اور تیری رضامندی کے حصول کے لئے نکلا ہوں میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ تو اپنی رحمت کے ذریعے مجھے جہنم سے بچالے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لئے مقرر کر دیتا ہے جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں' اور آدمی جب تک نماز پڑھ کر فارغ نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی طرف متوجہ رہتا ہے''۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے میں نے اصول میں سے کسی کتاب میں اس کو نہیں دیکھا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے ایک ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کلام کی گنجائش ہے ہمارے شیخ حافظ ابوالحسن نے اسے حسن قرار دیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اپنے گھر سے نماز کی ادائیگی کے لئے نکلتا ہے' اور یہ پڑھتا ہے:

''اے اللہ! میں تجھ سے اس حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو مانگنے والوں کا تجھ پر حق ہے' اور اپنے اس چل کر جانے کے حق کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں میں خرابی یا برائی یا شہرت کے لئے نہیں نکلا ہوں میں تیری ناراضگی سے بچنے کے لئے اور تیری رضا مندی کے حصول کے لئے نکلا ہوں میں تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے آگ سے بچالے اور تو میرے گناہوں کی مغفرت کردے کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ مکمل طور پر اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے' اور ستر ہزار فرشتے اس شخص کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں''۔

2487 - وَعَنْ حَيْوَةَ بن شُرَيْح قَالَ لقِيت عقبَة بن مُسْلِم فَقُلْتُ لَهُ بَلغنِي أَنَّك حدثت عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ إِذا دخل الْمَسْجِد اعوذ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وبوجهه الْكَرِيم وسلطانه الْقَدِيم من الشَّيْطَان الرَّجِيم قَالَ اقط قلت نعم قَالَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَان حفظ منى سَائِر ذٰلِكَ الْيَوْم-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حیوہ بن شریح بیان کرتے ہیں: میری ملاقات عقبہ بن مسلم سے ہوئی' میں نے ان سے کہا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے: جب نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے تھے:

''میں عظمت والے اللہ' اور اس کے معزز ذات کی' اور اس کی قدیم بادشاہی کی' مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں''

تو عقبہ بن مسلم نے دریافت کیا: کیا صرف اتنا ہی؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں تو انہوں نے بتایا کہ روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: ''جب آدمی یہ پڑھ لیتا ہے' تو شیطان کہتا ہے: یہ پورے دن کے لئے مجھ سے محفوظ ہوگیا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2488 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من خرج من بَيته إِلَى الْمَسْجِد فَقَالَ اعوذ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وسلطانه الْقَدِيم من الشَّيْطَان الرَّجِيم رَبِّى اللّٰه توكلت على اللّٰه فوصت اَمْرِى إِلَى اللّٰه لَا حول وَلَا قُوَّة إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ لَهُ الْملك كفيت وهديت ووقيت

ذکرہ رزین

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے گھر سے نکل کر مسجد کی طرف جاتا ہے' اور یہ کلمات پڑھ لیتا ہے:

''میں عظیم اللہ کی اور اس کی قدیم بادشاہی کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے' میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا ہے' میں نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا' اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا''

تو ایک فرشتہ اس شخص سے کہتا ہے: تمہاری کفایت ہوگئی تمہیں ہدایت نصیب ہوگئی اور تمہیں بچالیا گیا"

یہ روایت رزین نے ذکر کی ہے۔

2489 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنہ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذا دحل الرجل بَیتہ فَذکر اللّٰہ عِنْد دُخُولہ وَعند طَعَامہ قَالَ الشَّیْطَان لَا مبیت لکم وَلَا عشَاء وَاِذَا دخل فَلَمْ یذکر اللّٰہ عِنْد دُخُولہ قَالَ الشَّیْطَان أدرکتم الْمبیت وَاِذَا لم یذکر اللّٰہ عِنْد طَعَامہ قَالَ الشَّیْطَان أدرکتم الْمبیت وَالْعشَاء

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَہ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہونے کے وقت اور کھانا کھانے اور اٹھتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو شیطان کہتا ہے: (یعنی اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے) تم لوگوں کو یہاں رہنے کے لئے جگہ بھی نہیں ملے گی اور کھانا بھی نہیں ملے گا اور جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو اور داخل ہونے کے وقت ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تم لوگوں کو رہنے کے لئے جگہ مل جائے گی اور جب آدمی کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تم لوگوں کو رہنے کے لئے بھی جگہ مل جائے گی اور کھانا بھی مل جائے گا"۔

یہ روایت امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ترمذی، امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2490 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بنی اِذا دخلت علی اَھْلك فَسلم فَتكون بركَة عَلَیْك وَعَلٰی اَھْل بَیْتك

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ عَن عَلِیّ بن زید عَنِ ابْنِ الْمسیب عَنْہُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے بیٹے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو، یہ تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت کا باعث ہوگا"

یہ روایت امام ترمذی نے علی بن زید کے حوالے سے، سعید بن مسیب کے حوالے سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

2491 - وَرُوِیَ عَن سلمَان الْفَارِسِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من سرہ اَن لَا یجد الشَّیْطَان عِنْدہ طَعَاما وَلَا مقیلا وَلَا مبیتا فلیسلم اِذا دخل بَیتہ ولیسم علی طَعَامہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ شیطان کو اس کے ہاں کھانا اور آرام کی جگہ اور رات گزارنے کی جگہ نہ ملے گا، تو جب وہ اپنے گھر میں داخل ہو تو اسے سلام کرنا چاہیے اور کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2492 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة كلهم ضَامِن على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رجل خرج غازيا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه حَتّٰى يتوفاه فيدخله الْجَنَّة بِمَا نَالَ من اجر اَوْ غنيمَة وَرجل رَاح اِلَى الْمَسْجِد فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه حَتّٰى يتوفاه فيدخله الْجَنَّة اَوْ يردهُ بِمَا نَالَ من اجر اَوْ غنيمَة وَرجل دخل بَيته بِسَلام فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه

وَلَفْظِه قَالَ ثَلَاثَة كلهم ضَامِن على اللّٰه اِن عَاشَ رزق وكفي وَاِن مَاتَ دخل الْجَنَّة رجل دخل بَيته بِسَلام فَهُوَ ضَامِن على اللّٰه–فَذكر الْحَدِيْث

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں' وہ سب اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتے ہیں' وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینے کے لیے نکلتا ہے' تو وہ اللہ کی راہ میں ہوتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ یا تو اسے وفات دے کر جنت میں داخل کر دیتا ہے' اور اسے اجر حاصل ہوتا ہے یا غنیمت حاصل ہوتی ہے' ایک وہ شخص جو مسجد کی طرف جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے وفات دے کر جنت میں داخل کر دیتا ہے' یا اسے اجر یا غنیمت کے ہمراہ واپس کرتا ہے' اور ایک وہ شخص جو اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام کرتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

''تین لوگ ہیں' یہ سب اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتے ہیں' کہ اگر وہ زندہ رہیں' تو انہیں رزق دیا جائے گا' اور ان کی کفایت ہوگی' اور اگر وہ مر جائیں' تو وہ جنت میں داخل ہوں گے' ایک وہ شخص ہے' جو اپنے گھر میں داخل ہوتے ہوئے سلام کے ہمراہ داخل ہوتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہوتا ہے''۔.....اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

5 - التَّرْغِيْب فِيْمَا يَقُوْله من حصلت لَهُ وَسْوَسَة فِی الصَّلَاة وَغَيْرِهَا

باب: جس شخص کو نماز کے دوران یا اس کے علاوہ وسوسہ آتا ہو' تو اسے کیا پڑھنا چاہیے؟

اس بارے میں ترغیبی روایات

2493 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اَحَدُكُمْ يَاْتِيْهِ الشَّيْطَان فَيَقُوْلُ من خلقك فَيَقُوْلُ اللّٰه فَيَقُوْلُ من خلق اللّٰه فَاِذَا وجد ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقل آمَنت بِاللّٰهِ وَرَسُوله فَاِن ذٰلِكَ يذهب عَنْهُ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن

عَمْرٍو

وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا من حَدِيْثِ خُزَيْمَة بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَتَقَدَّمَ فِي الذِّكر وَغَيْرِهِ حَدِيْثِ الْحَارِث الْاَشْعَرِيّ وَفِيْه وآمركم بِذكر اللّٰه كثيرا وَمثل ذٰلِكَ كَمثل رجل طلبه الْعَدو سرَاعًا فِيْ اَثره حَتّٰى اَتى حصنا حصينا فاحرز نَفْسه فِيْهِ وَكَذٰلِكَ الْعَبْد لَا ينجو من الشَّيْطَان اِلَّا بِذكر اللّٰه

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان وَغَيْرِهِمَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے' اور یہ کہتا ہے تمہیں کس نے پیدا کیا ہے' تو وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ نے' تو شیطان کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب کوئی شخص اس طرح کی صورت حال پائے تو اسے اس طرح کہنا چاہیے:

''میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں''

تو یہ وسوسہ اس سے ختم ہو جائے گا''

امام احمد نے یہ روایت عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابو یعلیٰ اور امام بزار نے بھی نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام احمد نے یہ روایت حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' جو ذکر سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' اس کے علاوہ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی یہ حدیث منقول ہے' جس میں یہ مذکور ہے:

''میں تم لوگوں کو یہ حکم دیتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرو' اور اس کی مثال ایسے شخص کی طرح ہے' جس کے پیچھے دشمن تیزی سے آ رہا ہو' یہاں تک کہ وہ شخص کسی محفوظ قلعے میں آ جائے' اور اس میں داخل ہو کر اپنے آپ کو محفوظ کر لے' تو اسی طرح بندہ' شیطان سے نجات' صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ذریعے ہی حاصل کر سکتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

2494 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تمنيت اَن اَكون سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا ينجينا مِمَّا يلقِي الشَّيْطَان من اَنْفُسنَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قد سَاَلته عَن ذٰلِكَ فَقَالَ يـجيكم مِنْهُ مَا أمرت بِه عمى اَن يَقُوْله فَلَمْ يقلهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَادُهُ جيد حسن

وَعبد الرَّحْمٰن بن مُعَاوِيَة اَبُو الْحُوَيْرِث وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ آرزو کی' کہ کاش میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کیا ہوتا کہ کون سی چیز ہمیں شیطان سے بچا سکتی ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت

کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تھا شیطان سے تمہیں' وہ چیز بچا سکتی ہے' جس کے بارے میں' میں نے اپنے چچا کو پڑھنے کی ہدایت کی تھی تو انہوں نے اسے نہیں پڑھا تھا"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند عمدہ اور حسن ہے۔

عبدالرحمٰن بن معاویہ ابوحویرث نامی راوی کو امام ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے' اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

2495 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِی الشَّیْطَانُ اَحَدُکُمْ فَیَقُوْلُ من خلق کَذَا من خلق کَذَا حَتّٰی یَقُوْلُ من خلق رَبك فَاِذَا بلغه فلیستعذ بِاللّٰهِ ولینته

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم: فَلْیقل آمَنت بِاللّٰهِ وَرَسُوله

وَفِیْ رِوَایَةٍ لابی دَاوُد وَالنَّسَائِیّ: فَقولُوا اللّٰه اَحَد اللّٰه الصَّمد لم یلد وَلَمْ یُولد وَلَمْ یکن لَهُ کفوا اَحَد ثُمَّ لیتفل عَن یَسَاره ثَلَاثًا ولیستعذ بِاللّٰهِ من الشَّیْطَان .وَفِیْ رِوَایَةٍ للنسائی فلیستعذ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَمَنْ فتنه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"شیطان کسی شخص کے پاس آتا ہے' اور کہتا ہے: فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا ہے؟ فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا ہے؟ یہاں تک کہ وہ یہ کہتا ہے: تمہارے پروردگار کو کس نے پیدا کیا ہے؟ تو جب وہ اس مقام پر پہنچے' تو آدمی کو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے' اور اس سے باز آجانا چاہیے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"آدمی کو کہنا چاہیے: میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں"

امام ابوداؤد اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"تو تم لوگ یہ کہو: اللہ تعالیٰ ایک ہے' اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے' اس نے کسی کو جنم نہیں دیا' اور نہ ہی اسے جنم دیا گیا' اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے"۔

پھر آدمی کو اپنی بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دینا چاہیے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے"

امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"تو آدمی کو اس (شیطان سے) اور اس کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے"۔

2496 - وَعَنْ اَبِیْ زمیل سماك بن الْوَلِید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت ابْن عَبَّاس فَقُلْتُ مَا شَیْءٍ اَجِدهُ فِیْ صَدْرِی قَالَ مَا هُوَ قلت وَاللّٰه لَا اَتَکَلَّم بِهِ قَالَ فَقَالَ.لی اَشَیْءٍ من شكّ قَالَ وَضحك قَالَ مَا نجا من ذٰلِكَ احد قَالَ حَتّٰی أنزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِن كنت فِیْ شكّ مِمَّا انزلنَا اِلَیْك فاسأل الَّذِیْنَ یقرؤون الْكتاب من قبلك لقد جَاءَ ك الْحق من رَبك فَلَا تكونن من الممترین البَقَرَة

قَالَ فَقَالَ لی اِذا وجدت فِیْ نَفسك شَیْئًا فَقل هُوَ الْاَوَّل وَالْاٰخر وَالظَّاهِر وَالْبَاطِن وَهُوَ بِكُل شَیْءٍ

علیم-رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ ابوزمیل سماک بن ولید بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا میں نے کہا: وہ کیا چیز ہے جو میں اپنے سینے پاتا ہوں انہوں نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں کلام نہیں کرسکتا' انہوں نے مجھ سے دریافت کیا اس کا تعلق شک سے ہے؟ راوی کہتے ہیں: پھر وہ ہنس پڑے اور بولے: اس سے کسی کو بھی نجات حاصل نہیں ہوئی' پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کردی۔

''ہم نے تمہاری طرف ایک چیز نازل کردی ہے' اگر تمہیں اس کے بارے میں شک ہے' تو تم ان لوگوں سے دریافت کرلو' جو تم سے پہلے کتاب کی تلاوت کیا کرتے تھے' تمہارے پروردگار کی طرف سے حق تمہارے پاس آیا ہے' تو تم شک کرنے والوں میں سے ہرگز نہ ہونا''

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے دل میں اس طرح کی کوئی چیز پاؤ' تو تم اس طرح کہو: ''وہی اول ہے' وہی آخر ہے' وہی ظاہر ہے' اور وہی باطن ہے' اور وہ ہر شے کا علم رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2497 - وَعَنْ عُثْمَان بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه اَتَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن الشَّیْطَان قد حَال بینی وَبَیْن صَلَاتی وقراءتی یلبسهَا عَلَیّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاك شَیْطَان یُقَال لَهُ خنزب فَاِذَا اَحسسته فتعوذ بِاللّٰهِ وانفل عَن یسارك قَالَ فَفعلت ذٰلِكَ فَاذهبه اللّٰه عنی

رَوَاهُ مُسْلِم ۔ خنزب بِكَسْر الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون النُّوْن وَفتح الزَّای بعْدهَا بَاء مُوَحدَة

❀❀ حضرت عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز اور قرائت کے درمیان رکاوٹ بن جاتا ہے' اور میرے لئے الجھن پیدا کردیتا ہے' تو نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ شیطان ہے' جس کا نام خنزب ہے' جب تم اسے محسوس کرو' تو اللہ کی پناہ مانگو اور اپنی بائیں طرف تھوک دو''

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا' تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے یہ چیز ختم کردی۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''خنزب'' میں 'خ' پر زیر ہے 'ن' ساکن ہے' اور 'ز' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ب' ہے۔

6 - التَّرْغِيْب فِي الاسْتِغْفَار

باب: استغفار کے بارے میں ترغیبی روایات

2498 - عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ یَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یَا ابْن آدم كلكُمْ مذنب اِلَّا من عافیت فاستغفرونی اَغفر لكم وكلكم فَقیر اِلَّا من أغنیت فاسالونی اُعطكم وكلكم ضال اِلَّا من هدیت فاسالونی الْهدی اهدكم وَمَنْ استغفرنی وَهُوَ یعلم اَنِّیْ ذُوْ قدرَة علی اَن اَغفر لَهُ

غفرت لَهُ وَلَا اُبَالِیْ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجْتَمعُوْا علی قلب اَشْقَی رجل وَاحِد مِنْکُمْ مَا نقص ذٰلِکَ من سلطانی مثل جنَاح بعوضة وَلَوْ اَنَّ اَوَّلکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجْتَمعُوْا علی اَتقی قلب رجل وَاحِد مِنْکُمْ مَا زادوا فِیْ سلطانی مثل جنَاح بعوضة وَلَوْ اَنَّ اَوَّلکم وآخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم سَاَلُوْنِیْ حَتّٰی تَنْتَهِی مَسْاَلَة کل وَاحِد مِنْهُم فاعطیتهم مَا سَاَلُوْنِیْ مَا نقص ذٰلِکَ مِمَّا عِنْدِی کمغرز اِبرة لَو غمسها اَحَدُکُمْ فِی الْبَحْر وَذٰلِکَ اَنِّیْ جواد ماجد وَاجِد عطائی کَلَام وعذابی کَلَام اِنَّمَا اَمْرِی لشَیْءٍ اِذا اردته اَن اَقُوْل لَهُ کن فَیکون

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَفِیْ اِسْنَادُهُ شهر بن حَوْشَب وَاِبْرَاهِیْمَ بن طهْمَان وَلَفظ التِّرْمِذِیّ نَحْوِهِ اِلَّا انه قَالَ یَا عِبَادِیْ وَیَاْتِیْ لفظ لمُسْلِم فِی الْبَاب بَعْدَهُ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اولاد آدم! تم سب گنہگار ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جسے میں عافیت عطا کر دوں تم لوگ مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا' اور تم سب محتاج ہو ماسوائے اس کے جسے میں غنی کر دوں تم لوگ مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا تم سب لوگ گمراہ ہو' ماسوائے اس کے' جس کو میں ہدایت عطا کر دوں تم لوگ مجھ سے ہدایت مانگو میں تم لوگوں کو ہدایت دوں گا جو شخص مجھ سے مغفرت طلب کرے اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ میں اس بات کی قدرت رکھتا ہوں کہ اس کی مغفرت کر دوں تو میں اس شخص کی مغفرت کر دوں گا' اور میں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا' اور تمہارے پہلے والے' بعد والے' زندہ اور مرحومین تر اور خشک' سب اکٹھے ہو کر' تم میں سے سب سے زیادہ بدنصیب (یا منکر) شخص کے دل کی مانند ہو جائیں' تو بھی وہ میری بادشاہی میں اتنی کمی بھی نہیں کر سکیں گے' جتنا مچھر کا پر ہوتا ہے' اور اگر تمہارے تمام پہلے والے' بعد والے' زندہ اور مرحومین' تر اور خشک' تم میں سے سب سے زیادہ پرہیز گار شخص کے دل کی مانند اکٹھے ہو جائیں' تو بھی وہ میری بادشاہی میں مچھر کے پر جتنا اضافہ نہیں کر سکیں گے اور اگر تمہارے پہلے والے اور بعد والے' زندہ اور مرحومین' خشک اور تر مجھ سے مانگیں' یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک کا سوال ختم ہو جائے' تو انہوں نے جو کچھ بھی مانگا ہوگا' میں سب انہیں عطا کر دوں گا' اور میرے پاس جو کچھ موجود ہے' اس میں اتنی بھی کمی نہیں ہوگی' کہ جتنی سوئی کے ناکے کے ذریعے ہوتی ہے' جس سوئی کو کوئی شخص سمندر میں ڈبو دے' اس کی وجہ یہ ہے کہ میں سخی ہوں اور بزرگی والا ہوں' ایک ہوں' میری عطا بھی کلام ہے' اور میرا عذاب بھی کلام ہے' اور میرے امر کا یہ عالم ہے کہ جب میں کسی چیز کو کرنے کا ارادہ کروں' تو اس سے فرماتا ہوں کہ ہو جا! تو وہ ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اس کی سند میں شہر بن حوشب اور طہمان نامی راوی ہیں امام ترمذی کی روایت کے الفاظ اس کی مانند ہیں تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اے میرے بندو!''

امام مسلم کی روایت کے الفاظ اس کے بعد والے باب میں آئیں گے اگر اللہ نے چاہا۔

2499 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ يَا ابْنَ آدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ مِنْكَ وَلَا اُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِي يَا ابْنَ آدَمَ اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

الْعَنَانُ بِفَتْحِ الْعَيْنِ الْمُهْمَلَةِ هُوَ السَّحَابُ وَقُرَابُ الْاَرْضِ بِضَمِّ الْقَافِ مَا يُقَارِبُ مَلْأَهَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم جب تک تم مجھ سے دعا کرتے رہو اور مجھ سے امید رکھتے ہو میں تمہیں معاف کردوں گا خواہ تمہارے گناہ کیسے ہی کیوں نہ ہوں اور میں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا اے ابن آدم اگر تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تم مجھ سے مغفرت طلب کرو تو میں تمہاری مغفرت کردوں گا اور میں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا اے ابن آدم اگر تم میرے پاس پوری زمین بھر کے گناہ لے کر آؤ اور پھر تم ایسی حالت میں میری بارگاہ میں حاضر ہو کہ تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہو تو میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ تم سے ملوں گا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ ''العنان'' میں 'ع' پر زبر ہے اس سے مراد بادل ہے ''قراب الارض'' میں 'ق' پر پیش ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جو چیز زمین کو بھر دے۔

2500 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اِبْلِيْسُ وَعِزَّتِكَ لَا اَبْرَحُ اُغْوِي عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ اَجْسَادِهِمْ فَقَالَ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِي

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ مِنْ طَرِيْقِ دَرَّاجٍ وَقَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ابلیس نے عرض کی: مجھے تیری عزت کی قسم ہے میں مسلسل تیرے بندوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا جب تک ان کی ارواح ان کے جسموں میں موجود ہیں تو پروردگار نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! میں ان کی مسلسل مغفرت

2500- مستدرك على الصحيحين للحاكم كتاب التوبة والإنابة حديث: 7741 مسند أحمد بن حنبل مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه حديث: 11020 مسند عبد بن حميد من مسند أبي سعيد الخدري حديث: 934 مسند أبي يعلى الموصلي من مسند أبي سعيد الخدري حديث: 1239 المعجم الأوسط للطبراني باب العين من اسمه : مطلب حديث: 8960 حلية الأولياء جزيد من عبد الملك حديث: 12777 الأسماء والصفات للبيهقي باب ما جاء في إثبات العزة لله عز وجل حديث. 263

کرتا رہوں گا' جب تک وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے"

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے دراج کے حوالے سے نقل کی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2501 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا ادلكم على دائكم ودوائكم اَلا اِن داء كم الذُّنُوْب ودواء كم الاسْتِغْفَار

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَقد رُوِیَ عَن قَتَادَة من قَوْلِه وَهُوَ اشبه بِالصَّوَابِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کیا میں تمہاری رہنمائی' تمہاری بیماری اور تمہاری دوا کی طرف نہ کروں؟ خبردار! تمہاری بیماری گناہ ہیں' اور تمہاری دوا' استغفار ہے"۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے یہ قتادہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر بھی منقول ہے' اور یہی درست محسوس ہوتا ہے۔

2502 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لزم الاسْتِغْفَار جعل اللّٰه لَهُ من كل هم فرجا وَمَنْ كل ضيق مخرجا ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِیّ كلهم من رِوَايَة الحكم بن مُصعب وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص استغفار کو لازم پکڑ لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر پریشانی سے نجات کا ذریعہ بنا دیتا ہے ہر تنگی سے نکلنے کا ذریعہ بنا دیتا ہے' اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا"

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان تمام حضرات نے اسے مصعب کے حوالے سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2503 - وَعَنْ عبد بن بسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طُوْبٰى لمن وجد فِیْ صَحِيفَته اسْتِغْفَار كثير

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيح وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت عبد بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جو اپنے صحیفے میں بہت زیادہ استغفار پائے"۔

یہ روایت امام بن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

2504 - وَعَنْ الزبير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَحَبَّ اَن تسره صَحِيفَته فليكثر فِيْهَا من الاسْتِغْفَار

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اس کا صحیفہ اسے خوش کر دے تو اسے اس میں استغفار کی کثرت کرنی چاہیے''

یہ روایت امام بیہقی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2505 - وَعَنْ أُم عصمَة العوصية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يعْمل ذَنبا إِلَّا وقف الْملك ثَلَاث سَاعَات فَإِن اسْتغْفر من ذَنبه لم يَكْتُبهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يعذبه اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ سیّدہ اُمّ عصمہ عوصیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی مسلمان کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو فرشتہ تین گھڑیوں تک ٹھہرا رہتا ہے اگر وہ شخص اس گناہ سے توبہ کر لے تو وہ فرشتہ اس کے خلاف وہ گناہ نوٹ نہیں کرتا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کو (اس گناہ کے حوالے سے) عذاب نہیں دے گا''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2506 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الْعَبْد إِذا أَخطَأ خَطِيئَة نكتت فِي قلبه نُكْتَة فَإِن هُوَ نزع واستغفر صقلت فَإِن عَاد زيد فِيهَا حَتَّى تعلو قلبه فَذَلِكَ الران الَّذِي ذكره اللّٰه تَعَالَى كلا بل ران على قُلُوْبهم مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ المطففين

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَن صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ جب کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک نکتہ لگ جاتا ہے جب آدمی گناہ سے الگ ہوتا ہے اور مغفرت طلب کرتا ہے تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے اگر وہ بندہ دوبارہ گناہ کرے تو اس نکتے میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ سیاہی اس نکتے پر غالب آ جاتی ہے یہ وہ ''ران'' (زنگ) ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) کیا ہے:

''خبردار! ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے اس چیز کی وجہ سے جو وہ کماتے ہیں''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے نسائی امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کیا ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2507 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن للقلوب صدأ كصدإ النّحاس وجلاؤها الاسْتِغْفَار

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے' جس طرح تانبے کو زنگ لگ جاتا ہے اور اس کو صاف کرنے کا طریقہ استغفار ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2508 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت رجلا اِذا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِيْ اللّٰه بِهِ بِمَا شَاءَ اَن يَنْفَعنِيْ وَاِذَا حَدثنِيْ اَحَد من اَصْحَابه اسْتَحْلَفته فَاِذَا حلف لى صدقته وَقَالَ وحَدثنى اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَصدق اَبُوْ بَكْرٍ انه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد يُذنب ذَنبا فَيحسن الطّهُور ثُمَّ يَقُوْمُ فَيصَلى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يسْتَغْفر اللّٰه اِلَّا غفر لَهُ ثُمَّ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَة وَالَّذِيْنَ اِذا فعلوا فَاحِشَة اَوْ ظلمُوا انفسهم آل عمران اِلٰى آخر الْاٰيَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَيْسَ عِنْد بَعْضُهُمْ ذكر الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَذكر اَن بَعْضُهُمْ وَقفه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایسا شخص تھا کہ جب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی حدیث سنتا تھا تو اللہ تعالیٰ مجھے اس کے ذریعے جو چاہتا تھا مجھے وہ نفع عطا کر دیتا تھا' اور جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی شخص مجھے حدیث بیان کرتا تھا' تو میں اس سے حلف لیتا تھا' وہ میرے سامنے حلف اٹھا لیتا تھا' تو میں اس کی بات کو سچ قرار دیتا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا:

مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی' اور انہوں نے سچ بیان کیا' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرے پھر وہ اچھی طرح وضو کر کے کھڑا ہو کر دو رکعت ادا کرے اور پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ جب کسی بھی گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں' یا اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں''... یہ آیت کے آخر تک ہے

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' بعض حضرات نے اس میں دو رکعت کا ذکر نہیں کیا' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے کہ بعض حضرات نے اسے ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

2509 - وَعَنْ بِلَال بن يسَار بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدثنِيْ اَبِيْ عَن جدى اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قَالَ اَسْتَغْفر اللّٰه الَّذِيْ لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ الْحَيّ القيوم وَاَتُوْب اِلَيْهِ غفر لَهُ وَاِن كَانَ فر من

الزَّحف
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من هٰذَا الْوَجْه
قَالَ الْحَافِظ وَاِسْنَادُهٗ جید مُتَّصِل فَقَدْ ذکر الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه الْکَبِیْر اَن بِلَال سمع من اَبِیه یسَار وَاَن یسَارا سمع من اَبِیه زید مولی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقد اخْتلف فِیْ یسَار وَالِد بِلَال هَلْ هُوَ بِالْبَاء الْمُوَحدَة اَوْ بِالْیَاءِ الْمُثَنَّاة تَحت وَذکر الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخه اَنه بِالْمُوَحَّدَةِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
وَرَوَاهُ الْحَاکِم من حَدِیْثِ ابْن مَسْعُوْدٍ وَقَالَ صَحِیْح على شَرطهمَا اِلَّا اَنه قَالَ یَقُوْلهَا ثَلَاثًا

❀❀ بلال بن یسار بن زیدؓ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ کلمات پڑھے:

''میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' وہ حی اور قیوم ہے' اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس شخص کی مغفرت ہو جائے گی' اگرچہ اس نے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کی ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اسے اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند عمدہ اور متصل ہے امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ بات ذکر کی ہے کہ بلال نامی راوی نے اپنے والد یسار سے سماع کیا ہے' اور یسار نے اپنے والد حضرت زید رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے جو نبی اکرم ﷺ کے غلام ہیں البتہ بلال کے والد یسار کے بارے میں یہ اختلاف کیا ہے کہ ان کا نام ''ب'' کے ساتھ یا ''ی'' کے ساتھ ہے' امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ بات نقل کی ہے کہ ان کا نام ''ب'' کے ساتھ ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

یہ روایت امام حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے''

2510 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مسیره فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا اللّٰه فاستغفرنا فَقَالَ اتموها سَبْعِیْنَ مرّة یَعْنِیْ فاتممناها فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد وَلَا امة یسْتَغْفر اللّٰه فِیْ یَوْم سَبْعِیْنَ مرّة اِلَّا غفر اللّٰه لَهٗ سَبْعمِائَة ذَنْب وَقد حَانَ عبد اَوْ امة عمل فِیْ یَوْم وَلَیْلَة اکثر من سَبْعمِائَة ذَنْب
رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَیْهَقِیّ والأصبهانی

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ

تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو ہم نے مغفرت طلب کی آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ستر مرتبہ مکمل کرو ہم نے اسے مکمل کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو بھی بندہ یا کنیز روزانہ اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ مغفرت طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہوں کی مغفرت کر دے گا' اور وہ بندہ یا کنیز رسوائی کا شکار ہوں' جو ایک دن اور رات میں سات سو سے زیادہ گناہ کرتے ہوں''

یہ روایت امام ابن ابو دنیا اور امام بیہقی اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

2511 - وَعَنْ اَنَسٍ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ فَتلقى آدم من ربه كَلِمَات فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اَلْبَرَهٗ قَالَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عملت سوءا وظلمت نَفسِيْ فَاغْفِر لي اِنَّك خير الغافرين لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عملت سوءا وظلمت نَفسِيْ فارحمني اِنَّك اَنْت اَرْحم الرَّاحِمِيْنَ لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ عملت سوءا وظلمت نَفسِيْ فتب عَلَيَّ اِنَّك اَنْتَ التواب الرَّحِيم

ذكر اَنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِن شكّ فِيْهِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَفِيْ اِسْنَادُهٗ من لَا يحضرني حَاله

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تو آدم نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھ لئے تو اس کے پروردگار نے اس کی توبہ قبول کی' کیونکہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام نے یہ پڑھا تھا:

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے میں نے برائی کا ارتکاب کیا اور اپنے اوپر ظلم کیا تو میری مغفرت کر دے بے شک تو سب سے بہتر مغفرت کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' اور حمد تیرے لئے ہی مخصوص کیا ہے میں نے برائی کا ارتکاب کیا اور اپنے اوپر ظلم کیا اور تو مجھ پر رحم فرما دے بے شک تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' اور حمد تیرے ہی لیے مخصوص ہے' میں نے برائی کا ارتکاب کیا ہے' اور میں نے اپنے اوپر ظلم کیا' تو میری توبہ قبول فرما لے' بے شک تو' توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کی ہوگی' تاہم اس میں شک ہے (یعنی راوی کو شک ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا ذکر کیا ہے' یا نہیں کیا ہے)۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایسے راوی ہیں' جن کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

2512 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّه قَالَ

جَاءَ رجل إِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ واذنوباه واذنوباه فَقَالَ هٰذَا القَوْل مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قل اللّٰهُمَّ مغفرتك اوسع من ذُنُوْبِى ورحمتك اَرْجٰى عِنْدِى من عَمَلِى فَقَالَهَا ثُمَّ قَالَ عد فَعَاد ثُمَّ قَالَ عد فَعَاد ثُمَّ قَالَ قُم فَقَدْ غفر اللّٰه لَك

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رُوَاته مدنيون لَا يعرف وَاحِد مِنْهُم بِجرح

❀❀ محمد بن عبداللہ بن محمد بن جابر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: ہائے کتنے گناہ ہو گئے ہائے کتنے گناہ ہو گئے اس نے یہ بات دو یا تین مرتبہ کہی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم یہ پڑھو

''اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے نزدیک میرے عمل سے زیادہ امید والی ہے''۔

اس شخص نے یہ کلمات پڑھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوبارہ پڑھو اس نے دوبارہ پڑھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوبارہ پڑھو اس نے پھر پڑھے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اٹھ جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کر دی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اس کے تمام راوی مدنی ہیں اور ان میں سے کسی ایک کے بارے میں جرح کا پتہ نہیں ہے۔

2513 - وَعَنِ الْبَراء رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهُ رجل يَا اَبَا عمَارَة وَلَا تلقوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَة الْبَقَرَة اَهُوَ الرجل يلقي الْعَدو فَيُقَاتل حَتّٰى يقتل قَالَ لَا وَلٰكِن هُوَ الرجل يُذنب الذَّنب فَيَقُوْلُ لَا يغفره اللّٰه رَوَاهُ الْحَاكِم مَوْقُوْفًا وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کسی شخص نے ان سے کہا: اے ابوعمارہ! (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''تم اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف نہ ڈالو'' کیا اس سے مراد وہ شخص ہے؟ جو دشمن کے سامنے جاتا ہے اور لڑتا ہے یہاں تک کہ مارا جاتا ہے انہوں نے کہا: جی نہیں! بلکہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت نہیں کرے گا''

یہ روایت امام حاکم نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

7 - التَّرْغِيْب فِىْ كَثْرَة الدُّعَاء وَمَا جَاءَ فِىْ فَضله

باب: بکثرت دعا کے بارے میں ترغیبی روایات اس کی فضیلت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2514 - عَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يروى عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ اَنه قَالَ يَا عِبَادِىْ اِنِّىْ حرمت الظُّلم على نَفْسِىْ وَجَعَلته بَيْنكُمْ محرما فَلَا تظالموا يَا عِبَادِىْ كلكُمْ ضال اِلَّا من

هديته فاستهدوني أهدكم يَا عِبَادِيْ كلكُمْ جَائِع اِلَّا من اطعمته فاستطعموني اُطعمكُم يَا عِبَادِيْ كلكُمْ عَار اِلَّا من كسوته فاستكسوني أكسكم يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ تخطئون بِاللَّيْلِ وَالنَّهَار وَاَنا اَغفر الذُّنُوْب جَمِيْعًا فاستغفروني اَغفر لكم يَا عِبَادِيْ اِنَّكُمْ لن تبلغوا ضرى فتضروني وَلَنْ تبلغوا نفعى فتنفعوني يَا عِبَادِيْ لَو اَن اَوَّلكم وآخركم وانسكم وجنكم كَانُوْا على اَتقى قلب رجل وَاحِد مِنْكُمْ مَا زَاد ذٰلِكَ فِيْ ملكى شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَو اَن اَوَّلكم وآخركم وانسكم وجنكم كَانُوْا على افجر قلب رجل وَاحِد مِنْكُمْ مَا نقص ذٰلِكَ من ملكى شَيْئًا

يَا عِبَادِيْ لَو اَن اَوَّلكم وآخركم وانسكم وجنكم قَامُوا فِيْ صَعِيد وَاحِد فسالونى فَاَعْطيت كل اِنْسَان مِنْهُم مَسْاَلته مَا نقص ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِى اِلَّا كَمَا ينقص الْمخيط اِذا اُدخل الْبَحْر يَا عِبَادِيْ اِنَّمَا هِيَ اَعمالكُمْ احصيها لكم ثُمَّ اوفيكم اِيَّاهَا فَمَنْ وجد خيرا فليحمد الله عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ وجد غير ذٰلِكَ فَلَا يَلُومن اِلَّا نَفسه

قَالَ سعيد كَانَ اَبُوْ اِدْرِيس الْخَولَانِيّ اِذا حدث بِهٰذَا الْحَدِيْث جثا على رُكْبَتَيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ عَن شهر بن حَوْشَب عَن عبد الرَّحْمٰن بن غنم عَنْهُ وَلَفظ ابْن مَاجَه:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله تَبَارَك وَتَعَالٰى يَقُوْلُ يَا عِبَادِيْ كلكُمْ مذنب اِلَّا من عافيته فاسالونى الْمَغْفِرَة اَغفر لكم وَمَنْ علم مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قدرَة على الْمَغْفِرَة واستغفرنى بِقُدْرَتِيْ غفرت لَهُ وكلكم ضال اِلَّا من هديت فاسالونى الْهدى أهدكم وكلكم فَقير اِلَّا من اغنيت فاسالونى ارزقكم وَلَوْ اَن حيكم وميتكم واَوَّلكم وآخركم ورطبكم ويابسكم اجْتَمعُوْا فَكَانُوْا على قلب اَتقى عبد من عِبَادِيْ لم يزِدْ فِيْ ملكى جنَاح بعوضة وَلَوْ اجْتَمعُوْا فَكَانُوْا على قلب اَشْقَى عبد من عِبَادِيْ لم ينقص من ملكى جنَاح بعوضة وَلَوْ اَن حيكم وميتكم واَوَّلكم وآخركم ورطبكم ويابسكم اجْتَمعُوْا فَسَاَلَ كل سَائل مِنْهُم مَا بلغت اُمْنِيته مَا نقص من ملكى اِلَّا كَمَا لَو اَن اَحَدُكُمْ مر بشفة الْبَحْر فَغمسَ فِيْهَا اِبرة ثُمَّ نَزعهَا ذٰلِكَ بِاَنِّى جواد ماجد عطائى كَلَام اِذا اَردْت شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقُوْل لَهُ كن فَيكون

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِ ابْن مَاجَه وَتَقَدَّمَ لَفْظه فِي الْبَاب قبله

الْمخيط بِكَسْر الْمِيم وَسُكُون الْخَاء الْمُعْجَمَة وَفتح الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت هُوَ مَا يخاط بِهِ الثَّوْب كالابرة وَنَحْوهَا

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ان کے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے میرے بندو! میں نے ظلم اپنے لئے حرام قرار دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام قرار دیا ہے تو تم لوگ ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت عطا کر دوں تو تم لوگ مجھ سے ہدایت

طلب کرو تو میں تمہیں ہدایت دوں گا' اے میرے بندو تم سب بھوکے ہو' البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے جسے میں کھانے کے لئے دوں تم لوگ مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانے کے لئے دوں گا' اے میرے بندو تم سب لباس کے لئے محتاج ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جسے میں نے لباس عطا کیا ہو تم مجھ سے لباس مانگو' میں تمہیں لباس پہناؤں گا اے میرے بندو تم دن اور رات غلطیاں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہوں تم مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا اے میرے بندو تم لوگ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تم مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے اے میرے بندو اگر تم سب پہلے والے اور بعد والے اور انسان اور جنات سب مل کر سب سے زیادہ پرہیز گار شخص کی مانند ہو جاؤ تو بھی اس سے میری بادشاہی میں اضافہ نہیں ہو گا اے میرے بندو تمہارے تمام پہلے اور بعد والے انسان اور جنات سب سے زیادہ برے شخص کی مانند ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہی میں کوئی کمی نہیں ہو گی اے میرے بندو اگر تمہارے تمام پہلے والے انسان اور جنات ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگیں تو میں ان میں سے ہر ایک کو اس کے مانگنے کے مطابق عطا کر دوں گا' اور اس کے نتیجے میں' میرے پاس موجود نعمتوں میں اتنی بھی کمی نہیں ہو گی جتنی کسی سوئی کو سمندر میں داخل کر کے (سمندر کے پانی میں کمی ہوتی ہے) اے میرے بندو یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں نے تمہارے لئے شمار کر کے رکھا ہے' اور پھر میں تمہیں' ان کا پورا بدلہ عطا کر دوں گا تو جو شخص کوئی بھلائی پائے تو وہ اس پر اللہ کی حمد بیان کرے' اور جو شخص اس کے برعکس صورت حال پائے' تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''۔

سعید نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابوادریس خولانی نامی راوی جب یہ حدیث بیان کرتے تھے' تو گھٹنوں کے بل جھک جایا کرتے تھے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے شہر بن حوشب کے حوالے سے' عبدالرحمٰن بن غنم کے حوالے سے' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے امام ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے میرے بندو تم سب گناہ گار ہو' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جسے میں نے عافیت عطا کی ہو' تو تم لوگ مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہاری مغفرت کر دوں گا تم میں سے جو شخص یہ بات جانتا ہو کہ میں مغفرت کرنے کی قدرت رکھتا ہوں اور وہ میری قدرت کے حوالے سے مجھ سے مغفرت طلب کرے تو میں اس کی مغفرت کر دوں گا تم سب گمراہ ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جسے میں نے ہدایت عطا کی ہو' تو تم مجھ سے ہدایت مانگو تو میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا تم سب محتاج ہو البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جسے میں نے خوشحال کیا ہو تم لوگ مجھ سے مانگو میں تمہیں رزق عطا کر دوں گا' اگر تمہارے زندہ تمہارے مرحومین تمہارے پہلے والے تمہارے بعد والے تمہارے تر اور تمہارے خشک لوگ سب اکٹھے ہو جائیں اور میرے سب سے زیادہ پرہیز گار بندے کے دل کی مانند ہو جائیں تو بھی وہ میری بادشاہی میں مچھر کے پر جتنا اضافہ نہیں کریں گے اور اگر وہ سب اکٹھے ہو کر میرے بندوں میں سے

سب سے زیادہ برے بندے جیسے ہو جائیں تو بھی وہ میری بادشاہی میں مچھر کے پر جتنی کمی نہیں کریں گے اور اگر تمہارے زندہ اور تمہارے مرحومین اور تمہارے پہلے والے اور تمہارے بعد والے اور تمہارے تر اور تمہارے خشک سب لوگ اکٹھے ہوں اور پھر ان میں سے ہر ایک اپنی پوری آرزو کے مطابق مانگے تو اس سے میری بادشاہی میں اتنی کمی بھی نہیں ہوگی جس طرح اگر کوئی شخص کسی سمندر کے کنارے سے گزرے اور اس میں سوئی ڈبوئے اور پھر باہر نکالے (تو سمندر کے پانی میں کمی ہوتی ہے) اس کی وجہ یہ ہے کہ میں سخی ہوں بزرگی والا ہوں میری عطا کلام کے ذریعے ہوتی ہے (وہ یوں کہ) جب میں کوئی کام کرنے کا ارادہ کروں تو اس سے فرماتا ہوں: ہو جا! تو وہ ہو جاتا ہے"۔

یہ روایت امام بیہقی نے امام ابن ماجہ کی روایت کی مانند نقل کی ہے اور اس کے الفاظ اس سے پہلے والے باب میں گزر چکے ہیں۔

لفظ "المخیط" میں 'م' پر زیر ہے 'خ' ساکن ہے 'ط' پر زبر ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جس کے ذریعے کپڑے کو سیا جاتا ہے جیسے سوئی اور اس جیسی چیزیں۔

2515 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا دَعَانِیْ

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِبْنُ مَاجَه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں اور جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

2516 - وَعَنِ النُّعْمَانِ بن بشير رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَاَ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ عافر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبان فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"دعا ہی عبادت ہے"۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

"تمہارا پروردگار فرماتا ہے تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بے شک وہ لوگ جو میری بندگی سے تکبر

کرتے ہیں' وہ عنقریب جہنم میں رُسوا ہو کر داخل ہوں گے"

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2517 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سره اَن يستجيب الله لَهُ عِنْد الشدائد فليكثر من الدُّعَاء فِی الرخَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاكِم من حَدِيثه وَمَنْ حَدِيْث سلمَان وَقَالَ فِیْ كل مِنْهُمَا صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ جب مشکل ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرے' تو اسے خوشحالی میں بھی کثرت سے دعا کرنی چاہیے"

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام حاکم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی نقل کی ہے' وہ ان دونوں روایات کے بارے میں فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہیں۔

2518 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَیْءٌ اَكْرم على اللّٰه من الدُّعَاء فِی الرخَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ ان کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں ہے کہ آدمی خوشحالی میں دعا کرے"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اور امام حاکم نے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2519 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰه تَعَالٰی يَا ابْن آدم اِنَّك مَا دعوتنی ورجوتنی غفرت لَك على مَا كَانَ مِنْك وَلَا اُبَالِی الْحَدِيْث رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِی الاسْتِغْفَار

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اے ابن آدم جب تک تم دعا کرتے رہو گے اور تم مجھ سے امید رکھو گے میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا خواہ تمہاری طرف سے جو بھی (کوتاہی ہوئی ہو) اور میں اس کی کوئی پرواہ نہیں کروں گا" الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' یہ روایت اس سے پہلے مکمل

طور پر استغفار سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

2520 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا على الْاَرْض مُسْلِم يَدْعُو اللّٰه بدعوة اِلَّا آتَاهُ اللّٰه تَعَالٰى اِيَّاهَا اَوْ صرف عَنْهُ من السوء مثلهَا مَا لم يدع بِاثم اَوْ قطيعة رحم فَقَالَ رجل من الْقَوْم اِذا نكثر قَالَ اللّٰه اَكثر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن ثَابت بن ثَوْبَان وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد قَالَ الجراحي يَعْنِيْ اللّٰه اكثر اِجَابَة

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''روئے زمین پر جو بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے یا اس سے اس کی مانند کوئی برائی دور کر دیتا ہے جب تک وہ شخص کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ کرے حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی: پھر تو ہم زیادہ دعائیں کریں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی زیادہ (عطا کرے گا)''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے اسے عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان کے حوالے سے نقل کیا ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے جراحی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بکثرت دعا قبول فرمانے والا ہے۔

2521 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم ينصب وَجهه للّٰه عَزَّ وَجَلَّ فِيْ مَسْاَلَة اِلَّا اَعْطَاهَا اِيَّاه اِمَّا اَن يعجلها لَهُ وَاِمَّا اَن يدخرها لَهُ فِي الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ لَا بَاْس بِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان مانگنے کے لئے اپنا رخ اللہ تعالیٰ کی طرف کرے گا اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا یا تو وہ چیز اسے جلدی عطا کر دے گا یا پھر وہ چیز اس کے لئے آخرت میں سنبھال کے رکھ لے گا''

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2522 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم يَدْعُو بِدعوة لَيْسَ فِيْهَا اِثْم وَلَا قطيعة رحم اِلَّا اعطَاهُ اللّٰه بهَا اِحْدٰى ثَلَاث اِمَّا اَن يعجل لَهُ دَعوته وَاِمَّا اَن يدخرها لَهُ فِي الْاٰخِرَة وَاِمَّا اَن يصرف عَنْهُ من السوء مثلهَا قَالُوْا اِذا نكثر قَالَ اللّٰه اكثر

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى باسانيد جَيِّدَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی مسلمان کوئی دعا کرتا ہے جس میں کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ کی گئی ہو تو اللہ تعالیٰ وہ چیز ان تین میں سے کسی ایک صورت میں عطا کر دیتا ہے یا تو اس کی دعا کا اثر جلدی ظاہر ہو جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو آخرت میں اس کے لئے سنبھال کر رکھ دیتا ہے یا اس سے کسی برائی کو دور کر دیتا ہے لوگوں نے عرض کی اس صورت میں تو ہم بکثرت دعا کیا کریں گے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا. اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ (دعا کو قبول فرمانے والا ہے)''

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام ابو یعلیٰ نے عمدہ اسانید کے ساتھ نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2523 - وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْعُو اللّٰه بِالْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يوقفه بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَقُوْلُ عَبْدِي إِنِّيْ أَمرتك أَن تَدعُوْنِيْ ووعدتك أَن أستجيب لَك فَهَلْ كنت تَدعُوْنِيْ فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رب فَيَقُوْلُ اما إِنَّك لم تدعنى بدعوة إِلَّا استجبت لَك أَلَيْسَ دعوتنى يَوْم كَذَا وَكَذَا لغم نزل بك أَن أفرج عَنْك ففرجت عَنْك فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رب فَيَقُوْلُ إِنِّيْ عجلتها لَك فِي الدُّنْيَا وَدَعَوْتنِيْ يَوْم كَذَا وَكَذَا لغم نزل بك أَن أفرج عَنْك فَلَمْ تَرَ فرجا قَالَ نَعَمْ يَا رب فَيَقُوْلُ إِنِّيْ ادخرت لَك بهَا فِي الْجَنَّة كَذَا وَكَذَا وَدَعَوْتنِي فِيْ حَاجَة أقضيها لَك فِيْ يَوْم كَذَا وَكَذَا فقضيتها فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رب فَيَقُوْلُ إِنِّيْ عجلتها لَك فِي الدُّنْيَا وَدَعَوْتنِيْ يَوْم كَذَا وَكَذَا فِيْ حَاجَة أقضيها لَك فَلَمْ تَرَ قضاء ها فَيَقُوْلُ نَعَمْ يَا رب فَيَقُوْلُ إِنِّيْ ادخرت لَك بهَا فِي الْجَنَّة كَذَا وَكَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يدع اللّٰه دَعْوَة دَعَا بهَا عَبده الْمُؤْمِن إِلَّا بَيْن لَهُ إِمَّا أَن يكون عجل لَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِمَّا أَن يكون ادخر لَهُ فِي الْآخِرَة قَالَ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِن فِيْ ذٰلِكَ الْمقَام يَا ليته لم يكن عجل لَهُ شَيْءٍ من دُعَائِهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مومن کو بلائے گا' اور اسے اپنے سامنے کھڑا کر لے گا پھر فرمائے گا اے میرے بندے میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم مجھ سے دعا کرو اور میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ میں تمہاری دعا قبول کروں گا تو کیا تم مجھ سے دعا کرتے رہے تھے تو بندہ عرض کرے گا جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرمائیگا تو تم نے مجھ سے جو بھی دعا کی' میں نے تمہاری اس دعا کو قبول کیا' کیا تم نے فلاں' فلاں دن مجھ سے دعا نہیں کی تھی' جو تمہیں لاحق ہونے والے فلاں غم کی وجہ سے تھی' تو میں نے اسے تم سے دور کر دیا تھا' تو بندہ عرض کرے گا جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو پروردگار فرمائے گا میں نے دنیا میں اس کی قبولیت تمہاری سامنے ظاہر کر دی تھی لیکن تم نے مجھ سے فلاں' فلاں دن' فلاں' فلاں پریشانی کے حوالے سے دعا کی تھی' جو تمہیں لاحق ہوئی تھی کہ میں اسے تم سے دور کر دوں' تو تم نے اس کی گنجائش کو نہیں دیکھا تھا' بندہ عرض کرے گا جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا اسے میں نے دنیا میں تمہارے لئے جلدی ظاہر کر دیا تھا اور پھر تم نے فلاں' فلاں دن فلاں' فلاں کام کے سلسلے میں دعا مانگی

تھی کہ میں تمہاری حاجت کو پورا کردوں' تو تم نے اس کا پورا ہونا نہیں دیکھا تھا تو وہ عرض کرے گا جی ہاں! اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اس دعا کے عوض میں تمہارے لئے جنت میں فلاں فلاں چیز سنبھال کے رکھی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

''مومن بندہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے نتیجے میں' یا تو اس کی دعا کو دنیا میں جلدی پورا کر دیتا ہے' یا پھر اس کے لئے آخرت میں سنبھال کے رکھ لیتا ہے''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

''اس وقت مومن یہ کہے گا. اے کاش! کہ اس کی دعاؤں میں سے' کوئی بھی دعا' دنیا میں قبول نہ ہوئی ہوتی''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

2524 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تعجزوا فِي الدُّعَاء فَإِنَّهُ لن يهْلك مَعَ الدُّعَاء أحد

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دعا کے حوالے سے عاجز نہ آجاؤ' کیونکہ دعا کے ہمراہ کوئی شخص ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2525 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاء سلَاح الْمُؤْمِن وعماد الدّين وَنور السَّمٰوَات وَالْأَرْض

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى من حَدِيْثِ عَلِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''دعا مومن کا ہتھیار ہے' اور دین کا ستون ہے' اور آسمانوں اور زمین کا نور ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام ابویعلی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

2526 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فتح لَهُ مِنْكُمْ

2524- صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الأدعية' ذكر رجاء النجاة من الآفات لمن دام على الدعاء في أوقاته' حديث: 871' المستدرك على الصحيحين للحاكم' أول كتاب الدعاء' حديث: 1757

2525- المستدرك على الصحيحين للحاكم' أول كتاب الدعاء' حديث: 1751' مسند أبي يعلى معجم مسند علي بن أبي طالب رضي الله عنه' حديث: 419' مسند الشهاب القضاعي' الدعاء سلاح المؤمن' حديث: 136

بَاب الدُّعَاء فتحت لَهُ اَبوَاب الرَّحْمَة وَمَا سُئِلَ اللّٰه شَيْئًا يَعْنِىْ اَحَبَّ اِلَيْهِ من اَن يسْاَل الْعَافِيَة

وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الدُّعَاء ينفع مِمَّا نزل وَمِمَّا لم ينزل فَعَلَيْكُمْ عباد اللّٰه بِالدُّعَاءِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن اَبِىْ بكر الْمليكِى وَهُوَ ذَاهِب الحَدِيْث عَن مُوسَى بن عقبَة عَن نَافِع عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جو شخص دعا کا دروازہ کھولتا ہے' اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اللہ تعالیٰ سے جو کچھ بھی مانگا جاتا ہے' اس میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ اس سے عافیت کا سوال کیا جائے''

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دعا ان پریشانیوں میں بھی فائدہ دیتی ہے' جو نازل ہوئی ہوں' اور ان میں بھی فائدہ دیتی ہے' جو نازل نہ ہوئی ہوں' تو اے اللہ کے بندو! تم پر دعا کرنا لازم ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں نے یہ روایت عبدالرحمٰن بن ملیکی کے حوالے سے نقل کی ہے' جو ''ذاہب الحدیث'' ہے' اس کے حوالے سے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے' نافع کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2527 - وَعَنْ سلمَان رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه حيىّ كريم يستحيى اِذا رفع الرجل اِلَيْهِ يَدَيْهِ اَن يردهما صفرا خائبتين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

الصفر بِكَسْر الصَّاد الْمُهْمَلَة وَاسْكَان الْفَاء هُوَ الفارغ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ زندہ ہے' مہربان ہے' وہ اس بات سے حیا کرتا ہے کہ جب کوئی شخص اس کی بارگاہ میں اپنے دونوں ہاتھ بلند کرے' تو وہ اُن کو خالی اور نامراد لوٹا دے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ ''الصفر'' میں 'ص' ہے' اس کے بعد 'ف' ساکن ہے' اس سے مراد خالی ہوتا ہے۔

2528 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ رَحِیْم کریم یستحیی من عَبدہ اَن یرفع اِلَیْہِ یَدَیْہِ ثُمَّ لَا یضع فِیْھِمَا خیرا

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَفِیْ ذٰلِکَ نظر

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا' کرم کرنے والا ہے' وہ اپنے بندے سے اس بات پر حیا کرتا ہے کہ بندہ اپنے ہاتھ اس کی بارگاہ میں بلند کرے' اور پھر وہ اُن ہاتھوں میں بھلائی نہ رکھے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار صحیح ہے تاہم یہ بات محل نظر ہے۔

2529 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من نزلت بِہٖ فاقة فأنزلها بِالنَّاسِ لم تسد فاقته وَمَنْ نزلت بِہٖ فاقة فأنزلها بِاللّٰہِ فیوشك اللّٰہ لَہٗ برزق عَاجل اَوْ آجل

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم وَصَحَّحَہٗ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح ثَابت

یُوشك بِکَسْر الشین الْمُعْجَمَة اَی یسْرع وَزنه وَمَعْنَاہُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو فاقہ لاحق ہو' اور وہ لوگوں کے سامنے اسے پیش کرے' تو اس کا فاقہ ختم نہیں ہوگا' اور جس کو فاقہ لاحق ہو' اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے اسے پیش کرے' تو عنقریب اللہ تعالیٰ اسے رزق عطا کر دے گا' جو جلدی یا ذرا تاخیر سے (اسے مل جائے گا)''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح و ثابت شدہ ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''یوشک'' میں 'ش' پر زیر ہے' اس سے مراد جلدی ہونا ہے' اور یہ وزن اور معنیٰ کے اعتبار سے لفظ ''یسرع'' کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

2530 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یرد الْقدر اِلَّا الدُّعَاء وَلَا یزِید فِی الْعُمر اِلَّا الْبر وَاِن الرجل لیحرم الرزق بالذنب یذنبه

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صرف دعا' تقدیر کو لوٹا سکتی ہے' اور صرف نیکی' عمر میں اضافہ کرتی ہے' اور بعض اوقات آدمی کسی گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2531 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغنى حذر من قدر وَالدُّعَاء ينفع مِمَّا نزل وَمِمَّا لم ينزل وَإِن الْبَلَاء لينزل فيلقاه الدُّعَاء فيعتلجان إِلَى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

يعتلجان أَي يتصارعان ويتدافعان

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''احتیاط تقدیر کے مقابلے میں کام نہیں آتی' اور دعا اس چیز میں بھی فائدہ دیتی ہے' جو نازل ہو چکی ہو اور اس میں بھی فائدہ دیتی ہے' جو نازل نہ ہوئی ہو اور بعض اوقات آزمائش نیچے اتر رہی ہوتی ہے' اور دعا اس کے سامنے آ جاتی ہے' اور وہ دونوں قیامت کے دن تک جھگڑا کرتی رہتی ہیں''

یہ روایت امام بزار' امام طبرانی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ ''یعتلجان'' سے مراد ایک دوسرے کو پچھاڑنا اور ایک دوسرے کو پرے کرنا ہے۔

2532 - وَعَنْ سلمَان الْفَارِسِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يرد الْقَضَاء إِلَّا الدُّعَاء وَلَا يزِيد فِي الْعُمر إِلَّا الْبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تقدیر کو صرف دعا لوٹاتی ہے' اور صرف نیکی' عمر میں اضافہ کرتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2533 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلوا اللّٰه مِنْ فَضْلِهِ فَإِن اللّٰه يحب أَن يسْأَل وَأفضل الْعِبَادَة انْتِظَار الْفرج

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن أَبِي الدُّنْيَا وَقَالَ التِّرْمِذِيّ هَكَذَا روى حَمَّاد بن وَاقد هَذَا الْحَدِيْثِ وَحَمَّاد بن وَاقد لَيْسَ بِالْحَافِظِ وروى أَبُوْ نُعَيْمٍ هَذَا الْحَدِيْثِ عَن إِسْرَائِيل عَن حَكِيم بن جُبَيْر عَن رجل عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيْثِ أَبِي نعيم أشبه أَن يكون أصح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو! کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے' اور سب سے زیادہ فضیلت والی عبادت' کشادگی کا انتظار کرنا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ابو دنیا نے نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: اسے اسی طرح حماد بن واقد نے نقل کیا ہے' اور حماد نامی راوی حافظ نہیں ہے' ابو نعیم نے یہ روایت اسرائیل کے حوالے سے' حکیم بن جبیر کے حوالے سے' ایک شخص کے حوالے

سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے' تاہم ابونعیم کی نقل کردہ روایت کے بارے میں زیادہ موزوں یہ ہے کہ وہ مستند ہو۔

2534 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّعَاء مخ الْعِبَادَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دعا' عبادت کا مغز ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

2535 - رُوِیَ عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا ادلكم على مَا ينجيكم من عَدوكُمْ ويدر لكم أرزاقكم تدعون اللّٰه فِیْ ليلكم ونهاركم فَإِن الدُّعَاء سَلاح الْمُؤْمن

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دیدے' اور تمہارے لئے تمہارے رزق کو لے کر آئے' تم لوگ رات اور دن' اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو' کیونکہ دعا' مومن کا ہتھیار ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

8 - التَّرْغِيْب فِیْ كَلِمَات يستفتح بهَا الدُّعَاء وَبَعض مَا جَاءَ فِیْ اسْم اللّٰه الْاَعْظَم

باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات' جن کے ذریعے دعا کا آغاز کرنا چاہیے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2536 - عَن عبد اللّٰه بن بُرَيْدَة عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمع رجلا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلك بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّك اَنْتَ اللّٰه لَا اِلٰه اِلَّا اَنْتَ الْاَحَد الصَّمد الَّذِیْ لم يلد وَلَمْ يُولد وَلَمْ يكن لَهُ كفوا اَحَد فَقَالَ لقد سَاَلت اللّٰه بِالِاسْمِ الْاَعْظَم الَّذِیْ اِذا سُئِلَ بِهِ اَعْطى وَاِذَا دعِی بِهِ اَجَاب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ لقد سَاَلت اللّٰه باسمه الْاَعْظَم–وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ الْمملی قَالَ شَيخنَا الْحَافِظ اَبُو الْحسن الْمَقْدِسِی وَاِسْنَادُهُ لَا مطْعن فِيْهِ وَلَمْ يرد فِیْ هٰذَا الْبَاب حَدِيْثٌ اَجود اِسْنَادًا مِنْهُ

❀❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں' اس چیز کے واسطے سے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو یکتا ہے' بے نیاز ہے' تو وہ ہے جس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی اسے جنم دیا گیا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے''۔

نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے ارشاد فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے' اسم اعظم کے وسیلے سے دعا کی ہے کہ جب اس کے وسیلے سے مانگا جائے' تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے' اور جب اس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام ابن ماجہ نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تم نے اللہ تعالیٰ سے' اس کے اسم اعظم کے وسیلے سے مانگا ہے''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

اعداء کروائے والے صاحب کہتے ہیں ہمارے شیخ ابوالحسن مقدسی فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں کوئی طعن نہیں ہے' اور اس بارے میں اس سے زیادہ عمدہ سند والی اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔

2537 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَال وَالْإِكْرَام فَقَالَ قد اسْتُجِيبَ لَك فسل

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: یاذ الجلال والاکرام' تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری دعا مستجاب ہوگی' تم مانگو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

2538 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن لله ملكا مو كلا بِمن يَقُوْلُ يَا ارْحم الرَّاحِمِينَ فَمَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الْملك اِن ارْحم الرَّاحِمِينَ قد أقبل عَلَيْك فسل

رَوَاهُ الْحَاكِم

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو اس شخص کے لئے مخصوص ہے' جو یہ کہتا ہے: ''یا ارحم الراحمین'' کہتا ہے' جو شخص تین مرتبہ یہ لفظ کہتا ہے' تو فرشتہ کہتا ہے ''ارحم الراحمین'' تمہاری طرف متوجہ ہے' تم مانگو''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

2539 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ عَيَّاش زيد بن الصَّامِت الزرقي وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسَالك بِاَن لَك الْحَمد لَا اِلٰه اِلَّا انْت يَا حنان يَا منان يَا

بـديع السَّـمَوَات وَالْاَرْض يَـا ذَا الْـجَلَال وَالْاِكْـرَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لقد سَاَلت اللّٰه باسمه الْاَعْظَم الَّذِىْ اِذا دعِى بِهٖ اَجَاب وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطى

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن مَاجَه

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَـائِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَزَاد هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَة يَا حَىّ يَا قيوم وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ وَّزَاد الْحَاكِم فِىْ رِوَايَةٍ لَهٗ اَسَالك الْجَنَّة وَاَعُوْذ بك مِنَ النَّار

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر حضرت ابوعیاش زید بن صامت زرقی رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا' جو نماز ادا کر رہے تھے اور یہ پڑھ رہے تھے:

''اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں' اس چیز کے واسطے سے کہ حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے' تیری علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اے مہربانی کرنے والے' اے احسان کرنے والے' اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے' اے جلال اور اکرام والے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے' اس کے اسم اعظم کے وسیلے سے سوال کیا ہے' وہ اسم اعظم کہ جب اس کے وسیلے سے دعا کی جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے' اور جب اس کے وسیلے سے مانگا جائے' تو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی' ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان چاروں حضرات نے لفظ ''یاحی یاقیوم'' زائد نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' امام حاکم نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

2540 - وَعَنْ السَّـرِى بـن يـحيى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن رجل من طيىء وَاَثْنى عَلَيْهِ خيرا قَالَ كنت اسَال اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَن يـريـنـى الِاسْم الَّذِىْ اِذا دعِى بِهٖ اَجَاب فَرَاَيْت مَكْتُوْبًا فِى الْكَوَاكِب فِى السَّمَاء يَا بديع السَّمٰوَات وَالْاَرْض يَا ذَا الْجَلَال وَالْاِكْرَام

رَوَاهُ اَبُوْ عَلِىّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ سری بن یحییٰ نے' طے قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب' جن کی انہوں نے تعریف کی بھی ہے' کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ وہ مجھے وہ اسم دکھائے کہ جب اس کے وسیلے سے دعا کی جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے' تو میں نے آسمان میں ستاروں میں یہ لکھا ہوا دیکھا:

''اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے' اے جلال اور اکرام والے''

یہ روایت ابوعلی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

2541 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن اَبِیْ سُفْيَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من دَعَا بهؤلاء الْكَلِمَات الْخمس لم يسْأَل اللّٰه شَيْئًا اِلَّا اعطَاهُ لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اكبر لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير لَا اِلَه اِلَّا اللّٰه وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"جو شخص ان پانچ کلمات کے وسیلے سے دعا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا کرے گا (وہ کلمات یہ ہیں:)

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2542 - وَعَنْ اَسمَاء بنت يزِيْد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْم اللّٰه الْاَعْظَم فِیْ هَاتين الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهكُمْ اِلٰه وَاحِد لَا اِلَه اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰن الرَّحِيْم- الْبَقَرَة- وفاتحة سُوْرَة آل عمرَان اللّٰه لَا اِلَه اِلَّا هُوَ الْحَیّ الْقيُّوم آل عمرَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

قَالَ الْمملی عبد الْعَظِيْم رَوَوْهُ كلهم عَن عبيد اللّٰه بن اَبِیْ زِيَاد القداح عَن شهر بن حَوْشَب عَن اَسمَاء وَبَاقِی الْكَلَام عَلَيْهِمَا

❀❀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) "اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ بڑا رحمٰن نہایت رحم کرنے والا ہے"۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) جو سورۂ آل عمران کے آغاز میں ہے

"اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ حی اور قیوم ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے اسے عبیداللہ بن ابوزیاد القداح کے حوالے سے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے ان دونوں راویوں کے بارے میں کلام آگے

آئے گا۔

2543 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسَالُك بِاسْمِك الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْاَحَبِّ اِلَيْك الَّذِىْ اِذا دعيت بِهٖ اجبْت وَاِذَا سُئِلت بِهٖ اَعْطَيْت وَاِذَا استرحمت بِهٖ رحمت وَاِذَا استفرجت بِهٖ فرجت قلت فَقَالَ يَوْمًا يَا عَائِشَة هَلْ علمت اَن اللّٰه قد دلَّنِىْ على الِاسْم الَّذِىْ اِذا دعِى بِهٖ اَجَاب قَالَت فَقُلْتُ بِاَبِىْ اَنْت وَاُمى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فعلمنيه قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِى لَك يَا عَائِشَة قَالَت فتحيت وَجَلَست سَاعَة ثُمَّ قُمْت فَقبلت رَاسه ثُمَّ قلت لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ علمنيه قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِى لَك يَا عَائِشَة اَن اُعلمك اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِى اَن تسالى بِهٖ شَيْئًا للدنيا قَالَت فَقُمْت فَتَوَضَّات ثُمَّ صليت رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قلت اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَدْعُوك اللّٰه وادعوك الرَّحْمٰن وادعوك الْبر الرَّحِيم وادعوك باسمائك الْحُسْنٰى كلهَا مَا علمت مِنْهَا وَمَا لم اَعْلَمْ اَن تغْفر لى وترحمنى قَالَت فاستضحك رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنَّهٗ لفى الْاَسْمَاء الَّتِىْ دَعَوْت بهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس پاک پاکیزہ اور برکت والے اسم کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو تیرے نزدیک زیادہ محبوب ہے کہ اس کے وسیلے سے تجھ سے دعا کی جائے تو' تو اس کو قبول کرتا ہے' اور جب اس کے وسیلے سے تجھ سے مانگا جائے تو' تو عطا کرتا ہے' اور جب اس کے وسیلے سے رحمت مانگی جائے تو' تو رحمت کرتا ہے' اور جب اس کے وسیلے سے کشادگی مانگی جائے تو' تو کشادگی عطا کرتا ہے''۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کرتی ہیں: (میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ کیا تم یہ بات جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس اسم کے بارے میں میری رہنمائی کر دی ہے' کہ جب اس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتا ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! آپ مجھے بھی اس کی تعلیم دیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ تمہارے لئے وہ مناسب نہیں ہے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ایک طرف ہٹ کر تھوڑی دیر بیٹھی رہی پھر میں اٹھی' اور میں نے نبی اکرم ﷺ کے سر کو بوسہ دیا پھر میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے بھی اس کی تعلیم دیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ تمہارے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ میں تمہیں' اس کی تعلیم دوں اور یہ بھی مناسب نہیں ہے کہ تم اس کے حوالے سے کوئی دنیاوی چیز کا سوال کرو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میں اٹھی اور میں نے وضو کیا پھر میں نے دو رکعت ادا کی پھر میں نے کہا

''اے اللہ! میں تجھے اللہ کہہ کر پکارتی ہوں اور رحمان کہہ کر پکارتی ہوں اور مہربان رحم کرنے والا کہہ کر پکارتی ہوں اور تجھے تیرے تمام اسمائے حسنیٰ کے حوالے سے پکارتی ہوں جن کا مجھے علم ہے' اور جن کا مجھے علم نہیں ہے (اور ان سب کے وسیلے سے یہ

دعا کرتی ہوں) کہ تو میری مغفرت کردے اور مجھ پر رحم کر"

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ ہنس پڑے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان اسماء میں وہ اسم موجود ہے' جن کے ذریعے تم نے دعا کی ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2544 - وَعَنْ فضالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دخل رجل فصلى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عجلت اَيُّهَا الْمُصَلِّي اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فاحمد اللّٰه بِمَا هُوَ اَهْلَهُ وصل عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ

قَالَ ثُمَّ صلى رجل آخر بَعْدَ ذٰلِكَ فَحَمِدَ اللّٰه وَصلى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تجب

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِيّ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اسی دوران ایک شخص (مسجد کے) اندر آیا اور نماز ادا کرنے لگا اس نے یہ دعا کی: اے اللہ! تو میری مغفرت کردے اور مجھ پر رحم کر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نمازی تم نے جلد بازی کی ہے جب تم نماز ادا کرلو تو بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی' اس کی شان کے مطابق حمد بیان کرو' پھر مجھ پر درود بھیجو' پھر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز ادا کی' اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی' نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم دعا کرو' وہ قبول ہوگی"

یہ روایت امام احمد' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام نسائی نے امام ابن خزیمہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

2545 - وَعَنْ سَعْدِ بْن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَة ذِي النُّوْنِ اِذْ دَعَاهُ وَهُوَ فِيْ بطن الْحُوْت لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ الْاَنْبِيَاء فَاِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُل مُسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ قطّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰه لَهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

وَزَاد فِيْ طَرِيْق عِنْدَهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ كَانَت ليونس خَاصَّة اَمْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ عَامَّة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تسمع اِلٰى قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فنجيناه من الْغم وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ الْاَنْبِيَاء

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت یونس علیہ السلام کی وہ دعا' جوانہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' بے شک میں ہی ظالموں میں سے تھا''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) جو بھی مسلمان یہ دعا کرے گا' وہ جس چیز کے بارے میں بھی دعا کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرے گا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کیا ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام حاکم نے ایک سند کے ساتھ یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ایک صحابی نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص ہے؟ یا یہ اہل ایمان کے لئے عام ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا؟

''تو ہم نے غم سے اسے نجات عطا کر دی اور اسی طرح ہم اہل ایمان کو نجات عطا کرتے ہیں''۔

2546 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْعَبْدُ يَا رب يَا رب يَا رب قَالَ اللّٰه لَبَّيْكَ عَبدِی سل تعط

رَوَاهُ ابْن أَبِی الدُّنْيَا مَرْفُوْعًا هٰكَذَا وموقوفا على أنس وروى الْحَاكِم وَغَيْره عَنْ أَبِی الدَّرْدَاءِ وَابْن عَبَّاس أَنَّهُمَا قَالَا: اسْم اللّٰه الْأَكْبَر رب رب

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بندہ یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار!' اے میرے پروردگار!' اے میرے پروردگار!' تو پروردگار فرماتا ہے: میں متوجہ ہوں اے میرے بندے! تم مانگو تمہیں دیا جائے گا''

یہ روایت ا ۔ ن ابو دنیا نے اسی طرح ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

امام حاکم اور دیگر حضرات نے' حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں ''اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا اسم 'رب' ہے' رب' ہے''۔

9 - التَّرْغِيْب فِی الدُّعَاء فِی السُّجُود ودبر الصَّلَوَات وجوف اللَّيْل الْآخِير

باب: سجدے میں' نمازوں کے بعد' اور رات کے آخری نصف حصے میں دعا کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

2547 - عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أقرب مَا يكون الْعَبْد من

ربه عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ ساجد فَاكْثرُوا الدُّعَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَابُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہو تو تم (سجدے کے دوران) بکثرت دعا کیا کرو''

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2548 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ينزل رَبّنَا كل لَيْلَة إِلى سَمَاء الدُّنْيَا حِيْن يبْقى ثلث اللَّيْل الْاخر فَيَقُوْلُ من يدعونى فاستجيب لَهُ من يسالنى فَاعْطِيه من يستغفرنى فَاغْفِر لَهُ

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِىّ وَغَيْرِهِمْ

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم: إِذَا مضى شطر اللَّيْل اَوْ ثُلُثَاهُ ينزل اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى إِلَى السَّمَاء الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ هَلْ من سَائل فَيعْطى هَلْ من دَاع فيستجاب لَهُ هَلْ من مُسْتَغْفِر يغْفر لَهُ حَتّٰى ينفجر الصُّبْح

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہمارا پروردگار ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اس وقت جب رات کا آخری ایک تہائی حصہ باقی رہ چکا ہوتا ہے اور یہ فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرے گا کہ میں اس کی دعا قبول کروں کون مجھ سے مانگے گا کہ میں اسے عطا کروں کون مجھ سے مغفرت طلب کرے گا کہ میں اس کی مغفرت کروں''

یہ روایت امام مالک امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب نصف رات (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول کرتا ہے اور فرماتا ہے کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اسے عطا کیا جائے کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو کیا کوئی مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ اس کی مغفرت ہو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) ایسا صبح صادق ہونے تک ہوتا رہتا ہے''۔

2549 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقرب مَا يكون الْعَبْد من الرب فِىْ جَوف اللَّيْل فَإِن اسْتَطَعْت اَن تكون مِمَّن يذكر اللّٰه فِىْ تِلْكَ السَّاعَة فَكُن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''بندہ اپنے رب کے قریب نصف رات کے وقت ہوتا ہے' تو اگر تم سے ہو سکے' تو تم اس گھڑی میں اللہ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2550 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُ الدُّعَاءِ اسمع قَالَ جَوف اللَّیْلِ الْاٰخِرِ ودبر الصَّلَوَاتِ المکتوبات

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری نصف حصے میں کی جانے والی دعا اور فرض نمازوں کے بعد (کی جانے والے دعا)''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

10 - التَّرْهِيب من استبطاء الْإِجَابَة - قَوْله دَعَوْت فَلَمْ يستجب لی

باب: اگر دعا کی قبولیت میں تاخیر ہو جائے' تو یہ کہنا: کہ میں نے دعا کی اور میری دعا ہی قبول نہیں ہوئی

اس بارے میں ترہیبی روایات

2551 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُسْتَجَاب لاحدکم مَا لم یعجل یَقُوْلُ دَعَوْت فَلَمْ یستجب لی

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ لَا یزَال یُسْتَجَاب للْعَبد مَا لم یدع بِاِثْم اَوْ قطیعة رحم مَا لم یستعجل قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الاستعجال قَالَ یَقُوْلُ قد دَعَوْت وَقد دَعَوْت فَلَمْ ار یستجب لی فیستحسر عِنْد ذٰلِكَ ویدع الدُّعَاء

فیستحسر اَی یمل ویعیی فَیَتْرُك الدُّعَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے' جب تک کہ وہ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ نہ کہے کہ میں نے تو دعا کی تھی اور وہ قبول ہی نہیں ہوئی''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے

2550- صحیح لمسلم' أبواب الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء فی عقد التسبیح بالید' حدیث: 3504 السنن الکبری للنسائی' کتاب عمل الیوم واللیلة' ما یستحب من الدعاء دبر الصلوات المکتوبات' حدیث: 9597

امام مسلم اور امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بندے کی دعا مسلسل قبول ہوتی رہتی ہے' جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ کرے' اور جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! جلد بازی کرنے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہے کہ میں نے دعا کی' پھر دعا کی' لیکن میرا نہیں خیال کہ میری دعا قبول ہوگی' اور ایسے موقع پر وہ مایوس ہو کر دعا کرنا ترک کر دے''

لفظ ''فیستحسر'' اس سے مراد ہے وہ اکتاہٹ کا شکار ہو جائے اور تھک جائے اور دعا ترک کر دے۔

2552 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الْعَبْدُ بِخَیرٍ مَا لَم یستعجل قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَکَیف یستعجل قَالَ یَقُوْلُ قد دَعَوْت رَبِّی فَلَمْ یستجب لی

رَوَاہُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَہٗ وَاَبُوْ یعلی ورواتہما مُحْتَج بِہِم فِی الصَّحِیْح اِلَّا اَبَا ھِلَال الرَّاسِبِی

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ مسلسل بھلائی پر گامزن رہتا ہے' جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا' لوگوں نے عرض کی: اے اللہ! کے نبی وہ جلد بازی کا مظاہرہ کیسے کرتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ بندہ کہتا ہے: میں نے اپنے پروردگار سے دعا کی اور اس نے میری دعا قبول ہی نہیں کی''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابو یعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے' اور ان کے تمام راوی ایسے ہیں کہ جن سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے صرف ابو ہلال راسبی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

التَّرْھِیب من رفع الْمُصَلِّی رَأسہ اِلَی السَّمَاء وَقت الدُّعَاء وَاَن یَدْعُو الْاِنْسَان وَھُوَ غافل

اس بارے میں ترہیبی روایات کہ نمازی دعا مانگتے ہوئے' اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے یا یہ کہ آدمی غفلت کی حالت میں دعا کرے

2553 - عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لینتھین اَقوام عَن رفعھم اَبصَارھم عِنْد الدُّعَاء فِی الصَّلَاۃ اِلَی السَّمَاء اَوْ لیخطفن اللّٰہ اَبصَارھم

رَوَاہُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ وَغَیْرِھِمَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا تو لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھانے سے باز آجائیں گے یا پھر اللہ تعالیٰ ان کی بینائی رخصت کر دے گا''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2554 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْقُلُوْب اَوْعِیَة وَبَعْضُهَا اَوْعٰی من بعض فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ یَا اَیُّهَا النَّاس فَاسْاَلُوْهُ وَاَنْتُمْ موقنون بالاِجابة فَاِن اللّٰه لَا یستجیب لعبد دَعَاهُ عَن ظهر قلب غافل

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دل محفوظ رکھنے کا برتن ہے' ان (دلوں) میں سے بعض دوسرے کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر محفوظ رکھتے ہیں' جب تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو' اے لوگو! تم اس سے مانگو جبکہ تم دعا کی قبولیت کا یقین رکھتے ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی ایسے بندے کی دعا کو قبول نہیں کرتا' جو غافل دل کے ساتھ اس سے دعا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2555 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ادعوا اللّٰه وَاَنْتُمْ موقنون بالاجابة وَاعْلَمُوا اَن اللّٰه لَا یستجیب دُعَاء من قلب غافل لاه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ مُسْتَقِیم الْاِسْنَاد تفرد بِهِ صَالح المری وَهُوَ اَحَد زهاد الْبَصْرَة قَالَ الْحَافِظ صَالح المری لَا شكّ فِیْ زهده لٰكِن تَرَكه اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' جبکہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو' اور یہ بات جان لو! کہ اللہ تعالیٰ کسی غافل اور کھیل کود والے دل سے کی جانے والی دعا کو قبول نہیں کرتا''

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے مستقیم ہے' صالح مری اسے نقل کرنے میں منفرد ہے' یہ بصرہ کے صوفیوں میں سے ایک ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: صالح مری کے صوفی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے' لیکن امام ابوداؤد اور امام نسائی نے اسے متروک قرار دیا ہے۔

التَّرْهِیب من دُعَاء الْاِنْسَان علی نَفْسه وَولده وخادمه وَمَاله

باب: آدمی کے اپنی ذات' یا اپنی اولاد' یا اپنے خادم' یا اپنے مال کو بددعا دینے کے بارے میں ترہیبی روایات

2556 - عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تدعوا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ وَلَا تدعوا علی اَوْلَادِكُمْ وَلَا تدعوا علی خدمكم وَلَا تدعوا علی اَمْوَالِكُمْ لَا توافقوا من اللّٰه سَاعَة یسْاَل فِیْهَا عَطَاءٍ فیستجیب لكم

رَوَاهُ مُسْلِم وَابُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَغَيْرِهِم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنے خلاف بددعا نہ کرو' اپنی اولاد کے خلاف بددعا نہ کرو' اپنے خادموں کے خلاف بددعا نہ کرو' اپنے اموال کے خلاف بددعا نہ کرو' کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ایسی گھڑی میں ہو جائے کہ جس میں اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیز مانگی جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد نے' امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں اور دیگر محدثین نے نقل کی ہے۔

2556/1 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث دعوات لَا شكّ فِيْ إجابتهن دَعْوَة الْمَظْلُوم ودعوة الْمُسَافِر ودعوة الْوَالِد على وَلَده

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین دعائیں ایسی ہیں جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں ہوتا مظلوم کی دعا مسافر کی دعا اور باپ کی اپنی اولاد کے لئے دعا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

2557 - وروى ابْن مَاجَة عَنْ أُم حَكِيم عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ دُعَاء الْوَالِد يُفْضِی إِلَى الْحجاب وَيَأْتِیْ فِیْ بَاب دُعَاء الْمَرْءِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْب اَحَادِيْث فِيْهَا ذكر دُعَاء الْوَالِد

❀❀ امام ابن ماجہ نے سیدہ اُم حکیم رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''والد کی (اپنی اولاد کے لئے) دعا' حجاب تک پہنچ جاتی ہے''۔

(مصنف فرماتے ہیں:) آدمی کی' اپنے بھائی کے لئے' اس کی غیر موجودگی میں' کی جانے والی دعا سے متعلق باب میں یہ روایات آئیں گی' جن میں والد کی دعا کا ذکر ہے۔

التَّرْغِيْب فِيْ اِكثار الصَّلَاة على النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

والترهيب من تَركهَا عِنْد ذكره صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كثيرا دَائِما

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے کے بارے میں ترغیبی روایات

جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے وقت' درود شریف پڑھنا ترک کر دے' اس کے بارے میں ترہیبی روایات

2558 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى عَلَیّ صَلَاة وَاحِدَةٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عشرا

رَوَاهُ مُسْلِم وَابُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه

وَفِیْ بعض اَلْفَاظ التِّرْمِذِیّ من صلی عَلیّ مرّة وَاحِدَةٍ کتب اللّٰه لَهٗ بِهَا عشر حَسَنَات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

ترمذی کی بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' تو اس کی وجہ سے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کرتا ہے''۔

2559 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ذکرت عِنْده فَلیصل عَلیّ وَمَنْ صلی عَلیّ مرّة صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عشرا

وَفِیْ رِوَایَةٍ من صلی عَلیّ صَلَاة وَاحِدَةٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عشر صلوَات ویحط عَنْهُ بِهَا عشر سیئات وَرَفعه بِهَا عشر دَرَجَات

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی عَلیّ وَاحِدَةٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عشر صلوَات وَحط عَنْهُ عشر خطیئات

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے سامنے' میرا ذکر ہو' اسے مجھ پر درود بھیجنا چاہیے' جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل کرتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے' اس کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام نسائی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے' اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے''۔

2560 - وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر والأوسط وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من صلی عَلیّ صَلَاة وَاحِدَةٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عشرا وَمَنْ صلی عَلیّ عشرا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ مائَة وَمَنْ صلی عَلیّ مائَة کتب اللّٰه بَیْن عَیْنَیْهِ بَرَاءَ ة من النِّفَاق وَبَرَاءَ ة مِنَ النَّار وَاَسْکَنَهُ اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة مَعَ الشُّهَدَاءِ

وَفِیْ اِسْنَادُهٗ اِبْرَاهِیْمَ بن سَالم بن شبْل الهجمی لَا أعرفهُ بِجرح وَلَا عَدَالَة

❀❀ امام طبرانی نے یہ روایت معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے' اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر ایک سو مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے' اور جو شخص مجھ پر ایک سو مرتبہ درود بھیجتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نفاق سے لاتعلق ہونا' اور جہنم سے بری ہونا نوٹ کر دیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے شہداء کے ساتھ ٹھہرائے گا''

اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن سالم بن شبل ہجیمی ہے' جس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے میں واقف نہیں ہوں۔

2561 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاتبعته حَتّٰى دخل نخلا فَسجدَ فَاطَال السُّجُود حَتّٰى خفت اَوْ خشيت اَن يكون اللّٰه قد توفاه اَوْ قَبضه قَالَ فَجئْت انظر فَرفع رَاسه فَقَالَ مَا لَك يَا عبد الرَّحْمٰن قَالَ فَذكرت ذٰلِكَ لَهُ قَالَ فَقَالَ اِن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلام قَالَ لى اَلا اُبَشِّرك اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ من صلى عَلَيْك صليت عَلَيْهِ وَمَنْ سلم عَلَيْك سلمت عَلَيْهِ

زَاد فِيْ رِوَايَةٍ فسجدت للّٰه شكرا–رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے' میں آپ ﷺ کے پیچھے چلا' یہاں تک کہ آپ ﷺ کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہوئے' آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے' آپ ﷺ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات نہ دے دی ہو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اٹھایا آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے عبدالرحمٰن! تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے آپ ﷺ کے سامنے یہ بات ذکر کی (جو مجھے اندیشہ پیدا ہوا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل نے مجھ سے کہا' کہ کیا میں آپ کو یہ خوشخبری نہ سناؤں؟ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص آپ پر درود بھیجے گا' میں اس پر رحمت نازل کروں گا' اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا' میں اس پر سلامتی نازل کروں گا''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے (یہ) سجدہ کیا''

یہ روایت امام احمد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2562 - وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَاَبُوْ يعلى وَلَفْظِه قَالَ كَانَ لَا يُفَارق رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ منا خَمْسَة اَوْ اَرْبَعَة من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما ينوبه من حَوَائِجه بِاللَّيْلِ وَالنَّهَار قَالَ فَجِئْته وَقد خرج فاتبعته فَدخل حَائِطا من حيطان الْاَشْرَاف فصلى فَسجدَ فَاطَال السُّجُود فَبَكَيْت وَقلت قبض اللّٰه روحه قَالَ فَرفع رَاسه فدعانى فَقَالَ مَا لَك فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اطلت السُّجُود وَقلت قبض اللّٰه روح رَسُوله

لَا أَرَاهُ أَبَدًا قَالَ سجدت شكرا لربي فِيمَا أبلاني فِي أمتِي من صلى عَلَيّ صَلَاة من أمتِي كتب الله لَهُ عشر حَسَنَات ومحا عَنْهُ عشر سيئات

لفظ ابی یعلی وَقَالَ ابْن أَبِي الدُّنْيَا من صلى عَلَيّ صَلَاة صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عشرا - وَفِي إِسْنَادهمَا مُوسَى بن عُبَيْدَة الربذي

قَوْله فِيمَا أبلاني أَي فِيمَا أنعم عَلَيّ والإبلاء الإنعام

❀❀ یہ روایت امام ابن ابو دنیا اور امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ہر وقت چار' پانچ آدمی آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے' تاکہ رات اور دن میں' آپ ﷺ کو جو ضرورت پیش آئے' اس کے لئے کام کر سکیں' راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ گھر سے تشریف لے گئے' میں آپ ﷺ کے پیچھے چل پڑا' آپ ﷺ ایک باغ میں داخل ہوئے' آپ ﷺ نے نماز ادا کی پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے' اور آپ ﷺ نے اتنا طویل سجدہ کیا' کہ مجھے رونا آ گیا' میں یہ سمجھا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح کو قبض کر لیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور مجھے بلایا اور فرمایا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا تھا کہ میں یہ سمجھنے لگا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی روح کو قبض نہ کر لیا ہو' میں نے اتنا طویل سجدہ کبھی نہیں دیکھا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار کا شکر ادا کرنے کے لئے سجدہ کیا تھا' کیونکہ اس نے مجھے میری امت کے حوالے سے ایک چیز عطا کی ہے' اور وہ یہ کہ میری امت کا' جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی وجہ سے' دس نیکیاں نوٹ کرے گا' اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا''

یہ لفظ ابو یعلی کے نقل کردہ ہیں' ابن ابو دنیا کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا''

ان دونوں مصنفین کی سند میں ایک راوی موسیٰ بن عبیدہ ربذی ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''اس نے جو مجھے عطا کیا ہے''۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے جو نعمت مجھے عطا کی ہے' کیونکہ لفظ ''ابلاء'' کا مطلب نعمت عطا کرنا ہے۔

2563 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من صلى عَلَيّ مرّة كتب الله لَهُ عشر حَسَنَات ومحا عَنْهُ عشر سيئات وَرَفعه بهَا عشر دَرَجَات وَكن لَهُ عدل عشر رِقَاب

رَوَاهُ ابْن أَبِي عَاصِم فِي كتاب الصَّلَاة عَن مولى للبراء لم يسمه عَنْهُ

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کرے گا' اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا' اور اس کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرے گا' اور یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہو گا''

یہ روایت ابن ابو عاصم نے کتاب ''الصلوٰۃ'' میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے غلام کے حوالے سے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے اس کا نام ذکر نہیں کیا۔

2564 - وَعَنْ اَبِیْ بردة بن نیار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صلی عَلیّ من امتِیْ صَلَاۃ مخلصا من قلبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ بِھَا عشر صلوَات وَرَفعہ بِھَا عشر دَرَجَات وَکتب لَہٗ بِھَا عشر حَسَنَات ومحا عَنْہُ بِھَا عشر سیئات

رَوَاہُ النَّسَائِیّ وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار

❀❀ حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کا جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ سچے دل سے درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا' اس کی وجہ سے اس کے دس درجات بلند کرے گا' اس کی وجہ سے اس کے لئے دس نیکیاں نوٹ کرے گا' اور اس کی وجہ سے اس کے دس گناہ مٹا دے گا''

یہ روایت امام نسائی' امام طبرانی نے اور امام بزار نے نقل کی ہے۔

2565 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا انہ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذّن فَقولُوْا مثل مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صلوا عَلیّ فَاِنَّہٗ من صلی عَلیّ صَلَاۃ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ بِھَا عشرا ثُمَّ سلوا لی الْوَسِیلَۃ فَاِنَّھَا منزلَۃ من الْجَنَّۃ لَا تنبغی اِلَّا لعبد من عباد اللّٰہ وَاَرْجُو اَن اَکون اَنا ھُوَ فَمَنْ سَاَلَ اللّٰہ لی الْوَسِیلَۃ حلت لَہُ الشَّفَاعَۃ

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

''جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو وہی کلمات کہو جو وہ کہتا ہے' پھر مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا' پھر تم میرے لئے وسیلہ کی دعا کرو' کیونکہ یہ جنت میں ایک مقام ہے' جو اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک ہی بندے کو ملے گا' اور مجھے یہ امید ہے کہ وہ ''بندہ میں'' ہوں گا جو شخص میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلے کی دعا کرے گا' اس شخص کے لئے میری شفاعت حلال ہو جائے گی''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2566 - وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ من صلی علی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَمَلَائِکتہ سَبْعِیْنَ صَلَاۃ

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اور اس کے

فرشتے اُس پر ستر مرتبہ رحمت نازل کرتے ہیں"

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2567 - وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اصبح رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا طيب النَّفس يرى فِیْ وَجهه الْبشر قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصبَحت الْيَوْم طيب النَّفس يرى فِیْ وَجهك الْبشر قَالَ أجل اَتَانِیْ آتٍ من رَبِّی عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ من صلى عَلَيْك من أمتك صَلَاة كتب اللّٰه لَهُ بهَا عشر حَسَنَات ومحا عَنْهُ عشر سيئات وَرفع لَهُ عشر دَرَجَات ورد عَلَيْهِ مثلهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ

وَفِیْ رِوَايَةٍ لاحمد: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَات يَوْم وَالسُّرُوْر يرى فِیْ وَجهه فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لنرى السرُوْر فِیْ وَجهك فَقَالَ اِنَّهُ اَتَانِیْ الْملك فَقَالَ يَا مُحَمَّد اما يرضيك اَن رَبك عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَا يُصَلِّی عَلَيْك اَحَد من امتك اِلَّا صليت عَلَيْهِ عشرا وَلَا يسلم عَلَيْك اَحَد من امتك اِلَّا سلمت عَلَيْهِ عشرا قَالَ بلَى

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه بِنَحْوِ هٰذِهٖ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَلَفْظه: قَالَ دخلت على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واسارير وَجهه تبرق فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُك اطيب نفسا وَلَا اظهر بشرا من يَوْمك هٰذَا

قَالَ وَمَا لی لَا تطيب نَفسِیْ وَيظْهر بشرى وَاِنَّمَا فارقنی جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام السَّاعَة فَقَالَ يَا مُحَمَّد من صلى عَلَيْك من امتك صَلَاة كتب اللّٰه لَهُ بهَا عشر حَسَنَات ومحا عَنْهُ عشر سيئات وَرَفعه بهَا عشر دَرَجَات وَقَالَ لَهُ الْملك مثل مَا قَالَ لَك فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْل وَمَا ذَاك الْملك قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وكل ملكا من لدن خلقك اِلٰى اَن يَبْعَثك لَا يُصَلِّی عَلَيْك اَحَد من أمتك اِلَّا قَالَ وَاَنت صلى اللّٰه عَلَيْك

❀❀ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ کا مزاج شریف بہت خوش گوار تھا اور آپ ﷺ کے چہرے سے خوشی کے آثار نمایاں تھے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آج آپ کا مزاج بہت خوش گوار ہے اور آپ ﷺ کے چہرے سے خوشی کے آثار نمایاں ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میرے پروردگار کی طرف سے ایک پیغام رساں میرے پاس آیا اور بولا: آپ کی امت کا جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا' اور اس کی وجہ سے اس کے دس گناہ مٹادے گا' اور اس کے دس درجات بلند کرے گا' اور اس پر اس کی مانند لوٹائے گا (یعنی اس پر رحمت نازل کرے گا)"

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

امام احمد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' تو آپ ﷺ کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے' لوگوں نے عرض کی: یارسول

اللہ! آج ہم آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں دیکھ رہے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور بولا: اے حضرت محمد (ﷺ)! کیا آپ اس بات سے راضی نہیں ہیں؟ کہ آپ کا پروردگار یہ فرما رہا ہے: آپ کی امت کا' جو شخص آپ پر درود بھیجے گا' تو میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا' اور آپ کی امت کا جو شخص بھی آپ پر سلام بھیجے گا' میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! (میں اس سے راضی ہوں)"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اس کی مانند نقل کی ہے' یہ روایت امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے' اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک خوشی سے جگمگا رہا تھا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آج میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ بہت خوش ہیں' اور میں نے آج سے زیادہ آپ کو خوش نہیں دیکھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کیوں خوش نہ ہوؤں؟ اور یہ خوشی کیوں ظاہر نہ ہو؟ جبکہ ابھی جبریل میرے پاس سے اُٹھ کے گئے ہیں' انہوں نے یہ کہا: اے حضرت محمد (ﷺ)! آپ کی امت کا جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے' اس کی دس نیکیاں نوٹ کرے گا' اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا' اور اس کی وجہ سے' اس کے دس درجات بلند کرے گا' اور فرشتہ اس شخص کے لئے اس کی مثل (رحمت کے نزول کی دعا) کرے گا' جو اس شخص نے آپ کے لئے کی ہوگی' میں نے کہا: اے جبریل! وہ فرشتہ کون سا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے جب سے آپ ﷺ کو پیدا کیا ہے' اس دن سے لے کر' جب وہ آپ کو دوبارہ (قیامت کے دن) اٹھائے گا اس دن تک کے لئے ایک فرشتے کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے کہ آپ کی امت کا' جو بھی شخص آپ ﷺ پر درود بھیجے گا' تو وہ فرشتہ یہ کہے گا: اللہ تعالیٰ تم پر بھی رحمت نازل کرے"۔

2568 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلَاۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ آنِفًا عَنْ رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا عَلَی الْاَرْضِ مِنْ مُسْلِمٍ یُصَلِّیْ عَلَیْکَ مَرَّۃً وَاحِدَۃً اِلَّا صَلَّیْتُ اَنَا وَمَلَائِکَتِیْ عَلَیْہِ عَشْرًا

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ عَنْ اَبِیْ ظَلَال عَنْہُ وَاَبُوْ ظَلَال وثق وَلَا یضر فِی المتابعات

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت درود بھیجا کرو! کیونکہ ابھی جبریل میرے پروردگار کی طرف سے میرے پاس آئے' اور انہوں نے بتایا: روئے زمین پر موجود' جو بھی مسلمان آپ پر' ایک مرتبہ درود بھیجے گا' تو میں (یعنی اللہ تعالیٰ) اور میرے فرشتے' اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کریں گے"

یہ روایت امام طبرانی نے' ابوظلال کے حوالے سے' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' ابوظلال نامی راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور متابعات کے بارے میں ایسی روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2569 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من صلی عَلیّ

مرّة صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عشرا ملك مُوكل بهَا حَتّٰى يبلغنيها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا' اور اس کام کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے' جو اس درود کو مجھ تک پہنچا دے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2570 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن لله مَلَائِكَة سياحين يبلغوني عَنْ أُمتِي السَّلَام

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں' جو زمین میں گھومتے پھرتے ہیں' جو میری امت کی طرف سے' سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں''

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2571 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَيْثُمَا كُنْتُمْ فصلوا عَلَيّ فَإِن صَلَاتكُمْ تبلغنى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم جہاں کہیں بھی ہو' مجھ پر درود بھیجو! کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2572 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى عَلَيّ بلغتنى صَلَاته وَصليت عَلَيْهِ وَكتب لَهُ سوى ذَلِكَ عشر حَسَنَات

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اس کا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے' اور میں بھی اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا ہوں' اس کے علاوہ' اُس کے لئے دس نیکیاں بھی نوٹ کی جاتی ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2573 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد یسلم عَلَیّ اِلَّا رد اللّٰه اِلَیّ روحی حَتّٰی ارد عَلَیْهِ السَّلَام

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح میری طرف لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو سلام کا جواب دیتا ہوں''

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2574 - وَعَنْ عمار بن یَاسر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه وکل بقبری ملکا اعطاهُ اللّٰه اَسمَاء الْخَلَائق فَلَا یُصَلِّی عَلیّ اَحَد اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة اِلَّا ابلغنی باسمه وَاسم اَبِیه هٰذَا فلَان بن فلَان قد صلی عَلَیْك

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن للّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰی ملکا اعطاهُ اَسمَاء الْخَلَائق فَهُوَ قَائِم علی قَبْرِی اِذا مت فَلَیْسَ اَحَد یُصَلِّی عَلیّ صَلَاة اِلَّا قَالَ یَا مُحَمَّد صلی عَلَیْك فلَان بن فلَان قَالَ فَیصَلی الرب تَبَارَك وَتَعَالٰی علی ذٰلِكَ الرجل بِكُل وَاحِدَةٍ عشرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر بِنَحْوِهِ

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن نعیم بن ضَمْضَم وَفِیْه خلاف عَن عمرَان بن الْحِمْیَرِی وَلَا یعرف

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر ایک فرشتے کو مقرر کیا ہے اور اسے ساری مخلوق کے اسماء کا علم عطا کیا ہے قیامت کے دن تک جو بھی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ فرشتہ اس کے نام اور اس کے باپ کے نام کے ساتھ وہ درود مجھ تک پہنچائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام ابوشیخ بن حبان نے نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو تمام مخلوق کے اسماء کا علم عطا کیا ہے وہ فرشتہ میرے مرنے کے بعد میری قبر کے پاس کھڑا ہوگا اور جو بھی شخص مجھ پر درود بھیجے گا تو وہ فرشتہ یہ بتائے گا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پروردگار بھی اس شخص پر ہر ایک مرتبہ کے عوض میں دس مرتبہ رحمت نازل کرے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اس کی مانند نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے اسے نعیم بن ضمضم کے حوالے سے نقل کیا ہے جس کے بارے میں اختلاف

پایا جاتا ہے' اس کے حوالے سے یہ روایت عمران بن حمیری سے منقول ہے' جو معروف نہیں ہے۔

2575 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اَوْلَی النَّاس بِی یَوْم الْقِیَامَۃ اَکْثَرھم عَلَیّ صَلَاۃ

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ کِلَاھُمَا من رِوَایَۃِ مُوسَی بن یَعْقُوب الزمعِی

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا' جو مجھ پر زیادہ کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہوگا''

یہ روایت امام ترمذی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے موسیٰ بن یعقوب زمعی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2576 - وَعَنْ عَامر بن ربیعَۃ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یخْطب وَیَقُوْلُ من صلی عَلیّ صَلَاۃ لم تزل الْمَلَائِکَۃ تصلی عَلَیْہِ مَا صلی عَلیّ فَلْیقل عبد من ذٰلِکَ اَوْ لیکْثر

رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ بَکْرِ بن اَبِیْ شیبَۃ وَابْنُ مَاجَۃَ کلھم عَن عَاصِم بن عبید اللّٰہ عَن عبد اللّٰہ بن عَامر عَنْ اَبِیْہِ وَعَاصِم وَاِن کَانَ واھی الْحَدِیْثِ فَقَدْ مَشَاہُ بَعْضُھُمْ وَصحح لَہُ التِّرْمِذِیّ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ حَسَنٌ فِی المتابعات وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀❀ عامر بن ربیعہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے' تو فرشتے اس شخص کے لئے اس وقت تک دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے' تو اب آدمی کی مرضی ہے کہ وہ تھوڑا (درود) بھیجے' یا زیادہ بھیجے''

یہ روایت' امام احمد' امام ابوبکر بن شیبہ اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اسے عاصم بن عبیداللہ کے حوالے سے عبداللہ بن عامر کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کیا ہے' عاصم نامی راوی اگرچہ ''واہی الحدیث'' ہے' لیکن بعض دیگر حضرات نے اس کا ساتھ دیا ہے' امام ترمذی نے اس سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے' اور متابعات کے بارے میں یہ حدیث صحیح ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2577 - وَعَنْ اَبِیْ بن کَعْب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا ذھب ربع اللَّیْل قَامَ فَقَالَ یَا اَیھَا النَّاس اذْکروا اللّٰہ اذْکروا اللّٰہ جَاءَت الراجفۃ تتبعھا الرادفۃ جَاءَ الْمَوْت بِمَا فِیْہِ جَاءَ

2575-صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب الأدعیۃ' ذکر البیان بأن أقرب الناس فی القیامۃ یکون من النبی' حدیث: 912-مصنف ابن أبی شیبۃ' کتاب الفضائل' باب ما أعطی اللہ تعالی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم' حدیث: 31148-مسند أبی یعلی الموصلی' مسند عبداللہ بن مسعود' حدیث: 4879-المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمہ عبد اللہ' ومن مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حدیث: 9637-شعب الإیمان للبیہقی' الخامس عشر من شعب الإیمان وھو باب فی تعظیم النبی صلی' حدیث: 1523-البحر الزخار مسند البزار' شداد بن الہادی عن عبد اللہ بن مسعود' حدیث: 1289

الْمَوْت بِمَا فِيهِ قَالَ أَبِيْ بن كَعْب فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أكثر الصَّلاة فكم أجعَل لَك من صَلاتي قَالَ مَا شِئْت قَالَ قُلْتُ الرّبع قَالَ مَا شِئْت وَإِن زِدْت فَهُوَ خير لَك قَالَ فَقُلْتُ فثلثين قَالَ مَا شِئْت فَإِن زِدْت فَهُوَ خير لَك قلت النّصْف قَالَ مَا شِئْت وَإِن زِدْت فَهُوَ خير لَك قَالَ أجعَل لَك صَلاتي كلهَا قَالَ إِذا يكفى همك وَيغْفر لَك ذَنْبك

رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَصَححهُ قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيث حَسَنٌ صَحِيح

وَفِيْ رِوَايَةٍ لاحمد عَنْهُ قَالَ: قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْت إِن جعلت صَلاتي كلهَا عَلَيْك قَالَ إِذا يَكْفِيك اللّٰه تبَارَك وَتَعَالَى مَا أهمك من دنياك وآخرتك وَإِسْنَاد هَذِه جيد

قَوْله أكثر الصَّلاة فكم أجعَل لَك من صَلاتي مَعْنَاهُ أكثر الدُّعَاء فكم أجعَل لَك من دعائي صَلاة عَلَيْك

❀❀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کا ایک چوتھائی حصہ رخصت ہو جانے کے بعد کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو' تم لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو' راجفه آ رہی ہے' جس کے پیچھے رادفه ہوگی' موت اپنی سختیوں سمیت آ رہی ہے' موت اپنی سختیوں سمیت آ رہی ہے' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں' تو مجھے اپنے اوراد و وظائف میں کتنا حصہ (درود شریف پڑھنے کے لیے) رکھنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو' میں نے عرض کی: ایک چوتھائی رکھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جتنا تم چاہو' لیکن اگر تم زیادہ کر لو' تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے' میں نے عرض کی: دو تہائی کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم چاہو' لیکن اگر تم زیادہ کر لو' تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے' میں نے عرض کی: نصف کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم چاہو' اگر تم زیادہ کر لو' تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: کیا میں وظائف کا تمام حصہ آپ کے لئے مخصوص کر دوں (یعنی ہمیشہ درود پڑھتا رہا کروں؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں' یہ تمہاری پریشانی کے لئے کفایت کرے گا' اور تمہارے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی"

یہ روایت امام احمد' امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام احمد کی ایک روایت' جو ان سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کہ اگر میں اپنے اوراد و وظائف کا تمام حصہ آپ پر درود بھیجنے کے لئے مخصوص کر لوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں' اللہ تعالیٰ تمہارے لئے' تمہارے تمام دنیاوی اور اخروی معاملات کے حوالے سے کافی ہوگا"

اس روایت کی سند عمدہ ہے۔

متن کے یہ الفاظ "کہ میں آپ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں تو میں اپنے اوراد کا کتنا حصہ آپ کے لئے مخصوص کروں" اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اوراد و وظائف میں کثرت کرتا ہوں' تو اپنے اوراد و وظائف میں سے' آپ پر درود بھیجنے کے لئے

کتنا حصہ مقرر کروں؟

2578 - وَعَنْ مُحَمَّد بن يحيى بن حبان عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجعَل ثلث صَلَاتِى عَلَيْك قَالَ نَعَمْ اِن شِئْت قَالَ الثُّلثَيْنِ قَالَ نَعَمْ اِن شِئْت قَالَ فصلاتى كلهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا يَكْفِيك اللّٰه مَا اَهمك من اَمر دنياك وآخرتك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ محمد بن یحیی بن حبان اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں. ایک صحابی نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا میں اپنے اوراد و وظائف کا ایک تہائی حصہ آپ کے لئے مخصوص کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اگر تم چاہو اس نے عرض کی: دو تہائی کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے اگر تم چاہو اس نے عرض کی: میں پورے اور، دو وظائف آپ کے لئے مخصوص کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اس صورت میں، اللہ تعالیٰ تمہارے دنیاوی اور اخروی معاملات کے لئے کافی ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2579 - وَرُوِىَ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من صلى عَلَىّ فِىْ يَوْم اَلف مرّة لم يمت حَتّٰى يرى مَقْعَده من الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ حَفْص بن شاهين

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر روزانہ، یک ہزار مرتبہ درود بھیجے گا، وہ اس وقت تک انتقال نہیں کرے گا، جب تک وہ جنت میں اپنے ٹھکانے کو نہیں دیکھ لے گا''

یہ روایت ابو حفص بن شاہین نے نقل کی ہے۔

2580 - وروِىَ عَنْ اَبِىْ كَاهِل رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا كَاهِل من صلى عَلَىّ كل يَوْم ثَلَاث مَرَّات وكل لَيْلَة ثَلَاث مَرَّات حبا وشوقا اِلَىّ كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يغْفر لَهُ ذنُوْبه تِلْكَ اللَّيْلَة وَذٰلِكَ الْيَوْم

رَوَاهُ ابْن اَبِىْ عَاصِم وَالطَّبَرَانِىّ فِىْ حَدِيْثٍ طَوِيل اِلَّا اَنه قَالَ حَقًّا على اللّٰه اَن يغْفر لَهُ بِكُل مرّة ذنُوْب حول

وَهُوَ بِهٰذَا اللَّفْظ مُنكر وَاَبُوْ كَاهِل احمسى وَقِيْلَ بجلى يُقَال اسْمه عبد اللّٰه بن مَالك وَقِيْلَ قيس بن عَائِذ وَقِيْلَ غير ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو کاہل! جو شخص روزانہ دن میں مجھ

پر تین مرتبہ درود بھیجے' اور رات میں تین مرتبہ درود بھیجے' وہ محبت اور شوق کے ساتھ مجھ پر درود بھیجے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس کے اُس دن اور اس رات کے گناہوں کی مغفرت کر دے"

ابن ابو عاصم اور امام طبرانی نے یہ بات ایک طویل حدیث میں ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ لازم ہوگا کہ وہ ہر مرتبہ میں' اس کے ایک سال کے گناہوں کی مغفرت کر دے"

لیکن روایت کے یہ الفاظ منکر ہیں' حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ کا اسم منسوب "احمسی" ہے' اور ایک قول کے مطابق "بجلی" ہے' اور ان کا نام' ایک قول کے مطابق "عبداللہ بن مالک" ہے' ایک قول کے مطابق قیس بن عائذ ہے' اور ایک قول کے مطابق اس کے علاوہ کچھ اور ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2581 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنہ قَالَ اَیُّمَا رجل مُسْلِم لم یکن عِنْدہ صَدَقَۃ فَلْیقل فِیْ دُعَائِہِ اللّٰھُمَّ صل علی مُحَمَّد عَبدك وَرَسُولك وصل علی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَات وَالْمُسْلِمِیْن وَالْمُسْلِمَات فَاِنَّھَا زَکَاۃ وَقَالَ لَا یشْبع مُؤْمِن خیرا حَتّٰی یکون منتھاہ الْجنَّۃ

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہِ من طَرِیْق دراج عَنْ اَبِی الْھَیْثَم

❀❀ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس بھی مسلمان شخص کے پاس' صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو' تو وہ دعا میں یہ پڑھے:

"اے اللہ! تو اپنے بندے اور اپنے رسول' حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود نازل فرما! اور مؤمن مردوں اور مؤمن خواتین اور مسلمان مردوں اور مسلمان خواتین پر' رحمت نازل فرما"

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو یہ چیز اس کے لئے صدقہ شمار ہوگی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: مومن بھلائی کے حوالے سے کبھی سیر نہیں ہوتا' یہاں تک کہ اس کی منزل' جنت ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔

2582 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا عَلَیّ من الصَّلَاۃ کل یَوْم الْجُمُعَۃ فَاِنَّہُ مشھود تشھدہ الْمَلَائِکَۃ وَاِن اَحَدًا لن یُصَلِّی عَلَیّ اِلَّا عرصت عَلَیّ صَلَاتہ حَتّٰی یفرغ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبعد الْمَوْت قَالَ اِن اللّٰہ حرم علی الْاَرْض اَن تَاْکُل اَجساد الْاَنْبِیَاء عَلَیْھِمُ الصَّلَاۃ وَالسَّلَام

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو' کیونکہ وہ حاضری کا دن ہوتا ہے' جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں' جو بھی شخص مجھ پر درود بھیجے گا' تو اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جائے گا' جب تک وہ اسے پڑھ کر فارغ نہیں ہوتا' راوی بیان کرتے

ہیں: میں نے عرض کی: آپ کے وصال کے بعد بھی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ چیز حرام قرار دی ہے کہ وہ انبیاء کرام کے اجسام کو کھائے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2583 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْثِرُوا عَلَيَّ من الصَّلَاة فِيْ كل يَوْم الْجُمُعَة فَإِن صَلَاة امتِيْ تعرض عَلَيَّ فِيْ كل يَوْم جُمُعَة فَمَنْ كَانَ اكْثَرهم عَلَيَّ صَلَاة كَانَ أقربهم منى منزلَة

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ اِلَّا اَن مَكْحُولًا قيل لم يسمع من اَبِيْ اُمَامَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کے دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو جو شخص مجھ پر زیادہ درود بھیجے گا وہ میرے زیادہ قریب ہوگا''

یہ روایت امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے البتہ مکحول نامی راوی کے بارے میں یہ بات بیان کی گئی ہے: انہوں نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

2584 - وَعَنْ اَوْس بن اَوْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من افضل ايامكم يَوْم الْجُمُعَة فِيْهِ خلق آدم وَفِيْه قبض وَفِيْه النفخة وَفِيْه الصَّفْقَة فَاكْثِرُوا عَلَيَّ من الصَّلَاة فِيْهِ فَإِن صَلَاتكُمْ معروضة عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيف تعرض صَلَاتنَا عَلَيْك وَقد ارمت يَعْنِيْ بليت فَقَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ حرم على الْاَرْض اَن تَاْكُل اجساد الْاَنْبِيَاء

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَصَححهُ

اُرمت بِفَتْحِ الْهمزَة وَالرَّاء وَسُكُون الْمِيم وَرُوِيَ بِضَم الْهمزَة وَكسر الرَّاء

❀❀ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے دنوں میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن جمعہ کا دن ہے اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اسی دن میں ان کا انتقال ہوا اسی دن میں صور پھونکا جائے گا اسی دن میں قیامت آئے گی تو تم اس دن میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجو تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جائے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارا درود آپ کے سامنے کیسے پیش کیا جائے گا؟ جب کہ آپ (کا جسم مبارک) بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ چیز حرام قرار دی ہے کہ وہ انبیاء کرام کے اجسام کو کھائے''

یہ روایت امام احمد امام ابوداؤد امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لفظ ''ارمت'' میں 'ا' پر زبر ہے اور 'ر' پر بھی زبر ہے اور 'م' ساکن ہے ایک قول کے مطابق 'ا' پر پیش اور 'ر' پر زیر پڑھی گئی ہے۔

2585 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ جزی اللّٰہ عَنَّا مُحَمَّدًا مَا هُوَ اَهله اتعب سَبْعِیْنَ کَاتبا اَلف صباح

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ پڑھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے' حضرت محمد ﷺ کو وہ جزا عطا کرے' جس کے وہ اہل ہیں''

تو وہ ستر (لکھنے والے فرشتوں) کو ایک ہزار دن تک پابند کر دیتا ہے''۔ (کہ وہ اس کے لئے اجر و ثواب نوٹ کرتے رہیں)۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2586 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من عَبْدَیْنِ متحابین یسْتَقْبل اَحدهمَا صَاحبه ویصلیان علی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لم یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یغْفر لَهما ذنوبهما مَا تقدم مِنْهُمَا وَمَا تَاَخّر - رَوَاهُ اَبُوْ یعلی

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی دو بندے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں اور جب بھی وہ ایک دوسرے کے سامنے آئیں اور اس وقت وہ دونوں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجیں' تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے' جو پہلے کیے ہوں یا جو بعد میں ہوں''

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے۔

2587 - وَعَنْ رویفع بن ثَابت الْاَنْصَارِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من قَالَ اللّٰهُمَّ صل علی مُحَمَّد وأنزله المقعد المقرب عنْدك یَوْم الْقِیَامَة وَجَبت لَهُ شَفَاعَتِی

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَبَعض أسانیدهم حسن

❀❀ حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ درود پڑھتا ہے:

''اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل فرما' اور قیامت کے دن' انہیں اپنی بارگاہ میں مقرب مقام پر فائز فرما''

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس شخص کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی بعض اسانید حسن ہیں۔

2588 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذا صلیتم علی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَحْسِنُوا الصَّلَاۃَ فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ لَعَلَّ ذٰلِکَ یعرض عَلَیْہِ قَالَ فَقَالُوْا لَہٗ فَعلمنَا قَالَ قُوْلُوا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَل صلواتك ورحمتك وبركاتك على سيد الْمُرْسَلِيْنَ وَاِمَام الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتم النَّبِيين مُحَمَّد عَبدك وَرَسُولك اِمَام الْخَيْر وقَائد الْخَيْر وَرَسُول الرَّحْمَة اَللّٰھُمَّ ابعثه مقَاما مَحْمُودًا يغبطه فِيْهِ الْاَولونَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صل على مُحَمَّد وَعَلٰى آل مُحَمَّد كَمَا صليت على اِبْرَاھِيْمَ وَعَلٰى آل اِبْرَاھِيْمَ اِنَّك حميد مجيد اَللّٰھُمَّ بَارك على مُحَمَّد وَعَلٰى آل مُحَمَّد كَمَا باركت على اِبْرَاھِيْمَ وَعَلٰى آل اِبْرَاھِيْمَ اِنَّك حميد مجيد

رَوَاہُ ابْن مَاجَه مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو اچھی طرح بھیجو' کیونکہ تم یہ نہیں جانتے (ہوسکتا ہے کہ وہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا جائے؟ راوی بیان کرتے ہیں. تو لوگوں نے ان سے کہا: آپ ہمیں تعلیم دیجئے (کہ ہم کیسے درود بھیجیں؟) تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ یہ پڑھو:

''اے اللہ! اپنا درود' اپنی رحمتیں' اپنی برکتیں' تمام رسولوں کے سردار' تمام پرہیزگار لوگوں کے پیشوا' انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرما! جو تیرے بندے ہیں' تیرے رسول ہیں' بھلائی کے پیشوا ہیں' بھلائی کے قائد ہیں' رحمت والے رسول ہیں' اے اللہ! تو انہیں' اس مقام محمود پر فائز فرما' جس پر تمام پہلے والے' اور بعد والے لوگ رشک کریں گے۔

اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر بھی نازل فرما' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود نازل کیا' اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر نازل کیا' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے' اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل فرما' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2589 - وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کل دُعَاء مَحْجُوب حَتّٰی یصلی علی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مَوْقُوْفًا وَرُوَاتہ ثِقَات وَرَفعه بَعْضُهُمْ وَالْمَوْقُوْف اصح

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر دعا محجوب رہتی ہے' جب تک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں بعض حضرات نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے تاہم اس کا ''موقوف'' ہونا زیادہ درست ہے۔

2590 - وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَنْ اَبِيْ قُرَّة الْاَسدی عَنْ سَعِيْدِ بن الْمسيب عَن عمر بن الْخطاب مَوْقُوْفًا قَالَ اِن الدُّعَاء مَوْقُوْف بَيْنَ السَّمَاء وَالْاَرْض لَا يصعد مِنْهُ شَيْءٍ حَتّٰى تصلی علی نبيك صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀❀ امام ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ "موقوف" روایت نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں:

"بے شک دعا آسمان اور زمین کے درمیان رُکی رہتی ہے' وہ اس وقت تک بلند نہیں ہوتی' جب تک تم اپنے نبی پر درود نہیں بھیجتے"

2591 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احضروا الْمِنْبَر فحضرنا فَلَمَّا ارْتقى دَرَجَة قَالَ آمين فَلَمَّا ارْتقى الدرجَة الثَّانِيَة قَالَ آمين فَلَمَّا ارْتقى الدرجَة الثَّالِثَة قَالَ آمين فَلَمَّا نزل قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لقد سمعنَا مِنْك الْيَوْم شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعهُ قَالَ اِن جِبْرِيْل عرض لی فَقَالَ بعد من اَدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ قلت آمين فَلَمَّا رقيت الثَّانِيَة قَالَ بعد من ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَقُلْتُ آمين فَلَمَّا رقيت الثَّالِثَة قَالَ بعد من اَدْرك اَبَوَيْهِ الْكبر عِنْده اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يدْخلَاهُ الْجنَّة قلت آمين

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منبر کے پاس آجاؤ! ہم پاس آگئے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آمین' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا' تو فرمایا: آمین جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آمین' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے' تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آج ہم نے آپ کو ایک ایسی بات کہتے ہوئے سنا ہے' جو ہم نے اس سے پہلے نہیں سنی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل میرے سامنے آئے اور بولے: وہ شخص دور ہو جائے' جو رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو' تو میں نے کہا: آمین' جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا' تو انہوں نے کہا: وہ شخص دور ہو جائے' جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جائے' اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے' تو میں نے کہا: آمین' جب میں نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا' تو انہوں نے کہا: وہ شخص دور ہو جائے' جو اپنے ماں باپ کو' یا اُن دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کے عالم میں پائے' اور وہ دونوں اُسے جنت میں داخل نہ کروا سکیں' تو میں نے کہا: آمین"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2592 - وَعَنْ مَالك بن الْحسن بن مَالك بن الْحُوَيْرِث عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَر فَلَمَّا رقی عتبَة قَالَ آمين ثُمَّ رقی اُخْرٰی فَقَالَ آمين ثُمَّ رقی عتبَة ثَالِثَة فَقَالَ آمين ثُمَّ قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ يَا مُحَمَّد من اَدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ اَدْرك وَالِدَيْهِ اَوْ اَحدهمَا فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه فَقُلْتُ آمين قَالَ وَمَنْ ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل

عَلَيْكَ فَأَبْعَدَه الله قل آمين فَقُلْتُ آمين .رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحِه

❀❀ مالک بن حسن اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے جب آپ ﷺ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین جب دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا: آمین جب تیسری پر رکھا تو فرمایا: آمین پھر آپ ﷺ نے بتایا: جبریل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کر دے تو میں نے کہا: آمین انہوں نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو (بڑھاپے میں) پائے اور پھر بھی جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کر دے تو میں نے کہا: آمین انہوں نے کہا: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) دور کر دے آپ آمین کہیں تو میں نے کہا: آمین''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2593 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتقى على الْمِنْبَر فامن ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ قَالَ اَتَدْرُوْنَ لم اُمنت قلت اللّٰه وَرَسُوله اَعْلَمُ قَالَ جَاءَنِيْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ اِنَّهُ من ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَأَبْعَده اللّٰه واسحقه قلت آمين قَالَ وَمَنْ اَدْرك اَبَوَيْه اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يبرهُمَا دخل النَّار فَأَبْعَده اللّٰه واسحقه قلت آمين وَمَنْ اَدْرك رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ دخل النَّار فَأَبْعَده اللّٰه واسحقه فَقُلْتُ آمين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ لين

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں. نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے آپ ﷺ نے تین مرتبہ آمین کہا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو؟ کہ میں نے کیوں آمین کہا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے بتایا: جبریل میرے پاس آئے اور بولے. جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے اور پرے کر دے تو میں نے کہا: آمین انہوں نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو (بڑھاپے میں) پائے اور ان دونوں کی خدمت نہ کرے اور جہنم میں داخل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے اور پرے کر دے تو میں نے کہا: آمین (انہوں نے کہا:) جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو اور وہ جہنم میں چلا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے دور کر دے اور پرے کر دے تو میں نے کہا: آمین''۔

یہ روایت امام طبرانی نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2594 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن الْحَارِث بن جُزْء الزبيدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل الْمَسْجِد وَصعد الْمِنْبَر فَقَالَ آمين آمين آمين فَلَمَّا انْصَرف قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاك صنعت شَيْئًا مَا كنت تَصنعهُ فَقَالَ اِن جِبْرِيْل قبدى لي فِيْ اَوَّل دَرَجَة فَقَالَ يَا مُحَمَّد من اَدْرك وَالِديهِ فَلَمْ يدْخلَاهُ الْجَنَّة فَاَبْعَده اللّٰه ثُمَّ اَبعده فَقُلْتُ آمين ثُمَّ قَالَ لي فِي الدرجَة الثَّانِيَة وَمَنْ اَدْرك شهر رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ فَاَبْعَده اللّٰه ثُمَّ اَبعده فَقُلْتُ آمين ثُمَّ قبدى لي فِي الدرجَة الثَّالِثَة فَقَالَ وَمَنْ ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك

فَابْعَدَه اللّٰه ثُمَّ ابعده فَقُلْتُ آمين .رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے' آپ ﷺ نے فرمایا: آمین' آمین' آمین' جب آپ (خطبہ دے کر) فارغ ہوئے' تو عرض کی گئی: یارسول اللہ! آج ہم نے آپ کو ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے' جو آپ نے پہلے نہیں کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پہلی سیڑھی پر (قدم رکھتے ہوئے) جبریل میرے سامنے آئے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! جو شخص اپنے ماں باپ کو پائے اور وہ دونوں اسے جنت میں داخل نہ کروائیں' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے' اور دور کردے' تو میں نے کہا: آمین' پھر جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا' تو انہوں نے مجھ سے کہا: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے' اور اس کی مغفرت نہ ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے اور مزید دور کردے' تو میں نے کہا: آمین' پھر وہ تیسری سیڑھی پر میرے سامنے آئے اور بولے: جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو' اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے اور مزید دور کردے' تو میں نے کہا: آمین"

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2595 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صعد الْمِنْبَر فَقَالَ آمين آمين آمين قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّك صعدت الْمِنْبَر فَقُلْتُ آمين آمين آمين فَقَالَ اِن جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام اَتَانِیْ فَقَالَ من اذرك شهر رَمَضَان فَلَمْ يغْفر لَهُ فَدخل النَّار فَاَبْعَده الله قل آمين فَقُلْتُ آمين وَمَنْ اذرك اَبَوَيْهِ اَوْ اَحدهمَا فَلَمْ يَبرهُمَا فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَده اللّٰه قل آمين فَقُلْتُ آمين وَمَنْ ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيْك فَمَاتَ فَدخل النَّار فَاَبْعَده الله قل آمين فَقُلْتُ آمين

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ منبر پر چڑھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: آمین' آمین' آمین' عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ منبر پر چڑھے' تو آپ نے آمین' آمین' آمین کہا (اس کی وجہ کیا تھی؟)' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور بولے: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ ہو اور وہ جہنم میں جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے' آپ آمین کہیں' تو میں نے کہا: آمین (انہوں نے کہا:) جو شخص اپنے ماں باپ' یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور ان دونوں کی خدمت نہ کرے' اور مرنے کے بعد جہنم میں چلا جائے' تو اللہ تعالیٰ اسے دور کردے' آپ آمین کہیں' تو میں نے کہا آمین (انہوں نے کہا:) جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر ہو' اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے' اور وہ مرنے کے بعد جہنم میں چلا جائے' اللہ تعالیٰ اسے دور کردے' آپ آمین کہیں! تو میں نے کہا: آمین"

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

2596 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رغم أنف رجل ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَیّ وَرَغِمَ أنف رجل دخل عَلَيْهِ رَمَضَان ثُمَّ انْسَلَخَ قبل اَن يغْفر لَهُ وَرَغِمَ أنف رجل

اُدْرِكْ عِنْدَه اَبَوَاهُ الْكِبر فَلَمْ يدْخلاهُ الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

رغم بِكَسْر الْغَيْن الْمُعْجَمَة اَى لصق بالرغام وَهُوَ التُّرَاب ذلا وَهَوَانًا وَقَالَ ابْن الْاَعْرَابِي هُوَ بِفَتْح الْغَيْن وَمَعْنَاهُ ذل

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس شخص کی ناک خاک آلود ہو' جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے' اس شخص کی ناک خاک آلود ہو' جس شخص کے سامنے رمضان کا مہینہ آئے' اور پھر اس کی مغفرت ہوئے بغیر وہ مہینہ گزر جائے' اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو' جو اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں پائے' اور وہ ان دونوں کی وجہ سے جنت میں داخل نہ ہو سکے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ ''رغم'' میں 'غ' پر زیر ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو مٹی کے ساتھ مل جائے' یہ ذلت اور کمتری کے حوالے سے ہے' ابن اعرابی کہتے ہیں: اس میں 'غ' پر زبر پڑھی جاتی ہے' اور اس کا مطلب ہے' وہ ذلیل ہو۔

2597 - وَعَنْ حُسَيْن بن عَليّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ذكرت عِنْده فَخطىء الصَّلَاة عَليّ خطىء طَرِيق الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوِيَ مُرْسلا عَن مُحَمَّد ابْن الْحَنَفِيَّة

❀❀ حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو' اور وہ مجھ پر درود پڑھنے سے بھٹک جائے (یعنی مجھ پر درود نہ بھیجے) تو وہ جنت کے راستے سے بھٹک جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' یہ محمد بن حنفیہ سے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

2598 - وَفِي رِوَايَة لِابْن اَبِي عَاصِم عَن مُحَمَّدًا ابْن الْحَنَفِيَّة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ذكرت عِنْده فنسي الصَّلَاة عَليّ خطىء طَرِيق الْجنَّة

❀❀ ابن ابوعاصم کی ایک روایت میں محمد بن حنفیہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے سامنے میرا ذکر ہو' اور وہ مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے' تو وہ جنت کے راستے سے بھٹک جاتا ہے''۔

2599 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نسي الصَّلَاة عَليّ خطىء طَرِيق الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِهِمَا عَن جبارَة بن الْمُغَلس وَهُوَ مُخْتَلف فِي الِاحْتِجَاج بِهِ وَقد عد هَذَا الْحَدِيث من مَنَاكِيره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول جائے' وہ جنت کے راستے سے بھٹک جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام طبرانی اور دیگر حضرات نے جبارہ بن مغلس کے حوالے سے نقل کی ہے' اس سے استدلال کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' انہوں نے اس سے منقول کئی منکر روایات شمار کروائی ہیں۔

2600 - وَعَنْ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَخِيل من ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيّ . رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَصَححهُ التِّرْمِذِيّ وَزَاد فِيْ سَنَده عَلِيّ بن أَبِيْ طَالب وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص بخیل ہے' جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے''

یہ روایت امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے انہوں نے اس کی سند میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کا ذکر زائد نقل کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

2601 - وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت ذَات يَوْم فَاتيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلا أخبركُمْ بابخل النَّاس قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ من ذكرت عِنْده فَلَمْ يصل عَلَيّ فَذٰلِكَ ابخل النَّاس

رَوَاهُ ابْن أَبِيْ عَاصِم فِيْ كتاب الصَّلَاة من طَرِيْق عَلِيّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم

قَالَ الْحَافِظ المملى من هٰذَا الْكتاب أَبْوَاب مُتَفَرِّقَة وَتَأْتِيْ أَبْوَاب أخر إِنْ شَاءَ اللّٰه فَتقدم مَا يَقُوْله من خَافَ شَيْئًا من الرِّيَاء فِيْ بَاب الرِّيَاء وَمَا يَقُوْله بعد الْوضُوء فِيْ كتاب الطَّهَارَة وَمَا يَقُوْله بعد الْأَذَان وَمَا يَقُوْله بعد صَلَاة الصُّبْح وَالْعصر وَالْمغْرب وَالْعشَاء فِيْ كتاب الصَّلَاة وَمَا يَقُوْلُ حِيْن يأوى إِلٰى فرَاشه فِيْ كتاب النَّوَافِل وَكَذٰلِكَ مَا يَقُوْلُ إِذا اسْتَيْقَظَ من اللَّيْل وَمَا يَقُوْلُ إِذا أصبح وَأمسى وَدُعَاء الْحَاجة فِيْهِ أَيْضًا وَيَأْتِيْ إِنْ شَاءَ اللّٰه فِيْ كتاب الْبُيُوع ذكر اللّٰه فِي الْأَسْوَاق ومواطن الْغَفْلَة وَمَا يَقُوْله الْمَدْيُون والمكروب والمأسور وَفِيْ كتاب اللبَاس مَا يَقُوْله من لبس ثوبا جَدِيْدا

وَفِيْ كتاب الطَّعَام التَّسْمِيَة وَحمد اللّٰه بعد الْأَكل' وَفِيْ كتاب الْقَضَاء مَا يَقُوْله من خَافَ ظَالِما' وَفِيْ كتاب الْأَدَب مَا يَقُوْلُ من ركب دَابَّته وَمَنْ عثرت بِهِ دَابَّته وَمَنْ نزل منزلا وَدُعَاء الْمَرْء لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ

2600-صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الأدعية' ذكر نفي البخل عن المصلي على النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 910المستدرك على الصحيحين للحاكم' أول كتاب النكاح' وأما حديث رافع بن خديج' حديث: 1958الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم' ومن ذكر الحسين بن علي رضي الله عنهما' حديث: 406السنن الكبرى للنسائي' كتاب فضائل القرآن' ذكر الاختلاف' حديث: 7836مسند أحمد بن حنبل' حديث الحسين بن علي رضي الله تعالى عنهما' حديث: 1688البحر الزخار مسند البزار' أول مسند الحسين بن علي' حديث: 1198مسند أبي يعلى الموصلي' مسند الحسين بن علي بن أبي طالب' حديث: 6628شعب الإيمان للبيهقي' الخامس عشر من شعب الإيمان وهو باب في تعظيم النبي' حديث: 1526

الْغَيْب' وَفِيْ كتاب الْجَنَائِز الدُّعَاء بالعافية وَمَا يَقُوْله من رأى مبتلى وَمَا يَقُوْله من آلمه شَيْءٍ من جسده وَمَا يدعى بِهِ للْمَرِيض وَمَا يَدْعُو بِهِ الْمَرِيض وَمَا يَقُوْلُ من مَاتَ لَهُ ميت' وَفِيْ كتاب صفة الْجَنَّة وَالنَّار سُؤال الْجَنَّة والاستعادة مِنَ النَّار – من اللّٰه نسْأَل التَّيْسِير والإعانة

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن میں نکلا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے زیادہ بخیل شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے' تو وہ سب سے بڑا بخیل ہے''۔

یہ روایت ابن ابوعاصم نے کتاب ''الصلوٰۃ'' میں علی بن یزید کے حوالے سے' قاسم نامی راوی سے نقل کی ہے۔

حافظ' جو اس کتاب کو املاء کروانے والے ہیں' وہ فرماتے ہیں: اس کتاب میں متفرق ابواب ہیں' اور آگے' دیگر ابواب بھی آئیں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

اس سے پہلے یہ بات گزر چکی ہے: جب کسی شخص کو ریاکاری کے حوالے سے خوف ہو' تو اس سے کیا پڑھنا چاہیے؟ اور یہ ریاری سے متعلق باب میں گزرا ہے' اسی طرح طہارت سے متعلق کتاب میں گزرا ہے کہ آدمی کو وضو کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟ اور اذان کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟ صبح اور عصر کی نمازوں کے بعد' اور مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟ یہ نماز سے متعلق کتاب میں گزرا ہے' نوافل سے متعلق کتاب میں یہ گزرا ہے کہ جب آدمی اپنے بستر پر جائے' تو اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ اسی طرح رات کے وقت' جب وہ بیدار ہو' اور جب صبح ہو اور جب شام ہو' تو اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ اور حاجت ہو' تو کیا دعا مانگنی چاہیے؟ اور آگے' اگر اللہ نے چاہا' تو خرید و فروخت سے متعلق کتاب آئے گی' جس کتاب میں یہ مذکور ہوگا' کہ بازار میں اور غفلت کے مقامات پر' اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے' جو شخص مکروہ' یا پریشانی کا شکار ہو' یا قید ہو' اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ لباس سے متعلق کتاب میں یہ آئے گا کہ جو شخص نیا لباس پہنے' اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ کھانے سے متعلق کتاب میں یہ آئے گا کہ کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے' اور اس کے بعد الحمدللہ پڑھنی چاہیے' قضاء سے متعلق کتاب میں یہ آئے گا کہ جس شخص کو ظالم کا خوف ہو' اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ ادب سے متعلق کتاب میں یہ آئے گا کہ جو شخص سواری پر سوار ہو' یا جس کی سواری کو ٹھوکر لگے' یا جو شخص کسی جگہ پر پڑاؤ کرے' اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ اور آدمی کو اس کے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں کیا دعا کرنی چاہیے؟ جنائز سے متعلق کتاب میں یہ آئے گا کہ عافیت کی دعا مانگنی چاہیے' اور جب کسی شخص کو کسی آزمائش کا شکار دیکھا جائے' تو پھر آدمی کو کیا پڑھنا چاہیے؟ جس شخص کو جسم میں درد محسوس ہو رہی ہو' اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ بیمار کے لئے کیا دعا کرنی چاہیے؟ بیمار کو کیا دعا کرنی چاہیے؟ جس شخص کا کوئی قریبی عزیز فوت ہو جائے' اسے کیا پڑھنا چاہیے؟ اسی طرح جنت اور جہنم کی صفت سے متعلق کتاب میں یہ آئے گا کہ جنت کی دعا مانگنی چاہیے' اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے' تو ہم اللہ تعالیٰ سے آسانی اور مدد کی درخواست کرتے ہیں۔

کِتَابُ الْبُیُوْعِ وَغَیْرِھَا

کتاب: خرید وفروخت اور دیگر چیزوں کے بارے میں روایات

التَّرْغِیْب فِی الِاکْتِسَاب بِالْبیعِ وَغَیْرِہ

خرید وفروخت کے ذریعے کمائی کرنے اور دیگر امور کے بارے میں ترغیبی روایات

2602 - عَن الْمِقْدَام بن معدیکرب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اکل اَحَد طَعَاما قطّ خیرا من اَن یَاْکُل من عمل یَدہ وَاِن نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوٗد عَلَیْہِ الصَّلَاۃ وَالسَّلَام کَانَ یَاْکُل من عمل یَدہ

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرِہٖ وَابْنُ مَاجَۃَ وَلَفْظِہٖ قَالَ مَا کسب الرجل کسبا اطیب من عمل یَدہ وَمَا انْفق الرجل علی نَفْسہ وَاَھلہ وَولدہ وخادمہ فَھُوَ صَدَقَۃ

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی شخص نے کوئی ایسا کھانا نہیں کھایا ہوگا' جو اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہو' جو اس نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا ہو' اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے''

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کسی شخص نے کوئی ایسی کمائی نہیں کی ہوگی' جو اس کی ہاتھ کی کمائی سے زیادہ پاکیزہ ہو' اور آدمی اپنی ذات پر' اپنے اہل خانہ پر' اپنی اولاد پر' اپنے خادم پر' جو کچھ خرچ کرتا ہے' وہ صدقہ ہوتا ہے''۔

2603 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَن یحتطب اَحَدُکُمْ حزمۃ علی ظَھرہ خیر لَہٗ من اَن یسْاَل اَحَدًا فیعطیہ اَوْ یمنعہٗ

رَوَاہُ مَالک وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2602-صحیح البخاری' کتاب البیوع' باب کسب الرجل وعمله بیده' حدیث: 1982 السنن الکبریٰ للبیهقی' کتاب الإجارة' باب کسب الرجل وعمله بیدیه' حدیث: 10921 مسند أحمد بن حنبل' مسند الشامیین' حدیث المقدام بن معدی کرب الکندی أبی کریمة' حدیث: 16872 المعجم الکبیر للطبرانی' بقیة المیم' ما أسند المقداد بن الأسود' هانئ بن معدان' حدیث: 17423

''تم میں سے کوئی ایک شخص لکڑیوں کا گٹھا بنا کر اُسے اپنی پشت پر رکھ کر (اسے فروخت کرنے کے لئے جائے) یہ اس کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی سے کچھ مانگے اور دوسرا شخص اسے کچھ دے یا نہ دے''

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2604 - وَعَنْ الزبير بن الْعَوام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَان يَاْخُذ اَحَدُكُمْ احبله فَيَاْتِيْ بحزمة من حطب على ظَهره فيبيعها فيكف اللّٰه بهَا وَجهه خير لَهُ من اَن يسْاَل النَّاس اَعْطوهُ ام منعُوا-رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص رسیاں لے کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر رکھ کر اسے فروخت کرے اور اللہ تعالیٰ اس کے اس عمل کے ذریعے اسے (مانگنے سے) بچا کے رکھے' یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے اور وہ اسے دیں یا نہ دیں''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2605 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا من الْاَنْصَار اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اما فِيْ بَيْتك شَيْءٍ قَالَ بَلَى حلْس نلبس بعضه ونبسط بعضه وَقَعْب نشرب فِيْهِ من المَاء قَالَ ائْتِنِيْ بهما فَاَتَاهُ بهما فَاَخذهُمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ من يَشْتَرِي هذَيْن قَالَ رجل اَنا آخذهما بدرهم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من يزِيْد على دِرْهَم مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ رجل اَنا آخذهما بِدِرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاه فَاخذ الدرهمين فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِيّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا طَعَاما فانبذه اِلى اَهْلك واشتر بِالْاٰخرِ قدومًا فائتنى بِهِ فَاَتَاهُ بِهِ فَشد فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عودا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فاحتطب وبع وَلَا اريناك خَمْسَة عشر يَوْمًا فَفعل فجَاء وَقد اَصَاب عشرَة دَرَاهِمَ فَاشْترى بِبَعْضِهَا ثوبا وببعضها طَعَاما فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هذَا خير لَك من اَن تَجِيْء الْمَسْاَلَة نُكْتَة فِيْ وَجهك يَوْم الْقِيَامَة-الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِي الْمَسْاَلَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارے گھر میں کوئی چیز ہے؟ اس نے عرض کی. جی ہاں! ایک کمبل ہے' جس کا کچھ حصہ ہم اوڑھتے ہیں' اور کچھ حصہ بچھا لیتے ہیں' اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. تم وہ دونوں چیزیں میرے پاس لے کر آؤ' وہ ان دونوں چیزوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں چیزیں اپنے ہاتھ میں پکڑیں اور فرمایا: کون ان دونوں کو خریدے گا؟ ایک صاحب نے عرض کی: میں ان دونوں کو ایک درہم کے عوض میں خرید لیتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ دریافت کیا: کون ایک درہم سے زیادہ رقم دے گا؟ تو ایک صاحب

نے عرض کی: میں ان دونوں کو دو درہم کے عوض میں حاصل کر لیتا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے وہ دو چیزیں اسے دے دیں' وہ دو درہم لے کر اس انصاری کو دیدیئے' آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان دونوں میں سے ایک کے ذریعے اناج خریدو اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس پہنچاؤ اور دوسرے کے ذریعے کلہاڑی خرید کر میرے پاس لے کر آؤ' وہ اس کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اس میں لکڑی لگائی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ! اور لکڑیاں کاٹتے رہو اور انہیں فروخت کرو اور میں اب تمہیں پندرہ دن نہ دیکھوں' اس شخص نے ایسا ہی کیا' پھر جب وہ آیا تو اس نے دس درہم کما لئے ہوئے تھے' جن میں سے کچھ کے ذریعے اس نے کپڑا خریدا اور کچھ کے ذریعے اس نے اناج خریدا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ جب تم قیامت کے دن آتے' تو تمہارے چہرے پر مانگنے کا داغ لگا ہوا ہوتا''۔۔۔۔الحدیث۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

یہ حدیث اس سے پہلے مکمل طور پر مانگنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

2606 - وَعَنْ سَعِيْدِ بن عُمَيْر عَن عَمه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْكسْب اطيب قَالَ عمل الرجل بِيَدِهٖ وكل كسب مبرور

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ ابْن مَعِيْن عَم سعيد هُوَ الْبَراء وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عَنْ سَعِيْدِ بن عُمَيْر مُرْسلا وَقَالَ هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوْظ وَاَخْطَا من قَالَ عَن عَمه

❀❀ سعید بن عمیر اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سی کمائی زیادہ پاکیزہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا' اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کر کے (کمانا) ویسے ہر جائز کمائی (پاکیزہ ہے)''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' یحییٰ بن معین کہتے ہیں سعید بن عمیر کے چچا سے مراد حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہیں۔

یہ روایت امام بیہقی نے سعید بن عمیر کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند محفوظ ہے' اور اس شخص نے غلطی کی ہے' جس نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ اس کے چچا سے منقول ہے۔

2607 - وَعَنْ جَمِيْع بن عُمَيْر عَن خَاله قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضل الْكسْب فَقَالَ بيع مبرور وَعمل الرجل بِيَدِهٖ

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاخْتِصَار وَقَالَ عَن خَالِد اَبِيْ بردة بن نيار وروى الْبَيْهَقِيّ عَن مُحَمَّد بن عبد اللّٰه بن نمير وَذكر لَهُ هٰذَا الْحَدِيْث فَقَالَ اِنَّمَا هُوَ عَنْ سَعِيْدِ بن عُمَيْر

❀❀ جمیع بن عمیر اپنے ماموں کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ فضیلت والی کمائی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جائز سودا (یعنی خرید وفروخت) اور آدمی کا اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کر کے (کمانا)"

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں اختصار کے ساتھ نقل کی ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے اس راوی کے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ ہیں امام بیہقی نے یہ روایت محمد بن عبداللہ بن نمیر کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے ان کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرنے کے بعد یہ بات بیان کی ہے کہ یہ سعید بن عمیر سے منقول ہے۔

2608 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى الْكَسْبِ افضل قَالَ عمل الرجل بِيَدِهِ وكل بيع مبرور

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْرِ والأوسط وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سی کمائی زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کر کے (کچھ کمانا) اور ہر جائز سودا (یعنی خرید وفروخت)"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

2609 - وَعَنْ رَافع بن خديج رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَى الْكَسْبِ أطيب قَالَ عمل الرجل بِيَدِهِ وكل بيع مبرور

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرِجَال إِسْنَادُهُ رجال الصَّحِيْح خلا الْمَسْعُوْدِيّ فَإِنَّهُ اخْتَلَط وَاخْتلف فِي الِاحْتِجَاج بِهِ وَلَا بَأْس بِهِ فِي المتابعات

❀❀ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یارسول اللہ! کون سی کمائی زیادہ پاکیزہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنے ہاتھ کے ذریعے کام کرنا اور ہر جائز سودا (یعنی خرید وفروخت)"

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف مسعودی نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے کیونکہ وہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور اس سے استدلال کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے البتہ متابعات کے حوالے سے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2610 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَرَاى اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جلده ونشاطه فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَو كَانَ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن كَانَ خرج يسْعَى على وَلَده صغَارًا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَإِن كَانَ خرج يسْعَى على أبوين شيخين كبيرين فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَإِن كَانَ خرج يسْعَى على نَفْسه يعفها فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَإِن كَانَ خرج يسْعَى رِيَاء ومفاخرة فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ الشَّيْطَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے ان کی صحت اور تندرستی دیکھ کر عرض کی: یارسول اللہ! اگر یہ اللہ کی راہ میں ہوتا (تو مناسب ہوتا) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کے لئے کمانے نکلا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے اگر یہ اپنے بوڑھے عمر رسیدہ ماں باپ کے لئے کمانے نکلا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے اگر یہ اپنی ذات کے لئے کمانے کے لئے نکلا ہے تاکہ یہ خود کو مانگنے سے بچا کے رکھے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر یہ ریاکاری کے لئے اور فخر کے اظہار کے لئے نکلا ہے تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

2611 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه یحب الْمُؤْمِن المحترف

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ کاریگر مؤمن کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

2612 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَمْسَى کالا من عمل یَده اَمْسَى مغفورا لَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ والأصبهانی من حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس وَتَقَدَّمَ من هٰذَا الْبَاب غیر مَا حَدِیْثٍ فِی الْمَسْاَلَة اغْنی عَن اِعَادَتهَا هُنَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص ایسی حالت میں شام کرتا ہے کہ اس نے اپنے ہاتھ کے کام سے کمائی کی ہو تو وہ ایسی حالت میں شام کرتا ہے کہ اس کی مغفرت ہو چکی ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اصبہانی نے اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اس باب میں اس سے پہلے اور روایات گزر چکی ہیں جو مانگنے کے بارے میں ہیں اور ان کو دہرانے کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

2611-المعجم الأوسط للطبرانی' باب العین' من اسمه : مقدام' حدیث: 9109' المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمه عبد الله ومما أسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما' سالم عن ابن عمر' حدیث: 12979' مسند الشهاب القضاعی' ان الله یحب المؤمن المحترف' حدیث: 995

2 - التَّرْغِيْب فِى البكور فِىْ طلب الرزق وَغَيْرِهٖ وَمَا جَاءَ فِىْ نوم الصبحة

باب: رزق کے حصول کے لئے' یا دیگر کاموں کے لئے صبح جلدی نکلنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور صبح کے وقت سوئے رہنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2613 - عَن صَخْر بن وَدَاعَة الغامدى الصَّحَابِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارك لامتى فِىْ بكورها وَكَانَ اِذا بعث سَرِيَّة اَوْ جَيْشًا بَعثهمْ من اَوَّل النَّهَار وَكَانَ صَخْر تَاجِرًا فَكَانَ يبْعَث تِجَارَته من اَوَّل النَّهَار فاثرى وَكثر مَاله

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَلَا يعرف لصخر الغامدى عَنِ النَّبِىّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غير هٰذَا الحَدِيْث

قَالَ المملى عبد الْعَظِيْمِ رَوَوْهُ كلهم عَن عمَارَة بن حَدِيْد عَن صَخْر وَعمارَة بن حَدِيْد بجلى سُئِلَ عَنْهُ اَبُوْ حَاتِم الرَّازِىّ فَقَالَ مَجْهُوْل وَسُئِلَ عَنْهُ اَبُوْ زرْعَة فَقَالَ لَا يعرف وَقَالَ اَبُوْ عمر النمرى صَخْر بن وَدَاعَة الغامدى وغامد فِى الأزد سكن الطَّائِف وَهُوَ مَعْدُوْد فِىْ اَهْلِ الْحجاز روى عَنْهُ عمَارَة بن حَدِيْد وَهُوَ مَجْهُوْل لم يرو عَنْهُ غير يعلى الطَّائِفِىْ وَلَا اعرف لصخر غير حَدِيْثٍ بورك لأمتى فِىْ بكورها وَهُوَ لفظ رَوَاهُ جمَاعَة عَنِ النَّبِىّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتهى كَلَامه

قَالَ المملى رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهُوَ كَمَا قَالَ اَبُوْ عمر قد رَوَاهُ جمَاعَة من الصَّحَابَة عَنِ النَّبِىّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُم عَلِىّ وَابْن عَبَّاس وَابْن مَسْعُوْدٍ وَابْن عمر وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَانس بن مَالك وَعبد اللّٰه بن سَلام والنواس بن سمْعَان وَعمْرَان بن حُصَيْن وَجَابِر بن عبد اللّٰه وَبَعض اسانيده جيد ونبيط بن شريط وَزَاد فِىْ حَدِيْثه يَوْم خميسها وَبُرَيْدَة وَاَوْس بن عبد اللّٰه وَعَائِشَة وَغَيْرِهِمْ من الصَّحَابَة رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُم اَجْمَعِيْنَ وَفِىْ كَثِيْرٍ مِّن اَسَانِيدهَا مقَال وَبَعضهَا حسن وَقد جمعتها فِىْ جُزْء وَبسطت الْكَلَام عَلَيْهَا

❀❀ حضرت صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ' جو صحابی رسول ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھ دے''

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹی' یا بڑی جنگی مہم روانہ کرتے تھے' تو اسے دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کیا کرتے تھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ ایک تاجر تھے' وہ اپنی تجارت کا سامان' دن کے ابتدائی حصے میں بھیجا کرتے تھے تو اس کا انہیں فائدہ ہوا اور ان کا مال زیادہ ہو گیا۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اور حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے' اس کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: ان تمام مصنفین نے یہ روایت عمارہ بن حدید کے حوالے سے حضرت صخر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور عمارہ بن حدید بجلی نامی راوی کے بارے میں ابوحاتم رازی سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ مجہول ہے' امام ابوزرعہ سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ معروف نہیں ہے' ابوعمر نمری (یعنی ابن عبدالبر اندلسی) فرماتے ہیں: حضرت صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ کا تعلق "ازد" قبیلے کی شاخ "غامد" سے تھا' انہوں نے طائف میں رہائش اختیار کی ہوئی تھی' ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے' عمارہ بن حدید نے ان سے روایات نقل کی ہیں' جو ایک مجہول راوی ہے' اور عمارہ سے یعلی طائفی کے علاوہ اور کسی نے روایات نقل نہیں کی ہیں' اور حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے علاوہ اور کسی روایت کا مجھے پتہ نہیں ہے' کہ "میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت رکھی جائے" اور یہ الفاظ' ایک جماعت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کیے ہیں ...ان کا (یعنی ابن عبدالبر کا) کلام یہاں ختم ہو گیا۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: یہ اسی طرح ہے' جس طرح ابوعمر نے بیان کیا ہے' صحابہ کرام کی ایک جماعت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ' حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ' حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے اسماء شامل ہیں' ان میں سے بعض روایت کی اسانید عمدہ ہیں' اس کے علاوہ ہبیط بن شریط سے بھی یہ روایت منقول ہے انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "جمعرات کے دن" یہ روایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ' حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور دیگر صحابہ کرام سے بھی منقول ہے' ان میں سے زیادہ کی سند کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' بعض کی اسناد حسن ہیں' میں نے یہ تمام روایات ایک جزء میں جمع کی ہیں' اور ان تمام روایات پر تفصیل سے کلام کیا ہے۔

2614 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باكروا الغدو فِیْ طلب الرزق فَإِن الغدو برکة ونجاح

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"رزق کے حصول کے لئے صبح جلدی نکلو! کیونکہ جلدی نکلنا' برکت اور کامیابی کا باعث ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2615 - وَرُوِیَ عَن عُثْمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نوم الصبحة يمْنَع الرزق

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِهِمَا واوردهما ابْن عدى فِى الْكَامِل وَهُوَ ظَاهر النكارة

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''صبح کے وقت سوئے رہنا' رزق کو روک دیتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد' امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے ابن عدی نے یہ دونوں روایات کتاب ''الکامل'' میں نقل کی ہیں' اور بظاہر یہ ''منکر'' لگتی ہیں۔

2616 - وَرُوِىَ عَن فَاطِمَة بنت مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضى اللّٰه عَنْهَا قَالَت مر بِى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مُضْطَجِعَة متصبحة فحركنى بِرجلِهِ ثُمَّ قَالَ يَا بنية قومِى اشهدى رزق رَبك وَلَا تكُونِىْ من الغافلين فَإِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يقسم أرزاق النَّاس مَا بَيْن طُلُوْع الْفجْر إِلَى طُلُوْع الشَّمْس

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے' میں اس وقت صبح کے وقت لیٹی ہوئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے حرکت دی اور پھر فرمایا: اے میری بیٹی! اٹھو اور اپنے پروردگار کے رزق کے پاس رہو اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ' کیونکہ اللہ تعالیٰ صبح صادق ہونے کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک لوگوں کا رزق تقسیم کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2617 - وَرَوَاهُ اَيْضًا عَن عَلِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على فَاطِمَة بعد اَن صلى الصُّبْح وَهِى نَائِمَة فَذكره بِمَعْنَاهُ

❀❀ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھنے کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے' وہ سوئی ہوئی تھیں ۔۔۔اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

2618 - وروى ابْن مَاجَه من حَدِيْثِ عَلِىّ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن النّوم قبل طُلُوْع الشَّمْس

❀❀ امام ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج نکلنے سے پہلے سونے سے منع کیا ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِىْ ذكر اللّٰه تَعَالٰى فِى الْاَسْوَاق ومواطن الْغَفْلَة

بازاروں میں اور غفلت کے مقامات پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے متعلق ترغیبی روایت

2619 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من دخل السُّوق

فَقَالَ لَا إِلَه إِلَّا اللّٰه وَحده لَا شريك لَهُ لَهُ الْملك وَله الْحَمد يحيى وَيُمِيت وَهُوَ حَيّ لَا يَمُوْت بِيَدِهِ الْخَيْر وَهُوَ على كل شَيْءٍ قدير كتب اللّٰه لَهُ ألف ألف حَسَنَة ومحا عَنْهُ ألف ألف سَيِّئَة وَرفع لَهُ ألف ألف دَرَجَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْمملى وَإِسْنَادُهُ مُتَّصِل حسن وَرُوَاته ثِقَات أثبات وَفِيْ أَزْهَر بن سِنَان خلاف وَقَالَ ابْن عدى أَرْجُو أَنه لَا بَأْس بِه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ مَكَان وَرفع لَهُ ألف ألف دَرَجَة وَبنى لَهُ بَيْتا فِي الْجنَّة

وَرَوَاهُ بِهذَا اللَّفْظ ابْن مَاجَه وَابْن أَبِيْ الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَصَححهُ كلهم من رِوَايَةِ عَمْرو بن دِيْنَار قهرمان آل الزبير عَن سَالم بن عبد اللّٰه عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ وَرَوَاهُ الْحَاكِم أَيْضًا من حَدِيْثِ عبد اللّٰه بن عمر مَرْفُوْعًا أَيْضًا وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد كَذَا قَالَ وَفِيْ إِسْنَادُهُ مَرْزُوق بن الْمَرْزُبَان يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اس کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے' وہ زندگی دیتا ہے' وہ موت دیتا ہے' وہ زندہ ہے' اُسے موت نہیں آئے گی' بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے' اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں نوٹ کر لیتا ہے' اور اس کے دس لاکھ گناہ مٹا دیتا ہے' اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: اس کی سند متصل ہے' اور حسن ہے' اس کے راوی ثقہ اور ثبت ہیں' البتہ ازہر بن سنان نامی کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' ابن عدی کہتے ہیں مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا' امام ترمذی نے اپنی ایک روایت میں ''دس لاکھ درجات'' کی جگہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیتا ہے''۔

ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت امام ابن ماجہ' امام ابن ابو دنیا اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے' جو عمرو بن دینار کے حوالے سے منقول ہے' جو آل زبیر کا منشی تھا' اس کے حوالے سے' سالم بن عبداللہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے منقول ہے۔

امام حاکم نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' انہوں نے یہی بات بیان کی ہے' اس کی سند میں مرزوق بن مرزبان نامی راوی ہے' جس کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

2620 - وَعَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ التقى رجلَانِ فِي السُّوق فَقَالَ أَحدهمَا لِلْآخر تعال نَسْتَغْفِر

اللّٰه فِيْ غَفْلَة النَّاس فَفعل فَمَاتَ اَحدهمَا فَلَقِيَهُ الْاٰخر فِي النّوم فَقَالَ علمت اَن اللّٰه غفر لنا عَشِيَّة التَقَيْنَا فِي السُّوق

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَغَيْرِه

❀❀ ابونعامہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ دو آدمیوں کی بازار میں ملاقات ہوئی' تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا آؤ تاکہ ہم لوگوں کی غفلت کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں' اس نے ایسا ہی کیا' تو ان دونوں میں سے ایک کا انتقال ہو گیا' وہ دوسرے شخص کے خواب میں آیا' تو اس نے بتایا: تم یہ بات جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس شام کی وجہ سے ہماری مغفرت کر دی' جب ہم بازار میں ملے تھے (اور وہاں ہم نے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی تھی)''

یہ روایت امام ابن ابو دنیا اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2621 - وَعَنْ يَحيى بن اَبِيْ كثير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لرجل لَا تَزَال مُصَليا قَائِمًا مَا ذكرت اللّٰه قَائِما اَوْ قَاعِدا اَوْ فِيْ سوقك اَوْ فِيْ ناديك

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ مُرْسلا وَفِيْه كَلَام

❀❀ یحییٰ بن ابو کثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: تم ہمیشہ نمازی اور فرمانبردار شمار ہو گے' جب تم قیام کی حالت میں' یا بیٹھ کر' بازار میں یا اپنی محفل میں' اللہ کا ذکر کرتے رہو''۔

یہ روایت امام بیہقی نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس میں کلام پایا جاتا ہے۔

2622 - وَعَنْ مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَلغنِيْ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ ذَاكر اللّٰه فِي الغافلين كالمقاتل خلف الفارين وذاكر اللّٰه فِي الغافلين كغصن اَخْضَر فِيْ شجر يَابِس

وَفِيْ رِوَايَة مثل الشَّجَرَة الخضراء فِيْ وسط الشّجر الْيَابِس وذاكر اللّٰه فِي الغافلين مثل مِصْبَاح فِيْ بَيت مظلم وذاكر اللّٰه فِي الغافلين يرِيه اللّٰه مَقْعَده من الْجَنَّة وَهُوَ حَيّ وذاكر اللّٰه فِي الغافلين يغْفر لَهُ بِعَدَد كل فصيح واعجم والفصيح بَنو آدم والأعجم الْبَهَائِم ذكره رزين وَلَمْ اره فِيْ شَيْءٍ من نسخ الْمُوَطَّا اِنَّمَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ فِي الشّعب عَن عباد بن كثير وَفِيْه خلاف عَن عبد اللّٰه بن دِيْنَار عَن عبد اللّٰه بن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكره بِنَحْوِهِ

وَرَوَاهُ اَيْضًا عَن عباد بن كثير عَن مُحَمَّد بن جحادة عَن سَلمَة بن كهيل عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَاد فِيْهِ وذاكر اللّٰه فِي الْعافلين ينظر اللّٰه اِلَيْهِ نظرة لَا يعذبه بعْدهَا اَبَدًا وذاكر اللّٰه فِي السُّوق لَهُ بِكُل شَعْرَة نور يَوْم الْقِيَامَة قَالَ الْبَيْهَقِيّ هٰكَذَا وجدته لَيْسَ بَيْن سَلمَة وَبَيْن ابْن عمر اَحَد وَهُوَ مُنْقَطع الْإِسْنَاد غير قوى

❀❀ امام مالک بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''غافل لوگوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مثال' اس شخص کی مانند ہے' جو فرار ہونے والوں کے درمیان جنگ

کر رہا ہو اور غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی مثال اس سبز ٹہنی کی مانند ہے جو کسی سوکھے درخت میں ہو"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"اس سرسبز درخت کی مانند ہے جو خشک درختوں کے درمیان ہو اور غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کی مثال تاریک گھر میں موجود چراغ کی مانند ہے اور غافل لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ زندہ ہونے کے دوران ہی جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیتا ہے اور غافل لوگوں کے درمیان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے شخص کی اللہ تعالیٰ ہر فصیح اور گونگے کی تعداد میں مغفرت کر دیتا ہے"۔

"فصیح" سے مراد بنی نوع انسان ہیں اور "گونگے" سے مراد جانور ہیں یہ بات رزین نے ذکر کی ہے میں نے یہ روایت "مؤطا" کے کسی نسخے میں نہیں دیکھی ہے امام بیہقی نے اسے "شعب الایمان" میں عباد بن کثیر کے حوالے سے نقل کیا ہے جس کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے اس کے حوالے سے عبداللہ بن دینار کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

انہوں نے اسے عباد بن کثیر کے حوالے سے محمد بن جحادہ کے حوالے سے سلمہ بن کہیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے اور اس روایت میں یہ الفاظ زائد ذکر کیے ہیں:

"غافل لوگوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے شخص کی طرف اللہ تعالیٰ ایسی نظر کرے گا کہ اس کے بعد اسے کبھی عذاب نہیں دے گا اور بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے شخص کو ہر ایک بال کے عوض میں قیامت کے دن نور نصیب ہوگا"

یہ روایت امام بیہقی نے اسی طرح نقل کیا ہے میں نے سلمہ نامی راوی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان کسی اور راوی کو نہیں پایا تو یہ سند کے اعتبار سے منقطع روایت ہے اور قوی نہیں ہے۔

2623 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاکر اللّٰه فِی الغافلین بِمَنْزِلَة الصابر فِی الفارین

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"غافل لوگوں کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والا شخص فرار ہونے والوں کے درمیان صبر کرنے والوں کی مانند ہے"۔

یہ روایت امام بزار امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2624 - وَرُوِیَ عَن عصمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْعَمَل اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ سبْحَة الحَدِیْثِ وَأبْغض الْاَعْمَال اِلَی اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ التحریف فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا سبْحَة الحَدِیْثِ قَالَ یکون الْقَوْم یتحدثون وَالرجل یسبح قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا التحریف قَالَ الْقَوْم یکونُونَ بِخَیر

فيسالهم الْجَار والصاحب فَيَقُوْلُوْنَ نَحْنُ بشر -رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل'' سبحة الحديث'' ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ عمل تحریف ہے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! سبحة الحديث سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ کچھ لوگ آپس میں بات چیت کر رہے ہوں اور ایک شخص اس وقت تسبیح پڑھ رہا ہو' ہم نے عرض کی: تحریف سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ لوگ جو اچھی حالت میں ہوں (یعنی خوشحال ہوں) اور ان کا کوئی پڑوسی' یا ساتھی ان سے کچھ مانگے' تو وہ کہیں: ہم تو بہت برے حال میں ہیں''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

4 - التَّرْغِيْب فِى الاقتصاد فِىْ طلب الرزق والاجمال فِيْهِ وَمَا جَاءَ فِىْ ذمّ الْحِرْص وَحب المَال

رزق طلب کرتے ہوئے میانہ روی اختیار کرنے اور اس میں اجمال رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات لالچ اور مال کی محبت کی مذمت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے۔

2625 - عَن عبد اللّٰه بن سرجس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السمت الْحسن والتؤدة والاقتصاد جُزْء من اَرْبَعَة وَعِشْرِيْنَ جُزْء ا من النُّبُوَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد بِنَحْوِهِ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا من خَمْسَة وَعشْرين

❀❀ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اچھے اخلاق' محبت اور میانہ روی' نبوت کے چوبیس اجزاء میں سے ایک جزء ہیں''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' امام مالک اور امام ابوداؤد نے اس کی مانند روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''پچیس اجزاء میں سے''۔

2626 - وَعَنْ جَابر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تستبطئوا الرزق فَاِنَّهُ لم يكن عبد لِيَمُوْت حَتّٰى يبلغ آخر رزق هُوَ لَهُ فاجملوا فِى الطّلب اَخذ الْحَلَال وَترك الْحَرَام

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم رزق کے حوالے سے دیر ہونے کا اندیشہ نہ رکھو کیونکہ کوئی بھی بندہ اس وقت تک انتقال نہیں کرے گا جب تک اسے آخری رزق نصیب نہیں ہوگا جو اس کے نصیب میں ہوگا تو تم رزق طلب کرتے ہوئے احتیاط کرو یعنی حلال کو حاصل کرو اور حرام کو ترک کردو"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2627 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاس اتَّقوا اللّٰه واجملوا فِي الطّلب فَإِن نفسا لن تَمُوْت حَتّٰى تستوفى رزقها وَإِن اَبْطَاَ عَنْهَا فَاتَّقُوا اللّٰه واجملوا فِي الطّلب خُذُوا مَا حل ودعوا مَا حرم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو (اور رزق) طلب کرتے ہوئے اجمال رکھو (یعنی احتیاط کرو) کیونکہ کوئی بھی شخص اس وقت تک انتقال نہیں کرے گا جب تک اسے اس کا پورا رزق نہیں مل جائے گا خواہ وہ تاخیر سے ہی ملے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور طلب میں اجمال رکھو اور وہ چیز حاصل کرو جو حلال ہو اور اس چیز کو ترک کردو جو حرام ہو"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2628 - وَعَنْ اَبِيْ حميد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجملوا فِي طلب الدُّنْيَا فَإِن كلا ميسر لما خلق لَهُ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب الثَّوَاب وَالْحَاكِم اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فَإِن كلا مبسر لما كتب لَهُ مِنْهَا - وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"دنیا طلب کرتے ہوئے احتیاط کرو کیونکہ ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان ہوتی ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہو"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے ابوشیخ بن حبان نے کتاب "الثواب" میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے البتہ ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

2628-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب البيوع' حديث: 2074سنن ابن ماجه' كتاب التجارات' باب الاقتصاد في طلب المعيشة' حديث: 2139البحر الزخار مسند البزار' حديث أبي حميد الساعدي مدني عن رسول الله صلى الله عليه حديث: 3138مسند الشهاب القضاعي' أجملوا في طلب الدنيا' حديث: 666السنن الكبرى للبيهقي' كتاب البيوع' باب الإجمال في طلب الدنيا وترك طلبها بما لا يحل' حديث: 9768

''ہر ایک کے لئے وہ چیز آسان ہوتی ہے' جو اس کے نصیب میں' رزق میں سے لکھی ہوئی ہو''

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2629 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ من عمل يقرب من الْجَنَّةِ اِلَّا قد اَمرتكُمْ بِهِ وَلَا عمل يقرب مِنَ النَّارِ اِلَّا وَقد نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَلَا يستبطئن اَحَد مِنْكُمْ رزقه فَاِن جِبْرِيْل اُلْقِي فِيْ روعي اَن اَحَدًا مِنْكُمْ لن يخرج من الدُّنْيَا حَتّٰى يستكمل رزقه فَاتَّقُوا اللّٰه اَيُّهَا النَّاس واجملوا فِي الطّلب فَاِن استبطأ اَحَد مِنْكُمْ رزقه فَلَا يَطْلُبهُ بِمَعْصِيَة اللّٰه فَاِن اللّٰه لَا ينَال فَضله بمعصيته

رَوَاهُ الْحَاكِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی عمل جنت کے قریب کر سکتا ہے' اس کے بارے میں' میں نے تمہیں ہدایت کر دی ہے' اور جو بھی عمل' جہنم کے قریب کر سکتا ہے' اس سے میں نے تم لوگوں کو منع کر دیا ہے' اگر تم میں سے کسی شخص کے رزق میں تاخیر ہو رہی ہو' تو جبریل نے مجھے یہ بتایا ہے' تم میں سے کوئی بھی شخص دنیا سے' اس وقت تک نہیں نکلے گا' جب تک وہ اپنا مکمل رزق حاصل نہیں کر لے گا' اور اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اور رزق کے حصول میں احتیاط کرو' اگر تم میں سے کسی شخص کے رزق کے آنے میں تاخیر ہو رہی ہو' تو وہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کے ہمراہ اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی معصیت کے ہمراہ اسے فضل تک نہیں پہنچائے گا (یہ اللہ تعالیٰ کی معصیت کی صورت میں آدمی کو اضافی رزق نہیں ملے گا)''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

2630 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاس اِن الْغنى لَيْسَ عَن كَثْرَة الْعرض وَلٰكِن الْغنى غنى النَّفس وَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يُؤْتِيْ عَبده مَا كتب لَهُ من الرزق فاجملوا فِي الطّلب خُذُوا مَا حل ودعوا مَا حرم

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاِسْنَادُهُ حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے لوگو! خوشحالی' مال زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی' بلکہ (اصل) خوشحالی' دل کی خوشحالی ہوتی ہے' اور اللہ تعالیٰ بندے کو وہ چیز عطا کرتا ہے' جو اس کے نصیب میں رزق لکھا ہوا ہو' تو رزق کے حصول میں احتیاط کرو' وہ چیز حاصل کرو' جو حلال ہو اور اس چیز کو ترک کر دو' جو حرام ہو''

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کی سند' اگر اللہ نے چاہا' تو حسن ہوگی۔

2631 - وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا النَّاس فَقَالَ هلموا اِلَيَّ فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ فجلسوا فَقَالَ هٰذَا رَسُول رب الْعَالمين جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام نفث فِيْ روعي اَنه لَا تَمُوْت نفس

حَتّٰى تستكمل رزقها فَاِن ابطأ عَلَيْهَا فَاتَّقُوا اللّٰه واجملوا فِى الطَّلب وَلَا يحملكم استبطاء الرزق اَن تاخذوه بِمَعْصِيَة اللّٰه فَاِن اللّٰه لَا يُنَال مَا عِنْده اِلَّا بِطَاعَتِهِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا قدامَة بن زَائِدَة بن قدامَة فَاِنَّهُ لَا يحضرنى فِيْهِ جرح وَلَا تَعْدِيل

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' آپ ﷺ نے لوگوں کو بلایا اور فرمایا: اے لوگو! میری طرف آجاؤ' لوگ آپ ﷺ کی طرف آئے اور بیٹھ گئے آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمام جہانوں کے پروردگار کا قاصد' جبریل' اس نے مجھے یہ بات بتائی ہے: کوئی بھی جان اس وقت تک نہیں مرے گی' جب تک اس کو اس کا مکمل رزق نہیں مل جائے گا' خواہ وہ تاخیر سے ہی ملے' اور تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو' اور رزق کے حصول میں احتیاط کرو' رزق کی تاخیر تمہیں اس بات کی طرف نہ لے جائے کہ تم اس رزق کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ہمراہ حاصل کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود اجر وثواب کو صرف اپنی اطاعت کی صورت میں ہی عطا فرمائے گا''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف قدامہ بن زائدہ بن قدامہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کے بارے میں کوئی بات اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

2632 - وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرزق ليطلب الْعَبْد كَمَا يَطْلُبهُ اَجله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِى صَحِيْحِهِ وَالْبَزَّار وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ اِلَّا اَنه قَالَ اِن الرزق ليطلب الْعَبْد اكثر مِمَّا يَطْلُبهُ اَجله

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''رزق آدمی کو تلاش کرتا ہے' جس طرح آدمی کی موت اُسے تلاش کرتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' امام طبرانی نے اسے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''رزق آدمی کو اس سے زیادہ طلب کرتا ہے' جتنا اس کی موت اسے تلاش کرتی ہے''۔

2633 - وَرُوِىَ عَن الْحسن بن عَلِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَر يَوْم غَزْوَة تَبُوك فَحَمدَ اللّٰه وَاثْنى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِنِّى مَا آمركُمْ اِلَّا بِمَا امركُمُ اللّٰه وَلَا انهاكم اِلَّا عَمَّا نهاكم اللّٰه عَنْهُ فاجملوا فِى الطَّلب فوالذى نفس اَبِى الْقَاسِم بِيَدِهِ اِن اَحَدُكُمْ ليطلبه رزقه كَمَا يَطْلُبهُ اَجله فَاِن تعسر عَلَيْكُمْ شَىْءٍ مِنْهُ فاطلبوه بِطَاعَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر

❀❀ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر ایک مرتبہ آپ ﷺ منبر پر چڑھے

آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! میں نے تمہیں اُنہی باتوں کا حکم دیا ہے' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے' میں نے تمہیں اُنہی باتوں سے منع کیا ہے' جن سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے' تو تم رزق کے حصول میں احتیاط کرو' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابوالقاسم کی جان ہے' آدمی کا رزق' آدمی کو اُسی طرح تلاش کرتا ہے' جس طرح اُس کی موت اسے تلاش کرتی ہے' اور اگر رزق میں سے' کوئی چیز ملنے میں تمہیں دشواری ہو رہی ہو' تو تم اسے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے ہمراہ (یعنی جائز طریقے سے) حاصل کرنے کی کوشش کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2634 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جعل رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتْلُو ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَمَنْ یتق اللّٰہ یَجْعَل لَّہٗ مخرجا وَیَرْزُقْہُ من حَیْثُ لَا یحْتَسب -الطَّلَاق- فَجعل یُرَدِّدھَا حَتّٰی نَعَست فَقَالَ یَا اَبَا ذَر لَو اَن النَّاس اَخذُوا بِھَا لکفتھم

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے گنجائش پیدا کر دیتا ہے' اور اسے وہاں سے رزق عطا فرماتا ہے' جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوتا''

آپ ﷺ مسلسل اس آیت کو دہراتے رہے یہاں تک کہ مجھے اونگھ آ گئی آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! اگر لوگ اس آیت کو اختیار کر لیں' تو یہی آیت ان کے لئے کافی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2635 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَو فر اَحَدُکُمْ من رزقہ اَدْرَکَہُ کَمَا یُدْرِکُہُ الْمَوْت

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کوئی شخص اپنے رزق سے فرار اختیار کرنا چاہے' تو یہ اس طرح اس تک پہنچ جائے گا' جس طرح اس کی موت اس تک پہنچ جائے گی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2636 - وَرُوِیَ عَن مُعَاوِیَۃ بن اَبِیْ سُفْیَان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تعجلن اِلٰی شَیْءٍ تظن اَنَّک اِن اسعجلت اِلَیْہِ اَنَّک مدرکہ اِن کَانَ لم یقدر لَک ذٰلِکَ وَلَا تستاخرن عَن شَیْءٍ

تظن انك إن استأخرت عَنْهُ آته مَدْفُوع عَنْك إِن كَانَ اللّٰهِ قدره عَلَيْك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم کسی ایسی چیز کی طرف جلدی کرنے کی ہرگز کوشش نہ کرو جس کے بارے میں تم یہ سمجھتے ہو کہ اگر تم نے اس کی جلدی کی تو تم اس تک پہنچ جاؤ گے خواہ وہ تمہارے نصیب میں نہ بھی ہو اور تم کسی ایسی چیز کے بارے ہرگز تاخیر نہ کرو جس کے بارے میں تم یہ گمان کرتے ہو کہ اگر تم نے اس سے تاخیر کی تو وہ تم سے دور ہو جائے گی خواہ اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے نصیب میں لکھا ہوا ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2637 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رأى تَمْرَة غابرة فَأَخذهَا فناولها سَائِلًا فَقَالَ أما إِنَّك لَو لم تأتها لأتتك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف ایک کھجور پڑی ہوئی دیکھی تو اسے لیا اور ایک مانگنے والے کو پکڑا دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس شخص سے) فرمایا: اگر تم اس کے پاس نہ آتے تو یہ تمہارے پاس آ جاتی''

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

2638 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خلق الله من صباح يعلم ملك من السَّمَاء وَلَا فِي الْأَرْض مَا يصنع الله فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْم وَإِن الْعَبْد لَهُ رزقه فَلَو اجْتمع عَلَيْهِ الثَّقَلَان الْجِنّ وَالْإِنْس أَن يصدوا عَنْهُ شَيْئًا من ذٰلِكَ مَا اسْتَطَاعُوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ لين وَيُشبه أَن يكون مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے جو بھی صبح پیدا کی ہے تو اس میں آسمان میں موجود اور زمین میں موجود ہر فرشتہ یہ بات جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دن میں کیا کرنا ہے؟ اور آدمی کو اس کا رزق مل کے رہے گا اگر دونوں گروہ یعنی جنات اور انسان اس کے خلاف اس بات پر اتفاق کر لیں کہ اس رزق میں سے کوئی چیز اس شخص سے روک دیں گے تو وہ ایسا نہیں کر سکیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایک کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے اور زیادہ مناسب یہ ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہو۔

2639 - وَعَنْ حَبَّة وَسَوَاء ابْنَي خَالِد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا أَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِغُمَيْم عملا يَبْنِيْ بِنَاء فَلَمَّا فرغ دَعَانَا فَقَالَ لَا تنافسا فِي الرزق مَا تهزهزت رؤوسكما فَإِن الْإِنْسَان تلده أمه أَحْمَر لَيْسَ عَلَيْهِ قشر ثُمَّ يُعْطِيهِ اللّٰه وَيَرْزقهُ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ :حضرت حبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سواء رضی اللہ عنہ' جو خالد کے صاحبزادے ہیں' یہ دونوں حضرات بیان کرتے ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی اکرم ﷺ اس وقت بذات خود کوئی کام کر کے' کوئی چیز تعمیر کر رہے تھے' جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ہمیں بلایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رزق کے حوالے سے' اس وقت تک لالچ نہ کرو' جب تک تمہارے سر ہل رہے ہیں' کیونکہ آدمی کو اس کی ماں سرخ جنم دیتی ہے' جس کے جسم پر پوری کھال بھی نہیں ہوتی' اور پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے' اور اسے رزق عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2640 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا طلعت شمس قطّ اِلَّا بعث بجنبتيها ملكان يناديان يسمعان اَهْلِ الْاَرْض اِلَّا الثقلَيْن يَا اَيهَا النَّاس هلموا اِلٰى ربكُمْ فَاِن مَا قل وَكفى خَيْرٌ مِمَّا كثر وألهى وَلَا آبت شمس قطّ اِلَّا بعث بجنبتيها ملكان يناديان يسمعان اَهْلِ الْاَرْض اِلَّا الثقلَيْن اللّٰهُمَّ اعْط منفقا خلفا وَاعْطِ ممسكا تلفا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَصَحَّحَهٗ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی سورج نکلتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ دو فرشتے بھیجتا ہے' جو دونوں بلند آواز میں پکارتے ہیں' اور اسے سب اہل زمین سنتے ہیں' صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) اسے نہیں سن پاتے ہیں' (وہ فرشتے یہ کہتے ہیں:) اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ' کیونکہ جو چیز تھوڑی ہو اور کفایت کر جائے' وہ اس چیز سے زیادہ بہتر ہے' جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔

اور جب بھی سورج غروب ہوتا ہے' تو اس کے ساتھ دو فرشتے مبعوث ہوتے ہیں' جو دونوں پکار کر کہتے ہیں' جسے تمام اہل زمین سنتے ہیں' صرف دو گروہ (یعنی انسان اور جنات) نہیں سن پاتے ہیں' (وہ فرشتے یہ کہتے ہیں:) اے اللہ! تو خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ مزید عطا فرما' اور خرچ نہ کرنے کے مال کو ضائع کر دے''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

2641 - وَعَنْ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خير الذّكر الْخَفِي وَخير الرزق مَا يَكْفِي

رَوَاهُ اَبُوْ عوَانَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''سب سے بہتر ذکر وہ ہے' جو پوشیدہ ہو' سب سے بہتر رزق وہ ہے' جو کفایت کر جائے''

یہ روایت امام ابوعوانہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

2642 - وَعَنْ عمرَان من حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من انْقَطع إِلَى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ كَفاهُ اللّٰه كل مؤونة ورزقه من حَيْثُ لَا يحْتَسب وَمَنْ انْقَطع إِلَى الدُّنْيَا وَكله اللّٰه إِلَيْهَا

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّواب وَالْبَيْهَقِيّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة الْحسن عَن عمرَان وَفِيْ إِسْنَادُهُ إِبْرَاهِيم بن الْأَشْعَث خَادِم الْفضل وَفِيْه كَلَام قريب

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص منقطع ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف چلا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر پریشانی کے حوالے سے اس کے لئے کفایت کر جاتا ہے اور اسے وہاں سے رزق عطا کرتا ہے جو اسے گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص لاتعلق ہو کر دنیا کی طرف چل جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے حوالے کر دیتا ہے"۔

یہ روایت ابوشیخ نے کتاب "الثواب" میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے اور ان دونوں نے اسے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اس کی سند میں ایک راوی عمران بن اشعث ہے جو فضل کا خادم ہے اس کے بارے میں کلام عنقریب آئے گا۔

2643 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كَانَت الدُّنْيَا همته وسدمه وَلها شخص وَإِيَّاهَا يَنْوِي جعل اللّٰه الْفقر بَيْن عَيْنَيْهِ وشتت عَلَيْهِ ضيعته وَلَمْ يَأته مِنْهَا إِلَّا مَا كتب لَهُ مِنْهَا وَمَنْ كَانَت الْآخِرَةِ همته وسدمه وَلها شخص وَإِيَّاهَا يَنْوِي جعل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ الْغنى فِيْ قلبه وَجمع عَلَيْهِ ضيعته وأتته الدُّنْيَا وَهِي صاغرة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ اخصر من هٰذَا وَيَأْتِيْ لَفْظِهِ فِي الْفَرَاغ لِلْعِبَادَةِ إِنْ شَاءَ اللّٰه

سدمه بِفَتْح السِّين وَالدَّال الْمُهْمَلَتَيْنِ أَي همه وَمَا يحرص عَلَيْهِ ويلهج بِهِ وَقَوْلُهُ شتت عَلَيْهِ ضيعته بِفَتْح الضَّاد الْمُعْجَمَة أَي فرق عَلَيْهِ حَاله وصناعته وَمَا هُوَ مهتم بِهِ وشعبه عَلَيْهِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کی توجہ کا تمام تر مرکز دنیا ہو اس کی پوری فکر دنیا کے بارے میں ہو اور اس کی نیت دنیا کے بارے میں ہو تو اللہ تعالیٰ غربت کو اس کے سامنے کر دے گا اور اس کے معاملات کو بکھیر دے گا اور دنیا اس کے پاس اُتنی ہی آئے گی جو اس کے نصیب میں لکھی گئی ہے اور جس شخص کی توجہ کا مرکز آخرت ہو اور وہ آخرت کی ہی فکر کرے اور اسی کی ہی نیت رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں خوشحالی ڈال دے گا اس کے پوشیدہ معاملات کو سمیٹ دے گا اور دنیا فرمانبردار ہو کر اس کی طرف آئے گی"

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی

''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام ترمذی نے اسے' اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ آگے چل کر' عبادت کے لئے فراغت اختیار کرنے سے متعلق باب میں آئیں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ ''سدهه'' میں 'س' پر زبر ہے' اس کے بعد 'د' ہے' اس سے مراد پوری توجہ ہے' جس چیز کے بارے میں آدمی کو لالچ ہو' جس چیز کی آدمی کو فکر ہو۔

متن کے الفاظ ''شتت عليه ضيعته'' میں 'ض' پر زبر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی حالت اور اس کے کام کو متفرق کر دے گا' ان چیزوں کو' جن کے بارے میں آدمی کو پریشانی ہوتی ہے' اور جس کے حوالے سے آدمی کام کرتا ہے۔

2644 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَسْجِد الْخيف فَحَمِدَ اللّٰه وَذكره بِمَا هُوَ اَهله ثُمَّ قَالَ من كَانَت الدُّنْيَا همه فرق اللّٰه شَمله وَجعل فقره بَيْن عَيْنَيْهِ وَلَمْ يؤته من الدُّنْيَا اِلَّا مَا كتب لَهُ-رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''مسجد خیف'' میں' ہمیں خطبہ دیتے ہوئے' اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی' جو اس کی شان کے لائق تھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کی توجہ کا مرکز صرف دنیا ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کے معاملات کو بکھیر دے گا' اور اس کی غربت کو اس کے سامنے کر دے گا' اور دنیا اس کے پاس صرف اتنی آئے گی' جو اس کے نصیب میں لکھی ہوگی''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2645 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اصبح وهمه الدُّنْيَا فَلَيْسَ من اللّٰه فِىْ شَىْءٍ وَّمن لم يهتم بِالْمُسْلِمِيْن فَلَيْسَ مِنْهُم وَمَنْ اعْطى الذلة من نَفْسه طَائِعا غير مكره فَلَيْسَ منا-رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں صبح کرے کہ اس کی توجہ کا مرکز صرف دنیا ہو' اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی کوئی توجہ نہ ہو' اور مسلمانوں کے بارے میں اسے کوئی پریشانی نہ ہو' تو ایسا شخص ان میں شمار نہیں ہوگا' اور جس شخص کو اس کے نفس کی طرف سے ذلت دی جائے اور وہ فرمانبردار ہو' زبردستی نہ ہو' تو وہ ہم میں سے نہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2646 - وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قضى الْاَمر وهم فِىْ غَفلَة قَالَ فِى الدُّنْيَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه وَهُوَ فِى الصَّحِيْحَيْنِ بِمَعْنَاهُ فِىْ آخر حَدِيْث يَاْتِىْ فِىْ آخر صفة الْجَنَّة اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''جب قیامت آئے گی اور وہ غفلت میں ہوں گے''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) یعنی وہ لوگ دنیاداری میں مشغول ہوں گے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور یہ روایت صحیحین میں ایک اور حدیث میں اسی مضمون کے ساتھ منقول ہے اور وہ روایت جنت کے صفات (سے متعلق باب) کے آخر میں آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

2647 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَة من الشَّقَاء جمود الْعين وقسوة الْقلب وَطول الأمل والحرص على الدُّنْيَا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَغَيْره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار چیزیں بدنصیبی ہیں' آنکھ کا جامد ہونا' دل کی سختی' طویل زندگی کی امید ہونا' اور دنیا کا لالچ رکھنا''

یہ روایت امام بزار اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2648 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ترْضينَ أَحَدًا بسخط اللّٰه وَلَا تحمدن أَحَدًا على فضل اللّٰه وَلَا تذمن أَحَدًا على مَا لم يؤتك اللّٰه فَإِن رزق اللّٰه لَا يَسُوقهُ إِلَيْك حرص حَرِيص وَلَا يردهُ عَنْك كَرَاهِيَة كَارِه وَإِن اللّٰه بِقسْطِهِ وعدله جعل الرّوح والفرج فِي الرِّضَا وَالْيَقِين وَجعل الْهم والحزن فِي السخط

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ہمراہ راضی ہرگز نہ کرنا' اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے حوالے سے کسی کی تعریف ہرگز نہ کرنا' اور اس چیز کے حوالے سے تم کسی کی مذمت ہرگز نہ کرنا' جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا نہیں کی ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا جو رزق ہے' اسے کسی لالچی کا لالچ' تمہارے پاس نہیں لائے گا' اور کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی اس رزق کو تم سے پھیر نہیں دے گی بیشک اللہ تعالیٰ عدل وانصاف سے کام لیتا ہے' وہ رضامندی اور یقین کے عالم میں' راحت اور کشادگی رکھتا ہے' اور ناراضگی کے عالم میں پریشانی اور غم رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2649 - وَعَنْ كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ذئبان جائعان أرسلا فِي غنم بأفسد لَهَا من حرص الْمَرْء على الْمَال والشرف لدينِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حسن

قَالَ المملی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَيَاتِیْ غير مَا حَدِيْثٍ من هٰذَا النَّوْعِ فِی الزُّهْدِ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر دو بھوکے بھیڑیوں کو بکریوں کے ریوڑ پر چھوڑ دیا جائے تو وہ ان میں اتنی خرابی پیدا نہیں کریں گے' جتنی مال اور مرتبے کی حرص' آدمی کے دین کو نقصان پہنچاتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں' یہ حدیث حسن ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: دیگر روایات عنقریب آگے آئیں گی' جو اسی قسم سے تعلق رکھتی ہیں' وہ زہد سے متعلق باب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

2650 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قلب الشَّيْخ شَاب على حب اثْنَتَيْنِ حب الْعَيْش اَوْ قَالَ طول الْحَيَاة وَحب الْمَال رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ اِلَّا اَنه قَالَ طول الْحَيَاة وَكَثْرَة الْمَال

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بوڑھے آدمی کا دل بھی' دو چیزوں کی محبت میں' ہمیشہ جوان رہتا ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) طویل زندگی کی محبت میں اور مال کی محبت میں''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے طویل زندگی اور کثرت مال کے الفاظ نقل کیے ہیں۔

2651 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اعوذ بك من علم لَا ينفع وَمَنْ قلب لَا يخشع وَمَنْ نفس لَا تشبع وَمَنْ دُعَاء لَا يسمع رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالنَّسَائِیّ وَرَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَغَيْرِهِمَا من حَدِيْثِ زيد بن اَرقم وَتَقَدَّمَ فِی الْعلم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے.

''اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں' جو نفع نہ دے' اور ایسے دل سے جو خشوع نہ رکھتا ہو' اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو' اور ایسی دعا سے' جس کو سنا نہ جائے (یعنی جو قبول نہ ہو)''

2651-صحيح مسلم' كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم يعمل' حديث: 5006سنن أبي داود' كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الوتر' باب في الاستعاذة' حديث: 1337سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب الانتفاع بالعلم والعمل به' حديث: 248السنن للنسائي' كتاب آداب القضاة' الاستعاذة من نفس لا تشبع' حديث: 5395مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الدعاء' باب جامع الدعاء' حديث: 28536السنن الكبرى للنسائي' كتاب الاستعاذة' الاستعاذة من قلب لا يخشع' حديث: 7610مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 8300مسند أبي يعلى الموصلي' شهر بن حوشب' حديث: 6403المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' طاوس' حديث: 10815

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام مسلم' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اسے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' جو اس سے پہلے علم سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

2652 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدم وادیان من مَال لابتغی اِلَيْهِمَا ثَالِثا وَلَا يمْلَا جَوف ابْن آدم اِلَّا التُّرَاب وَيَتُوْب اللّٰه على من تَابَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں' تو وہ تیسری کی خواہش کرے گا' انسان کا پیٹ صرف مٹی بھر سکتی ہے' اور جو شخص توبہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2653 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَو اَن لِابْنِ آدم وَاديا من ذهب لاَحَبَّ اَن يكون اِلَيْهِ مثله وَلَا يمْلَا عين ابْن آدم اِلَّا التُّرَاب وَيَتُوْب اللّٰه على من تَابَ-رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر آدمی کے پاس سونے کی ایک وادی ہو' تو وہ یہ خواہش کرے گا کہ اس کے پاس ایک اور بھی ہو' انسان کی آنکھ صرف مٹی بھر سکتی ہے' اور جو شخص توبہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2654 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس بن سهل بن سعد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ سَمِعت ابْن الزبير على مِنْبَر مَكَّة فِی خطبته يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس اِن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَو اَن ابْن آدم اُعطی وَاديا من ذهب اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ اُعطی ثَانِيًا اَحَبَّ اِلَيْهِ ثَالِثا وَلَا يسد جَوف ابْن آدم اِلَّا التُّرَاب وَيَتُوْب اللّٰه على من تَابَ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ عباس بن سہل بن سعد کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے مکہ کے منبر پر' حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو خطبے کے دوران' یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: اے لوگو! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر انسان کو سونے کی ایک وادی دیدی جائے' تو وہ اس کے ساتھ دوسری ملنے کی بھی خواہش کرے گا' اور اگر دوسری بھی دیدی جائے' تو وہ اس کے ساتھ تیسری بھی شامل کرنا چاہے گا' انسان کا پیٹ' صرف مٹی بند کر سکتی ہے' اور جو شخص توبہ کرے' اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2655 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقرا فِي الصَّلَاة لَو اَن لِابْنِ آدم وَاديا من ذهب لابتغى اِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ أعطى ثَانِيًا لابتغى اِلَيْهِ ثَالِثا وَلَا يمْلَا جَوف ابْن آدم اِلَّا التُّرَاب وَيَتُوْب اللّٰه على من تَابَ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر انسان کے پاس سونے کی ایک وادی ہو تو وہ اس کے ساتھ دوسری حاصل کرنا چاہے گا' اور اگر اسے دوسری دیدی جائے تو وہ اس کے ساتھ تیسری حاصل کرنا چاہے گا' انسان کا پیٹ' صرف مٹی بھر سکتی ہے' اور جو شخص توبہ کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2656 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يجاء بِابْن آدم كَاَنَّهُ بدج فَيُوْقف بَيْن يَدى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهُ اَعطيتك وخولتك وانعمت عَلَيْك فَمَا صنعت فَيَقُوْلُ يَا رب جمعته وثمرته فتركته اكثر مَا كَانَ فارجعنى آتِك بِهِ فَيَقُوْلُ اللّٰه لَهُ اَرِنِىْ مَا قدمت فَيَقُوْلُ يَا رب جمعته وثمرته فتركته اكثر مَا كَانَ فارجعنى آتِك بِهِ فَاِذَا عبد لم يقدم خيرا فيمضى بِهِ اِلَى النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ عَن اِسْمَاعِيل بن مُسْلِم الْمَكِّىّ وَهُوَ واه عَن الْحسن وَقَتَادَة عَنْهُ وَقَالَ رَوَاهُ غير وَاحِد عَن الْحسن وَلَمْ يُسْنِدُوهُ

قَوْلِهِ البدج بباء مُوَحدَة مَفْتُوحَة ثُمَّ ذال مُعْجمَة سَاكِنة ثُمَّ جِيم هُوَ ولد الضَّأْن شبه بِهِ لما يَأْتِىْ فِيْهِ من الصغار والذل والحقارة

قَالَ الْحَافِظ وَتَأْتِىْ اَحَادِيْث كَثِيْرَة فِىْ ذمّ الْحِرْص وَحب الْمَال فِى الزّهْد وَغَيْرِهِ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(قیامت کے دن) انسان کو لایا جائے گا' وہ بکری کے بچے کی مانند ہوگا' اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے لا کر کھڑا کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تمہیں عطا کیا' میں نے تمہیں دیا' میں نے نعمتیں عطا کیں' تو تم نے کیا کیا؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے اکٹھا کیا' میں نے اس سے فائدہ اٹھایا' اور پھر اس سے زیادہ کر کے چھوڑا' جو وہ تھا' تو مجھے واپس بھیج' تا کہ میں وہ تیرے پاس لے آؤں' تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم مجھے یہ دکھاؤ کہ تم نے آگے کیا بھیجا؟ تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اسے جمع کیا اس کا پھل کھایا اور پھر اسے پہلے سے زیادہ کر کے چھوڑ دیا' تو مجھے واپس بھیج تا کہ میں اس کو تیرے پاس لے آؤں' (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) جب بندہ کوئی بھلائی پیش نہیں کر سکے گا' تو اسے جہنم کی طرف لے جایا جائے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے اسماعیل بن مسلم مکی کے حوالے سے نقل کی ہے' یہ ایک ''واہی'' راوی ہے' اسے حسن اور قتادہ کے

حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: کئی حضرات نے اسے حسن بصری کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن انہوں نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

متن کے الفاظ "البذج" میں 'ب' ہے پھر 'ذ' ہے پھر 'ج' ہے' اس سے مراد بھیڑ کا بچہ ہے' اس کے ساتھ آدمی کو تشبیہ اس لئے دی گئی ہے' کیونکہ یہ چھوٹا ہوتا ہے' ذلیل اور حقیر ہوتا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: لالچ کی مذمت اور مال کی محبت کی مذمت کے بارے میں روایات' زہد سے متعلق باب میں اور دیگر ابواب میں آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

التَّرْغِيْب فِيْ طلب الْحَلَال وَالْأكل مِنْهُ

والترهيب من اكْتِسَاب الْحَرَام وَأكله ولبسه وَنَحْو ذَلِك

حلال رزق تلاش کرنے' حلال کھانے کے بارے میں ترغیبی روایات

حرام کمانے' اسے کھانے' اسے پہننے اور دوسرے طریقوں سے' اسے (استعمال کرنے) کے بارے میں ترہیبی روایات

2657 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله طيب لَا يقبل اِلَّا طيبا وَان اللّٰه اَمر الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمر بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ: يَا اَيهَا الرُّسُل كلوا من الطَّيِّبَات وَاعْمَلُوْا صَالحا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عليم -المؤمنون- وَقَالَ: يَا اَيهَا الَّذِيْنَ آمنُوْا كلوا من طَيِّبَات مَا رزقناكم -البقرة

ثُمَّ ذكر الرجل يُطِيل السّفر اَشْعَث اغبر يمد يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاء يَا رب يَا رب ومطعمه حرَام ومشربه حرَام وملبسه حرَام وغذى بالحرام فَاَنى يُسْتَجَاب لذَلِك

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے' اور وہ صرف پاکیزہ چیز کو قبول کرتا ہے' اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو وہی حکم دیا ہے' جو حکم اس نے رسولوں کو دیا ہے' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اے رسولو! پاکیزہ چیز میں سے کھاؤ' اور نیک عمل کرو' تم لوگ جو عمل کرتے ہو' میں اس کے بارے میں علم رکھنے والا ہوں"۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اے ایمان والو! ہم نے جو تمہیں رزق عطا کیا ہے' اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ"

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا' جو طویل سفر کرتا ہے' اس کے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہوتے ہیں' وہ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! حالانکہ اس کا کھانا حرام ہوتا ہے' اس

کا پینا حرام ہوتا ہے' اس کا لباس حرام ہوتا ہے' اس کی پرورش حرام کے ذریعے ہوئی ہوتی ہے' تو اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2658 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طلب الْحَلَال وَاجِب على كل مُسْلِم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَاِسْنَادُهُ حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حلال رزق تلاش کرنا' ہر مسلمان پر واجب ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اگر اللہ نے چاہا' تو اس کی سند حسن ہوگی۔

2660 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اكل طيبا وَعمل فِيْ سنة وَاَمِنَ النَّاس بوائقه دخل الْجنَّة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن هٰذَا فِيْ امتك الْيَوْم كثير قَالَ وسيكون فِيْ قُرُوْن بعدِي

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پاکیزہ چیز کھاتا ہے' اور سنت پر عمل کرتا ہے' اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھتا ہے' وہ جنت میں داخل ہوگا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس طرح کے لوگ تو آج کل آپ کی امت میں بہت زیادہ ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ میرے بعد کے زمانوں میں بھی (زیادہ ہوں گے)''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2661 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع اِذا كن فِيك عَلَيْك مَا فاتك من الدُّنْيَا حفظ اَمَانَة وَصدق حَدِيْث وَحسن خَلِيقَة وعفة فِيْ طعمة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ واسنادهما حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار چیزیں' اگر تمہارے درمیان موجود ہوں گی' تو تمہیں کچھ بھی نہ ملے' تو یہ بھی کافی ہیں' امانت کی حفاظت کرنا' سچ بات کہنا' اچھے اخلاق اور کھانے میں احتیاط (یعنی حلال رزق کھانا)''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' ان دونوں کی سند حسن ہے۔

2662 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اَيّمَا

رجل اكتسب مَالا من حَلَال فاطعم نَفْسه اَوْ كساها فَمَنْ دونه من خلق الله كَانَ لَهُ بِهِ زَكَاة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه من طَرِيق دراج عَنْ اَبِي الْهَيْثَم

❀❀ حضرت بوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حلال طریقے سے مال کما کر خود کھائے' یا اس کے ذریعے لباس پہنے' یا کسی دوسرے کو کھلائے اور لباس پہنائے' تو یہ چیز اس کے لئے پاکیزگی کا باعث ہوگی"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں دراج کے حوالے سے ابوالہیثم سے نقل کی ہے۔

2663 - وَعَنْ نصيح الْعَنسِي عَن ركب الْمصْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لمن طَابَ كَسبه وصلحت سَرِيرَته وكرمت عَلَانِيَته وعزل عَن النَّاس شَره طُوبَى لمن عمل بِعِلْمِهِ وَانْفق الْفضل من مَاله وَامْسك الْفضل من قَوْله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي حَدِيث يَأْتِي بِتَمَامِهِ فِي التَّوَاضُع اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ نصیح عنسی نے حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جس شخص کی کمائی پاکیزہ ہو' اس کا بستر درست ہو' اس کا ظاہر معزز ہو' اور وہ لوگوں کو اپنے شر سے بچا کے رکھے' اس شخص کے لئے مبارک باد ہے' جو اپنے علم کے مطابق عمل کرے' اور اپنے مال میں سے اضافی چیز کو خرچ کر دے' اور اپنے کلام میں سے' اضافی چیز سے روک کے رکھے" (یعنی غیر ضروری گفتگو نہ کرے)۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' جو آگے چل کر تواضع سے متعلق باب میں' مکمل طور پر آئے گی۔

2664 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تليت هَذِهِ الْآيَة عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيهَا النَّاس كلوا مِمَّا فِي الْاَرْض حَلَالا طيبا- الْبَقَرَة

فَقَامَ سعد بن اَبِي وَقَّاص رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه اَن يَجْعَلنِي مستجاب الدعْوَة فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سعد اطب مطعمك تكن مستجاب الدعْوَة وَالَّذِي نفس مُحَمَّد بِيَدِهِ اِن الْعَبْد ليقذف اللُّقْمَة الْحَرَام فِي جَوْفه مَا يتَقَبَّل مِنْهُ عمل اَرْبَعِينَ يَوْمًا وَاَيمَا عبد نبت لَحْمه من سحت فَالنَّار اَوْلَى بِهِ-رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

"اے لوگو! اُن چیزوں میں سے کھاؤ' جو زمین میں سے حلال اور پاکیزہ ہیں"

تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے مستجاب الدعوات بنا دے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے سعد! تم اپنا کھانا پاکیزہ رکھو' تم مستجاب الدعوات بن جاؤ گے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے' بندہ بعض اوقات اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے' اور اس کے نتیجے میں اس کے چالیس دن کے عمل قبول نہیں ہوتے' اور جس بندے کے گوشت کی نشوونما' حرام کے ذریعے ہوئی ہو' تو آگ اس کی زیادہ

مستحق ہے۔"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

2665 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فطلع علينا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْعَالِيَة فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِیْ باشد شَیْءٍ فِیْ هٰذَا الدّین والیه فَقَالَ الیه شَهَادَة اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا عَبده وَرَسُوله واشده يَا اَخا الْعَالِيَة الْاَمَانَة اِنَّهُ لَا دین لمن لَا اَمَانَة لَهُ وَلَا صَلَاة لَهُ وَلَا زَكَاة لَهُ يَا اَخا الْعَالِيَة اِنَّهُ من اَصَاب مَالا من حرَام فَلبس مِنْهُ جلبابا يَعْنِیْ قَمِيصًا لم تقبل صَلَاته حَتّٰى يلْقى ذٰلِكَ الْجلباب عَنْهُ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَكرم وَاجل يَا اَخا الْعَالِيَة من اَن يقبل عمل رجل اَوْ صَلَاته وَعَلَيْهِ جِلْبَاب من حرَام

رَوَاهُ الْبَزَّار وَفِيْه نكَارَة

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران بالائی علاقے کا رہنے والا ایک شخص ہمارے سامنے آیا' اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس دین میں سب سے زیادہ سخت اور سب سے زیادہ نرم چیز کے بارے میں بتایئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ نرم (یعنی آسان چیز) اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اور اے بالائی علاقے سے تعلق رکھنے والے فرد! سب سے زیادہ سخت چیز امانت کی ادائیگی ہے' کیونکہ اس شخص کا دین نہیں' جس کی امانت نہیں' اور اس شخص کی نماز بھی نہیں' اور اس شخص کی زکوٰۃ بھی نہیں (یعنی یہ سب قبول نہیں ہوں گے) اے بالائی علاقے سے تعلق رکھنے والے فرد! جو شخص حرام طریقے سے مال حاصل کرے اور پھر اس کے ذریعے قمیص بنا کر پہنے' تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی' جب تک وہ اپنے جسم سے اس قمیص کو اتار نہیں دیتا' اے بالائی علاقے سے تعلق رکھنے والے شخص! اللہ تعالیٰ اس بات سے زیادہ معزز اور بلند و برتر ہے کہ وہ ایسے شخص کے عمل یا نماز کو قبول کرے' جس کے جسم پر حرام سے بنائی ہوئی قمیص ہو"

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس میں "منکر" ہونا پایا جاتا ہے۔

2666 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ من اشْترى ثوبا بِعشْرَة دَرَاهِمَ وَفِيْه دِرْهَم من حرَام لم يقبل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ صَلَاة مَا دَامَ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ اَدخل أصبعيه فِیْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ قَالَ صمتا اِن لم يكن النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سمعته يَقُوْله—رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جو شخص دس درہم کے عوض میں کوئی کپڑا خریدے اور ان میں ایک درہم حرام کا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز' اس وقت تک قبول نہیں کرے گا' جب تک وہ لباس اس کے جسم پر ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی دونوں انگلیاں' اپنے دونوں کانوں میں داخل کیں' اور بولے: یہ دونوں بہرے ہو جائیں' اگر میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہو"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

2667 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اشْتری سَرِقَة وَهُوَ یعلم اَنَّهَا سَرِقَة فَقَدْ اشْترك فِیْ عارها واثمها

رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَفِیْ اِسْنَادُهُ احْتِمَال للتحسین وَیُشبه اَن یکون مَوْقُوْفًا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص چوری کی کوئی چیز خریدے اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ یہ چوری کی چیز ہے' تو وہ اس کی رسوائی اور گناہ میں حصہ دار ہو جاتا ہے۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند میں حسن ہونے کا احتمال ہے' تاہم زیادہ مناسب یہ ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہو۔

2668 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهِ لِاَن یَاْخُذ اَحَدُكُمْ حبله فَیذْهب بِهِ اِلَی الْجَبَل فیحتطب ثُمَّ یَاْتِیْ بِهِ فیحمله علی ظَهره فیاْكل خیر لَهُ من اَن یسْاَل النَّاس وَلَاَن یَاْخُذ تُرَابا فَیَجْعَلهُ فِیْ فِیْهِ خیر لَهُ من اَن یَجْعَل فِیْ فِیْهِ مَا حرم اللّٰه عَلَیْهِ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' کوئی شخص رسی لے کر پہاڑوں کی طرف جائے' اور وہاں لکڑیاں اکٹھی کر کے لائے' وہ انہیں اپنی پشت پر لاد کر لائے (اور فروخت کرے) اور پھر کھائے' تو یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگے' اور کوئی شخص مٹی لے کر اسے اپنے منہ میں ڈال لے' یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اس چیز کو اپنے منہ میں ڈالے' جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دیا ہو''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2669 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اَدّیت زَكَاة مَالك فَقَدْ قضیت مَا عَلَیْك وَمَنْ جمع مَالا حَرَامًا ثُمَّ تصدق بِهِ لم یكن لَهُ فِیْهِ اجر وَكَانَ اِصره عَلَیْهِ

رَوَاهُ ابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا وَالْحَاكِم كلهم من رِوَایَةِ دراج عَنِ ابْنِ حجیرة عَنْهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من حَدِیْثِ اَبِیْ الطُّفَیْل وَلَفْظِهِ قَالَ من كسب مَالا من حرَام فَاَعتق مِنْهُ وَوصل مِنْهُ رَحمَه كَانَ ذٰلِكَ اِصرا عَلَیْهِ

❀❀ انہی کے حوالے سے یہ بات منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دو' تو تم نے اپنے ذمہ لازم فرض کو ادا کر دیا' جو شخص حرام مال کو جمع کرتا ہے' پھر اسے صدقہ

کرتا ہے تو اسے اجر نہیں ملے گا' بلکہ یہ اس کے ذمہ گناہ ہوگا"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے' اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے دراج کے حوالے سے' ابن حجیرہ کے حوالے سے' ان سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام طبرانی نے یہ حدیث ابو طفیل سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص حرام طریقے سے مال کماتا ہے' اور اس میں سے غلام آزاد کرتا ہے' یا اس سے صلہ رحمی کرتا ہے' تو یہ چیز اس کے ذمہ گناہ ہوگی"۔

2670 - وروی اَبُوْ دَاوٗدَ فِی الْمَرَاسِیل عَنِ الْقَاسِمِ بن مخیمرة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من اکتسب مَالًا من مأثم فوصل بِہٖ رَحِمَہ اَوْ تصدق بِہٖ اَوْ انفقہُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جمع ذٰلِکَ کُلہ جَمِیْعًا فقذف بِہٖ فِیْ جَھَنَّمَ

❀❀ امام ابوداؤد نے "مراسیل" میں قاسم بن مخیمرہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص گناہ (یعنی حرام) طور پر مال کماتا ہے' اور اس کے ذریعے صلہ رحمی کرتا ہے' یا اس سے صدقہ کرتا ہے' یا اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے' تو ان سب چیزوں کو اکٹھا کر کے ان کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا"

2671 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ قسم بَیْنَکُمْ اخلاقکم کَمَا قسم بَیْنَکُمْ ارزاقکم وَاِن اللّٰہ یُعْطِی الدُّنْیَا من یحب وَمَنْ لَا یحب وَلَا یُعْطِی الدّین اِلَّا من یحب فَمَنْ اعطَاہُ اللّٰہ الدّین فَقَدْ احبہ وَلَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یسلم اَوْ لَا یسلم عبد حَتّٰی یسلم اَوْ یسلم قلبہ وَلِسَانہ وَلَا یُؤمن حَتّٰی یُؤمن جَارہ بوائقہ قَالُوْا وَمَا بوائقہ قَالَ غشمہ وظلمہ وَلَا یکْسب عبد مَالًا حَرَامًا فَیَتَصَدَّق بِہٖ فَیقبل مِنْہُ وَلَا ینْفق مِنْہُ فیبارک لَہٗ فِیْہِ وَلَا یترکہُ خلف ظَھرہ اِلَّا کَانَ زَادہ اِلَی النَّار

اِن اللّٰہ تَعَالٰی لَا یمحو السیء بالسیء وَلٰکِن یمحو السیء بالْحسنِ اِن الْخَبِیْث لَا یمحو الْخَبِیْث

رَوَاہُ اَحْمد وَغَیْرہ من طَرِیْق أبان بن اِسْحَاق عَن الصَّبَّاح بن مُحَمَّد وَقد حسنها بَعْضُھُمْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان اخلاق تقسیم کیے ہیں' جس طرح اس نے تمہارے درمیان تمہارا رزق تقسیم کیا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اسے بھی دیتا ہے' جسے وہ پسند کرتا ہے' اور اسے بھی دیتا ہے' جسے وہ پسند نہیں کرتا' لیکن وہ دین اسے دیتا ہے' جسے وہ پسند کرتا ہے' تو جسے اللہ تعالیٰ نے دین عطا کیا ہو' اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتا ہے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' آدمی اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) بندہ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا' جب تک اس کا دل اور اس کی زبان سلامت نہ ہوں' اور اس وقت تک مومن نہیں ہوتا' جب تک اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو' لوگوں نے

عرض کی لفظ ''بوالقہ'' سے مراد کیا ہے' تو آپ ﷺ نے فرمایا: زیادتی اور اس کا ظلم اور بندہ جب بھی حرام طور پر مال کمائے اور اسے صدقہ کردے' تو وہ اس کی طرف سے قبول نہیں ہوگا' اگر وہ اس میں سے صدقہ کرے' تو اس کے لئے برکت نہیں رکھی جائے گی اور اگر وہ اپنے پیچھے اس حرام مال کو چھوڑ کر جائے' تو وہ جہنم کی طرف جانے کے لئے اس کا زاد سفر ہوگا۔

بے شک اللہ تعالیٰ برائی کے ذریعے برائی کو نہیں مٹاتا' بلکہ وہ اچھائی کے ذریعے برائی کو مٹاتا ہے' کوئی خبیث چیز' خبیث چیز کو نہیں مٹاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور دیگر حضرات نے ابان بن اسحاق کے حوالے سے' صباح بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے' بعض حضرات نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2672 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِیْ على النَّاس زمَان لَا يُبَالِی الْمَرْء مَا اَخذ اَمن الْحَلَال اَم من الْحَرَام

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالنَّسَائِیّ وَزَاد رزين فِيْهِ فَاِذْ ذٰلِكَ لَا تجاب لَهُمْ دَعْوَة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جب آدمی اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے کس طریقے سے مال حاصل کیا ہے کیا حلال طریقے سے کیا ہے' یا حرام طریقے سے کیا ہے؟''

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے' رزین نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''یہ وہ وقت ہوگا' جس میں لوگوں کی دعائیں قبول نہیں ہوں گی''۔

2673 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن اَكثر مَا يدْخل النَّاس النَّار قَالَ الْفَم والفرج وَسُئِلَ عَن اَكثر مَا يدْخل النَّاس الْجَنَّة قَالَ تقوى اللّٰه وَحسن الْخلق

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: زیادہ تر لوگ کس چیز کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: منہ اور شرم گاہ کی وجہ سے' آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: زیادہ لوگ کس چیز کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی پرہیز گاری اور اچھے اخلاق کی وجہ سے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح غریب ہے۔

2674 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيوا من اللّٰه حق الْحيَاء قَالَ قُلْنَا يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنَّا لنستحيي وَالْحَمْد لله قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِن الاستحياء من اللّٰه حق الْحيَاء اَن تحفظ الرَّاْس وَمَا وعى وَتحفظ الْبَطن وَمَا حوى ولتذكر الْمَوْت والبلى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَة ترك زِينَة الدُّنْيَا فَمَنْ فعل ذٰلِكَ فَقَدْ استحيا من اللّٰه حق الْحيَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اِنَّمَا نعرفه من حَدِيْثِ ابان بن اِسْحَاق عَن الصَّبَاح بن مُحَمَّد

قَالَ الْحَافِظ ابان والصباح مُخْتَلف فِيْهِمَا وَقد ضعف الصَّبَاح بِرَفْعِهِ هَذَا الْحَدِيْث وَصَوَابه عَن ابْن مَسْعُوْدٍ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ عَائِشَة مَرْفُوْعا

قَوْله تحفظ الْبَطن وَمَا حوى يَعْنِيْ مَا وضع فِيْهِ من طَعَام وشراب حَتّٰى يَكُوْنَا من حلهما

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیاء کرو! جس طرح حیاء کرنے کا حق ہے' راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! بے شک ہم حیاء کرتے ہیں' اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیاء مراد نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ سے حیاء کرنا اور حقیقی حیاء کرنا' اس سے مراد یہ ہے کہ تم سر کی حفاظت کرو اور جو وہ محفوظ رکھتا ہے' اس کی حفاظت کرو' اور تم پیٹ کی حفاظت کرو اور جو وہ اندر چھپا لیتا ہے' اس کی حفاظت کرو' اور تم موت اور بوسیدہ ہو جانے کو یاد کرو' جو شخص آخرت کا ارادہ کرتا ہے' وہ دنیا کی زینت کو ترک کر دیتا ہے' اور جو شخص ایسا کرتا ہے' تو وہ اللہ تعالیٰ سے یوں حیاء کرتا ہے جیسے حیاء کرنے کا حق ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' ہم اس حدیث کو ابان بن اسحاق کے حوالے سے صباح بن محمد سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابان اور صباح نامی دونوں راویوں کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' صباح کو اس حوالے سے ضعیف قرار دیا گیا ہے کہ اس نے اس حدیث کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' درست یہ ہے کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے موقوف حدیث کے طور پر منقول ہے۔

امام طبرانی نے اسے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

متن کے الفاظ تحفظ الْبَطن وَمَا حوى سے مراد یہ ہے کہ آدمی پیٹ میں جو کھانا' یا پینا ڈالتا ہے' انہیں حلال ہونا چاہیے۔

2675 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تغبطن جَامع الْمَال من غير حلّه اَوْ قَالَ من غير حَقه فَاِنَّهُ اِن تصدق بِهِ لم يقبل مِنْهُ وَمَا بَقِي كَانَ زَادَه اِلَى النَّار

رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيْق خَشن واسْمه حُسَيْن بن قيس وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ المملي كَيفَ وخشن مَتْرُوك

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيْقه وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يعجبنك رحب الدراعين بِالدَّمِ وَلَا جَامع الْمَال من غير حلّه فَاِنَّهُ اِن تصدق لم يقبل مِنْهُ وَمَا بَقِي كَانَ زَادَه اِلَى النَّار

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا من حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْدٍ بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حرام طریقے سے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ناحق طور پر مال جمع کرنے والے پر' تم ہرگز رشک نہ کرنا' کیونکہ

اگر وہ اس کو صدقہ بھی کرے گا' تو وہ اس کی طرف سے قبول نہیں ہوگا' اور جو مال بچ جائے گا' وہ جہنم کی طرف جانے کے لئے اس کا زادِ سفر ہوگا''

یہ روایت امام حاکم نے حنش کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کا نام حسین بن قیس ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

املاء کروانے والے صاحب بیان کرتے ہیں: یہ کیسے صحیح ہوسکتا ہے؟ جبکہ حنش نامی راوی متروک ہے۔

امام بیہقی نے اس کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کلائیوں کا خون کے ذریعے رنگین ہونا اور ناحق طور پر مال جمع کرنا' تمہیں ہرگز اچھا نہ لگے' کیونکہ وہ شخص اگر اس مال کو صدقہ کرے گا' تو بھی وہ اس کی طرف سے قبول نہیں ہوگا' اور جو مال بچ جائے گا وہ جہنم کی طرف جانے کے لئے اس کا زادِ سفر ہوگا''

یہ روایت امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے۔

2676 - وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَزَالُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ وَعَنْ عِلْمِهِ مَاذَا عَمِلَ فِيهِ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَغَيْرُهُ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَرْزَةَ وَصَحَّحَهُ وَتَقَدَّمَ هُوَ وَغَيْرُهُ فِي الْعِلْمِ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن بندے کے پاؤں اس وقت تک نہیں ہلیں گے' جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں حساب نہیں لیا جاتا' کہ اس نے اپنی عمر کس کام میں صرف کی؟ اور اپنی جوانی کس کام میں گزاری؟ اور اپنے مال کو کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور اس کے علم کے بارے میں کہ اس نے کہاں تک اس پر عمل کیا؟''

یہ روایت امام بیہقی نے اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' امام ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا ہے' یہ حدیث اس سے پہلے گزر چکی ہے' اور اس کے علاوہ دیگر احادیث بھی علم سے متعلق باب میں گزر چکی ہیں۔

2677 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنِ اكْتَسَبَ فِيهَا مَالًا مِنْ حِلِّهِ وَأَنْفَقَهُ فِي حَقِّهِ أَثَابَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَوْرَدَهُ جَنَّتَهُ وَمَنِ اكْتَسَبَ فِيهَا مَالًا مِنْ غَيْرِ حِلِّهِ وَأَنْفَقَهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ أَحَلَّهُ اللّٰهُ دَارَ الْهَوَانِ وَرُبَّ مُتَخَوَّضٍ فِي مَالِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لَهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ اللّٰهُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنَاهُمْ سَعِيرًا الإسراء رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں. نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ دنیا سرسبز وشاداب اور میٹھی ہے' جو شخص اس میں حلال طور پر مال کو کمائے گا' اور اسے اس کے حق میں خرچ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا ثواب عطا کرے گا' اور اسے اپنی جنت میں لے جائے گا' اور جو شخص دنیا میں مال کو ناجائز طور پر کمائے گا' اور اسے ناحق طور پر خرچ کرے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے رسوائی کی جگہ پر لے جائے گا' بعض لوگ اللہ اور اس کے رسول کے مال کو حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں' اور انہیں قیامت کے دن جہنم نصیب ہوگی' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''جب بھی وہ بجھنے لگے گی' ہم ان کے لئے آگ میں اضافہ کردیں گے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2678 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا كَعْب بن عجْرَة اِنَّهُ لَا يدْخل الْجَنَّة لحم نبت من سحت

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه فِيْ حَدِيْث

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے کعب بن عجرہ! جنت میں ایسا گوشت داخل نہیں ہوگا' جس کی نشوونما حرام کے ذریعے ہوئی ہو''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2679 - وَعَنْ كَعْب بن عجْرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كَعْب بن عجْرَة اِنَّهُ لَا يدْخل الْجَنَّة لحم وَدم نبتا على سحت النَّار اَوْلى بِهِ يَا كَعْب بن عجْرَة النَّاس غاديان فغاد فِيْ فكاك نَفْسه فمعتقها وغاد موبقها

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه فِيْ حَدِيْث

وَلَفظ التِّرْمِذِيّ يَا كَعْب بن عجْرَة اِنَّهُ لَا يَرْبُو لحم نبت من سحت اِلَّا كَانَت النَّار اَوْلى بِهِ

السُّحت بِضَم السِّين وَاسْكَان الْحَاء وبضمهما اَيْضًا هُوَ الْحَرَام وَقيْلَ هُوَ الْخَبِيث من المكاسب

❀❀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

''اے کعب بن عجرہ! جنت میں ایسا گوشت اور ایسا خون داخل نہیں ہوں گے' جن کی نشوونما حرام مال سے ہوئی ہو' آگ ان کی زیادہ مستحق ہوگی' اے کعب بن عجرہ! آدمی دو حالتوں میں صبح کرتے ہیں' یا تو آدمی اپنے آپ کو چھڑوا کر اسے آزاد کروا دیتا ہے'

2678-صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس' ذكر البيان بأن الصلاة قربان للعبد يتقربون بها إلى بارئهم جل' حديث: 1743المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الفتن والملاحم' حديث: 8364جامع معمر بن راشد' باب الأمراء' حديث: 1325مسند أحمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' حديث: 14180مسند عبد بن حميد' من مسند جابر بن عبد الله' حديث: 1139المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' من اسمه عبد الله' حديث: 4584المعجم الصغير للطبراني' من اسمه عبد الله' حديث: 626المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' عكرمة عن ابن عباس' حديث: 11337شعب الإيمان للبيهقي' التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل فيما يقول الماطس في جواب التشميت' فصل ومن هذا الباب مجانبة الظلمة' حديث: 9054

یا خود ہلاکت کا شکار کروا دیتا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے امام ترمذی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

"اے کعب بن عجرہ! جس بھی گوشت کی نشوونما حرام کے ذریعے ہوئی ہو تو جہنم اس کی زیادہ مستحق ہے"۔

لفظ "السحت" میں "س" پر پیش ہے "ح" ساکن ہے اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے اس سے مراد حرام ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد خبیث (ناجائز) کمائی ہے۔

2680 - وَعَنْ اَبِیْ بکر الصدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یدْخل الْجَنَّة جَسَد غذی بِحَرَام

رَوَاہُ اَبُوْ یعلی وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْبَیْهَقِیّ وَبَعض اسانیدهم حسن

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایسا جسم جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کو حرام غذا دی گئی ہو"

یہ روایت امام ابویعلیٰ امام بزار امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان کی بعض اسانید حسن ہیں۔

التَّرْغِیْب فِی الْوَرع وَترک الشُّبُهَات وَمَا یحوك فِی الصُّدُور

پرہیزگاری کے بارے میں ترغیبی روایات اور مشتبہ چیزوں اور جو چیزیں دل میں کھٹکیں انہیں ترک کرنا

2681 - عَن النُّعْمَان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْل الْحَلَال بَیِّن وَالْحرَام بَیِّن وَبَیْنَهُمَا مُشْتَبِهَات لَا یعلمهُنَّ كَثِیْرٍ مِّن النَّاس فَمَنْ اتَّقی الشُّبُهَات اسْتَبْرَاَ لدینِهِ وَعرضه وَمَنْ وَقع فِی الشُّبُهَات وَقع فِی الْحَرَام كَالرَّاعِی یرْعَی حول الْحمی یُوشك اَن یرتع فِیْهِ اَلَا وَاِن لكل ملك حمی اَلَا وَاِن حمی اللّٰہ مَحَارمه اَلَا وَاِن فِی الْجَسَد مُضْغَة اِذا صلحت صلح الْجَسَد كُله وَاِذَا فَسدتْ فسد الْجَسَد كُله اَلَا وَهِی الْقلب

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَلَفْظِهِ الْحَلَال بَیِّن وَالْحرَام بَیِّن وَبَیْن ذَٰلِكَ اُمُور مُشْتَبِهَات لَا یدْرِی كَثِیْرٍ مِّن النَّاس اَمن الْحَلَال هِیَ اَم من الْحَرَام فَمَنْ تَركهَا اسْتَبْرَاَ لدینِهِ وَعرضه فَقَدْ سلم وَمَنْ وَاقع شَیْئًا مِنْهَا یُوشك اَن یواقع الْحَرَام كَمَا اَنه من یرْعَی حول الْحمی اَوشك اَن یواقعه اَلَا وَاِن لكل ملك حمی اَلَا وَاِن حمی اللّٰہ مَحَارمه

وَاَبُوْ دَاوُد بِاخْتِصَار وَابْن مَاجَه

وَفِیْ رِوَایَةٍ لابی دَاوُد وَالنَّسَائِیّ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْحَلَال بَیِّن وَالْحرَام بَیِّن وَبَیْنَهُمَا اُمُور مُشْتَبِهَات وساضرب لكم فِیْ ذَٰلِكَ مثلا اِن اللّٰہ حمی حمی وَاِن حمی اللّٰہ مَا حرم وَاِنَّهُ من

يرتع حول الحمى يوشك أن يخالطه وَإن من يخالط الرِّيبَة يُوشك أن يجسر

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ وَالنَّسَائِيِّ الْحَلَال بَيِّن وَالْحرَام بَيِّن وَبَيْنَهُمَا أُمُور مشتبهة فَمَنْ ترك مَا شبه عَلَيْهِ من الْإِثْم كَانَ لما استبان أترك وَمَنْ اجترأ على مَا يشك فِيْهِ من الْإِثْم اوشك أَن يواقع مَا استبان والمعاصى حمى الله وَمَنْ يرتع حول الْحمى يُوشك أَن يواقعه

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس وَلَفْظِهِ الْحَلَال بَيِّن وَالْحرَام بَيِّن وَبَيْن ذَلِكَ شُبُهَات فَمَنْ اوقع بِهن فَهُوَ قمن أَن يَأْثم وَمَنْ اجتنبهن فَهُوَ اوفر لدينِهِ كمرتع إِلَى جنب حمى وَحمى الله الْحَرَام

رتع الْحمى إِذا رعى من حوله وَطَاف بِهِ اوشك بِفَتْح الْألف والشين أَى كَاد واسرع واجترأ مَهْمُوز أَى اقدم وقمن فِيْ حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس هُوَ بِفَتْح الْقَاف وَكسر الْمِيم أَى جدير وحقيق

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''حلال واضح ہے' اور حرام واضح ہے' اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں' جن کے بارے میں بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں' تو جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچ جائے' وہ اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لیتا ہے' اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں مبتلا ہو جائے وہ حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے' جیسے چرواہا اگر چراگاہ کے اردگرد (جانوروں کو) چرا رہا ہو' تو عنقریب وہ جانور چراگاہ کے اندر داخل ہو جائیں گے' خبردار! ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہوتی ہے' اور خبردار! اللہ تعالیٰ کی مخصوص چراگاہ' اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں' خبردار! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے' اگر وہ ٹھیک رہے' تو پورا جسم ٹھیک رہتا ہے' اور جب وہ خراب ہو جائے' تو پورا جسم خراب ہو جاتا ہے' خبردار! وہ دل ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''حلال واضح ہے' اور حرام بھی واضح ہے' اور ان کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں' اور ان کے بارے میں بہت سے لوگ نہیں جانتے کہ کیا یہ حلال ہے؟ یا حرام ہے؟ جو شخص ان کو ترک کر دے گا' وہ شخص اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لے گا' اور سلامت رہے گا' اور جو شخص ان میں سے کسی میں واقع ہو جائے' تو عنقریب وہ حرام میں داخل ہو جائے گا' جیسے کوئی شخص چراگاہ کے اردگرد (جانوروں کو) چرا رہا ہو' تو عنقریب اس میں واقع بھی ہو جائے گا' خبردار! ہر بادشاہ کی ایک مخصوص چراگاہ ہے' خبردار! اللہ تعالیٰ کی چراگاہ' اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' امام ابوداؤد و امام نسائی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک حلال واضح ہے' اور حرام واضح ہے' اور ان دونوں کے درمیان کچھ امور ہیں' جو مشتبہ ہیں' میں تمہارے سامنے اس کی ایک مثال بیان کرتا ہوں' اللہ تعالیٰ نے ایک چراگاہ مقرر کی ہے' اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں' تو جو شخص چراگاہ کے اردگرد (جانوروں کو) چرا رہا ہو' عنقریب' وہ اس چراگاہ میں چلا جائے گا' اور جو شخص مشکوک چیز کے ساتھ مل جاتا ہے' وہ

عنقریب خسارے میں مبتلا ہو جاتا ہے"۔

امام بخاری اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"حلال واضح ہے' اور حرام واضح ہے' اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں' تو جو شخص اس چیز کو ترک کر دے' جو اسے مشتبہ اور گناہ لگ رہی ہو' تو وہ واضح (گناہ کو) زیادہ ترک کرنے والا ہوگا' اور جو شخص ایسی چیز کے بارے میں جرأت کا اظہار کرے جس کے بارے میں شک ہو' کہ یہ گناہ نہ ہو' تو عنقریب وہ واضح گناہ میں بھی مبتلا ہو جائے گا' گناہ' اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں' جو شخص چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے' عنقریب وہ اس کے اندر بھی چلا جاتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"حلال واضح ہے' اور حرام واضح ہے' اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں' جو شخص ان میں مبتلا ہوگا' وہ اس بات کے لائق ہے کہ وہ گناہ گار ہو جائے' اور شخص ان سے اجتناب کرے گا' وہ اپنے دین کو زیادہ بہتر طور پر محفوظ رکھے گا' جیسے چراگاہ کے پہلو میں جانور چرانے والا شخص ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ' اس کی حرام قرار دی ہوئی چیزیں ہیں"

"رتع الحمی" سے مراد یہ ہے کہ جب اس کے اردگرد چرا رہا ہو' اس کا چکر لگا رہا ہو' لفظ "اوشك" میں 'ا' پر زبر ہے' اور 'ش' پر زبر ہے' اس سے مراد' ایسا ہوگا' یا جلدی ایسا ہوگا' لفظ "اجترأ" یہ مہموز ہے' اس سے مراد آگے بڑھے گا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث میں مذکور لفظ "قمن" میں 'ق' پر زبر ہے' 'م' پر زیر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس بات کے لائق ہے' اور اس بات کا حق دار ہے۔

2682 - وَعَنْ النواس بن سمْعَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبر حسن الْخلق وَالْإِثْم مَا حاك فِي صدرك وكرهت أَن يطلع عَلَيْهِ النَّاس - رَوَاهُ مُسْلِم

حاك بالْحَاء الْمُهْملَة وَالْكَاف أَي جال وَتردد

❀❀ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"نیکی اچھے اخلاق ہیں' اور گناہ وہ ہے' جو تمہارے سینے میں کھٹکے اور تمہیں یہ برا لگے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

(روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ) "حاک" میں 'ح' ہے' اور 'ک' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جو ادھر اُدھر ہو اور تردد کا شکار ہو۔

2683 - وَعَنْ وابصة بن معبد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْت رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنا أُرِيد أَن لَا ادع شَيْئًا من الْبر وَالْإِثْم إِلَّا سَأَلت عَنْهُ فَقَالَ لي ادن يَا وابصة فدنوت مِنْهُ حَتَّى مست ركبتي ركبته فَقَالَ لي يَا وابصة أخبرك عَمَّا جِئْت تسْأَل عَنْهُ قُلْت يَا رَسُول اللّٰهِ أَخْبرنِي قَالَ جِئْت تسْأَل عَن الْبر وَالْإِثْم قلت

نَعَمْ فَجمع اَصَابِعه الثَّلاث فَجعل ينكت بهَا فِيْ صَدْرِى وَيَقُوْلُ يَا وابصة استفت قَلْبك وَالْبر مَا اطمأنت اِلَيْهِ النَّفس وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقلب وَالْاِثْم مَا حاك فِى الْقلب وَتردد فِى الصَّدْر وَاِن اَفْتَاك النَّاس وافتوك

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں ہر نیکی اور گناہ کے بارے میں' نبی اکرم ﷺ سے سوال کروں گا' آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے وابصہ! قریب ہو جاؤ' میں آپ ﷺ کے قریب ہوا' یہاں تک کہ میرا گھٹنا' آپ ﷺ کے گھٹنے سے مس ہونے لگا' آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے وابصہ! تم جن چیزوں کے بارے میں' مجھ سے دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' میں تمہیں' ان کے بارے میں بتاتا ہوں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے بتایئے! آپ ﷺ نے فرمایا: تم نیکی اور گناہ کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے آئے ہو' میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے اپنی تین انگلیاں اکٹھی کیں اور پھر ان کے ذریعے میرے سینے پر مارا اور فرمایا: اے وابصہ! تم اپنے دل سے حکم دریافت کرو' نیکی وہ ہے' جس کی طرف سے نفس مطمئن ہو' اور دل مطمئن ہو' اور گناہ وہ ہے' جو دل میں کھٹکے اور سینے میں تردد کا باعث بنے' خواہ لوگ تمہیں جو بھی جواب دیتے ہوں (یعنی مسئلہ کا جو بھی حکم بیان کرتے ہوں)''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2684 - وَعَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَة الْخُشَنِىْ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخبرنِىْ مَا يحل لى وَيحرم عَلَىّ قَالَ الْبر مَا سكنت اِلَيْهِ النَّفس وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقلب وَالْاِثْم مَا لم تسكن اِلَيْهِ النَّفس وَلَمْ يطمئن اِلَيْهِ الْقلب وَاِن اَفْتَاك الْمفْتُون

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے بتایئے کہ میرے لئے کیا چیز حلال ہے' اور مجھ پر کیا حرام ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی وہ ہے جس سے نفس سکون محسوس کرے' اور جس کی طرف سے دل مطمئن ہو' اور گناہ وہ ہے' جس کی طرف سے نفس کو سکون نہ ہو' اور دل اس کی طرف سے مطمئن نہ ہو' خواہ فتویٰ دینے والے تمہیں جو بھی فتویٰ دیں۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2685 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وجد تَمْرَة فِى الطَّرِيْق فَقَالَ لَوْلَا اَنِّىْ اَخَاف اَن تكون من الصَّدَقَة لأكلتها رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے راستے میں ایک کھجور (پڑی ہوئی) دیکھی' تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہو سکتی ہے' تو میں اسے کھا لیتا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2686 - وَعَنِ الْحسن بن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ حفظت من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دع مَا یریبك إِلٰی مَا لَا یریبك رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِنَحْوِہٖ من حَدِیْثِ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع وَزَاد فِیْہِ قِیْلَ فَمَنْ الْوَرع قَالَ الَّذِیْ یقف عِنْد الشُّبْہَة

❀❀ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات یاد ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

''تم اس چیز کو چھوڑ دو! جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہو اور اس چیز کی طرف جاؤ' جو تمہیں شک میں مبتلا نہ کرے''

یہ روایت امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' امام طبرانی نے اس کی مانند روایت حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''عرض کی گئی: پرہیزگار کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص' جو مشتبہ چیزوں سے بچ جائے''۔

2687 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَت کَانَ لابی بکر الصدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ غُلَام یخرج لَہٗ الْخراج وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ یَاْکُل من خراجه فَجَاء یَوْمًا بِشَیْءٍ فَاَکل مِنْہُ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالَ لَہُ الْغُلَام اَتَدْرِی مَا ھٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّمَا ھُوَ قَالَ کنت تکھنت لاِنْسَان فِی الْجَاھِلِیَّة وَمَا احسن الکھانة اِلَّا اَنِّیْ خدعته فلقینی فَاَعْطَانِیْ لذٰلِكَ ھٰذَا الَّذِیْ اکلت مِنْہُ فَاَدْخل اَبُوْ بَکْرٍ یَدہ فقاء کل شَیْءٍ فِیْ بَطْنه

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ

الْخراج شَیْءٌ یفرضه الْمَالِك علی عَبده یُؤَدِّیه اِلَیْہِ کل یَوْم مِمَّا یکتسبه وَبَاقِی کَسبه یَاْخُذہُ لنَفسِهِ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا' جو انہیں خراج ادا کیا کرتا تھا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی خراج کی رقم میں سے کھا پی لیا کرتے تھے' ایک دن وہ کوئی چیز لے کے آیا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے کھا لیا' اس غلام نے ان سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ کہاں سے آیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کے لئے کہانت کی تھی اور کیا عمدہ کہانت کی تھی' لیکن میں نے اسے دھوکہ دیا تھا' اب وہ مجھ سے ملا اور اس نے مجھے اس کام کا معاوضہ دیا' یہ وہ چیز تھی' جو آپ نے کھائی ہے' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ (منہ کے) اندر داخل کر کے ہر وہ چیز قے کر دی' جو اُن کے پیٹ میں موجود تھی''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

''خراج'' اس چیز کو کہتے ہیں' جو مالک اپنے غلام کے ذمہ لگاتا ہے کہ وہ روزانہ اپنی کمائی میں سے اُ۔۔ ادا کرے گا' اور باقی

کی کمائی' وہ غلام اپنی ذات کے لئے استعمال کرتا ہے۔

2688 - وَعَنْ عَطِيَّةَ بن عُرْوَةَ السَّعْدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يبلغ الْعَبْد أَن يكون من الْمُتَّقِينَ حَتّٰى يدع مَا لَا بَأْس بِهِ حذرا لما بِهِ بَأْس

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عطیہ بن عروہ سعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بندہ پرہیزگاروں کے منصب تک' اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا' جب تک وہ اس چیز کو ترک نہیں کرتا' جس میں کوئی حرج نہ ہو' تاکہ وہ اس چیز سے بچ سکے' جس میں حرج ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2689 - وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رجل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِثْم قَالَ إِذا حاك فِيْ نَفسك شَيْءٍ فَدَعْهُ قَالَ فَمَا الْإِيمَان قَالَ إِذا ساءتك سيئتك وسرتك حسنتك فَأَنت مُؤْمِن

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: گناہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی چیز تمہارے من میں کھٹکے تو اُسے چھوڑ دو! اس نے عرض کی: ایمان کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری برائی تمہیں بری لگے اور تمہاری اچھائی تمہیں خوش کرے' تو تم مومن ہو''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2690 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيْهِ اسْتَوْجَبَ الثَّوَاب واستكمل الْإِيمَان خلق يعيش بِهِ فِي النَّاس وورع يحجزه عَن محارم اللّٰه وحلم يرد بِهِ جهل الْجَاهِل - رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین باتیں جس شخص میں ہوں گی' وہ ثواب کو واجب کر دے گا' اور ایمان کو مکمل کر لے گا' اخلاق' جن کے ہمراہ' وہ لوگوں کے درمیان رہے' پرہیزگاری' جو اسے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روک کے رکھے' اور ایسی بردباری جس کے ذریعے وہ جاہل کی جہالت کا مقابلہ کرے''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

2691 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افضل الْعِبَادَة الْفِقْه وَأفضل الدّين الْوَرع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِیْ معاجیمه الثَّلاثَة وَفِیْ اِسْنَادُهُ مُحَمَّد بن اَبِیْ لیلی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے زیادہ فضیلت والی عبادت (دین کی) سمجھ بوجھ حاصل کرنا ہے' اور سب سے زیادہ فضیلت والا دینی کام پرہیزگاری ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اپنی تینوں ''معاجیم'' میں نقل کی ہے' اور اس کی سند میں ایک راوی محمد بن ابولیلیٰ ہے۔

2692 - وَعَنْ حُذَیْفَة بن الْیَمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فضل الْعلم خیر من فضل الْعِبَادَة وَخیر دینکُمُ الْوَرع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''علم کی فضیلت' عبادت کی فضیلت سے زیادہ بہتر ہے' اور تمہارے دین (یعنی دینی اعمال) میں سب سے بہتر' پرہیزگاری ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2693 - وَرُوِیَ عَنْ وَاثِلَة عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کن ورعا تکن اعبد النَّاس وَکن قنعا تکن أشکر النَّاس وَاَحَبَّ للنَّاس مَا تحب لنَفسك تکن مُؤْمِنا وَاحسن مجاورة من جاورك تکن مُسْلِما وَاَقل الضحك فَاِن کَثْرَة الضحك تمیت الْقلب رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَیْهَقِیّ فِی الزّهد الْکَبِیْر وَهُوَ عِنْد التِّرْمِذِیّ بِنَحْوِهٖ من حَدِیْثِ الْحسن عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَلَمْ یسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ نے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''تم پرہیزگار ہو جاؤ! تم سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے' تم قناعت پسند ہو جاؤ' تم سب سے زیادہ شکرگزار بن جاؤ گے' تم لوگوں کے لئے وہی چیز پسند کرو' جو اپنے لئے پسند کرتے ہو' تم مومن ہو جاؤ گے' اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا رویہ اختیار کرو' تو تم مسلمان ہو جاؤ گے' اور تھوڑا ہنسو! کیونکہ زیادہ ہنسنا' دل کو مردہ کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے ''الزہد الکبیر'' میں نقل کی ہے امام ترمذی نے اس کی مانند روایت حسن بصری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ حسن بصری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

2694 - وَرُوِیَ عَن نعیم بن همار الْغَطَفَانِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بئس الْعَبْد عبد تجبر واختال وَنسی الْکَبِیْر الْمتعال بئس الْعَبْد عبد یخْتل الدُّنْیَا بِالدِّینِ بئس الْعَبْد عبد یسْتَحل لْمَحَارِم بِالشُّبُهَاتِ بئس الْعَبْد عبد هوی یضله بئس الْعَبْد عبد رغبته تذله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من حَدِیْثِ اَسمَاء بنت عُمَیْس أطول مِنْهُ وَیَاْتِیْ لَفْظِهٖ فِی الْاَشْرَاطِ اِنْ

شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی

❀❀ حضرت نعیم بن ہمار غطفانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''وہ آدمی بُرا ہے' جو غلبہ حاصل کرتا ہے' اور تکبر کرتا ہے اور کبریائی والی بلند و برتر ذات کو بھول جاتا ہے' وہ آدمی برا ہے' جو دین کے عوض میں دنیا کو حاصل کر لیتا ہے' وہ آدمی برا ہے' جو مشتبہ چیزوں کے حوالے سے حرام چیزوں کو حلال کرتا ہے' وہ آدمی برا ہے' جس کی خواہش نفس اسے گمراہ کر دیتی ہے' اور وہ آدمی برا ہے' جس کی مرغوب چیز' اُسے ذلت کا شکار کرتی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے' اس سے زیادہ طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ' تواضع سے متعلق باب میں آگے آئیں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

7 - التَّرْغِيْب فِي السماحة فِي البيع وَالشِّرَاء وَحسن التقاضي وَالْقَضَاء

باب: خرید و فروخت کرتے ہوئے نرمی سے کام لینے کے بارے میں ترغیبی روایات نیز اچھے طریقے سے تقاضا کرنا اور ادائیگی کرنا

2695 - عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رحم اللّٰه عبدا سَمحا اِذا بَاعَ سَمحا اِذا اشْترى سَمحا اِذا اقْتضى رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غفر اللّٰه لرجل كَانَ قبلكُمْ كَانَ سهلا اِذا بَاعَ سهلا اِذا اشْترى سهلا اِذا اقْتضى

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس نرم بندے پر رحم کرے' جو کوئی چیز فروخت کرتا ہے' تو نرمی سے کرتا ہے' جب خریدتا ہے' تو نرمی سے خریدتا ہے جب تقاضا کرتا ہے (تو بھی نرمی سے کرتا ہے)''

یہ روایت امام بخاری اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے زمانے کے ایک شخص کی مغفرت کر دی' جو فروخت کرتے ہوئے نرمی کرتا تھا' خریدتے ہوئے نرمی کرتا تھا' تقاضا کرتے ہوئے نرمی کرتا تھا''۔

2696 - وَعَنْ عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدخل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رجلا كَانَ سهلا مُشْتَريا وبائعا وقاضيا ومقتضيا الْجنَّة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ لم يذكر قَاضِيا ومقتضيا

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو جنت میں داخل کر دیا' جو خرید و فروخت کرتے ہوئے' ادائیگی کرتے ہوئے اور تقاضا کرتے ہوئے نرمی کرتا تھا"

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے ادائیگی کرنے' یا تقاضا کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

2697 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَمَنْ تَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ عَلَى كُلِّ قَرِيْبٍ هَيِّنٍ سَهْلٍ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيْرِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّزَادَ لَيِّنٍ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ حِبَّانَ: اِنَّمَا تَحْرُمُ النَّارُ عَلَى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کیا میں تمہیں' اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو آگ پر حرام ہے' اور جس پر آگ حرام ہوگی ہر نرم خو نرم مزاج خوش اخلاق شخص"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "نرم"۔

اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' اور امام ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"آگ ہر نرم خو' نرم مزاج خوش اخلاق پر حرام ہے"۔

2698 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ هَيِّنًا لَيِّنًا قَرِيْبًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ مِنْ حَدِيْثِ اَنَسٍ وَلَفْظِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ قَالَ الْهَيِّنُ اللَّيِّنُ السَّهْلُ الْقَرِيْبُ

وَرَوَاهُ فِي الْاَوْسَطِ اَيْضًا وَالْكَبِيْرِ عَنْ مُعَيْقِيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرُمَتِ النَّارُ عَلَى الْهَيِّنِ اللَّيِّنِ السَّهْلِ الْقَرِيْبِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص نرم خو' نرم مزاج خوش اخلاق' اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام قرار دے دیتا ہے"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

"عرض کی گئی یا رسول اللہ! کون آگ پر حرام ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نرم خو' نرم مزاج خوش اخلاق۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم کبیر میں بھی' حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے'

''آگ کو ہر نرم خو' نرم مزاج خوش اخلاق کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے''۔

2699 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه يحب سمح البيع سمح الشِّرَاء سمح الْقَضَاء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ فروخت کرنے میں' نرمی کرنے والے' خریدنے میں نرمی کرنے والے' ادائیگی میں نرمی کرنے والے کو پسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2700 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسمح يسمح لَك

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رِجَال الصَّحِيْح اِلَّا مهْدى بن جَعْفَر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم نرمی کرو! تمہارے ساتھ نرمی کی جائے گی''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' صرف مہدی بن جعفر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

2701 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْد الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افضل الْمُؤْمِنِيْنَ رجل سمح الْبيع سمح الشِّرَاء سمح الْقَضَاء سمح الِاقْتِضَاء

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اہل ایمان میں' سب سے زیادہ فضیلت والا وہ شخص ہے' جو فروخت کرتے ہوئے' نرمی کرے' خریدتے ہوئے نرمی کرے' ادائیگی کرتے ہوئے نرمی کرے' اور تقاضا کرتے ہوئے نرمی کرے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

2702 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل رجل

2700-مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث: 2171 مسند الحارث' كتاب البيوع والاستقراض' باب اسمح يسمح لك' حديث: 1070 المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب من اسمه : محمد' حديث: 5215 المعجم الصغير للطبراني' من اسمه يحيى' حديث: 1166

الْجَنَّة بسماحته قَاضِيا ومقتضيا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات مَشْهُورُوْنَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص ادائیگی اور تقاضہ کرتے ہوئے نرمی کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگیا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں۔

2703 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ اللّٰه بِعَبْد من عباده آتَاهُ اللّٰه مَالا فَقَالَ لَهُ مَاذَا عملت فِي الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا -النِّسَاء- قَالَ يَا رب آتيتني مَالا فكنت أبايع النَّاس وَكَانَ من خلقي الْجَوَاز فَكنت أيسر على الْمُوسر وَأنظر الْمُعسر فَقَالَ اللّٰه تَعَالَى أَنا أَحَق بِذَلِكَ مِنْك تجاوزوا عَن عَبدِي فَقَالَ عقبَة بن عَامر وَأَبُو مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيّ هَكَذَا سمعناه من فِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ مُسْلِم هَكَذَا مَوْقُوْفًا على حُذَيْفَة وَمَرْفُوْعًا عَن عقبَة وَأَبِيْ مَسْعُوْدٍ وَتَقَدَّمت بَقِيَّة اَلْفَاظ هَذَا الْحَدِيْث فِيْ انظار الْمُعسر

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایا جائے گا' جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے (دنیا میں) مال عطا کیا تھا' اللہ تعالیٰ اُس سے فرمائے گا: تم نے دنیا میں کیا عمل کیا؟

(قرآن مجید میں' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) ''تو وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے''

وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے مال عطا کیا تھا' میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کرتا تھا' اور میرے معمول میں نرمی شامل تھی' میں خوشحال شخص کو آسانی فراہم کرتا تھا' اور تنگ دست کو مہلت دیتا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اس بات کا' تم سے زیادہ حق دار ہوں (پھر اس نے فرشتوں سے فرمایا:) تم میرے اس بندے سے درگزر کرو!

(یہ روایت سننے کے بعد) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: ہم نے بھی یہ روایت اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے' اسی طرح حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر' اور ''مرفوع'' روایت کے طور پر' حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس حدیث کے بقیہ الفاظ اس سے پہلے تنگ دست کو مہلت دینے کے باب میں گزر چکے ہیں۔

2704 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتقاضاه فَاَغْلَظ لَهُ فهم بِهِ اَصْحَابه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعوه فَإِن لصَاحب الْحق مقَالا ثُمَّ قَالَ اَعْطوهُ سنا مثل سنه قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا نجد اِلَّا امثل من سنه قَالَ اَعْطوهُ فَإِن خَيركُمْ اَحسنكم قَضَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ مُخْتَصرًا وَمُطَوَّلا وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (اور اپنے قرض کی واپسی) کا تقاضا کرنے لگا' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سختی کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے اس سے جھگڑا کرنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا اور فرمایا: حق دار کو بات کرنے کا بھی حق ہوتا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اس کے جانور کا ہم عمر جانور دے دو! لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمیں ایسا جانور مل رہا ہے' جو اس کے جانور سے زیادہ بہتر ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے وہی دے دو! کیونکہ تم میں سے زیادہ بہتر وہ ہے' جو زیادہ اچھے طریقے سے ادائیگی کرے"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے مختصر اور طویل روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2705 - وَعَنْ اَبِیْ رَافِع مولی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ استسلف رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بكرا فَجَاءَتْهُ اِبل من الصَّدَقَة قَالَ اَبُوْ رَافِع فَامرنِیْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن اَقْضِی الرجل بكره فَقُلْتُ لَا اَجد فِی الْاِبِل اِلَّا جملا خيارا رباعيا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْطه اِيَّاه فَاِن خِيَار النَّاس اَحْسنهم قَضَاء

رَوَاهُ مَالك وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے جوان اونٹ ادھار لیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقے کے اونٹ آئے' تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اس شخص کو جوان اونٹ ادا کردوں' میں نے عرض کی: مجھے اونٹوں میں صرف ایسا اونٹ مل رہا ہے' جو اس سے زیادہ بہتر ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کو وہی دے دو! کیونکہ لوگوں میں زیادہ اچھے وہ ہوتے ہیں' جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں"

یہ روایت امام مالک' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' یہ امام نسائی اور ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے۔

2706 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْد الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صلى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاة الْعَصْر ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا فَذكر الْحَدِيْثَ اِلٰى اَن قَالَ اَلَا وَاِن مِنْهُم حسن الْقَضَاء حسن الطّلب وَمِنْهُم سيىء الْقَضَاء حسن الطّلب فَتلك بِتِلْكَ اَلَا وَاِن مِنْهُم السيىء الْقَضَاء السيىء الطّلب اَلَا وَخَيرهمْ الْحسن الْقَضَاء الْحسن الطّلب اَلَا وشرهم سيىء الْقَضَاء سيىء الطّلب

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ فِیْ حَدِيْثٍ يَاْتِیْ فِی الْغَضَب اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات چیت کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خبردار! لوگوں میں وہ لوگ بھی ہوتے ہیں' جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں اور اچھے طریقے سے تقاضا کرتے ہیں' اور کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں

جو برے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں' اور اچھے طریقے سے تقاضا کرتے ہیں' یہ تو برابر کا حساب ہو گیا' خبردار! ان میں سے کچھ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں' جو برے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں' اور برے طریقے سے تقاضا کرتے ہیں' تو ان میں زیادہ اچھے وہ لوگ ہیں جو اچھے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں' اور اچھے طریقے سے تقاضا کرتے ہیں' اور ان میں سب سے برے وہ ہوں گے' جو برے طریقے سے ادائیگی کرتے ہیں' اور برے طریقے سے تقاضا کرتے ہیں"۔

یہ روایت امام ترمذی نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' جو آگے چل کر غضب سے متعلق باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

2707 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ استسلف النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من رجل من الْأَنْصَار أَرْبَعِينَ صَاعا فَاحْتَاجَ الْأَنْصَارِيّ فَأَتَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ نَا شَيْءٍ فَقَالَ الرجل وَأَرَادَ أَن يتَكَلَّم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تقل إِلَّا خيرا فَإِنَّهُ خير من تسلف فَأَعْطَاهُ أَرْبَعِينَ فضلا وَأَرْبَعين لسلفه فَأَعْطَاهُ ثَمَانِينَ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وروى ابْن مَاجَه عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رجل يطْلب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بدين فَتكلم بعض الْكَلَام فهم بِهِ بعض أَصْحَابه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَه إِن صَاحب الدّين لَهُ سُلْطَان على صَاحبه حَتَّى يَقْضِيه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری سے چالیس صاع ادھار لئے' اس انصاری کو ضرورت پیش ہوئی' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے پاس تو ابھی کوئی چیز نہیں آئی (جو تمہیں ادائیگی کریں) اس شخص نے کچھ کہنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم صرف بھلائی کی بات کہنا' کیونکہ یہ اس سے زیادہ بہتر ہوگا' جو تم نے ادھار دیا ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چالیس صاع اضافی دیے اور چالیس اس کا ادھار واپس کیے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی صاع دیے"۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

امام ابن ماجہ نے ان کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قرض کا تقاضا کرنے کے لئے آیا' اس نے کچھ بات کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب نے اس پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسے رہنے دو! قرض دار شخص کو اپنے مقابل فریق پر غلبہ حاصل ہوتا ہے' جب تک دوسرا فریق ادائیگی نہیں کرتا"۔

2708 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل يتقاضاه قد استلف مِنْهُ شطر وسق فَأَعْطَاهُ وسْقا فَقَالَ نصف وسق لَك وَنصف وسق من عِنْدِي ثُمَّ جَاءَ صَاحب الوسق يتقاضاه فَأَعْطَاهُ وسقين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وسق لَك ووسق من عِنْدِي

رَوَاهُ الْبَزَّار وَإِسْنَادُهُ حسن إِن شَاءَ اللّٰه

شطر وسق اَی نصف وسق والوسق بِفَتْحِ الْوَاوِ وَسُكُون السِّين الْمُهْمَلَة سِتُّوْنَ صَاعا وَقِيْلَ حمل بعير

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے تقاضا کرنے لگا نبی اکرم ﷺ نے اس سے نصف وسق (اناج) ادھار لیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اُسے ایک پورا وسق عطا کیا آپ ﷺ نے فرمایا: نصف وسق تمہارا ہے' اور نصف وسق میری طرف سے ہے' پھر ایک وسق والا شخص آیا' اور اس کا تقاضا کرنے لگا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے دو وسق دیئے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک وسق تمہارا ہے' اور ایک وسق میری طرف سے ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اور اس کی سند' اگر اللہ نے چاہا' تو اچھی ہوگی۔

''شطر وسق'' کا مطلب نصف وسق ہے' اور ''وسق'' میں 'و' پر زبر ہے 'س' ساکن ہے' اس سے مراد ساٹھ صاع ہیں' اور ایک قول کے مطابق ایک اونٹ کے وزن جتنا اناج ہے۔

2709 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من طلب حَقًّا فليطلبه فِيْ عفاف واف اَوْ غير واف

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص حق کا مطالبہ کرتا ہے' تو اسے احتیاط سے اس کا مطالبہ کرنا چاہیے' خواہ پوری ادائیگی ہو یا پوری ادائیگی نہ ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے' امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2710 - وروى ابْن مَاجَه عَن عبد اللّٰه بن ربيعَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استسلف مِنْهُ حِيْن غزا حنينا ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ الفا فَضَاهَا اِيَّاه ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارك اللّٰه لَك فِيْ اَهْلك وَمَالك اِنَّمَا جَزَاء السّلف الْوَفَاء وَالْحَمْد

❀❀ امام ابن ماجہ نے' حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ جب غزوۂ حنین میں شرکت کے لئے جانے لگے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے تیس ہزار' یا چالیس ہزار (درہم) قرض لئے' جب نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ واپس کیے تو نبی اکرم ﷺ نے اُن سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے اہل خانہ اور تمہارے مال میں' تمہارے لئے برکت رکھے' اُدھار کی جزا' یہ ہے کہ پوری ادائیگی کی جائے' اور تعریف کی جائے۔

25 - التَّرْغِيْب فِيْ اِقَالَةِ النَّادِمِ

باب: نادم شخص سے اقالہ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

2711 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَقَالَ مُسْلِما بيعَته اَقَاله اللّٰه عثرته يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح علی شَرطهمَا

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِابْنِ حبَان من اَقَال مُسْلِما عثرته اَقَاله اللّٰه عثرته یَوْم الْقِیَامَة

وَفِیْ رِوَایَةٍ لابی دَاوُد فِی الْمَرَاسِیل من اَقَال نَادِما اَقَاله اللّٰه نَفْسه یَوْم الْقِیَامَة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کے ساتھ سودے میں اقالہ کردے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی کوتاہیوں کو ختم کردے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی مسلمان کے پوشیدہ معاملات کو ظاہر کرے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے پوشیدہ معاملات کو ظاہر کرے گا''۔

امام ابوداؤد نے ''مراسیل'' میں ایک روایت نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص نادم شخص کے ساتھ اقالہ کرے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اس کی ذات کے حوالے سے' اس کے ساتھ اقالہ کرے گا''۔

2712 - وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْح رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَقَال اَخَاهُ بیعا اَقَاله اللّٰه عثرته یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص کسی سودے میں اپنے بھائی کے ساتھ اقالہ کرے' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوتاہیاں معاف کرے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

1 - التَّرْهِیب من بخس الْكَیْل وَالْوَزْن

باب: ناپ تول میں کمی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

2713 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما قدم النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَة كَانُوْا من اَخبث النَّاس كَیْلا فَانْزل اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ویل لِلْمُطَفِّفِینَ المطففین فَاَحْسنُوا الْكَیْل بَعْدَ ذٰلِك

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے' تو وہاں کے لوگ ماپنے میں سب سے زیادہ برے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''ماپ تول میں کمی کرنے والوں کے لئے بربادی ہے''۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو اس کے بعد وہ ماپنے میں سب سے بہتر ہو گئے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2714 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاصحاب الْكَيْل وَالْوَزْن اِنَّكُمْ قد وليتم امرا فِيْهِ هَلَكت الْاُمَم السالفة قبلكُمْ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من طَرِيق حُسَيْن بن قيس عَن عِكْرِمَة عَنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ كَيفَ وحسين بن قيس مَتْرُوك وَالصَّحِيْح عَنِ ابْنِ عَبَّاس مَوْقُوْف كَذَا قَالَه التِّرْمِذِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپنے اور وزن کرنے والوں سے فرمایا: تمہیں ایک ایسے معاملے کا نگران بنایا گیا ہے' جس کے حوالے سے' تم سے پہلے سابقہ امتیں ہلاکت کا شکار ہو گئی تھیں۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے حسین بن قیس کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جب کہ اس کا ایک راوی حسین بن قیس متروک ہے' صحیح یہ ہے کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ''موقوف'' روایت کے طور منقول ہے' امام ترمذی اور دیگر حضرات نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

2715 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اقبل علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا معشر الْمُهَاجِرين خمس خِصَال اِذا ابتليتم بِهن وَاَعُوْذ بِاللّٰهِ اَن تدركوهن لم تظهر الْفَاحِشَة فِيْ قوم قطّ حَتّٰى يعلنوا بهَا اِلَّا فَشَا فيهم الطَّاعُوْن والأوجاع الَّتِيْ لم تكن مَضَت فِيْ اسلافهم الَّذِيْنَ مضوا وَلَمْ ينقصوا الْمِكْيَال وَالْمِيْزَان اِلَّا اخذُوا بِالسِّنِيْنَ وَشدَّة الْمُؤْنَة وجور السُّلْطَان عَلَيْهِمْ وَلَمْ يمنعوا زَكَاة اَمْوَالهم اِلَّا منعُوا الْقطر من السَّمَاء وَلَوْلَا الْبَهَائِم لم يمطروا وَلَمْ ينقضوا عهد اللّٰه وعهد رَسُوله اِلَّا سلط اللّٰه عَلَيْهِمْ عدوا من غَيْرِهِمْ فَاخذُوا بعض مَا فِيْ اَيْديهم وَمَا لم تحكم ائمتهم بِكِتَاب اللّٰه تَعَالٰى ويتخيروا فِيْمَا انزل اللّٰه اِلَّا جعل اللّٰه باسهم بَيْنهم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِهِ من حَدِيْث بُرَيْدَة وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْط مُسْلِم وَرَوَاهُ مَالك بِنَحْوِهِ مَوْقُوْفًا على ابْن عَبَّاس وَلَفْظه قَالَ: مَا ظهر الْغلُول فِيْ قوم اِلَّا اُلْقِي اللّٰه فِيْ قُلُوْبهم الرعب وَلَا فَشَا الزِّنَا فِيْ قوم اِلَّا كثر فيهم الْمَوْت وَلَا نقص قوم الْمِكْيَال وَالْمِيْزَان اِلَّا قطع اللّٰه عَنْهُم الرزق وَلَا حكم قوم بِغَيْر حق اِلَّا فَشَا فيهم الدَّم وَلَا ختر قوم بالعهد اِلَّا سلط اللّٰه عَلَيْهِمُ الْعَدو

وَرَفعه الطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِهِ إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الختر بِالْخَاءِ الْمُعْجَمَة وَالتَّاء الْمُثَنَّاة فَوق هُوَ الْغدر وَنقض الْعَهْد والسنين جمع سنة وَهِي الْعَام المقحط الَّذِي لم تنْبت الْأَرْض فِيهِ شَيْئًا سَوَاء وَقع قطر أَو لم يَقع

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! پانچ چیزیں ہیں کہ جب تم ان میں مبتلاء ہو گئے' اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' کہ تم لوگ ان چیزوں تک پہنچو (یا ان کا زمانہ پاؤ) جب کسی قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے' یہاں تک کہ وہ اعلانیہ طور پر ایسا کرنے لگتے ہیں' تو ایسی قوم کے درمیان طاعون اور دیگر بیماریاں پھیل جاتی ہیں' جو ان سے پہلے ان کے بڑوں کے زمانے میں نہیں ہوتی تھیں' اور جو لوگ ماپنے اور وزن کرنے میں کمی کرتے ہیں' تو ان پر قحط سالی اور شدت اور حاکم وقت کا ظلم مسلط ہو جاتا ہے' اور جو لوگ زکوٰۃ کی ادائیگی میں رکاوٹ بنتے ہیں' تو ان پر بارش ہونا بند ہو جاتی ہے' اگر جانور نہ ہوتے' تو شاید ان پر سرے سے ہی بارش نہ ہوتی' اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے نام کے عہد کو توڑتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اُن پر باہر سے آنے والا دشمن مسلط کر دیتا ہے' اور وہ ان کے زیر قبضہ کچھ چیزیں حاصل کر لیتا ہے' اور جن لوگوں کے حکمران' اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہیں دیتے' اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے' اس میں آپس میں بہتر حصے کو اختیار کر لیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بزار اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم نے یہ روایت اس کی مانند حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

یہی روایت امام مالک نے اس کی مانند' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب کسی قوم میں خیانت پھیل جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں رعب ڈال دیتا ہے' اور جب کسی قوم میں زنا پھیل جاتا ہے' تو ان میں اموات کثرت سے ہونے لگتی ہیں' جب کوئی قوم ماپنے اور وزن کرنے میں کمی کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان کا رزق منقطع کر دیتا ہے' اور جب کوئی قوم ناحق طور پر فیصلہ دیتی ہے' تو ان کے درمیان خونریزی عام ہو جاتی ہے' اور جب کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر دشمن کو مسلط کر دیتا ہے''۔

امام طبرانی اور دیگر حضرات نے' اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

لفظ ''ختر'' اس سے مراد عہد شکنی کرنا اور عہد کو توڑنا ہے۔

لفظ ''السنین'' لفظ ''سنة'' کی جمع ہے' اس سے مراد قحط والا سال ہے' جس میں پیداوار نہیں ہوتی ہے' خواہ بارش ہوئی ہو' یا بارش نہ ہوئی ہو۔

2716 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الْقَتْل فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يكفر الذُّنُوب كلهَا إِلَّا الْأَمَانَة ثُمَّ قَالَ

يُؤْتَى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقَالُ اَدِّ اَمَانَتَكَ فَيَقُوْلُ اَيْ رَبِّ كَيْفَ وَقَدْ ذَهَبَتِ الدُّنْيَا قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلَى الْهَاوِيَةِ فَيَنْطَلِقُ بِهٖ اِلَى الْهَاوِيَةِ وَتُمَثَّلُ لَهٗ اَمَانَتُهٗ كَهَيْئَتِهَا يَوْمَ دَفَعَتْ اِلَيْهِ فَيَرَاهَا فَيَعْرِفُهَا فَيَهْوِيْ فِيْ اَثَرِهَا حَتّٰى يُدْرِكَهَا فَيَحْمِلُهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَتّٰى اِذَا نَظَرَ ظَنَّ اَنَّهٗ خَارِجٌ زَلَّتْ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَهُوَ يَهْوِيْ فِيْ اَثَرِهَا اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةُ اَمَانَةٌ وَالْوُضُوْءُ اَمَانَةٌ وَالْوَزْنُ اَمَانَةٌ وَالْكَيْلُ اَمَانَةٌ وَاَشْيَاءُ عَدَّهَا وَاَشَدُّ ذٰلِكَ الْوَدَائِعُ

قَالَ يَعْنِيْ زَاذَانَ فَاَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَقُلْتُ اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَذَا قَالَ كَذَا قَالَ صَدَقَ اَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ مَوْقُوْفًا وَرَوَاهُ بِمَعْنَاهُ هُوَ وَغَيْرُهٗ مَرْفُوْعًا وَالْمَوْقُوْفُ اَشْبَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لینا تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے' البتہ امانت کا معاملہ مختلف ہے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک بندے کو لایا جائے گا' اُسے اللہ کی راہ میں شہید کیا گیا ہوگا' اس سے کہا جائے گا: تم اپنی امانت کو ادا کردو! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ جبکہ دنیا تو ختم ہوچکی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو کہا جائے گا: اس کو جہنم کی طرف لے جاؤ! تو فرشتے اسے جہنم کی طرف لے کے جائیں گے' اسی دوران اس کی امانت اس کے سامنے' اس دن کی شکل میں آجائے گی' جیسے اُس دن تھی' جب دوسرے شخص نے اس کے پاس رکھوائی تھی' وہ شخص اسے دیکھے تو اسے پہچان لے گا' تو وہ اس کے پیچھے پیچھے جائے گا' یہاں تک کہ اس تک پہنچ جائے گا' پھر وہ اس امانت کو اپنے کندھوں پر رکھے گا' اور پھر اس بات کا جائزہ لے گا' تو یہ گمان کرے گا' یہ نکلنے والی ہے' تو وہ امانت اس کے کندھوں سے پھسل جائے گی' پھر وہ ہمیشہ' ہمیشہ اس کے پیچھے بھاگتا رہے گا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز ایک امانت ہے' وضو ایک امانت ہے' وزن کرنا ایک امانت ہے' ماپنا ایک امانت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد چیزیں گنوائیں' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کے بارے میں زیادہ شدت کی جو ودیعت (کے طور پر کسی کے پاس رکھوائی جاتی) ہیں۔

مصنف فرماتے ہیں' زاذان بیان کرتے ہیں: میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے کہا: کیا آپ نے یہ بات دیکھی ہے؟ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے' انہوں نے یہ یہ بات بیان کی ہے' تو حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے' کیا تم نے اللہ تعالیٰ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا:

''بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو یہ حکم دیتا ہے' کہ تم امانتیں اُن کے اہل افراد کے حوالے کرو''

یہ روایت امام بیہقی رحمہ اللہ نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اسی مضمون کی ایک روایت ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' تاہم اس کا ''موقوف'' ہونا' زیادہ موزوں ہے۔

التَّرْهِيب من الْغِشّ وَالتَّرْغِيب فِي النَّصِيحَة فِي البيع وَغَيْرِه

باب: ملاوٹ کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات
نیز سودا کرنے اور دیگر امور میں' خیر خواہی کے بارے میں ترغیبی روایات

2717 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حمل علينا السِّلَاح فَلَيْسَ منا وَمَنْ غَشنَا فَلَيْسَ منا۔ رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا' وہ ہم میں سے نہیں' اور جس نے ملاوٹ کی' وہ ہم میں سے نہیں''
یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2718 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على صبرَة طَعَام فَاَدخل يَده فِيْهَا فنالت اَصَابِعه بللا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحب الطَّعَام قَالَ اَصَابَته السَّمَاء يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفلا جعلته فَوق الطَّعَام حَتّٰى يرَاهُ النَّاس من غَشنَا فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَعِنْده من غش فَلَيْسَ منا

وَاَبُوْ دَاوُد وَلَفْظه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر بِرَجُل يَبِيع طَعَاما فَسَاَلَهُ كَيفَ تبيع فَاَخْبرهُ فَاَوحى اللّٰه اِلَيْهِ اَن اَدخل يدك فِيْهِ فَاِذَا هُوَ مبلول فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من غش

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اناج کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کو تر اناج محسوس ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اناج والے شخص! یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اس میں بارش پڑ گئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے (یعنی گیلے اناج کو) اناج کے اوپر کیوں نہیں رکھا؟ تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے' جو شخص ہمارے ساتھ دھوکہ کرے' وہ ہم میں سے نہیں''۔
یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''جو شخص دھوکہ دے (یا ملاوٹ کرے) وہ ہم میں سے نہیں''
یہ روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو اناج فروخت کر رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا تم سے کیسے فروخت کر رہے ہو؟ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا' تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ وحی کی کہ آپ اپنے ہاتھ اس میں داخل کریں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ہاتھ داخل کیا) تو وہ اناج تر تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں' جو دھوکہ کرے (یا ملاوٹ کرے)''۔

2719 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مر رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَقد حسه صَاحبه فَأَدْخل يَده فِيْهِ فَإِذَا طَعَام رَدِیء فَقَالَ بِعْ هٰذَا على حِدة وَهٰذَا على حِدة فَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد بِنَحْوِهٖ عَن مَكْحُوْل مُرْسلا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک اناج کے پاس سے گزرے جسے اس کے مالک نے سجا کے رکھا ہوا تھا' نبی اکرم ﷺ نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کیا' تو اس میں ردی اناج بھی تھا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے (یعنی ردی کو) الگ سے فروخت کرو' اور اسے (یعنی اچھے کو) الگ سے فروخت کرو' جو شخص ہمیں دھوکہ دے' وہ ہم میں سے نہیں''۔

یہ روایت امام احمدؒ' امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد نے اس کی مانند روایت مکحول کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2720 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السُّوق فَرَاى طَعَاما مصبرا فَاَدْخل يَده فَاَخْرج طَعَاما رطبا قد اَصَابَته السَّمَاء فَقَالَ لصَاحِبهَا مَا حملك على هٰذَا قَالَ وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ اِنَّهُ لطعام وَاحِد قَالَ اَفلا عزلت الرطب على حِدته واليابس على حِدته فتبايعون مَا تَعْرِفُوْنَ من غَشَّنَا فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس بازار میں تشریف لائے' آپ ﷺ نے اناج کا ایک ڈھیر دیکھا' آپ ﷺ نے اس میں اپنا دست مبارک داخل کیا اور اس میں سے تر اناج نکالا' جس کو بارش لگی ہوئی تھی' آپ ﷺ نے اس اناج کے مالک سے فرمایا: تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ اس نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' یہ ایک ہی اناج ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے تر اناج کو الگ کیوں نہیں رکھا؟ اور خشک کو الگ کیوں نہیں رکھا؟ تاکہ لوگوں کو جو چیز نظر آتی' وہ اس کا سودا کر لیتے' جو شخص ہمارے ساتھ دھوکہ کرے' وہ ہم میں سے نہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2721 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غَشَّنَا فَلَيْسَ منا وَالْمَكْر وَالْخداع فِی النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَالصَّغِير بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ

وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِیْ مراسيله عَن الْحسن مُرْسلا مُخْتَصرًا قَالَ الْمَكْر والخديعة والخيانة فِی النَّار

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ہمارے ساتھ دھوکہ کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے' مکر اور فریب جہنم میں ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی

ہے' یہ روایت امام ابوداؤد نے اپنی "مراسیل" میں حسن بصری کے حوالے سے مرسل اور مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

"مکر' فریب اور خیانت' جہنم میں ہوں گے"۔

2722 - وَعَنْ قيس بن اَبِىْ غرزة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُل يَبِيع طَعَاما فَقَالَ يَا صَاحِب الطَّعَام اَسفَل هٰذَا مثل اَعْلَاهُ فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من غش الْمُسْلِمِيْن فَلَيْسَ مِنْهُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا' جو اناج فروخت کر رہا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اناج فروخت کرنے والے! کیا اس کا نیچے والا حصہ' اس کے اوپر والے حصے کی مانند ہے' اس نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کو دھوکہ دے' وہ ان میں سے نہیں ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

2723 - وَعَنْ صَفْوَان بن سليم اَن اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مر بِنَاحِيَة الْحرَّة فَاِذَا اِنْسَان يحمل لَبَنًا يَبِيعهُ فَنظر اِلَيْهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاِذَا هُوَ قد خلطه بِالْمَاءِ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَيفَ بك اِذْ قِيْلَ لَك يَوْم الْقِيَامَة خلص المَاء من اللَّبن

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ والأصبهانى مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پتھریلے علاقے کے ایک کنارے کی طرف سے گزرے تو وہاں ایک شخص نے دودھ اٹھایا ہوا تھا اور اسے فروخت کر رہا تھا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا کہ اس نے دودھ میں پانی ملایا ہوا ہے' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا بنے گا؟ جب قیامت کے دن تم سے کہا جائے گا کہ دودھ میں سے پانی الگ کرو"

یہ روایت امام بیہقی نے اور اصبہانی نے "موقوف" روایت کے طور پر' ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2724 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن رجلا كَانَ يَبِيع الْخمر فِيْ سفينة لَهُ وَمَعَهُ قرد فِي السَّفِيْنَة وَكَانَ يشوب الْخمر بِالْمَاءِ فَاخذ القرد الْكِيس فَصَعدَ الدرْوَة وَفتح الْكِيس فَجعل يَاْخُذ دِيْنَارًا فيلقيه فِي السَّفِيْنَة ودينارا فِي الْبَحْر حَتّٰى جعله نِصْفَيْنِ

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ اَيْضًا وَلَا أَعْلَمُ فِيْ رُوَاته مجروحا وَرُوِيَ عَن الْحسن مُرْسلا

وَفِيْ رِوَايَة للبيهقى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تشوبوا اللَّبن للْبيع ثُمَّ ذكر حَدِيْثٍ

الْمحفلة ثُمَّ قَالَ مَوْصُوْلًا بِالْحَدِیْثِ اَلَا وَاِن رجلا مِمَّن کَانَ قبلکُمْ جلب خمرًا اِلٰی قَرْیَة فشابها بِالْمَاءِ فاضعف اضعافا فَاشْترى قردا فَرکب الْبَحْر حَتّٰی اِذا لجج فِیْهِ الهم اللّٰه القرد صرة الدَّنَانِیر فَاخذهَا فَصَعدَ الدقل فَفتح الصرة وصاحبها ینظر اِلَیْهِ فَاخذ دِیْنَارًا فَرمی بِهٖ فِی الْبَحْر ودینارا فِی السَّفِینَة حَتّٰی قسمهَا نِصْفَیْنِ

وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن رجلا کَانَ فِیْمَنْ کَانَ قبلکُمْ حمل خمرًا ثُمَّ جعل فِیْ کل زق نصفا مَاء ثُمَّ بَاعه فَلَمَّا جمع الثّمن جَاءَ ثَعْلَب فَاخذ الْکیس وَصعد الدقل فَجعل یَاْخُذ دِیْنَارًا فَیَرْمِی بِهٖ فِی السَّفِینَة وَیَاْخُذ دِیْنَارًا فَیَرْمِی بِهٖ فِی المَاء حَتّٰی فرغ مَا فِی الْکیس

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی کشتی میں شراب فروخت کر رہا تھا' اس کے ساتھ ایک بندر بھی تھا' وہ شخص شراب میں پانی ملا دیتا تھا' اس بندر نے تھیلی پکڑی اور کشتی کے اوپری حصے پر چڑھ گیا' اس نے تھیلی کو کھولا اور اس میں سے دینار نکال کر ایک دینار کشتی میں پھینکتا' اور ایک دینار سمندر میں پھینکتا' یہاں تک کہ اس نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا"

یہ روایت امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' اور میرے علم کے مطابق اس کے راویوں میں کوئی مجروح راوی نہیں ہے' یہ روایت حسن بصری کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

امام بیہقی کی ایک روایت میں' یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فروخت کرنے کے لئے دودھ میں پانی نہ ملاؤ"۔

اس کے بعد مصنف نے "محفلہ" والی حدیث ذکر کی ہے' پھر اس حدیث کے ساتھ ہی یہ بات نقل کی ہے:

"خبردار! تم سے پہلے زمانے میں' ایک شخص تھا' جو شراب لے کر ایک بستی کی طرف جا رہا تھا' اس نے اس شراب میں پانی ملا دیا اور اسے کئی گنا کر لیا' پھر اس نے ایک بندر خریدا' اور سمندری سفر پر روانہ ہوا' یہاں تک کہ جب وہ سمندر کے درمیان میں پہنچا' تو اللہ تعالیٰ نے بندر کے دل میں یہ بات ڈالی' اس نے دیناروں کی تھیلی پکڑی' بادبان پر چڑھ گیا' اس نے تھیلی کھولی' اس کا مالک اس کی طرف دیکھ رہا تھا' اس نے ایک دینار لیا اور اسے سمندر میں پھینک دیا اور ایک دینار لیا اور اسے کشتی میں پھینک دیا' یہاں تک کہ اس نے تمام دینار دو حصوں میں تقسیم کر دیے"۔

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا' جو شراب لے کے کہیں گیا' پھر اس نے ہر ایک مشکیزے میں نصف پانی ملا دیا' پھر اسے فروخت کر دیا' جب قیمت اکٹھی ہو گئی' تو ایک لومڑی آئی اس نے تھیلی کو لیا اور بادبان پر چڑھ گئی' وہ ایک دینار لیتی تھی اور اسے کشتی میں پھینک دیتی تھی' اور ایک دینار لے کر اسے پانی میں پھینک دیتی تھی' یہاں تک کہ تھیلی میں جو کچھ موجود تھا' وہ ختم ہو گیا۔

2725 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من غَشَّنَا فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

قَالَ المملى عبد الْعَظِيْمِ قد رُوِىَ هٰذَا الْمَتْن عَن جمَاعَة من الصَّحَابَة مِنْهُم عبد الله بن عَبَّاس وَانس بن مَالك والبراء بن عَازِب وَحُذَيْفَة بن الْيَمَان وَابُوْ مُوسَى الْاَشْعَرِىّ وَابُوْ بردة بن نيار وَغَيْرِهِمْ وَتَقَدَّمَ من حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْدٍ وَابْن عمر وَابِىْ هُرَيْرَةَ وَقيس بن اَبِىْ غرزة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا' وہ ہم میں سے نہیں''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: یہ متن صحابہ کرام کی ایک جماعت کے حوالے سے روایت کیا گیا ہے' جن میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات شامل ہیں' اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت قیس بن ابوغرزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حدیث گزر چکی ہے۔

2726 - وَعَنْ اَبِىْ سِبَاعٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِشْتَرَيْتُ نَاقَةً مِنْ دَارِ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ فَلَمَّا خَرَجْتُ بِهَا أَدْرَكَنِىْ يَجُرُّ اِزَارَهُ فَقَالَ اِشْتَرَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَبَيَّنَ لَكَ مَا فِيْهَا قُلْتُ وَمَا فِيْهَا قَالَ اِنَّهَا لَسَمِيْنَةٌ ظَاهِرَةُ الصِّحَّةِ قَالَ اَرَدْتَّ بِهَا سَفَرًا اَوْ اَرَدْتَّ بِهَا لَحْمًا قُلْتُ اَرَدْتُّ بِهَا الْحَجَّ قَالَ فَارْتَجَعَهَا فَقَالَ صَاحِبُهَا مَا اَرَدْتَّ اِلٰى هٰذَا أَصْلَحَكَ اللّٰهُ تَفْسُدُ عَلَىَّ قَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَبِيْعُ شَيْئًا اِلَّا بَيَّنَ مَا فِيْهِ وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ عَلِمَ ذٰلِكَ اِلَّا بَيَّنَهُ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِىّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاخْتِصَار الْقِصَّةِ اِلَّا انه قَالَ عَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من بَاعَ عَيْبا لم يُبينهُ لم يزل فِىْ مقت اللّٰهِ وَلَمْ تزل الْمَلَائِكَة تلعنه

وَرُوِىَ هٰذَا الْمَتْن اَيْضًا من حَدِيْثِ اَبِىْ مُوْسَى

❀❀ ابوسباع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے محلے سے ایک اونٹنی خریدی' جب میں وہاں سے نکلنے لگا' تو وہ اپنے تہبند کو گھسیٹتے ہوئے مجھ تک آئے اور بولے: کیا تم نے اسے خرید لیا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: اس نے تمہارے سامنے یہ بات بیان کی ہے؟ کہ اس میں کیا عیب ہے؟ میں نے دریافت کیا: اس میں کیا عیب ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ موٹی ہے' اور بظاہر صحت مند ہے' انہوں نے دریافت کیا: تم اس پر سفر کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟ اس کا گوشت

حاصل کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی: میں تو اس پر حج کے لئے جانا چاہتا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: تم یہ سودا واپس کر دو' پھر انہوں نے اونٹنی کے مالک سے کہا: تم نے کیا ارادہ کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ تمہیں ٹھیک کرے' کیا تم مجھے خراب کرنا چاہتے تھے؟ پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کوئی بھی چیز فروخت کرتے ہوئے' اس میں موجود عیب کو بیان نہ کرے' اور جس شخص کو اس عیب کا علم ہو' اس کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ (اسی طرح فروخت کر دے' وہ) اس کے عیب کو بیان کرے گا''

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے واقع کے اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے' تاہم انہوں نے اسے حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے' یہ بات بیان کی ہے' وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص عیب والی کوئی چیز فروخت کرے' اور اس کے عیب کو بیان نہ کرے' تو وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا' اور فرشتے اس پر مسلسل لعنت کرتے رہیں گے''

یہ متن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کیا گیا ہے۔

2727 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم وَلَا يحل لمُسْلِم إِذا بَاعَ من اَخِيْه بيعا فِيْهِ عيب اَن لَا يُبينهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا وَهُوَ عِنْد الْبُخَارِيّ مَوْقُوْف على عقبَة لم يرفعهُ

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان' مسلمان کا بھائی ہوتا ہے' کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کو کوئی چیز فروخت کرے' اور اس چیز میں عیب موجود ہو' تو وہ اس عیب کو بیان نہ کرے''

یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں' امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام بخاری نے اسے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

2728 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ بَعْضُهُمْ لِبَعض نصحة وادون وَإِن بَعدت مَنَازِلهمْ وابدانهم والفجرة بَعْضُهُمْ لِبَعض غششة متخاونون وَإِن اقْتَرَبت مَنَازِلهمْ وابدانهم

رَوَاهُ ابْو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب التوبيخ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوتے ہیں' ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں' اگرچہ ان کے علاقے' ایک دوسرے سے دور ہوں' اور ان کے جسم ایک دوسرے سے الگ ہوں' جبکہ فاجر لوگ' ایک دوسرے کو دھوکہ دیتے ہیں' ایک دوسرے کے ساتھ خیانت کرتے ہیں' خواہ ان کے گھر ایک دوسرے کے قریب ہوں اور ان کے جسم ایک دوسرے کے قریب ہوں''

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب ''التوبیخ'' میں نقل کی ہے۔

2729 - وَعَنْ تَمِيم الدَّارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الدين النَّصِيحَة قُلْنَا لمن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ للّٰه ولكتابه وَلِرَسُوْلِه ولائمة الْمُسْلِمِيْن وعامتهم

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَعِنْده:اِنَّمَا الدين النَّصِيحَة

وَاَبُوْ دَاوُد وَعِنْده قَالَ: اِن الدين النَّصِيحَة اِن الدين النَّصِيحَة اِن الدين النَّصِيحَة-الحَدِيْث

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من حَدِيْث اَبِيْ هُرَيْرَةَ بالتكرار اَيْضًا وَحسنه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَط من حَدِيْث ثَوْبَان اِلَّا اَنه قَالَ رَاس الدين النَّصِيحَة فَقَالُوْا لمن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ للّٰه عَزَّ وَجَلَّ ولدينه ولائمة الْمُسْلِمِيْن وعامتهم

❀❀ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک دین خیر خواہی کا نام ہے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کس کے لئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لئے' اس کی کتاب کے لئے' اس کے رسول کے لئے' مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے''

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''دین' خیر خواہی کا نام ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک دین خیر خواہی ہے' بے شک دین خیر خواہی ہے' بے شک دین خیر خواہی ہے''۔ ..الحدیث۔

یہ روایت ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر' تکرار کے ساتھ بھی نقل کی ہے' اور اسے حسن قرار دیا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں' حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''دین کا سر' خیر خواہی ہے' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کس کے لئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے لئے' اس کے دین کے لئے' مسلمانوں کے حکمرانوں کے لئے' اور اُن کے عام افراد کے لئے''۔

2730 - وَعَنْ زِيَاد بن علاقَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت جرير بن عبد اللّٰه يَقُوْلُ يَوْم مَاتَ الْمُغِيرَة ب

شُعْبَة اما بعد فَإِنِّي اتيت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُبَايِعك على الْإِسْلَام فَشرط عَلَيّ والنصح لكل مُسْلِم فَبَايَعته على هٰذَا وَرب هٰذَا الْمَسْجِد إِنِّي لكم لناصح

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ زیادہ بن علاقہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: یہ اس دن کی بات ہے' جب حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا' انہوں نے فرمایا: امابعد! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرنا چاہتا ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ شرائط مقرر کیں اور یہ شرط مقرر کی: کہ ہر مسلمان کے لئے خیرخواہی ہوگی' تو میں نے اس بات پر' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرلی' (حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس مسجد کے پروردگار کی قسم ہے! میں تم لوگوں کا خیرخواہ ہوں"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2731 - وَعَنْ جرير أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على إِقَام الصَّلَاة وإيتاء الزَّكَاة والنصح لكل مُسْلِم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَلَفْظهمَا: بَايَعت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على السّمع وَالطَّاعَة وَأَن النصح لكل مُسْلِم وَكَانَ إِذا بَاعَ الشَّيْء أَوْ اشْترى قَالَ أما إِن الَّذِي أَخذنَا مِنْك أَحَبّ إِلَيْنَا مِمَّا اعطيناك فاختر

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر نماز قائم کرنے' زکوۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیرخواہی پر' بیعت کی تھی"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے یہی روایت نقل کی ہے' اور ان

2731-صحيح البخاري' كتاب الإيمان' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " الدين النصيحة' حديث: 57صحيح مسلم' كتاب الإيمان' باب بيان أن الدين النصيحة' حديث: 108صحيح ابن خزيمة' كتاب الزكاة' جماع أبواب التغليظ في منع الزكاة' باب بيعة الإمام الناس على إيتاء الزكاة' حديث: 2100مستخرج أبي عوانة' كتاب الإيمان' بيان نفي الإيمان عن الذي يحرم هذه الأخلاق الشنيعة في الفتنا' حديث: 85صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب بيعة الأئمة وما يستحب لهم' ذكر ما يستحب للإمام أخذ البيعة من الناس على شرائط معلومة' حديث: 4615سنن الدارمي' ومن كتاب البيوع' باب : في النصيحة' حديث: 2497سنن أبي داود' كتاب الأدب' باب في النصيحة' حديث: 4315الجامع للترمذي' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في النصيحة' حديث: 1897السنن للنسائي' كتاب البيعة' البيعة على السمع لكل مسلم' حديث. 4107مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب أهل الكتاب' بيعة النبي صلى الله عليه وسلم' حديث. 9535السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصلاة' البيعة على الصلوات الخمس' حديث: 312مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الكوفيين' ومن حديث جرير بن عبد الله' حديث: 18775مسند الطيالسي' أحاديث جرير بن عبد الله البجلي' حديث. 688مسند الحميدي' أحاديث جرير بن عبد الله البجلي رضي الله عنه' حديث: 768مسند أبي يعلى الموصلي' حديث جرير بن عبد الله البجلي' حديث: 7340

دونوں کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''میں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر (حاکم وقت کی) اطاعت وفرمانبرداری کرنے اور ہر مسلمان کے لئے خیر خواہ رہنے کی بیعت کی تھی''

(راوی بیان کرتے ہیں:) حضرت جریر رضی اللہ عنہ جب کوئی چیز فروخت کرتے تھے یا خریدتے تھے تو وہ یہ فرماتے تھے. ہم نے تم سے جو چیز حاصل کی ہے وہ ہمارے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے جو ہم نے تمہیں دی ہے تو تم اختیار کرلو (یعنی اگر تم چاہو تو یہ سودا ختم بھی کر سکتے ہو)۔

2732 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَحَبَّ مَا تعبد لی بِهِ عَبدِی النصح لی-رَوَاهُ اَحْمد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے جس طریقے سے میری عبادت کرتے ہیں ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ طریقہ میری خیر خواہی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

2733 - وَعَنْ حُذَیْفَة بن الْیَمَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لَا یهتم بِاَمْرِ الْمُسْلِمِیْن فَلَیْسَ مِنْهُم وَمَنْ لم یصبح ویمس ناصحا لله وَلِرَسُولِهِ ولكتابه ولاِمامه ولعامة الْمُسْلِمِیْن فَلَیْسَ مِنْهُم رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَةِ عبد الله بن جَعْفَر

❀❀ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے معاملے کے بارے میں خیال نہیں رکھتا وہ ان میں سے نہیں ہے اور جو شخص ایسی حالت میں صبح اور شام نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور اس کی کتاب اپنے امام (یعنی حکمران) اور عام مسلمانوں کے لئے خیر خواہ ہو تو وہ اُن میں سے نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عبداللہ بن جعفر سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2734 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤمن اَحَدُكُمْ حَتّٰی یحب لاخیه مَا یحب لِنَفسِهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّغَیْرِهِمَا وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ وَلَفْظِهِ لَا یسع العَبْد حَقِیقَة الْاِیمَان حَتّٰی یحب للنَّاس مَا یحب لِنَفسِهِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے اس چیز کو پسند نہ کرے جو وہ اپنے

لئے پسند کرتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"بندہ' ایمان کی حقیقت تک' اس وقت تک نہیں پہنچتا' جب تک وہ لوگوں کے لئے' اسی چیز کو پسند نہ کرے' جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے"۔

3 - التَّرْهِيب من الاحتكار

باب: ذخیرہ اندوزی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

2735 - عَن معمر بن اَبِیْ معمر وَقِیْلَ ابْن عبد اللّٰه بن نَضْلَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من احتكر طَعَاما فَهُوَ خاطیء

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَصَححهُ وَابْن مَاجَه وَلَفْظهمَا قَالَ: لَا يحتكر اِلَّا خاطیء

❀❀ حضرت معمر بن ابو معمر رضی اللہ عنہ' اور ایک قول کے مطابق' ابن عبداللہ بن نضلہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اناج ذخیرہ کرتا ہے' وہ گناہگار ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ذخیرہ اندوزی' صرف کوئی گنہگار ہی کرتا ہے"۔

2736 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من احتكر طَعَاما اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة فَقَدْ برىء من اللّٰه وبرىء مِنْهُ وَاَيّمَا اَهْل عَرصَة أصبح فيهم امْرُؤ جائعا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُم ذمَّة اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَفِیْ هٰذَا الْمَتْن غرابة وَبَعض اسانيده جيد وَقد ذكر رزين شطره الْاَوَّل وَلَمْ اره فِیْ شَیْءٍ من الْاُصُوْل الَّتِیْ جمعهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص چالیس دن تک' ذخیرہ اندوزی کرے' وہ اللہ تعالیٰ سے لاتعلق ہو جاتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس سے لاتعلق ہو جاتا ہے اور جب کسی علاقے کے رہنے والے لوگوں کے درمیان کوئی بھوکا ہو' تو ان لوگوں سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ' امام بزار اور امام حاکم نے نقل کی ہے' اس کے متن میں غریب ہونا پایا جاتا ہے' اس کی بعض

اسانید عمدہ ہیں' رزین نے اس کا ابتدائی حصہ ذکر کیا ہے' اور انہوں نے جو جمع کیا ہے' ان میں' میں نے ایسی کوئی روایت نہیں دیکھی۔

2737 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الجالب مَرْزُوق والمحتكر مَلْعُوْن

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن عَلِيّ بن سَالم بن ثَوْبَان عَن عَلِيّ بن يزِيْد بن جدعَان وَقَالَ الْبُخَارِيّ والأزدى لَا يُتَابع عَلِيّ بن سَالم على حَدِيْثه هٰذَا

قَالَ الْحَافِظ زكى الدّين لَا أَعْلَم لعَلى بن سَالم غير هٰذَا الْحَدِيْث وَهُوَ فِيْ عداد المجهولين وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تاجر کو رزق دیا جاتا ہے' اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے علی بن سالم بن ثوبان کے حوالے سے' علی بن یزید بن جدعان سے نقل کیا ہے' امام بخاری فرماتے ہیں: ازدی نامی راوی کی' علی بن سالم سے اس حدیث کو نقل کرنے میں متابعت نہیں کی گئی۔

حافظ زکی الدین بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق' علی بن سالم سے' اس کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے' اور اس کا شمار مجہول راویوں میں ہوتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2738 - وَعَنِ الْهَيْثَم بن رَافع عَنْ اَبِيْ يحيى الْمَكِّيّ عَن فروخ مولى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن طَعَاما الْقِي على بَاب الْمَسْجِد فَخَرَجَ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مَا هٰذَا الطَّعَام فَقَالُوْا طَعَام جلب اِلَيْنَا اَوْ علينا فَقَالَ بَارك اللّٰه فِيْهِ وفيمن جلبه اِلَيْنَا اَوْ علينا فَقَالَ لَهُ بعض الَّذِيْنَ مَعَهُ يَا اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ قد احتكر قَالَ وَمَنْ احتكره قَالُوْا احتكره فروخ وَفُلَان مولى عمر بن الْخطاب فَاَرْسل اِلَيْهِمَا فَاَتَيَاهُ فَقَالَ مَا حملكما على احتكار كما طَعَام الْمُسْلِمِيْن قَالُوْا يَا اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ نشترى بِاَمْوَالِنَا ونبيع فَقَالَ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من احتكر على الْمُسْلِمِيْن طعامهم ضربه اللّٰه بالجذام والإفلاس فَقَالَ عِنْد ذٰلِكَ فروخ يَا اَمِير الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنِّيْ اُعَاهد اللّٰه واعاهدك اَن لَا اَعُوْد فِيْ احتكار طَعَام اَبَدًا فتحول اِلَى مصر وَاما مولى عمر فَقَالَ نشترى بِاَمْوَالِنَا ونبيع فَزعم اَبُوْ يحيى اَنه رَاى مولى عمر مجذوما مشدوخا

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ هٰكَذَا وروى ابْن مَاجَه الْمَرْفُوْع مِنْهُ فَقَط عَن يحيى بن حَكِيم حَدثنَا اَبُوْ بَكْرِ الْحَنَفِيّ حَدثنَا الْهَيْثَم بن رَافع حَدثنِيْ اَبُوْ يحيى الْمَكِّيّ وَهٰذَا اِسْنَادٍ جَيِّدٍ مُتَّصِل وَرُوَاته ثِقَات وَقد انكر على الْهَيْثَم رِوَايَته لهٰذَا الْحَدِيْث مَعَ كَونه ثِقَة وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ ہیثم بن رافع نے' ابو یحییٰ مکی کے حوالے سے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام فروخ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے

ایک مرتبہ کچھ اناج مسجد کے دروازے پر رکھ دیا گیا' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تشریف لائے وہ ان دنوں امیر المؤمنین تھے' انہوں نے فرمایا: یہ اناج کہاں سے آیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ وہ اناج ہے' جو ہماری طرف لایا گیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس میں برکت رکھے' اور جو اس کو ہمارے پاس لے کے آیا ہے' اسے بھی برکت نصیب کرے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جو افراد تھے' ان میں سے ایک نے کہا: اُس شخص نے اسے ذخیرہ کر کے رکھا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اسے کس نے ذخیرہ کیا تھا؟ لوگوں نے بتایا کہ اسے فروخ نے اور فلاں شخص نے (ذخیرہ کیا تھا) انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک غلام کے بارے میں یہ بتایا' کہ ان دونوں نے اسے ذخیرہ کیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو بلوایا' تو وہ دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم دونوں نے مسلمانوں کے اناج کو کیوں ذخیرہ کیا تھا؟ انہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! ہم اپنے اموال خریدتے ہیں' اور فروخت کرتے ہیں (یعنی ہماری مرضی ہے' ہم جو مرضی کریں) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے اناج کو ذخیرہ کرے گا' اللہ تعالیٰ اس پر جذام اور افلاس کو مسلط کر دے گا''

تو اس وقت فروخ نے یہ کہا: اے امیر المؤمنین! میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ عہد کرتا ہوں اور آپ کے ساتھ یہ عہد کرتا ہوں کہ دوبارہ کبھی اناج کو ذخیرہ نہیں کروں گا' پھر وہ وہاں سے مصر چلے گئے' جہاں تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام کا تعلق تھا' تو اس نے یہی کہا کہ ہماری مرضی ہے' خواہ ہم مال خریدیں' بھلے فروخت کریں' ابو یحییٰ نامی راوی کا یہ بیان ہے: اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اُس غلام کو دیکھا کہ وہ جذام کا شکار تھا' اور اس کی باچھیں چیری ہوئی تھیں۔

یہ روایت امام اصبہانی نے اسی طرح نقل کی ہے' امام ابن ماجہ نے اس کا صرف ''مرفوع'' حصہ نقل کیا ہے' جو یحیی بن حکیم کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ابو بکر حنفی نے ہیثم بن رافع کے حوالے سے' ابو یحییٰ مکی کے حوالے سے' یہ روایت نقل کی ہے' اس کی یہ سند جید ہے' اور متصل ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' البتہ ہیثم نامی راوی کے اس حدیث نقل کرنے کا انکار کیا گیا ہے حالانکہ وہ راوی ثقہ ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2739 - وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ إِنْ أَرْخَصَ اللّٰهُ الْأَسْعَارَ حَزِنَ وَإِنْ أَغْلَاهَا فَرِحَ

وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنْ سَمِعَ بِرُخْصٍ سَاءَهُ وَإِنْ سَمِعَ بِغَلَاءٍ فَرِحَ

ذَكَرَهُ رَزِيْنٌ فِيْ جَامِعِهِ وَلَمْ أَرَهُ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْأُصُوْلِ الَّتِيْ جَمَعَهَا إِنَّمَا رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَغَيْرُهُ بِإِسْنَادٍ وَاهٍ

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ بندہ برا ہے جو ذخیرہ اندوزی کرتا ہے' اگر اللہ تعالیٰ قیمتیں کم کروا دے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے' اور اگر زیادہ کروا دے تو وہ خوش ہوتا ہے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اگر وہ قیمتوں میں کمی کے بارے میں سنتا ہے تو اسے یہ برا لگتا ہے اگر وہ قیمتیں بڑھنے

کے بارے میں سنتا ہے تو خوش ہوتا ہے"۔

رزین نے یہ روایت اپنی "جامع" میں نقل کی ہے اور میں نے ان اصول میں سے کسی میں اس کو نہیں دیکھا جو اس نے جمع کیے ہیں امام طبرانی نے اس روایت کو "واہی" سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

2740 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَهْلِ الْمَدَائِن هم الحبساء فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَا تحتكروا عَلَيْهِمُ الأقوات وَلَا تغلوا عَلَيْهِمُ الأسعار فَإِن من احتكر عَلَيْهِمْ طَعَاما اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تصدق بِهِ لم تكن كَفَّارَة لَهُ

ذكره رزين اَيْضًا وَلَمْ اَجِدهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"شہروں کے رہنے والے لوگ اللہ کی راہ میں پابند ہوتے ہیں تو تم ان لوگوں کی خوراک کو ذخیرہ نہ کرو اور ان پر قیمتوں کو نہ بڑھاؤ کیونکہ جو شخص ان پر چالیس دن تک اناج ذخیرہ کرے گا پھر وہ ان پر صدقہ بھی کر دے تو یہ پھر بھی اس کا کفارہ نہیں بن سکتا"

یہ روایت بھی رزین نے نقل کی ہے اور میں نے اس کو نہیں پایا۔

2741 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَمَعْقِل بن يسَار رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يحْشر الحاكرُوْنَ وقتلة الْاَنْفس فِیْ دَرَجَة وَمَنْ دخل فِیْ شَیْءٍ من سعر الْمُسْلِمِيْن يغليه عَلَيْهِمْ كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يعذبه فِیْ مُعظم النَّار يَوْم الْقِيَامَة

ذكره رزين اَيْضًا وَهُوَ مِمَّا انفرد بِهِ مهنا بن يحيى عَن بَقِيَّة بن الْوَلِيد عَنْ سَعِيْدِ بن عبد الْعَزِيز عَن مَكْحُوْل عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَفِیْ هٰذَا الحَدِيْث والحديثين قبله نَكَارَة ظَاهِرَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"حشر کے دن ذخیرہ اندوزی کرنے والوں اور قاتلوں کو ایک ہی درجے میں رکھا جائے گا جو شخص مسلمانوں کی قیمتوں میں کوئی ایسی چیز داخل کرے جس کی وجہ سے قیمتیں بڑھ جائیں تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ قیامت کے دن اسے آگ کے بڑے حصے میں عذاب دے"

یہ روایت بھی رزین نے نقل کی ہے اور یہ ان روایات میں سے ایک ہے جسے مہنا بن یحییٰ بقیہ بن ولید کے حوالے سے سعید بن عبدالعزیز کے حوالے سے مکحول کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرنے میں منفرد ہے اس حدیث میں اور اس سے پہلے والی دو حدیثوں میں بظاہر منکر ہونا پایا جاتا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2742 - وَعَنِ الْحسن قَالَ نقل معقل بن يسَار فَاَتَاهُ عبد اللّٰه بن زِيَاد رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يعودهُ فَقَالَ هَلْ تعلم يَا معقل اَنِّیْ سفكت دَمًا حَرَامًا قَالَ لَا اعلم قَالَ هَلْ علمت اَنِّیْ دخلت فِیْ شَیْءٍ من أسعار الْمُسْلِمِيْن قَالَ مَا علمت قَالَ اجلسونی ثُمَّ قَالَ اسْمَع يَا عبد اللّٰه حَتّٰى اُحَدِّثك شَيْئًا مَا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مرّة وَلَا مرَّتَيْنِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من دخل فِيْ شَيْءٍ من اسعار الْمُسْلِمِيْن ليغليه عَلَيْهِمْ كَانَ حَقًّا على اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى اَن يقعده بِعظم مِنَ النَّار يَوْم الْقِيَامَة قَالَ اَنْت سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم قَالَ نَعَمْ غير مرّة وَلَا مرَّتَيْنِ

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِى الْكَبِيْر والأوسط اِلَّا انه قَالَ كَانَ حَقًّا على اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى اَن يقذفه فِيْ مُعظم النَّار

وَالْحَاكِم مُخْتَصِرًا وَلَفْظِه:قَالَ من دخل فِيْ شَيْءٍ من اسعار الْمُسْلِمِيْن يغلى عَلَيْهِمْ كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يقذفه فِيْ جَهَنَّم رَاسه اَسْفَله

رَوَوْهُ كلهم عَن زيد بن مرّة عَن الْحسن وَقَالَ الْحَاكِم سَمعه مُعْتَمر بن سُلَيْمَان وَغَيْرِه من زيد قَالَ الْمملى الْحَافِظ وَمَنْ زيد بن مرّة فرواته كلهم ثِقَات معروفون غَيْرِه فَاِنِّىْ لَا اعرفهُ وَلَمْ اَقف لَهُ على تَرْجَمَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَالِهِ

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی طبیعت خراب ہوگئی تو عبداللہ بن زیاد اُن کی عیادت کرنے کے لئے آئے' انہوں نے دریافت کیا: اے معقل بن یسار! کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ میں نے حرام طور پر خون بہایا ہے حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں نہیں جانتا' اس نے کہا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں؟ کہ میں نے مسلمانوں کی قیمتوں میں دخل دیا (اور اس وجہ سے قیمتیں بڑھ گئیں) تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں یہ نہیں جانتا' پھر حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے بٹھاؤ' انہوں نے فرمایا: اے عبداللہ! سنو! میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں' میں نے اسے ایک مرتبہ نہیں' دو مرتبہ نہیں (اس سے زیادہ مرتبہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کی قیمتوں میں کوئی چیز داخل کرے' جس کی وجہ سے وہ قیمتیں بڑھ جائیں' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ قیامت کے دن اسے جہنم کے بڑے حصے میں بٹھائے''

ابن زیاد نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ایک نہیں دو نہیں (اس سے زیادہ مرتبہ سنی ہے)۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں.

''اس شخص کو جہنم کے بڑے حصے میں ڈالے''

امام حاکم نے یہ روایت مختصر طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص مسلمانوں کی قیمتوں میں' کوئی ایسی چیز داخل کرتا ہے' جس کی وجہ سے وہ قیمتیں بڑھ جائیں' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس شخص کے سر کو جہنم کے نیچے والے حصے میں پھینک دے''

ان تمام حضرات نے یہ روایت زید بن مرہ کے حوالے سے' حسن بصری سے نقل کی ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ روایت

معتمر بن سلیمان اور دیگر حضرات نے زید بن مرہ سے سنی ہے۔

املاء کروانے والے صاحب حافظ بیان کرتے ہیں: زید بن مرہ کون ہے؟ اس کے تمام راوی ثقہ اور معروف ہیں' صرف زید بن مرہ کا پتہ نہیں ہے' میں اس سے واقف نہیں ہوں' اور نہ ہی اس کے حالات سے واقف ہو سکا ہوں' تو اس کی حالت کے بارے میں' اللہ تعالیٰ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

2743 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احتكار الطَّعَام بِمَكَّة إلحاد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ عبد اللّٰه بن المؤمل

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مکہ میں ذخیرہ اندوزی کرنا' الحاد (بے دینی) ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' عبداللہ بن مؤمل کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2744 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من احتكر حكرة يُرِيْدُ اَن يغالي بهَا على الْمُسْلِمِيْن فَهُوَ خاطىء وَقد بَرِئت مِنْهُ ذمَّة الله

رَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَةِ اِبْرَاهِيْم بن اِسْحَاق الْغَسِيلِيّ وَفِيْه مقَال وَاللّٰهُ اَعْلَم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کوئی چیز ذخیرہ کرے' اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ اس طرح مسلمانوں کی قیمتیں چڑھا دے گا' تو وہ گناہگار ہوگا' اور اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے لاتعلق ہو جائے گا''

یہ روایت امام حاکم نے ابراہیم بن اسحاق غسیلی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس میں کلام پایا جاتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

ترغيب التُّجَّار فِي الصدْق وترهيبهم من الْكَذِب وَالْحلف وَإِن كَانُوْا صَادِقين

باب: تاجروں کے لئے سچ بولنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور جھوٹ بولنے اور قسم اُٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات (خواہ وہ قسم اُٹھانے میں) سچے ہی کیوں نہ ہوں

2745 - عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِر الصدوق الْاَمين مَعَ النَّبِيين وَالصديقين وَالشُّهَدَاءِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَفْظِه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاجِر الْاَمين الصدوق الْمُسْلِم مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سچا اور امانت دار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء' صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''امین اور سچا مسلمان تاجر' قیامت کے دن' شہداء کے ساتھ ہوگا''۔

2746 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاجِر الصدوق تَحت ظلّ الْعَرْش يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاہُ الْاَصْبَهَانِیّ وَغَیْرِہ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سچا تاجر' قیامت کے دن' عرش کے سائے میں ہوگا''

یہ روایت امام اصبہانی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2747 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن التَّاجِر اِذا كَانَ فِیْہِ اَربع خِصَال طَابَ كَسبه اِذا اشْترى لم يذم وَاِذَا بَاعَ لم يمدح وَلَمْ يُدَلس فِی البیع وَلَمْ يحلف فِيْمَا بَيْن ذٰلِك

رَوَاہُ الْاَصْبَهَانِیّ اَیْضًا وَهُوَ غَرِیْبٌ جدا وَرَوَاہُ اَیْضًا هُوَ وَالْبَیْهَقِیّ من حَدِیْثِ معَاذ بن جبل وَلَفْظِہ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اَطیب الْكَسْب كسب التُّجَّار الَّذِیْنَ اِذا حدثوا لم يكذبوا وَاِذَا ائتمنوا لم يخونوا وَاِذَا وعدوا لم يخلفوا وَاِذَا اشْتَروا لم يذموا وَاِذَا باعوا لم يمدحوا وَاِذَا كَانَ عَلَيْهِمْ لم يمطلوا وَاِذَا كَانَ لَهُمْ لم يعسروا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تاجر میں' چار خصوصیات ہوں' تو اس کی کمائی پاکیزہ ہوگی' جب کوئی چیز خریدے تو مذمت نہ کرے' اور جب کوئی چیز فروخت کرے' تو تعریف نہ کرے' سودے میں تدلیس نہ کرے' اور اس دوران حلف نہ اٹھائے''

یہ روایت بھی اصبہانی نے نقل کی ہے' اور یہ انتہائی غریب ہے' یہ روایت انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سب سے زیادہ پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی کمائی ہے' جو بات کرتے ہوئے جھوٹ نہیں بولتے' جب انہیں امین بنایا جائے' تو خیانت نہیں کرتے' جب وعدہ کریں تو خلاف ورزی نہیں کرتے' جب کچھ خریدیں تو اس کی مذمت نہیں

کرتے' جب فروخت کریں تو تعریف نہیں کرتے اور جب ان کے ذمہ کوئی ادائیگی ہو' تو ٹال مٹول نہیں کرتے اور جب انہوں نے وصولی کرنی ہو' تو تنگی کا شکار نہیں کرتے''۔

2748 - وَعَنْ حَكِيم بن حزام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ البيعان بِالْخِيَارِ مَا لَم يتَفَرَّقَا فَاِنْ صدق البيعان وَبينا بورك لَهما فِيْ بيعهمَا وَاِن كتما وكذبا فَعَسَى اَن يربحا ربحا ويمحقا بركَة بيعهمَا الْيَمِين الْفَاجِرَة منفقة للسلعة ممحقة للكسب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خرید وفروخت کرنے والوں کو اس وقت تک (سودا ختم) کرنے کا اختیار رہتا ہے' جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں' جب خرید وفروخت کرنے والے افراد سچ بولیں گے اور (سودے کی خامی کو) بیان کر دیں گے' تو ان دونوں کے لئے ان کے سودے میں برکت رکھی جائے گی' اور اگر وہ دونوں (عیب کو) چھپائیں' یا جھوٹ بولیں' تو بظاہر فائدہ ہو جائے گا' لیکن ان کے سودے میں سے برکت ختم ہو جائے گی' کیونکہ جھوٹی قسم سامان فروخت کروا دیتی ہے' لیکن کمائی (کی برکت) کو مٹا دیتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

2749 - وَعَنْ اِسْمَاعِيل بن عبيد بن رِفَاعَة عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنه خرج مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمصلى فَرَاَى النَّاس يتبايعون فَقَالَ يَا معشر التُّجَّار فاستجابوا لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرفعُوْا اَعْنَاقهم وابصارهم اِلَيْهِ فَقَالَ اِن التُّجَّار يبعثون يَوْم الْقِيَامَة فجارا اِلَّا من اتَّقى اللّٰه وبر وَصدق

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ اسماعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ جا رہے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خرید وفروخت کرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا' تو ارشاد فرمایا اے تاجروں کے گروہ! وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر متوجہ ہوئے' اور گردنیں اور نگاہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اُٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن تاجروں کو گناہگاروں کے طور پر اُٹھایا جائے گا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف

2749-صحيح ابن حبان' كتاب البيوع' ذكر إثبات الفجور للتجار الذين لا يتقون الله في بيعهم وشرائهم' حديث: 4988المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب البيوع' وأما حديث حبيب بن أبي ثابت' حديث: 2085سنن ابن ماجه' كتاب التجارات' باب التوقي في التجارة' حديث: 2143جامع معمر بن راشد' باب التجار' حديث: 1606 المعجم الكبير للطبراني' ما لم يسم من أبي عاصم' رفاعة بن رافع بن مالك بن العجلان بن عمرو بن عامر' حديث: 1740المعجم الكبير للطبراني' ما اسند رفاعة بن رافع الزرقي الأنصاري عقبي بدري' حديث: 4408شعب الإيمان للبيهقي' احد و ثلاثون من شعب الإيمان وهو باب في حفظ اللسان' حديث: 4640

ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے نیکی کرے اور سچ بیانی کرے"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے اسے امام ابن ماجہ امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2750 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن شبْل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن التُّجَّار ھم الْفجار قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ قد اَحل اللّٰہ البیع قَالَ بَلٰی وَلٰکنھُمْ یحلفُوْنَ فیاثمون ویحدثون فیکذبون

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"بے شک تاجر لوگ ہی گناہ گار ہیں لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے خرید وفروخت کرنے کو حلال قرار نہیں دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! لیکن یہ لوگ حلف اٹھاتے ہیں اور گنہگار ہوتے ہیں اور بات چیت کرتے ہوئے جھوٹ بولتے ہیں"

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2751 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْحلف حنث اَوْ نَدم–رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قسم اٹھانے کی صورت میں یا تو قسم توڑنی پڑتی ہے یا ندامت کا شکار ہونا پڑتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

2752 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَۃٌ لَا ینظر اللّٰہ اِلَیْھِمْ یَوْم الْقِیَامَۃ وَلَا یزکیھم وَلَھُمْ عَذَاب اَلِیم

قَالَ فقراھا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث مَرَّات فَقُلْتُ خابوا وخسروا وَمَنْ ھم یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ المسبل والمنان والمنفق سلْعَتہ بِالْحلف الْکَاذِب

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا انہ قَالَ المسبل اِزَارہ والمنان عطاءہ والمنفق سلْعَتہ بِالْحلف الْکَاذِب

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین لوگ وہ ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا ان کا تزکیہ نہیں کرے گا ان کے لئے

دردناک عذاب ہوگا' راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ لوگوں کے سامنے تین مرتبہ بیان کی' تو میں نے عرض کی: وہ لوگ رُسوا ہو جائیں گے اور خسارے کا شکار ہو جائیں گے' یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تہبند لٹکا کر چلنے والا' احسان جتانے والا' اور جھوٹی قسم اُٹھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تہبند لٹکا کر چلنے والا' اپنی دی ہوئی چیز پر احسان جتانے والا' اور اپنے سامان کو جھوٹی قسم اُٹھا کر فروخت کرنے والا''۔

2753 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ينظر الله إِلَيْهِم يَوْم الْقِيَامَة أشيمط زَان وعائل مستكبر وَرجل جعل الله بضاعته لَا يَشْتَرِي إِلَّا بِيَمِينِهِ وَلَا يَبِيع إِلَّا بِيَمِينِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير وَفِي الصَّغِير والأوسط إِلَّا انه قَالَ فِيهِمَا ثَلَاثَة لَا يكلمهم الله وَلَا يزكيهم وَلَهُمْ عَذَاب أَلِيم فَذكره وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح

أشيمط مصغر اشمط وَهُوَ من ابيض بعض شعر رَأسه كبرا وَاخْتَلَطَ بأسوده والعائل الْفَقِير

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں' جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں کرے گا' بوڑھا زانی' غریب متکبر اور ایک وہ شخص کہ جس کا اللہ تعالیٰ نے سامان بنایا ہو اور وہ قسم اُٹھا کر ہی خریدتا ہو اور قسم اُٹھا کر ہی فروخت کرتا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے دو کتابوں میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تین لوگ وہ ہیں' جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا' اور ان کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا''

اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''اشیمط'' یہ لفظ ''اشمط'' کا اسم تصغیر ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جس کے سر کے کچھ بال عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے سفید ہو چکے ہوں' اور سیاہ اور سفید بال ملے ہوئے ہوں' لفظ ''العائل'' سے مراد غریب آدمی ہے۔

2754 - وَرُوِيَ عَن عصمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ينظر الله إِلَيْهِم غدا شيخ زَان وَرجل اتخذ الْأَيْمَان بضاعته يحلف فِي كل حق وباطل وفقير مختال مرهو

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ-مزهو أَي متكبر معجب فخور

❀❀ حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں' جن کی طرف کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں کرے گا بوڑھا زانی' ایک وہ شخص جو اپنے سامان کے حوالے سے قسمیں اٹھاتا ہو' وہ ہر حق اور باطل کے بارے میں حلف اٹھا لیتا ہو' اور غریب' متکبر' فخر کرنے والا شخص''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ "مزہو" سے مراد تکبر کرنے والا' خود پسند اور فخر کرنے والا شخص ہے۔

2755 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا یکلمهم اللّٰه یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا ینظر اِلَیْهِمْ وَلَا یزکیهم وَلَهُمْ عَذَاب اَلِیم رجل علی فضل مَاء بفلاة یمنعهُ ابْن السَّبِیْل وَرجل بَایع رجلا بسلعته بعد الْعَصْر فَحلف بِاللّٰهِ لأخذها بِكَذَا وَكَذَا فَصدقهُ فَاَخذهَا وَهُوَ على غير ذَلِكَ وَرجل بَایع اِمَامًا لَا یبایعه اِلَّا للدنیا فَاِن اعطَاهُ مِنْهَا مَا یُرِیْدُ وفی لَهُ وَاِن لم یُعْطه لم یَفِ

وَفِیْ رِوَایَةٍ نَحْوِهٖ وَقَالَ وَرجل حلف على سلْعَته لقد اعطی بهَا اكثر مِمَّا اعطی وَهُوَ كَاذِب وَرجل حلف على یَمِین كَاذِبَة بعد الْعَصْر لیقتطع بهَا مَال امرىء مُسْلِم وَرجل منع فضل مَاء فَیَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ الْیَوْم امنعك فضلی كَمَا منعت فضل مَا لم تعْمل یداك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْ دَاوٗد بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں' جن کے ساتھ قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا' ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' ان کا تزکیہ نہیں کرے گا' ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا' ایک وہ شخص' جو کسی بے آب وگیاہ جگہ پر' پانی کا مالک ہو اور مسافر کو اسے استعمال کرنے سے روک دے' ایک وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد اپنا سامان کسی شخص کو فروخت کر رہا ہو' اور اللہ کے نام کی قسم اٹھا لے کہ اس کو یہ اتنے' اتنے کے عوض میں ملا تھا' اور دوسرا شخص اس کی بات کو سچ سمجھتے ہوئے' سامان کو خرید لے' حالانکہ صورت حال اس سے مختلف ہو' اور ایک وہ شخص' جو کسی امام کے ہاتھ پر بیعت کرے' وہ صرف دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے بیعت کرے' اگر امام اس کو وہ کچھ دے' جو وہ چاہتا ہو' تو وہ اس بیعت کو پورا کرے' اور اگر امام اسے نہ دے' تو وہ اس بیعت کو پورا نہ کرے''

ایک اور روایت' جو اس کی مانند منقول ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اور وہ شخص' جو اپنے سامان کے بارے میں یہ حلف اٹھا لیتا ہے کہ اسے جو معاوضہ مل رہا ہے' اس سے زیادہ مل رہا تھا' اور وہ اس بارے میں جھوٹا ہو' اور ایک وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم اٹھاتا ہے' تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے' اور ایک وہ شخص جو کسی اضافی پانی کو روک لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا: آج میں تم سے اپنے فضل کو روک لوں گا' جس طرح تم نے اس اضافی چیز کو روک لیا تھا' جس کو تمہارے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

2756 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة یبغضهم اللّٰه الْبَیَّاع الْحلاف وَالْفَقِیر المختال وَالشَّیْخ الزَّانِیْ وَالْاِمَام الْجَائِر

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَهُوَ فِیْ مُسْلِم بِنَحْوِهٖ دون ذكر الْبَیَّاع وَیَاْتِیْ لَفْظه فِی التَّرْهِیْب

من الزمان إن شاء الله

❀❀ اُنہی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے:

''چار لوگوں کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' حلف اٹھا کر فروخت کرنے والا شخص' غریب متکبر' بوڑھا زانی اور ظالم حکمران''

یہ روایت امام نسائی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام مسلم سے یہ اس کی مانند منقول ہے' تاہم اس میں فروخت کرنے والے شخص کا ذکر نہیں ہے' ان کی روایت کے الفاظ زنا سے بچنے کے بارے میں ترہیبی روایات سے متعلق باب میں آئیں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

2757 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَفعه اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه یحب ثَلَاثَة وَیبغض ثَلَاثَة فَذکر الحَدِیْث اِلٰی اَن قَالَ قُلْتُ فَمَنْ الثَّلَاثَة الَّذِیْنَ یبغضهم اللّٰه قَالَ المختال الفخور وَاَنْتُم تجدونه فِیْ کتاب اللّٰه الْمنزل اِن اللّٰه لَا یحب کل مختال فخور -لقمان- والبخیل المنان والتاجر اَوْ البَائِع الحلاف

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه بِنَحْوِهٖ وَتَقَدَّمَ لَفظهمْ فِیْ صَدَقَة السِّرّ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ تک ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں. آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں کو پسند کرتا ہے' اور تین قسم کے لوگوں کو ناپسند کرتا ہے اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ بات نقل کی ہے: (لوگوں نے دریافت کیا:) وہ تین لوگ کون ہیں؟ جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خود پسند متکبر' تم اس کا ذکر اللہ کی کتاب میں پاؤ گے' جو نازل ہوئی ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر متکبر اور فخر کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:) اور کنجوس' احسان جتانے والا' اور وہ تاجر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) فروخت کرنے والا شخص' جو بہت زیادہ حلف اٹھاتا ہو''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اس کی مانند نقل کی ہے' ان حضرات کی روایت کے الفاظ ''پوشیدہ طور پر صدقہ دینے سے متعلق باب'' میں پہلے گزر چکے ہیں۔

2758 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مر اَعْرَابِی بِشَاة فَقُلْتُ تبیعها بِثَلَاثَة دَرَاهِم فَقَالَ لَا وَاللّٰه ثُمَّ بَاعهَا فَذکرت ذٰلِكَ لرَسُوْل اللّٰه صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَاعَ آخرته بدنیه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک دیہاتی بکری لے کر گزرا' میں نے دریافت کیا: کیا تم اسے تین درہم کے عوض میں فروخت کرو گے؟ اس نے جواب دیا: جی نہیں! اللہ کی قسم! (میں اسے فروخت نہیں کروں گا) پھر اس دیہاتی نے وہ بکری (اسی قیمت کے عوض میں) فروخت کر دی (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس نے اپنی دنیا کے عوض میں' اپنی آخرت کو فروخت کر دیا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2759 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخرج اِلَيْنَا وَكُنَّا تجارًا وَكَانَ يَقُوْلُ يَا معشر التُّجَّار اِيَّاكُمْ وَالْكذب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهٖ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' ہم تجارت کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! جھوٹ بولنے سے بچنا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' اگر اللہ نے چاہا' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

2760 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحلف منفقة للسلعة ممحقة للكسب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد اِلَّا اَنه قَالَ ممحقة للبركة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قسم اُٹھانا سامان فروخت کروا دیتا ہے' (لیکن) کمائی میں (برکت کو) ختم کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''برکت کو مٹا دیتا ہے''۔

2761 - وَعَنْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَة الْحلف فِي البيع فَاِنَّهٗ ينفق ثُمَّ يمحق

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے.

''سودا کرتے ہوئے' زیادہ حلف اٹھانے سے بچو! کیونکہ یہ (سامان کو) فروخت کروا دیتا ہے' لیکن (برکت کو) مٹا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

5 - التَّرْهِيب من خِيَانَة اَحَد الشَّرِيكَيْنِ الْاخر

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ دوشراکت داروں میں سے کوئی ایک شراکت دار خیانت کرے

2762 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَنا ثَالِث الشَّرِيكَيْنِ مَا لم يخن اَحدهمَا صَاحبه فَاِذَا خَان خرجت من بَيْنَهُمَا—زَاد رزين فِيْهِ: وَجَاء الشَّيْطَان رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَالدَّارَقُطْنِیّ وَلَفْظِه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَد اللّٰه على الشَّرِيكَيْنِ مَا لم يخن اَحدهمَا صَاحبه فَاِذَا خَان اَحدهمَا صَاحبه رَفعهَا عَنْهُمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں دوشراکت داروں (اس سے مراد خرید وفروخت کرنے والے دو افراد بھی ہو سکتے ہیں) میں تیسرا ہوتا ہوں' جب تک ان میں سے کوئی ایک' دوسرے کے ساتھ خیانت نہیں کرتا' جب وہ خیانت کر دے' تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں''

رزین نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اور شیطان آجاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام دارقطنی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ دوشراکت داروں پر ہوتا ہے' جب تک ان میں سے کوئی ایک' دوسرے کے ساتھ خیانت نہیں کرتا' جب ان میں سے کوئی ایک' دوسرے کے ساتھ خیانت کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ ان دونوں سے اٹھا لیتا ہے''۔

التَّرْهِيب من التَّفْرِيق بَيْنَ الوالدة وَوَلدهَا بِالْبيعِ وَنَحْوَهُ

باب: فروخت کرتے ہوئے' ماں اور اس کے بچے کے درمیان علیحدگی پیدا کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات' اور اس کی مانند (دیگر صورتوں کے بارے میں ترہیبی روایات)

2763 - عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من فرق بَيْن وَالِدَة وَوَلدهَا فرق اللّٰه بَيْنه وَبَيْن احبته يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَالدَّارَقُطْنِیّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کر دے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص اور اس کے محبوب افراد کے درمیان علیحدگی کر دے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام حاکم اور امام دار قطنی نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2764 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْن من فرق بَيْن وَالِدَة وَوَلدهَا

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِىْ ابْن عَيَّاش هٰذَا مُبْهَم وَهُوَ عندنَا فِى السَّبى وَالْولد

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِىّ من طَرِيْق طليق بن مُحَمَّد عَنْهُ وطليق مَعَ مَا قِيْلَ فِيْهِ لم يسمع من عمرَان

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالدَّارَقُطْنِىّ اَيْضًا من طَرِيْق اِبْرَاهِيْم بن اِسْمَاعِيل بن مجمع وَقد ضعف عَن طليق بن عمرَان عَنْ اَبِىْ بردة عَنْ اَبِىْ مُوسَى قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فرق بَيْنَ الوالدة وَوَلدهَا وَبَيْنَ الْاَخ واخيه

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ شخص ملعون ہے' جو ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کروادے''

ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں یہ الفاظ مبہم ہیں ہم' ارے نزدیک یہ حکم قیدی اور اس کی اولاد کے بارے میں ہے۔

یہ روایت امام دار قطنی نے طلیق بن محمد کے حوالے سے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور طلیق کے بارے میں' جو کچھ بھی کہا گیا ہے' اس کے باوجود اس نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

یہی روایت امام ابن ماجہ اور امام دار قطنی نے بھی نقل کی ہے' جو ابراہیم بن اسماعیل کے حوالے سے نقل کی گئی ہے' اور طلیق بن عمران سے منقول ہونے کے حوالے سے اس روایت کو ضعیف قرار دیا گیا ہے' جو ابوبردہ کے حوالے سے' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی ہے' جو ماں اور اس کی اولاد کے درمیان علیحدگی کروا دیتا ہے' اور بھائی' بھائی کے درمیان علیحدگی کروا دیتا ہے''۔

التَّرْهِيب من الدّين وترغيب المستدين والمتزوج اَن ينويا الْوَفَاء والمبادرة اِلٰى قَضَاء دين الْمَيّت

باب: قرض کے بارے میں ترہیبی روایات

قرض لینے والے اور شادی کرنے والے شخص کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ اس قرض کی ادائیگی کی نیت کریں گے' اور میت کے قرض کی ادائیگی میں جلدی کرنے کا حکم

2765 - عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

اعوذ بِاللّٰهِ من الْكفْر وَالدّين فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أتعدل الْكفْر بِالدّينِ قَالَ نعم

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم من طَرِيق دراج عَنْ اَبِي الْهَيْثَم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ کفر کو قرض کے برابر سمجھتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں!''

یہ روایت امام نسائی اور امام حاکم نے' دراج کے حوالے سے ابوالہیثم کے حوالے سے نقل کی ہے' اور وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2766 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدين راية اللّٰه فِي الْاَرْض فَاِذَا اَرَادَ اللّٰه اَن يذل عبدا وَضعه فِيْ عُنُقه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

قَالَ الْحَافِظ بل فِيْهِ بشر بن عبيد الدَّارِسِيُّ واه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قرض زمین میں' اللہ کا جھنڈا ہے' جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے' تو وہ اس (جھنڈے کو) اس شخص کی گردن پر رکھ دیتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: جی نہیں! بلکہ اس میں بشر بن عبید دارسی نامی ایک ''واہی'' راوی ہے۔

2767 - وَرُوِيَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوصي رجلا وَهُوَ يَقُوْلُ اقل من الذُّنُوْب يهن عَلَيْك الْمَوْت وَاَقل من الدّين تعش حرا - رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا' آپ ﷺ ایک شخص کو تلقین کر رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''تم تھوڑے گناہ کرو' تمہارے لئے موت آسان ہوگی' اور تم تھوڑا قرض حاصل کرنا' تم آزاد ہو کر زندہ رہو گے''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2768 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تخيفوا اَنفسكُمْ بعد امنها قَالُوْا وَمَا ذَاك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدّين

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَحَد اِسناديه ثِقَات وَاَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''تم اپنے آپ کو محفوظ ہونے کے بعد ہلکانہ کرو' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قرض''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان کی اسانید میں سے ایک سند میں ثقہ راوی ہیں' اسے امام ابویعلی' امام نسائی اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2769 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من فارق روحه جسده وَهُوَ بَرِيء من ثَلَاث دخل الْجَنَّة الْغلُول وَالدين وَالْكبر

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَتَقَدَّمَ لَفظه وَالْحَاكِم وَهٰذَا لَفْظِه وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا قَالَ التِّرْمِذِيّ قَالَ سعيد بن اَبِيْ عرُوبَة الْكَنْز يَعْنِيْ بالزاى وَقَالَ اَبُوْ عوَانَة فِيْ حَدِيْثه الْكبر يَعْنِيْ بالراء قَالَ وَرِوَايَة سعيد اصح وَقَالَ الْبَيْهَقِيّ فِيْ كِتَابِه عَنْ اَبِيْ عبد اللّٰه يَعْنِيْ الْحَاكِم الْكَنْز مُقَيّد بالزاى وَالصَّحِيْح فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عوَانَة بالراء

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی روح' اس کے جسم سے' ایسی حالت میں جدا ہو' کہ وہ تین چیزوں سے لاتعلق ہو' تو وہ جنت میں جائے گا' خیانت' قرض اور تکبر''

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں امام حاکم نے بھی اس کو نقل کیا ہے' یہ الفاظ ان کی نقل کردہ روایت کے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: سعید بن ابوعروبہ بیان کرتے ہیں: یہاں پر لفظ ''کبر'' (یعنی تکبر نہیں ہے) بلکہ ''کنز'' ہے' یعنی 'ز' کے ساتھ ہے' لیکن ابوعوانہ نے اپنی کتاب میں لفظ ''الکبر'' یعنی 'ر' کے ساتھ نقل کیا ہے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: سعید بن ابوعروبہ کی نقل کردہ روایت زیادہ درست ہے' امام بیہقی نے اپنی کتاب میں اسے امام ابوعبداللہ یعنی امام حاکم کے حوالے سے لفظ ''کنز'' کے ساتھ نقل کیا ہے' جس میں 'ز' ہے' اور ابوعوانہ کی مستند حدیث میں یہ 'ر' کے ساتھ ہے۔

2770 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا من تداين بدين وَفِيْ نَفْسه وفاؤه ثُمَّ مَاتَ تجَاوز اللّٰه عَنْهُ وأرضى غَرِيمه بِمَا شَاءَ وَمَنْ تداين بدين وَلَيْسَ فِيْ نَفْسه وفاؤه ثُمَّ مَاتَ اقْتصّ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لغريمه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْحَاكِم عَن بشر بن نمير وَهُوَ مَتْرُوك عَن الْقَاسِم عَنْهُ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر أطول مِنْهُ وَلَفْظِه قَالَ من ادان دينا وَهُوَ يَنْوِي اَنْ يُوَفِّيه وَمَات اَدَّاهُ اللّٰه عَنْهُ

يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ اسْتَدَانَ دينا وَهُوَ لَا يَنْوِي أَن يُؤَدِّيه فَمَاتَ قَالَ الله عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْم الْقِيَامَة ظَنَنْت أَنِّي لَا آخذ لعبدي بِحقِّهِ فَيُؤْخَذ من حَسَنَاته فَيجْعَل فِي حَسَنَات الْآخر فَإِن لم يكن لَهُ حَسَنَات أخذ من سيئات الْآخر فَيجْعَل عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کوئی قرض حاصل کرے اور اس کے دل میں اس کی ادائیگی کا خیال ہو اور پھر وہ ایسی حالت میں مرجائے کہ اس نے اپنے ذمہ قرض کو ادا نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے گا اور اس کے قرض خواہ کو جیسے چاہے گا راضی کردے گا اور جو شخص قرض حاصل کرے اور اس کے دل میں اس کی ادائیگی کا خیال نہ ہو اور پھر وہ ایسی حالت میں انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قرض خواہ کو اس سے بدلہ دلوائے گا"

یہ روایت امام حاکم نے بشر بن نمیر کے حوالے سے نقل کی ہے جو ایک متروک راوی ہے اس کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے یہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یہی روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اس سے زیادہ طویل حدیث کے طور پر نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص قرض لیتا ہے اور اس کی نیت اسے ادا کرنی کی ہوتی ہے اور پھر وہ (ادا کرنے سے پہلے ہی) انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف سے ادائیگی کردے گا اور جو شخص قرض لیتا ہے اور اس کی یہ نیت نہیں ہوتی کہ وہ اسے ادا کرے گا اور پھر وہ (قرض ادا کرنے سے پہلے) انتقال کر جاتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: تم نے یہ گمان کیا تھا کہ میں اپنے بندے کے حق کے حوالے سے (تمہاری) پکڑ نہیں کروں گا؟ پھر اس شخص کی نیکیاں لی جائیں گی اور دوسرے شخص (یعنی اس کے قرض خواہ) کی نیکیوں میں شامل کردی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہونگی تو دوسرے شخص (یعنی قرض خواہ) کے گناہ لے کر اس (مقروض) کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے"۔

2771 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أَخذ أَمْوَال النَّاس يُرِيْدُ أداءها أدّى الله عَنْهُ وَمَنْ أَخذ أَمْوَال النَّاس يُرِيْدُ إتلافها أتلفه الله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص لوگوں کے اموال حاصل کرتا ہے اور یہ ارادہ رکھتا ہے کہ وہ انہیں ادا کردے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کردے گا اور جو شخص لوگوں کے اموال اس لئے حاصل کرتا ہے تاکہ انہیں ضائع کردے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے ضائع کردے گا"

یہ روایت امام بخاری امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2772 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حمل من أمتِي دينا ثُمَّ جهد فِي قَضَائِهِ ثُمَّ مَاتَ قبل أَن يَقْضِيه فَأَنا وليه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِى الْاَوْسَطِ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کا جو شخص قرض لیتا ہے' اور پھر اس کی ادائیگی کے سلسلے میں کوشش کرتا ہے' اور پھر اس کی ادائیگی سے پہلے انتقال کر جاتا ہے' تو میں اس کا نگران ہوؤں گا''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

2773 - وعنها رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَت تداين فَقِيْلَ لَهَا مَا لَك وللدين وَلَك عَنْهُ مندوحة قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد كَانَت لَهُ نِيَّة فِىْ اَدَاءِ دينه اِلَّا كَانَ لَهُ من اللّٰه عون فَاَنَا التمس ذٰلِكَ العون

وَفِىْ رِوَايَةٍ: من كَانَ عَلَيْهِ دين همه قَضَاؤُهُ اَوْ هم بِقَضَائِهِ لم يزل مَعَهُ من اللّٰه حارس - رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِى الصَّحِيْح اِلَّا اَن فِيْهِ انْقِطَاعًا وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ مُتَّصِل فِيْهِ نظر وَقَالَ فِيْهِ كَانَ لَهُ من اللّٰه عون وَسبب لَهُ رزقا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ قرض لیا کرتی تھیں' اُن سے دریافت کیا گیا: کیا وجہ ہے آپ قرض لے لیتی ہیں' حالانکہ آپ کو اس کی کوئی ضرورت بھی نہیں ہوتی' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی بندہ' ادائیگی کی نیت سے قرض لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ مسلسل اس کی مدد کرتا رہتا ہے''۔

(سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:) تو میں اس مدد کی تلاش میں (یہ قرض لیتی ہوں)''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جس شخص کے ذمہ قرض ہو اور اس کا ارادہ اس کو ادا کرنے کا ہو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے' ایک محافظ فرشتہ' ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' تاہم اس کی سند میں ''انقطاع'' پایا جاتا ہے۔

یہی روایت امام طبرانی نے متصل سند کے ساتھ نقل کی ہے' لیکن یہ محلِ نظر ہے' انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ملتی رہتی ہے' اور اس وجہ سے اُسے رزق نصیب ہوتا ہے''۔

2774 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَت مَيْمُوْنَة تدان فتكثر فَقَالَ لَهَا اَهلهَا فِىْ ذٰلِكَ ولاموها ووجدوا عَلَيْهَا فَقَالَت لَا اترك الدّين وَقد سَمِعت خليلى وصفيى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من اَحَد يدان دينا يعلم اللّٰه انه يُرِيْدُ قَضَاءَهُ اِلَّا اَدَّاهُ اللّٰه عَنْهُ فِى الدُّنْيَا

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا قرض لیتی تھیں اور بکثرت لیتی تھیں' ان کے گھر والوں نے اس حوالے سے ان سے بات چیت کی اور انہیں ملامت کی اور ان پر ناراضگی کا اظہار کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں قرض لینا ترک نہیں کروں گی' جب کہ میں نے اپنے خلیل اور اپنے صفی (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''جو بھی شخص کوئی قرض لیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ یہ جانتا ہو کہ وہ شخص اس کی ادائیگی کا ارادہ بھی رکھتا ہے' تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس شخص کی طرف سے' وہ قرض ادا کروا دے گا''

یہ روایت امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2775 - وَعَنْ صُهَيْبٍ الْخَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رجل تدين دينا وَهُوَ مجمع اَن لَا يُوفيه اِيَّاه لَقِي اللّٰه سَارِقا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ وَاِسْنَادُهُ مُتَّصِل لَا بَأْس بِهِ اِلَّا اَن يُوسُف بن مُحَمَّد بن صَيْفِيّ بن صُهَيْب قَالَ الْبُخَارِيّ فِيْهِ نظر وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَلَفْظِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رجل تزوج امْرَاَة يَنْوِي اَن لَا يُعْطِيهَا من صَدَاقهَا شَيْئًا مَاتَ يَوْم يَمُوْت وَهُوَ زَان وَاَيُّمَا رجل اشْترى من رجل بيعا يَنْوِي اَن لَا يُعْطِيه من ثمنه شَيْئًا مَاتَ يَوْم يَمُوْت وَهُوَ خائن والخائن فِي النَّار

وَفِيْ اِسْنَادُهُ عَمْرو بن دِيْنَار مَتْرُوك

❀❀ حضرت صہیب الخیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قرض لیتا ہے' اور اس کا پختہ ارادہ یہ ہو کہ وہ اُسے ادا نہیں کرے گا' تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' چور ہونے کے طور پر' حاضر ہوگا''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' اور اس کی سند متصل ہے' اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ یوسف بن محمد بن صیفی بن صہیب نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے امام بخاری بیان کرتے ہیں: یہ محل نظر ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' اور اس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اس عورت کو اس کے مہر میں سے کچھ نہیں دے گا تو جب وہ شخص انتقال کرے گا تو وہ زنا کرنے والا ہوگا' اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے کوئی چیز خریدتا ہے'

2774-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب البيوع' وأما حديث إسماعيل بن جعفر عن أبي كثير' حديث: 2147 سنن ابن ماجه' كتاب الصدقات' باب من دان دينا وهو ينوي قضاءه' حديث: 2405 السنن للنسائي' كتاب البيوع' التسهيل فيه' حديث: 4633 السنن الكبرى للنسائي' كتاب البيوع' التسهيل فيه' حديث: 6097 السنن الكبرى للبيهقي' كتاب البيوع' جماع أبواب الخراج بالضمان والرد بالعيوب وغير ذلك' باب ما جاء في جواز الاستقراض' ومن النية في قضائه' حديث: 10257 مسند أحمد بن حنبل' مسند النساء' حديث ميمونة بنت الحارث الهلالية زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 26253 مسند عبد بن حميد' من مسند ميمونة رضي الله عنها' حديث: 1553 المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث: 836 المعجم الكبير للطبراني' باب الباء' ما أسندت ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' عبد الله بن عبد الله بن عتبة' حديث: 19866

اوراس کی نیت یہ ہوتی ہے کہ وہ دوسرے کواس کی قیمت میں سے کچھ نہیں دے گا تو جب وہ انتقال کرے گا تو وہ خیانت کرنے والا ہوگا' اور خیانت کرنے والا جہنم میں جائے گا"

اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن دینار ہے جو متروک ہے۔

2770 - وَعَنِ الْقَاسِمِ مولى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه بلغه اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من تدين بدين وَهُوَ يُرِيْدُ اَن يَقْضِيه حَرِيص على اَن يُؤَدِّيه فَمَاتَ وَلَمْ يقْض دينه فَإِن اللّٰه قَادر على اَن يُرْضِي غَرِيمه بِمَا شَاءَ من عِنْده وَيغْفر للمتوفى وَمَنْ تدين بدين وَهُوَ يُرِيْدُ اَن لَا يَقْضِيه فَمَاتَ على ذٰلِكَ وَلَمْ يقْض دينه فَإِنَّهُ يُقَال لَهُ اظننت اَنا لن نوفى فُلَانا حَقه مِنْك فَيُؤْخَذ من حَسَنَاته فَيجْعَل زِيَادَة فِيْ حَسَنَات رب الدين فَإِن لم يكن لَهُ حَسَنَات اَخذ من سيئات رب الدّين فَجعلت فِيْ سيئات الْمَطْلُوْب

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ هٰكَذَا جَاءَ مُرْسلا

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے غلام قاسم بیان کرتے ہیں: ان تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کوئی قرض لیتا ہے' اور اس کا ارادہ اسے ادا کرنے کا ہوتا ہے' اور وہ اس کی ادائیگی کے سلسلے میں حریص ہوتا ہے' اور پھر ایسے عالم میں انتقال کر جاتا ہے کہ اس نے اپنا قرض ادا نہیں کیا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ اس کے قرض خواہ کو جیسے چاہے اپنی طرف سے راضی کر دے اور انتقال کرنے والے شخص کی مغفرت کر دے اور جو شخص قرض لیتا ہے' اور اس کا ارادہ اسے ادا کرنے کا نہیں ہوتا' اور وہ ایسی حالت میں ہی مر جاتا ہے' کہ اس نے قرض ادا نہیں کیا ہوتا' تو اس سے کہا جاتا ہے: کیا تم نے یہ گمان کیا تھا؟ کہ ہم فلاں شخص کا حق تمہاری طرف سے ادا نہیں کروائیں گے' پھر اس شخص کی نیکیاں لی جاتی ہیں' اور قرض خواہ کی نیکیوں میں اضافہ کر دیا جاتا ہے' اور اس کی نیکیاں نہ ہوں' تو قرض خواہ کی برائیاں لے کر مقروض کے گناہوں میں شامل کر دی جاتی ہیں"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ اسی طرح "مرسل" روایت کے طور پر منقول ہے۔

2771 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ وَعَلَيْهِ دِيْنَار اَوْ دِرْهَم قضى من حَسَنَاته لَيْسَ ثَمَّ دِيْنَار وَلَا دِرْهَم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَلَفْظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدين دينان فَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَنْوِي قَضَاءَهُ فَأَنا وليه وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ لَا يَنْوِي قَضَاءَهُ فَذَاك الَّذِيْ يُؤْخَذ من حَسَنَاته لَيْسَ يَوْمَئِذٍ دِيْنَار وَلَا دِرْهَم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص انتقال کر جائے اور اس کے ذمہ ایک دینار یا ایک درہم ہو' تو وہ اس کی نیکیوں میں سے ادا کیا جائے گا کیونکہ وہاں تو کوئی دینار یا درہم نہیں ہوگا"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرض کی دو قسمیں ہیں جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے کہ وہ اس کی ادائیگی کی نیت رکھتا تھا تو میں اس کا ضامن ہوں گا اور جو شخص ایسی حالت میں انتقال کرتا ہے کہ وہ اس کی ادائیگی کی نیت نہیں رکھتا تھا تو یہ وہ شخص ہے جس کی نیکیاں اس دن وصول کر لی جائیں گی جب دینار اور درہم نہیں ہوں گے''۔

2778 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عبد الله بن جحش رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدا حَيْثُ تُوضَع الْجَنَائِز فَرفع رَأسه قبل السَّمَاء ثُمَّ خفض بَصَره فَوضع يَده على جَبهته فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا أنزل من التَّشْدِيد قَالَ فَعرفنَا وسكتنا حَتّٰى إِذا كَانَ الْغَد سَأَلت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا مَا التَّشْدِيد الَّذِیْ نزل قَالَ فِی الدّين وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِيَدِهٖ لَو قتل رجل فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قتل ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قتل وَعَلَيْهِ دين مَا دخل الْجَنَّة حَتّٰى يقْضى دينه

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف فرما تھے جہاں جنازے رکھے جاتے تھے آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا پھر آپ ﷺ نے اپنی نگاہ کو جھکا لیا پھر آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنی پیشانی پر رکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! سبحان اللہ! کیسی شدت نازل ہوئی ہے؟ راوی کہتے ہیں: ہمیں اندازہ ہو گیا ہم خاموش رہے اگلے دن ہم نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا ہم نے عرض کی: وہ شدت کیا تھی جو نازل ہوئی تھی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ قرض کے بارے میں تھی اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر کسی شخص کو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے اور پھر وہ زندہ ہو اور پھر قتل کیا جائے اور پھر زندہ ہو اور پھر قتل کیا جائے اور اس کے ذمہ قرض ہو تو وہ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگا جب تک اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے''

یہ روایت امام نسائی نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2779 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر رجلا من بنی إِسْرَائِيل سَأَلَ بعض بنی إِسْرَائِيل اَن يسلفه ألف دِيْنَار فَقَالَ ائْتِنِیْ بِالشُّهَدَاءِ أشهدهم فَقَالَ كفى بِاللّٰهِ شَهِيدا قَالَ فائتنی بالكفيل قَالَ كفى بِاللّٰهِ كَفِيلا قَالَ صدقت فَدَفعهَا إِلَيْهِ إِلٰى اجل مُسَمّى فَخَرَجَ فِی الْبَحْر فَقضى حَاجته ثُمَّ التمس مركبا يركبه وَيقدم عَلَيْهِ للأجل الَّذِیْ اَجله فَلَمْ يجد مركبا فَاخذ خَشَبَة فنقرها فَأدْخل فِيْهَا ألف دِيْنَار وصحيفة مِنْهُ إِلٰى صَاحبهَا ثُمَّ زجج موضعهَا ثُمَّ اَتَى بهَا الْبَحْر فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّك تعلم اَنِّیْ تسلفت فلانا ألف دِيْنَار فَسَاَلَنِیْ كَفِيلا فَقُلْتُ كفى بِاللّٰهِ كَفِيلا فَرضِی بك فَسَاَلَنِیْ شَهِيدا فَقُلْتُ كفى بِاللّٰهِ

شَهِيدا فَرضِى بك وَانِّىْ جهدت اَن اجد مركبا ابْعث اِلَيْهِ الَّذِىْ لَهُ فَلَمْ اقدر وَانِّىْ استودعكها فَرمى بهَا فِى الْبَحْر حَتّٰى ولجت فِيْهِ ثُمَّ انْصَرف وَهُوَ فِىْ ذٰلِكَ يلْتَمس مركبا يخرج اِلٰى بَلَده فَخَرَجَ الرجل الَّذِىْ كَانَ اسلفه ينظر لَعَلَّ مركبا قد جَاءَ بِمَالِه فَاِذَا الْخَشَبَة الَّتِىْ فِيْهَا الْمَال فَاَخذهَا لاهله حطبا فَلَمَّا نشرها وجد الْمَال والصحيفة ثُمَّ قدم الَّذِىْ كَانَ اسلفه واتى بِالْاَلف دِيْنَار فَقَالَ وَاللّٰه مَا زلت جاهدا فِىْ طلب مركب لآتيك بِمَالك فَمَا وجدت مركبا قبل الَّذِىْ جِئْت فِيْهِ قَالَ هَلْ كنت بعثت اِلَىّ بِشَىْءٍ قَالَ اخْبرك انِّىْ لم اجد مركبا قبل الَّذِىْ جِئْت فِيْهِ قَالَ فَاِن اللّٰه قد ادّى عَنْك الَّذِىْ بعثته فِى الْخَشَبَة فَانْصَرف بِالْاَلف الدِّينَار راشدا

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ مُعَلّقا مَجْزُوْمًا وَالنَّسَائِىّ وَغَيْرِهٖ مُسْنَدًا

قَوْلُهٗ زجج بزاى وجيمين اَى طلى نقر الْخَشَبَة بِمَا يمْنَع سُقُوط شَىْءٍ مِنْهُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ذکر کیا' جس نے بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے ایک اور شخص کو یہ درخواست کی کہ وہ اسے ایک ہزار دینار اُدھار دیدے' دوسرے شخص نے کہا: تم میرے پاس گواہ لے آؤ' جسے میں گواہ بنالوں' تو اس نے کہا: میرے لئے گواہ ہونے کے اعتبار سے' اللہ تعالیٰ کافی ہے' اس نے کہا: پھر کوئی کفیل لے آؤ! اس نے کہا: کفیل ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے' دوسرے شخص نے کہا: تم نے ٹھیک کہا ہے پھر دوسرے شخص نے ایک متعین مدت کی شرط پر اسے وہ رقم ادا کردی' پہلا شخص سمندری سفر پر نکلا' اس نے اپنی ضرورت پوری کی پھر وہ کسی سواری کی تلاش میں نکلا' تا کہ وہ اس پر سوار ہو کر متعین مدت سے پہلے دوسرے شخص کے پاس چلا جائے' جس نے اسے مہلت دی تھی' لیکن اسے کوئی سواری نہیں ملی' اس نے ایک لکڑی لے کر اسے کھودا' اس میں ایک ہزار دینار رکھے اور اپنی طرف سے ایک خط دوسرے شخص کے نام لکھ کر رکھ دیا' اور پھر اسے بند کر دیا' پھر وہ اس لکڑی کو لے کر سمندر کے پاس آیا اور بولا: اے اللہ! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار اُدھار لئے تھے' اس نے مجھ سے کفیل کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو میں نے کہا تھا: اللہ تعالیٰ کفیل ہونے کے حوالے سے کافی ہے' تو وہ تیرے کفیل ہونے پر راضی ہو گیا تھا' اس نے مجھ سے گواہ کا مطالبہ کیا' تو میں نے کہا تھا: گواہ ہونے کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ کافی ہے' تو وہ تیری ذات پر راضی ہو گیا تھا' میں نے اپنی بھرپور کوشش کی کہ مجھے کوئی سواری مل جائے' جس پر میں اسے یہ رقم بھجوادوں' لیکن وہ مجھے نہیں مل سکی' اب یہ تیرے سپرد کرتا ہوں' پھر اس نے وہ لکڑی سمندر میں ڈال دی' یہاں تک کہ وہ لکڑی سمندر میں ڈوب گئی' پھر وہ شخص واپس چلا گیا' وہ اس دوران سواری کی تلاش میں رہا' تا کہ وہ اپنے شہر واپس جا سکے' جس شخص نے اسے قرض دیا تھا ایک دن وہ نکلا کہ شاید کوئی سواری (سمندری راستے سے) آرہی ہو' تو وہاں اس کا مال آچکا تھا' وہاں وہ لکڑی موجود تھی' جس میں اس کا مال موجود تھا' اس نے اپنے اہل خانہ کے لئے لکڑی لی' جب اس کو چیرا' تو اس میں سے مال اور خط دونوں مل گئے' پھر وہ شخص بھی آگیا' جس نے اسے ادھار لیا تھا' وہ ایک ہزار دینار مزید لے کر آیا تھا' اس نے بتایا: اللہ کی قسم! میں سواری کی تلاش میں مسلسل کوشش کرتا رہا' تا کہ تمہارا مال تمہارے پاس پہنچادوں' لیکن مجھے اس سے پہلے کوئی سواری نہیں مل سکی' دوسرے شخص نے پوچھا: کیا تم نے میری طرف کوئی چیز بھیجی تھی؟ اس نے کہا: میں تمہیں

بتا تو رہا ہوں کہ میرے آنے سے پہلے مجھے اور کوئی سواری نہیں ملی' تو دوسرے شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے وہ ادائیگی کر دی' جو تم نے لکڑی میں ڈال کے بھیجی تھی' تو وہ شخص ایک ہزار دینار لے کر کامیابی کے عالم میں واپس چلا گیا"

یہ روایت امام بخاری نے معلق روایت کے طور پر' جزم کے ساتھ نقل کی ہے' جبکہ امام نسائی اور دیگر حضرات نے اسے "مسند" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

متن کے الفاظ "زنج" سے مراد یہ ہے کہ اس نے جو لکڑی کھودی تھی' اس پر رال لگا کر اسے بند کر دیا' تا کہ اس میں سے کوئی چیز گرے نہیں۔

2780 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تزوج امْرَاَةً على صَدَاق وَهُوَ يَنْوِي اَن لَا يُؤَدِّيه اِلَيْهَا فَهُوَ زَان وَمَنْ ادان دينا وَهُوَ يَنْوِي اَن لَا يُؤَدِّيه اِلٰى صَاحبه اَخْسبهُ قَالَ فَهُوَ سَارِق

رَوَاهُ الْبَزَّار وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی مہر کے عوض میں' عورت کے ساتھ شادی کرے اور وہ یہ نیت رکھتا ہو کہ وہ یہ مہر اس عورت کو ادا نہیں کرے گا تو وہ شخص زنا کرنے والا ہوگا' اور جو شخص کوئی قرض لے اور اس کی یہ نیت ہو کہ وہ دوسرے فریق کو اسے ادا نہیں کرے گا (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ ہیں) تو وہ چور ہوگا"

یہ روایت امام بزار اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2781 - وَعَنْ مَيْمُون الْكرْدِي عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رجل تزوج امْرَاَة على مَا قل من الْمهْر اَوْ كثر لَيْسَ فِيْ نَفْسه اَن يُؤَدِّي اِلَيْهَا حَقّهَا خدعها فَمَاتَ وَلَمْ يؤد اِلَيْهَا حَقّهَا لَقِي اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَهُوَ زَان وَاَيُّمَا رجل اسْتَدَانَ دينا لَا يُرِيْدُ اَن يُؤَدِّي اِلٰى صَاحبه حَقه خدعه حَتّٰى اَخذ مَاله فَمَاتَ وَلَمْ يؤد دينه لَقِي اللّٰه وَهُوَ سَارِق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط وَرُوَاته ثِقَات وَتَقَدَّمَ حَدِيْث صُهَيْب بِنَحْوِهِ

❀❀ میمون کردی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص کسی عورت کے ساتھ تھوڑے یا زیادہ مہر کے عوض میں شادی کرے اور اس کے دل میں یہ نہ ہو کہ وہ اس عورت کو اس کا حق ادا کرے گا' اور وہ اس عورت کو دھوکہ دے رہا ہو اور ایسی حالت میں مر جائے اور اس نے اس عورت کا حق اسے ادا نہ کیا ہو' تو جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ زنا کرنے والا شمار ہوگا' اور جو شخص کوئی قرض لے اور اس کا یہ ارادہ نہ ہو کہ وہ دوسرے فریق کو اس کا حق ادا کرے گا' اور وہ اس کو دھوکہ دے یہاں تک کہ اس کا مال حاصل کر لے اور پھر اسی حالت میں

2800-سنن ابن ماجه' كتاب الصدقات' باب لصاحب الحق سلطان' حديث: 2423 مسند أبي يعلى الموصلي' من مسند أبي سعيد الخدري' حديث: 1053 مصنف ابن أبي شيبة' كتاب البيوع والأقضية' الشراء بالعرض البلس ونحوها' حديث: 21645

مرجائے جب کہ اس نے اپنا قرض ادا نہ کیا ہو تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ چور ہوگا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اس سے پہلے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت گزر چکی ہے۔

2782 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْعُو اللّٰه بِصَاحِب الدّين يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يُوْقف بَيْن يَدَيْهِ فَيُقَالُ يَا ابْن آدم فيمَ أخذت هٰذَا الدّين وفيم ضيعت حُقُوق النَّاس فَيَقُوْلُ يَا رب اِنَّك تعلم اِنِّیْ اَخَذته فَلَمْ آكل وَلَمْ اشْرب وَلَمْ البس وَلَمْ اضيع وَلٰكِن اُتِی عَلَیّ اِمَّا حرق وَاِمَّا سرق وَاِمَّا وضيعة فَيَقُوْلُ اللّٰه صدق عَبدِی اَنا اَحَق من قضى عَنْك فيدعو اللّٰه بِشَیْءٍ فيضعه فِیْ كفة مِيْزَانه فترجح حَسَنَاته على سيئاته فَيدْخل الْجَنَّة بِفضل رَحمته

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ وَاَبُوْ نُعَيْم اَحَد اسانيدهم حسن

الوضيعة هِیَ البيع بِاَقَلّ عَمَّا اشْتری بِهِ

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مقروض کو بلائے گا اور اسے اپنے سامنے کھڑا کرے گا اور فرمائے گا: اے ابن آدم! تم نے کس وجہ سے قرض لیا اور کس وجہ سے لوگوں کے حقوق (یعنی اموال) ضائع کیے؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو یہ بات جانتا ہے کہ میں نے اسے لیا تھا لیکن نہ میں نے اسے کھایا اور نہ ہی پیا اور نہ ہی پہنا اور نہ ہی ضائع کیا لیکن مجھ پر آفت لاحق ہوگئی تھی میرا مال جل گیا تھا یا چوری ہوگیا تھا یا ویسے ضائع ہوگیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے بندے نے سچ کہا ہے میں اس بات کا زیادہ حق دار ہوں کہ تمہاری طرف سے ادائیگی کر دوں تو اللہ تعالیٰ کوئی چیز منگوائے گا اور میزان کے ایک پلڑے میں رکھے گا تو اس کی نیکیاں اس کے گناہوں پر بھاری ہو جائیں گی اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت کے فضل سے جنت میں داخل ہو جائے گا"

یہ روایت امام احمد امام بزار امام طبرانی امام ابونعیم نے نقل کی ہے ان کی اسانید میں سے ایک سند حسن ہے۔

"الوضیعۃ" سے مراد سودے میں اس سے کم قیمت پر چیز بیچنا ہے جتنی قیمت میں وہ خریدی ہو۔

2783 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الدّين يقْتَصّ من صَاحبه يَوْم الْقِيَامَة اِذا مَاتَ اِلَّا من تدين فِیْ ثَلَاث خلال الرجل تضعف قوته فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فيستدين يتقوى بِهِ على عَدو اللّٰه وعدوه وَرجل يَمُوْت عِنْده مُسْلِم لَا يجد بِمَا يُكَفِّنهُ ويواريه اِلَّا بدين وَرجل خَافَ على نَفْسه الْعزبَة فينكح خشيَة على دينه فَاِن اللّٰه يقْضِی عَن هٰؤُلَاءِ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه هٰكَذَا وَالْبَزَّار

وَلَفْظِه: ثَلَاث من تدين فِيْهِنَّ ثُمَّ مَاتَ وَلَمْ يقْض فَاِن اللّٰه يقْضِی عَنْهُ رجل يكون فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فيخلق ثَوْبه فيخاف اَن تبدو عَوْرَته اَوْ كلمة نَحْوَهَا فَيَمُوْت وَلَمْ يقْض دينه وَرجل مَاتَ عِنْده رجل مُسْلِم فَلَمْ يجد

مَا يُكَفِّنُهُ بِهِ وَلَا مَا يواريه فَمَاتَ وَلَمْ يقْض دينه وَرجل خَافَ على نَفْسه الْعَنَت فتعفف بِنِكَاح امْرَأَة فَمَاتَ وَلَمْ يقْض فَإِن اللَّه يقْضِي عَنْهُ يَوْم الْقِيَامَة

الْعَنَت بِفَتْح الْعين وَالنُّون جَمِيعًا هُوَ الْإِثْم وَالْفساد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' مقروض سے قرض کا حساب لیا جائے گا' جبکہ آدمی نے ایسی حالت میں انتقال کیا ہو (کہ اس نے قرض واپس نہ کیا ہو) البتہ جس شخص نے تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں قرض لیا ہو' اس کا معاملہ مختلف ہوگا' ایک وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں اپنی قوت کو دگنا کرنے کے لئے قرض لیا ہو' تا کہ اس کے ذریعے اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کے خلاف' قوت حاصل کرے' ایک وہ شخص جس کے قریب کسی مسلمان کا انتقال ہو گیا ہو' اور اس کے پاس اس مسلمان کے کفن دفن کے لئے کچھ نہ ہو' وہ صرف قرض لے کر کفن دفن کر سکتا ہو' اور ایک وہ شخص' جسے اپنی ذات کے حوالے سے کنوارے رہنے کی صورت میں اندیشہ ہو' تو وہ اپنے دین کی حفاظت کے لئے نکاح کر لے' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف سے ادائیگی کر دے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اسی طرح نقل کی ہے' اور امام بزار نے بھی نقل کی ہے' اور ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تین صورتیں ایسی ہیں' جب ان میں کوئی شخص قرض لے اور پھر وہ انتقال کر جائے' اور اس نے قرض ادا نہ کیا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادائیگی کروا دے گا' ایک وہ شخص' جو اللہ کی راہ میں ہو اور اس کا کپڑا پرانا ہو جائے' اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ اس کی شرم گاہ ظاہر ہو جائے گی (راوی کو شک ہے' شاید اس کی مانند کوئی اور الفاظ ہیں) وہ اگر ایسی حالت میں انتقال کر جاتا ہے کہ اس نے قرض ادا نہیں کیا تھا' اور ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان شخص انتقال کر جائے' اور اس کے پاس اسے کفن دینے کے لئے' یا دفن کرنے کے لئے گنجائش نہ ہو' وہ اگر ایسی حالت میں انتقال کر جاتا ہے کہ اس نے قرض ادا نہیں کیا تھا' اور ایک وہ شخص' جسے اپنی ذات کے حوالے سے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو' تو وہ عورت کے ساتھ نکاح کر کے خود کو بچائے' اگر وہ ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ اس نے قرض ادا نہ کیا ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف سے قرض ادا کر دے گا''۔

لفظ ''العنت'' میں 'ع' اور 'ن' دونوں پر زبر ہے' اس سے مراد گناہ اور فساد ہے۔

2784 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن اللَّه مَعَ الدَّائِن حَتَّى يقْضِي دينه مَا لم يكن فِيمَا يكره اللَّه

قَالَ وَكَانَ عبد اللَّه بن جَعْفَر يَقُوْلُ لخازنه اذْهَبْ فَخذ لي بدين فَإِنِّي أكره أَن أبيت لَيْلَة إِلَّا وَاللَّه معي بعد إِذْ سمعته من رَسُوْلُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

''اللہ تعالیٰ قرض لینے والے کے ساتھ ہوتا ہے' جب تک وہ اپنا قرض ادا نہیں کر دیتا' جبکہ وہ اس میں ایسی صورت

اختیار نہیں کرتا' جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہو"

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اپنے منشی سے کہتے تھے: جاؤ! اور میرے لئے قرض حاصل کرو! کیونکہ مجھے یہ بات ناپسند ہے میں ایسی حالت میں رات گزاروں کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ نہ ہو' جبکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہوئی ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے' حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

2785 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حَالَتْ شَفَاعَته دون حد من حُدُوْد اللّٰه فَقَدْ ضاد اللّٰه فِيْ أمره وَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دين فَلَيْسَ ثَمَّ دِيْنَار وَلَا دِرْهَم وَلٰكِنَّهَا الْحَسَنَات والسيئات وَمَنْ خَاصم فِيْ بَاطِل وَهُوَ يعلم لم يزل فِيْ سخط اللّٰه حَتّٰى ينْزع وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِن مَا لَيْسَ فِيْهِ حبس فِيْ ردغة الخبال حَتّٰى يَأْتِيَ بالمخرج مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَصَحَّحَهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالطَّبَرَانِيّ بِنَحْوِهٖ وَبِاَتَمِّ لَفْظهمَا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جس شخص کی سفارش' اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں رکاوٹ بن جائے' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے' اور جو شخص ایسی حالت میں مرجائے کہ اس کے ذمہ قرض ہو' تو اس (قیامت کے) دن تو کوئی دینار یا درہم نہیں ہوں گے' نیکیاں اور گناہ ہوں گے' جو شخص کسی باطل معاملے کے بارے میں جھگڑا کرے اور وہ جانتا بھی ہو (کہ وہ باطل کے بارے میں جھگڑا کر رہا ہے) تو وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا' جب تک وہ اس سے الگ نہیں ہوتا' اور جو شخص کسی مومن کے بارے میں ایسی بات کہے' جو اس مومن میں نہ ہو' تو اس شخص کو "ردغۃ الخبال" میں قید کر دیا جائے گا' یہاں تک کہ وہ اس بات سے نکل آئے جو اس نے کہی تھی"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اس کو صحیح قرار دیا ہے' اسے امام ابوداؤد اور امام طبرانی نے اس کی مانند نقل کیا ہے ان دونوں کی روایت کے الفاظ' اگر اللہ نے چاہا' تو آگے آئیں گے۔

2786 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَاهُنَا اَحَد من بنى فَلَان فَلَمْ يجبهُ اَحَد ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا اَحَد من بنى فَلَان فَلَمْ يجبهُ اَحَد ثُمَّ قَالَ هَاهُنَا اَحَد من بنى فَلَان فَقَامَ رجل فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ من مَنعك اَن تُجِيبنِيْ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْاَوليين قَالَ اِنِّيْ لم أنوه بكم اِلَّا خيرا اِن صَاحبكُمْ مأسور بِدِيْنِهِ فَلَقَد رَاَيته أدى عَنْهُ حَتّٰى مَا اَحَد يَطْلُبهُ بِشَيْءٍ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ اِن صَاحبكُمْ حبس على بَاب الْجَنَّة بدين كَانَ عَلَيْهِ

زَاد فِيْ رِوَايَة: فَاِن شِئْتُمْ فافدوه وَاِن شِئْتُمْ فأسلموه اِلٰى عَذَاب اللّٰه فَقَالَ رجل عَلَيَّ دينه فقصاه

قَالَ الْحَاكِم صَحِيح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيم رَوَوْهُ كلهم عَن الشّعبِيّ عَن سمعَان وَهُوَ ابْن مشنج عَن سَمُرَة وَقَالَ الْبُخَارِيّ فِي تَارِيخه الْكَبِير لَا نعلم لسمعان سَمَاعا من سَمُرَة وَلَا لِلشَّعْبِيِّ سَمَاعا من سمعَان

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا یہاں بنوفلاں سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص موجود ہے؟ کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہیں دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا یہاں بنوں فلاں سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص موجود ہے؟ تو کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب نہیں دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہاں بنوفلاں سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص موجود ہے؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے پہلی دو مرتبہ میں مجھے جواب کیوں نہیں دیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کے بارے میں صرف بھلائی مراد لی تھی' تمہارے اس ساتھی کو اس کے قرض کی وجہ سے پابند کیا گیا ہے' پھر میں نے اسے دیکھا کہ اس کی طرف سے ادائیگی کر دی گئی' یہاں تک کہ کوئی ایسا شخص نہیں تھا کہ جس نے اس سے کسی چیز کا مطالبہ کرنا ہو"

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تمہارے ساتھی کو جنت کے دروازے پر' اس قرض کی وجہ سے روک دیا گیا' جو اس کے ذمہ لازم تھا"

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"اگر تم لوگ چاہو' تو اس کا فدیہ دے دو' اور اگر تم چاہو' تو اسے اللہ کے عذاب کے سپرد کر دو' تو ایک صاحب نے عرض کی: اس کا قرض میرے ذمہ ہے' اور پھر اس شخص نے اس (مرحوم) کے قرض کو ادا کر دیا"۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے' اسے امام شعبی کے حوالے سے سمعان سے نقل کیا ہے' یہ سمعان بن مشنج ہے' اس کے حوالے سے یہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' امام بخاری نے اپنی "تاریخ کبیر" میں یہ بات بیان کی ہے: ہمیں سمعان کے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سماع کا علم نہیں ہے' اور نہ ہی امام شعبی کے سمعان سے سماع کا علم ہے۔

2787 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَاحب الدّين ماسور بِدِينِهِ يشكو إِلَى اللَّه الْوَحدَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَفِيهِ الْمُبَارك بن فضَالة

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مقروض کو اس کے قرض کے حوالے سے پابند کر دیا جاتا ہے' اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اکیلے ہونے کی شکایت کرتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی مبارک بن فضالہ ہے۔

2788 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اعظم الذُّنُوْب عِنْد اللّٰہ اَن یلقاہ بِھَا عبد بعد الْکَبَائِر الَّتِیْ نھی اللّٰہ عَنْھَا اَن یَمُوْت رجل وَعَلَیْہِ دین لَا یدع لَہٗ قَضَاء

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالْبَیْھَقِیّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس چیز کے ہمراہ حاضر ہو جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اور وہ یہ کہ وہ ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ اس کے ذمہ قرض ہو اور اس نے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ نہ چھوڑا ہو''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2789 - وَعَنْ شفی بن ماتع الأصبحی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَۃ یُؤْذونَ اَھْلِ النَّارِ علی مَا بھم من الْاَذٰی یسعون مَا بَیْنَ الْحَمِیم والجحیم یَدْعُوْنَ بِالْوَیْلِ وَالثُّبور یَقُوْلُ بعض اَھْلِ النَّارِ لِبَعض مَا بَال ھٰؤُلَاءِ قد آذونا علی مَا بِنَا من الْاَذٰی قَالَ فَرجل مُعَلّق عَلَیْہِ تَابُوت من جمر وَرجل یجر امعاء ہ وَرجل یسیل فوہ قَیْحا ودما وَرجل یَاْکُل لَحْمہ فَیُقَالُ لصَاحب التابوت مَا بَال الْاَبْعَد قد آذَانا علی مَا بِنَا من الْاَذٰی فَیَقُوْلُ اِن الْاَبْعَد مَاتَ وَفِیْ عُنُقہ اَمْوَال النَّاس لَا یجد لَھَا قَضَاء اَوْ وَفَاء

الْحَدِیْث رَوَاہُ ابْن أبی الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ لین وَبَاقِیْ بِتَمَامِہٖ فِی الْغَیْبَۃ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀❀ حضرت شفیع بن ماتع اصبحی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار لوگ اہل جہنم کی اذیت میں مزید اضافہ کریں گے وہ جہنم اور جحیم کے درمیان بھاگتے پھریں گے اور بربادی اور تباہی کا واویلا کرتے پھریں گے اہل جہنم میں سے کوئی ایک دوسرے سے پوچھے گا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ ہم پہلے ہی اتنی اذیت میں تھے انہوں نے ہماری اذیت میں مزید اضافہ کر دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ایک شخص وہ ہوگا جس پر انگارے سے بنا ہوا تابوت معلق ہوگا ایک وہ شخص ہوگا جو اپنی انتڑیاں گھسیٹ رہا ہوگا اور وہ شخص ہوگا جس کے منہ سے پیپ اور خون نکل رہا ہوگا ایک وہ شخص ہوگا جو اپنا گوشت کھا رہا ہوگا تابوت والے شخص کے بارے میں کہا جائے گا اس بدبخت کا کیا معاملہ ہے؟ جس نے ہمیں پہلے اتنی اذیتوں سمیت اور اذیت دے دی ہے تو وہ کہے گا: یہ بدنصیب وہ ہے جو ایسی حالت میں مر گیا تھا کہ اس کے ذمہ لوگوں کے اموال تھے جن کی ادائیگی کا کوئی بندوبست نہیں تھا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) .....الحدیث۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا اور امام طبرانی نے کمزور سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ روایت آگے چل کر غیبت سے متعلق باب میں مکمل طور پر نقل ہوگی اگر اللہ نے چاہا۔

2790 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نفس الْمُؤْمِن معلقَۃ بِدَیْنِہٖ

حَتّٰى يقْضى عَنْهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِی وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظِهٖ قَالَ نفس الْمُؤْمِن معلقَة مَا كَانَ عَلَيْهِ دين –وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مومن کی جان اس کے قرض کے عوض میں لٹکی رہتی ہے جب تک وہ اس کی طرف سے ادا نہیں کر دیا جاتا''

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

''مومن کی جان معلق رہتی ہے جب تک اس کے ذمہ قرض رہتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2791 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ توفّی رجل فغسلناه وكفناه وحنطناه ثُمَّ اَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّی عَلَيْهِ فَقُلْنَا تصلی عَلَيْهِ فخطا خطْوَة ثُمَّ قَالَ اعليه دين قُلْنَا دِيْنَارَانِ فَانْصَرف فتحملهما اَبُوْ قَتَادَة فاتيناه فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَة الديناران عَلَیّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد اَوْفى اللّٰه حق الْغَرِيم وبرىء مِنْهُمَا الْمَيِّت قَالَ نَعَمْ فصلى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ بيومين مَا فعل الديناران قلت اِنَّمَا مَاتَ امس قَالَ فَعَاد اِلَيْهِ من الْغَد فَقَالَ قد قضيتهما فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰن بردت جلدته

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْحَاكِم وَالدَّارَقُطْنِیّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا انتقال ہو گیا ہم نے اسے غسل دیا اسے کفن پہنایا اسے خوشبو لگائی پھر ہم اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تا کہ آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں ہم نے عرض کی آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں آپ ﷺ نے ایک قدم اٹھایا پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمہ کوئی قرض تھا؟ ہم نے عرض کی: دو دینار تھے' تو نبی اکرم ﷺ واپس مڑ گئے' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں دیناروں کی ادائیگی اپنے ذمہ لی' تو ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ان دو دیناروں کی ادائیگی میرے ذمہ ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرض خواہ کا حق پورا ادا کروا دے گا' اور مرحوم ان دونوں سے لاتعلق ہو گیا' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کی نماز جنازہ ادا کی' پھر آپ ﷺ نے اس کے دو دن بعد فرمایا: ان دو دیناروں کا کیا بنا؟ میں نے عرض کی: اس شخص کا ابھی کل ہی تو انتقال ہوا ہے' راوی کہتے ہیں' اس سے اگلے دن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے ان دونوں کو ادا کر دیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب اس (مرحوم) کی جلد ٹھنڈی ہو گئی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے حاکم اور امام دار قطنی نے بھی نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

2792 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِالْجَنَازَةِ لَمْ يَسْاَلْ عَنْ شَیْءٍ مِنْ عَمَلِ الرَّجُلِ وَيَسْاَلُ عَنْ دَيْنِهٖ فَاِنْ قِيْلَ عَلَيْهِ دَيْنٌ كَفَّ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ وَاِنْ قِيْلَ لَيْسَ عَلَيْهِ دَيْنٌ صَلّٰى عَلَيْهِ فَاُتِیَ بِجَنَازَةٍ فَلَمَّا قَامَ لِيُكَبِّرَ سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ قَالُوْا دِيْنَارَانِ فَعَدَلَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هُمَا عَلَیَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَرِیْءٍ مِنْهُمَا فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ اِلَّا وَهُوَ مُرْتَهَنٌ بِدَيْنِهٖ وَمَنْ فَكَّ رِهَانَ مَيِّتٍ فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هٰذَا لِعَلِیٍّ خَاصَّةً اَمْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوَاهُ اَيْضًا بِنَحْوِهٖ عَنْ طَرِيْقِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْوَصَّافِیِّ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ ۝

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی جنازہ لایا جاتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرحوم کے کسی بھی عمل کے بارے میں دریافت نہیں کرتے تھے' البتہ اس کے قرض کے بارے میں دریافت کرتے تھے' اگر یہ عرض کی جاتی کہ اس کے ذمہ قرض ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے' اور اگر یہ بتایا جاتا کہ اس کے ذمہ کوئی قرض نہیں ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کر لیتے تھے' ایک مرتبہ ایک جنازہ لایا گیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر تکبیر کہنے لگے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھی کے ذمہ قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: دو دینار ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے چھوڑ کر جانے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اپنی ساتھی کی نماز جنازہ ادا کر لو' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! وہ دونوں میرے ذمہ ہیں' اور یہ ان دونوں سے لاتعلق ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرحوم کی نماز جنازہ پڑھی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر عطا کرے' اللہ تعالیٰ تمہارے رہن کو چھڑوائے' جس طرح تم نے اپنے بھائی کے رہن کو چھڑوایا ہے' جو بھی میت انتقال کرتی ہے' اور اس کے ذمہ قرض ہو' تو وہ اپنے قرض کے عوض میں رہن رہتی ہے' اور جو شخص کسی میت کے رہن کو چھڑوا دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے رہن کو چھڑوائے گا' ایک صاحب نے عرض کی: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے خاص ہے؟ یا مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مسلمانوں نے کے لئے عام ہے"۔

یہ روایت امام دار قطنی نے نقل کی ہے' انہوں نے اس کی مانند روایت عبید اللہ وصافی کے حوالے سے' عطیہ کے حوالے سے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2793 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّیَ عَلَيْهَا قَالَ

هَلْ عَلَيْهِ دين قَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن جِبْرِيْل نهانى اَن اُصَلِّى على من عَلَيْهِ دين فَقَالَ اِن صَاحب الدّين مُرْتَهن فِيْ قَبره حَتّٰى يقْضى عَنْهُ دينه

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَلَفْظِهِ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتى بِرَجُل يُصَلِّى عَلَيْهِ فَقَالَ هَلْ على صَاحبكُمْ دين قَالُوْا نعم قَالَ فَمَا ينفعكم اَن اُصَلِّى على رجل روحه مُرْتَهن فِيْ قَبره لَا تصعد روحه اِلَى السَّمَاء فَلَو ضمن رجل دينه قُمْت فَصليت عَلَيْهِ فَاِن صَلَاتى تَنْفَعهُ

قَالَ الْحَافِظ قد صَحَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه كَانَ لَا يُصَلِّى على الْمَدِيْن ثُمَّ نسخ ذٰلِك فروى مُسْلِم وَغَيْرِه من حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَغَيْرِهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرجلِ الْمَيِّت عَلَيْهِ الدين فَيَسْاَل هَلْ ترك لدينِهِ قَضَاء فَاِن حدث اَنه ترك وَفَاء صلى عَلَيْهِ وَاِلَّا قَالَ صلوا على صَاحبكُمْ فَلَمَّا فتح اللّٰه عَلَيْهِ الْفتُوح قَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ من انفسهم فَمَنْ توفّى وَعَلَيْهِ دين فعلى قَضَاؤُهُ وَمَنْ ترك مَالا فلورثته

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جنازہ لایا گیا' تا کہ آپ اس کی نماز جنازہ ادا کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا اس کے ذمہ کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھے اس بات سے منع کیا ہے کہ میں ایسی شخص کی نماز جنازہ ادا کروں' جس کے ذمہ قرض ہو' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقروض اپنی قبر میں رہن رکھا ہوا ہے' جب تک اس کی طرف سے قرض ادا نہیں کیا جاتا''

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں:

''ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے' ایک شخص کی میت لائی گئی' تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ ادا کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے ساتھی کے ذمہ قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اس کا کیا فائدہ ہوگا؟ کہ اگر میں کسی ایسے شخص کی نماز جنازہ ادا کرلوں' جسے اس کی قبر میں رہن رکھا گیا ہو' اور اس کی روح' آسمان کی طرف بلند ہی نہ ہو رہی ہو' اگر کوئی شخص اس کے قرض کا ضامن بن جاتا ہے' تو میں اس کی نماز جناہ پڑھا دیتا ہوں' کیونکہ میری نماز پھر اسے فائدہ دے گی''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مقروض کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے تھے' لیکن اس کے بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

کیونکہ امام مسلم اور دیگر حضرات نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی ایسی میت لائی جاتی تھی' جس کے ذمہ قرض ہوتا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دریافت کرتے تھے: کیا اس نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے؟ اگر یہ بات بیان کی جاتی کہ اس نے قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھا دیتے تھے' ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے تم اپنے ساتھی کی

نماز جنازہ ادا کرلو! لیکن جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتوحات عطا کیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میں مؤمنین کے لئے ان کی جان سے زیادہ قریب ہوں' جو شخص انتقال کر جائے اور اس کے ذمہ قرض ہو تو اس کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی' اور جو شخص مال چھوڑ کر جائے گا' تو وہ اُس کے ورثاء کو ملے گا''۔

التَّرْهِيب من مطل الْغَنِيّ وَالتَّرْغِيْب فِيْ اِرضاء صَاحب الدّين

خوشحال شخص کے (قرض کی واپسی میں) ٹال مٹول کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات نیز قرض خواہ کو راضی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

2794 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مطل الْغَنِيّ ظلم وَاِذَا اتبع اَحَدُكُمْ على مَلِيء فَلْيتبعْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

اُتبع بِضَم الْهمزَة وَسُكُون التَّاء اَى اُحِيل قَالَ الْخطابِيّ:وَاَهْلِ الْحَدِيْثِ يَقُوْلُ اتبع بتَشْديد التَّاء وَهُوَ خطا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''خوشحال شخص کا (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے' اور جب کسی (قرض خواہ کو) کسی دوسرے شخص کے حوالے کیا جائے' تو وہ اس (دوسرے شخص) کے پاس جائے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''اتبع'' میں 'ا' پر پیش ہے' اور 'ت' ساکن ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جب احالہ کیا جائے' خطابی بیان کرتے ہیں: محدثین یہ فرماتے ہیں: یہ لفظ ''اتبع'' یعنی 'ت' پر شد کے ساتھ ہے' (خطابی کہتے ہیں:) یہ تلفظ غلط ہے۔

2795 - وَعَنْ عَمْرو بن الشريد عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لی الْوَاجِد يحل عرضه وَمَاله

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

لی الْوَاجِد بِفَتْح اللَّام وَتَشْديد الْيَاء اَى مطل الْوَاجِد الَّذِيْ هُوَ قَادر على وَفَاء دينه يحل عرضه اَى يُبِيح اَن يذكر بِسوء الْمُعَامَلَة وعقوبته حَبسه

❀❀ عمرو بن شرید اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''گنجائش رکھنے والے شخص کا ٹال مٹول کرنا' اس کی عزت اور مال کو حلال کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے

اعتبار سے صحیح ہے۔

''لی الواجد'' میں 'ل' پر زبر ہے ہے' اور 'ی' پر شد ہے' اس سے مراد گنجائش رکھنے والے شخص کا ٹال مٹول کرنا ہے' جو اپنے قرض کی ادائیگی کی قدرت رکھتا ہو' ایسے شخص کی عزت حلال ہو جاتی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے لیے یہ بات مباح ہو جاتی ہے کہ اس کا ذکر معاملے کی خرابی کے ساتھ کیا جائے' اور اس کی سزا یہ ہے کہ اُسے قید کر دیا جائے۔

2796 - وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یحب اللّٰہ الْغَنِیّ الظلوم وَلَا الشَّیْخ الجھول وَلَا الْفَقِیر المختال

وَفِیْ رِوَایَۃٍ اِن اللّٰہ یبغض الْغَنِیّ الظلوم وَالشَّیْخ الجھول والعائل المختال رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَۃِ الْحَارِث الْاَعْوَر عَن عَلِیّ والْحَارث وثق وَلَا بَأس بِہ فِی المتابعات

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والے خوشحال شخص کو' اور جہالت کا مظاہرہ کرنے والے بوڑھے کو' اور تکبر کرنے والے غریب کو پسند نہیں کرتا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ ظالم خوشحال' جاہل بوڑھے' اور غریب متکبر کو ناپسند کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں' حارث اعور کے حوالے سے' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اور حارث نامی راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' متابعات کے بارے میں' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2797 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَۃ یُحِبھُمْ اللّٰہ وَثَلَاثَۃ یبغضھم اللّٰہ فَذکر الْحَدِیْث اِلٰی اَن قَالَ وَالثَّلَاثَۃ الَّذِیْنَ یبغضھم اللّٰہ الشَّیْخ الزَّانِیْ وَالْفَقِیر المختال والغنی الظلوم رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن خُزَیْمَۃ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَاللَّفْظ لَھما وَرَوَاہُ بِنَحْوِہِ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالتِّرْمِذِیّ وَالْحَاکِم وصححاہ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' اور تین قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) جہاں تک ان تین لوگوں کا تعلق ہے' جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے' تو وہ بوڑھا زانی' غریب متکبر اور ظالم خوشحال شخص ہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں' امام نسائی نے اس کی مانند الفاظ نقل کیے ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام ترمذی نے بھی اسے نقل کیا ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان دونوں حضرات نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

2798 - وَرُوِیَ عَن خَوْلَة بنت قيس امْرَاَة حَمْزَة بن عبد الْمطلب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قدس الله امة لَا يَاْخُذ ضعيفها الْحق من قويها غير متعتع ثُمَّ قَالَ من انْصَرف غَرِيمه عَنْهُ وَهُوَ رَاض صلت عَلَيْهِ دَوَاب الْاَرْض وَنون المَاء وَمَنْ انْصَرف غَرِيمه وَهُوَ ساخط كتب عَلَيْهِ فِیْ كل يَوْم وَلَيْلَة وجمعة وَشهر ظلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر

❀❀ سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا' جو حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ایسی امت کو پاکیزگی عطا نہیں کرتا' جس میں ضعیف طاقور سے اپنا حق بلا جھجک حاصل نہیں کر سکتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کا قرض خواہ' اس سے راضی ہو کر واپس جائے' تو زمین کے چوپائے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور پانی کی مچھلیاں بھی اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں' اور جس شخص کا قرض خواہ اس شخص سے ناراض ہو کر واپس جائے' تو اس شخص کے لیے' ہر ایک دن' ہر ایک جمعہ' اور ہر ایک مہینے کے عوض میں ظلم نوٹ کیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2799 - وَعَنْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وسق من تمر لرجل من بنی سَاعِدَة فَاَتَاهُ يَقْتَضِيهِ فَامر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجلا من الْاَنْصَار اَن يَقْضِيه فقضاه تمرا دون تمره فَاَبیٰ اَن يقبله فَقَالَ اترد على رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ اَحَق بِالْعَدْلِ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاكتحلت عينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بدموعه ثُمَّ قَالَ صدق وَمَنْ اَحَق بِالْعَدْلِ منی لَا قدس اللّٰه امة لَا يَاْخُذ ضعيفها حَقه من شديدها وَلَا يتعتعه ثُمَّ قَالَ يَا خَوْلَة عديه واقضيه فَاِنَّهُ لَيْسَ من غَرِيم يخرج من عِنْد غَرِيمه رَاضِيا اِلَّا صلت عَلَيْهِ دَوَاب الاَرْض وَنون الْبحار وَلَيْسَ من عبد يلوی غَرِيمه وَهُوَ يجد اِلَّا كتب اللّٰه عَلَيْهِ فِیْ كُلّ يَوْم وَلَيْلَة اِثْمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْكَبِيْر من رِوَايَة حبَان بن عَلّی وَاخْتلف فِیْ توثيقه وَرَوَاهُ بِنَحْوِهِ الْاِمَام اَحْمد من حَدِيْث عَائِشَة بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوی

تعتعه بتاء ين مثناتين فَوق وعينين مهملتين اَی اَقلقه واتعبه بِكَثْرَة ترداده اِلَيْهِ ومطله اِيَّاه وَنون الْبحار حوتها وَقَوْله يلوی غَرِيمه اَی يمطله ويسوفه

❀❀ سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ بنو ساعدہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو کھجوروں کا ایک وسق دینا لازم تھا' وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کرنے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اسے ادائیگی کر دے' تو اس نے ادائیگی میں ہلکی قسم کی کھجوریں دیں' تو دوسرے فریق نے انہیں

لینے سے انکار کر دیا' اس نے دریافت کیا: کیا تم نبی اکرم ﷺ کی طرف سے دی جانے والی چیز کو واپس کر رہے ہو؟ قرض خواہ نے کہا: جی ہاں! انصاف کرنے کا' نبی اکرم ﷺ سے زیادہ حق دار اور کون ہے؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا ہے' مجھ سے زیادہ انصاف کرنے کا حق کس کو ہے؟ اللہ تعالیٰ ایسی امت کو پاکیزگی عطا نہیں کرتا' جس میں کمزور شخص' طاقتور شخص سے اپنا حق وصول نہیں کرتا' پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے خولہ! تم اسے شمار کرو' اور اس کو ادائیگی کرو' کیونکہ جب کوئی قرض خواہ' اپنے مقروض کے پاس سے راضی ہو کر نکلتا ہے' تو اس مقروض کے لئے زمین کے جانور' اور سمندروں کی مچھلیاں دعائے رحمت کرتی ہیں' اور جو شخص اپنے قرض خواہ کو ایسی حالت میں لوٹاتا ہے' کہ وہ اس سے ناخوش ہو' تو اللہ تعالیٰ ہر ایک دن اور رات کے عوض میں اس شخص کے لیے گناہ نوٹ کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم کبیر میں حبان بن علی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کو ثقہ قرار دینے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے' امام احمد نے اس کی مانند روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت کے طور پر' عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

تعتعه بتاء ين مثناتين فَوق وعينين مهملتين اَى اَقلقه وأتعبه بِكَثْرَة ترداده اِلَيْهِ ومطله اِيَّاه وَنون الْبحار حوتها وَقَوْله يلوى غَرِيمه اَى يمطله ويسوفه

لفظ ''تعتعہ'' میں دو تاء ہیں' اور دو ع ہیں' اس سے مراد یہ ہے کہ اسے قلق اور مشکل کا شکار کرتا ہے' کہ اس کے زیادہ چکر لگواتا ہے' اور اس کے ساتھ ٹال مٹول کرتا ہے'' ''نون البحار'' سے مراد سمندر کی مچھلیاں ہیں' متن کے الفاظ ''یلوی غریمہ'' سے مراد اس کے ساتھ ٹال مٹول کرنا اور اسے یہ کہنا ہے: میں عنقریب (ادائیگی) کر دوں گا۔

2800 - وَعَنْ اَبِىْ سعيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قدست امة لَا يعْطى الضَّعِيْف فِيْهَا حَقه غير متعتع

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه بِقصَّة وَلَفظه: قَالَ جَاءَ اَعْرَابِى اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يتقاضاه دينا كَانَ عَلَيْهِ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى قَالَ اخرج عَلَيْك اِلَّا قضيتنى فانتهره اَصْحَابه فَقَالُوْا وَيحك تَدْرِى من تكلم فَقَالَ اِنِّىْ أطلب حَقى فَقَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هلا مَعَ صَاحب الْحق كُنْتُمْ ثُمَّ ارسل اِلٰى خَوْلَة بنت قيس فَقَالَ لَهَا اِن كَانَ عنْدك تمر فأقرضينا حَتّٰى ياتينا تمر فنقضيك فَقَالَت نَعَمْ بِاَبِىْ اَنْت وَامى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فاقترصه فَقَضى الْاَعْرَابِى واطعمه فَقَالَ اَوفيت اَوْفَى اللّٰه لَك فَقَالَ اُولٰئِكَ خِيَار النَّاس اِنَّهُ لَا قدست امة لَا يَاْخُذ الضَّعِيْف فِيْهَا حَقه غير متعتع

رَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْث عَائِشَة مُخْتَصرًا وَالطَّبَرَانِىّ من حَدِيْث ابْن مَسْعُوْدٍ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسی امت پاکیزگی اختیار نہیں کر سکتی' جس میں کمزور کو اس کا حق' پریشان کیے بغیر نہ دیا جائے''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں' یہ روایت امام ابن ماجہ نے ایک واقعہ کے طور پر نقل کی ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ ﷺ سے قرض کا تقاضا کرنے لگا جس کی ادائیگی نبی اکرم ﷺ کے ذمہ تھی' اس نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سختی کی' یہاں تک کہ اس نے کہا: آپ مجھے ادائیگی کریں' ورنہ میں آپ کے خلاف نکل کھڑا ہوؤں گا' نبی اکرم ﷺ کے صحابہ نے اسے ڈانٹا اور کہا: تمہارا ستیاناس ہو' کیا تم جانتے ہو کہ تم کس کے ساتھ بات چیت کر رہے ہو؟ اس نے کہا: میں اپنا حق مانگ رہا ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ صاحب حق شخص کا ساتھ کیوں نہیں دیتے؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے سیّدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کو پیغام بھجوایا اور فرمایا: اگر تمہارے پاس کھجوریں ہوں تو ہمیں قرض دے دو' جب ہماری کھجوریں آئیں گی' تو ہم ادائیگی کر دیں گے' اس خاتون نے کہا: ٹھیک ہے' یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' تو نبی اکرم ﷺ نے وہ کھجوریں قرض لے کر' اس دیہاتی کو ادا کیں' اور اسے کھانا بھی کھلایا' اس دیہاتی نے کہا: آپ نے پوری ادائیگی کی ہے' اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا پورا اجر عطا کرے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے لوگ ہی بہتر ہوتے ہیں (جو پوری ادائیگی کرتے ہیں) ایسی امت پاکیزگی اختیار نہیں کر سکتی' جس میں کمزور اپنا حق پریشانی کا شکار ہوئے بغیر نہ لے''

امام بزار نے یہ روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' جبکہ امام طبرانی نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

9 - التَّرْغِيْب فِيْ كَلِمَات يقولهن الْمَدْيُون والمهموم والمكروب والماسور

باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات' جو غمگین' پریشان اور قیدی شخص پڑھے گا

2801 - عَن عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن مكاتبا جَاءَهُ فَقَالَ إِنِّيْ عجزت عَن مكاتبتي فاعني فَقَالَ أَلا أعلمك كَلِمَات علمنيهن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَو كَانَ عَلَيْك مثل جبل صبير دينا أَدَّاهُ اللّٰه عَنْك قل اللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بحلالك عَن حرامك وأغنني بِفَضْلِك عَمَّن سواك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ایک مکاتب غلام ان کے پاس آیا اور بولا: میں کتابت کی رقم ادا کرنے سے عاجز آچکا ہوں' آپ میری مدد کیجئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں' ان کلمات کی تعلیم نہ دوں جو مجھے نبی اکرم ﷺ نے سکھائے تھے؟ اگر تمہارے اوپر شبیر پہاڑ جتنا بھی قرض ہو' تو وہ بھی اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے ادا کروا دے گا' تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو اپنے حلال کے ذریعے' حرام کے مقابلے میں' میری کفایت کر لے' اور اپنے فضل کے ذریعے' اپنے علاوہ ہر ایک سے مجھے بے نیاز کر دے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2802 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخل رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم الْمَسْجِد فَاِذَا هُوَ بِرَجُل من الْاَنْصَار يُقَال لَهُ اَبُوْ اُمَامَةَ جَالِسا فِيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا اُمَامَةَ مَا لی اَرَاك جَالِسا فِی الْمَسْجِد فِیْ غير وَقت صَلَاة قَالَ هموم لزمتنی وديون يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ اَفلا اُعلمك كَلَاما اِذا قلته اذهب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ همك وَقضى عَنْك دينك فَقَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قل اِذا اَصْبَحت وَاِذَا اَمسيت اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعوذ بك من الْهم والحزن وَاَعُوْذ بك من الْعَجز والكسل وَاَعُوْذ بك من الْبُخْل والجبن وَاَعُوْذ بك من غَلَبَة الدّين وقهر الرِّجَال قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ فَاذْهب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ همی وَقضى عنی دينی

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے' وہاں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص موجود تھا' جس کا نام ابوامامہ تھا' وہ وہاں بیٹھا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابوامامہ! کیا وجہ ہے کہ تم نماز کے وقت کے علاوہ مسجد میں بیٹھے ہوئے نظر آ رہے ہو؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے پریشانیاں لاحق ہیں' اور قرض دینا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلام کی تعلیم نہ دوں' کہ جب تم اسے پڑھ لو گے' تو اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانی ختم کر دے گا' اور تمہارا قرض ادا کروا دے گا' اس نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم صبح وشام یہ پڑھو:

''اے اللہ! میں شدید غم اور حزن سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں عاجز ہونے اور سست ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں کنجوسی اور بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں' میں قرض کے غلبے اور لوگوں کے قہر سے تیری پناہ مانگتا ہوں''

وہ شخص بیان کرتا ہے: میں نے یہ کلمات پڑھنا شروع کیے' تو اللہ تعالیٰ نے میری پریشانی ختم کر دی اور قرض ادا کروا دیا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2803 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمعَاذ اَلَا اُعلمك دُعَاء تَدْعُو بِه لَو كَانَ عَلَيْك مثل جبل اَحَد دينا لأداه اللّٰه عَنْك قل يَا معَاذ اَللّٰهُمَّ مَالك الْملك تؤتی الْملك من تشَاء وتنزع الْملك مِمَّن تشَاء وتعز من تشَاء وتذل من تشَاء بِيَدِك الْخَيْر اِنَّك على كل شَیْءٍ قدير رَحْمٰن الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة ورحيمهما تعطيهما من تشَاء وتمنع مِنْهُمَا من تشَاء ارْحَمْنِیْ رَحْمَة تغنينی بهَا عَن رَحْمَة من سواك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الصَّغِيْر بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی دعا کی تعلیم دوں؟ جسے اگر تم پڑھو تو اگر تم پر اُحد پہاڑ جتنا قرضہ ہو تو اللہ تعالیٰ وہ تمہاری طرف سے ادا کروا دے گا' اے معاذ! تم یہ

پڑھو:

''اے اللہ! اے بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہے بادشاہی عطا کر دیتا ہے' اور جس کو چاہے بادشاہی سے الگ کر دیتا ہے' تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے' اور جسے چاہتا ہے' ذلت دیتا ہے' اور بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے' اے دنیا اور آخرت کے رحمان اور رحیم! تو یہ دونوں جسے چاہتا ہے' عطا کر دیتا ہے' اور ان دونوں کو جس سے چاہتا ہے' روک لیتا ہے' تو مجھ پر ایسی رحمت کر دے' کہ اس رحمت کے ذریعے' تو مجھے اپنے علاوہ' ہر کسی کی رحمت سے بے نیاز کر دے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2804 - وَرُوِیَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افتقده يَوْم الْجُمُعَة فَلَمَّا صلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتى معَاذًا فَقَالَ يَا معَاذ مَا لى لم ارك فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ليهودى عَلىّ اُوقِيَّة من تبر فَخرجت اِلَيْك فحبسنى عَنْك فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا معَاذ الا اعلمك دُعَاء تَدْعُو بِهِ فَلَو كَانَ عَلَيْك من الدّين مثل صبير اَدَّاهُ اللّٰه عَنْك وصبير جبل بِالْيمن فَادع اللّٰه يَا معَاذ قل:

اللّٰهُمَّ مَالك الْملك تؤتى الْملك من تشَاء وتنزع الْملك مِمَّن تشَاء وتعز من تشَاء وتذل من تشَاء بِيَدِك الْخَيْر اِنَّك على كل شَيْءٍ قدير تولج اللَّيْل فِى النَّهَار وتولج النَّهَار فِى اللَّيْل وَتخرج الْحَىّ من الْمَيّت وَتخرج الْمَيّت من الْحَىّ وترزق من تشَاء بِغَيْر حِسَاب رَحْمٰن الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة ورحيمهما تُعْطِى من تشَاء مِنْهُمَا وتمنع من تشَاء ارْحَمْنِىْ رَحْمَة تغنينى بهَا عَن رَحْمَة من سواك

وَفِىْ رِوَايَة قَالَ معَاذ كَانَ لرجل عَلىّ بعض الْحق فخشيته فَلَبِثت يَوْمَيْنِ لَا اخرج ثُمَّ خرجت فَجئْت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا معَاذ مَا خَلفك قلت كَانَ لرجل عَلىّ بعض الْحق فخشيته حَتّٰى استحييت وكرهت اَن يلقانى قَالَ اَلا آمُرك بِكَلِمَات تقولهن لَو كَانَ عَلَيْك اَمْثَال الْجبَال قَضَاهُ اللّٰه قلت بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ قل اللّٰهُمَّ مَالك الْملك فَذكر نَحْوِهِ بِاخْتِصَار وَزَاد فِىْ آخِره اللّٰهُمَّ اغننى من الْفقر واقض عنى الدّين وتوفنى فِىْ عبادتك وَجِهَاد فِىْ سَبِيْلك۔ رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جمعہ کے دن غیر موجود پایا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا وجہ ہے کہ میں نے تمہیں نہیں دیکھا؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک یہودی کا' میرے ذمہ ایک اوقیہ لازم ہے میں آپ کی طرف آنے کے لئے نکلا تھا' لیکن اس نے مجھے راستے میں روک لیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! کیا میں تمہیں ایسی دعا کی تعلیم نہ دوں؟ جب تم وہ دعا کرو گے' تو تمہارے اوپر اگر صبیر پہاڑ جتنا قرض ہوگا' تو اللہ تعالیٰ وہ بھی تمہاری طرف سے ادا کروا دے گا (راوی کہتے

ہیں: صبیر' یمن میں موجود ایک پہاڑ کا نام ہے) اے معاذ! تم اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرو' تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! اے بادشاہی کے مالک! تو جسے چاہتا ہے' بادشاہی عطا کر دیتا ہے' اور جسے چاہتا ہے' بادشاہی سے الگ کر دیتا ہے' تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے' اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے' ہر قسم کی بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' بے شک تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے' تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے' اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے' اور تو مردہ کو زندہ میں سے نکال دیتا ہے' اور زندہ میں سے' مردہ نکال دیتا ہے' تو جسے چاہتا ہے' حساب کے بغیر رزق عطا کرتا ہے اے دنیا اور آخرت کے رحمان اور ان دونوں کے رحیم! تو ان دونوں میں سے جو چیز' جسے چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے' اور جس سے چاہتا ہے' روک لیتا ہے' تو مجھ پر ایسی رحمت کر دے' جس کے ذریعے' تو مجھے اپنے علاوہ ہر کسی کی رحمت سے بے نیاز کر دے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کا میرے ذمہ حق تھا' مجھے اس کے حوالے سے اندیشہ ہوا' میں دو دن گھر میں ٹھہرا رہا اور باہر نہیں نکلا پھر میں نکلا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے معاذ! تم کہاں رہ گئے تھے؟ میں نے عرض کی: میرے ذمہ ایک شخص کا کچھ حق ہے' مجھے اس کے حوالے سے اندیشہ تھا اور مجھے شرم آ رہی تھی اور مجھے یہ اچھا نہیں لگا کہ وہ مجھ سے ملے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی ہدایت نہ کروں؟ جنہیں تم پڑھ لو گے' تو اگر تم پر پہاڑوں جتنا قرضہ ہو گا' تو اللہ تعالیٰ وہ بھی ادا کروا دے گا' میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! اے بادشاہی کے مالک!''..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے' اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اے اللہ! مجھے غربت سے بے نیاز کر دے اور میرے قرض کو ادا کر دے اور مجھے اپنی عبادت کے دوران موت دینا اور اپنی راہ میں جہاد کے دوران موت دینا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2805 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دخل عَلَيّ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُعَاء علمنيه قلت مَا هُوَ قَالَ كَانَ عِيْسَى ابْن مَرْيَم يعلم اَصْحَابه قَالَ لَو كَانَ على اَحَدُكُم جبل ذهب دينا فَدَعَا اللّٰه بِذٰلِكَ لقضاه اللّٰه عَنْهُ اللّٰهُمَّ فارج الْهم وَكَاشف الْغم ومجيب دَعْوَة الْمُضْطَرين رَحْمٰن الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ورحيمهما اَنْت ترحمنى فارحمنى برحمة تغنينى بهَا عَن رَحْمَة من سواك قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ الصديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَت عَلَيّ بَقِيَّة من الدّين وَكنت للدين كَارِهًا فَكنت اَدْعُو اللّٰه بِذٰلِكَ فَاَتَانِيْ اللّٰه بفائدة فَقضى عنى دينى قَالَت عَائِشَة كَانَ لاسماء بنت عُمَيْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَلَيّ دِيْنَار وَثَلَاثَة دَرَاهِم وَكَانَت تدخل عَلَيّ فاستحيى اَن انظر فِيْ وَجهَهَا لَا اجد مَا اَقضيها فَكنت اَدْعُو بِذٰلِكَ الدُّعَاء فَمَا لَبِثت اِلَّا

یَسِیرًا حَتّٰی رَزَقَنِیْ اللّٰہ رزقا مَا ھُوَ بِصَدَقَۃ تصدق بِھَا عَلَیّ وَلَا مِیرَاث ورثته فقضاه اللّٰه عنی وَقسمت فِیْ اَھلِیْ قسما حسنا وحلیت ابْنَة عبد الرَّحْمٰن بِثَلَاث اَوَاقٍ من ورق وَفضل لنا فضل حسن

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالْحَاکِم والأصبهانی کلهم عَن الحکم بن عبد اللّٰه الْاَیْلِیْ عَن الْقَاسِم عَنْهَا وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِیْم کَیفَ وَالْحکم مَتْرُوك مُتَّهم وَالْقَاسِم مَعَ مَا قِیْلَ فِیْهِ لم یسمع من عَائِشَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے ہاں تشریف لائے اور بولے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک دعا سنی ہے' جس کی تعلیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دی ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے دریافت کیا: وہ دعا کیا ہے؟ (یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو اس کی تعلیم دیا کرتے تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی شخص کے ذمہ سونے کے پہاڑ جتنا قرض ہوگا' اور وہ شخص اس دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے یہ بھی ادا کروا دے گا (اس دعا کے الفاظ یہ ہیں:)

''اے اللہ! اے پریشانی کو ختم کرنے والے' اے غم کو دور کرنے والے' اے مجبور لوگوں کی دعا کو قبول کرنے والے' اے دنیا اور آخرت کے رحمان اور ان دونوں کے رحیم! تو مجھ پر رحم کر' تو مجھ پر ایسی رحمت کر' جس کے ذریعے تو مجھے اپنے علاوہ' ہر کسی کی رحمت سے بے نیاز کر دے''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے ذمہ کچھ قرض کی ادائیگی لازم تھی اور میں قرض کو شدید ناپسند کرتا تھا' میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی' تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا فائدہ عطا کیا کہ اس کی وجہ سے میرا قرض ادا ہو گیا۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سیّدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا کچھ قرض دینا تھا' جو ایک دینار اور تین درہم پر مشتمل تھا' وہ میرے ہاں آئیں' تو مجھے ان کی طرف دیکھتے ہوئے شرم آئی' کیونکہ میرے پاس اتنی گنجائش نہیں تھی کہ میں انہیں ادائیگی کر سکتی' پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کی' تو اس کے کچھ ہی عرصے بعد' اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا رزق عطا کیا' جو مجھے صدقے کے طور پر نہیں ملا تھا اور وراثت میں نہیں ملا تھا اور اللہ تعالیٰ نے وہ قرض میرے ذمہ سے ادا کروا دیا' اور میں نے اپنے اہل خانہ کے درمیان بھی مال تقسیم کیا اور اس کے ذریعے عبدالرحمٰن کی صاحبزادی (یعنی اپنی بھتیجی) کو زیور بھی بنا کر دیا اور پھر بھی میرے پاس مال بچ گیا''۔

وہ زیور چاندی کے اوقیہ کا تھا۔

یہ روایت امام بزار نے امام حاکم نے اور اصبہانی نے نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اسے حکم بن عبداللہ ایلی کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں۔ یہ کیسے صحیح ہو سکتی ہے؟ جبکہ حکم بن عبداللہ نامی راوی متروک ہے' اور اس پر تہمت عائد کی گئی ہے' اور قاسم کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے' اس کے ہمراہ یہ بات بھی ہے کہ انہوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع نہیں کیا ہے۔

2806 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَصَابَ اَحَدًا قطّ هم وَلَا حزن فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبدك وَابْن عَبدك وَابْن أمتك ناصيتی بِيَدِك مَاض فِیْ حكمك عدل قضاؤك اَسَالك بِكُل اسْم هُوَ لَك سميت بِهِ نَفسك اَوْ أنزلته فِیْ كتابك اَوْ عَلمته اَحَدًا من خلقك اَوْ استأثرت بِهِ فِیْ علم الْغَيْب عنْدك اَن تجْعَل الْقُرْآن ربيع قلبِی وَنور صَدْرِی وجلاء حزنی وَذَهَاب همی اِلَّا اذهب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ همه وابدله مَكَان حزنه فَرحا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَنْبَغِی لنا اَن نتعلم هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات قَالَ اَجل يَنْبَغِی لمن سمعهن اَن يتعلمهن

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم كلهم عَنْ اَبِیْ سَلَمَة الْجُهَنِیّ عَن الْقَاسِم بن عبد الرَّحْمٰن عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ اِن سلم من اِرْسَال عبد الرَّحْمٰن عَن اَبِيه قَالَ الْحَافِظ لم يسلم وَاَبُوْ سَلَمَة الْجُهَنِیّ يَأْتِیْ ذكره وروى هٰذَا الْحَدِيْث الطَّبَرَانِیّ من حَدِيْث اَبِیْ مُوسَى الْاَشْعَرِیّ بِنَحْوِهٖ وَقَالَ فِیْ آخِره قَالَ قَائِل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن المغبون لمن غبن هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَات قَالَ اجل فقولوهن وعلموهن فَاِنَّهٗ من قالهن وعلمهن النمَاس مَا فِيْهِنَّ اذهب اللّٰه كربه وَاطَال فرحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب بھی کسی شخص کو کوئی پریشانی' یا غم لاحق ہو تو وہ یہ پڑھے:

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری کنیز کا بیٹا ہوں' میری پیشانی' تیرے دست قدرت میں ہے' تو نے اپنے فیصلے کو جاری رکھنا ہے' اور تیری تقدیر کا فیصلہ انصاف کے مطابق ہے' میں تیرے ہر ایک اسم کے وسیلے سے تجھ سے دعا کرتا ہوں' جس اسم کے ہمراہ تو نے اپنی ذات کا نام مقرر کیا ہے' یا جسے تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے' یا جسے تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی تعلیم دیا ہے' اور تو اس کے حوالے سے علم غیب رکھنے کی وجہ سے مجھ پر فوقیت رکھتا ہے (میں یہ دعا کرتا ہوں) کہ تو قرآن کو میرے دل کی بہار' میرے سینے کا نور' میرے غم کی جلاء بنا دے اور میری پریشانی کو ختم کر دے''۔

تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی کو ختم کر دے گا' اور اس کے غم کی جگہ اسے خوشی نصیب کرے گا' لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم سب کے لئے مناسب یہ ہے کہ ہم ان کلمات کو سیکھ لیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جو شخص بھی ان کے بارے میں سنتا ہے' تو اس کے مناسب یہ ہے کہ وہ انہیں سیکھ لے''

یہ روایت امام احمد' امام بزار' امام ابو یعلیٰ نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اسے جہنی کے حوالے سے' قاسم بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اگر اس میں یہ چیز نہ ہو کہ اسے عبدالرحمٰن نامی راوی نے' اپنے والد کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس میں یہ چیز پائی جاتی ہے' ابوسلمہ نامی راوی کا تذکرہ آگے چل کے آئے گا۔

یہ روایت امام طبرانی نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' جو اس کی مانند ہے' تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ شخص خسارے کا شکار ہوگا جو ان کلمات کے حوالے سے خسارے کا شکار ہو جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم یہ کلمات پڑھو اور لوگوں کو ان کی تعلیم دو' کیونکہ جو شخص ان کلمات کو پڑھے اور ان کلمات کی تعلیم دے گا' اور اس کا مقصد ان میں موجود برکت کو حاصل کرنا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی کو ختم کر دے گا' اور اس کی خوشی کو طویل کر دے گا"۔

2807 - وَعَنْ اَبِیْ بکرَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَلِمَات المکروب اللّٰھُمَّ رحمتك اَرْجُو فَلَا تکِلنِیْ اِلٰی نَفسِیْ طرفَۃ عین وَاَصْلح لی شانی کُلہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ وَزَاد فِیْ آخِرہ: لَا اِلٰہ اِلَّا اَنْت

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"پریشان حال شخص یہ کلمات پڑھے گا:

"اے اللہ! میں تیری رحمت کی امید رکھتا ہوں' تو پلک جھپکنے کے عرصے کے لئے بھی' مجھے میری ذات کے سپرد نہ کرنا' اور میرے تمام معاملات کو ٹھیک کر دے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ کلمات ذکر کیے ہیں: "تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"۔

2808 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من لزم الاسْتِغْفَار جعل اللّٰہ لَہُ من کل ضِیق مخرجا وَمَنْ کل ہم فرجا ورزقہ من حَیْثُ لَا یحْتَسب

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَہُ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْحَاکِم وَالْبَیْہَقِیّ کلہم من رِوَایَۃِ الحکم بن مُصعب وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص استغفار کو باقاعدگی سے پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر پریشانی سے نکلنے کا راستہ بنا دے گا' اور ہر تکلیف سے نجات کا راستہ بنا دے گا' اور اسے وہاں سے رزق عطا کرے گا' جو اس کے گمان میں بھی نہیں ہوگا"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی' امام ابن ماجہ' امام حاکم اور امام

بیہقی نے نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے حکم بن مصعب کے حوالے سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2809 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه قبل كل شَیْءٍ وَّلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه يبْقى رَبنَا ويفنى كل شَیْءٍ عوفى من الْهم والحزن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ پڑھے گا:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' جو ہر شے سے پہلے تھا' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہمارا پروردگار باقی رہے گا' اور ہر شے فنا ہو جائے گی''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو وہ شخص پریشانی اور غم سے محفوظ رہے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2810 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قَالَ لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ كَانَ دَوَاء من تِسْعَة وَتِسْعين دَاءٍ ايسرها الْهم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الدُّعَاء وَعِنْده فَلْيقل اللّٰه رَبِّی لَا اشرك بِهِ شَيْئًا ثَلَاث مَرَّات وَزَاد وَكَانَ ذٰلِكَ آخر كَلَام عمر بن عبد الْعَزِيز عِنْد الْمَوْت

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھتا رہے گا' تو یہ ۹۹ بیماریوں کی دوا ہے' جن میں سے سب سے ہلکی بیماری شدید پریشانی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے بشر بن رافع ابو اسباط کے حوالے سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2811 - وَعَنْ اَسْمَاء بنت عُمَيْس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اعلمك كَلِمَات تقولينهن عِنْد الكرب اَوْ فِی الكرب اللّٰه رَبِّی لَا اشرك بِهِ شَيْئًا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الدُّعَاء وَعِنْده فَلْيقل اللّٰه رَبِّی لَا اشرك بِهِ شَيْئًا ثَلَاث مَرَّات وَزَاد وَكَانَ ذٰلِكَ آخر كَلَام عمر بن عبد الْعَزِيز عِنْد الْمَوْت

❀❀ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات کی تعلیم نہ دوں جنہیں تم پریشانی کے وقت پڑھ لو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' وہ کلمات یہ ہیں:)

''میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور میں کسی کو اس کا شریک نہیں قرار دیتی ہوں''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔

امام طبرانی نے اسے دعا میں نقل کیا ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: آدمی کو یہ پڑھنا چاہیے:

''میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے میں کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا ہوں''

یہ کلمات تین مرتبہ پڑھنے چاہئیں اس روایت میں یہ الفاظ بھی زائد ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کا مرتے وقت آخری کلام یہی تھا۔

2812 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْد الكرب لَا اِلٰـه اِلَّا اللّٰـه الْحَلِيم الْعَظِيْم لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه رب الْعَرْش الْعَظِيْم لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه رب السَّمٰوَات وَالْاَرْض وَرب الْعَرْش الْكَرِيم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ اِلَّا اَنه قَالَ فِي الْاَوَّلى لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه الْعلى الْحَلِيم

وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنه قَالَ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه الْحَلِيم الْكَرِيم سُبْحَانَ اللّٰهِ رب الْعَرْش الْعَظِيْم سُبْحَانَ اللّٰهِ رب السَّمٰوَات السَّبع وَرب الْعَرْش الْكَرِيم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بردبار ہے عظمت والا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور کریم عرش کا پروردگار ہے''۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے پہلی مرتبہ میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بلند و برتر اور بردبار ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کی ہے تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بردبار ہے اور معزز ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے اللہ تعالیٰ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے جو سات آسمانوں کا پروردگار ہے اور کریم عرش کا پروردگار ہے''۔

2813 - وَعَنْ سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَة ذِي النُّوْن اِذْ دَعَا وَهُوَ فِيْ بطن الْحُوت لَا اِلٰه اِلَّا اَنْت سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كنت من الظَّالِمِيْن - الانبياء - فَاِنَّهُ لم يدع رجل مُسْلِم فِيْ شَيْءٍ قطّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰه لَهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

وَزَاد الْحَاكِم فِيْ رِوَايَةٍ لَهُ فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ كَانَت ليونس خَاصَّة اَم لِلْمُؤْمِنِين عَامَّة فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا تسمع اِلٰى قَول اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ ونجيناه من الْغم وَكَذٰلِكَ ننجى الْمُؤْمِنِيْنَ - الْاَنْبِيَاء

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''حضرت یونس علیہ السلام کی وہ دعا' جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو ہر عیب سے پاک ہے' اور بے شک میں ظالموں میں سے تھا''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) جو بھی مسلمان جس بھی صورت حال میں اس دعا کو پڑھے گا' تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرلے گا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام حاکم نے اپنی ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ حضرت یونس علیہ السلام کے لئے مخصوص ہیں؟ یا مسلمانوں کے لئے عام ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا (جو اس کے بعد ہے:)

''اور ہم نے اسے غم سے نجات عطا کی اور اسی طرح' ہم اہل ایمان کو نجات عطا کرتے ہیں''۔

2813/1 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا اعلمك الْكَلِمَات الَّتِيْ تكلم بهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلام حِيْن جَاوز الْبَحْر بنى اِسْرَائِيل فَقُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوا

اَللّٰهُمَّ لَك الْحَمد وَاِلَيْك الْمشْتَكى وَاَنت الْمُسْتَعَان وَلَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلى الْعَظِيْم

قَالَ عبد اللّٰه فَمَا تركتهن مُنْذُ سَمِعتهنَّ من رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير بِاِسْنَادٍ جَيِّد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں' ان کلمات کی تعلیم نہ دوں' جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس وقت پڑھا تھا' جب وہ بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر دریا کو پار کرنے لگے تھے' ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! حمد تیرے ہی لئے مخصوص ہے' اور تیری طرف شکایت کی جاسکتی ہے' تجھ سے ہی مدد لی جاسکتی ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا' جو بلند و برتر اور عظمت والا ہے''۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ کلمات سنے ہیں' میں نے انہیں کبھی ترک نہیں کیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2814 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا نَادَی الْمُنَادِی فتحت لَهُ اَبْوَاب السَّمَاء واستجیب الدُّعَاء فَمَنْ نزل بِهِ کرب اَوْ شدَّة فلیتحین الْمُنَادِی فَاِذَا کبر کبر وَاِذَا تشهد تشهد وَاِذَا قَالَ حَیّ علی الصَّلَاة قَالَ حَیّ علی الصَّلَاة وَاِذَا قَالَ حَیّ علی الْفَلاح قَالَ حَیّ علی الْفَلاح ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ رب هذِهِ الدعْوَة التَّامَّة الصادقة المستجابة لَهَا دَعْوَة الْحق وَکلمَة التَّقْوَی احیا عَلَیْهَا وامتنا عَلَیْهَا وابعثا عَلَیْهَا واجعلنا من خِیَار اَهلهَا اَحیَاء واَمواتا ثُمَّ یسْاَل اللّٰه حَاجته

رَوَاهُ الْحَاکِم من رِوَایَة عفیر بن معدان وَهُوَ واه وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب منادی پکار کر کہے (یعنی مؤذن اذان دیتا ہے) تو اس وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور اس وقت دعا مقبول ہوتی ہے' تو جس شخص کو کوئی پریشانی لاحق ہو' یا تکلیف لاحق ہو' تو اسے اس وقت کا خیال رکھنا چاہیے' جب منادی اعلان کرتا ہے' جب وہ تکبیر کہتا ہے' تو آدمی بھی تکبیر کہے' جب وہ کلمہ شہادت پڑھتا ہے' تو آدمی بھی کلمہ شہادت پڑھے' جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہتا ہے' تو آدمی بھی حی علی الصلوٰۃ کہے' جب وہ حی علی الفلاح کہتا ہے' تو آدمی بھی حی علی الفلاح کہے' پھر آدمی یہ دعا پڑھے:

''اے اللہ! اے اس مکمل اور سچی دعوت کے پروردگار! وہ دعوت جو مستجاب ہوگی' اور حق کی دعوت اس کے لئے مستجاب ہوتی ہے' اور تقویٰ کی بات مستجاب ہوتی ہے' تو ہمیں اسی پر زندہ رکھنا اور تو ہمیں اسی پر اٹھانا' اور ہمیں اس کے اہل کے بہترین افراد میں بنانا' زندہ ہونے کے عالم میں بھی' اور مرحوم ہونے کے عالم میں بھی''

اس کے بعد آدمی کو اپنی حاجت کا سوال کرنا چاہیے۔

یہ روایت امام حاکم نے عفیر بن معدان کے حوالے سے نقل کی ہے' جو ایک ''واہی'' راوی ہے' امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔'

2815 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا کربنی اَمر اِلَّا تمثل لی جِبْرِیْل فَقَالَ یَا مُحَمَّد قل توکلت علی الْحَیّ الَّذِیْ لَا یَمُوْت وَالْحَمْد لله الَّذِیْ لم یتَّخذ ولدا وَلَمْ یکن لَهُ شریك فِی الْملك وَلَمْ یکن لَهُ ولی من الذل وَکبره تَکْبِیْرا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وروی الْاَصْبَهَانِیّ عَن اِبْرَاهِیْم یَعْنِیْ ابْن الْاَشْعَث قَالَ سَمِعت الفضیل یَقُوْلُ:

اِن رجلا علی عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسره الْعَدو فَاَرَادَ اَبوهُ اَن یفْدِیه فَاَبَوا عَلَیْهِ اِلَّا بِشَیْءٍ کثیر لم یطقه فَشَکا ذَلِكَ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اکْتُبْ اِلَیْهِ فلیکثر من قَوْله توکلت علی الْحَیّ الَّذِیْ لَا یَمُوْت وَالْحَمْد لله الَّذِیْ لم یتَّخذ ولدا اِلٰی آخرهَا قَالَ فَکتب بهَا الرجل اِلَی ابْنه فَجعل

يَقُوْلُهَا فَتَفَلَ الْعَدو عَنْهُ فاستاق اَرْبَعِيْنَ بَعِيرًا فَقدم وَقدم بهَا اِلٰى اَبِيه

قَالَ الْحَافِظ وَهٰذَا معضل وَتَقَدَّمَ فِيْ بَاب لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ الْعلى الْعَظِيْم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی مجھے کوئی پریشانی لاحق ہوئی تو حضرت جبریل علیہ السلام میرے سامنے آئے اور بولے: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ یہ پڑھیے:

''میں اس 'حی' ذات پر توکل کرتا ہوں' جسے موت نہیں آئے گی اور ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو اولاد سے پاک ہے' اور جس کا بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے' اور نہ ہی اسے کوئی رسوا کر سکتا ہے' اور تم اس کی کبریائی کا بھرپور طریقے سے اعتراف کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اصبہانی نے ابراہیم بن اشعث کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے فضیل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص تھا' جسے دشمن نے پکڑ لیا اس کے باپ نے اس کا فدیہ دینے کا ارادہ کیا' تو دشمن نے اس بات کو قبول نہیں کیا' دشمن نے بڑی رقم کی شرط عائد کی' جس کی اس کا باپ طاقت نہیں رکھتا تھا' اس نے شخص اس کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بیٹے کو لکھ کر بھیجو! کہ وہ کثرت کے ساتھ یہ پڑھے:

''میں اس زندہ ذات پر توکل کرتا ہوں' جسے موت نہیں آئے گی' اور ہر طرح کی حمد' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جو اولاد سے پاک ہے''۔

یہ کلمات آخر تک ہیں' راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے اپنے بیٹے کو یہ کلمات لکھ کے بھیجے' تو اس نے ان کو پڑھنا شروع کیا تو ایک مرتبہ دشمن اس سے غافل ہو گیا' اور وہ دشمن کے چالیس اونٹ ہانک کر لے آیا وہ خود بھی آ گیا' اور انہیں بھی ساتھ لے کر اپنے باپ کے پاس آیا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت ''معضل'' ہے' اس سے پہلے ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم'' پڑھنے سے متعلق باب میں یہ روایت گزر چکی ہے۔

2816 - وَعَنْ مُحَمَّد بن اِسْحَاق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مَالك الْاَشْجَعِيّ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسر ابْن عَوْف فَقَالَ لَهُ اَرسل اِلَيْهِ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرك اَن تكْثر من قَول لَا حول وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰهِ..... فَذكر الْحَدِيْث

❀❀ محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں: حضرت مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: ابن عوف کو قید کر دیا گیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اسے پیغام بھیجو کہ اللہ کے رسول تمہیں یہ حکم دے رہے ہیں کہ تم کثرت کے ساتھ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھو..... اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

10 - التَّرْهِيب من الْيَمين الكاذبة الْغمُوس

باب: جھوٹی قسم اٹھانے کے بارے میں ترہیبی روایات

2817 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف على مَال امرء مُسْلِم بِغَيْر حَقه لَقِى اللّٰه وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان قَالَ عبد اللّٰه ثُمَّ قَرَاَ علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مصداقه من كتاب اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ:

اِن الَّذِيْنَ يشْتَرُوْنَ بِعَهْد اللّٰه وَاَيْمَانهمْ ثمنا قَلِيلا - ال عمرَان - اِلٰى آخر الْاٰيَة

زَاد فِىْ رِوَايَةٍ بِمَعْنَاهُ قَالَ: فَدخل الْاَشْعَث بن قيس الْكِنْدِىّ فَقَالَ مَا يُحَدثكُمْ اَبُوْ عبد الرَّحْمٰن فَقُلْنَا كَذَا وَكَذَا قَالَ صدق اَبُوْ عبد الرَّحْمٰن وَكَانَ بينى وَبَيْن رجل خُصُومَة فِىْ بِئْر فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاك اَوْ يَمِينه قلت اِذا يحلف وَلَا يُبَالِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حلف على يَمِين صَبر يقتطع بهَا مَال امرىء مُسْلِم هُوَ فِيْهَا فَاجر لَقِى اللّٰه وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان وَنزلت اِن الَّذِيْنَ يشْتَرُوْنَ بِعَهْد اللّٰه وَاَيْمَانهمْ ثمنا قَلِيلا - اِلٰى آخر الْاٰيَة

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِىّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصرا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مسلمان شخص کے بارے میں ناحق طور پر قسم اٹھالے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق کے طور پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے نام کے عہد اور اللہ کے نام کی قسموں کے عوض میں تھوڑی قیمت خرید لیتے ہیں'' ..... یہ آیت کے آخر تک ہے۔

ایک اور روایت جو اسی مضمون کی منقول ہے' اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران حضرت اشعث بن قیس کندی رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے اور انہوں نے دریافت کیا حضرت ابوعبدالرحمٰن (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) تمہیں کیا حدیث بیان کر رہے ہیں ہم نے جواب دیا یہ حدیث ہے' تو انہوں نے جواب دیا حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا ہے میرے اور ایک شخص کے درمیان ایک کنویں کا اختلاف چل رہا تھا ہم نے اپنا مقدمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو تم دو گواہ لے آؤ یا پھر یہ قسم اٹھالے گا میں نے عرض کی یہ قسم اٹھالے گا یہ اس کی پرواہ نہیں کرے گا (کہ یہ جھوٹی قسم اٹھا رہا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیائے

جبکہ وہ شخص اس بارے میں گناہگار ہو تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

''بے شک وہ لوگ جو اللہ کے نام کے عہد اور اس کے نام کے قسموں کے عوض میں تھوڑی قیمت کماتے ہیں''۔ ...یہ آیت کے آخر تک ہے۔

یہ روایت امام بخاریؒ امام مسلمؒ ابوداؤدؒ امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2818 - وَعَنْ وَائِل بن حجر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رجل من حَضرَمَوْت وَرجل من كِنْدَة إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن هٰذَا قد غلبني على أَرْض كَانَت لابى فَقَالَ الْكِنْدِيّ هِيَ أرضي فِي يَدى ازرعها لَيْسَ لَهُ فِيهَا حق فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للحضرمي أَلَك بَيِّنَة قَالَ لَا قَالَ فلك يَمِينه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن الرجل فَاجر لَا يُبَالِي على مَا حلف عَلَيْهِ وَلَيْسَ يتورع عَنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَيْسَ لَك مِنْهُ إِلَّا يَمِينه فَانْطلق ليحلف فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما أدبر لَئِن حلف على مَال ليأكله ظلما ليلقين اللّٰه وَهُوَ عَنْهُ معرض

رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص جس کا تعلق حضرموت سے تھا اور ایک شخص جس کا تعلق کندہ سے تھا وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرمی شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اس نے اس زمین پر قبضہ کرلیا ہے جو میرے والد کی تھی کندی نے کہا: وہ میری زمین ہے اور وہ میرے قبضے میں ہے میں اس پر کھیتی باڑی کرتا ہوں اس شخص کا اس زمین میں کوئی حق نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے اس حضرمی سے دریافت کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے اس نے عرض کی جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے (دوسرے شخص سے) فرمایا پھر تم قسم اٹھالو حضرمی نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ ایک گناہگار شخص ہے یہ اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ یہ کیا حلف اٹھا رہا ہے؟ یہ کسی چیز سے نہیں بچتا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے مقابلے میں صرف یہی ہے کہ یہ قسم اٹھالے پھر وہ شخص حلف اٹھانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے جانے کے بعد ارشاد فرمایا: اگر اس شخص نے کسی کے مال پر حلف اٹھایا ہو تاکہ اسے ظلم کے طور پر کھالے تو جب یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس سے منہ پھیر لے گا''۔

یہ روایت امام مسلمؒ امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2819 - وَعَنِ الْأَشْعَث بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن رجلا من كِنْدَة وَآخر من حَضرَمَوْت اخْتَصَمَا إِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْض من الْيمن فَقَالَ الْحَضْرَمِيّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِن أرضي اغتصبنيها أَبُوْ هٰذَا وَهِي فِي يَده قَالَ هَلْ لَك بَيِّنَة قَالَ لَا وَلٰكِن أحلفه وَاللّٰه مَا يعلم أَنَّهَا أرضي اغتصبنيها أَبوهُ فتهيأ الْكِنْدِيّ لليَمِين فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يقتطع أَحَد مَالا بِيَمِين إِلَّا لَقِي اللّٰه وَهُوَ أَجْذم فَقَالَ الْكِنْدِيّ

هِيَ أرضه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا قَالَ من حلف على يَمِين ليقتطع بهَا مَال امرىء مُسْلِم هُوَ فِيْهَا فَاجر لَقِي الله اَجْذم

❀❀ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کندہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور حضر موت سے تعلق رکھنے والا ایک شخص' ان دونوں نے اپنا مقدمہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا' جو یمن میں موجود ایک زمین کے بارے میں تھا' حضرمی نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ میری زمین تھی' جس کو اس کے باپ نے مجھ سے غصب کے طور پر حاصل کر لیا تھا اور وہ اس کے قبضے میں ہے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے' اس نے عرض کی جی نہیں! لیکن میں اس پر حلف اٹھا سکتا ہوں اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ یہ میری زمین تھی' جسے اس کے باپ نے غصب کر لیا تھا' کندی شخص نے بھی قسم اٹھانے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم اٹھا کر کسی کا مال ہتھیائے گا' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ جذام زدہ ہوگا' تو کندی شخص نے کہا: یہ زمین اس کی ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

"جو شخص قسم اٹھا کر اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہو' تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو وہ جذام زدہ ہوگا"۔

2820 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اختصم رجلَانِ اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَرْض اَحدهمَا من حَضرمَوْت قَالَ فَجعل يَمِين اَحدهمَا فَضَجَّ الْاٰخر قَالَ اِذا يذْهب بارضي فَقَالَ اِن هُوَ اقتطعها بِيَمِينِهِ ظلما كَانَ مِمَّن لَا ينظر الله اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يُزَكِّيه وَله عَذَاب اَلِيم قَالَ وورع الْاٰخر فَردهَا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَاَبُوْ يعلى وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا بِنَحْوِهِ من حَدِيْث عدى بن عميرَة اِلَّا اَنه قَالَ خَاصم رجل من كِنْدَة يُقَال لَهُ امرء الْقَيْس بن عَابس رجلا من حَضرمَوْت فَذكره وَرُوَاته ثِقَات

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَقد وَردت هٰذِهِ الْقِصَّة من غير مَا وَجه وَفِيْمَا ذَكَرْنَاهُ كِفَايَة

ورع بِكَسْر الرَّاء اَى تحرج من الْاِثْم وكف عَمَّا هُوَ قَاصد وَيحْتَمل اَنه بِفَتْح الرَّاء اَى جبن وَهُوَ بِمَعْنى ضمهَا اَيْضًا وَالْاَوَّل اظهر

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے ایک زمین کے بارے میں اپنا مقدمہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے پیش کیا ان میں سے ایک کا تعلق حضر موت سے تھا' ان دونوں میں سے ایک قسم اٹھانے لگا' تو دوسرا شخص چیخ پڑا اور بولا: ایسی صورت میں یہ میری زمین حاصل کر لے گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے اپنی قسم کے ذریعے اس زمین کو ظلم

کے طور پر ہتھیایا ہو' تو یہ ان افراد میں سے ایک ہوگا کہ قیامت کے دن جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں کرے گا' اور اس کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا' راوی بیان کرتے ہیں: تو دوسرا شخص ڈر گیا اور اس نے وہ زمین واپس کر دی''

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابویعلیٰ' امام بزار نے امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے' امام احمد نے اس کی مانند ایک روایت عدی بن عمیرہ سے منقول حدیث کے طور پر بھی نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''کندہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مقدمہ پیش کیا' جس کا نام امرء القیس بن عابس تھا اور حضر موت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے بھی پیش کیا''..... اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' اور اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: یہ واقعہ اور حوالوں سے بھی منقول ہے' لیکن ہم نے جو ذکر کیا ہے' اس میں کفایت پائی جاتی ہے۔

لفظ ''ورع'' میں 'ر' پر زیر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے گناہ کی وجہ سے حرج سمجھا اور اس چیز سے رُک گیا' جو اس کا ارادہ تھا' اس میں اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ اس میں 'ر' پر زبر پڑھی جائے اس صورت میں اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس نے بزدلی کا مظاہرہ کیا اور اس میں بھی پہلے والا مفہوم پایا جاتا ہے' تاہم پہلے والا مفہوم زیادہ واضح ہے۔

2821 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِر الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَالْيَمِين الْغمُوس

وَفِیْ رِوَایَةٍ اَن اَعْرَابِیًا جَاءَ اِلَی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِر قَالَ الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْيَمِين الْغمُوس قَالَ وَمَا الْيَمِين الْغمُوس قَالَ الَّذِیْ يقتطع مَال امرىء مُسْلِم يَعْنِیْ بِيَمِين هُوَ فِيْهَا كَاذِب

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

قَالَ الْحَافِظ سميت الْيَمين الكاذبة الَّتِیْ يحلفها الْإِنْسَان مُتَعَمدا يقتطع بهَا مَال امرىء مُسْلِم عَالما اَن الْاَمر بِخِلَاف مَا يحلف غموسا بِفَتْح الْغَيْن الْمُعْجَمَة لِاَنَّهَا تغمس الْحَالِف فِی الْإِثْم فِی الدُّنْيَا وَفِی النَّار فِی الْاٰخِرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کبیرہ گناہ یہ ہے کہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دیا جائے والدین کی نافرمانی کی جائے جھوٹی قسم اٹھائی جائے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کبیرہ گناہ کون سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا اس نے عرض کی پھر کون سا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: جھوٹی قسم اٹھانا اس نے عرض کی جھوٹی قسم سے مراد کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ قسم جس کے ذریعے آدمی کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے نبی اکرم ﷺ کی مراد ایسی قسم تھی جس میں آدمی جھوٹا ہو"

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: جھوٹی قسم جس کو اٹھا کر آدمی جان بوجھ کر کسی مسلمان شخص کا مال ہتھیا لیتا ہے' اور اسے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ اصل صورت حال اس کے برخلاف ہے جو اس نے قسم اٹھائی ہے' اس کا قسم کو "غموس" کا نام اس لئے دیا گیا ہے' کیونکہ یہ قسم اپنے قسم اٹھانے والے کو دنیا میں گناہ میں اور آخرت میں' جہنم میں ڈبو دے گی۔

2822 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اكبر الْكَبَائِر الْإِشْرَاك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَالْيَمِين الْغمُوس وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ لَا يحلف رجل على مثل جنَاح بعوضة اِلَّا كَانَت كيا فِيْ قلبه يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَيْهَقِيّ اِلَّا انه قَالَ فِيْهِ: وَمَا حلف حَالف بِاللّٰهِ يَمِين صَبر فَادْخل فِيْهَا مثل جنَاح بعوضة اِلَّا جعلت نُكْتَة فِيْ قلبه اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

وَقَالَ التِّرْمِذِيّ فِيْ حَدِيْثه: وَمَا حلف حَالف بِاللّٰهِ يَمِين صَبر فَادْخل فِيْهَا مثل جنَاح بعوضة اِلَّا جعلت نُكْتَة فِيْ قلبه اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کبیرہ گناہوں میں سے ایک' کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا ہے' اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' اگر کوئی شخص مچھر کے پر جتنی چیز کے بارے میں بھی جھوٹی قسم اٹھائے گا' تو قیامت کے دن یہ چیز اس کے دل پر داغ ہوگی"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اللہ کے نام پر قسم اٹھانے والا' جو بھی شخص جھوٹی قسم اٹھائے اور اس میں مچھر کے پر جتنی چیز داخل کر دے (یعنی جھوٹی ہو) تو یہ چیز قیامت کے دن تک کے لئے اس کے دل پر نقطے کے طور پر ہو جائے گی"۔

امام ترمذی اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کرتے ہیں:

"جب بھی کوئی شخص اللہ کے نام پر قسم اٹھاتے ہوئے' اس میں مچھر کے پر جتنی چیز داخل کر دے' تو یہ چیز قیامت کے دن تک کے لئے اس کے دل میں نقطہ بن جائے گی"۔

2823 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نعد من الذَّنب الَّذِيْ لَيْسَ لَهُ كَفَّارَة الْيَمين الْغمُوس قيل وَمَا الْيَمين الْغمُوس قَالَ الرجل يقتطع بِيَمِينِهِ مَال الرجل

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم جھوٹی قسم کو ایسا گناہ شمار کرتے تھے جس کا کوئی کفارہ نہیں ہوتا ان سے دریافت کیا گیا: جھوٹی قسم سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایسی قسم جس کے ذریعے آدمی کسی شخص کا مال ہتھیا لے"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2824 - وَعَنِ الْحَارِث بن البرصاء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَج بَيْنَ الْجَمْرَتَيْن وَهُوَ يَقُوْلُ من اقتطع مَال اَخِيْه بِيَمِين فاجرة فَلْيَتَبَوَّأ مَقْعَده مِنَ النَّار ليبلغ شاهدكم غائبكم مرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ اتم وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا: فَلْيَتَبَوَّأ بَيْتًا فِي النَّار

❀❀ حضرت حارث بن برصاء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر دو جمروں کے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"جو شخص جھوٹی قسم کے ذریعے اپنے کسی بھائی کا مال ہتھیا لے' تو اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے' موجود لوگ' غیر موجود افراد تک یہ بات پہنچا دیں"

یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے' اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اور ان کی روایت زیادہ مکمل ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' تاہم ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "تو اسے جہنم میں موجود اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے"۔

2825 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَمين الْفَاجِرَة تذْهب المَال اَوْ تذْهب بِالْمَالِ

رَوَاهُ الْبَزَّار وَاِسْنَادُهُ صَحِيْح لَو صَحَّ سَماع اَبِيْ سَلَمَة من اَبِيه عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جھوٹی قسم' مال لے جاتی ہے"۔ (یہاں راوی کو لفظ کے بارے میں شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے)

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کی سند صحیح ہے' اگر ابوسلمہ کا سماع اپنے والد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے

مستند طور پر ثابت ہو۔

2826 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِمَّا عصی اللّٰه بِهٖ هُوَ اعجل عقابا من الْبَغی وَمَا من شَیْءٍ اطیع اللّٰه فِیْهِ اسْرع ثَوابًا من الصِّلَة وَالْیَمِین الْفَاجِرَة تدع الدیار بَلاقِع—رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جن صورتوں میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے' ان میں سرکشی (یعنی زنا کے ارتکاب) سے زیادہ جلدی سزا اور کسی چیز کی نہیں ملتی' اور جن کاموں میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جاتی ہے' ان میں صلہ رحمی سے زیادہ جلدی' اور کسی چیز کا ثواب نہیں ملتا' اور جھوٹی قسم' شہروں کو برباد کر کے رکھ دیتی ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

2827 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لَقِی اللّٰه لَا یُشْرك بِهٖ شَیْئًا وَاَدّٰی زَکَاة مَاله طیبَة بهَا نَفْسه محتسبا وَسمع وأطاع فَلَهُ الْجَنَّة اَوْ دخل الْجَنَّة وَخمْس لَیْسَ لَهُنَّ کَفَّارَة الشّرك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَیْر حق وبهت مُؤْمِن والفرار من الزَّحْف وَیَمِین صابرة یقتطع بهَا مَالا بِغَیْر حق

رَوَاهُ اَحْمد وَفِیْه بَقِیَّة وَلَمْ یُصَرح بِالسَّمَاعِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو' اس نے اپنے مال کی زکوۃ اپنی خوشی سے' ثواب کی امید رکھتے ہوئے ادا کی ہو' اس نے (حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کی ہو' تو اسے جنت نصیب ہو گی (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ جنت میں داخل ہو گا' اور پانچ چیزیں ایسی ہیں' جن کا کوئی کفارہ نہیں ہے' کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا' کسی کو ناحق طور پر قتل کرنا' کسی مومن پر الزام عائد کرنا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' اور جھوٹی قسم اٹھا کر کسی کا مال ناحق طور پر ہتھیا لینا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی بقیہ ہے' جس نے سماع کی تصریح نہیں کی ہے۔

2828 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف على یَمِین مصبورة کَاذِبَة فَلْیَتَبَوَّأ مَقْعَده مِنَ النَّار

2828-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الأيمان والنذور' حديث: 7870سنن أبي داود' كتاب الأيمان والنذور' باب التغليظ في اليمين الفاجرة' حديث: 2837مصنف ابن أبي شيبة' كتاب البيوع والأقضية' الرجل يحلف على اليمين الفاجرة' حديث: 21690المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 5389المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' من اسمه عقيف' محمد بن سيرين عن عمران عن ابن حصين' حديث: 15269

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

قَالَ الْخطابِيّ الْيَمين المصبورة هِيَ اللَّازِمَة لصَاحِبهَا من جِهَة الحكم فيصر من اجلهَا اِلَى اَن يحبس وَهِي يَمِين الصَّبْر واصل الصَّبْر الْحَبْس وَمِنْه قَوْلهم قتل فلَان صبرا اَى حبسا على الْقَتْل وقهرا عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص جھوٹی قسم اٹھالیتا ہے اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

خطابی بیان کرتے ہیں: لفظ ''یمین مصبورۃ'' سے مراد وہ قسم ہے جو حکم کے اعتبار سے اٹھانے والے پر لازم ہو جاتی ہے اور اس اعتبار سے اس کے ساتھ متعلق ہوتی ہے کہ اسے روک دیتی ہے یمین صبر بھی اسے کہتے ہیں کیونکہ صبر کا لغوی معنیٰ روک دینا ہے اسی سے عربوں کا یہ مقولہ ہے: ''قتل فلان صبرا'' یعنی اُسے باندھ کر قتل کیا گیا اور اس پر زبردستی کی گئی۔

2829 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَة انه اتى عبد الرَّحْمٰن بن كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِيْ إِزَار خز ذِيْ طاق خلق قد انتبب بِهِ وَهُوَ اعمى يُقَاد قَالَ فَسلمت عَلَيْهِ فَقَالَ هَلْ سَمِعت اَبَاك يحدث بِحَدِيْثٍ قلت لَا اَدْرِى قَالَ سَمِعت اَبَاك يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اقتطع مَال امرىء مُسْلِم بِيَمِين كَاذِبَة كَانَت نُكْتَة سَوْدَاء فِيْ قلبه لَا يغيرها شَيْءٌ اِلَى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ عبداللہ بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت کعب بن عبدالملک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبدالرحمٰن کے پاس آئے جنہوں نے خز سے بنا ہوا تہبند باندھا ہوا تھا جس کے اندر طاق موجود تھے اور وہ پرانا ہو چکا تھا وہ نابینا تھے انہیں ساتھ لے کر چلا جاتا تھا راوی کہتے ہیں: میں نے انہیں سلام کیا اور دریافت کیا: آپ نے اپنے والد کو کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم پھر راوی نے بیان کیا: میں نے آپ کے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی جھوٹی قسم کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا مال ہتھیالے تو یہ چیز اس کے دل میں سیاہ نقطہ بن جائے گی قیامت کے دن تک اسے کوئی چیز ختم نہیں کر سکے گی''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2830 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه جلّ ذكره اذن لي اَن احدث عَن ديك قد فرقت رِجْلَاهُ الْاَرْض وعنقه مثنى تَحت الْعَرْش وَهُوَ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ مَا اعظمك رَبنَا فَيرد عَلَيْهِ مَا علم ذٰلِكَ من حلف بِي كَاذِبًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس مرغ کے بارے میں بتاؤں جس کی دونوں ٹانگیں پوری زمین پر پھیلی ہوئی ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے ہے' اور وہ یہ پڑھتا ہے:

''تو ہر عیب سے پاک ہے اے ہمارے پروردگار تو کتنا عظیم ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ اسے جواب دیتا ہے' یہ بات وہ شخص نہیں جانتا' جو میرے نام پر جھوٹی قسم اٹھاتا ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2831 - وَعَنْ جَابر بن عتِيك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اقتطع مَال امرىء مُسْلِم بِيَمِينِهِ حرم اللّٰه عَلَيْهِ الْجَنَّة وَاوجب لَهُ النَّار قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَان كَانَ شَيْئًا يَسِيرا قَالَ وَان كَانَ سواكا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا مال ہتھیالے' اللہ تعالیٰ اس شخص پر جنت کو حرام کردے گا' اور اس کے لئے جہنم کو واجب کردے گا عرض کی گئی: یارسول اللہ! خواہ وہ کوئی معمولی سی چیز ہی ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ وہ مسواک ہی کیوں نہ ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' روایت کے الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2832 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اِيَاس بن ثَعْلَبَة الْحَارِثِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اقتطع حق امرىء مُسْلِم بِيَمِينِهِ فَقَدْ اوجب لَهُ النَّار وَحرم عَلَيْهِ الْجَنَّة قَالُوْا وَان كَانَ شَيْئًا يَسِيرا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَان كَانَ قَضِيبًا من اراك

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه وَرَوَاهُ مَالك اِلَّا انه كرر وَان كَانَ قَضِيبًا من اراك ثَلَاثًا

❀❀ حضرت ابوامامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قسم کے ذریعے کسی مسلمان شخص کا حق ہتھیالے اس کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے' اور اس کے لئے جنت حرام ہو جاتی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! خواہ وہ کوئی معمولی سی چیز ہی کیوں نہ ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگرچہ وہ پیلو کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو''

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اسے امام مالک نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل

کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ خواہ وہ پیلو کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو' یہ کلمات آپ ﷺ نے تین مرتبہ تکرار کے ساتھ ارشاد فرمائے۔

2833 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يحلف عِنْد هٰذَا الْمِنْبَر عبد وَلَا امة على يَمِين آثمة وَلَوْ على سواك رطب اِلَّا وَجَبت لَهُ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس منبر کے پاس' جو بھی بندہ یا کنیز' جھوٹی قسم اُٹھائیں' خواہ وہ ایک تر مسواک کے بارے میں ہی کیوں نہ ہو' تو اس شخص کے لئے جہنم واجب ہو جائے گی''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2834 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حلف على يَمِين آثمة عِنْد قَبرِی هٰذَا فَلْيَتَبَوَّأ مَقْعَده مِنَ النَّار وَلَوْ على سواك اَخْضَر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه لم يذكر السِّوَاك

قَالَ الْحَافِظ كَانَت الْيَمين على عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْد الْمِنْبَر ذكر ذٰلِكَ اَبُوْ عبيد والخطابی وَاسْتشْهدَ بِحَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ الْمُتَقَدّم وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص میری اس قبر کے پاس جھوٹی قسم اُٹھائے گا اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے' خواہ وہ قسم کسی سرسبز مسواک کے بارے میں ہی کیوں نہ ہو''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اور انہوں نے مسواک کا ذکر نہیں کیا۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں منبر کے پاس قسم اٹھائی جاتی تھی' یہ بات ابوزبیر اور خطابی نے نقل کی ہے' اور اس کی تائید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس حدیث سے ہوتی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2835 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْحلف حنث اَوْ نَدم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه اَيْضا

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قسم اُٹھانے سے یا تو حانث ہونا پڑتا ہے یا ندامت کا شکار ہونا پڑتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2836 - وَعَنْ جُبَيْر بن مطعم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه افتدى يَمِينه بِعشْرَة آلاف ثُمَّ قَالَ وَرب الْكَعْبَة لَو حَلَفت حَلَفت صَادِقا وَإِنَّمَا هُوَ شَيْءٍ افتديت بِهِ يَمِينى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

وروى فِيْهِ اَيْضًا عَن الْاَشْعَث بن قيس رَضِى اللّٰه قَالَ اشْتريت يَمِينى مرّة بِسَبْعِيْنَ الفا

❀❀ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے اپنے قسم کے فدیے میں دس ہزار (درہم یا دینار) دیے تھے اور پھر یہ فرمایا تھا: رب کعبہ کی قسم! اگر میں حلف اٹھاؤں گا تو حلف اُٹھانے میں سچا ہوں گا' یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے میں نے اپنی قسم کا فدیہ دیا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس بارے میں یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ اپنی قسم ستر ہزار کے عوض میں خریدی تھی''۔

11 - التَّرْهِيب من الرِّبَا

باب: سود کے بارے میں ترہیبی روایات

2837 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هن قَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِىْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِّ وَاكل الرِّبَا وَاكل مَال الْيَتِيم والتولى يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِىّ

الموبقات المهلكات

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاکت کا شکار کرنے والی سات چیزوں سے اجتناب کرو! لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ کون سی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، کسی ایسی جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے، سود کھانا' یتیم کا مال کھانا، میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا، غافل پاکدامن مومن خواتین پر زنا کا الزام لگانا''

یہ روایت امام بخاری' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ ''الموبقات'' سے مراد ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں۔

2838 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت اللَّيْلَة رجلَيْنِ

اتيانى فأخرجانى إلى أرض مُقَدَّسَة فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا على نهر من دم فِيْهِ رجل قَائِم وَعَلٰى شط النَّهر رجل بَيْن يَدَيْهِ حِجَارَة فَاقبل الرجل الَّذِىْ فِى النَّهر فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرج رمى الرجل بِحجر فِىْ فِيْهِ فَرده حَيْثُ كَانَ فَجعل كلما جَاءَ ليخرج رمى فِىْ فِيْهِ بِحجر فَيرجع كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِىْ رَاَيته فِى النَّهر قَالَ آكل الرِّبَا

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ هٰكَذَا فِى الْبُيُوع مُخْتَصِرًا وَتَقَدَّمَ فِىْ ترك الصَّلَاة مطولا

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''گزشتہ رات میں نے دیکھا دو افراد میرے پاس آئے اور مجھے لے کر مقدس سرزمین کی طرف چلے گئے ہم چلتے ہوئے جا رہے تھے یہاں تک کہ ہم ایک نہر کے پاس آئے جو خون کی نہر تھی اور اس میں ایک شخص کھڑا ہوا تھا نہر کے کنارے پر ایک اور شخص موجود تھا جس کے سامنے پتھر رکھے ہوئے تھے نہر میں موجود شخص آتا تھا جب وہ نکلنے لگتا تھا تو دوسرا شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا تھا تو وہ واپس وہاں پہنچ جاتا تھا' جہاں پہلے تھا' وہ جب بھی آ کر نکلنے کی کوشش کرتا تھا' تو اس کے منہ میں پتھر ڈال دیا جاتا تھا' تو وہ واپس چلا جاتا تھا' جہاں پہلے ہوتا تھا میں نے دریافت کیا: یہ شخص کون ہے؟ جسے میں نہر میں دیکھ رہا ہوں' تو فرشتوں نے جواب دیا: یہ سود کھانے والا شخص تھا''

یہ روایت امام بخاری نے اسی طرح خرید و فروخت کے متعلق باب میں' مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' یہ روایت اس سے پہلے نماز ترک کرنے سے متعلق باب میں' طویل روایت کے طور پر گزر چکی ہے۔

2839 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكل الرِّبَا ومؤكله

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِىّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَصَححهُ وَابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه كلهم من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَزَادُوا فِيْهِ وشاهديه وكاتبه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور اسے کھلانے والے پر لعنت کی ہے۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے' حالانکہ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے' اور ان حضرات نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اور اس (کے گواہوں اور اسے) لکھنے والے پر بھی لعنت کی ہے''۔

2840 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكل الرِّبَا ومؤكله وكاتبه وشاهديه وَقَالَ هم سَوَاء

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اسے کھلانے والے اسے لوٹ کرنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہے: یہ سب برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

یہ روایت امام مسلم نے اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2841 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِر سبع اَوَّلهنَّ الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وَقتل النَّفس بِغَيْر حَقّهَا وَاَكل الرِّبَا وَاَكل مَال الْيَتِيم وفرار يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات والانتقال اِلَى الْاَعْرَاب بعد هجرته

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَايَة عَمْرو بن اَبِیْ شيبَة وَلَا بَأْس بِهِ فِی المتابعات

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کبیرہ گناہ سات ہیں' جن میں سب سے پہلا اللہ کے ساتھ کسی شریک ٹھہرانا ہے (اس کے بعد یہ ہیں:) کسی جان کو ناحق طور پر قتل کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال کھانا' میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا' پاک دامن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا' اور ہجرت کرنے کے بعد اپنے علاقے میں واپس چلے جانا''

یہ روایت امام بزار نے' عمرو بن ابوشیبہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور متابعات میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2842 - وَعَنْ عون بن اَبِیْ جُحَيْفَة عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الواشمة والمستوشمة وآكل الرِّبَا وموكله وَنهى عَن ثمن الْكَلْب وَكسب الْبَغِی وَلعن المصورين

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاَبُوْ دَاوُد

قَالَ الْحَافِظ وَاسم اَبِیْ جُحَيْفَة وهب بن عبد اللّٰه السوَائِی

❀❀ عون بن ابوجحیفہ' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے والی اور جسم گدوانے والی عورت' سود کھانے والے اور اسے کھلانے والے پر لعنت کی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت' فاحشہ عورت کی کمائی (استعمال کرنے سے) منع کیا ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر بنانے والوں پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کا نام وہب بن عبداللہ سوائی ہے۔

2843 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ آكل الرِّبَا وموكله وشاهداه وكاتباه اِذا علمُوا بِهِ والواشمة والمستوشمة لِلْحسنِ ولاوی الصَّدَقَة وَالْمُرْتَدّ اَعْرَابِيًّا بعد الْهِجْرَة ملعونون على لِسَان مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحَيْهِمَا وَزَاد فِیْ آخِره: يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم عَن الْحَارِث وَهُوَ الْاَعْوَر عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِلَّا ابْن خُزَيْمَة فَاِنَّهُ رَوَاهُ عَن مَسْرُوق عَن عبد الله بن مَسْعُوْد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سود کھانے والا' اسے کھلانے والا' اس کے دونوں گواہ' اور اسے نوٹ کرنے والا' جبکہ انہیں' اس کا علم ہو' اور جسم گودنے والی اور جسم گدوانے والی عورت' جو خوبصورتی کے لئے ایسا کرتی ہیں' اور صدقہ دینے میں ٹال مٹول کرنے والا شخص' اور ہجرت کرنے کے بعد واپس چلا جانے والا دیہاتی' اِن سب پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی لعنت کی گئی ہے"۔

یہ روایت امام احمد' امام ابویعلیٰ' امام ابن خزیمہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: "قیامت کے دن"

حافظ بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے یہ روایت حارث اعور کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے صرف امام ابن خزیمہ کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ انہوں نے اسے مسروق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

2844 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع حق على الله اَن لَا يدخلهم الْجَنَّة وَلَا يذيقهم نعيمها مدمن الْخمر وآكل الرِّبَا وآكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق والعاق لوَالِديهِ رَوَاهُ الْحَاكِم عَن اِبْرَاهِيْم بن خثيم بن عرَاك وَهُوَ واه عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"چار لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے اور اپنی نعمتوں کا ذائقہ انہیں نہ چکھائے' باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص' سود کھانے والا شخص' یتیم کا مال ناحق طور پر کھانے والا شخص' اور اپنے ماں باپ کا نافرمان"

یہ روایت امام حاکم نے ابراہیم بن خثیم بن عراک کے حوالے سے' جو ایک "واہی" راوی ہے' اس کے والد کے حوالے سے' اس کے دادا کے حوالے سے' ان کے والد سے نقل کی ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2845 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا ثَلَاث وَسَبْعُوْنَ بَابا أيسرها مثل اَن ينْكح الرجل امه رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ من طَرِيْق الْحَاكِم ثُمَّ قَالَ هٰذَا اِسْنَاد صَحِيْح والمتن مُنكر بِهٰذَا الْاِسْنَاد وَلَا اعلمهُ اِلَّا وهما وَكَاَنَّهُ دخل لبَعض رُوَاته اِسْنَاد فِیْ اِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سود کے تہتر دروازے ہیں' جن میں سے سب سے ہلکا یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرلے"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' یہی روایت امام بیہقی نے امام حاکم کے حوالے سے نقل کی ہے' اور پھر یہ فرمایا ہے: یہ سند صحیح ہے' لیکن اس کا متن اس سند کے حوالے سے منکر ہے' میرے علم کے مطابق یہ وہم کا نتیجہ ہے' گویا کہ انہوں نے ایک سند کے راوی' دوسری سند میں داخل کر دیے ہیں۔

2846 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّبَا بضع وَسَبْعُوْنَ بَابا والشرك مثل ذٰلِك

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَهُوَ عِنْد ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح بِاخْتِصَار والشرك مثل ذٰلِك

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سود کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں' اور شرک بھی اس کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں' امام ابن ماجہ کے نزدیک یہ روایت صحیح سند کے ساتھ اختصار کے ساتھ منقول ہے: ''شرک بھی اس کی مانند ہے''۔

2847 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُوْنَ بَابا أدناها كَالَّذِي يَقع على أمه

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ ثُمَّ قَالَ غَرِيْبٌ بِهٰذَا الْاِسْنَاد وَاِنَّمَا يعرف بِعَبْد اللّٰه بن زِيَاد عَن عِكْرِمَة يَعْنِيْ ابْن عمار قَالَ وَعبد اللّٰه بن زِيَاد هٰذَا مُنكر الْحَدِيْث

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سود کے ستر دروازے ہیں' جن میں سے سب سے کمتر یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ صحبت کر لے''

یہ روایت امام بیہقی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور پھر یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے غریب ہے۔

یہ روایت عبداللہ بن زیاد کے حوالے سے' عکرمہ بن عمار کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن زیاد نامی یہ راوی ''منکر الحدیث'' ہے۔

2848 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّرْهَم يُصِيبهُ الرجل من الرِّبَا أعظم عِنْد اللّٰه من ثَلَاثَة وَثَلَاثِينَ زنية يزنيها فِي الْاِسْلَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من طَرِيْق عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيْ عَن عبد اللّٰه وَلَمْ يسمع مِنْهُ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا وَالْبَعوِيّ وَغَيْرِهِمَا مَوْقُوْفًا على عبد اللّٰه وَهُوَ الصَّحِيْح وَلَفظ الْمَوْقُوْف فِيْ اَحَد طرقه

قَالَ عبد اللّٰه الرِّبَا اثْنَان وَسَبْعُوْنَ حوبا أصغرها حوبا كمن اَتَى أمه فِي الْاِسْلَام وَدِرْهَم من الرِّبَا اَشد من بضع وَثَلَاثِينَ زنية قَالَ وَيَاْذَن اللّٰه بِالْقيامِ للبر والفاجر يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا آكل الرِّبَا فَاِنَّهُ لَا يَقُوْمُ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ

الَّذِیْ یتخبطه الشَّیْطَان من الْمس

❀❀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ ایک درہم' جس کو آدمی سود کے طور پر حاصل کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک (اس شخص کے) مسلمان ہونے کے باوجود 33 مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ بڑا جرم ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عطاء خرسانی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' حالانکہ عطاء خرسانی نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

یہ روایت امام ابن ابودنیا' امام بغوی اور دیگر حضرات نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہی درست ہے' اور ''موقوف'' روایت کے الفاظ' جو اس کے مختلف حوالوں میں سے ایک میں منقول ہیں' وہ یہ ہیں:

''حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سود کے بہتر گناہ ہیں' جن میں سب سے چھوٹا گناہ یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص مسلمان ہونے کے باوجود اپنی ماں کے ساتھ محبت کرلے' اور سود کا ایک درہم' تیس سے زیادہ مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید جرم ہے' وہ یہ بھی فرماتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نیک اور گنہگار شخص کو کھڑا ہونے کا حکم دے گا' البتہ سود کھانے والے کا معاملہ مختلف ہے' وہ یوں کھڑا ہوگا' جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے' جسے شیطان چھو کر مخبوط الحواس بنا دیتا ہے''۔

2849 - وروی اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ عَن کَعْب الْاَحْبَار قَالَ لِاَن ازنی ثَلَاثًا وَثَلَاثِینَ زنیة اَحَبَّ اِلَیّ من اَن آکل دِرْهَم رَبًّا یعلم اللّٰه اَنِّیْ اکلته حِیْن اکلته رَبًّا

❀❀ امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ کعب بن احبار کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''میں 33 مرتبہ زنا کرلوں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ میں سود کا ایک درہم کھالوں' اور جب میں اس سود کو کھا رہا ہوں' تو اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہو کہ میں یہ کھا رہا ہوں''۔

2850 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَة غسیل الْمَلَائِکَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَم رَبًّا یَأْکُلهُ الرجل وَهُوَ یعلم اَشد من سِتَّة وَثَلَاثِینَ زنیة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر وَرِجَال اَحْمد رجال الصَّحِیْح

قَالَ الْحَافِظ حَنْظَلَة وَالِد عبد اللّٰه لقب بغسیل الْمَلَائِکَة لِاَنَّهُ کَانَ یَوْم اَحَد جنبا وَقد غسل اَحَد شقی رَاسه فَلَمَّا سمع الهیعة خرج فاستشهد فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لقد رَاَیت الْمَلَائِکَة تغسله

❀❀ حضرت عبداللہ بن حنظلہ (وہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ) جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سود کا ایک درہم جسے آدمی کھاتا ہے' اور وہ اس کا علم بھی رکھتا ہو' وہ ⑥③ مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید جرم ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام احمد کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت حنظلہ ﷺ جو عبداللہ کے والد ہیں' ان کا لقب "غسیل ملائکہ" ہے' کیونکہ غزوۂ احد کے موقع پر وہ جنابت کی حالت میں شہید ہو گئے تھے' ابھی انہوں نے اپنے سر کا ایک حصہ دھویا تھا کہ اسی دوران جنگ کے لئے نکلنے کی آواز سنائی دی' تو وہ نکل کھڑے ہوئے اور جام شہادت نوش کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں نے فرشتوں کو اسے غسل دیتے ہوئے دیکھا ہے"۔

2851 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكر اَمر الرِّبَا وَعظم شَانه وَقَالَ اِن الدِّرْهَم يُصِيبهُ الرجل من الرِّبَا أعظم عِنْد اللّٰه فِی الْخَطِيئَة من بضع وَثَلَاثِينَ زنية يزنيها الرجل وَاِن أربى الرِّبَا عرض الرجل الْمُسْلِم

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ كتاب ذمّ الْغَيْبَة وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے سود کا معاملہ ذکر کیا' اور اس کے بڑے ہونے کا ذکر کیا اور فرمایا: وہ ایک درہم' جسے آدمی سود کے طور پر حاصل کرتا ہے' وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک گناہ ہونے کے حوالے سے' 36 مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ برا ہے' اور سب سے بڑا سودی جرم یہ ہے کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت پر حملہ کرے"

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے کتاب "ذم الغیبۃ" میں نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

2852 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اعَان ظَالِما بباطل ليدحض بِهِ حَقًّا فَقَدْ برِیء من ذمَّة اللّٰه وَذمَّة رَسُوله وَمَنْ اكل درهما من رِبًّا فَهُوَ مثل ثَلَاثَة وَثَلَاثِينَ زنية وَمَنْ نبت لَحْمه من سحت فَالنَّار اَوْلَى بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والأوسط وَالْبَيْهَقِیّ لم يذكر من اعَان ظَالِما وَقَالَ اِن الرِّبَا نَيف وَسَبْعُوْنَ بَابا أهونهن بَابا مثل من اَتَى أمه فِی الْاِسْلَام وَدِرْهَم من رِبًّا اَشد من خمس وَثَلَاثِينَ زنية. .....الحَدِيْث

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص باطل طور پر کسی ظالم کی مدد کرے تا کہ اس کے ذریعے حق کو پرے کر دے تو وہ اللہ کے ذمہ اور اس کے رسول کے ذمہ سے لاتعلق ہو جاتا ہے' اور جو شخص سود کا ایک درہم کھاتا ہے' تو یہ 33 مرتبہ زنا کرنے کی مانند ہے' اور جس شخص کے گوشت کی نشوونما حرام کے ذریعے ہوئی ہو' تو آگ اس کی زیادہ مستحق ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے۔

"جو شخص کسی ظالم کی مدد کرتا ہے"۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"سود کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں' جن میں سے سب سے ہلکا دروازہ یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص مسلمان ہونے کے

باوجود اپنی ماں کے ساتھ صحبت کرلے اور سود کا ایک درہم 35 مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ شدید جرم ہے"۔ الحدیث۔

2853 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرِّبَا اثنان وَسَبْعُوْنَ بَابا ادناھا مثل اِتْیَان الرجل امه وَاِن أربی الرِّبَا استطالة الرجل فِیْ عرض اَخِیْه

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَةِ عمر بن رَاشد وَقد وثق

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"سود کے بہتر دروازے ہیں' جن میں سے سب سے کمتر یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ صحبت کرلے اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی عزت پر حملہ کرے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عمر بن راشد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

2854 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُوْنَ حوبا ایسرھا اَن ینْکح الرجل امه

رَوَاہُ ابْن مَاجَه وَالْبَیْھَقِیّ کِلَاھُمَا عَنْ اَبِیْ معشر وَقد وثق عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِی عَنْہُ وَرَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا عَن عبد اللّٰہ بن سعید وَھُوَ واہ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَتَقَدَّمَ بِنَحْوِہٖ

الْحُوب بِضَم الْحَاء الْمُھْمِلَة وَفتحهَا ھُوَ الْاِثْم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"سود کے ستر گناہ ہیں' جن میں سے سب سے ہلکا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرلے"

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے ابو معشر کے حوالے سے نقل کیا ہے جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' اس کے حوالے سے سعید مقبری کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے امام ابن ابو دنیا سے اسے ابو سعید کے حوالے سے نقل کیا ہے جو ایک واہی راوی ہے' اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے' یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور اس کی مانند روایت پہلے گزر چکی ہے۔

لفظ "الحوب" میں 'ح' پر پیش ہے' اور اس پر زبر بھی پڑھی گئی ہے' اس سے مراد گناہ ہے۔

2855 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ نھی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَن تشترِی الثَّمَرَة حَتّٰی تطعم وَقَالَ اِذا ظھر الزِّنَا والربا فِیْ قَرْیَة فَقَدْ اَحلُّوا بِاَنْفُسِھِمْ عَذَاب اللّٰہ

رَوَاہُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ تم پھل خریدو جب تک وہ کھانے کے قابل نہیں ہو جاتا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی بستی میں زنا اور سود پھیل جاتے ہیں' تو وہ لوگ اپنے لئے اللہ کے عذاب کو حلال کر دیتے ہیں"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2856 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذكر حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِيْهِ مَا ظهر فِيْ قوم الزِّنَا والربا اِلَّا احلُّوا بِاَنْفُسِهِمْ عَذَاب الله

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے یہ بات ذکر کی:

''جب کسی قوم میں زنا اور سود پھیل جاتے ہیں تو وہ اپنے لئے اللہ کے عذاب کو حلال کر لیتے ہیں''

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2857 - وَعَنْ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من قوم يظْهر فيهم الرِّبَا اِلَّا اخذُوا بِالسنةِ وَمَا من قوم يظْهر فيهم الرشا اِلَّا اخذُوا بِالرُّعْبِ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر

السّنة الْعَام المقحط سَوَاء نزل فِيْهِ غيث اَوْ لم ينزل

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی قوم میں سود پھیل جاتا ہے' تو قحط سالی کے ذریعے ان کی پکڑ کی جاتی ہے' اور جس بھی قوم میں رشوت پھیل جاتی ہے' تو رعب کے ذریعے ان کی پکڑ کی جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو محل نظر ہے۔

''السنۃ'' سے مراد قحط والا سال ہے' خواہ اس سال کے دوران بارش ہوئی ہو' یا بارش نہ ہوئی ہو۔

2858 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْت لَيْلَة اسرِي بِي لما انتهينا اِلَى السَّمَاء السَّابِعَة فَنَظَرت فَوقِي فَاِذَا انا برعد وبروق وصواعق قَالَ فَاَتيت على قوم بطونهم كالبيوت فِيْهَا الْحَيَّات ترى من خَارج بطونهم قُلْتُ يَا جِبْرِيْل من هؤُلَاءِ قَالَ هؤُلَاءِ اكلَة الرِّبَا

رَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيل وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا والأصبهانى كلهم من رِوَايَةِ عَلِيّ بن زيد عَنْ اَبِيْ الصَّلْت عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَة

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی تو میں نے دیکھا کہ جب ہم ساتویں آسمان پر پہنچے تو میں نے اپنے اوپر دیکھا' تو وہاں مجھے گرج' چمک اور بجلی نظر آئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں کچھ لوگوں کے پاس آیا' جن کے پیٹ گھروں کی مانند تھے' جن میں سانپ تھے اور وہ ان کے پیٹ سے باہر نکلتے ہوئے نظر آتے تھے' میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے

بتایا: یہ سود کھانے والے لوگ ہیں"

یہ روایت امام احمد نے طویل حدیث میں نقل کی ہے' اسے امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے علی بن زید کے حوالے سے' ابوصلت کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

2859 - وروی الْاَصْبَهَانِیّ اَیضًا من طَرِیق اَبِیْ هَارُوْن الْعَبْدی واسْمه عمَارَة بن جُوَیْن وَهُوَ واه عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لما عرج بِهٖ اِلَی السَّمَاء نظر فِیْ سَمَاء الدُّنْیَا فَاِذَا رجال بطونهم کامثال الْبُیُوت الْعِظَام قد مَالَتْ بطونهم وهم منضدون علی سابلة آل فِرْعَوْن یوقفون علی النَّار کل غَدَاة وعشی یَقُوْلُوْنَ رَبنَا لَا تقم السَّاعَة اَبَدًا قُلْتُ یَا جِبْرِیْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ اٰکِلَة الرِّبَا من اُمتك لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یتخبطه الشَّیْطَان من الْمس

قَالَ الْاَصْبَهَانِیّ قَوْلِه منضدون اَی طرح بَعْضُهُمْ علی بعض والسابلة الْمَارَّة اَی یتوطؤهم آل فِرْعَوْن الَّذِیْنَ یعرضون علی النَّار کل غَدَاة وعشی -انتهی

❀❀ اصبہانی نے یہ روایت ابوہارون عبدی کے حوالے سے نقل کی ہے' جس کا نام عمارہ بن جوین ہے' اور وہ ایک "واہی" راوی ہے' یہ اس کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

"جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمان کی طرف لے جایا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان دنیا میں دیکھا کہ وہاں کچھ لوگ تھے' جن کے پیٹ بڑے گھروں کی مانند تھے اور ان کے پیٹ لٹکے ہوئے تھے اور آل فرعون کے گزرنے کی جگہ سے' وہ دوسرے کو پرے کرتے پھرتے تھے' صبح وشام ان کے سامنے آگ پیش کی جاتی تھی' اور وہ یہ کہتے تھے: اے ہمارے پروردگار! تو قیامت کبھی قائم نہ کرنا۔ میں نے دریافت کیا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ آپ کی امت کے سود کھانے والے لوگ ہیں' یہ ایسے کھڑے ہوتے ہیں' جیسے شیطان نے انہیں چھو کر مخبوط الحواس کر دیا ہو"

متن کے الفاظ "منضدون" یعنی وہ ایک دوسرے کو پرے کرتے تھے' لفظ "السابلة" سے مراد گزرنے والا ہے' یعنی وہ انہیں روندرہے تھے' وہ آل فرعون جن پر صبح وشام آگ پیش کی جاتی ہے' ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

2860 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْن یَدی السَّاعَة یظْهر الرِّبَا وَالزِّنَا وَالْخمر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"قیامت سے پہلے سود' زنا اور شراب پھیل جائیں گے"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

2861 - وَعَنِ الْقَاسِمِ بن عبد الْوَاحِد الْوراق قَالَ رَأَيْت عبد اللّٰه بن أَبِي أَوْفى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي السُّوق فِي الصيارفة فَقَالَ يَا معشر الصيارفة أَبْشِرُوا قَالُوْا بشرك اللّٰه بِالْجَنَّةِ بِمَ تبشرنا يَا أَبَا مُحَمَّد قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْشِرُوا بالنَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ

❀❀ قاسم بن عبدالواحد وراق بیان کرتے ہیں: میں نے بیع صرف کرنے والوں کے بازار میں' حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے فرمایا: اے بیع صرف کرنے والوں کے گروہ! تم لوگ خبر حاصل کرو' ان لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جنت کی خوشخبری نصیب کرے' اے ابومحمد! آپ ہمیں کس چیز کی خبر بتا رہے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''تم لوگ جہنم کی خبر حاصل کرو''

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

2862 - وَرُوِيَ عَن عَوْف بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاك والذنُوْب الَّتِي لَا تغفر الْغلُول فَمَنْ غل شَيْئًا أُتِيَ بِهِ يَوْم الْقِيَامَة وآكل الرِّبَا فَمَنْ أكل الرِّبَا بعث يَوْم الْقِيَامَة مَجْنُونا يتخبط ثُمَّ قَرَأَ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْن الرِّبَا لَا يَقُوْمُوْنَ إِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يتخبطه الشَّيْطَان من الْمس الْبَقَرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ والأصبهانى من حَدِيْثِ أنس وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ آكل الرِّبَا يَوْم الْقِيَامَة مخبلا يجر شقيه ثُمَّ قَرَأَ لَا يَقُوْمُوْنَ إِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يتخبطه الشَّيْطَان من الْمس

قَالَ الْأَصْبَهَانِيّ المخبل الْمَجْنُون

❀❀ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ گناہوں سے بچ کے رہو! وہ گناہ جن کی مغفرت نہیں ہوگی' ایک خیانت کرنا ہے' جو شخص کوئی بھی خیانت کرے گا' وہ اسے ساتھ لے کر قیامت کے دن آئے گا' ایک سود کھانا ہے' جو شخص سود کھائے گا' تو اسے قیامت کے دن پاگل اور مخبوط الحواس کے طور پر اٹھایا جائے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''جو لوگ سود کھاتے ہیں' وہ یوں کھڑے ہوں گے' جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے' جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس کر دیا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے اور اصبہانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن' سود کھانے والا شخص آئے گا تو وہ مخبوط الحواس ہوگا' اور اپنے ایک پہلو کو گھسیٹ رہا ہوگا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''وہ لوگ یوں کھڑے ہوں گے' جیسے وہ شخص کھڑا ہوتا ہے' جسے شیطان نے چھو کر مخبوط الحواس کر دیا ہو''

اصبہانی بیان کرتے ہیں: لفظ ''المخبل'' سے مراد مجنوں (پاگل) ہے۔

2863 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَد أكثر من

الرِّبَا اِلَّا كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهٖ اِلٰى قُلٍّ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وَفِيْ لفظ لَهُ قَالَ: الرِّبَا وَاِن كثر فَاِن عاقبته اِلٰى قل

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص زیادہ سود لے گا اس کا انجام کمی کی طرف ہوگا''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں آپ نے فرمایا:

''سود زیادہ ہی کیوں نہ ہو اس کا انجام تھوڑا ہونا ہی ہے''۔

امام حاکم نے اس روایت کے بارے میں یہ بھی کہا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2864 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَاْتِيَنَّ على النَّاس زَمَان لَا يبْقى مِنْهُم اَحَد اِلَّا اكل الرِّبَا فَمَنْ لم يَاْكُلهُ اَصَابَهُ من غباره

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ الْحسن عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاخْتلف فِیْ سَمَاعه وَالْجُمْهُور على اَنه لم يسمع مِنْهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا جب ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں بچے گا مگر یہ کہ وہ سود کھاتا ہوگا اور جو شخص سود نہیں کھاتا ہوگا تو اس تک سود کا غبار ضرور پہنچے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں نے اسے حسن بصری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور حسن بصری کے سماع کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے جمہور اس بات کے قائل ہیں: انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

2865 - وَرُوِیَ عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ ليبيتن اُنَاس من اُمَّتِیْ على اشر وبطر وَلعب وَلَهو فيصبحوا قردة وَخَنَازِير باستحلالهم الْمَحَارِم واتخاذهم الْقَيْنَات وشربهم الْخمر وباكلهم الرِّبَا ولبسهم الْحَرِيْر

2864-السنن للنسائی' کتاب البیوع' باب اجتناب الشبہات فی الکسب' حدیث: 4403السنن الکبری للنسائی' کتاب البیوع' باب اجتناب الشبہات فی الکسب' حدیث: 5861المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب البیوع' وأما حدیث إسماعیل بن جعفر عن أبی کثیر' حدیث: 2103سنن أبی داود' کتاب البیوع' باب فی اجتناب الشبہات' حدیث: 2910سنن ابن ماجہ' کتاب التجارات' باب التغلیظ فی الربا' حدیث: 2275السنن الکبرٰی للبیہقی' کتاب البیوع' جماع أبواب الربا' باب ما جاء من التشدید فی تحریم الربا' حدیث: 9830مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ' حدیث: 10203مسند أبی یعلی الموصلی' الحسن' حدیث: 6102

رَوَاهُ عبد الله ابْن الإمَام أَحْمد فِي زوائده

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میری امت کے کچھ لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ وہ رات کو گناہ وخرابی اور لہوولعب میں مشغول رہیں گے اور اگلے دن صبح وہ بندروں اور خنزیروں کی شکل میں تبدیل ہو چکے ہوں گے' کیونکہ انہوں نے حرام چیزوں کو حلال سمجھا ہوگا' اور عورتوں کا گانا سنتے رہے ہوں گے شراب پیتے رہے ہوں گے اور ریشم پہنتے رہے ہوں گے''

یہ روایت امام احمد کے صاحبزادے نے اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہے۔

2866 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبيت قوم مِنْ هَذِهِ الْأمة على طعم وَشرب وَلَهو وَلعب فيصبحوا قد مسخوا قردة وَخَنَازِير وليصبهم خسف وَقذف حَتَّى يصبح النَّاس فَيَقُولُونَ خسف اللَّيْلَة ببني فَلَان وَخسف اللَّيْلَة بدار فَلَان ولترسلن عَلَيْهِمْ حِجَارَة من السَّمَاء كَمَا أرْسلت على قوم لوط على قبائل فِيهَا وَعَلى دور ولترسلن عَلَيْهِمُ الرّيح الْعَقِيم الَّتِي أهلكت عادا على قبائل فِيهَا وَعَلى دور بشربهم الْخمر ولبسهم الْحَرِير واتخاذهم الْقَيْنَات وأكلهم الرِّبَا وَقَطِيعَة الرَّحِم وخصلة نَسِيهَا جَعْفَر

رَوَاهُ أَحْمد مُخْتَصرًا وَاللَّفْظ لَهُ

الْقَيْنَات جمع قينة وَهِي الْمُغنيَة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس امت کے کچھ لوگ کھاتے پیتے ہوئے' لہوولعب میں رات گزاریں گے' اور اگلے دن صبح یہ ہوگا کہ انہیں مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا گیا ہوگا' اور وہ زمین میں دھنسا دیے جائیں گے' اور ان پر پتھر مارے جائیں گے' یہاں تک کہ صبح کے وقت دوسرے لوگ یہ کہیں گے: گزشتہ رات فلاں لوگوں کو زمین میں دھنسا دیا گیا' گزشتہ رات فلاں محلے کو زمین میں دھنسا دیا گیا' ان لوگوں پر آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے' جس طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسائے گئے تھے' یہ مختلف قبائل سے اور مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ہوں گے' ان پر وہ تیز ہوا بھیجی جائے گی' جس نے قوم عاد کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا' یہ مختلف قبائل اور مختلف محلوں میں بھیجی جائے گی' اس کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ لوگ شراب پئیں گے ریشم پہنیں گے' گانے والی عورتوں کو رکھیں گے سود کھائیں گے' قطع رحمی کریں گے''۔ ایک خصلت راوی کو بھول گئی تھی

یہ روایت امام احمد نے مختصر طور پر نقل کی ہے' اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

لفظ ''القینات'' لفظ ''قینة'' کی جمع ہے' اس سے مراد گانے والی عورت ہے۔

12 - التَّرْهِيب من غصب الْاَرْض وَغَيْرِهَا

زمین یا کوئی اور چیز غصب کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

2867 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ظلم قيد شبر من الْاَرْض طوقه من سبع اَرْضين

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جو شخص بالشت بھر زمین ظلم کے طور پر حاصل کرے گا اس کے گلے میں سات زمینوں (کے وزن جتنا) طوق ڈالا جائے گا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2868 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ من اَخذ من الْاَرْض شبرًا بِغَيْر حَقه طوقه من سبع اَرْضين

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا صَحِيْح وَمُسْلِم اِلَّا اَنه قَالَ لَا يَاْخُذ اَحَد شبرًا من الْاَرْض بِغَيْر حَقه اِلَّا طوقه اللّٰه اِلٰى سبع اَرْضين يَوْم الْقِيَامَة

قَوْله طوقه من سبع اَرْضين قِيْلَ اَرَادَ طوق التَّكْلِيف لَا طوق التَّقْلِيد وَهُوَ اَن يطوق حملهَا يَوْم الْقِيَامَة وَقِيْلَ اِنَّهُ اَرَادَ اَنه يخسف بِهِ الارض فَتصِير الْبقْعَة الْمَغْصُوبَة فِيْ عُنُقه كالطوق

قَالَ الْبَغَوِيّ وَهٰذَا اصح ثُمَّ روى بِاِسْنَادِهِ عَن سَالم عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَخذ من الْاَرْض شبرًا بِغَيْر حَقه خسف بِهِ يَوْم الْقِيَامَة اِلٰى سبع اَرْضين

وَهٰذَا الحَدِيْث رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْره

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص ناحق طور پر ایک بالشت زمین حاصل کرے گا اس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا''

یہ روایت امام احمد نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کی سند صحیح ہے' اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص زمین کا ایک بالشت ناحق طور پر حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق ڈالے گا''۔

متن کے یہ الفاظ ''سات زمینوں کا طوق ڈالے گا'' ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ اس کو اتنی تکلیف پہنچائی جائے گی یہ مراد نہیں کہ گلے میں طوق ہی ڈالا جائے گا' اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ قیامت کے دن وہ اتنے وزن کو اٹھائے گا ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ وہ زمین میں دھنسا دیا جائے گا' اور وہ حصہ جو اس نے غصب کیا تھا وہ اس کی گردن میں طوق بنا کر ڈال دیا جائے گا۔

امام بغوی فرماتے ہیں: یہ زیادہ درست ہے پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص زمین کا ایک بالشت ناحق طور پر حاصل کرے گا اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا''

یہ حدیث امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2869 - وَعَنْ یعلی بن مرّة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَیّمَا رجل ظلم شبْرًا من الْاَرْض کلفه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اَن یحفره حَتّٰی یبلغ بِهٖ سبع اَرْضین ثُمَّ یطوقه یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یقْضِی بَیْنَ النَّاس

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَابْن حبَان فِی صَحِیْحِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَحْمَد وَالطَّبَرَانِیّ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من اَخذ اَرْضًا بِغَیْر حَقّهَا کلف اَن یحمل ترابها اِلَی الْمَحْشَر وَفِیْ رِوَایَةٍ للطبرانی فِی الْکَبِیْر من ظلم من الْاَرْض شبْرًا کلف اَن یحفره حَتّٰی یبلغ المَاء ثُمَّ یحملهٗ اِلَی الْمَحْشَر

❀❀ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ظلم کے طور پر زمین کا ایک بالشت حاصل کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس بات کا پابند کرے گا کہ وہ اس کو کھودے اور وہاں تک کھودے' جب تک سات زمینیں پوری نہیں ہو جاتی ہیں اور پھر قیامت کے دن اسے طوق پہنا دے گا' ایسا اس وقت تک ہوگا' جب تک اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں کرتا''

یہ روایت امام احمد' امام طبرانی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام احمد اور طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ناحق طور پر زمین حاصل کرے گا اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس کی مٹی اُٹھا کر میدان محشر تک لے کے جائے''

معجم کبیر میں طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر حاصل کرے گا' اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ اس زمین کی اتنی دیر تک کھدائی کرتا رہے' جب تک پانی تک نہیں پہنچ جاتا' اور پھر وہ اس (کھودی ہوئی مٹی) کو اُٹھا کر میدان محشر تک لے کے جائے''۔

2870 - وَعَنْ سعد بن اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَخذ شَیْئًا من الْاَرْض بِغَیْر حلّه طوقه من سبع اَرْضین لَا یقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من رِوَایَةِ حَمْزَة بن اَبِیْ مُحَمَّد

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ناجائز طور پر تھوڑی سی زمین حاصل کرے گا اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا' اور اس کی کوئی فرض یا نفل

عبادت قبول نہیں ہوگی"

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے حمزہ بن ابو محمد کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2871 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الظُّلْمِ اَظْلَمُ فَقَالَ ذِرَاعٌ من الْاَرْضِ یَنْقُصُھَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ من حق اَخِیْہِ فَلَیْسَ حَصَاۃٌ من الْاَرْضِ یَاْخُذُھَا اِلَّا طوقھا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِلٰی قَعْرِ الْاَرْضِ وَلَا یعلم قعرھا اِلَّا اللّٰہ الَّذِیْ خلقھَا

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْرِ وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀❀ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کون سا ظلم سب سے زیادہ بڑا ظلم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین کی پیمائش میں کمی کر دینا' جس کے ذریعے کوئی مسلمان اپنے بھائی کے حق کو دبا لے' روئے زمین میں سے جتنی کنکریاں بھی وہ حاصل کرے گا' تو جہاں تک زمین کا گڑھا ہے (یعنی جہاں تک پانی نہیں نکل آتا) قیامت کے دن وہاں تک اسے طوق کے طور پر پہنا دیا جائے گا' اور زمین کی گہرائی کا علم' صرف اللہ تعالیٰ کو ہے' جس نے اسے پیدا کیا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے۔

2872 - وَعَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اعظم الْغلُول عِنْد اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ ذِرَاع من الْاَرْض تَجِدُوْنَ الرجلَیْن جارین فِی الْاَرْض اَوْ فِی الدَّار فیقتطع اَحدھمَا من حَظّ صَاحبہ ذِرَاعا اِذا اقتطعہ طوقہ من سبع اَرَضین

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْرِ

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ زمین کی پیمائش میں (کمی کی جائے) تم دو آدمیوں کو پاؤ گے وہ ایک زمین میں' ایک دوسرے کے پڑوسی ہوں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک محلے میں ایک دوسرے کے پڑوسی ہوں گے اور پھر ان میں سے ایک شخص' دوسرے کے حصے میں سے ایک بالشت ہتھیا لے گا' جب وہ اسے ہتھیا لے گا' تو پھر اسے سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) پہنایا جائے گا"

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام طبرانی نے یہ بات معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

2873 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من غصب رجلا اَرْضًا ظلما لَقِیَ اللّٰہ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَان

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَۃِ یحیی بن عبد الحمید الْحمانِی

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص' کسی کی زمین ظلم کے طور پر غصب کرے گا' جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اس پر

غضبناک ہوگا"

یہ روایت امام طبرانی نے یحییٰ بن عبدالحمید حمانی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2874 - وَعَنْ الحكم بن الْحَارِث السّلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَخذ من طَرِيْق الْمُسْلِمِيْن شبْرًا جَاءَ بِهِ يَوْم الْقِيَامَة يحملهُ من سبع اَرَضين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَالصَّغِير من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن عقبَة السدُوسِي

❀❀ حضرت حکم بن حارث سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مسلمانوں کے راستے میں سے ایک بالشت (ناجائز طور پر) حاصل کرلے گا' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس نے سات زمینیں اٹھائی ہوئی ہوں گی"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں' محمد بن عقبہ سدوسی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

2875 - وَعَنْ اَبِيْ حميد السَّاعِدِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يحل لمُسْلِم اَن يَاْخُذ عَصا بِغَيْر طيب نفس مِنْهُ قَالَ ذٰلِكَ لشدَّة مَا حرم اللّٰه من مَال الْمُسْلِم على الْمُسْلِم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

قَالَ الْحَافِظ وَسَيَاْتِيْ فِيْ بَاب الظُّلم اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے شخص کی مرضی کے بغیر اس کا عصا بھی حاصل کرے"

راوی بیان کرتے ہیں: یہ اس چیز کی شدت کی وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے لئے' دوسرے مسلمان کے مال کو حرام قرار دیا ہے۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا' تو یہ آگے چل کر ظلم سے متعلق باب میں آئے گی۔

13 - التَّرْهِيب من الْبناء فَوق الْحَاجة تفاخرا وتكاثرا

باب: فخر کے اظہار اور کثرت کے اظہار کیلئے' ضرورت سے زیادہ تعمیر کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

2876 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم اِذْ طلع علينا رجل شَدِيْد بَيَاض الثِّيَاب شَدِيْد سَواد الشّعْر لَا يرى عَلَيْهِ اثر السّفر وَلَا يعرفهُ منا اَحَد حَتّٰى جلس اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاسند رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوضع كفيه على فَخذيهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّد اَخبرنِيْ عَن الْاِسْلَام فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْلَام اَن تشهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان وتحج الْبَيْت اِن اسْتَطَعْت اِلَيْهِ سَبِيْلا قَالَ

صدقت فعجبنا لَهُ يسْأَله ويصدقه قَالَ فَأَخْبرنِي عَن الْإِيمَان قَالَ أَن تؤمن بِاللَّهِ وَمَلَائِكَته وَكتبه وَرُسُله وَالْيَوْم الْآخر وتؤمن بِالْقدرِ خَيره وشره فَقَالَ صدقت قَالَ فَأَخْبرنِي عَن الْإِحْسَان قَالَ أَن تعبد الله كَأَنَّك تَرَاهُ فَإِن لم تكن تَرَاهُ فَإِنَّهُ يراك قَالَ فَأَخْبرنِي عَن السَّاعَة قَالَ مَا الْمَسْؤُول عَنْهَا بِأَعْلَم من السَّائِل قَالَ فَأَخْبرنِي عَن أَمَارَاتهَا قَالَ أَن تَلد الْأمة ربتها وَأَن ترى الْحفاة الْعراة الْعالة رعاء الشَّاء يتطاولون فِي الْبُنيان قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثت مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ يَا عمر أتَدْرِي من السَّائِل قلت الله وَرَسُوله أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيل أَتَاكُمْ يعلمكم دينكُمْ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَغَيْرهمَا

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے اسی دوران ایک شخص ہمارے سامنے آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے اس پر سفر کا کوئی نشان نظر نہیں آ رہا تھا اور وہ ہم میں سے کسی کا واقف بھی نہیں تھا وہ آ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اس نے اپنے گھٹنے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے اس نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لیں اور بولا: اے حضرت محمد ﷺ! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام سے مراد یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور تم زکوٰۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو اور اگر تم وہاں تک جا سکتے ہو تو بیت اللہ کا حج کرو راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے ہمیں اس پر حیرت ہوئی کہ اس نے نبی اکرم ﷺ سے سوال بھی کیا ہے اور آپ ﷺ کو سچا بھی قرار دے دیا ہے پھر اس شخص نے کہا: آپ ہمیں ایمان کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اس سے مراد یہ ہے) کہ تم اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اس کی کتابوں اس کے رسولوں آخرت کے دن اور تقدیر پر ایمان رکھو خواہ وہ اچھی ہو یا بری ہو اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے پھر اس نے کہا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتایئے! آپ ﷺ نے فرمایا: (اس سے مراد یہ کہ) تم اللہ تعالیٰ کی یوں عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اس نے عرض کی: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا اس نے عرض کی: آپ مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں بتایئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (اس کی نشانیاں یہ ہیں:) کہ کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی اور تم برہنہ پاؤں برہنہ جسم تنگدست لوگوں کو جو بکریوں کے چرواہے ہوں گے انہیں دیکھو گے (کہ وہ اتنے مالدار ہو جائیں گے) کہ ایک دوسرے کے مقابلے میں اونچی عمارتیں تعمیر کریں گے راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا تھوڑی دیر گزرنے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو؟ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جبریل تھے وہ تمہارے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ تم لوگوں کو تمہارے دین کی تعلیم دیں"۔

یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2877 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سلونی فهابوه أن

یسالوہ فجاءَ رَجُلٌ فَجَلَسَ عِنْدَ رُکْبَتَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْاِسْلَام قَالَ لَا تشرک بِاللّٰہِ شَیْئًا وتقیم الصَّلَاۃ وتؤتی الزَّکَاۃ وتصوم رَمَضَان قَالَ صدقت قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الایمان قَالَ اَن تؤمن بِاللّٰہِ وَمَلَائِکَتہ وَکتابہ وَرُسُلہ وتؤمن بِالْبَعْثِ الْاٰخر وتؤمن بِالْقدرِ کُلہ قَالَ صدقت قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْاِحْسَان قَالَ اَن تخشی اللّٰہ کَاَنَّک تراہُ فَاِنَّک اِن لَا تکن تراہُ فَاِنَّہٗ یراک قَالَ صدقت قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَتی تقوم السَّاعَۃ قَالَ مَا المسؤول عَنْہَا بِاَعْلَم من السَّائِل وساحدثک عَنْ اَشراطہا اِذا رَاَیْت الْمَرْاَۃ تَلد رَبہَا فَذَاک من اشراطہا وَاِذَا رَاَیْت الحفاۃ العراۃ الصم الْبکم مُلُوک الْاَرْض فَذَاک من اشراطہا وَاِذَا رَاَیْت رعاء البہم یتطاولون فِی الْبُنیان فَذَاک من اَشراطہا.....الحَدِیْث ۔

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَہٗ وَھٰذَا الحَدِیْث لَہٗ دلالات کَثِیْرَۃ وَلَمْ نذکرہُ اِلَّا فِیْ ھٰذَا الْمَکَان حَسْبَمَا اتفق فِی الْاِمْلَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے کچھ پوچھو! تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال کرنے کے حوالے سے ہیبت کا شکار ہو گئے' ایک شخص آیا اور آپ کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ گیا اور عرض کی: یارسول اللہ! اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک قرار نہ دو' تم نماز قائم کرو' تم زکوۃ ادا کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو' اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے' پھر اس نے کہا: یارسول اللہ! ایمان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں پر ایمان رکھو' اور آخرت میں دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان رکھو' اور ہر قسم کی تقدیر پر ایمان رکھو' اس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! احسان سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ سے یوں ڈرو' جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو' اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے ہو' تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے' اس نے عرض کی: آپ نے سچ فرمایا ہے' پھر اس نے دریافت کیا: یارسول اللہ! قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے بارے میں' جس سے دریافت کیا گیا ہے' وہ پوچھنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا' البتہ میں اس کی نشانیوں کے بارے میں بتا دیتا ہوں' جب تم عورت کو دیکھو کہ اس نے اپنے آقا کو جنم دے دیا ہے' تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ایک ہوگا' جب تم ہر ہنہ پاؤں برہنہ جسم بے چارے لاچار لوگوں کو زمین میں بادشاہ دیکھو' تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ایک ہوگا' اور جب تم جانوروں کے چرواہوں کو دیکھو کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں اونچی عمارتیں تعمیر کر رہے ہیں' تو یہ اس کی نشانیوں میں سے ایک ہوگا''.....الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اس حدیث کی بہت سی دلالات ہیں' لیکن ہم یہاں صرف ان کا ذکر کریں گے' جو املاء میں متفق ہیں۔

2878 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خرج یَوْمًا وَنَحْنُ مَعَہٗ فَرَای قبَّۃ مشرفۃ فَقَالَ مَا ھٰذِہ قَالَ اَصْحَابہ ھٰذِہ لفُلَان رجل من الْاَنْصَار فَسکت وَحملہَا فِیْ نَفْسہ حَتّٰی اِذا جَاءَ

صَاحِبهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسلم عَلَيْهِ فِي النَّاس فَاَعْرض عَنْهُ صنع ذٰلِكَ مرَارًا حَتّٰى عرف الرجل الْغَضَب فِيْهِ والاِعراض عَنْهُ فَشَكا ذٰلِكَ اِلٰى اَصْحَابه فَقَالَ وَاللّٰه اِنِّيْ لاَنكر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا خرج فَرَاٰى قبتك فَرجع اِلٰى قُبَّته فَهَدمهَا حَتّٰى سواهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَات يَوْم فَلَمْ يرهَا قَالَ مَا فعلت الْقبَّة قَالُوْا شكا اِلَيْنَا صَاحِبهَا اِعراضك عَنْهُ فَاَخْبَرنَاهُ فَهَدمهَا فَقَالَ اما اِن كل بِنَاء وبال على صَاحبه اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ اخصر مِنْهُ وَلَفْظِهِ:قَالَ مر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بقبة على بَاب رجل من الْاَنْصَار فَقَالَ مَا هٰذِهِ قَالُوْا قبَّة بناها فلَان فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل مَا كَانَ هٰكَذَا فَهُوَ وبال على صَاحبه يَوْم الْقِيَامَة فَبلغ الْاَنْصَارِيّ ذٰلِكَ فوضعها فَمر النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعد فَلَمْ يرهَا فَسَاَلَ عَنْهَا فَاَخْبر انه وَضعهَا لما بلغه فَقَالَ يرحمه اللّٰه يرحمه اللّٰه

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ مُخْتَصِرًا اَيْضًا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر ببنية قبَّة لرجل من الْاَنْصَار فَقَالَ مَا هٰذِهِ قَالُوْا قبَّة فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل بِنَاء وَاَشَارَ بِيَدِهِ على رَاْسه اَكثر من هٰذَا فَهُوَ وبال على صَاحبه يَوْم الْقِيَامَة

قَوْله: "اِلَّا مَا لَا" اَى اِلَّا مَا لَا بُد مِنْهُ مِمَّا يستره من الْحر وَالْبرد وَالسِّبَاع وَنَحْو ذٰلِك

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لائے' ہم آپ ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے ایک نمایاں قبہ دیکھا' تو فرمایا: یہ کس کا ہے؟ آپ ﷺ کے اصحاب نے عرض کی: یہ فلاں شخص کا ہے' انہوں نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں یہ بات بتائی' نبی اکرم ﷺ خاموش رہے آپ ﷺ نے یہ بات اپنے ذہن میں رکھی' یہاں تک کہ جب اس کا مالک آ گیا' تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور اس نے نبی اکرم ﷺ کو لوگوں کی موجودگی میں سلام کیا' تو آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا' ایسا کئی مرتبہ ہوا' یہاں تک کہ اس شخص کو اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم ﷺ غصے میں ہیں' اور اس سے اعراض کر رہے ہیں' اس نے اس بات کی شکایت نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے کی اور کہا: اللہ کی قسم! مجھے نبی اکرم ﷺ کا مزاج ناساز محسوس ہو رہا ہے' ان لوگوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تھے' انہوں نے تمہاری عمارت دیکھی تھی' وہ شخص اپنی عمارت کی طرف واپس گیا اور اسے منہدم کر دیا اور زمین کے برابر کر دیا' ایک دن نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور وہ عمارت آپ ﷺ کو نظر نہیں آئی' تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: اس قبے کا کیا بنا؟ لوگوں نے عرض کی: اس کے مالک نے ہمارے سامنے اس بات کی شکایت کی تھی کہ آپ ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا ہے' ہم نے اس کی وجہ بتائی' تو اس نے اسے مسمار کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر تعمیر' کرنے والے کے لئے وبال کا باعث ہو گی' البتہ اس تعمیر کا معاملہ مختلف ہے' جو مجبوری ہو (یا بنیادی ضرورت کے مطابق ہو)"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' امام ابن ماجہ نے اسے زیادہ مختصر روایت کے

طور پر نقل کیا ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ ایک انصاری کے گھر کے دوازے کے پاس موجود ایک قبے کے پاس سے گزرے تو دریافت کیا یہ کس کا ہے لوگوں نے بتایا کہ یہ وہ قبہ ہے جسے فلاں تعمیر کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس طرح کی جو بھی عمارت ہوگی وہ اپنے مالک کے لئے قیامت کے دن وبال کا باعث ہوگی' اس انصاری کو اس بات کی اطلاع ملی تو اس نے اسے ڈھا دیا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ وہاں سے گزرے اور آپ ﷺ کو وہ نظر نہیں آیا' آپ ﷺ نے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا گیا کہ اس شخص نے اسے ڈھا دیا ہے' کیونکہ اسے یہ بات پتہ چلی تھی کہ (کہ آپ نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے' اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ مختصر روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے تعمیر کردہ قبہ کے پاس سے گزرے تو دریافت کیا: یہ کیا ہے' لوگوں نے بتایا: یہ قبہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کی طرف اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کر کے فرمایا' کہ ہر عمارت' جو اس سے زیادہ ہو وہ قیامت کے دن اپنے مالک کے لئے وبال کا باعث ہوگی''

متن کے یہ الفاظ ''مگر وہ جو نہیں'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز جس کے بغیر چارہ نہ ہو' جو آدمی کو گرمی اور سردی اور درندوں اور اس جیسی دیگر چیزوں سے بچا کے رکھتی ہو۔

2879 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل بُنيان وبال على صَاحبه اِلَّا مَا كَانَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بكفه و كل علم وبال على صَاحبه اِلَّا من عمل بِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر عمارت اپنے مالک کے لئے وبال کا باعث ہوگی البتہ جو ایسی ہو' نبی اکرم ﷺ نے اپنی ہتھیلی کے ذریعے اشارہ کر کے بتایا' اور ہر علم اپنے صاحب کے لئے وبال کا باعث ہوگا' البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو اس پر عمل کرتا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے شواہد موجود ہیں۔

2880 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اَرَادَ اللّٰه بِعَبْد شرا خضر لَهُ فِي اللَّبن والطين حَتّٰى يبْنى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الثَّلَاثَة بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں برا ارادہ فرمالے تو اس کے لئے اینٹ اور گارے کو سرسبز و شاداب بنا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ شخص تعمیر کرنے لگتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے تینوں کتابوں میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2881 - وروى فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ اَبِيْ بشير الْاَنْصَارِيّ اَنَّ رَسُوْلَ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اَرَادَ اللّٰه بِعَبْد هوانا انْفق مَاله فِي الْبُنيان

❀❀ امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ہلکا کرنے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کا مال تعمیر میں خرچ کرواتا ہے''۔

2882 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بنى فَوق مَا يَكْفِيْهِ كلف اَن يحملهُ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر من رِوَايَة الْمسيب بن وَاضح وَهٰذَا الْحَدِيْث مِمَّا انكر عَلَيْهِ وَفِيْ سَنَده انْقِطَاع

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی ضرورت سے زیادہ تعمیر کرے' تو قیامت کے دن اسے اس بات پابند کیا جائے گا کہ وہ اسے اُٹھا کے لائے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں مسیب بن واضح کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس حدیث کے حوالے سے اس کا انکار کیا گیا ہے' اور اس کی سند میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

2883 - وَعَنْ اَبِي الْعَالِيَة اَن الْعَبَّاس بن عبد الْمطلب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بنى غرفَة فَقَالَ لَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهدمها فَقَالَ اهدمها اَوْ اَتصدق بِثمنِهَا فَقَالَ اهدمها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِي الْمَرَاسِيل وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ مُرْسل جيد الْإِسْنَاد

❀❀ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے ایک بالا خانہ بنوایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اسے مسمار کر دو! انہوں نے دریافت کیا: میں اسے مسمار کر دوں؟ یا اس کی قیمت جتنی چیز صدقہ کر دوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے مسمار کر دو''

یہ روایت امام ابوداؤد نے ''مراسیل'' میں نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ انہی کے نقل کردہ ہیں' اور یہ روایت مرسل ہے' اور سند کے اعتبار سے عمدہ ہے۔

2884 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل مَعْرُوْف صَدَقَة وَمَا انْفق الرجل على اَهله كتب لَهُ صَدَقَة وَمَا وقى بِهِ الْمَرْء عرضه كتب لَهُ بِهِ صَدَقَة وَمَا انْفق الْمُؤْمِن من نَفَقَة فَإِن خلفهَا على اللّٰه وَاللّٰه ضَامِن اِلَّا مَا كَانَ فِيْ بُنيان اَوْ مَعْصِيَة

رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن عبد الحميد بن الْحسن الْهِلَالِيّ عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر عَنْهُ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَيَأْتِي الْكَلَام على عبد الْوَاحِد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر بھلائی صدقہ ہے' آدمی اپنے اہل خانہ پر جو خرچ کرتا ہے' وہ اس کے لئے صدقے کے طور پر نوٹ کیا جائے گا' جس چیز کے ذریعے آدمی اپنی عزت کو بچاتا ہے' وہ اس کے لئے صدقہ کے طور پر نوٹ کیا جائے گا' مومن جو بھی چیز خرچ کرتا ہے' تو اس کی جگہ دوسری عطا کرنا' اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' اور اللہ تعالیٰ ضامن ہوتا ہے' البتہ اس چیز کا معاملہ مختلف ہے' جو تعمیر میں' یا گناہ کے کام میں خرچ ہو''

یہ روایت امام دارقطنی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان دونوں حضرات نے اسے عبدالحمید بن حسن ہلالی کے حوالے سے' محمد بن منکدر کے حوالے سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالواحد نامی راوی پر کلام آگے آئے گا۔

2885 - وَعَنْ حَارِثَة بن مضرب قَالَ اَتَيْنَا خبابا نعوده وَقد اكتوى سبع كيات فَقَالَ لقد تطاول مرضِي وَلَوْلَا اَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَتَمَنَّوْا الْمَوْت لتمنيت وَقَالَ يُؤجر الرجل فِي نَفَقَته كلهَا اِلَّا فِي التُّرَاب اَوْ قَالَ فِي الْبناء

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے کے لئے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہیں (علاج کے طور پر) سات داغ لگائے گئے تھے' انہوں نے فرمایا: میری بیماری طویل ہو چکی ہے' اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا: ''کہ تم لوگ موت کی آرزو نہ کرو'' تو میں اس کی آرزو کرتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''آدمی کو اس کی خرچ کی ہوئی ہر چیز کا اجر دیا جائے گا' البتہ مٹی کا معاملہ مختلف ہے' (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) البتہ تعمیر کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2886 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَة كلهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا الْبناء فَلَا خير فِيْهِ–رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر خرچ اللہ کی راہ میں شمار ہوتا ہے' صرف تعمیر کا معاملہ مختلف ہے' اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2887 - وَعَنْ عَطِيَّة بن قيس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ حجر اَزوَاج النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بجريد

النّخل فَخَرَجَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مغزی لَہٗ وَکَانَت ام سَلمَۃ موسرۃ فَجعلت مَکَان الجرید لَبِنًا فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھٰذَا قَالَت ارذت اَن اکف عنی ابصار النَّاس فَقَالَ یَا اُم سَلمَۃ اِن شَرّ مَا ذھب فِیْہِ مَال الْمَرْء الْمُسْلِم الْبُنیان

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد فِی الْمَرَاسِیل

❀❀ عطیہ بن قیس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے حجرے کھجور کی شاخوں سے بنے ہوئے تھے' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کسی جنگ میں حصہ لینے کے لئے تشریف لے گئے' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا خوشحال تھیں' انہوں نے کھجور کی شاخوں کی جگہ اینٹیں لگوادیں (جب نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے اور اسے ملاحظہ فرمایا) تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: میں یہ چاہتی تھی کہ لوگوں کی نگاہ مجھ پر نہ پڑے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ سلمہ! مسلمان شخص کا مال جن کاموں میں خرچ ہوتا ہے' ان میں سب سے بری چیز عمارت تعمیر کرنا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے ''مراسیل'' میں نقل کی ہے۔

2888 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لما بنی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِد قَالَ ابنوہ عَرِیشًا کعریش مُوسَی

قیل لِلْحسنِ وَمَا عَرِیش مُوسَی قَالَ اِذا رفع یَدہ بلغ الْعَرِیش یَعْنِیْ السّقف

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا مُرْسلا وَفِیْہ نظر

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے مسجد نبوی کی تعمیر شروع کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی چھت اس طرح بناؤ' جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چھت تھی۔

حسن بصری سے دریافت کیا گیا: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چھت کیسی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: جب وہ اپنا ہاتھ بلند کرتے تھے تو وہ چھت تک پہنچ جاتا تھا۔

یہ روایت امام ابودنیا نے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ روایت محل نظر ہے۔

2889 - وَعَنْ عمار بن عَامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِذا رفع الرجل بِنَاء فَوق سبع اَذْرع نُودی یَا افسق الْفَاسِقین اِلی اَیْن

رَوَاہُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا مَوْقُوْفًا عَلَیْہِ وَرَفعہ بَعْضُھُمْ وَلَا یَصح

❀❀ حضرت عمار بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص سات گز سے زیادہ تعمیر کو اٹھاتا ہے' تو پکار کر یہ کہا جاتا ہے: اے سب سے بڑے فاسق! تم کہاں تک لے جانا چاہ رہے ہو''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے' حضرت عمار بن عامر رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' بعض حضرات نے اسے ''مرفوع'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' لیکن یہ درست نہیں ہے۔

14 - التَّرْهِيب من منع الْاَجِير أجره وَالْاَمر بتعجيل اِعْطَائِهِ

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ مزدور کو اس کو معاوضہ نہ دیا جائے' اس کو مزدوری جلدی دینے کا حکم ہونا

2890 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه تَعَالٰى ثَلَاثَة اَنَا خصمهم يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ كنت خَصمه خصمته رجل اعْطى بِی ثُمَّ غدر وَرجل بَاعَ حرا فَاكل ثمنه وَرجل اسْتَاْجر اَجِيرا فاستوفى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطه اجره

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین لوگ ہیں' قیامت کے دن میں ان کا مقابل فریق ہوؤں گا' اور جس کا میں مقابل فریق ہوؤں گا' میں اس کا بھرپور مقابلہ کروں گا' ایک وہ شخص' جو میرے نام پر پناہ دے اور پھر اس کی خلاف ورزی کرے' ایک وہ شخص جو کسی آزاد شخص کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھا جائے' اور ایک وہ شخص جس نے کوئی مزدور رکھا ہو' اور اس سے کام پورا لے' لیکن اس کا معاوضہ نہ دے''

یہ روایت امام بخاری' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

2891 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْا الْاَجِير اجره قبل اَن يجف عرقه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَة عبد الرَّحْمٰن بن زيد بن اسلم وَقد وثق قَالَ ابْن عدی اَحَادِيْثه حسان وَهُوَ مِمَّن احتمله النَّاس وَصدقه بَعْضُهُمْ وَهُوَ مِمَّن يكْتب حَدِيْثه .....انْتهى - وَبَقِيَّة رُوَاته ثِقَات ووهب بن سعيد بن عَطِيَّة السّلمِیّ اسْمه عبد الْوَهَّاب وَثَّقَهُ ابْن حبَان وَغَيْره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے' اُسے اس کا معاوضہ دے دو''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

ابن عدی بیان کرتے ہیں: اس کی نقل کردہ احادیث حسن ہیں' یہ ان افراد میں سے ایک ہے' جن سے لوگوں نے روایات نقل کی ہیں' بعض حضرات نے اسے سچا قرار دیا ہے' یہ ان حضرات میں سے ایک ہے' جن کی احادیث کو نوٹ کیا جائے گا' ابن عدی کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

اس روایت کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں' وہب بن سعید بن عطیہ سلمی نامی راوی کا نام عبدالوہاب ہے' امام ابن حبان اور دیگر حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

2892 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُعْطُوْا الْاَجِیر اجره قبل اَن یجف عرقه

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی وَغَیْرِهٖ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من حَدِیْثِ جَابر وَبِالْجُمْلَةِ فَهٰذَا الْمَتْن مَعَ غرابته یکْتَسب بِکَثْرَة طرقه قُوَّة-وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مزدور کو اس کا معاوضہ اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو''

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' مختصر یہ کہ یہ متن غریب ہونے کے باوجود اپنے طرق کی کثرت کی وجہ سے' قوت حاصل کر لیتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

15 - ترغیب الْمَمْلُوك فِیْ اَدَاءِ حق اللّٰه تَعَالٰی وَحقّ موَالِیْه

باب: غلام کے لیے' اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا بھی حق ادا کرے

2893 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْعَبْد اِذا نصح لسَیّده وَاحسن عبَادَة اللّٰه فَلَهُ اجره مرَّتَیْنِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی غلام اپنے آقا کا خیر خواہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرے' تو اسے دگنا اجر ملے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

2894 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَمْلُوك الَّذِیْ یحسن عبَادَة ربه وَیُؤَدِّی اِلٰی سَیّده الَّذِیْ عَلَیْهِ من الْحق والنصیحة وَالطَّاعَة لَهُ اَجْرَانِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی غلام اپنے پروردگار کی عبادت اچھے طریقے سے کرے' اور اپنے آقا کا اپنے ذمہ حق ادا کرے' اور خیر خواہی کرے اور اطاعت کرے' تو اسے دگنا اجر ملے گا''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

2895 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكتاب آمن بِنَبِيِّهِ و آمن بِمُحَمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبْد الْمَمْلُوك اِذا ادّى حق اللّٰه وَحق موَالِيْه وَرجل كَانَت لَهُ امة فادبها فَاَحْسن تاديبها وَعلمهَا فَاَحْسن تعليمها ثُمَّ اعْتقهَا فَتزَوجهَا فَلَهُ اَجْرَانِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَلَفْظه قَالَ ثَلَاثَة يُؤْتونَ اجرهم مرَّتَيْنِ عبد ادّى حق اللّٰه وَحق موَالِيْه فَذَاك يُؤْتِيْ اجره مرَّتَيْنِ وَرجل كَانَت عِنْده جَارِيَة وضيئة فادبها فَاَحْسن تاديبها ثُمَّ اعْتقهَا ثُمَّ تزَوجهَا يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجه اللّٰه فَذَلِكَ يُؤْتِيْ اجره مرَّتَيْنِ وَرجل آمن بِالْكتاب الْاَوَّل ثُمَّ جَاءَ الْكتاب الْاٰخر فَآمن بِهٖ فَذَلِكَ يُؤْتِيْ اجره مرَّتَيْنِ

الوضيئة بِفَتْح الْوَاو وَكسر الضَّاد الْمُعْجَمَة ممدودا هِيَ الْحَسَنَة الجميلة النظيفة

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں' جنہیں دُگنا اجر ملے گا' اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص' جو اپنے نبی پر ایمان لایا ہو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لے آیا ہو' وہ مملوک غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے اور وہ شخص جس کی کوئی کنیز ہو' تو وہ اس کی اچھی طرح سے تربیت کرے' اسے تعلیم دے اور اچھی طرح سے تعلیم دے' پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے' تو اسے دگنا اجر ملے گا''

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تین قسم کے لوگوں کو ان کا اجر دو مرتبہ دیا جائے گا' ایک وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کے حق اور اپنے آقا کے حق کو ادا کرے اسے اس کا اجر دو مرتبہ دیا جائے گا' ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی کنیز ہو جو خوبصورت ہو اور وہ اس کی تربیت کرتے ہوئے اچھی طرح سے تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے اور اس کا مقصد اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہو' تو ایسے شخص کو دگنا اجر ملے گا' اور وہ شخص جو پہلی کتاب پر ایمان رکھتا ہو' اور پھر جب دوسری کتاب آ جائے' تو اس پر بھی ایمان لے آئے تو ایسے شخص کو اس کا اجر دو مرتبہ ملے گا''

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''الوضیئۃ'' میں 'و' پر زبر ہے 'ض' پر زیر ہے' اس کے بعد اسم ممدود ہے' اس سے مراد حسین و جمیل صاف ستھری عورت ہے۔

2896 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ للْعَبد الْمَمْلُوك الْمصلح اَجْرَانِ وَالَّذِيْ نفس اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ لَوْلَا الْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْحج وبر اُمِّي لاحببت اَن اَمُوْت وَاَنا مَمْلُوك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بہتری کرنے والے مملوک غلام کو دگنا اجر ملے گا''

(اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابو ہریرہ کی جان ہے' اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' حج کرنا اور والدہ کے ساتھ حسن سلوک کرنا نہ ہوتا' تو میں اس بات کو پسند کرتا کہ میں غلام ہوتا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2897 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عبد اطَاع اللّٰه واطاع مَوَالِيَه ادخلهُ اللّٰه الْجَنَّة قبل مَوَالِيْه بِسَبْعِيْنَ خَرِيْفًا فَيَقُوْلُ السَّيِّد رب هٰذَا كَانَ عَبدِی فِی الدُّنْيَا قَالَ جازيته بِعَمَلِه وجازيتك بعملك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِی الْكَبِيْر والأوسط وَقَالَ تفرد بِهٖ يحيى بن عبد اللّٰه بن عبد ربه الصفار عَن اَبِيه قَالَ الْحَافِظ لَا يحضرنی فِيْهِمَا جرح وَلَا عَدَالَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بندہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے' اور اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے آقا سے ستر سال پہلے' اسے جنت میں داخل کرے گا' آقا کہے گا: اے میرے پروردگار! یہ دنیا میں میرا غلام تھا' تو پروردگار فرمائے گا: اسے میں نے اس کے عمل کی جزا دی ہے' اور تمہیں میں تمہارے عمل کی جزا دوں گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن عبداللہ بن عبدربہ صفار نامی راوی اپنے والد کے حوالے سے اسے نقل کرنے میں منفرد ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان دونوں کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل کی بات اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

2898 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن عبدا دخل الْجَنَّة فَرَاى عَبده فَوق دَرَجَته فَقَالَ يَا رب هٰذَا عَبدِی فَوق درجتی قَالَ نَعَمْ جزيته بِعَمَلِه وجزيتك بعملك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایک شخص جنت میں داخل ہوگا' اور وہ اپنے غلام کو اپنے سے اوپر کے درجے میں دیکھے گا تو عرض کرے گا یہ میرا غلام میرے سے اوپر والے درجے میں ہے' تو پروردگار فرمائے گا: جی ہاں! میں نے اسے اُس کے عمل کی جزا دی ہے' اور تمہیں تمہارے عمل کی جزا دی ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2899 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عرض عَلَیَّ اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة شَهِيْد وعفيف متعفف وَعبد احسن عِبَادَة اللّٰه ونصح لموالیه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِی صَحِیحه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میرے سامنے وہ تین افراد پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے (وہ یہ ہیں) شہید، پاکدامن بچنے والا شخص اور وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اچھے طریقے سے کرے اور اپنے آقا کا خیر خواہ ہو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2900 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَیْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نعما لاحدكم اَن یُطِیْع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَیُؤَدِّی حق سَیّده یَعْنِیْ الْمَمْلُوك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی شخص کے لئے یہ بات کتنی عمدہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور اپنے آقا کے حق کو بھی ادا کرے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد مملوک شخص تھا۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2901 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة على كُثْبَان الْمسك اَرَاهُ قَالَ یَوْم الْقِیَامَة عبد اَدّی حق اللّٰه وَحق موَالِیه وَرجل اَم قوما وهم بِهِ راضون وَرجل یُنَادی بالصلوات الْخمس فِیْ كل یَوْم وَلَیْلَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیر وَلَفْظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا یهولهم الْفَزع الْاَكْبَر وَلَا ینالهم الْحساب هم على كثیب من مسك حَتّٰی یفرغ من حِسَاب الْخَلَائق رجل قَرَاَ الْقُرْآن ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَاَم بِهِ قوما وهم بِهِ راضون وداع یَدْعُو اِلَی الصَّلَاة ابْتِغَاء وَجه اللّٰه وَعبد اَحسن فِیْمَا بَیْنه وَبَیْن ربه وَفِیْمَا بَیْنه وَبَیْن موَالِیْه

وَرَوَاهُ فِی الْكَبِیْر بِنَحْوِهٖ اِلَّا اَنه قَالَ فِیْ آخِره ومملوك لم یمنعهُ رق الدُّنْیَا من طَاعَة ربه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

2900-صحیح البخاری' کتاب العتق' باب العبد إذا أحسن عبادة ربه ونصح سیده' حدیث: 2431' صحیح مسلم' کتاب الأیمان' باب ثواب العبد وأجره إذا نصح لسیده وأحسن عبادة الله' حدیث: 3231' الجامع للترمذی' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء فی فضل المملوك الصالح' حدیث: 1956' مستخرج أبی عوانة' مبتدأ کتاب الوصایا' أبواب فی المماليك' بیان فضل المملوك المسلم الناصح لسیده' حدیث: 4925' جامع معمر بن راشد' باب الأمر من سیده' حدیث: 1060' السنن الکبری للبیهقی' کتاب النفقات' جماع أبواب نفقة المماليك' باب فضل المملوك إذا نصح' حدیث: 14731' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی هریرة رضی الله عنه' حدیث: 7485

''تین لوگ مشک کے ٹیلے پر ہوں گے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں) قیامت کے دن' ایک وہ بندہ جس نے اللہ تعالیٰ کے حق اور اپنے آقا کے حق کو ادا کیا ہوا ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اس سے راضی ہوں اور ایک وہ شخص جو روزانہ دن اور رات میں پانچ مرتبہ نماز کے لئے اذان دیتا ہو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تین لوگ ایسے ہیں جنہیں بڑی گھبراہٹ پریشان نہیں کرے گی اور انہیں حساب نہیں دینا پڑے گا' اور وہ مشک کے ٹیلے پر ہوں گے اور اس وقت تک رہیں گے جب تک مخلوق کے حساب سے فارغ نہیں ہوا جاتا ایک وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے قرآن کریم کا علم حاصل کیا ہو اور وہ اس کے حوالے سے لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اس سے راضی ہوں ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نماز کی طرف بلاتا ہو (یعنی اذان دیتا ہو) اور وہ غلام' جو اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان کے معاملات اور اپنے اور اپنے آقا کے درمیان کے معاملات اچھے طریقے سے سرانجام دیتا ہو''

انہوں نے یہ روایت معجم کبیر میں اس کی مانند نقل کی ہے تاہم وہاں انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ غلام جس کا دنیا میں غلام ہونا' اس کے لئے اپنے پروردگار کی اطاعت میں رکاوٹ نہ ہو''۔

2802 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّل سَابق اِلَى الْجَنَّة مَمْلُوك اطَاع اللّٰه واطاع موَالِيْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کی طرف سبقت لے جانے والا پہلا شخص وہ مملوک ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہو اور اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2803 - وَعَنْ اَبِيْ بكر الصديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجَنَّة بخيل وَلَا خب وَلَا خائن مسيء الملكة وَاَوَّل من يقرع بَاب الْجَنَّة المملوكون اِذَا اَحْسَنُوْا فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَفِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْن مواليهم

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَبَعضه عِنْد التِّرْمِذِيّ وَغَيْرِه

الخب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وتكسر وبتشديد الْبَاء الْمُوَحدَة هُوَ الخداع المكار الْخَبِيث

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کنجوس' مکار' خیانت کرنے والا شخص اور برا آقا' جنت میں داخل نہیں ہوں گے' جو شخص سب سے پہلے جنت کے دروازے

کو کھلائے گا' وہ غلام ہوگا' جبکہ وہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کے معاملات اور اپنے اور اپنے آقاؤں کے درمیان کے معاملات اچھے طریق سے سرانجام دیتا ہو"

یہ روایت امام احمد اور امام ابو یعلیٰ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کا کچھ حصہ امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

لفظ "الخب" میں 'خ' پر زبر ہے' اور اس پر زیر بھی پڑھی گئی ہے' "ب" پر شد ہے' اس سے مراد دھوکہ دینے والا' مکار' خبیث شخص ہے۔

16 - ترھیب العَبْد من الْإِبَاق من سَیّدہ

باب: غلام کے اپنے آقا سے فرار ہونے کے بارے میں ترہیبی روایات

2904 - عَن جریر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا عبد ابق فَقَدْ بَرِئت مِنْہُ الذِّمَّۃ-رَوَاہُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو غلام مفرور ہو جائے' اس سے ذمہ ختم ہو جاتا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2905 - وَعنہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا ابق العَبْد لم تقبل لَہ صَلَاۃ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَقَدْ کفر حَتّٰی یرجع اِلَیْہِم-رَوَاہُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب غلام مفرور ہو جائے' تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے' جب تک وہ ان (یعنی اپنے آقاؤں) کی طرف واپس نہیں چلا جاتا"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2906 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃ لَا یقبل اللّٰہ لَہُمْ صَلَاۃ وَلَا تصعد لَہُمْ اِلَی السَّمَاء حَسَنَۃ السَّکْرَان حَتّٰی یصحو وَالْمَرْاَۃ الساخط عَلَیْہَا زَوجہَا وَالْعَبْد الْابِق حَتّٰی یرجع فَیَضَع یَدہ فِیْ یَد موَالِیْہ

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَۃِ عبد اللّٰہ بن مُحَمَّد بن عقیل وَاللَّفْظ لَہ وَابْن خُزَیْمَۃ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْہِمَا من رِوَایَۃِ زُھَیْر بن مُحَمَّد

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں جن کی کوئی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرے گا' اور ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف بلند نہیں ہوگی نشے کا شکار شخص جب تک وہ ہوش میں نہیں آجاتا وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو اور مفرور غلام جب تک وہ واپس نہیں آجاتا اور اپنا ہاتھ اپنے آقاؤں کے ہاتھ میں نہیں دے دیتا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عبداللہ بن محمد بن عقیل سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں زہیر بن محمد کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2907 - وَعَنْ فضالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا تسْأَل عَنْهُم رجل فَارق الْجَمَاعَة وَعصى إِمَامه وَعبد أبق من سَيّده فَمَاتَ مَاتَ عَاصِيا وَامْرَأَة غَابَ عَنْهَا زَوجهَا وَقد كفاها مؤونة الدُّنْيَا فخانته بعده وَثَلَاثَة لَا تسْأَل عَنْهُم رجل نَازع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رِدَاءَهُ فَإِن رِدَاءَهُ الْكبر وَإِزَاره الْعِزّ وَرجل فِي شكّ من أَمر اللّٰه والقانط من رَحْمَة اللّٰه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

وروى الطَّبَرَانِيّ وَالْحَاكِم شطره الأول وَعند الْحَاكِم فتبرجت بعده بدل فخانته وَقَالَ فِي حَدِيثه وَأمة أَو عبد أبق من سَيّده

وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا وَلَا أَعْلَم لَهُ عِلَّة

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ہیں' تم ان کے بارے میں نہ پوچھو' ایک وہ شخص جو جماعت سے الگ ہو اور اپنے امام (یعنی حاکم وقت) کی نافرمانی کرے' ایک وہ غلام جو اپنے آقا کو چھوڑ کر مفرور ہو جائے' تو وہ گناہگار ہونے کے طور پر مرے گا' ایک وہ عورت جس کا شوہر موجود نہ ہو اور اس نے اس عورت کی تمام ضروریات پوری کی ہوئی ہوں' لیکن اس کے باوجود اس کی غیر موجودگی میں' وہ عورت اس کے ساتھ خیانت کرے۔

تین لوگ وہ ہیں' جن کے بارے میں تم نہ پوچھو' ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی چادر کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' اللہ تعالیٰ کی چادر' کبریائی ہے' اور اس کے تہبند کے بارے میں مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے' اور اس کا تہبند' غلبہ ہے' ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے بارے میں شک کرتا ہے' ایک وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے اور امام حاکم نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے امام حاکم کی روایت میں' ایک لفظ مختلف ہے' انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''جو کنیز یا غلام اپنے آقا کو چھوڑ کر بھاگ جائیں''

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور مجھے اس میں کسی علت کا علم نہیں ہے۔

2908 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث لَا تجَاوز

کے ہر ایک عضو کا بدلہ بن جاتا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام ابن ماجہ نے کعب بن مرہ' یا شاید مرہ بن کعب سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام احمد اور امام ابوداؤد نے اسی مفہوم کی روایت کعب بن مرہ سلمی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"جو مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرتی ہے' تو وہ عورت' اس (آزاد کرنے والی) کے لئے جہنم سے نجات کا باعث بن جاتی ہے' اس (آزاد ہونے والی عورت) کا ہر ایک عضو' اس (آزاد کرنے والی عورت) کے ہر ایک عضو کا بدلہ بن جاتا ہے"۔

2913 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أعتق رَقَبَة مُؤْمِنَة فَهِيَ فكاكه مِنَ النَّار

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ وَأَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ فِيْ حَدِيْثٍ مر فِي الرَّمْي وَأَبُوْ يعلى وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَلَفْظِهِ قَالَ من أعتق رَقَبَة فك اللّٰه بِكُل عُضْو من أَعْضَائِهِ عضوا من أَعْضَائِهِ مِنَ النَّار

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے' تو یہ اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے ایک حدیث میں نقل کیا ہے' جو تیر اندازی سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' اسے امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جو کسی کو آزاد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس (آزاد ہونے والے) کے ہر ایک عضو کے عوض میں' اس (آزاد کرنے والے) کے ہر ایک عضو کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے"۔

2914 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْأَسْقَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كنت مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَة تَبُوك فَإِذَا نفر من بني سليم فَقَالُوْا إِن صاحبنا قد أوجب فَقَالَ أعتقوا عَنْهُ رَقَبَة يعْتق اللّٰه بِكُل عُضْو مِنْهَا عضوا مِنْهُ مِنَ النَّار

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

أوجب أَي أَتَى بِمَا يُوجب لَهُ النَّار

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ تبوک کے موقع پر' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا' بنو سلیم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ موجود تھے' انہوں نے بتایا: ہمارے ایک ساتھی نے (ایسا عمل کیا کہ جہنم اپنے لئے) واجب کر لی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی طرف سے ایک غلام آزاد کر دو' اللہ تعالیٰ اس (آزاد ہونے والے) کے ہر ایک عضو کے عوض میں'

(جس کی طرف سے آزاد کیا جارہا ہے) اُس کے ہر ایک عضو کو جہنم سے آزاد کردے گا"

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ "اوجب" کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ایسا عمل کیا ہے جس نے اس کے لئے جہنم کو لازم کردیا ہے۔

2915 - وَعَنْ شُعْبَةَ الْكُوفِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ بردة بن اَبِیْ مُوسَى فَقَالَ اَی بنی اَلا احدثكُمْ حَدِيْثًا حدثنِیْ اَبِیْ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اعتق رَقَبَة اعتق اللّٰه بِكُل عُضْو مِنْهَا عضوا مِنْهُ مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ شعبہ کوفی بیان کرتے ہیں: ہم ابو بردہ بن ابوموسیٰ کے پاس موجود تھے انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا میں تمہیں وہ حدیث بیان نہ کروں؟ جو میرے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی کو آزاد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (آزاد ہونے والے) کے ہر ایک عضو کے عوض میں اُس (آزاد کرنے والے) کے ہر ایک عضو کو جہنم سے آزاد کردیتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

2916 - وَعَنْ مَالك بن الْحَارِث رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ضم يَتِيما من ابوين مُسْلِمِيْن اِلٰى طَعَامه وَشَرَابه حَتّٰى يَسْتَغْنِیْ عَنْهُ وَجَبت لَهُ الْجَنَّة اَلْبَتَّة وَمَنْ اعتق امرا مُسْلِما كَانَ فكاكه مِنَ النَّار يَجْزِی بِكُل عُضْو مِنْهُ عضوا مِنْهُ مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق عَلِیّ بن زيد عَن زُرَارَة بن اَبِیْ اَوْفٰى عَنْهُ

❀❀ حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص (مرحوم) مسلمان ماں باپ کے یتیم بچے کے کھانے پینے کی کفالت کرتا ہے اور اس وقت تک کرتا رہتا ہے جب تک وہ بچہ اس شخص سے بے نیاز نہیں ہوجاتا تو ایسے شخص کے لئے لازمی طور پر جنت واجب ہوجاتی ہے اور جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے تو وہ اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا باعث بن جاتا ہے اس (آزاد ہونے والے) کا ہر ایک عضو اس (آزاد کرنے والے کے) ہر ایک عضو کا جہنم سے بچاؤ کا بدلہ بن جاتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن زید کے حوالے سے زرارہ بن ابواوفیٰ کے حوالے سے حضرت مالک بن حارث رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2917 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَی اللَّيْل

أسمع قَالَ جَوف اللَّيْل الْآخر ثُمَّ الصَّلَاة مَقْبُولَة حَتَّى تطلع الشَّمْس ثُمَّ لَا صَلَاة حَتَّى تكون الشَّمْس قيد رمح أَوْ رُمْحَيْنِ ثُمَّ الصَّلَاة مَقْبُولَة حَتَّى يَقُوم الظل قيام الرمْح ثُمَّ لَا صَلَاة حَتَّى تَزُول الشَّمْس قيد رمح أَوْ رُمْحَيْنِ ثُمَّ الصَّلَاة مَقْبُولَة ثُمَّ لَا صَلَاة حَتَّى تغيب الشَّمْس قَالَ ثُمَّ أَيّمَا امرىء مُسْلِم أعتق امْرأ مُسْلِما فَهُوَ فكاكه مِنَ النَّار يَجْزِى بِكُل عظم مِنْهُ عظما مِنْهُ وَأَيّمَا امْرَأَة مسلمة أعتقت امْرَأَة مسلمة فَهِيَ فكاكها مِنَ النَّار يَجْزِى بِكُل عظم مِنْهَا عظما مِنْهَا وَأَيّمَا امرىء مُسْلِم أعتق امْرَأَتَيْنِ مسلمتين فهما فكاكه مِنَ النَّار يَجْزِى بِكُل عظمين من عظامهما عظما مِنْهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَلَا بَأْس بِرُوَاتِهِ إِلَّا أَن أَبَا سَلَمَة بن عبد الرَّحْمَن لم يسمع من أَبِيه

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: رات کا کون سا حصہ ایسا ہے جس میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کا آخری نصف حصہ اس کے بعد نماز مقبول ہوتی ہے اور اس وقت تک رہتی ہے جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا (جب وہ طلوع ہو) اس وقت نماز ادا نہیں کی جائے گی اس وقت تک جب تک وہ ایک نیزہ یا دو نیزے جتنا بلند نہیں ہو جاتا پھر نماز مقبول ہوتی ہے اس وقت تک جب تک سایہ نیزے کے برابر نہیں ہو جاتا (یعنی زوال کا وقت نہیں ہو جاتا) پھر اس وقت تک نماز ادا نہیں کی جائے گی جب تک سورج ایک نیزے یا دو نیزے جتنا ڈھل نہیں جاتا پھر نماز مقبول ہوتی ہے پھر اس وقت نماز ادا نہیں کی جائے گی (جب وہ غروب ہونے والا ہو) یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے تو وہ اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتا ہے اس (آزاد ہونے والے) کی ہر ایک ہڈی اُس (آزاد کرنے والے) کی ہر ایک ہڈی کا بدلہ بن جاتی ہے اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرتی ہے تو وہ اس کے جہنم سے بچاؤ کا باعث بن جاتی ہے اس (آزاد ہونے والی) عورت کی ہر ایک ہڈی اُس (آزاد کرنے والی) کی ہر ایک ہڈی کا بدلہ بن جاتی ہے جو مسلمان شخص دو مسلمان خواتین کو آزاد کرتا ہے تو وہ دو خواتین اس شخص کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جاتی ہیں ان دونوں خواتین کی ہر ہڈی اس شخص کی ہر ہڈی کا بدلہ بن جاتی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راویوں میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ ابوسلمہ بن عبدالرحمن نامی راوی نے اپنے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے سماع نہیں کیا ہے۔

2918 - وَعَنْ أَبِي نجيح السّلمِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حاصرنا مَعَ رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّائِف وَسمعت رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيّمَا رجل مُسْلِم أعتق رجلا مُسْلِما فَإِن اللَّه عَزَّ وَجَلَّ جَاعل وقاء كل عظم من عِظَامه عظما من عِظَام محرره وَأَيّمَا امْرَأَة مسلمة أعتقت امْرَأَة مسلمة فَإِن اللَّه عَزَّ وَجَلَّ جَاعل وقاء كل عظم من عظامها عظما من عِظَام محررتها مِنَ النَّار

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

وَفِيْ رِوَايَةٍ لابی دَاوٗد وَالنَّسَائِيّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اعتق رَقَبَة مُؤْمِنَة كَانَت فداء ه مِنَ النَّار

قَالَ الْحَافِظ اَبُوْ نجيح هُوَ عَمْرو بن عبسة

❀❀ حضرت ابونجیح سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ طائف کا محاصرہ کیا ہوا تھا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو مسلمان شخص کسی مسلمان شخص کو آزاد کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس عمل کو اس (آزاد کرنے والے کی) ہر ہڈی کے بچاؤ کا باعث بنا دیتا ہے' جو اس آزاد ہونے والے کی ہر ہڈی کی جگہ ہوتی ہے' اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرتی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس (آزاد ہونے والی کی ہر ہڈی کو) اس (آزاد کرنے والی کی) ہر ہڈی کے لیے جہنم سے بچاؤ کا باعث بنا دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ابوداؤد اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص کسی مومن جان کو آزاد کرتا ہے' تو یہ اس کے لئے جہنم سے فدیہ بن جاتا ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت ابونجیح رضی اللہ عنہ سے مراد حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

2919 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلمنِيْ عملا يدخلني الْجَنَّة قَالَ اِن كنت اقصرت الْخطْبَة لقد اَعرَضت الْمَسْاَلَة اعتق النَّسَمَة وَفك الرَّقَبَة قَالَ اليسا وَاحِدَةٍ قَالَ لَا عتق النَّسَمَة اَن تنفرد بِعتْقِهَا وَفك الرَّقَبَة اَن تُعْطِي فِيْ ثمنهَا والمنحة الوكوف والفيء على ذِيْ الرَّحِم الْقَاطِع فَاِن لم تطق ذٰلِكَ فاطعم الجائع واسق الظمآن وَامر بِالْمَعْرُوْفِ واله عَن الْمُنكر فَاِن لم تطق ذٰلِكَ فكف لسَانك اِلَّا عَن خير

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کسی ایسے عمل کی تعلیم دیجئے' جو مجھے جنت میں داخل کروا دے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے الفاظ مختصر استعمال کیے ہیں' اور مسئلہ بڑا دریافت کیا ہے' تم جان کو آزاد کرو اور گردن کو چھڑاؤ! اس نے عرض کی: کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! جان کو آزاد کرنے سے مراد یہ ہے کہ جب تم اس کو آزاد کرنے میں منفرد ہو اور گردن کو چھڑانے سے مراد یہ ہے کہ تم اس کی قیمت ادا کر دو' اور عطیہ دو' اور جو شخص رشتے داری کے حقوق کا خیال نہیں رکھتا' اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو' اگر تم یہ نہیں کر سکتے' تو تم بھوکے کو کھانا کھلاؤ' پیاسے کو پانی پلاؤ' نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو' اور اگر تم یہ بھی نہیں کر سکتے' تو اپنی زبان سے صرف بھلائی کی بات کرو''

یہ روایت امام احمد نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی

اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

2920 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنہ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خمس من عملهن فِیْ یَوْمٍ کتبه اللّٰہ من اَھْلِ الْجَنَّۃ من عَادَ مَرِیضا وَشهد جَنَازَۃ وَصَامَ یَوْمًا وَرَاحَ اِلَی الْجُمُعَۃ وَاَعْتق رَقَبَۃ

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''پانچ کام ایسے ہیں' جو شخص ایک دن میں یہ کام کرلے گا' تو اللہ تعالیٰ اسے اہل جنت میں نوٹ کرلے گا' جو شخص بیمار کی عیادت کرے' جنازے میں شریک ہو' (نفلی) روزہ رکھے' جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے جائے' اور غلام آزاد کرے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

فصل

2921 - عَن عبد اللّٰہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَۃ لَا تقبل مِنْھُم صَلَاۃ من تقدم قوما وھم لَہٗ کَارِھُون وَرجل اَتَی الصَّلَاۃ دبارا

والدبار اَن یَاْتِیھَا بعد اَن تفوته وَرجل اعتبد محرره

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَۃَ من طَرِیْق عبد الرَّحْمٰن بن زِیَاد بن أنعم عَن عمرَان الْمعَافِرِی عَنْہُ

قَالَ الْخطابِیّ واعتباد الْمُحَرر یکون من وَجْھَیْن اَحدھمَا اَن یعتقهُ ثُمَّ یکتم عتقه اَوْ یُنکرہ وَھٰذَا اشر الْاَمرَیْنِ وَالثَّانِیْ اَن یعتقله بعد الْعتْق فیستخدمه کرھا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوگی' وہ شخص جو لوگوں کے آگے بڑھ کر (ان کی امامت کرے) اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں اور ایک وہ شخص' جو نماز کے لئے اس وقت آئے' جب اس کا وقت رخصت ہو چکا ہو (راوی کہتے ہیں: یہاں لفظ ''دبار'' سے مراد یہ ہے کہ نماز کے لئے اس وقت آئے' جب اس نماز کا وقت رخصت ہو چکا ہو) اور ایک وہ شخص' جو کسی آزاد شخص کو غلام بنالے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے' عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کے حوالے سے' عمران معافری کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: ''اعتباد المحرر'' کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں' ایک یہ ہے کہ آدمی اس کو آزاد کردے اور پھر اس کے آزاد ہونے کو چھپائے' یا اس کا انکار کردے' اور یہ دونوں صورتوں میں زیادہ بری صورت ہے' اور دوسری یہ ہے کہ آزاد کرنے کے باوجود آدمی اس کو باندھ کے رکھے اور اس سے زبردستی خدمت لیتا رہے۔

2922 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی ثَلَاثَۃ

خصمهم يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ كنت خَصمه خصمته رجل أعطى بِى ثُمَّ غدر وَرجل بَاعَ حرا وَأكل ثمنه
ورجل اسْتَأْجر أَجِيرا فاستوفى وَلَمْ يوفه أجره
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تین لوگ ہیں کہ قیامت کے دن میں ان کا مقابل فریق ہوؤں گا اور جس کا میں مقابل فریق ہوؤں گا میں اس کا بھرپور مقابلہ کروں گا ایک وہ شخص جو میرے نام پر کسی کو پناہ دے اور پھر اس کی خلاف ورزی کرے اور ایک وہ شخص جو کسی آزاد شخص کو فروخت کر دے اور اس کی قیمت کھالے اور ایک وہ شخص جو کسی کو مزدور رکھے اور اس سے کام پورا لے لیکن اس کا معاوضہ پورا ادا نہ کرے''

یہ روایت امام بخاری امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

کِتَابُ النِّکَاحِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِہٖ

کتاب: نکاح اوراس سے متعلق (دیگرامور) کے بارے میں روایات

2923 - عَن عبد اللّٰہ بن مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ النظرة سهم مَسْمُوم من سِهَام اِبْلِیس من تَرَکَهَا من مخافتی ابدلته اِیمَانًا یجد حلاوته فِیْ قلبه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْحَاکِم من حَدِیْثِ حُذَیْفَة وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ خرجاه من رِوَایَة عبد الرَّحْمٰن بن اِسْحَاق الوَاسِطِیّ وَهُوَ واه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یعنی اپنے پروردگار کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''نظر' شیطان کے زہر میں بجھے ہوئے' تیروں میں سے ایک تیر ہے' جو شخص میرے خوف کی وجہ سے' اسے ترک کردے گا' میں اس کے بدلے میں' اسے ایسا ایمان عطا کروں گا' جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا''

یہ روایت امام طبرانی اور امام حاکم نے' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان دونوں حضرات نے' اسے عبدالرحمٰن بن اسحاق واسطی کے حوالے سے نقل کیا ہے' جو ایک ''واہی'' راوی ہے۔

2924 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم ینظر اِلٰی محَاسِن امْرَاَة ثُمَّ یغض بَصَره اِلَّا احدث اللّٰه لَهٗ عِبَادَة یجد حلاوتها فِیْ قلبه

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ اِلَّا انه قَالَ: ینظر اِلٰی امْرَاَة اَوَّل رمقة –وَالْبَیْهَقِیّ وَقَالَ اِنَّمَا اَرَادَ اِن صَحَّ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اَن یَقع بَصَره عَلَیْهَا من غیر قصد فَیصْرف بَصَره عَنْهَا تورعا

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

2923-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الرقاق' حديث: 7946' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' طرق حديث عبد الله بن مسعود نبلة الجن مع رسول الله' باب' حديث: 10168' مسند الشهاب القضاعي النظرة سهم مسموم من سهام إبليس' حديث: 282

''جو مسلمان' کسی عورت کی خوبصورتی کی طرف دیکھے اور پھر اپنی نگاہ کو جھکا لے تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی عبادت عطا کرے گا' جس کی حلاوت وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''عورت کی طرف پہلی نظر ڈالے''

امام بیہقی نے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ویسے اللہ بہتر جانتا ہے' اگر یہ بات درست ہو' تو اس کے ذریعے مراد یہ ہوگی کہ آدمی کی عورت پر نظر قصد کے بغیر پڑی ہو' اور پھر اس نے بچتے ہوئے عورت سے نگاہ کو پھیر لیا ہو۔

2925 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل عين باكية يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا عين غضت عَن محارم اللّٰه وَعين سهرت فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعين خرج مِنْهَا مثل رَاس الذُّبَاب من خشيَة اللّٰه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن ہر آنکھ رو رہی ہوگی' البتہ اس آنکھ کا معاملہ مختلف ہے' جو اللہ تعالیٰ کی حرام قرار دی ہوئی چیزوں سے جھکی رہے' اور جو آنکھ اللہ کی راہ میں رات کے وقت جاگتی رہے' اور وہ آنکھ' جس میں سے اللہ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر جتنا آنسو (نکلے)''

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

2926 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن حيدة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترى اَعينهم النَّار عين حرست فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعين بَكت من خشيَة اللّٰه وَعين كفت عَن محارم الله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات معروفون اِلَّا اَن اَبَا حبيب العقرى وَيُقَال لَهُ القنوى لم اَقف على حَاله

❀❀ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کی آنکھیں آگ کو نہیں دیکھیں گی' وہ آنکھ' جو اللہ کی راہ میں پہرا دیتی رہے' وہ آنکھ جو اللہ کے خوف کی وجہ سے رو پڑے' اور وہ آنکھ' جو اللہ تعالیٰ کی حرام قرار دی ہوئی چیزوں سے رُکی رہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ اور معروف ہیں' صرف ابو حبیب عقری نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' یک قول کے مطابق اس کا اسم منسوب قنوی ہے' میں اس کی حالت سے واقف نہیں ہوں۔

2927 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اضمنوا لي سِتا من اَنفسكُم اضمن لكم الْجنَّة اصدقوا اِذا حدثتم وأوفوا اِذا وعدتم وأدوا الْاَمَانَة اِذا ائتمنتم واحفظوا فروجكم وغضوا اَبصاركم وَكفوا اَيْدِيكُم

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِم کلهم من رِوَایَةِ الْمطلب بن عبد الله بن حنطب عَنْهُ وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل الْمطلب لم یسمع من عبَادَة وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ مجھے اپنی ذات کے حوالے سے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دوں گا' جب تم بات کرو تو سچ بولو جب تم وعدہ کرو تو اسے پورا کرو جب تمہیں امین بنایا جائے تو امانت ادا کرو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو اپنی نگاہوں کو جھکا کے رکھو اور اپنے ہاتھ کو روک کے رکھو''

یہ روایت امام احمد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور حاکم نے نقل کی ہے' ان تمام حضرات نے اسے مطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: جی نہیں! بلکہ مطلب نامی راوی نے' حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2928 - وَعَنْ عَلِیّ بن اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ یَا عَلِیّ اِن لَك کنزا فِی الْجَنَّة وَاِنَّك ذُوْ قرنیها فَلَا تتبع النظرة النظرة فَاِنَّمَا لَك الْاَوْلٰی وَلَیْسَت لَك الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَحْمد وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاَبُوْ دَاوٗد من حَدِیْثِ بُرَیْدَة: قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لعَلی یَا عَلِیّ لَا تتبع النظرة النظرة فَاِنَّمَا لَك الْاَوْلٰی وَلَیْسَت لَك الْاٰخِرَة

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْثِ شریك

قَوله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لعَلی وَاِنَّك ذُوْ قرنیها اَی ذُوْ قَرْنی هٰذِهِ الْاُمة وَذٰلِكَ لِاَنَّهٗ کَانَ لَهٗ شجنان فِیْ قَرْنی رَاْسه اِحْدَاهمَا من ابْن ملجم لَعنه اللّٰه وَالْاُخْرٰی من عَمْرو بن ود وَقِیْلَ مَعْنَاهُ اِنَّك ذُوْ قَرْنَی الْجَنَّة اَی ذُوْ طرفیها ومسلکها الْمُمکن فِیْهَا الَّذِیْ یسْلك جَمِیْع نَوَاحِیهَا کَمَا سلك الْاِسْکَنْدَر جَمِیْع نواحی الْاَرْض شرقا وغربا فَسُمی ذَا القرنین علی اَحَد الْاَقْوَال وَهٰذَا قریب وَقِیْلَ غیر ذٰلِكَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا' اے علی! تمہارے لیے جنت میں خزانہ ہے' اور تم دو قرن والے ہو' تمہیں ایک نظر کے بعد دوسری نہ ڈالنا' کیونکہ تمہیں پہلی کی اجازت ہے' لیکن تمہیں دوسری کی اجازت نہیں ہے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' اور امام ابوداؤد نے بھی حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اے علی! تم ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالنا' کیونکہ تمہیں پہلی کی اجازت ہے' اور دوسری کا تمہیں حق نہیں ہے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں' یہ حدیث حسن غریب ہے' ہم اسے صرف شریک سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کہنا: ''تم دو قرن والے ہو'' اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس امت کی طرف سے دو زخم لگے تھے' وہ یوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر پر دو وار کیے گئے تھے' ان میں سے ایک ابن ملجم نے کیا تھا' اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے اور دوسرا عمرو بن عبدود نے (غزوہ خندق کے موقع پر) کیا تھا' ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے: تم جنت کے دو کناروں والے ہو' یعنی دو اطراف والے ہو' اور یہ بھی امکان موجود ہے کہ اس سے مراد یہ ہو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ' جنت کے تمام حصوں میں یوں چلیں گے' جس طرح سکندر' تمام زمین کے' مشرقی اور مغربی حصوں میں چلتا رہا تھا' تو اس کا نام ذوالقرنین رکھا گیا تھا' جیسا کہ ایک قول یہ ہے' اور یہ بات قریب الفہم بھی ہے' ایک قول کے مطابق کچھ اور بھی مراد ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

2929 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كتب على ابْن آدم نصِيبه من الزِّنَا فَهُوَ مدرك ذٰلِكَ لَا محَالة العينان زناهما النّظر وَالأذنان زناهما الِاسْتِمَاع وَاللِّسَان زِنَاهُ الْكَلَام وَالْيَد زِنَاهَا الْبَطْش وَالرجل زِنَاهَا الخطى وَالْقلب يهوى ويتمنى وَيصدق ذٰلِكَ الْفرج اَوْ يكذبهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِيّ بِاخْتِصَار وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم وَاَبِیْ دَاوُد وَالْيَدَانِ تزنيان فزناهما الْبَطْش وَالرجلَانِ تزنيان فزناهما الْمَشْی والفم يَزْنِیْ فزناه الْقبل

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے انسان کے لیے زنا میں سے حصہ مقرر کیا ہے' تو اس نے لازمی طور پر وہاں تک پہنچنا ہے' دونوں آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے' دو کانوں کا زنا سننا ہے' زبان کا زنا کلام کرنا ہے' ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے' پاؤں کا زنا چلنا ہے' دل خواہش اور آرزو کرتا ہے' اور شرم گاہ اُس کی تصدیق کرتی ہے' یا اُسے جھٹلا دیتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام بخاری نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کیا ہے' امام مسلم' امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''دونوں ہاتھ زنا کرتے ہیں' اور ان کا زنا پکڑنا ہے' دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں' اور ان کا زنا چلنا ہے' منہ زنا کرتا ہے' اس کا زنا بوسہ دینا ہے''۔

2929صحيح البخاري' كتاب الاستئذان' باب زنا الجوارح دون الفرج' حديث: 5898صحيح مسلم' كتاب القدر' باب قدر على ابن آدم حظه من الزنا وغيره' حديث: 4909صحيح ابن حبان' كتاب الحدود' باب الزنى وحده' ذكر وصف زنى العين واللسان على ابن آدم' حديث: 4484المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب التفسير' تفسير سورة النجم' حديث: 3687سنن أبي داود' كتاب النكاح' باب ما يؤمر به من غض البصر' حديث: 1853السنن الكبرى للنسائي' سورة الرعد' سورة النجم' قوله تعالى: إلا اللمم' حديث: 11098السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الشهادات' جماع أبواب من تعود شهادته ومن لا تعود من الأحرار' حديث: 19300مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 7548

2930 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ العینان تزنیان وَالرجلان تزنیان والفرج یَزْنِی

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْبَزَّار وَاَبُوْ یعلی

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دونوں آنکھیں زنا کرتی ہیں' دونوں پاؤں زنا کرتے ہیں' اور شرم گاہ زنا کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے بھی نقل کیا ہے۔

2931 - وَعَنْ جریر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَن نظر الْفُجَاءَۃ فَقَالَ اصرف بَصرك

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نظر پڑنے کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی نگاہ پھیر لو''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2932 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ یَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاِثم حواز الْقُلُوْب وَمَا من نظرۃ اِلَّا وللشیطان فِیْہَا مطمع

رَوَاہُ الْبَیْہَقِیّ وَغَیْرِہٖ وَرُوَاتہ لَا اَعْلَمُ فیہم مجروحا لٰکِن قِیْلَ صَوَابہ الْوُقُوْف

حواز الْقُلُوْب بِفَتْح الْحَاء الْمُہْمِلَۃ وَتَشْدِید الْوَاو وَہُوَ مَا یحوزھا ویغلب عَلَیْہَا حَتّٰی ترتکب مَا لَا یحسن وَقِیْلَ بتَخْفِیف الْوَاو وَتَشْدِید الزَّای جمع حازۃ وَہِی الْاُمُور الَّتِیْ تحز فِی الْقُلُوْب وتحك وتؤثر وتتخالج فِی الْقُلُوْب اَن تکون معاصی وَہٰذَا اَشہر

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''گناہ دلوں کو گھیر لیتا ہے (یعنی ان پر غالب آجاتا ہے) اور ہر نظر میں شیطان کو توقع ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے میرے علم کے مطابق اس کے راویوں میں کوئی بھی مجروح نہیں ہے تاہم ایک قول کے مطابق درست یہ ہے کہ یہ روایت ''موقوف'' ہے۔

حواز القلوب میں 'ح' پر زبر ہے 'و' پر شد ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جو اسے گھیر لے اور اس پر غالب آجائے' یہاں تک کہ وہ اس چیز کا مرتکب ہو جائے' جو اچھی نہ ہو' ایک قول کے مطابق 'و' پر تخفیف ہے' اور 'ز' شد ہے یہ لفظ ''حازۃ'' کی جمع ہے' جس سے مراد وہ امور ہیں' جو دل میں جاگزیں ہو جاتے ہیں' اور کھٹک' انتشار اور خلجان پیدا کرتے ہیں کہ یہ گناہ نہ ہو اور یہ مفہوم زیادہ مشہور ہے۔

2933 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لتغضن ابصارکم ولتحفظن فروجکم اَوْ لیکسفن اللّٰہ وُجُوْھکُم

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یا تو تم اپنی نگاہیں جھکا کے رکھو گے اور تم اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو گے' یا پھر اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو گہنا دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2934 - وَعَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا من صباح اِلَّا وملکان ینادیان ویل للرِّجَال من النِّسَاء وویل للنِّسَاء من الرِّجَال

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر صبح میں دو فرشتے پکار کر کہتے ہیں: خواتین کے حوالے سے مردوں کے لئے بربادی ہے' اور مردوں کے حوالے سے' خواتین کے لئے بربادی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2935 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَت بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالس فِی الْمَسْجِد اِذْ دخلت امْرَاَۃ من مزینۃ ترفل فِیْ زِینَۃ لَھَا فِی الْمَسْجِد فَقَالَ النَّبِی یَا اَیُّھَا النَّاس انھوا نساء کم عَن لبس الزِّینَۃ والتبختر فِی الْمَسْجِد فَاِن بنی اِسْرَائِیل لم یلعنوا حَتّٰی لبس نِسَاؤُھُم الزِّینَۃ وتبخترو افِی الْمَسَاجِد

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اسی دوران ایک خاتون مسجد میں داخل ہوئی جس کا تعلق مزینہ قبیلے سے تھا' وہ اچھی طرح بنی سنوری ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنی خواتین کو مسجد میں آتے ہوئے زینت اختیار کرنے اور آرائش وزیبائش سے منع کرو' کیونکہ بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی' جب تک ان کی خواتین نے مسجد میں آتے ہوئے زینت اور آرائش وزیبائش نہیں کی''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2936 - وَعَنْ عقبَۃ بن عَامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُول علی النِّسَاء فَقَالَ رجل من الْاَنْصَار اَفَرَاَیْت الحم قَالَ الحم الْمَوْت

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ ثُمَّ قَالَ وَمعنی کَرَاھِیَۃ الدُّخُول علی النِّسَاء علی نَحْو مَا رُوِیَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يخلون رجل بامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثالثهما الشَّيْطَان

الحمو بِفَتْحِ الْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَتَخْفِيفِ الْمِيمِ وَبِاثْبَاتِ الْوَاوِ اَيْضًا وَبِالْهَمْزِ اَيْضًا هُوَ اَبُو الزَّوْجِ وَمَنْ ادلى بِهِ كَالْاَخِ وَالْعَمِّ وَابْنِ الْعَمِّ وَنَحْوِهِمْ وَهُوَ الْمُرَادُ هُنَا كَذَا فسره اللَّيْث بن سعد وَغَيْرِهِ وَاَبُو الْمَرْاَةِ اَيْضًا وَمَنْ ادلى بِهِ وَقِيْلَ بل هُوَ قريب الزَّوْج فَقَط وَقِيْلَ قريب الزَّوْجَة فَقَط

قَالَ اَبُوْ عُبَيْد فِيْ مَعْنَاهُ يَعْنِيْ فليمت وَلَا يفعلن ذٰلِكَ فَاِذَا كَانَ هٰذَا رِوَايَةٍ فِيْ اَب الزَّوْج وَهُوَ محرم فَكيف بالعريب انْتهى

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(اجنبی) خواتین کے پاس جانے سے بچو! ایک انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ! دیور کے بارے میں (یا سسرالی عزیز کے بارے میں) آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیور موت ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: خواتین کے پاس جانے کے بارے میں مکروہ ہونے سے مراد مفہوم یہ مراد ہے' جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات منقول ہے. آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا ہو تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے''۔

لفظ ''الحم'' میں 'ح' پر زبر ہے' 'م' پر تخفیف ہے' اور 'و' کا اثبات ہے' اور 'ا' کا بھی اثبات کیا گیا ہے' اس سے مراد شوہر کا باپ اور باپ کی طرف سے عزیز ہیں (یعنی شوہر کا بھائی' یا اس کا چچا' یا چچازاد بھائی' یا اس طرح کے دیگر عزیز ہیں' اور یہاں یہی مراد ہے) لیث بن سعد اور دیگر حضرات نے اس کی یہی وضاحت بیان کی ہے' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے. اس سے مراد عورت کا باپ' یا اس کے حوالے سے رشتہ دار ہوتے ہیں' اور ایک قول کے مطابق' اس سے مراد صرف مرد کے رشتہ دار ہیں' ایک اور قول کے مطابق' اس سے مراد صرف خاتون کے رشتے دار ہیں' ابوعبید بیان کرتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی کو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے تو جب یہ حکم شوہر کے باپ کے بارے میں ہے' جو عورت کا محرم ہوتا ہے' تو اجنبی کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟. ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

2937 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يخلون اَحَدُكُمْ بِامْرَاَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ محرم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَتَقَدَّمَ فِيْ اَحَادِيْث الْحمام حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْه وَمَنْ كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يخلون بِامْرَاَةٍ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنه محرم–رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو' البتہ اگر (عورت کا) کوئی محرم عزیز ہو تو حکم مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

اس کے حوالے سے' حمام سے متعلق باب میں احادیث گزر چکی ہیں' جس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث منقول ہے' اور اس میں یہ مذکور ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' تو وہ کسی ایسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے' جبکہ اس مرد اور اس عورت کے درمیان کوئی محرم نہ ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2938 - وَعَنْ معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَان يطعن فِيْ رَاس اَحَدُكُمْ بمخيط من حَدِيْد خير لَهُ من اَن يمس امْرَاَة لَا تحل لَهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَرِجَال الطَّبَرَانِيّ ثِقَات رجال الصَّحِيْح

الْمخيط بِكَسْر الْمِيم وَفتح الْيَاء هُوَ مَا يخاط بِهِ كالابرة والمسلة وَنَحْوهمَا

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی شخص کے سر میں لوہے کی بنی ہوئی سوئی چبھو دی جائے' یہ اس کے لئے اِس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ کسی عورت کو چھو لے' جو اس کے لئے جائز نہ ہو''

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام طبرانی کے رجال ثقہ ہیں' اور صحیح کے رجال ہیں۔

لفظ ''المخیط'' میں 'م' پر زیر ہے' اور 'ی' پر زبر ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس سے سیا جاتا ہے' جس طرح سوئی یا اس طرح کی دیگر چیزیں ہیں۔

2939 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِياك وَالْخلْوَة بِالنِّسَاء وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا خلا رجل بِامْرَاَة اِلَّا وَدخل الشَّيْطَان بَيْنَهُمَا وَلَان يزحم رجل خنزيرا متلطخا بطين اَوْ حمأة خير لَهُ من اَن يزحم مَنْكِبه منكب امْرَاَة لَا تحل لَهُ

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

الحمأة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمَلَة وَسُكُون الْمِيم بعْدهَا همزَة وتاء تَانِيث هُوَ الطِّين الْاسود الممتن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(نامحرم) خواتین کے ساتھ خلوت میں ہونے سے بچو! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جب بھی کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا ہوتا ہے' تو شیطان ان کے درمیان داخل ہو جاتا ہے' آدمی کسی ایسے خنزیر کے ساتھ لگ جائے جو گارے یا کالے کیچڑ میں لتھڑا ہوا ہو' یہ اس کے لئے' اس سے زیادہ بہتر ہے کہ آدمی کا کندھا کسی عورت کے کندھے سے مس ہو' جو اس کے لئے حلال نہ ہو''

یہ حدیث غریب ہے اسے امام طبرانی نے نقل کیا ہے۔

لفظ ''الحماۃ'' اس میں 'ح' پر زبر ہے 'م' ساکن ہے' اس کے بعد 'ا' ہے' اور تائے تانیث ہے' اس سے مراد کالی بدبودار کیچڑ ہے۔

2 - التَّرْغِيْب فِي النِّكَاح سِيمَا بِذَات الدِّين الْوَلُوْد

نکاح کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

خاص طور پر دیندار بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی خواتین کے ساتھ (نکاح کے بارے میں ترغیبی روایات)

2940 - عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا معشر الشَّبَاب من اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَة فليتزوج فَإِنَّهُ أَغَضّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصن لِلْفَرجِ وَمَنْ لم يسْتَطع فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللَّفْظ لَهما وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے نوجوانوں کے گروہ! تم میں سے جو شخص شادی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو اسے شادی کر لینی چاہیے' کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکا کے رکھتی ہے' اور شرم گاہ کی زیادہ حفاظت کرتی ہے' اور جو اس کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس پر روزہ رکھنا لازم ہے' کیونکہ وہ اس کی شہوت کو ختم کر دے گا''

یہ روایت امام بخاری اور مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان دونوں کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

2941 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أَرَادَ أَن يلقى اللّٰه طَاهِرا مطهرا فليتزوج الْحَرَائِر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص پاک وصاف ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا چاہتا ہو اسے آزاد عورتوں سے شادی کرنی چاہیے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

2942 - وَعَنْ أَبِي أَيُّوْبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَربع من سنَن الْمُرْسَلِيْنَ الْحِنَّاء والتعطر والسواك وَالنِّكَاح وَقَالَ بعض الروَاة الْحيَاء بِالْيَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

''چار چیزیں مرسلین کی سنت ہیں' (بالوں میں) مہندی لگانا' عطر لگانا' مسواک کرنا اور نکاح کرنا''

بعض راویوں نے لفظ ''حیا'' نقل کیا ہے' جو'ی' کے ساتھ ہے' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

2943 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا مَتَاع وَخير متاعها الْمَرْاَة الصَّالِحَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَلَفْظه قَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاع وَلَيْسَ من مَتَاع الدُّنْيَا شَيْء افضل من الْمَرْاَة الصَّالِحَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا متاع ہے' اور یہاں کی سب سے بہترین چیز' نیک بیوی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''دنیا ساز وسامان ہے' اور دنیا کے ساز وسامان میں' کوئی چیز' نیک عورت سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی''

2944 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا مَتَاع وَمَنْ خير متاعها امْرَاَة تعين زَوجهَا على الْاٰخِرَة مِسْكين مِسْكين رجل لَا امْرَاَة لَهُ مسكينة مسكينة امْرَاَة لَا زوج لَهَا

ذكره رزين وَلَمْ اره فِيْ شَيْء من اُصُوْله وشطره الْاَخير مُنكر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دنیا ساز وسامان ہے' اور اس کے ساز وسامان میں' سب سے بہتر چیز' وہ عورت ہے' جو اپنے شوہر کی آخرت کے حساب سے مدد کرتی ہے' وہ شخص مسکین ہے' مسکین ہے' جس کی بیوی نہ ہو اور وہ عورت مسکین ہے' مسکین ہے' جس کا شوہر نہ ہو''

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے' میں نے ان کے ''اصول'' میں سے کہیں' اس کو نہیں دیکھا ہے' اور اس کا آخری نصف حصہ تو ''منکر'' ہے۔

2945 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه كَانَ يَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِن بعد تقوى اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ خيرا لَهُ من زَوْجَة صَالِحَة اِن اَمرهَا اَطَاعَته وَاِن نظر اِلَيْهَا سرته وَاِن اَقسم عَلَيْهَا اَبرته وَاِن غَابَ عَنْهَا نَصَحته فِيْ نَفسهَا وَمَاله

رَوَاهُ ابْن مَاجَه عَن عَلِيّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنْهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے:

''مومن شخص کو اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کے بعد' کوئی ایسی چیز نصیب نہیں ہوئی ہوگی' جو اس کے لئے نیک بیوی سے زیادہ

بہتر ہو کہ اگر آدمی عورت کو حکم دے تو وہ اس کی فرمانبرداری کرے اگر آدمی اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے اچھی لگے اگر آدمی کو قسم دے تو وہ اس کو پوری کروائے اور اگر آدمی اس کے پاس موجود نہ ہو تو وہ عورت اپنی ذات اور آدمی کے مال کے حوالے سے اس میں اس کی خیر خواہی کرے"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

2946 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَع من اعطيهن فقد اُعطى خير الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قلبا شاكرا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وبدنا على الْبَلَاء صَابِرًا وَزَوْجَة لَا تبغيه حوبا فِي نَفسهَا وَمَاله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَاِسْنَاد اَحدهمَا جيد

الْحُوب بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمَلَة وتضم هُوَ الْاِثْم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"چار چیزیں ایسی ہیں جو کسی شخص کو دے دی جائیں تو اسے دنیا اور آخرت کی تمام تر بھلائی دے دی گئی شکر کرنے والا دل ذکر کرنے والی زبان آزمائش پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو اپنی ذات اور آدمی کے مال کے حوالے سے کسی گناہ کی خواہش نہ کرے"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے ان دو سندوں میں سے ایک عمدہ ہے۔

لفظ "الحوب" میں "ح" پر زبر اور پیش دونوں پڑھی گئی ہیں اس سے مراد گناہ ہے۔

2947 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما نزلت: وَالَّذِينَ يكنزون الذَّهَب وَالْفِضَّة -التَّوْبَة - قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بعض اَسْفَاره فَقَالَ بعض اَصْحَابه اُنزلت فِي الذَّهَب وَالْفِضَّة لَو علمنَا اَي الْمَال خير فَنَتَّخِذهُ فَقَالَ اَفضله لِسَان ذَاكر وقلب شَاكر وَزَوْجَة مُؤْمِنَة تعينه على اِيمَانه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حَسَن سَالَت مُحَمَّد بن اِسْمَاعِيل يَعْنِي الْبُخَارِيّ فَقُلْت لَهُ سَالم بن اَبِي الْجَعْد سمع من ثَوْبَان فَقَالَ لَا

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

"جو لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ بناتے ہیں"

راوی بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے عرض کی سونے اور چاندی کے بارے میں حکم نازل ہو گیا ہے اگر ہمیں پتہ ہوتا کہ کون سا مال زیادہ بہتر ہے؟ تو ہم اسے حاصل کر لیتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے زیادہ فضیلت والی چیز ذکر کرنے والی زبان شکر کرنے والا دل اور وہ مومن بیوی ہے جو آدمی کے

ایمان کے حوالے سے اس کی مدد کرے"

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' میں نے امام محمد بن اسماعیل' یعنی امام بخاری سے اس کے بارے میں دریافت کیا: میں نے ان سے دریافت کیا: سالم بن ابوالجعد نامی راوی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

2948 - وَعَنْ اِسْمَاعِيل بن مُحَمَّد بن سعد بن اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سَعَادَة ابْن آدم ثَلَاثَة وَمَنْ شقاوة ابْن آدم ثَلَاثَة من سَعَادَة ابْن آدم الْمَرْاَة الصَّالِحَة والمسكن الصَّالح والمركب الصَّالح وَمن شقاوة ابْن آدم الْمَرْاَة السوء والمسكن السوء والمركب السوء

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَصَححهُ اِلَّا اَنه قَالَ والمسكن الضّيق وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه اِلَّا اَنه قَالَ اَربع من السَّعَادَة الْمَرْاَة الصَّالِحَة والمسكن الْوَاسِع وَالْجَار الصَّالح والمركب الهنيء وَاَرْبع من الشَّقَاء الْجَار السوء وَالْمَرْاَة السوء والمركب السوء والمسكن الضّيق

❀❀ اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابی وقاص نے والد کے حوالے سے' اپنے دادا (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"انسان کی سعادت مندی میں تین چیزیں ہیں' اور اس کی بدنصیبی میں تین چیزیں ہیں' انسان کی سعادت مندی میں' نیک بیوی' اچھی رہائش اور اچھی سواری ہے' اور آدمی کی بدنصیبی میں' بری بیوی' بری رہائش' اور بری سواری ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام طبرانی' امام بزار اور امام حاکم نے نقل کیا ہے' امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "تنگ رہائش"۔

امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے' اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "چار چیزیں خوش نصیبی ہیں' نیک بیوی' کھلا گھر' نیک ہمسایہ اور اچھی سواری' اور چار چیزیں بدنصیبی ہیں' برا ہمسایہ' بری بیوی' بری سواری اور تنگ گھر"۔

2949 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سعيد يَعْنِيْ ابْن اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة من السَّعَادَة الْمَرْاَة الصَّالِحَة تراهَا تعجبك وتغيب فتأمنها على نَفسهَا وَمَالك وَالدَّابَّة تكون وطيئة فتلحقك بِاَصْحَابِك وَالدَّار تكون وَاسِعَة كَثِيْرَة الْمرَافِق وَثَلَاث من الشَّقَاء الْمَرْاَة تراهَا فتسوؤك وَتحمل لسانها عَلَيْك وَاِن غبت عَنْهَا لم تأمنها على نَفسهَا وَمَالك وَالدَّابَّة تكون قطوفا فَاِن ضربتها أتعبتك وَاِن تركتهَا لم تلحقك بِاَصْحَابِك وَالدَّار تكون ضيقَة قَلِيلَة الْمرَافِق

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ تفرد بِهِ مُحَمَّد يَعْنِيْ ابْن بكير الْحَضْرَمِيّ فَاِن كَانَ حفظه بِاِسْنَادِهِ على شَرطهمَا قَالَ الْحَافِظ مُحَمَّد هَذَا صَدُوق وَثَّقَهُ غير وَاحِد

❀❀ محمد بن سعید یعنی ابن ابی وقاص اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں. نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے.

''تین چیزیں خوش نصیبی ہیں' نیک بیوی' جسے تم دیکھو تو وہ تمہیں اچھی لگے' اور جب تم موجود نہ ہو تو وہ اپنی ذات اور تمہارے مال کے حوالے سے امانت دار ہو' ایسی سواری کہ جس کا چلنا تمہیں تمہارے ساتھیوں تک پہنچا دے' اور ایسا گھر جو کھلا ہو اور گنجائش زیادہ ہو' اور تین چیزیں بد نصیبی ہیں' ایسی عورت جسے تم دیکھو تو وہ تمہیں بری لگے' وہ تمہارے خلاف زبان چلائے' اگر تم اس کے پاس موجود نہ ہو تو وہ اپنی ذات اور تمہارے مال کے بارے میں امانت دار نہ ہو' ایسی سواری جو چلنے میں سست ہو' اگر تم اسے مارو تو وہ تمہیں مشقت کا شکار کرے' اور اگر تم اسے چھوڑ دو تو وہ تمہیں تمہارے ساتھیوں تک نہ پہنچائے' اور ایسا گھر جو تنگ ہو' اور اس میں گنجائش کم ہو''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: محمد نامی راوی' یعنی محمد بن بکیر حضرمی اسے نقل کرنے میں منفرد ہے' لیکن اگر اس نے اسے یاد رکھا ہے' تو پھر اس کی سند ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: محمد نامی یہ راوی صدوق ہے' کئی حضرات نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

2950 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من رزقه الله امْرَاَةً صَالِحَةً فَقَدْ اَعَانَهُ على شطر دينه فليتق الله فِی الشَّطْرِ الْبَاقِی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاکِم وَمَنْ طَرِیْقه للبيهقی وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

وَفِیْ رِوَایَةِ الْبَیْهَقِیّ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا تزوج الْعَبْد فَقَدْ اسْتكْمل نصف الدّ فليتق اللّٰہ فِی النِّصْف الْبَاقِی

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جسے اللہ تعالیٰ نیک بیوی عطا کر دے' تو اللہ تعالیٰ اس کے نصف دین کے بارے میں اس کی مدد کر دیتا ہے' تو آدمی کو باقی نصف کے بارے میں' اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' اور ان کی سند کے حوالے سے' امام بیہقی نے نقل کی ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب آدمی شادی کرتا ہے' تو وہ نصف دین کو مکمل کر لیتا ہے' تو باقی نصف کے بارے میں' اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے''۔

2951 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة حق على الله

2950-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب النكاح' حديث: 2613' المعجم الأوسط للطبرانی' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث: 980' شعب الإيمان للبيهقی' فصل فی الترغيب فی النكاح لما فيه من العون على حفظ حديث. 5230

الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَابْنُ حِبَّانَ لَهُ فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ ان کی مدد کرے' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا شخص' وہ مکاتب غلام' جو ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہو' اور نکاح کرنے والا وہ شخص' جو پاک دامنی کا ارادہ رکھتا ہو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے امام ابن حبان نے یہ روایت اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

2952 - وَعَنْ أَبِي نُجَيْحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ مُوسِرًا لِأَنْ يَنْكِحَ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْ فَلَيْسَ مِنِّي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَالْبَيْهَقِيُّ وَهُوَ مُرْسَلٌ وَاسْمُ أَبِي نُجَيْحٍ يَسَارٌ بِالْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ تَحْتُ وَهُوَ وَالِدُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نُجَيْحٍ الْمَكِّيِّ

❀❀ حضرت ابونجیح رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نکاح کرنے کی گنجائش رکھتا ہو اور وہ پھر بھی نکاح نہ کرے تو وہ مجھ سے تعلق نہیں رکھتا''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے امام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے یہ روایت مرسل ہے ابونجیح نامی راوی کا نام یسار ہے یعنی یہ 'ی' کے ساتھ ہے' یہ عبداللہ بن ابونجیح مکی کے والد ہیں۔

2953 - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَهْطٌ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ أَبَدًا وَقَالَ آخَرُ وَأَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمُ الْقَوْمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا كَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے گھر آئے تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں جب انہیں' اس بارے میں بتایا گیا تو انہوں نے اس عبادت کو کم سمجھا پھر انہوں نے کہا ہمارا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا مقابلہ؟ اللہ تعالیٰ نے آپ تمام گزشتہ اور آئندہ ذنب کی مغفرت کر دی ہے' پھر ان افراد میں

سے ایک نے کہا میں تو ہمیشہ رات بھر نوافل پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ نفلی روزہ رکھوں گا کوئی نفلی روزہ ترک نہیں کروں گا ایک اور شخص نے کہا: میں خواتین سے لاتعلقی اختیار کرلوں گا' اور کبھی شادی نہیں کروں گا نبی اکرم ﷺ ان لوگوں کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم وہ لوگ ہو؟ جنہوں نے یہ یہ باتیں کہی ہیں؟ اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور تم سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں' لیکن میں نفلی روزہ رکھتا بھی ہوں' اور ترک بھی کر دیتا ہوں' نوافل ادا بھی کرتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں' اور میں نے خواتین کے ساتھ شادی بھی کی ہوئی ہے' جو شخص میری سنت سے منہ موڑے گا' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

2954 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ على اِحْدٰى خِصَالٍ لجمالها وَمَالِهَا وخلقها ودينها فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ والخلق تربت يَمِيْنك

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَالْبَزَّار وَاَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت کے ساتھ ان میں سے کسی ایک خوبی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے' اس کی خوبصورتی اس کا مال اس کے اخلاق اور اس کا دین' تو تم پر دین دار اور اچھے اخلاق کو اختیار کرنا لازم ہے' تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں''

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے بزار امام ابویعلیٰ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2955 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لاربع لمالها ولحسبها ولجمالها ولدينها فاظفر بِذَاتِ الدِّيْن تربت يداك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

تربت يداك كلمة مَعْنَاهَا الْحَث والتحريض وَقِيْلَ هِیَ هُنَا دُعَاء عَلَيْهِ بالفقر وَقِيْلَ بِكَثْرَةِ الْمَال وَاللَّفْظ مُشْتَرك بَيْنَهُمَا قَابل لكل مِنْهُمَا وَالْاٰخر هُنَا اظهر وَمَعْنَاهُ اظفر بِذَات الدّين وَلَا تلْتَفت اِلَى الْمَال اكثر اللّٰه مَالك وَرُوِیَ الْاَوَّل عَن الزُّهْرِیّ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا قَالَ لَهُ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ راى الْفقر خيرا لَهُ من الْغنى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمُرَاد نبيه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''عورت کے ساتھ چار باتوں کی وجہ سے شادی کی جاتی ہے' اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے حسب کی وجہ سے یا اس کی خوبصورتی کی وجہ سے یا اس کے دین کی وجہ سے' تو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں' تم دین دار عورت کے حوالے سے کامیابی حاصل کرو''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

متن کے الفاظ ''تربت یداک'' یہ ایک ایسا کلمہ ہے جس کا مطلب کسی بارے میں ترغیب دینا ہے ایک قول کے مطابق یہاں اس سے مراد ان لوگوں کے خلاف غربت کی دعا کرنا ہے' اور قول کے مطابق مال زیادہ ہونے کی دعا کرنا ہے یہ لفظ ان دونوں مفاہیم میں مشترک ہے' اور یہ ان دونوں مفاہیم کو قبول کرتا ہے تاہم دوسرا مفہوم یہاں زیادہ واضح ہے' اور روایت کے یہ الفاظ کہ دین دار کے حوالے سے کامیابی حاصل کرو اس سے مراد یہ ہے کہ تم مال کی طرف توجہ نہ دو اللہ تعالیٰ تمہارے مال میں کثرت پیدا کر دے گا

پہلا حصہ زہری کے حوالے سے روایت کیا گیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ بات اس لئے ارشاد فرمائی تھی وہ یہ سمجھتے تھے کہ خوشحالی کے مقابلے میں غربت ان کے حق میں زیادہ بہتر ہے' باقی اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مراد کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے۔

2956 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من تزوج امْرَاَة لعزها لم یزده اللّٰه اِلَّا ذلا وَمَنْ تزَوجهَا لمالها لم یزده اللّٰه اِلَّا فقرا وَمَنْ تزَوجهَا لحسبها لم یزده اللّٰه اِلَّا دناء ة وَمَنْ تزوج امْرَاَة لم یرد بهَا اِلَّا اَن یغض بَصَره ویحصن فرجه اَوْ یصل رَحمَه بَارك اللّٰه لَهُ فِیْهَا وَبَارك لَهَا فِیْهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی عورت کی عزت کی وجہ سے' اس کے ساتھ شادی کرنا چاہے گا' اللہ تعالیٰ اس شخص کی ذلت میں اضافہ کرے گا' جو شخص کسی عورت کے ساتھ' اس کے مال کی وجہ سے' اس کے ساتھ شادی کرے گا' اللہ تعالیٰ اس شخص کی غربت میں اضافہ کرے گا' جو شخص کسی عورت کے ساتھ' اس کے حسب کی وجہ سے' شادی کرے گا' اللہ تعالیٰ اس کو زیادہ کمتر کر دے گا' جو شخص کسی عورت کے ساتھ اس لئے شادی کرے کہ اس کے ذریعے وہ اپنی نگاہ کو جھکا کے رکھے' یا اس کے ذریعے صلہ رحمی کرے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اس عورت میں برکت رکھ دے گا' اور اس عورت کے لئے اس شخص میں برکت رکھ دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

2957 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تزوجوا النِّسَاء لحسنهن فَعَسَی حسنهنّ اَن یردیهن وَلَا تزوجوهن لاموالهن فَعَسَی اَموالهن اَن تطغیهن وَلٰکِن تزوجوهن علی الدّین وَلأمة خرماء سَوْدَاءِ ذَات دین اَفضل

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من طَرِیْق عبد الرَّحْمٰن بن زِیَاد بن اَنعم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''خواتین کے ساتھ' ان کی خوبصورتی کی وجہ سے' شادی نہ کرو' کیونکہ ہو سکتا ہے' ان کی خوبصورتی انہیں سرکش بنا دے اور ان

کے ساتھ ان کے اموال کی وجہ سے بھی شادی نہ کرو کیونکہ ہوسکتا ہے کہ ان کے اموال انہیں سرکشی کی طرف مائل کردیں' تم ان کے ان کے دین کی وجہ سے شادی کرو اور سیاہ فام کنیز جس کا کان چھدا ہوا ہو' جو دین دار ہو' وہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

2958 - وَعَنْ معقل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رجل اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اصبت امْرَاَۃ ذَات حسب ومنصب وَمَال اِلَّا اَنَّھَا لَا تَلد افاتزوجھا فَنَھَاہُ ثُمَّ اَتَاہُ الثَّانِیَۃ فَقَالَ لَہٗ مثل ذٰلِکَ ثُمَّ اَتَاہُ الثَّالِثَۃ فَقَالَ لَہٗ تزوجوا الْوَدُوْد الْوَلُوْد فَاِنِّیْ مُکَاثِر بکم الْاُمَم

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَاللَّفْظ لَہٗ وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے ایک عورت کے ساتھ شادی کرنے کا موقع مل رہا ہے' جو صاحب حسب بھی ہے' صاحب حیثیت بھی ہے' اور مال دار بھی ہے' البتہ وہ بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتی' نبی اکرم ﷺ نے اس کو منع کردیا' وہ دوسری مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اور آپ ﷺ کے سامنے اس کی مانند بات کہی تھی (تو آپ نے پھر اس کو منع کردیا)' وہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:

''تم ایسی خواتین کے ساتھ شادی کرو' جو محبت کرنے والی ہوں اور بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں' کیونکہ میں تمہاری کثرت کے حوالے سے' دیگر امتوں کے سامنے فخر کروں گا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

ترغیب الزَّوْج فِی الْوَفَاء بِحَق زَوجته وَحسن عشرتھا وَالْمَرْاَۃ بِحَق زَوجھَا وطاعته وترھیبھا من اِسْقَاطه ومخالفته

شوہر کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات کہ وہ بیوی کے حق کو پورا ادا کرے اس کے ساتھ اچھی طرح سے رہے' اور عورت کے لئے اس بارے میں ترغیبی روایات' کہ وہ اپنے شوہر کے حق کو ادا کرے اور اس کی فرمانبرداری کرے' عورت کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات' کہ وہ شوہر کے حق کو ساقط کرے' یا اس کی رائے کے برخلاف کرے

2959 - قَالَ الْحَافِظ قد تقدم فِیْ بَاب التَّرْھِیب من اللذین حَدِیْث مَیْمُون عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رجل تزوج امْرَاَۃ علی مَا قل من الْمھْر اَوْ کثر لَیْسَ فِیْ نَفْسه اَن یُؤَدِّی اِلَیْھَا حَقّھَا خدعھا فَمَاتَ وَلَمْ یؤد اِلَیْھَا حَقّھَا لَقِی اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَۃ وَھُوَ زَان

الْحَدِيْثِ وَتَقَدَّمَ فِيْ مَعْنَاهُ اَيْضًا حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَحَدِيْثِ صُهَيْبِ الْخَيْرِ

❀❀ حافظ بیان کرتے ہیں: قرض سے متعلق ترہیبی روایات والے باب میں اس سے پہلے میمون کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی شخص کسی عورت کے ساتھ تھوڑے یا زیادہ مہر کے عوض میں شادی کرتا ہے اور اس کے دل میں یہ نہیں ہوتا کہ وہ اس عورت کا حق ادا کرے گا وہ اس عورت کے ساتھ دھوکہ کرتا ہے اور اسی حالت میں مرجاتا ہے اور اس نے عورت کا حق ادا نہیں کیا ہوتا تو جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو زانی ہونے کے طور (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا)'' ...الحدیث۔

اسی مفہوم کی ایک حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور حضرت صہیب الخیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی گزر چکی ہے۔

2960 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كلكُمْ رَاعٍ ومسؤول عَن رَعيته الإِمَام رَاع ومسؤول عَن رَعيته وَالرجل رَاع فِيْ اَهله ومسؤول عَن رَعيته وَالْمَرْاَة راعية فِيْ بَيت زَوجهَا ومسؤولة عَن رعيتها وَالْخَادِم رَاع فِيْ مَال سَيّده ومسؤول عَن رَعيته وكلكم رَاع ومسؤول عَن رَعيته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا حاکم نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا آدمی اپنے اہل خانہ کا نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں دریافت کیا جائے گا عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا خادم اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2961 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكمل الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسنهم خلقا وخياركم خياركم لنسائهم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل ایمان میں ایمان کے اعتبار سے سب سے کامل وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں اور تم میں سے زیادہ

بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں زیادہ بہتر ہوں"

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2962 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اِن من اكمل الْمُؤْمِنِينَ اِيمَانًا احسنهم خلقا والطفهم بِاَهْله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا كَذَا قَالَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث حَسَن وَلَا نَعْرِف لِاَبِي قِلَابَة سَمَاعا من عَائِشَة

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اہل ایمان میں ایمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے بہتر لوگ ہوں اور اپنی بیوی کے حق میں سب سے زیادہ مہربان ہوں"

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں صاحبان کی شرط کے مطابق صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے اور امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے ہمیں ابوقلابہ کے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کا علم نہیں ہے۔

2963 - وَعَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيركُمْ خَيركُمْ لاهله وَاَنا خَيركُمْ لاهلى

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں سب سے بہتر ہو اور میں تم سب کے مقابلے میں اپنی بیوی کے حق میں سب سے بہتر ہوں"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

2964 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيركُمْ خَيركُمْ لاهله وَاَنا خَيركُمْ لاهلى

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم اِلَّا اَنه قَالَ خَيركُمْ خَيركُمْ لِلنِّسَاء -وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم میں زیادہ بہتر وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں زیادہ بہتر ہو اور میں اپنی بیوی کے حق میں تم سب سے زیادہ بہتر ہوں"

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"تم میں سب سے بہتر شخص وہ ہے جو بیویوں کے حق میں زیادہ بہتر ہو"۔

وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2965 - وَعَنْ سَمُرَةَ بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن المَرْاَة خلقت من ضلع فَإن أقمتها كسرتها فدارها تعش بهَا

رَوَاهُ ابْن حبَان فِی صَحِیْحِه

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

''عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے' اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے' تو اس کو توڑ دو گے' تو تم اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس کے ساتھ رہو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2966 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاء فَإن الْمَرْاَة خلقت من ضلع وَإن اَعْوَج مَا فِی الضلع اَعْلاهُ فَإن ذهبت تُقِيمهُ كسرته وَإن تركته لم يزل اَعْوَج فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّغَيْرِه وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم: إن الْمَرْاَة خلقت من ضلع لن تستقيم لَك على طَرِيقَة فَإن استمتعت بهَا استمتعت بهَا وفيهَا عوج وَإن ذهبت تقيمها كسرتها وَكسرهَا طَلاقهَا

الضلع بِكَسْر الضَّاد وَفتح اللَّام وبسكونها اَيْضًا وَالْفَتْح اَفْصح والعوج بِكَسْر الْعين وَفتح الْوَاو وَقِيْلَ إِذَا كَانَ فِيْمَا هُوَ منتصب كالحائط والعصا قِيْلَ فِيْهِ عوج بِفَتْح الْعين وَالْوَاو وَفِیْ غير المنتصب كَالدّين والخلق وَالْاَرْض وَنَحْو ذٰلِكَ يُقَال فِيْهِ عوج بِكَسْر الْعين وَفتح الْوَاو قَالَه ابْن السكيت

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

''خواتین کے بارے میں (اچھے سلوک کی) تلقین کو قبول کرو! عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے' اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی وہ ہوتی ہے' جو سب زیادہ اوپر والی ہو' اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے' تو تم اسے توڑ دو گے' اور اگر اس کے حال پر رہنے دو گے' تو وہ ٹیڑھی رہے گی' تم خواتین کے بارے میں تلقین کو قبول کرو''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں

''عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے' تم کسی بھی طریقے سے اسے سیدھا نہیں کر سکتے' اگر تم اس کے ذریعے نفع حاصل کرنا چاہتے ہو' تو تم اس کے ٹیڑھے پن سمیت اس سے نفع حاصل کرو' اگر تم اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کرو گے' تو تم اسے توڑ دو گے اور اسے توڑنے سے مراد یہ ہے کہ اسے طلاق دے دو گے''۔

لفظ ''الضلع'' میں 'ض' پر زبر ہے 'ل' پر زبر ہے' اسے ساکن بھی پڑھا گیا ہے' تاہم زبر پڑھنا زیادہ فصیح ہے۔

لفظ ''العوج'' میں 'ع' پر زیر ہے 'و' پر زبر ہے ایک قول کے مطابق اگر ٹیڑھا کسی مادی چیز کے بارے ہو' جیسے دیوار' عصا

تو اس کے بارے میں لفظ ''عوج'' ''ع'' پر اور ''و'' پر زبر کے ساتھ استعمال ہوگا' اور اگر غیر مادی چیز کے بارے میں ہو جیسے دین یا اخلاق وغیرہ جیسی چیزیں ہیں' تو پھر اس میں لفظ ''عوج'' ہوگا یعنی ''ع'' پر زیر ہوگی اور ''و'' پر زبر ہوگی' یہ بات ابن سکیت نے بیان کی ہے۔

2967 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یفرك مُؤْمِن مُؤْمِنَة اِن كره مِنْهَا خلقا رَضِی مِنْهَا آخر

وَقَالَ غَیْرِه رَوَاهُ مُسْلِم

یفرك بِسُكُون الْفَاء وَفتح الْیَاء وَالرَّاء اَیْضًا وَضمّهَا شَاذ اَی یبغض

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی مومن کسی مومن عورت سے (یعنی اپنی بیوی سے) بغض نہیں رکھتا اگر اسے عورت کی کوئی ایک چیز ناپسند ہوگی' تو دوسری پسند ہوگی''۔

دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''یفرك'' میں ''ف'' پر جزم ''ی'' اور ''ر'' پر زبر ہے' اس پر پیش بھی پڑھی گئی ہے' لیکن وہ شاذ ہے' اس سے مراد ناپسند کرنا ہے۔

2968 - وَعَنْ مُعَاوِیَة بن حیدة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حق زَوْجَة اَحَدنَا عَلَیْهِ قَالَ اَن تطعمها اِذا طعمت وتكسوها اِذا اكتسیت وَلَا تضرب الْوَجْه وَلَا تقبح وَلَا تهجر اِلَّا فِی الْبَیْت

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه اِلَّا اَنه قَالَ اِن رجلا سَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا حق الْمَرْاَة على الزَّوْج فَذكره لَا تقبح بتَشْدید الْبَاء اَی لَا تسمعها الْمَكْرُوه وَلَا تشتمها وَلَا تقل قبحك اللّٰه وَنَحْو ذٰلِك ۔

❀❀ حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جب تم کھاؤ' تو اسے بھی کھلاؤ' جب تم لباس پہنو' تو اسے بھی لباس پہناؤ' اور اس کے چہرے پر نہ مارو' اور اسے قبیح نہ کہو' اور اس سے لاتعلقی' صرف گھر کی حد تک اختیار کرو''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: شوہر کا اپنی بیوی پر کیا حق ہے؟..... اس کے راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے۔

''لَا تقبح'' اس میں ''ب'' پر شد ہے' اس سے مراد یہ ہے تم اسے ایسی بات نہ سناؤ' جو ناپسندیدہ' یا اسے برا بھلا نہ کہو' اور یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قبیح کرے' یا اس کی مانند کلمات نہ کہو۔

2968/1 - وَعَنْ عَمْرو بن الْاَحْوَص الحشمی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حجَّة الْوَدَاع یَقُوْلُ بعد اَن حمد اللّٰه وَاَثْنی عَلَیْهِ وَذكر وَوعظ ثُمَّ قَالَ اَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاء خیرا

فَإِنَّمَا هن عوان عندكم لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غير ذَلِكَ إِلَّا أَن يَأْتِين بِفَاحِشَة مبينَة فَإِن فعلن فاهجروهن فِي الْمَضَاجِع واضربوهن ضربا غير مبرح فَإِن أطعنكم فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَلا إِن لكم على نِسَائِكُمْ حَقًّا ولنسائكم عَلَيْكُمْ حَقًّا فحقكم عَلَيْهِنَّ أَن لَا يوطئن فرشكم من تكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَن فِي بُيُوتكُمْ لمن تكْرَهُونَ أَلا وحقهن عَلَيْكُمْ أَن تحسنوا إِلَيْهِنَّ فِي كسوتهن وطعامهن

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

عوان بِفَتْح الْعين الْمُهْملَة وَتَخْفِيف الْوَاو أَي أسيرات

❀❀ حضرت عمرو بن احوص حشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد وعظ ونصیحت کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

''خواتین کے بارے بھلائی کی تلقین کو قبول کرو' کیونکہ وہ تمہارے پاس پابند ہیں' تم اس کے علاوہ ان سے اور کسی چیز کے مالک نہیں ہو' البتہ اگر وہ کسی واضح خرابی کا ارتکاب کریں' تو معاملہ مختلف ہے' اگر وہ ایسا کرتی ہیں' تو تم بستر ان سے الگ کرلو' اور انہیں' اس طرح سے پیٹو' جو تکلیف دہ نہ ہو' اگر وہ تمہاری نافرمانی کرتی ہیں' تو تم ان کے خلاف کوئی راستہ تلاش نہ کرو' خبردار! تمہارا تمہاری عورتوں پر حق ہے' اور تمہاری عورتوں کا بھی تم پر حق ہے' تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر' کسی ایسے شخص کو نہ بیٹھنے دیں' جسے تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے بعد کسی ایسے شخص کو گھر میں نہ آنے دیں' جسے تم ناپسند کرتے ہو' اور اُن کا تم پر یہ حق ہے' تم ان کے ساتھ لباس اور کھانے کے معاملے میں' اچھا سلوک کرو''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

لفظ ''عوان'' میں 'ع' پر زبر ہے' اور 'و' پر تخفیف ہے' اس سے مراد وہ قید ہیں (یعنی پابند ہیں)۔

2969 - وَعَنْ أُم سَلَمَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَة مَاتَت وَزوجهَا عَنْهَا رَاض دخلت الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالْحَاكِم كلهم عَن مساور الْحِمْيَرِي عَنْ أُمه عَنْهَا وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو عورت ایسی حالت میں انتقال کرتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو' تو وہ جنت میں داخل ہوگی''۔

2969-الجامع للترمذی' أبواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' أبواب الرضاع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في حق الزوج على المرأة' حديث: 1117سنن ابن ماجه' كتاب النكاح' باب حق الزوج على المرأة' حديث: 1850المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب البر والصلة' وأما حديث عبد الله بن عمرو' حديث: 7395مصنف ابن أبي شيبة' كتاب النكاح' ما حق الزوج على امرأته؟' حديث: 13123مسند عبد بن حميد' حديث أم سلمة رضي الله عنها' حديث: 1545مسند أبي يعلى الموصلي' مسند أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 6749المعجم الكبير للطبراني' باب الباء' ومن نساء أهل البصرة' أم مساور الحميري' حديث: 19713

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام حاکم نے بھی اس کو نقل کیا ہے' ان تمام حضرات نے اسے مسادر حمیری کے حوالے سے' ان کی والدہ کے حوالے سے' سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2970 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلت الْمَرْاَة خمسها و حصت فرجهَا واطاعت بَعْلهَا دخلت من اَی اَبْوَاب الْجَنَّة شَاءَ ت

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب عورت پانچ نمازیں ادا کرتی ہو' اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتی ہو' اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو' تو وہ جنت کے جس مرضی دروازے سے چاہے گی' جنت میں داخل ہو جائے گی''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

2971 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلت الْمَرْاَة خمسها وصامت شهرها وحفظت فرجهَا واطاعت زَوجهَا قیل لَهَا ادخلی الْجَنَّة من اَی اَبْوَاب الْجَنَّة شِئْت

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَرَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِیْح خلا ابْن لَهِیعَة وَحَدِیْثه حسن فِی المتابعات

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب عورت پانچ نمازیں ادا کرتی ہو' اور رمضان کے روزے رکھتی ہو' اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتی ہو' اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی ہو' تو اسے یہ کہا جائے گا: تم جنت کے جس بھی دروازے سے چاہو' جنت میں داخل ہو جاؤ''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد نے نقل کیا ہے' ان کی روایت کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں' صرف ابن لہیعہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اس کی روایت' متابعات میں حسن کا درجہ رکھتی ہے۔

2972 - وَعَنْ حُصَیْن بن مُحصن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن عمَّة لَهُ اَتَت النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا اذات زوج اَنْت قَالَت نعم قَالَ فَاَیْنَ اَنْت مِنْهُ قَالَت مَا آلوه اِلَّا مَا عجزت عَنْهُ قَالَ فَكیف اَنْت لَهُ فَاِنَّهُ جنتك ونارك

رَوَاهُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ بِاِسْنَادَیْنِ جَیِّدین وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت حصین بن محصن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کی پھوپھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: تم نے شادی کر لی ہے؟ اس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تمہارا اس کے ساتھ طرز سلوک کیا ہے' اس خاتون نے کہا: میں ان کے کسی کام میں کوتاہی نہیں کرتی' صرف اس کام میں کوتاہی ہوتی

ے اس سے میں عاجز آ جاؤں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا اس کے ساتھ سلوک کیا ہونا چاہیے اس بات کا اندازہ اس بات سے لگا لو کہ وہ تمہاری جنت ہے اور وہی تمہاری جہنم ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے دو عمدہ اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ کہتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2973 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَالَت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَى النَّاس اعظم حقًا على الْمَرْاَة قَالَ زَوجهَا قلت فَاَى النَّاس اعظم حَقًا على الرجل قَالَ امه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْحَاكِم وَاِسْنَاد الْبَزَّار حسن

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: عورت پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے شوہر کا ہے' میں نے دریافت کیا: مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی ماں کا ہے"۔

یہ روایت امام بزار اور امام حاکم نے نقل کی ہے' امام بزار کی سند حسن ہے۔

2974 - وَرُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ ت امْرَاَة اِلَى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنا وافدة النِّسَاء اِلَيْك هٰذَا الْجِهَاد كتبه اللّٰه على الرِّجَال فَاِن يُصِيبُوا اجروا وَاِن قتلوا كَانُوْا اَحيَاء عِنْد رَبّهمْ يرْزقُونَ وَنَحْنُ معشر النِّسَاء نقوم عَلَيْهِمْ فَمَا لنا من ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابلغى من لقِيت من النِّسَاء اَن طَاعَة الزَّوْج واعترافا بِحقِّهِ يعدل ذٰلِكَ وَقَلِيل مِنْكُن من يَفْعَله

رَوَاهُ الْبَزَّار هٰكَذَا مُخْتَصرًا وَالطَّبَرَانِىّ فِى حَدِيْثٍ قَالَ فِى آخِره ثُمَّ جَاءَ تْهُ يَعْنِى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَة فَقَالَت اِنِّى رَسُول النِّسَاء اِلَيْك وَمَا مِنْهُنَّ امْرَاَة علمت اَوْ لم تعلم اِلَّا وَهِى تهوى مخرجى اِلَيْك انه رب الرِّجَال وَالنِّسَاء والهين وَاَنت رَسُوْلُ اللّٰه اِلَى الرِّجَال وَالنِّسَاء كتب اللّٰه الْجِهَاد على الرِّجَال فَاِن اَصَابُوا اجروا وَاِن اسْتشْهدُوا كَانُوْا اَحيَاء عِنْد رَبّهمْ يرْزقُونَ فَمَا يعدل ذٰلِكَ من اَعْمَالهم من الطَّاعَة قَالَ طَاعَة اَزوَاجهنَّ والمعرفة بحقوقهن وَقَلِيل مِنْكُن من يَفْعَله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں خواتین کی نمائندہ کے طور پر حاضر ہوئی ہوں' جہاد کو اللہ تعالیٰ نے مردوں پر لازم قرار دیا ہے' جب وہ جہاد میں حصہ لیتے ہیں' تو انہیں اجر ملتا ہے (یعنی مال غنیمت حاصل ہوتا ہے) اگر وہ شہید ہو جائیں' تو وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں زندہ ہوتے ہیں' جہاں انہیں رزق ملتا ہے' ہم خواتین ان مردوں کی دیکھ بھال کرتی ہیں' تو ہمیں اس میں سے کیا ملے گا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری جس بھی خاتون سے ملاقات ہو' اس تک یہ پیغام پہنچا دینا کہ شوہر کی فرمانبرداری کرنا' اور اس کے حق کا اعتراف کرنا اس کے برابر ہے' اور تم میں سے کم خواتین ایسی ہیں' جو ایسا کرتی ہیں"

یہ روایت امام بزار نے اسی طرح مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام طبرانی نے اسے اسی طرح ایک حدیث میں نقل کیا ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''پھر وہ خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: میں خواتین کی قاصد کے طور پر' آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں' ان میں سے ہر ایک خاتون' خواہ وہ علم رکھتی ہے' یا علم نہیں رکھتی' وہ اس بات کی خواہش مند تھی کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی' اللہ تعالیٰ مردوں اور خواتین (دونوں ہی) کا پروردگار ہے' اور ان کا معبود ہے' اور آپ مردوں اور خواتین (دونوں کی طرف) اللہ کے رسول ہیں' اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد لازم قرار دیا ہے' اگر وہ کامیاب ہوتے ہیں' تو انہیں مالِ غنیمت ملتا ہے' اور اگر وہ شہید ہو جاتے ہیں' تو وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں زندہ ہوتے ہیں' جنہیں رزق دیا جاتا ہے' تو (خواتین کے لیے) نیکی کے کاموں میں سے کون سا کام ایسا ہے؟ جو اس کے برابر ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ''عورتوں کا اپنی شوہروں کی فرمانبرداری کرنا' ان کے حقوق کی معرفت رکھنا (یعنی ان حقوق کی ادائیگی کرنا) اور تم خواتین میں سے تھوڑی ایسی ہیں' جو ایسا کرتی ہیں''۔

2975 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتٰی رجل بابنته اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن ابْنَتِی هٰذِهٖ اَبَت اَن تتزَوَّج فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اطیعی اَبَاك فَقَالَت وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا اَتزوّج حَتّٰی تُخبرنِیْ مَا حق الزَّوْج علی زَوجته قَالَ حق الزَّوْج علی زَوجته لَو کَانَت بِهٖ قرحَة فلحستها اَوْ انتثر منخراه صدیدا اَوْ دَمًا ثُمَّ ابتلعته مَا ادَّت حَقه قَالَت وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا اَتزوّج اَبَدًا فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تنکحوهن اِلَّا بِاِذنهن

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ رُوَاته ثِقَات مَشْهُورُوْنَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی بیٹی کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میری یہ بیٹی شادی کرنے سے انکار کرتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم اپنے باپ کی فرمانبرداری کرو' اس خاتون نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' اللہ کی قسم! میں اس وقت تک شادی نہیں کروں گی جب تک آپ مجھ سے یہ نہیں بتاتے ہیں کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شوہر کا اس کی بیوی پر یہ حق ہے کہ اگر شوہر کو کوئی پھوڑا نکلا ہوا ہو' اور پھر وہ عورت اسے چاٹ لے یا اس (شوہر) کے نتھنوں سے خون یا پیپ نکل رہا ہو' اور وہ عورت اس کو چوس لے' تو بھی وہ اپنے شوہر کے حق کو ادا نہیں کر سکتی' اس خاتون نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے' میں تو کبھی شادی نہیں کروں گی' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خواتین کی شادی' اُن کی اجازت کے ساتھ کیا کرو''

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

2976 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ت امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت اَنا فُلَانَة بنت فلان قَالَ قد عرفتك فَمَا حَاجَتك قَالَت حَاجَتى اِلٰى ابْن عمى فَلان العابد قَالَ قد عَرفته قَالَت يخطبنى فَاَخْبرنِىْ مَا حق الزَّوْج على الزَّوْجَة فَاِن كَانَ شَيْئًا اُطِيقهُ تزوجته قَالَ من حَقه اَن لَو سَالَ منحراه دَمًا وقيحا فلحسته بلسانها مَا اَدَّت حَقه لَو كَانَ يَنْبَغِى لبشر اَن يسْجد لبشر لأمرت الْمَرْاَة اَن تسْجد لزَوجهَا اِذا دخل عَلَيْهَا لما فَضله اللّٰه عَلَيْهَا قَالَت وَالَّذِىْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا اَتزوّج مَا بقيت الدُّنْيَا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن سُلَيْمَان بن دَاوُد اليمامى عَن الْقَاسِم بن الحكم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ سُلَيْمَان واه وَالْقَاسِم تَاتى تَرْجَمته

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی: میں فلاں بنت فلاں ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں پہچان لیا ہے' تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس خاتون نے عرض کی: میرا معاملہ یہ ہے کہ میرا ایک چچازاد ہے' جو فلاں شخص ہے' جو عبادت گزار ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اسے بھی پہچان لیا ہے' اس خاتون نے عرض کی: اس شخص نے مجھے شادی کا پیغام بھیجا ہے' آپ مجھے بتائیے کہ شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ اگر تو وہ کوئی ایسی چیز ہوئی' جس کی میں طاقت رکھتی ہوئی' تو میں اس مرد کے ساتھ شادی کرلوں گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کے حقوق میں یہ بات شامل ہے کہ اگر اس کے نتھنوں سے خون یا پیپ بہہ رہی ہو اور عورت اپنی زبان کے ذریعے اسے چاٹ لے' تو بھی وہ مرد کا حق ادا نہیں کرسکتی' انسانوں میں سے اگر کسی کے لئے' کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرنا مناسب ہوتا' تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے' جب (بھی) شوہر اس کے پاس (گھر میں) آتا' اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے' اس خاتون نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' جب تک میں دنیا میں رہی (یا جب تک دنیا باقی رہی' یعنی کبھی بھی) میں شادی نہیں کروں گی''

یہ روایت امام بزار اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے سلیمان بن داؤد یمامی کے حوالے سے' قاسم بن حکم سے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: سلیمان نامی راوی واہی ہے' اور قاسم نامی راوی کے حالات آگے آئیں گے۔

2977 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَهْل بَيت من الْاَنْصَار لَهُمْ جمل يسون عَلَيْهِ وَاِنَّهُ استصعب عَلَيْهِمْ فَمَنعهُمْ ظَهره وَاِن الْاَنْصَار جاؤوا اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّهُ كَانَ لنا جمل نسنى عَلَيْهِ وَاِنَّهُ استصعب علينا ومنعنا ظَهره وَقد عَطش الزَّرْع وَالنَّخل فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاصحابه قُوْمُوْا فَقَامُوا فَدخل الْحَائِط والجمل فِىْ ناحيته فَمشى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوه فَقَالَت الْاَنْصَار يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد صَار مثل الْكَلْب نَخَاف عَلَيْك صولته قَالَ لَيْسَ عَلَىّ مِنْهُ بَاْس فَنَظَر الْجمل اِلٰى

رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اقبل نَحْوِہٖ حَتّٰی خر سَاجِدًا بَیْن یَدَیْہِ فَاَخذ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِناصیتہ ادلّ مَا کَانَت قطّ حَتّٰی ادخلہُ فِی الْعَمَل فَقَالَ لَہٗ اَصْحَابہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا بَھِیمَۃ لا یعقل یَسْجد لَک وَنَحْنُ نعقل فَنحن اَحَق اَن نسجد لَک قَالَ لَا یصلح لبشر اَن یَسْجد لبشر وَلَوْ صلح لبشر ان یَسْجد لبشر لأمرت الْمَرْاَۃ اَن تَسْجد لزَوجھَا لعظم حَقه عَلَیْھَا لَو کَانَ من قدمه اِلٰی مفرق رَاسه قرحَۃ تنحس بالقیح والصدید ثُمَّ استقبلته فلحسته مَا ادَّت حَقه

رَوَاہُ اَحْمد وَالنَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ رُوَاتہ ثِقَات مَشْھُورُوْنَ وَالْبَزَّار بِنَحْوِہٖ وَرَوَاہُ مُخْتَصرًا وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ من حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بِنَحْوِہٖ بِاخْتِصَار وَلَمْ یذکر قَوْلِہٖ لَو کَانَ اِلٰی آخِرہ وَرُوِیَ معنی ذٰلِکَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ سعید الْمُتَقَدّم

قَوْلِہ یسنون عَلَیْہِ بِفَتْحِ الْیَاء وَسُکُون السِّین الْمُھْمَلَۃ اَی یستقون عَلَیْہِ المَاء من الْبِئْر والحائط ھُوَ الْبُسْتَان تنبجس اَی تتفجر وتنبع

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار کے ایک گھر کا ایک اونٹ تھا' جس پر وہ پانی لاد کر لایا کرتے تھے' ایک مرتبہ وہ اونٹ سرکش ہو گیا اور وہ اپنی پشت پر کچھ نہیں رکھنے دیتا تھا' انصار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہوں نے عرض کی: ہمارا ایک اونٹ تھا' جس پر ہم پانی لایا کرتے تھے' اب وہ ہمیں اپنی پشت پر کچھ نہیں لادنے دے رہا' کھیتوں کو اور کھجوروں کو پانی دینا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم لوگ اٹھو! وہ لوگ اٹھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں داخل ہوئے' جس کے ایک کونے میں وہ اونٹ موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف چل کر جانے لگے' تو انصار نے عرض کی' یارسول اللہ! یہ کتے کی طرح (پاگل) ہوا ہے' ہمیں اندیشہ ہے کہ یہ آپ کو نقصان نہ پہنچائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا' جب اونٹ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سمت آیا اور سجدے میں گر گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پیشانی کو پکڑا' تو وہ سب سے زیادہ فرمانبردار ہو چکا تھا' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کام میں داخل کر دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! یہ جانور جو عقل نہیں رکھتا' اس نے آپ کو سجدہ کیا ہے' تو ہم تو عقل رکھتے ہیں' ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی انسان کے لئے' کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرنا درست نہیں ہے' اگر کسی انسان کے لئے کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرنا درست ہوتا' تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' کیونکہ شوہر کا عورت پر حق بہت زیادہ ہے' اگر شوہر کے پاؤں سے لے اس کی ناک تک دانے بنے ہوئے ہوں جن میں سے پیپ اور مواد نکلتا ہو' اور پھر وہ عورت شوہر کے پاس جا کر ان کو چاٹ لے' تو بھی وہ شوہر کے حق کو ادا نہیں کر سکے گی"

یہ روایت امام احمد اور امام نسائی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ اور مشہور ہیں' امام بزار نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے' انہوں نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' تاہم انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے "لوکان" اس کے بعد سے لے کر اس کے آخر تک کا حصہ نقل نہیں کیا' اسی مفہوم کی ایک حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

متن کے الفاظ "یسون علیہ" میں 'ی' پر زبر ہے' اور 'س' ساکن ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس پر پانی لاد کر کنویں سے لاتے تھے' لفظ "الحائط" سے مراد باغ ہے' لفظ "تجس" سے مراد پھوٹ پڑا اور باہر نکل آنا ہے۔

2978 - وَعَنْ قیس بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اتیت الْحیرَۃ فرایتھم یَسْجُدُونَ لمرزبان لَھُمْ فَقُلْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَق اَن یسْجد لَہٗ فَاَتیت رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنِّیْ اتیت الْحیرَۃ فرایتھم یَسْجُدُونَ لمرزبان لَھُمْ فَاَنت اَحَق اَن یسْجد لَک فَقَالَ لی اَرَاَیْت لَو مَرَرْت بقبری اکنت تسْجد لَہٗ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تفعلُوْا لَو کنت آمر اَحَدًا اَن یسْجد لاَحَدٍ لامرت النِّسَاء اَن یسجدوا لازواجھن لما جعل اللّٰہ لَھُمْ عَلَیْھِنَّ من الْحق

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد فِیْ اِسْنَادُہٗ شریک وَقد اخرج لَہٗ مُسْلِم فِی المتابعات ووثق

❀❀ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں حیرہ آیا' میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے بڑوں کو سجدہ کر رہے تھے' میں نے سوچا کہ اللہ کے رسول اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ انہیں سجدہ کیا جائے' میں نے عرض کی: میں حیرہ گیا' میں نے وہاں لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے بڑے کو سجدہ کر رہے تھے' آپ تو اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ آپ کو سجدہ کیا جائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ تمہارا گزر اگر میری قبر کے پاس سے ہو' تو کیا تم اس کو بھی سجدہ کرو گے؟ میں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو پھر تم ایسا نہ کرو' اگر میں نے کسی کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا' تو میں خواتین کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خواتین پر شوہروں کا حق مقرر کیا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے جس کی سند میں ایک راوی شریک ہے' امام مسلم نے اس راوی کے حوالے سے متابعات میں روایات نقل کی ہیں' اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

2979 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لما قدم معَاذ بن جبل من الشَّام سجد للنَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ھٰذَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قدمت الشَّام فوجدتھم یَسْجُدُونَ لبطارقتھم واساقفھم فَاَرَدْت اَن افعل ذٰلِکَ بک قَالَ فَلَا تفعل فَاِنِّیْ لَو امرت شَیْئًا اَن یسْجد لشَیْءٍ لامرت الْمَرْاَۃ اَن تسْجد لزَوجھَا وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِہٖ لَا تُؤَدِّی الْمَرْاَۃ حق رَبھَا حَتّٰی تُؤَدِّی حق زَوجھَا

رَوَاہُ ابْن مَاجَہ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَاللَّفْظ لَہٗ وَلَفظ ابْن مَاجَہ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تفعلُوْا فَاِنِّیْ لَو کنت آمرا اَحَدًا اَن یسْجد لغیر اللّٰہ لامرت الْمَرْاَۃ اَن تسْجد لزَوجھَا وَالَّذِیْ نفس مُحَمَّد بِیَدِہٖ لَا تُؤَدِّی الْمَرْاَۃ حق رَبھَا حَتّٰی تُؤَدِّی حق زَوجھَا وَلَو سَاَلَھَا نَفسھَا وَھِیَ علی ظھر قتب لم تمنعہٗ

وروى الْحَاكِم الْمَرْفُوع مِنْهُ من حَدِيث معَاذ وَلَفظه قَالَ لَو امرت أَحَدًا ان يسْجد لاحد لامرت الْمَرْأَة أَن تسْجد لزَوجهَا من عظم حَقه عَلَيْهَا وَلَا تَجِد امْرَأَة حلاوة الْإِيمَان حَتَّى تُؤَدِّي حق زَوجهَا ولَو سَأَلها نَفسهَا وَهِي على ظهر قتب

❀❀ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ شام سے آئے' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سجدہ کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں شام گیا' میں نے وہاں لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے مذہبی پیشواؤں کو اور بڑوں کو سجدہ کرتے ہیں' تو میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا کروں گا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! کیونکہ اگر میں نے کسی کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا' تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' کوئی عورت اپنے پروردگار کا حق' اس وقت تک نہیں ادا نہیں کرسکتی' جب تک وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کرتی''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو! کیونکہ اگر میں نے کسی غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا' تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے' عورت اپنے پروردگار کا حق اس وقت تک ادا نہیں کرسکتی' جب تک وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کرتی' اگر مرد' عورت سے قریب آنے کا کہے اور عورت اس وقت کجاوے میں بیٹھی ہوئی ہو' تو وہ عورت اسے منع نہ کرے''

یہ روایت امام حاکم نے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کی ہے' جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں نے کسی کو' کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا' تو میں عورت کو یہ حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے' کیونکہ عورت پر اس کے شوہر کا حق بہت زیادہ ہے' کوئی عورت اپنے ایمان کی حلاوت کو اس وقت تک نہیں پاسکتی' جب تک وہ اپنے شوہر کے حق کو ادا نہیں کرتی' اگر مرد' عورت سے اس کی قربت کی خواہش کرے' اور وہ عورت اس وقت کجاوے پر بیٹھی ہوئی ہو (تو وہ اس) خواہش کو پورا کرے)''۔

2980 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو كنت آمرا أَحَدًا أَن يسْجد لَاحَدٍ لأمرت الْمَرْأَة أَن تسْجد لزَوجهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر میں نے کسی کو کسی دوسرے کو سجدہ کرنے کا حکم دینا ہوتا' تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

2981 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو امرت اَحَدًا اَن يسْجد لاحَدٍ لامرت الْمَرْاَة اَن تسْجد لزَوجهَا وَلَوْ اَن رجلا اَمر امْرَاَته اَن تنْتَقل من جبل اَحْمَر اِلٰى جبل اسود اَوْ من جبل اسود اِلٰى جبل اَحْمَر لَكَانَ نولها اَن تفعل

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من رِوَايَة عَلِيّ بن زيد بن جدعَان وَبَقِيَّة رُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر میں نے کسی کو حکم دینا ہوتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو میں نے عورت کو حکم دینا تھا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اور اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو یہ حکم دے کہ وہ سرخ پہاڑ کو سیاہ پہاڑ کی طرف یا سیاہ پہاڑ کو سرخ پہاڑ کی طرف منتقل کرے تو عورت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ایسا کرے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے علی بن زید بن جدعان سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے باقی تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

2982 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلا اُخبركُمْ برجالكم فِي الْجَنَّة قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِي فِي الْجَنَّة وَالصديق فِي الْجَنَّة وَالرجل يزور اَخَاهُ فِيْ نَاحِيَة الْمصر لَا يزوره اِلَّا لِلّٰه فِي الْجَنَّة اَلا اُخبركُمْ بنسائكم فِي الْجَنَّة قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ودود ولود اِذا غضِبت اَوْ اُسِيء اِلَيْهَا اَوْ غضب زَوجهَا قَالَت هٰذِهٖ يَدِي فِيْ يدك لَا اكتحل بغمض حَتّٰى ترْضى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح اِلَّا اِبْرَاهِيْم بن زِيَاد الْقرشِي فَانني لم اَقف فِيْهِ على جرح وَلَا تَعْدِيل وَقد رُوِيَ هٰذَا الْمَتْن من حَدِيْث ابْن عَبَّاس وَكَعب بن عجْرَة وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہارے ان مردوں کے بارے نہ بتاؤں جو جنتی ہیں؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نبی جنتی ہے' صدیق جنتی ہے' وہ شخص جنتی ہے جو شہر کے ایک کونے سے' اپنے بھائی سے ملنے کے لئے (دوسرے کنارے پر) جاتا ہے' اور وہ صرف' اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جاتا ہے' تو وہ شخص بھی جنتی ہے' اور کیا میں تمہاری خواتین کے بارے میں بتاؤں؟ جو جنتی ہیں' ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محبت کرنے والی' بچہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھنے والی' وہ خاتون کہ جب وہ غصے میں آئے یا جب اس کے ساتھ برا سلوک کیا جائے' یا جب اس کا شوہر غصہ کرے' تو وہ عورت یہ کہے: یہ میرا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے' اور میں اس وقت تک نہیں سوؤں گی' جب تک تم راضی نہیں ہوتے''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' صرف ابراہیم بن زیاد قرشی کا معاملہ مختلف ہے' اس کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے میں واقف نہیں ہوں' یہ متن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر حضرات سے منقول حدیث کے طور پر بھی روایت کیا گیا ہے۔

2983 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تَاْذَنَ فِیْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَمُسْلِمٌ وَّغَيْرُهُمَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی عورت کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ نفلی روزہ رکھے جبکہ اس کا شوہر موجود ہو البتہ اس کی اجازت کے ساتھ وہ ایسا کر سکتی ہے اور کسی کو اپنے گھر میں نہ آنے دے البتہ وہ اپنے شوہر کی اجازت سے ایسا کر سکتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

2984 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ اَنْ تَاْذَنَ فِیْ بَيْتِ زَوْجِهَا وَهُوَ كَارِهٌ وَلَا تَخْرُجُ وَهُوَ كَارِهٌ وَلَا تُطِيْعُ فِيْهِ اَحَدًا وَلَا تَعْزِلُ فِرَاشَهٗ وَلَا تَضْرِبُهٗ فَاِنْ كَانَ هُوَ اَظْلَمَ فَلْتَاْتِهٖ حَتّٰى تُرْضِيَهٗ فَاِنْ قَبِلَ مِنْهَا فَبِهَا وَنِعِمَّتْ وَقَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهَا وَاَفْلَجَ حُجَّتَهَا وَلَا اِثْمَ عَلَيْهَا وَاِنْ هُوَ لَمْ يَرْضَ فَقَدْ اَبْلَغَتْ عِنْدَ اللّٰهِ عُذْرَهَا

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ كَذَا قَالَ

اَفْلَجَ بِالْجِيْمِ حُجَّتَهَا اَیْ اَظْهَرَ حُجَّتَهَا وَقَوَّاهَا

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی شوہر کی اجازت کے بغیر کسی شخص کو (اپنے گھر کے اندر) آنے کی اجازت دے جسے شوہر ناپسند کرتا ہو یا اپنے شوہر کے گھر سے باہر نکلے جبکہ اس کا شوہر ناپسند کرتا ہو اپنے شوہر کے بارے میں وہ کسی کی فرمانبرداری نہیں کرے گی عورت اپنے شوہر کے بستر سے الگ نہیں ہوگی اور اسے مارے گی نہیں خواہ اس کا شوہر ظلم کرنے والا ہو پھر وہ اپنے شوہر کے پاس آئے گی اور اسے راضی کرنے کی کوشش کرے گی اگر اس کا شوہر اس کی بات کو قبول کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے اور اچھا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کر لے گا اور اس کی حجت کو قبول کر لے گا اور اس عورت پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اور اگر اس کا شوہر راضی نہیں ہوتا تو وہ عورت اپنی طرف سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنا عذر پیش کر دے گی''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

لفظ ''افلج'' اس میں 'ج' ہے اس سے مراد عورت کی حجت ہے یعنی اس نے اپنی حجت کو ظاہر کر دیا اور اسے مضبوط کر دیا۔

2985 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ فَاِنِّیْ امْرَاَةٌ اَيِّمٌ فَاِنِ اسْتَطَعْتُ وَاِلَّا جَلَسْتُ اَيِّمًا قَالَ فَاِنَّ حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى زَوْجَتِهٖ اِنْ سَاَلَهَا نَفْسَهَا وَهِیَ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ اَنْ لَا تَمْنَعَهٗ نَفْسَهَا وَمِنْ حَقِّ الزَّوْجِ

لَا تَصُوم تَطَوّعا إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِن فعلت جاعت وعطشت وَلَا يقبل مِنْهَا وَلَا تخرج من بَيته إِلَّا بِإِذْنِهِ فَإِن فعلت لعنتها مَلَائِكَة السَّمَاء وملائكة الرَّحْمَة وملائكة الْعَذَاب حَتَّى ترجع قَالَت لَا جرم وَلَا تزوج أبدا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: خثعم قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے بتایئے! بیوی پر شوہر کا کیا حق ہے؟ کیونکہ میں ایک بیوہ عورت ہوں' اگر مجھ سے ہوسکا' تو ٹھیک ہے' ورنہ میں بیٹھی رہوں گی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کا اس کی بیوی پر یہ حق ہے' اگر شوہر اس سے قربت کا مطالبہ کرے' اور وہ عورت اس وقت پالان کی لکڑیوں پر بیٹھی ہوئی ہو' تو وہ عورت اپنے شوہر کو اپنے پاس آنے سے منع نہ کرے' اور شوہر کا بیوی پر یہ حق ہے کہ وہ شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے' اگر وہ ایسا کر لیتی ہے' تو وہ صرف بھوکی پیاسی رہے گی' اس کا روزہ قبول نہیں ہوگا' اور شوہر کی اجازت کے بغیر عورت اپنے گھر سے باہر نہ نکلے' اگر وہ ایسا کرے گی' تو آسمان کے فرشتے رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اس پر لعنت کریں گے' جب تک ۔۔۔۔ واپس نہیں آتی' تو اس خاتون نے عرض کی پھر تو یہ ضروری ہے کہ میں کبھی شادی نہ کروں''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

2986 - وَعَنْ زيد بن أرقم رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَة لَا تُؤَدِّي حق الله عَلَيْهَا حَتَّى تُؤَدِّي حق زَوجهَا كُله وَلَوْ سَأَلَهَا وَهِي على ظهر قتب لم تَمنعهُ نَفسهَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عورت اپنے ذمہ اللہ تعالیٰ کے حق کو اس وقت تک ادا نہیں کرتی' جب تک وہ اپنے شوہر کے تمام حقوق ادا نہیں کرتی اگر شوہر اس سے قربت کی خواہش کرے اور وہ عورت اس وقت پالان کی لکڑیوں پر بیٹھ ہوئی ہو' تو وہ اپنے شوہر کو اپنے پاس آنے سے منع نہ کرے''

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

2987 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ينظر الله تَبَارَك وَتَعَالَى إِلى امْرَأَة لَا تشكر لزَوجهَا وَهِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْبَزَّار بِإِسْنَادَيْنِ رُوَاة أَحدهمَا رُوَاة الصَّحِيح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا' جو اپنے شوہر کی شکر گزار نہیں ہوتی' اور عورت شوہر سے بے نیاز نہیں ہوسکتی''

یہ روایت امام نسائی اور امام بزار نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند کے راوی صحیح کے راوی ہیں' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

2988 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تؤذی امْرَاَۃ زَوجهَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَت زَوجته من الْحور الْعین لَا تؤذیه قَاتلك اللّٰه فَاِنَّمَا هُوَ عنْدك دخیل یُوشك اَن یفارقك اِلَیْنَا

رَوَاہُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حسن

یُوشك اَی یقرب ویسرع ویکاد

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو عورت دنیا میں اپنے شوہر کو اذیت پہنچاتی ہے' تو اس شخص کی' حور عین سے تعلق رکھنے والی بیوی یہ کہتی ہے: تم اسے اذیت نہ پہنچاؤ! اللہ تعالیٰ تمہیں برباد کرے' یہ تمہارے پاس تھوڑے عرصے کے لئے ہے' عنقریب تم سے جدا ہو کر یہ میرے پاس آ جائے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

لفظ ''یوشک'' کا مطلب ہے' قریب ہی یا جلدی ایسا ہوگا۔

2989 - وَعَنْ طلق بن عَلِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا دَعَا الرجل زَوجته لِحَاجَتِهٖ فلتاته وَاِن كَانَت على التَّنور

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀❀ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب شوہر اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لئے بلائے' تو وہ عورت اس کے پاس آ جائے' خواہ وہ تنور پر موجود ہو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام نسائی اور امام ابن حبان نے بھی اپنی صحیح نقل کیا ہے۔

2990 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذا دَعَا الرجل امْرَاَته اِلٰی فرَاشه فَلَمْ تاته فَبَاتَ غَضْبَان عَلَیْهَا لعنتها الْمَلَائِكَة حَتّٰی تصبح

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِهٖ مَا من رجل یَدْعُو امْرَاَته اِلٰی فرَاشه فتَابِیْ عَلَیْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاء ساخطا عَلَیْهَا حَتّٰی یرضی عَنْهَا

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَهما وَالنَّسَائِیّ: اِذا باتت الْمَرْاَۃ هاجرة فرَاش زَوجهَا لعنتها الْمَلَائِكَة حَتّٰی تصبح

وَتَقَدَّمَ فِی الصَّلَاۃ حَدِیْثِ ابْن عَبَّاس عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃ لَا ترْتَفع صَلَاتهم فَوق رؤوسهم شبْرًا رجل أم قوما وهم لَهُ كَارِهُون وَامْرَاَۃ باتت وَزوجهَا عَلَیْهَا ساخط وَاَخَوَانِ متصارمان

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَاللَّفْظ لِابْنِ مَاجَه وروی التِّرْمِذِیّ نَحْوِه من حَدِیْثِ اَبِیْ اُمَامَةَ وَحسنه وَتَقَدَّمَ فِیْ اِبَاق الْعَبْد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور عورت اس کے پاس نہ آئے اور شوہر غصے کے عالم میں رات گزارے' تو فرشتے صبح ہونے تک عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' جو شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلاتا ہے' اور عورت اس کی بات نہیں مانتی' تو آسمان میں موجود (فرشتے) اس عورت پر ناراض رہتے ہیں' جب تک شوہر اس سے راضی نہیں ہوتا''

ان دونوں کی ایک روایت میں اور امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جب عورت ایسی حالت میں رات گزارتی ہے کہ اپنے شوہر کے بستر سے لاتعلق ہوتی ہے' تو فرشتے صبح ہونے تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں''

اس سے پہلے نماز سے متعلق باب میں' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے:

''تین قسم کے لوگوں کی نماز' ان کے سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی' ایک وہ شخص جو لوگوں کی امامت کرتا ہو اور وہ لوگ اسے ناپسند کرتے ہوں' ایک وہ عورت' جو ایسی حالت میں رات گزارتی ہے کہ اس کا شوہر اس سے ناراض ہو' اور دو ایسے بھائی جو ایک دوسرے سے جھگڑا کیے ہوئے ہوں''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ امام ابن ماجہ کے ہیں' امام ترمذی نے اس کی مانند روایت حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' وہ اس سے پہلے غلام کے مفرور ہونے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

2991 - وَعَنْ جَابِر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا تقبل لَهُمْ صَلَاة وَلَا تصعد لَهُمْ اِلَی السَّمَاء حَسَنَة الْعَبْد الْاٰبِق حَتّٰی یرجع اِلٰی مَوَالِیْه فَیَضَع یَده فِیْ اَیْدِیهِم وَالْمَرْاَة الساخط عَلَیْهَا زَوجهَا حَتّٰی یرضی والسکران حَتّٰی یصحو

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَةِ عبد اللّٰه بن مُحَمَّد بن عقیل وَابْن خُزَیْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحَیْهِمَا من رِوَایَةِ زُهَیْر بن مُحَمَّد وَاللَّفْظ لِابْنِ حبَان

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ہیں' جن کی نماز قبول نہیں ہوتی' اوران کی کوئی نیکی آسمان کی طرف بلند نہیں ہوتی' مفرور غلام' جب تک وہ اپنے آقاؤں کی طرف واپس نہیں آجاتا' اوراپناہاتھ ان کے ہاتھوں میں نہیں دے دیتا' اوروہ عورت جس کا شوہراس پرناراض ہو' جب تک وہ راضی نہیں ہوجاتا' اور نشے کا شکار شخص' جب تک اسے ہوش نہیں آجاتا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عبداللہ بن محمد بن عقیل سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ اورامام ابن حبان نے اسے اپنی اپنی ''صحیح'' میں' زہیر بن محمد سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ابن حبان کے ہیں۔

2992 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اثْنَان لَا تجَاوز صلاتھما رؤوسھما عبد أبق من موَالِیْہ حَتّٰی یرجع وَامْرَاَۃ عَصَتْ زَوجھَا حَتّٰی ترجع

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالْحَاکِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دولوگ ہیں' جن کی نمازیں' ان کے سروں سے اوپر نہیں جاتی ہیں' اپنے آقاؤں کو چھوڑ کر جانے والا مفرور غلام' جب تک وہ واپس نہیں آجاتا' وہ عورت ج' واپنے شوہر کی نافرمانی کرے' جب تک وہ رجوع نہیں کرتی''

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اورامام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔

2993 - وَعنہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِن الْمَرْاَۃ اِذا خرجت من بَیتھَا وَزوجھَا کَارِہ لعنھا کل ملك فِی السَّمَاء وکل شَیْءٍ مرت عَلَیْہِ غیر الْجِنّ وَالْاِنس حَتّٰی ترجع رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاتہ ثِقَات اِلَّا سُوَیْد بن عبد الْعَزِیز

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی عورت اپنے گھر سے نکلتی ہے' اوراس کے شوہر کو یہ بات ناپسند ہو' تو آسمان میں موجود ہر فرشتہ اس پر لعنت کرتا ہے' اور جس بھی چیز کے پاس سے وہ گزرتی ہے' صرف جنوں اورانسانوں کے علاوہ (ہر چیز اس پر لعنت کرتی ہے) جب تک وہ عورت واپس نہیں آتی''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف سوید بن عبدالعزیز کا معاملہ مختلف ہے۔

4 - التَّرْھِیب من تَرْجِیح اِحْدَی الزَّوْجَات وَترك الْعدْل بَیْنھم

باب: بیویوں میں سے کسی ایک کے ساتھ ترجیحی رویہ اختیار کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات اوران کے درمیان عدل کو ترک کرنے (کے بارے میں ترہیبی روایات)

2994 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من کَانَت عِنْدہ

امْرَأَتَانِ فَلَمْ يعدل بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَة وَشقه سَاقِط

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَتكلم فِيهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرْطهمَا

وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَلَفظه من كَانَت لَهُ امْرَأَتَانِ فَمَالَ إِلَى إِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وَشقه مَائِل وَالنَّسَائِيّ وَلَفظه من كَانَت لَهُ امْرَأَتَانِ يمِيل لإِحْدَاهُمَا على الْأُخْرَى جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة أَحَد شقيه مَائِل

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِي صَحِيحه بِنَحْوِ رِوَايَة النَّسَائِيّ هَذِه إِلَّا أَنَّهُمَا قَالَا جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وَأَحَد شقيه سَاقِط

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان کے درمیان انصاف سے کام نہ لے تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کا ایک پہلو گرا ہوا ہوگا (یعنی مفلوج ہوگا)''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اس کے بارے میں کلام کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں:

''جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایک کی طرف مائل ہو تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کا ایک پہلو مائل ہوگا''۔

یہ روایت امام نسائی نے بھی نقل کی ہے اور ان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں:

''اور وہ ان میں سے ایک کو چھوڑ کر دوسری کی طرف مائل ہو تو جب وہ قیامت کے دن آئے گا اس کا ایک پہلو جھکا ہوا ہوگا''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں امام نسائی کی روایت کی مانند نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے دو پہلوؤں میں سے ایک گرا ہوا ہوگا''۔

2995 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقسم فيعدل وَيَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا قسمي فِيمَا أملك فَلَا تلمني فِيمَا تملك وَلَا أملك يَعْنِي الْقلب

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَقَالَ التِّرْمِذِيّ رُوِيَ مُرْسلا وَهُوَ أصح

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی ازواج کے درمیان وقت) کی تقسیم کرتے ہوئے انصاف سے کام لیتے تھے اور عرض کرتے تھے: اے اللہ! یہ وہ تقسیم ہے جس کا میں مالک ہوں تو مجھے اس کے حوالے سے ملامت نہ کرنا جس کا تو مالک ہے اور میں مالک نہیں ہوں''

(راوی کہتے ہیں.) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قلبی رجحان تھا۔

یہ روایت امام بیہقی، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے، امام ترمذی بیان کرتے ہیں یہ روایت "حسن" روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے اور وہ زیادہ مستند ہے۔

2996 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بن العَاصِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ المقسطین عِنْدَ اللّٰہ علی مَنَابِر من نور عَن یَمِین الرَّحْمٰن و کلتا یَدَیْہِ یَمِین الَّذِیْ یعدلُوْنَ فِیْ حکمہم وَاَھْلِیہم وَمَا ولوا

رَوَاہُ مُسْلِم وَغَیْرُہ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"انصاف کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رحمان کے دائیں طرف نور کے بنے ہوئے منبروں پر ہوں گے، ویسے ان کے دونوں طرف حق دائیں ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو فیصلہ دیتے ہوئے اور اپنی بیویوں کے بارے میں اور جن کے وہ نگران بنے ان چیزوں کے بارے میں وہ انصاف سے کام لیتے ہیں"

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

التَّرْغِیْب فِی النَّفَقَة علی الزَّوْجَة والعیال

والترھیب من اِضاعتھم وَمَا جَاءَ فِی النَّفَقَة علی الْبَنَات وتادیبھن

قَالَ الْحَافِظ وَقد تقدم فِیْ کتاب الصَّدَقَة بَاب فِی التَّرْغِیْب فِی الصَّدَقَة علی الزَّوْج والاقارب وتقدیمھم علی غَیْرِھم

بیوی اور اہل وعیال پر خرچ کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

ان کو ضائع کرنے (یعنی ان کے حقوق کا خیال نہ رکھنے) کے بارے میں ترہیبی روایات، نیز بیٹیوں پر خرچ کرنے اور ان کی تربیت کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے صدقہ کرنے سے متعلق باب میں شوہر اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنے سے متعلق ترغیبی روایات کے باب میں یہ چیز گزر چکی ہے کہ انہیں دوسروں پر فوقیت دی جائے گی

2997 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَار انفقتہ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ودینار أنفقتہ فِیْ رَقَبَة ودینار تصدقت بِہٖ علی مِسْکِین ودینار أنفقتہ علی اَھْلِك اعظمھا اجرا الَّذِیْ أنفقتہ علی اَھْلِك

رَوَاہُ مُسْلِم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایک دینار وہ ہے جو تم اللہ کے راہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام آزاد کرنے کے لئے خرچ کرتے

ہو ایک دینار وہ ہے جسے تم کسی مسکین پر صدقہ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جو تم اپنی بیوی پر خرچ کرتے ہو تو ان میں سب سے زیادہ اجر والا وہ دینار ہوگا جسے تم اپنی بیوی پر خرچ کرتے ہو"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

2998 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افضل دِيْنَار يُنْفِقهُ الرجل دِيْنَار يُنْفِقهُ على عِيَاله ودينار يُنْفِقهُ على فرسه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ودينار يُنْفِقهُ على اَصْحَابه فِيْ سَبِيْل الله

قَالَ اَبُوْ قَلَابَة بَدَاَ بالعيال ثُمَّ قَالَ اَبُوْ قَلَابَة اَى رجل أعظم اجرا من رجل ينْفق على عِيَال صغَار يعفهم الله بِهِ اَوْ يَنْفَعهُمْ الله بِهِ ويغنيهم رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے زیادہ فضیلت والا دینار جسے آدمی خرچ کرتا ہے وہ دینار ہے جسے آدمی اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے آدمی اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے آدمی اللہ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے"۔

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سب سے پہلے اہل وعیال کا ذکر کیا پھر ابوقلابہ نے یہ بات بیان کی: ایسے شخص سے زیادہ اجر اور کس کو مل سکتا ہے؟ جو اپنے کم سن اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اُن کو (مانگنے سے) محفوظ رکھتا ہے یا اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کو نفع دیتا ہے اور انہیں (دوسروں سے) بے نیاز کر دیتا ہے۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

2999 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَلَيّ اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة وَاَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ النَّار فَاَما اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ الْجَنَّة فالشهيد وَعبد مَمْلُوك احسن عِبَادَة ربه ونصح لسَيِّده وعفيف متعفف ذُوْ عِيَال وَاما اَوَّل ثَلَاثَة يدْخلُوْنَ النَّار فامير مسلط وَذُوْ اثر من مَال لَا يُؤَدِّي حق اللّٰه فِيْ مَاله وفقير فخور

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میرے سامنے وہ تین افراد پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ تین افراد پیش کیے گئے جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے جہاں تک ان پہلے تین افراد کا تعلق ہے جو جنت میں داخل ہوں گے تو ایک شہید ایک وہ غلام جو اپنے پروردگار کی عبادت بھی اچھے طریقے سے کرتا ہو اور اپنے آقا کا بھی خیر خواہ ہو اور ایک وہ عیال دار شخص جو پاکدامن ہو اور مانگنے سے بچتا ہو جہاں تک ان تین افراد کا تعلق ہے جو پہلے جہنم میں داخل ہوں گے تو ایک وہ حکمران جو ظلم کے طور پر مسلط ہوا ہو ایک وہ مال دار شخص جو اپنے مال میں اللہ تعالیٰ کے حق (یعنی زکوٰۃ) کو ادا نہ کرتا ہو اور غریب متکبر"

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

3000 - عَنْ سعد بن اَبِی وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَهٗ وَاَنَّكَ لن تنفق نَفَقَة تبتغی بِهَا وَجه اللّٰهِ اِلَّا اجرت عَلَيْهَا حَتّٰی مَا تجْعَل فِی فِی امْرَاَتك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ فِیْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے' جس کے ذریعے تم اللہ کی رضا کا حصول مراد لو گے' تمہیں اس کا اجر ملے گا' یہاں تک کہ تم جو (کھانے کی چیز) اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو گے (اس کا بھی اجر ملے گا)''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے ایک طویل حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔

3001 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ البدری رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا انْفق الرجل على اَهله نَفَقَة وَهُوَ يحتسبها كَانَت لَهٗ صَدَقَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص اپنی بیوی پر کچھ خرچ کرتا ہے' اور وہ اس کے ذریعے ثواب کی امید رکھتا ہو' تو یہ چیز اس شخص کے حق میں صدقہ ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3002 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اطْعمت نَفسك فَهُوَ لَك صَدَقَة وَمَا اطْعمت ولدك فَهُوَ لَك صَدَقَة وَمَا اطْعمت زَوجتك فَهُوَ لَك صَدَقَة وَمَا اطْعمت خادمك فَهُوَ لَك صَدَقَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو تم خود کو کھلاتے ہو' وہ تمہارے لئے صدقہ ہے' جو تم اپنی اولاد کو کھلاتے ہو' وہ تمہارے لئے صدقہ ہے' جو تم اپنی بیوی کو کھلاتے ہو' وہ تمہارے لئے صدقہ ہے' جو تم اپنے خادم کو کھلاتے ہو' وہ تمہارے لئے صدقہ ہے''۔

3000-صحيح البخاری' كتاب الجنائز' باب رثاء النبی صلی الله عليه وسلم سعد ابن خولة' حديث: 1247صحيح البخاری' كتاب المرضى' باب قول المريض : " إنی وجع' حديث: 5352صحيح البخاری' كتاب الدعوات' باب الدعاء برفع الوباء والوجع' حديث: 6022مستخرج أبی عوانة' مبتدأ كتاب الوصايا' باب منع المريض من ماله أن يتصدق منه فی مرضه ماكثر' حديث: 4654صحيح بن حبان' كتاب الحظر والإباحة' باب النفرة' ذكر البيان بأن هذا العدد المذكور فی خبر سالم لم يرد' حديث: 6118موطأ مالك' كتاب الوصية' باب الوصية فی الثلث لا تتعدى' حديث: 1453سنن الدارمی' من كتاب الوصايا' باب : الوصية بالثلث' حديث: 3140السنن الكبرى للبيهقی' كتاب الوصايا' باب الوصية بالثلث' حديث: 11757مسند أبی يعلى الموصلی' مسند سعد بن أبی وقاص' حديث: 801المعجم الكبير للطبرانی' باب الشين' ما أسند شداد' مصور بن يزيد عن شداد بن أوس' حديث: 7009

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3003 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَد الْعليا خَيْرٌ مِنَ الْيَد السُّفْلٰى وابدأ بِمن تعول امك واباك واختك واخاك وادناك فادناك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَهُوَ فِی الصَّحِيْحَيْنِ وَغَيْرِهِمَا بِنَحْوٍ من حَدِيْثِ حَكِيم بن حزَام وَتَقَدَّمَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے' اور تم خرچ کا آغاز اس سے کرو' جو تمہارے زیر کفالت ہو' تمہاری ماں' تمہارا باپ' تمہارا بھائی اور دیگر درجہ بدرجہ قریبی عزیز''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ روایت صحیحین اور دیگر کتابوں میں' اس کی مانند' حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل ہوئی ہے' اور اس سے پہلے گزر چکی ہے۔

3004 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من انْفق على نَفْسه نَفَقَة يستعف بهَا فَهِیَ صَدَقَة وَمَنْ انْفق على امْرَاَته وَولده وَاهل بَيته فَهِیَ صَدَقَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا حسن

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنی ذات پر کچھ خرچ کرتا ہے' تا کہ اس کے ذریعے خود کو بچائے' تو یہ چیز صدقہ ہے' جو شخص اپنی بیوی پر اور اپنی اولاد پر' اور اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے' تو یہ چیز صدقہ ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک حسن ہے۔

3005 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا لاصحابه تصدقوا فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِی دِيْنَار قَالَ انفقهُ على نَفسك قَالَ اِن عِنْدِی آخر قَالَ انفقهُ على زَوجتك قَالَ اِن عِنْدِی آخر قَالَ انفقهُ على ولدك قَالَ اِن عِنْدِی آخر قَالَ انفقهُ على خادمك قَالَ عِنْدِی آخر قَالَ انْت ابْصر بِهِ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهٗ: تصدق بدل انْفق فِی الْكل

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا تم لوگ صدقہ کرو! ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس ایک دینار ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے تم اپنی ذات پر خرچ کرو' اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنی بیوی پر خرچ کرو' اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنی اولاد پر خرچ کرو' اس نے عرض کی میرے پاس ایک اور بھی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے تم اپنے خادم پر خرچ کرو' اس نے عرض کی: میرے پاس ایک اور بھی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ہو تو کیا یہ اللہ کی راہ میں شمار ہوگا؟)"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور ان کی ایک روایت میں ہر جگہ پر خرچ کرنے کی جگہ صدقہ لکھا ہوا ہے۔

3806 - وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل فَرَأى أصحاب رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جلده ونشاطه فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَو كَانَ هَذَا فِي سَبِيل اللّٰه فَقَالَ رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن كَانَ خرج يسْعَى على وَلَده صغَارًا فَهُوَ فِي سَبِيل اللّٰهِ وَإِن كَانَ خرج يسْعَى على أَبَوَيْن شَيْخَيْن كبيرين فَهُوَ فِي سَبِيل اللّٰهِ وَإِن كَانَ خرج يسْعَى على نَفسه يعفها فَهُوَ فِي سَبِيل اللّٰهِ وَإِن كَانَ خرج يسْعَى رِيَاء ومفاخرة فَهُوَ فِي سَبِيل الشَّيْطَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَاله رجال الصَّحِيح

❁❁ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا لوگوں نے اس کے تنومند جسم اور چستی کو دیکھا تو کہنے لگے یا رسول اللہ! کاش یہ اللہ کی راہ میں ہوتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کے لئے کمانے کے لئے نکلا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے' اگر یہ اپنے بوڑھے عمر رسیدہ ماں باپ کے لئے کمانے کے لئے نکلا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے' اگر یہ اپنی ذات کے لئے' خود کو بچانے کے لئے کمانے نکلا ہے' تو یہ اللہ کی راہ میں ہے' اگر یہ ریاکاری' یا فخر کے لئے کمانے نکلا ہے تو پھر یہ شیطان کی راہ میں ہوگا"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3807 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْفق الْمَرْء على نَفسه وَولده وَأَهله وَذِي رَحمَه وقرابته فَهُوَ لَهُ صَدَقَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَط وشواهده كَثِيرَة

❁❁ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"وہ جو اپنے آپ پر' اپنی اولاد پر' اپنے اہل خانہ پر' اپنے قریبی رشتہ داروں پر جو کچھ خرچ کرتا ہے' یہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

3808 - وَعَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَيْضا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل مَعْرُوف صَدَقَة وَمَا أنْفق الرجل على أَهله كتب لَهُ صَدَقَة وَمَا وقى بِهِ الْمَرْء عرضه كتب لَهُ بِهِ صَدَقَة وَمَا انْفق الْمُؤمن من نَفَقَة فَإِن حلفه على اللّٰه وَالله ضَامِن إِلَّا مَا كَانَ فِي بُنيان أَو مَعْصِيَة

قَالَ عبد الْحميد يَعْنِي ابْن الْحسن الْهِلَالِي فَقُلْت لِابْنِ الْمُنْكَدر وَمَا مَا وقى بِهِ الْمَرْء عرضه قَالَ مَا

يُعطى الشَّاعِر وَذَا اللِّسَان المنقى -رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيّ وَالْحَاكِم وَصحح إِسْنَاده
قَالَ الْحَافِظ وَعبد الحميد الْمَذْكُور يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نیکی صدقہ ہے' آدمی اپنی بیوی پر جو خرچ کرتا ہے' وہ اس کے لئے صدقے کے طور پر نوٹ کیا جائے گا' جس کے ذریعے آدمی اپنی عزت کو محفوظ کرتا ہے' وہ چیز اس کے لئے صدقے کے طور پر نوٹ کی جائے گی' مؤمن جو چیز بھی خرچ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں' اسے عطا کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اس چیز کا ضامن ہوتا ہے' صرف اس چیز کا معاملہ مختلف ہے' جو کسی تعمیر میں یا گناہ کے ارتکاب کے لئے خرچ کی گئی ہو''

عبدالحمید بن حسن ہلالی بیان کرتے ہیں: میں نے ابن منکدر سے دریافت کیا: آدمی جس کے ذریعے اپنی عزت کو محفوظ کرتا ہے' اس سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یعنی آدمی شاعر کو' یا تیز زبان والے شخص کو (لالچ کے طور پر' جو دے کر عزت بچاتا ہے)۔

یہ روایت امام دارقطنی نے اور امام حاکم نے نقل کی ہے' انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالحمید نامی جن صاحب کا ابھی ذکر ہوا ہے' ان پر کلام آگے آئے گا۔

3009 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن المعونة تَأتي من اللّٰه على قدر المؤونة وَإِن الصَّبْر يَأْتِي من اللّٰه على قدر الْبَلَاء

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيح إِلَّا طَارِق بن عمار فَفِيهِ كَلَام قريب وَلَمْ يتْرك وَالْحَدِيث غَرِيب

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس حساب سے آتی' جس حساب سے پریشانی آتی ہے' اور صبر اللہ تعالیٰ کی طرف سے' اسی حساب سے آتا ہے' جس قدر آزمائش ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے تمام راویوں سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے' صرف طارق بن عمار نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اس کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے' لیکن اسے متروک قرار نہیں دیا گیا' اور یہ حدیث غریب ہے۔

3010 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّل مَا يوضع فِي ميزَان لعَبْد نَفَقَته على أَهله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بندے کے میزان میں' جو چیز سب سے پہلے رکھی جائے گی' وہ اس کا اپنے اہل خانہ پر کیا گیا' خرچ ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3011 - وَعَنْ عَمْرِو بن أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر عُثْمَان بن عَفَّان أَوْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف بمرط واستغلاه قَالَ فَمر بِهِ على عَمْرو بن أُمَيَّة فَاشْتَرَاهُ فَكَسَاهُ امْرَأَته سخيلة بنت عُبَيْدَة بن الْحَارِث بن الْمطلب فَمر بِهِ عُثْمَان أَوْ عبد الرَّحْمٰن فَقَالَ مَا فعل المرط الَّذِي ابتعت قَالَ عَمْرو تصدقت بِهِ على سخيلة بنت عُبَيْدَة فَقَالَ إِن كل مَا صنعت إِلَى أَهْلك صَدَقَة فَقَالَ عَمْرو سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذَلِكَ فَذكر مَا قَالَ عَمْرو لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صدق عَمْرو كل مَا صنعت إِلَى أَهْلك فَهُوَ صَدَقَة عَلَيْهِم

رَوَاهُ أَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات وروى أَحْمد الْمَرْفُوْع مِنْهُ قَالَ مَا أعطى الرجل أَهله فَهُوَ صَدَقَة المرط بِكَسْر الْمِيم كِسَاء من صوف أَوْ خَز يؤتزر بِهِ

❀❀ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا گزر ایک چادر کے پاس سے ہوا انہیں اس کی چادر کی قیمت کچھ زیادہ لگی پھر حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کا گزر ان کے پاس سے ہوا تو انہوں نے وہ چادر خریدی اور اپنی بیوی سخیلہ بنت عبیدہ بن حارث بن مطلب کو پہننے کے لئے دے دی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یا حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا گزر حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا تو انہوں نے دریافت کیا کہ چادر کا کیا بنا؟ جو تم نے خریدی تھی انہوں نے جواب دیا: وہ میں نے اپنی بیوی سخیلہ بنت عبیدہ کو دیدی ہے انہوں نے کہا تم اپنی بیوی کے ساتھ جو بھی اچھا سلوک کرو گے وہ صدقہ شمار ہوگا تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے عمرو نے جو بات بیان کی تھی اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرو نے سچ کہا ہے تم اپنی بیوی کے ساتھ جو بھی اچھائی کرو گے وہ ان لوگوں پر صدقہ شمار ہوگا"۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اور اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

"آدمی اپنی بیوی کو جو کچھ دیتا ہے وہ صدقہ ہوتا ہے"۔

لفظ "المرط" میں "م" پر زیر ہے اس سے مراد اون یا خز کی بنی ہوئی وہ چادر ہے جسے تہبند کے طور پر باندھا جاتا ہے۔

3012 - وَرُوِيَ عَنِ الْعِرْبَاض بن سَارِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم يَقُوْلُ إِن الرجل إِذا سقى امْرَأَته من المَاء أجر قَالَ فأتيها وحدثتها بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط

❀❀ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جب آدمی اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے' تو اس کو اس پر اجر ملتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور اسے پانی پلایا اور اسے وہ روایت بیان کی' جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی تھی۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

3013 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من يَوْم يصبح الْعباد فِيْهِ اِلَّا ملكان ينزلان فَيَقُوْلُ اَحدهمَا اللّٰهُمَّ اعْط منفقا خلفا وَيَقُوْلُ الْاخر اللّٰهُمَّ اعْط ممسكا تلفا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّغَيْرِهِمَا

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم وَقد تقدم هٰذَا الْحَدِيْث وَغَيْره فِیْ بَاب الْاِنْفَاق والامساك

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی بندے صبح کرتے ہیں' تو اس میں دو فرشتے نازل ہوتے ہیں' ان میں سے ایک یہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کی جگہ مزید عطا فرما' اور دوسرا یہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ نہ کرنے والے کا نقصان کروا دے''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: یہ حدیث اس سے پہلے بھی گزر چکی ہے' جو خرچ کرنے اور خرچ نہ کرنے سے متعلق باب میں گزری ہے' اور دیگر روایات بھی گزر چکی ہیں۔

فصل

فصل

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كفى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَن يضيع من يقوت

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاكِم اِلَّا انه قَالَ من يعول وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے' کہ وہ ان لوگوں کو ضائع کر دے' جو اس کے زیر کفالت ہوں''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جن کو وہ خرچ دیتا ہو''

وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3015 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَن نَبِیّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله سَائِل كل رَاع عَمَّا استرعاه حفظ أم ضيع حَتّٰى يسْأَل الرجل عَن اَهْل بَيته

رَوَاہُ ابْن حبّان فِیْ صَحِیْحِہٖ

❀❀ حسن بصری نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ہر نگران سے ہر اس چیز کے بارے میں حساب لے گا' جس کی نگرانی اس نے کرنی تھی' اب اس کی مرضی ہے' وہ اس کی حفاظت کرے' یا اسے ضائع کر دے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس سے اس کے اہل خانہ کے بارے میں بھی حساب لے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3016 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ سَائل كل رَاع عَمَّا استرعاه حفظ أم ضيع

زَاد فِیْ رِوَایَۃٍ: حَتّٰی یسْأَل الرجل عَن اَهْل بَیته

رَوَاہُ ابْن حبّان فِیْ صَحِیْحِہٖ اَیضا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ ہر نگران سے ہر اس چیز کے بارے میں حساب لے گا' جس کا وہ نگران تھا' اب اس کی مرضی ہے' وہ اس کی حفاظت کرے' یا اسے ضائع کر دے''

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''یہاں تک کہ وہ اس کے اہل خانہ کے بارے میں بھی حساب لے گا''

یہ روایت بھی امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3017 - قَالَ الْحَافِظُ وَتَقَدَّمَ حَدِیْثُ ابْن عمر سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ كلكُمْ رَاع ومسؤول عَن رَعیته الإِمَام رَاع ومسؤول عَن رَعیته وَالرجل رَاع فِیْ اَهله ومسؤول عَن رَعیته وَالْمَرْاَۃ راعية فِیْ بَیت زَوجهَا ومسؤولة عَن رعيتها وَالْخَادِم رَاع فِیْ مَال سَیّده ومسؤول عَن رَعیته وكلكم رَاع ومسؤول عَن رَعیته ۔

رَوَاہُ الْبُخَارِیْ وَمُسْلِم وَّغَیْرِهِمَا

❀❀ حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے ہر ایک نگران ہے' اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا' حاکم وقت نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا' آدمی اپنے اہل خانہ کے بارے میں نگران ہے' اور اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا' عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا' خادم اپنے مالک کے مال کا نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا' تم میں سے ہر ایک نگران ہے' اور اس

سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا"۔
یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

فصل

فصل

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت دخلت عَلَيّ امْرَاَة وَمَعَهَا ابنتان لَهَا تسْأَل فَلَمْ تَجِد عِنْدِي شَيْئًا غير تَمْرَة وَاحِدَة فاعطيتها اِيَّاهَا فقسمتها بَيْن ابنتيها وَلَمْ تَاْكُل مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَت فَخرجت فَدخل النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ علينا فَاَخْبَرته فَقَالَ من ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَات بِشَيْءٍ فَاَحْسن اِلَيْهِنَّ كن لَهُ سترا مِنَ النَّار رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَفِي لفظ لَهُ: من ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ من الْبَنَات فَصَبر عَلَيْهِنَّ كن لَهُ حِجَابا مِنَ النَّار

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون میرے ہاں آئی' اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں' اس نے کچھ مانگا' لیکن میرے پاس اسے دینے کے لئے کچھ نہ تھا' میرے پاس صرف ایک کھجور تھی' وہ میں نے اسے دیدی' اس نے وہ کھجور اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کردی' اور خود اس میں سے کچھ نہیں کھایا' پھر وہ اٹھی اور چلی گئی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے' تو میں نے اس بارے میں آپ کو بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو بیٹیوں کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کیا جائے' اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے' تو یہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی"

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جس شخص کو بیٹیوں کے حوالے سے' آزمائش میں مبتلا کیا جائے' اور وہ صبر سے کام لے' تو یہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی"۔

3019 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت جَاءَتْنِي مسكينة تحمل ابْنَتَيْن لَهَا فاطعمتها ثَلَاث تمرات فاعطت كل وَاحِدَة مِنْهُمَا تَمْرَة وَرفعت اِلَى فِيهَا تَمْرَة لتاكلها فاستطعمتها ابنتاها فشقت التمرة الَّتِي كَانَت تُرِيدُ اَن تاكلها بَيْنَهُمَا فَاَعْجَبَنِي شَانُهَا فَذكرت الَّذِي صنعت لرَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِن اللّٰه قد اوجب لَهَا بهما الْجَنَّة اَوْ اعْتقهَا بهما مِنَ النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک غریب عورت میرے ہاں آئی' اس نے دو بیٹیوں کو اٹھایا ہوا تھا' میں نے اسے کھانے کے لئے تین کھجوریں دیں' اس نے دونوں بیٹیوں کو ایک' ایک کھجور دی' اور ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈالنے ہی لگی تھی تاکہ وہ اسے کھائے' کہ اس کی بیٹیوں نے وہ بھی کھانے کے لئے مانگ لی' تو جو کھجور وہ کھانے لگی تھی' اس نے اس کے دو حصے کیے اور ان دونوں بیٹیوں کو دے دی' مجھے یہ بات بہت اچھی لگی' اس نے جو کیا تھا' میں نے اس بات کا تذکرہ' بعد میں' نبی

الرحم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ان دونوں بیٹیوں کی وجہ سے اس پر جنت کو واجب کر دیا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:
اللہ تعالیٰ نے ان دونوں بیٹیوں کی وجہ سے اس عورت کو جہنم سے آزاد کر دیا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3020 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من عَال جاريتين حَتّٰى تبلغا جاء يَوْم الْقِيَامَة اَنا وَهُوَ وَضم اَصَابِعه

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَلَفْظِه: من عَال جاريتين دخلت اَنا وَهُوَ الْجنَّة كهاتين واشار بِاُصْبُعَيْهِ السبابَة وَالَّتِي تَلِيهَا

وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَلَفْظه: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عَال اثْنَتَيْن اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اُخْتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى يبن اَوْ يَمُوْت عَنْهُن كنت اَنا وَهُوَ فِي الْجَنَّة كهاتين وَاَشَارَ بِاُصْبُعَيْهِ السبابَة وَالَّتِي تَلِيهَا

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دو بچیوں کی کفالت کرتا ہے' یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں' تو جب وہ شخص قیامت کے دن آئے گا' تو میں اور وہ یوں ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیاں ملا کر' یہ بات ارشاد فرمائی''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص دو لڑکیوں کی کفالت کرتا ہے' میں اور وہ' جنت میں یوں داخل ہوں گے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں' شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو ملا کر اشارہ کر کے' یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص دو بیٹیوں' یا تین بیٹیوں' یا دو بہنوں' یا تین بہنوں کی کفالت کرتا ہے' یہاں تک کہ وہ بڑی ہو جاتی ہیں' یا ان کا انتقال ہو جاتا ہے' تو میں اور وہ شخص' جنت میں اس طرح ہوں گے''

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں' شہادت کی انگلی اور ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے' یہ بات ارشاد فرمائی۔

3021 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم لَهُ ابنتان فَيحسن اِلَيْهِمَا مَا صحبتاه اَوْ صحبهما اِلَّا اَدخلتاه الْجنَّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه من رِوَايَة شُرَحْبِيْل عَنْهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ جب تک اس کے ساتھ رہیں وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تو وہ دونوں لڑکیاں اس شخص کو جنت میں داخل کروا دیں گی"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے "صحیح" میں شرحبیل کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح

3022 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من كفل یَتِیما لَهُ ذَا قرَابَة اَوْ لَا قرَابَة لَهُ فَانَا وَهُوَ فِی الْجَنَّة كهاتين وَضم اصبعيه وَمَنْ سعی علی ثَلَاث بَنَات فَهُوَ فِی الْجَنَّة وَكَانَ لَهُ كَمُجَاهِدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَائِما قَائِما

رَوَاهُ الْبَزَّار من رِوَایَة لَیْث بن اَبِیْ سلیم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص کسی یتیم کا کفیل بن جائے خواہ وہ یتیم اس کا قریبی رشتہ دار ہو یا قریبی رشتہ دار نہ ہو تو میں اور وہ شخص جنت میں ان دو کی طرح ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو انگلیاں ملا کر یہ بات ارشاد فرمائی اور جو شخص تین بیٹیوں کے لئے کوشش کرتا ہے وہ جنت میں جائے گا اور اسے اس مجاہد کی مانند اجر ملے گا جو اللہ کی راہ میں (جہاد میں حصہ لیتا ہے) اور روزہ بھی رکھتا ہے اور نوافل بھی پڑھتا ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے لیث بن ابوسلیم سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

3023 - وروی الطَّبَرَانِیّ عَن عَوْف بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَ لَهُ ثَلَاث بَنَات اَوْ ثَلَاث اَخَوَات اَوْ بنتان اَوْ اختَان فَاحْسن صحبتهن وَاتَّقَی اللّٰه فِیْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد اِلَّا انه قَالَ: فادبهن وَاَحسن اِلَیْهِنَّ وزوجهن فَلَهُ الْجَنَّة

وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلتِّرْمِذِیْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یكون لاحدكم ثَلَاث بَنَات اَوْ ثَلَاث اَخَوَات فَیحسن اِلَیْهِنَّ اِلَّا دخل الْجَنَّة

قَالَ الْحَافِظ وَفِیْ اَسانیدهم اخْتِلَاف ذكرته فِیْ غیر هٰذَا الْكتاب

❀❀ امام طبرانی نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں ہوں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے تو اسے جنت نصیب ہوگی"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''وہ ان کی تربیت کرے اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے' ان کی شادی کروا دے' تو اسے جنت نصیب ہوگی''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں.

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی تین بیٹیاں' یا تین بہنیں ہوں' اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے' تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا''

حافظ بیان کرتے ہیں: ان کی اسانید میں اختلاف پایا جاتا ہے' جسے میں نے اس کتاب کی بجائے' کہیں اور ذکر کیا ہے۔

3024 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من کَانَت لَہٗ اُنْثٰی فَلَمْ یئدھا وَلَمْ یھنھا وَلَمْ یُؤثر وَلَدہ یَعْنِیْ الذُّکُوْر عَلَیْھَا ادخلہُ اللّٰہ الْجَنَّۃ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالْحَاکِم کِلَاھُمَا عَنِ ابْنِ حدیر وَھُوَ غیر مَشْھُور عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَوْلِہٖ لم یئدھا اَی لم یدفنھا حَیَّۃ وَکَانُوْا یدفنون الْبَنَات اَحیَاء وَمِنْہ قَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاِذَا الموء ودۃ سُئِلت التکویر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی کوئی بیٹی ہو' اور وہ اسے زندہ درگور نہ کرے' اس کی توہین نہ کرے' اس پر بیٹوں کو ترجیح نہ دے' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے ابن حدیر کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور یہ غیر مشہور ہے' اس کے حوالے سے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''لم یئدھا'' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اسے زندہ دفن نہ کرے' کیونکہ پہلے لوگ بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے' اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے:

''اور جب زندہ دفن کی گئی (لڑکی) سے پوچھا جائے گا''

3025 - وَعَنِ الْمطلب بن عبد اللّٰہ الْمَخْزُوْمِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ دخلت علی اُم سَلَمَۃ زوج النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَت یَا بنی اَلا اُحَدثك بِمَا سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قلت بَلٰی یَا اُمہ قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ یَقُوْلُ من اَنْفق علی ابْنَتَیْن اَوْ اُخْتَیْنِ اَوْ ذواتی قَرَابَۃ یحْتَسب النَّفَقَۃ عَلَیْھِمَا حَتّٰی یغنیھما من فضل اللّٰہ اَوْ یکفیھما کَانَتَا لَہٗ سترا مِنَ النَّار

رَوَاہُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ من رِوَایَۃِ مُحَمَّد بن اَبِیْ حمید الْمدنِیْ وَلَمْ یتْرك وَمَشاہُ بَعْضُھُمْ وَلَا یضر فِی المتابعات

❀❀ مطلب بن عبداللہ مخزومی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا میں تمہیں وہ حدیث نہ سناؤں؟ جو میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دو بیٹیوں یا دو بہنوں' یا رشتہ دار خواتین پر خرچ کرے' اور وہ ان دونوں پر خرچ کر کے ثواب کی امید رکھتا ہو' اور وہ اس وقت تک خرچ کرتا رہے' جب تک وہ ان دونوں کو' اللہ کے فضل کے تحت' بے نیاز نہیں کر دیتا' ان دونوں کے لئے کفایت نہیں کر دیتا (یعنی ان کی شادی نہیں ہو جاتی) تو وہ دونوں اس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے محمد بن ابوحمید مدنی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے متروک قرار نہیں دیا گیا' بعض لوگوں نے اس کا ساتھ دیا ہے' اور متابعات کے حوالے سے' اس روایت میں کوئی نقصان نہیں ہے۔

3026 - وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من كن لَهُ ثَلَاث بَنَات يؤويهن ويرحمهن ويكفلهن وَجَبت لَهُ الْجَنَّة الْبَتَّة قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ قَالَ وَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ قَالَ فَرَأى بعض الْقَوْم أَن لَو قَالَ وَاحِدَةٍ لقَالَ وَاحِدَة

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَزَاد ويزوجهن

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں' وہ انہیں پناہ دے' ان پر رحم کرے' ان کی کفالت کرے' تو اس شخص کے لئے لازمی طور پر جنت واجب ہو جائے گی' عرض کی گئی: یارسول اللہ! اگر کسی کی دو بیٹیاں ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دو بیٹیاں ہوں (تو اسے بھی یہی اجر نصیب ہوگا)''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حاضرین میں سے بعض کا یہ خیال تھا کہ اگر یہ سوال کیا جاتا ہے: اگر ایک بیٹی ہو؟ تو آپ ﷺ نے ایک بیٹی کے بارے میں بھی یہی ارشاد فرمانا تھا۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' اسے امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اور وہ اُن کی شادی کروا دے''۔

3027 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كن لَهُ ثَلَاث بَنَات فَصَبر على لأوائهن وضرائهن وسرائهن أدخلهُ اللّٰه الْجنَّة برحمته إِيَّاهن فَقَالَ رجل وَاثْنَتَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاثْنَتَانِ قَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَوَاحِدَةٍ قَالَ وَوَاحِدَة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد وَيَأْتِي بَاب فِي كَفَالَة الْيَتِيم وَالنَّفَقَة على الْمِسْكِين والأرملة إِن شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ اُن کے حوالے سے ہونے والی پریشانی' مشکل اور آسانی پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی اُن بچیوں پر رحمت کی وجہ سے اُسے جنت میں داخل کر دے گا' ایک صاحب نے عرض کی یارسول اللہ! اگر دو (بیٹیاں) ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو (بیٹیاں) ہوں (تو بھی یہ اجر حاصل ہوگا) ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ایک (بیٹی) ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر ایک ہو (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا)''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اور آگے چل کر' یتیم کی کفالت کرنے اور مسکین اور بیوہ پر خرچ کرنے سے متعلق باب میں یہ روایت آئے گی' اگر اللہ نے چاہا۔

6 - التَّرْغِيْب فِي الْاَسْمَاء الْحَسَنَة

وَمَا جَاءَ فِي النَّهْي عَن الْاَسْمَاء القبيحة وتغييرها

اچھے نام رکھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور برے نام رکھنے کی ممانعت اور انہیں تبدیل کرنے کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3028 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تدعون يَوْم الْقِيَامَة باسمائكم وَاَسْمَاء آبائكم فحسنوا اسماء كم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه كِلَاهُمَا عَن عبد اللّٰه بن اَبِیْ زَكَرِيَّا عَنْهُ وَعبد اللّٰه بن اَبِیْ زَكَرِيَّا ثِقَة عَابِد قَالَ الْوَاقِدِیّ كَانَ يعدل بعمر بن عبد الْعَزِيز لكنه لم يسمع من اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاسم اَبِیْ زَكَرِيَّا اِيَاس بن يزِيْد

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن' تم لوگوں کو تمہارے ناموں اور تمہارے باپ داداؤں کے نام سے پکارا جائے گا' تو تم اپنے اچھے نام رکھو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے عبداللہ بن ابوزکریا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے' عبداللہ بن ابوزکریا نامی راوی ثقہ اور عبادت گزار ہے۔

واقدی نامی راوی بیان کرتے ہیں: ان صاحب کو عمر بن عبدالعزیز کے برابر قرار دیا جاتا ہے' البتہ ان صاحب نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے' ابوزکریا کا نام ایاس بن یزید ہے۔

3029 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَسْمَاء اِلَى اللّٰه تَعَالَى عبد اللّٰه وَعبد الرَّحْمٰن

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3030 - وَعَنْ اَبِیْ وهب الْجُشَمِی وَكَانَت لَهُ صُحْبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تسموا باسماء الْاَنْبِيَاء وَاَحَبُّ الْاَسْمَاء اِلَى اللّٰه عبد اللّٰه وَعبد الرَّحْمٰن وَاَصْدقهَا حَارِث وَهَمَّام وَاقبحها حَرْب وَمرَّة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِیّ وَاِنَّمَا كَانَ حَارِث وَهَمَّام اصدق الْاَسْمَاء لَان الْحَارِث هُوَ الكاسب والهمام هُوَ الَّذِیْ يهم مرّة بعد اُخْرٰی وَكل اِنْسَان لَا يَنْفَكّ عَن هذَيْن

❀❀ حضرت ابووہب جشمی رضی اللہ عنہ' جنہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انبیاء کے ناموں کے مطابق نام رکھو' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں' اور سب سے زیادہ سچے نام حارث اور ہمام ہیں' اور سب سے زیادہ برے نام حرب اور مرہ ہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے

لفظ حارث اور ہمام کو سب سے زیادہ سچے نام اس لئے قرار دیا گیا ہے' کیونکہ حارث سے مراد کمانے والا شخص ہے (یعنی کسان ہے) اور ہمام سے مراد وہ شخص ہے' جو ایک کے بعد دوسری مرتبہ کوشش کرتا ہے' اور ہر انسان ان دو چیزوں سے الگ نہیں ہو سکتا۔

3031 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْكَلَام اِلَى اللّٰه اَربع سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد للّٰه وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اكبر لَا يَضرك بايهن بدأت لَا تسمين غلامك يسارا وَلَا رباحا وَلَا نجيحا وَلَا اَفْلح فَاِنَّك تَقول اثم هُوَ فَلَا يكون فَيَقُوْلُ لَا اِنَّمَا هن اَربع فَلَا تزيدن عَلَيّ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ مُخْتَصِرًا وَلَفْظِهِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن نسمی رقيقنا اَرْبَعَة اَسمَاء اَفْلح وَنَافِع ورباح ويسار

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں:

3030-سنن أبي داود' كتاب الأدب' باب في تغيير الأسماء' حديث: 4320السنن للنسائي' كتاب الخيل' ما يستحب من نية الخيل' حديث: 3527السنن الكبرى للنسائي' كتاب الخيل' ما يستحب من نية الخيل' حديث: 4275السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصداق' جماع أبواب العقيقة' باب ما يستحب أن يسمى به' حديث: 17959مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الكوفيين' حديث أبي وهب الجشمي له صحبة' حديث: 18660مسند أبي يعلى الموصلي' حديث أبي وهب الجشمي حديث: 7009الأدب المفرد للبخاري' باب أحب الأسماء إلى الله عز وجل' حديث: 843

''سبحان اللہ و الحمدللہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر

تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا' تم ان میں سے جس کو چاہو' پہلے پڑھ لو اور تم اپنے غلام (یا بچے) کا نام یسار' یا رباح' یا افلح نہ رکھنا' کیونکہ تم یہ دریافت کرو گے: وہ یہاں ہے' اور وہ یہاں نہیں ہوگا' تو کہا جائے گا: نہیں ہے' یہ چار ہیں تم مزید میری طرف کسی منسوب نہ کرنا''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' کہ ہم اپنے غلاموں کا نام' ان چار میں سے کوئی ایک رکھیں' افلح' نافع' رباح اور یسار''۔

3032 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اخنع اسم عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رجل تسمی ملك الْاَمْلَاك

زَاد فِیْ رِوَایَةٍ لَا ملك اِلَّا اللّٰه

قَالَ سُفْیَان مثل شاهنشاه وَقَالَ اَحْمد بن حَنْبَل سَالَت اَبَا عَمْرو یَعْنِیْ الشَّیْبَانِیّ عَنْ اُخنع فَقَالَ اوضع

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَلمُسْلِم اَغیظ رجل علی اللّٰه یَوْم الْقِیَامَة واخبثه رجل کَانَ تسمی ملك الْاَمْلَاك لَا ملك اِلَّا اللّٰه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ نام یہ ہے کہ کسی شخص کو ''شہنشاہ'' کہا جائے''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''بادشاہی صرف اللہ تعالیٰ کی ہے''۔

سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد شہنشاہ ہے۔

امام احمد بن حنبل بیان کرتے ہیں: میں نے ابوعمرو شیبانی سے لفظ ''اخنع'' کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: سب سے زیادہ کمتر حیثیت کا ہونا۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ خبیث وہ شخص ہوگا' جسے شہنشاہ کہا جائے گا' کیونکہ بادشاہی' صرف اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے''۔

فصل

3033 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُغیر الِاسْم الْقَبِیح

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرِ بن نَافِع وَرُبمَا قَالَ عمر بن عَلّی فِیْ هٰذَا الْحَدِیْث هِشَام بن عُرْوَة عَنْ

اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسل وَلَمْ يذكر فِيْهِ عَائِشَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برا نام تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ابوبکر بن نافع نے یہ بات بیان کی ہے. بعض اوقات انہوں نے لفظ عمر بن علی بیان کیا ہے کہ ان کے حوالے سے ہشام بن عروہ کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے' جو "مرسل" روایت کے طور پر ہے' انہوں نے اس میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔

3034 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن ابْنة لعمر كَانَ يُقَال لَهَا عاصية فسماها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جميلَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْث حسن

وَرَوَاهُ مُسْلِم بِاخْتِصَار قَالَ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غير اسم عاصية قَالَ اَنْت جميلَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی تھیں' جن کا نام "عاصیہ" تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام "جمیلہ" رکھ دیا"

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

یہ روایت امام مسلم نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ نامی خاتون کا نام تبدیل کر دیا تھا اور فرمایا تھا: تم جمیلہ ہو"۔

3035 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن زَيْنَب بنت اَبِيْ سَلَمَة كَانَ اسْمهَا برة فَقِيْلَ تزكى نَفسهَا فسماها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجَه وَغَيْرِهِمْ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا کا نام پہلے "برہ" تھا' تو ان سے کہا گیا: یہ خود کو پاک قرار دیتی ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3036 - وَعَنْ مُحَمَّد بن عَمْرو بن عَطَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سميت ابْنَتِي برة فَقَالَت زَيْنَب بنت اَبِيْ سَلَمَة اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن هٰذَا الِاسْم وَسميت برة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تزكوا اَنفسكُمْ اللّٰه اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبر مِنْكُمْ فَقَالُوْا بِمَ نسميها فَقَالَ سَموهَا زَيْنَب

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد

قَالَ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْم الْعَاصِي وعزيز وعتلة وَشَيْطَان وَالْحكم وغراب وحباب وشهاب فَسَمَاهُ هشاما وسمى حَرْبًا سلما وسمى الْمضْطَجع الْمنبعث وأرضا تسمى عفرَة

سمیت حصرد و سعب الضلالہ سمّاہُ شعب الْهدی و بنی الزنبة سماهم بنی الرشدة وسمی بنی معویة بنی رشدة

قال ابُوْ دَاوُد تركت أسانيدها اختصارا

قال الْخطابیّ أما العَاصِی فَإِنَّمَا غَيْرِه كَرَاهِيَة لِمَعْنى الْعِصْيَان وَإِنَّمَا سمة الْمُؤْمِن الطَّاعَة والاستسلام والعزيز إِنَّمَا غَيْرِه لِأَن الْعِزَّة للّٰه وشعار العَبْد الذلة والاستكانة

وعتلة مَعْنَاهَا الشدَّة والغلظ وَمِنْه قَوْلهم رجل عتل أَی شَدِيد غليظ وَمن صفة الْمُؤْمِن اللين والسهولة وَشَيْطَان اشتقاقه من الشطن وَهُوَ الْبعد من الْخَيْر وَهُوَ اسْم المارد الْخَبِيث من الْجِنّ وَالْإِنْس وَالْحكم هُوَ الْحَاكِم الَّذِی لَا يرد حكمه وَهَذِهِ الصّفة لَا تَلِيق إِلَّا بِاللَّهِ تَعَالَى وَمَنْ أَسْمَائِهِ الحكم وغراب مَأْخُوذ من الغرب وَهُوَ الْبعد ثُمَّ هُوَ حَيَوَان خَبِيث الْمطعم أَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْله فِی الْحل وَالْحرم

وحباب يَعْنِی بِضَم الْحَاء الْمُهْمَلَة وَتَخْفِيف الْبَاء الْمُوَحدَة نوع من الْحَيَّات وَرُوِیَ أَنه اسْم شَيْطَان والشهاب الشعلة مِنَ النَّار وَالنَّار عُقُوبَة اللّٰه وَأما عفرَة يَعْنِی بِفَتْح الْعين وَكسر الْفَاء فَهِیَ نعت الْأَرْض الَّتِی لَا تنْبت شَيْئًا فسماها خضرَة على معنى التفاؤل حَتَّى تخضر انْتهى

❀❀ محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی بیٹی کا نام "برہ" رکھا تو سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام رکھنے سے منع کیا ہے' پہلے میرا نام بھی "برہ" رکھا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ خود کو پاکیزہ قرار نہ دو' اللہ تعالیٰ تم میں سے نیک لوگوں کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' لوگوں نے دریافت کیا: تو پھر ہم اس کا کیا نام رکھیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کا نام زینب رکھ دو۔

یہ روایت امام مسلم اور اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصی، عزیز، عتلہ، شیطان، حکم، غراب، حباب اور شہاب' نام تبدیل کر دیے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ہشام رکھا تھا' حرب کا نام سلم رکھا تھا' مضطجع کا نام مبعث رکھا تھا' ایک جگہ تھی اس کا نام عفرہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام خضرہ رکھ دیا' ایک گھاٹی تھی جس کا نام ضلالہ تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام شعب الہدی رکھ دیا' بنو زنیہ کا نام آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو رشدہ رکھ دیا اور بنو معویہ کا نام' بنو رشدہ رکھ دیا۔

امام ابوداؤد بیان کرتے ہیں: میں نے ان تمام روایات کی اسناد کو ترک کر دیا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: جہاں تک لفظ عاصی (گنہگار) کا تعلق ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام اس لئے تبدیل کیا کیونکہ یہ بات ناپسندیدہ ہے کہ اس میں گناہ گار ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے' اور مومن کا مخصوص نشان ہی اطاعت و فرمانبرداری اور قبول کرنا ہے اور عزیز نام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے تبدیل کر دیا کیونکہ عزت' اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' بندے کا شعار' تو ذلت

اور کمزوری ہونا چاہیے۔

لفظ حتلہ کا مطلب شدت ہے' اور گاڑھا ہونا ہے' اسی سے یہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں' رجل حتل یعنی جو سخت غصے والا اور طاقتور ہو اور مومن کی صفت تو یہ ہے کہ وہ نرم اور سہولت والا ہوتا ہے۔

اسی طرح لفظ شیطان یہ لفظ شطن سے ماخوذ ہے' اس سے مراد بھلائی سے دور ہونا ہے' اور یہ سرکش خبیث جن' اور انسان کا نام ہوتا ہے۔

لفظ حکم اس سے مراد وہ فیصلہ کرنے والا شخص ہے' جس کے فیصلے کو مسترد نہ کیا جا سکے' اور یہ صفت صرف اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے' اور یہی وجہ ہے' اس کے اسماء میں سے ایک نام "الحکم" ہے۔

لفظ غراب یہ لفظ غرب سے ماخوذ ہے' اس سے مراد دور ہونا ہے پھر یہ ایک ایسے جانور کا نام ہے جس کو کھانا درست نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے اسے (یعنی کوے کو) حرم کی حدود اور حرم کی حدود سے باہر مارنے کو مباح قرار دیا ہے۔

لفظ حباب یعنی جس میں 'ح' پر پیش ہو اور 'ب' پر تخفیف ہو' یہ سانپ کی ایک قسم ہوتی ہے' ایک قول کے مطابق یہ شیطان کا نام ہے' لفظ شہاب آگ کے شعلے کو کہتے ہیں' اور آگ اللہ تعالیٰ کی سزا ہے۔

لفظ عفرہ میں 'ع' پر زبر ہے' اور 'ف' پر زیر ہے' اس سے مراد وہ زمین ہے جہاں پیداوار نہیں ہوتی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس جگہ کا نام خضرہ رکھ دیا' جو اس کی بالکل برعکس ہے (سرسبز و شاداب ہونا) یہاں تک کہ وہ زمین سرسبز و شاداب ہو گئی۔ علامہ خطابی کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

7 - التَّرْغِيْب فِيْ تَأْدِيب الْأَوْلَاد

باب: اولاد کی تربیت کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

3036/1 -عَن جَابر بن سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَان يُؤَدب الرجل وَلَده خير لَهُ من اَن يتَصَدَّق بِصَاع

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ من رِوَايَة نَاصح عَن سماك عَنْهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ نَاصح هٰذَا هُوَ ابْن عبد اللّٰه المحلمي واه وَهٰذَا مِمَّا انكرهُ عَلَيْهِ الْحفاظ

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"آدمی اپنی اولاد کی تربیت کرے' یہ اُس کے لئے اِس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ ایک صاع صدقہ کر دے"

یہ روایت امام ترمذی نے ناصح کے سماع کے حوالے سے' حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں' ناصح نامی یہ راوی ناصح بن عبداللہ محلمی ہے' اور واہی ہے' یہ ان افراد میں سے ایک ہے' جس کا حافظان

حدیث نے انکار کیا ہے۔

3037 - وَعَنْ اَيُّوْبَ بن مُوسَى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلَّم قَالَ مَا نحل وَالِد ولدا من نحل افضل من أدب حسن

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ اَيْضًا وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَهٰذَا عِنْدِى مُرْسل نحل بِفَتْحِ النُّوْن والحاء الْمُهْملَة اى أعْطى ووهب

❀❀ ایوب بن موسیٰ نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''والد اپنی اولاد کو جو کچھ عطیہ کے طور پر دیتا ہے اس میں کوئی چیز اچھی تربیت سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتی''۔

یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور میرے نزدیک یہ روایت مرسل ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) نحل میں 'ن' پر اور 'ح' زبر ہے اس سے مراد اس نے جو چیز دی یا جو چیز ہبہ کی۔

3038 - وروى ابْن مَاجَه عَنِ ابْنِ عَبَّاس عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْرِمُوا اَوْلَادكُمْ واحسنوا ادبهم

❀❀ امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اپنی اولاد کی عزت افزائی کرو اور ان کی اچھی تربیت کرو''۔

التَّرْهِيب اَن ينتسب الْاِنْسَان اِلٰى غير اَبِيه اَوْ يتَوَلَّى غير موَالِيْه

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ انسان اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف یا آزاد کرنے والے آقا کی بجائے کسی اور کی طرف نسبت قائم کرے

3039 - عَن سعد بن اَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ادّعى اِلٰى غير اَبِيه وَهُوَ يعلم اَنه غير اَبِيه فالجنة عَلَيْهِ حرَام

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ عَن سعد وَاَبِىْ بكرَة جَمِيْعًا

❀❀ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص خود کو اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف منسوب کرتا ہے اور وہ یہ بات جانتا ہو کہ وہ دوسرا شخص اس کا باپ نہیں ہے تو ایسے شخص پر جنت حرام ہوگی''

یہ روایت امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور امام ابن ماجہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ دونوں حضرات کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3040 - وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ من رجل

بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ

وَالْاَكْثَرُ اَوْ قَالَ عَدُوُّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

حَارَ بِالْحَاءِ الْمُهْمَلَةِ وَالرَّاءِ اَيْ رَجَعَ عَلَيْهِ مَا قَالَ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے' تو وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے' اور جو شخص کسی ایسی چیز کے بارے میں دعویٰ کرتا ہے' جو اس کی نہ ہو' تو اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے' ایسے شخص کو جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے' اور جو شخص دوسرے شخص کو کفر کے حوالے سے بلاتا ہے' یا یہ کہتا ہے: اے اللہ کے دشمن' اور دوسرا شخص ایسا نہ ہو' تو یہ چیز اس کی طرف لوٹ آتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''حار'' میں پہلے 'ح' ہے' اس کے بعد 'ر' ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے جو کہا ہے' وہ اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

3041 - وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكِ بْنِ طَارِقٍ التَّمِيْمِيِّ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ

لَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَنَشَرَهَا فَاِذَا فِيْهَا اَسْنَانُ

الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ

فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

عَدْلًا وَّلَا صَرْفًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ

وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلًا وَّلَا صَرْفًا وَمَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلًا وَّلَا صَرْفًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

❀❀ یزید بن شریک بن طارق تیمی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا اور انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ کی قسم! ہمارے پاس صرف اللہ کی کتاب ہے' جس کی ہم تلاوت کرتے ہیں' یا اس صحیفے میں موجود احکام ہیں' پھر انہوں نے اسے کھولا' اس میں اونٹوں کی عمروں کے بارے میں' اور زخموں سے متعلق کچھ احکام تھے' جس میں یہ بھی مذکور تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مدینہ منورہ عیر سے لے کر ثور (نامی پہاڑوں) تک کے درمیان کا حصہ حرم ہے' جو شخص یہاں کوئی نئی چیز ایجاد کرے گا' یا یہاں کسی بدعتی کو پناہ دے گا' تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس

شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا' مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے' ان کا عام فرد بھی اس کے بارے میں کوشش کرے گا' اور جو شخص کسی مسلمان کو شرمندہ کرے گا (یعنی اس کی دی ہوئی پناہ کو ختم کرے گا) تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی' تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا' اور جو شخص اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرے گا' یا اپنے آقا کی بجائے خود کو کسی اور کی طرف منسوب کرے گا' تو اس شخص پر اللہ تعالیٰ' تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3042 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كفى بامرىء تبرؤ من نسب وَان دق وادعاء نسب لَا يعرف

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير وَعَمْرو يَاْتِی الْكَلَام عَلَيْهِ

❀❀ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آدمی کے (گنہگار ہونے) کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ نسب سے لاتعلقی کا اظہار کرے' خواہ وہ کتنا ہی ہلکا کیوں نہ ہو اور ایسے نسب کا دعویٰ کرے جو معروف نہ ہو (یعنی جس کی طرف اس کی نسبت معروف نہ ہو)''۔

یہ روایت امام احمد نے' امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے' عمرو نامی راوی کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

3043 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ادّعى إِلى غير اَبِيه لم يرح رَائِحَة الْجنَّة وَان رِيحهَا ليوجد من قدر سَبْعِيْنَ عَاما اَوْ مسيرَة سَبْعِيْنَ عَاما

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا انه قَالَ وَان رِيحهَا ليوجد من مسيرَة خَمْسمِائَة عَام ورجالهما رجال الصَّحِيْح وَعبد الْكَرِيم هُوَ الْجَزرِی ثِقَة احْتج بِهِ الشَّيْخَان وَغَيْرهمَا وَلَا يلْتَفت اِلٰى مَا قِيْلَ فِيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے' وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا' اگرچہ اس کی خوشبو ستر برس کی مقدار (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ستر برس کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' البتہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اگرچہ اس کی خوشبو پانچ سو برس کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

اس روایت کے رجال صحیح کے رجال ہیں' عبدالکریم نامی راوی جزری ہے' جو ثقہ ہے' شیخین اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے' اس کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے' اس کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی۔

3044 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ادّعى إِلى غير

وَتَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے' خود کو کسی اور کی طرف منسوب کرے' یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ' کسی اور کی طرف نسبت کرے' تو ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ' تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی''

یہ روایت امام احمد' امام ابن ماجہ اور امام حبان نے' اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3045 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تولى اِلٰى غير مَوَالِيْهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَه مِنَ النَّارِ

رَوَاهُ ابْن حِبَّان فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ' کسی اور کی طرف اپنی نسبت قائم کرے' اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3046 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ادّعى اِلٰى غير اَبِيْهِ اَوْ انْتَمٰى اِلٰى غير مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰهِ المتابعة اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اپنے باپ کی بجائے' کسی اور کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کرے' یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے' تو ایسے شخص پر قیامت کے دن تک مسلسل لعنت ہوتی رہے گی''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3047 - وَعَنْ اَبِيْ بكر الصديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ادّعى نسبا لَا يعرف كفر بِاللّٰهِ اَوْ انْتَفٰى من نسب وَاِن دق كفر بِاللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ الْحجَّاج بن اَرْطَاة وَحَدِيْثِ عَمْرو بن شُعَيْب بعضده

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ایسے نسب کا دعویٰ کرے' جو معروف نہ ہو' تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے' یا جو شخص اپنے نسب کی نفی کر دے' خواہ وہ (نسب) کتنا ہلکا ہی کیوں نہ ہو' تو ایسا شخص بھی اللہ تعالیٰ کا انکار کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ... روایت اس کو ... کرتی ہے۔

ترغيب من مات له ثلاثة من الأولاد أو اثنان أو واحد فيما يذكر من جزيل الثواب

اس بارے میں ترغیبی روایات کہ جس شخص کی اولاد میں سے تین یا دو یا ایک بچہ فوت ہو جائے تو اس کو جو ثواب حاصل ہوگا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہوا ہے؟

3048 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِم يَمُوْت له ثَلَاثَة لم يبلغُوا الْحِنْث إِلَّا ادخلهُ اللّٰه الْجنَّة بِفضل رَحمته إِيَّاهُم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنسائي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من احتسب ثَلَاثَة من صلبه دخل الْجنَّة فَقَامَتْ امْرَأَة فَقَالَت أَوْ اثْنَان فَقَالَ أَوْ اثْنَان قَالَت الْمَرْأَة يَا لَيْتَنِي قلت وَاحِدَة

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ مُخْتَصِرًا: من احتسب ثَلَاثَة من صلبه دخل الْجنَّة

الْحِنْث بِكَسْر الْحَاء وَسُكُون النُّوْن هُوَ الْإِثْم والذنب وَالْمعْنَى أَنهم لم يبلغُوا السن الَّذِيْ تكْتب عَلَيْهِم فِيْهِ الذُّنُوْب

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس بھی مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کر جائیں' تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی تین بچوں کے حوالے سے ثواب کی امید رکھے' وہ جنت میں داخل ہوگا' ایک خاتون کھڑی ہوئی' اور اس نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر دو ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر حاصل ہوگا) وہ خاتون بیان کرتی ہیں: کاش میں نے یہ بھی پوچھ لیا ہوتا کہ اگر ایک ہو''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے:

''جو شخص اپنی اولاد میں سے تین بچوں پر ثواب کی امید رکھے' وہ جنت میں داخل ہوگا''

لفظ ''الحنث'' میں 'ح' پر زیر ہے 'ن' ساکن ہے' اس سے مراد گناہ اور ذنب ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس عمر تک نہ پہنچے ہوں کہ جس عمر میں ان کے خلاف گناہ لوٹ کیے جائیں (یعنی وہ بالغ نہ ہوئے ہوں)۔

3049 - وَعَنْ عتبة بن عبد السلمِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من مُسْلِم يَمُوْت لَهُ ثَلَاثَة من الْوَلَد لم يبلغُوا الْحِنْث إِلَّا تلقوهُ من أَبْوَاب الْجَنَّة الثَّمَانِية من أَيهَا شَاءَ دخل

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جس مسلمان کے تین بچے فوت ہوئے ہوں' جو بالغ نہ ہوئے ہوں' تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں پر اپنے باپ کے سامنے آئیں گے کہ وہ ان میں سے' جس میں سے چاہے' جنت میں داخل ہو جائے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3050 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْت لأحد من الْمُسْلِمين ثَلَاثَة من الْوَلَد فَتَمَسهُ النَّار إِلَّا تَحِلَّة الْقسم

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

وَلمُسْلِم أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لنسوة من الْأَنْصَار لَا يَمُوْت لاحداكن ثَلَاثَة من الْوَلَد فتحتسبه إِلَّا دخلت الْجنَّة فَقَالَت امْرَأَة مِنْهُنَّ أَو اثْنَان يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَو اثْنَان

وَلِي أُخْرى لَهُ أَيْضًا: قَالَ أَتَت امْرَأَة بصبي لَهَا فَقَالَت يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْع اللّٰه لي فَلَقَد دفنت ثَلَاثَة فَقَالَ ادفنت ثَلَاثَة قَالَت نعم قَالَ لقد احتظرت بحظار شَدِيْد مِنَ النَّار

الحظار بِكَسْر الْحَاء الْمُهْمَلَة وبالظاء الْمُعْجَمَة هُوَ الْحَائِط يجْعَل حول الشَّيْء كالسور الْمَانِع وَمَعْنَاهُ لقد احتميت وتحصنت مِنَ النَّار بحمى عَظِيْمٍ وحصن حَصِيْن

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں' آگ اسے صرف قسم پوری کرنے کے لئے چھوئے گی"

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' امام مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی خواتین سے فرمایا: تم میں سے جس خاتون کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھے' وہ جنت میں جائے گی ان میں سے ایک خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر دو بچے فوت ہوئے ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو بچے (فوت ہوئے ہوں' تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)۔

امام مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"ایک خاتون اپنے بچے کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اس نے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کیجیے! میں تین بچے دفن کر چکی ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے تین بچے دفن کیے ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم نے جہنم سے بچاؤ کے لئے بڑی مضبوط رکاوٹ تیار کر لی ہے"۔

لفظ ''الحظار'' میں 'ح' ہے' اس کے بعد 'ظ' ہے' اس سے مراد وہ دیوار ہے' جو کسی چیز کے اردگرد بنائی جاتی ہے' جیسے رکاوٹ کے لئے فصیل بنائی جاتی ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ تم نے جہنم سے بچاؤ کے لیے قلعہ بنالیا ہے' جو مضبوط ہے۔

3051 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من مُسْلِمَیْن یَمُوْت بَیْنَھُمَا ثَلَاثَۃ من الْوَلَد لم یبلغُوا الْحِنْث اِلَّا ادخلھما اللّٰہ الْجَنَّۃ بِفضل رَحمتہ اِیَّاھُم

رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ وَھُوَ فِی الْمسند من حَدِیْثِ اُم انس بن مَالك وَفِی النَّسَائِیْ بِنَحْوِہٖ من حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَزَاد فِیْہِ قَالَ: یُقَال لَھُمْ ادخُلُوا الْجَنَّۃ فَیَقُوْلُوْنَ حَتّٰی تدخل آبَاؤُنَا فَیُقَالُ لَھُمْ ادخُلُوا الْجَنَّۃ اَنْتُمْ وآباؤکم

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جن مسلمان (میاں بیوی) کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے' ان دونوں (میاں بیوی) کو جنت میں داخل کر دے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور ''مسند'' میں یہ اُمّ انس بن مالک سے منقول حدیث کے طور پر منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''انہیں کہا جائے گا: تم جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ بچے کہیں گے: ہم اس وقت تک داخل نہیں ہوں گے' جب تک تو ہمارے آباؤ اجداد کو بھی داخل نہیں کرتا' تو ان سے کہا جائے گا: تم لوگ بھی جنت میں داخل ہو جاؤ' اور تمہارے آباؤ اجداد (یعنی ماں باپ بھی جنت میں داخل ہو جائیں)''۔

3052 - وَعَنْ اَبِیْ حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قُلْتُ لاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّہٗ قد مَاتَ لی ابْنَانِ فَمَا اَنْت محدثی عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحَدِیْثٍ یطیب اَنْفُسنَا عَن مَوتَانا قَالَ نَعَمْ صغارھم دعامیص الْجَنَّۃ یتلَقَّی احدھم اَبَاہُ اَوْ قَالَ اَبَوَیْہِ فَیَاْخُذ بِثَوْبِہٖ اَوْ قَالَ بِیَدِہٖ کَمَا آخذ اَنا بصنفۃ ثَوْبك ھٰذَا فَلَا یتناھی اَوْ قَالَ یَنْتَھِی حَتّٰی یدْخلہُ اللّٰہ واباہ الْجَنَّۃ

رَوَاہُ مُسْلِم

الدعامیص بِفَتْح الدَّال جمع دعموص بضَمهَا وَھِی دویبۃ صَغِیرَۃ یضْرب لَوْنهَا اِلَی السوَاد تکون فِی الْغدران اِذا نشفت شبہ الطِّفْل بهَا فِی الْجَنَّۃ لصغره وَسُرْعَۃ حرکته وَقِیْلَ ھُوَ اسْم للرجل الزوار للملوك الْکثیر الدُّخُول عَلَیْھِمْ وَالْخُرُوْج لَا یتَوَقَّف علی اِذن مِنْھُم وَلَا یخَاف اَیْنَ ذھب من دِیَارھمْ شبہ طِفْل الْجَنَّۃ بِہٖ لِکَثْرَۃ ذَھَابہ فِی الْجَنَّۃ حَیْثُ شَاءَ لَا یمْتَنع من بَیت فِیْهَا وَلَا مَوْضِع وَھٰذَا قَول ظَاھر وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

وصنفۃ الثَّوْب بِفَتْح الصَّاد الْمُھْملَۃ وَالنُّوْن بعدھمَا فَاء وتاء تَانِیث ھِیَ حَاشِیَتہ وطرفہ الَّذِیْ لَا ھدب لَہٗ وَقِیْلَ بل ھِیَ النَّاحِیَۃ ذَات الھدب

❀❀ ابوحسان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے دو بچے فوت ہو چکے ہیں تو آپ اس بارے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے' جو مرحومین کے حوالے سے ہمارے دلوں کو خوش کر دے تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ چھوٹے بچے جنت کے پرندے ہوں گے اور یہ اپنے ماں باپ کو (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے باپ کو ملیں گے اور اس کا کپڑا پکڑیں گے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کا ہاتھ پکڑیں گے' جس طرح میں تمہارے کپڑے کا کونہ پکڑتا ہوں اور پھر یہ اس وقت تک نہیں رکیں گے' جب تک اللہ انہیں' اور ان کے ماں باپ کو جنت میں داخل نہیں کر دیتا۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ ''دعامص'' اس میں 'ذ' پر زبر ہے یہ لفظ ''دعموص'' کی جمع ہے جس میں 'ذ' پر پیش ہے یہ ایک چھوٹا جانور ہوتا ہے' جس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے یہ غدران میں ہوتا ہے' جنت میں موجود بچے کو اس سے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے' کیونکہ یہ چھوٹا ہوتا ہے' اور تیزی سے حرکت کرتا ہے' ایک قول کے مطابق یہ ایک شخص کا نام ہے' جو بادشاہوں کا ملاقاتی ہوتا تھا اور بادشاہوں کے پاس بکثرت آیا جایا کرتا تھا' اور اسے بادشاہ کے پاس جانے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہوتی تھی اور نہ اسے یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ وہ بادشاہ کے علاقے میں کہاں جاتا ہے' تو جنت کے اس بچے کو اس سے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے' کیونکہ وہ جنت میں بکثرت آئے جائے گا' وہ جہاں چاہے گا چلا جائے گا' جنت میں موجود اس کے گھر میں جانے سے اسے کوئی نہیں روکے گا' اور یہ قول زیادہ مناسب لگتا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ ''صفة الثوب'' میں 'ص' پر زبر ہے' اور اس کے بعد 'ن' ہے' اس کے بعد 'ف' ہے' اور تائے تانیث ہے' اس سے مراد کپڑے کا کنارہ اور حاشیہ ہے' جس پر کچھ نہ لگا ہوا ہو' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد حاشیہ کا کنارہ ہے۔

3053 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَت امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذهب الرِّجَال بحديثك فَاجْعَلْ لنا من نَفسك یَوْمًا نَاتِك فِیْهِ تعلمنا مِمَّا علمك اللّٰه قَالَ اجْتَمِعْنَ یَوْم كَذَا وَكَذَا فِیْ مَوْضِع كَذَا وَكَذَا فاجتمعن فَاتَاهن النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فعلمهن مِمَّا علمه اللّٰه ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُن من امْرَاَةٌ تقدم ثَلَاثَة من الْوَلَد اِلَّا كَانُوْا لَهَا حِجَابا مِنَ النَّار فَقَالَت امْرَاَةٌ وَاثْنین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ واثنین

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّغَیْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کی' یا رسول اللہ! مرد آپ کا فرمان سن لیتے ہیں' تو آپ ہمارے (یعنی خواتین) لئے بھی کوئی دن مقرر کیجئے' تا کہ ہم خواتین بھی اس دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوں' اور اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا کیا ہے' وہ علم آپ سے سیکھیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم خواتین فلاں' فلاں دن' فلاں' فلاں جگہ پر اکٹھی ہو جانا' وہ خواتین اکٹھی ہوئیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس تشریف لائے' اللہ

تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جو علم عطا کیا ہے' اس میں سے آپ ﷺ نے انہیں تعلیم دی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس خاتون کے بھی تین بچے انتقال کر گئے ہوں' تو وہ بچے اس عورت کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گے' ایک خاتون نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3054 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ من انكل ثَلَاثَة من صلبه فاحتسبهم على اللّٰه فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجبت لَهُ الْجنَّة

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس کے تین بچے انتقال کر گئے ہوں' اور وہ اُن کے حوالے سے' اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے' اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3055 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن بشير الْأَنْصَارِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من مَاتَ لَهُ ثَلَاثَة من الْوَلَد لم يبلغُوا الْحِنْث لم يرد النَّار إِلَّا عَابِر سَبِيْل يَعْنِيْ الْجَوَاز على الصِّرَاط

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کے تین بچے' بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو چکے ہوں' وہ آگ پر' صرف راستہ عبور کرنے کے طور پر وارد ہوگا' یعنی پل صراط سے گزرتے ہوئے ایسا ہوگا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے' جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اور اس کے شواہد بہت سے ہیں۔

3056 - وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ عَن عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَهُ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْهِ انتقاص وَلَا وهم قَالَ سمعته يَقُوْلُ من ولد لَهُ ثَلَاثَة أَوْلَاد فِي الْإِسْلَام فماتوا قبل أَن يبلغُوا الْحِنْث ادخلهُ اللّٰه الْجَنَّة برحمته إِيَّاهُم وَمَنْ أنْفق زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَإِن للجنة ثَمَانِيَة أَبْوَاب يدْخلهُ اللّٰه من أَي بَاب شَاءَ من الْجَنَّة

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ ابوامامہ' حضرت عمر بن عبسہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا' آپ ہمیں کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے' جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو' جس میں کوئی کمی اور کوئی وہم نہ ہو' تو انہوں نے فرمایا' میں نے نبی اکرم ﷺ یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جس شخص کے مسلمان ہونے کے عالم میں' تین بچے انتقال کر گئے ہوں' اور وہ بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو گئے ہوں' تو اللہ تعالیٰ اُن بچوں پر اپنی رحمت کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا' اور جو شخص اللہ کی راہ میں (کسی بھی چیز کا) جوڑا خرچ کرے گا' تو اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے ہوں گے' وہ اُن میں سے' جس بھی دروازے سے چاہے گا' داخل ہو جائے گا"

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3057 - وَعَنْ حَبِيبَة اَنَّهَا كَانَت عِنْد عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فجَاء النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دخل عَلَيْهَا فَقَالَ مَا من مُسْلِمِيْن يَمُوْت لَهما ثَلَاثَة من الْوَلَد لم يبلغُوا الْحِنْث اِلَّا جِيْءَ بهم يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يوقفوا على بَاب الْجَنَّة فَيُقَالُ لَهُمْ ادخُلُوا الْجَنَّة فَيَقُوْلُوْنَ حَتّٰى تدخل آبَاؤُنَا فَيُقَالُ لَهُمْ ادخُلُوا الْجَنَّة اَنْتُمْ وآباؤكم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ جيد

❀❀ حبیبہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بھی مسلمان (میاں بیوی) کے تین بچے' بالغ ہونے سے پہلے فوت ہو جائیں تو قیامت کے دن ان بچوں کو لایا جائے گا' اور کھڑا کیا جائے گا' اور ان بچوں کو جنت میں داخل ہونے کو کہا جائے گا' تو وہ کہیں گے: جی نہیں! جب تک ہمارے آباؤ اجداد (یعنی ہمارے ماں باپ) داخل نہیں ہوں گے (ہم بھی داخل نہیں ہوں گے) تو ان سے کہا جائے گا: تم بھی جنت میں داخل ہو جاؤ' اور تمہارے ماں باپ بھی داخل ہو جائیں"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں عمدہ اور حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3058 - وَعَنْ زُهَيْر بن عَلْقَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَت امْرَاَة من الْاَنْصَار اِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ابْن لَهَا مَاتَ فَكَانَ الْقَوْم عنفوها فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قد مَاتَ لي ابْنَانِ مُنْذُ دخلت فِي الْاِسْلَام سوى هذَا فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰه لقد احتظرت مِنَ النَّار بحظار شَدِيْد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَتَقَدَّمَ معنى الحظار

❀❀ حضرت زہیر بن علقمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون اپنے بچے کے سلسلے میں حاضر ہوئی جو انتقال کر چکا تھا' لوگوں نے اسے جھڑکا اس خاتون نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے اسلام قبول کرنے کے بعد اس بچے کے علاوہ دو اور بچے بھی فوت ہو چکے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے جہنم سے بچاؤ کے لئے بڑی زبردست رکاوٹ تیار کر لی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ "حظار" کا مطلب پہلے گزر چکا ہے۔

3059 - وَعَنِ الْحَارِث بن اَقَيش رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من

مُسْلِمِیْن یَمُوْت لَهما اَرْبَعَة اَوْلَاد اِلَّا ادخلهما الله الْجَنَّة بِفضل رَحمته قَالَ رجل یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَثَلَاثَة قَالَ وَثَلَاثَة قَالَ وَاثْنَان

رَوَاهُ عبد اللّٰه ابْن الاِمَام اَحْمد فِیْ زوائده وَاَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَفْظِهٖ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمِیْن یقدمان ثَلَاثَة لم یبلغوا الْحِنْث اِلَّا ادخلهما اللّٰه الْجَنَّة بِفضل رَحمته اِیَّاهُم قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وذوا الْاِثْنَیْنِ قَالَ وذوا الْاِثْنَیْنِ اِن من اُمتِیْ من یدْخل الْجَنَّة بشفتاعته اکثر من مُضر وَاِن من اُمتِیْ من یستعظم للنار حَتّٰی یکون اِحْدٰی زوایاها

❀❀ حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جن دو مسلمان (میاں بیوی) کے چار بچے فوت ہو جائیں' تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے ان دونوں (میاں بیوی) کو جنت میں داخل کرے گا' ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر تین ہوئے ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تین ہوئے ہوں (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو ہوئے ہوں (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا)

یہ روایت امام عبداللہ بن احمد نے اپنی ''زوائد'' میں نقل کی ہے' امام ابویعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جن دو مسلمان (میاں بیوی) کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کر چکے ہوں' تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے' ان دونوں (میاں بیوی کو) جنت میں داخل کرے گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر دو ہوئے ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر دو ہوئے ہوں (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا) اور میری امت کا ایک شخص ایسا بھی ہے' جس کی شفاعت کی وجہ سے' مضر قبیلے سے زیادہ تعداد میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے' اور میری امت میں ایسا فرد بھی ہے' جو جہنم میں اتنا بڑا ہوگا کہ وہ جہنم کے ایک گوشے میں پورا آجائے گا''۔

3060 - وَعَنْ اَبِیْ بردة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِمِیْن یَمُوْت لَهما اَرْبَعَة اَفراط اِلَّا ادخلهما اللّٰه الْجَنَّة بِفضل رَحمته قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَثَلَاثَة قَالَ وَثَلَاثَة قَالُوْا وَاثْنَان قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَاِن من اُمتِیْ لمن یعظم للنار حَتّٰی یکون اَحَد زوایاها وَاِن من اُمتِیْ من یدْخل الْجَنَّة بِشَفَاعَتِهٖ مثل مُضر

رَوَاهُ عبد اللّٰه ابْن الاِمَام اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَاَرَاهُ حَدِیْث الْحَارِث بن اُقَیش الَّذِیْ قبله وَیَاْتِیْ بَیَان ذٰلِكَ اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جن بھی مسلمان (میاں بیوی) کے چار بچے فوت ہو چکے ہوں' تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے' ان

دونوں (سہارا بیوی کو) جنت میں داخل کرے گا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر تین ہوئے ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر تین ہوئے ہوں (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا) لوگوں نے عرض کی: اگر دو ہوئے ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر دو ہوئے ہوں (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک شخص ایسا بھی ہے' جو جہنم میں اتنا بڑا ہوگا کہ جہنم کے ایک گوشے میں وہ پورا آجائے گا' اور میری امت میں ایسا فرد بھی ہے' جس کی شفاعت کی وجہ سے' مضر قبیلے کے افراد جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے"

یہ روایت عبداللہ بن امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' میرے خیال میں یہ حضرت حارث بن اقیش رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت ہی ہے' جو اس سے پہلے گزر چکی ہے' اس کا بیان آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

3061 - وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ لی ولدان فِی الْاِسْلَام لَقَالَ من مَاتَ لَهُ ولدان فِی الْاِسْلَام ادخلهُ اللّٰه الْجَنَّة بِفضل رَحمته اِیَّاهُمَا قَالَ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَقِیَنِیْ اَبُوْ ثَعْلَبَةَ فَقَالَ لی اَنْتَ الَّذِیْ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الزاندین مَا قَالَ قُلْتُ نعم قَالَ لِاَن یکون قَالَه لی اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا غلقت عَلَیْهِ حمص وفلسطین

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ ورواة اَحْمد ثِقَات

فلسطین بِکَسْر الْفَاء وَفتح اللَّام وَسُکُون السِّین الْمُهْمَلَة کورة بِالشَّام وَقد تفتح الْفَاء

❀❀ حضرت ابوثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مسلمان ہونے کے بعد میرے دو بچے انتقال کر چکے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے مسلمان ہونے کے عالم میں' دو بچے انتقال کر چکے ہوں' اللہ تعالیٰ ان دونوں بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا۔

راوی (یعنی حضرت ابوثعلبہ اشجعی رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا تم وہ شخص ہو جس نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے دو مرحوم بچوں کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اگر یہ بات مجھ سے کہی ہوتی' تو یہ بات میرے نزدیک اس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہوتا' جو حمص اور فلسطین (نام کے شہروں میں' مال و دولت موجود ہے)"

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ "فلسطین" میں 'ف' پر زیر ہے 'ل' پر زبر ہے 'س' ساکن ہے یہ شام کی ایک بستی ہے' اس میں 'ف' پر زبر بھی پڑھی گئی ہے۔

3062 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من مَاتَ لَهُ ثَلَاثَة من الْوَلَد فاحتسبهم دخل الْجنَّة قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاثْنَان قَالَ وَاثْنَان

قَالَ مَحْمُود یَعْنِیْ ابْن لبید فَقُلْتُ لجَابِر اَرَاکُمْ لَو قُلْتُمْ وَاحِدًا لقَالَ وَاحِدًا قَالَ وَاَنا اَظن ذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کے تین بچے انتقال کر جائیں اور وہ ثواب کی امید رکھے وہ جنت میں داخل ہوگا'' راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا)''۔

محمود بن لبید نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ لوگوں کے بارے میں میری یہ رائے ہے کہ اگر آپ یہ کہہ دیتے. اگر ایک ہو (تو کیا حکم ہوگا؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرما دینا تھا: اگر ایک ہو (تو بھی یہی اجر وثواب حاصل ہوگا) تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال ہے۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3063 - وَعَنْ قُرَّة بن إِيَاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن رجلا كَانَ يَأْتِي النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْن لَهُ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تحبه قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أحبك اللّٰه كَمَا أحبه فَفَقدهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فعل فَلان بن فَلان قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لابيه أَلا تحب أَن لَا تَأتي بَابا من أَبْوَاب الْجَنَّة إِلَّا وجدته ينتظرك فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَله خَاصَّة أم لكلنا قَالَ بل لكلكم

رَوَاهُ أَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ بِاخْتِصَار قَول الرجل أَله خَاصَّة. ...إِلَى آخِره—وَفِيْ رِوَايَةٍ للنسائي:

قَالَ كَانَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا جلس جلس إِلَيْهِ نفر من أَصْحَابه فيهم رجل لَهُ ابْن صَغِير يَأْتِيهِ من خلف ظَهره فيقعده بَيْن يَدَيْهِ فَهَلَك فَامْتنعَ الرجل أَن يحضر الْحلقَة لذكر ابْنه فَفَقدهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لي لَا أرى فلانا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بنيه الَّذِيْ رَأَيْته هلك فَلَقِيَهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَن بنيه فَأخْبرهُ أَنه هلك فَعَزاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا فلان أَيمَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيْك أَن تتمتع بِهِ عمرك أَوْ لَا تَأتي إِلَى بَاب من أَبْوَاب الْجَنَّة إِلَّا وجدته قد سَبَقَك إِلَيْهِ يَفْتَحهُ لَك قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بل يسبقني إِلَى بَاب الْجَنَّة فيفتحها لَهو أَحَبَّ إِلَيَّ قَالَ فَذَاك لَك

❀❀ حضرت قرہ بن ایاس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس سے محبت کرتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ سے محبت رکھے' جس طرح میں اس سے محبت کرتا ہوں' پھر ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بچے کو غیر موجود پایا' تو دریافت کیا: فلاں کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس کا انتقال ہوگیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے باپ سے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے ہو کہ تم جنت کے جس بھی دروازے پر جاؤ' وہاں اس بچے کو پاؤ کہ وہ تمہارا انتظار کر رہا ہو' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا یہ اس کے لئے خاص ہے؟ یا ہم سب کے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. جی نہیں!

بلکہ یہ تم سب کے لئے ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں' اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے' جس میں راوی کے یہ الفاظ ہیں:

"کیا یہ اس کے لئے مخصوص ہے؟" اسے لے کر آخر تک کا حصہ نہیں ہے' امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ جب تشریف فرما ہوتے تھے' تو آپ ﷺ کے کچھ اصحاب بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے' ایک مرتبہ ان میں ایک صاحب بھی موجود تھے' جن کے ساتھ ایک چھوٹا کمسن بچہ بھی موجود تھا' وہ ان کی پشت کی طرف سے ان کے پاس آتا تھا تو وہ اس کو اپنے سامنے بٹھا لیتے تھے' اس بچے کا انتقال ہو گیا' جس کی وجہ سے' وہ صاحب کچھ دن' نبی اکرم ﷺ کی محفل میں شریک نہیں ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے ان کی غیر موجودگی محسوس کر کے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ مجھے فلاں شخص نظر نہیں آ رہا؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کا وہ بچہ' جو آپ نے ملاحظہ فرمایا تھا' اس کا انتقال ہو گیا ہے' نبی اکرم ﷺ کی اس شخص سے ملاقات ہوئی' آپ ﷺ نے اُس سے اس کے بچے کے بارے میں دریافت کیا: اس نے آپ ﷺ کو بتایا کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس سے اس کی تعزیت کی' پھر اس سے فرمایا: اے فلاں! تم ان دونوں میں سے کون سی صورت کو پسند کرو گے؟ ایک یہ کہ اس (بچے) کی زندگی لمبی ہوتی' اور تم اس سے نفع حاصل کرتے' یا پھر یہ کہ تم جنت کے جس بھی دروازے پر آؤ گے' تم اس بچے کو پاؤ گے کہ وہ تم سے پہلے اس دروازے تک پہنچ چکا ہو گا' اور وہ اس دروازے کو تمہارے لئے کھولے گا' تو اس نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں اس بات کو پسند کروں گا کہ وہ مجھ سے پہلے' جنت کے دروازے پر جائے اور اسے کھولے' یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تمہیں یہ بات ملتی ہے۔

3064 - وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من مُسْلِمِيْن يتوفى لَهما ثَلَاثَة من الْوَلَد إِلَّا أدخلهما اللّٰه الْجَنَّة بِفضل رَحمته إِيَّاهُم قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ اثْنَان قَالَ اَوْ اثْنَان قَالُوْا اَوْ وَاحِد ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ إِن السقط ليجر أمه بسرره إِلَى الْجَنَّة إِذا احتسبته

رَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَإِسْنَاد أَحْمد حسن اَوْ قريب من الْحسن

السرر بسين مُهْمِلَة وَرَاء مكررة محركا هُوَ مَا تقطعه الْقَابِلَة وَمَا بَقِي بعد الْقطع فَهُوَ السُّرَّة

❀❀ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جن بھی مسلمان میاں بیوی کے تین بچے انتقال کر جاتے ہیں' اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی رحمت کے فضل کی وجہ سے' ان دونوں (میاں بیوی) کو جنت میں داخل کرے گا' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر دو ہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا. اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہو گا) لوگوں نے عرض کی: اگر ایک ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا. اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' مردہ پیدا ہونے والا بچہ' اپنی ماں کو' اپنی نال کے ذریعے کھینچ کر' جنت کی طرف لے جائے گا' بشرطیکہ اس کی ماں نے اس پر ثواب کی امید رکھی ہو"۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' امام احمد کی سند حسن ہے' یا حسن ہونے کے قریب ہے۔

لفظ ''السرز'' یہ وہ چیز ہے جسے دائی کاٹ دیتی ہے' اور اس کو کاٹنے کے بعد' جو چیز بچتی ہے' وہ ناف ہوتی ہے۔

3065 - وَعَنْ اَبِیْ سلمی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ راعی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بخ بخ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ لخمس مَا اثقلهن فِی الْمِيْزَان سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْد لله وَلَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاللّٰه اكبر وَالْوَلد الصَّالح يتوفى للمرء الْمُسْلِم فيحتسبه

رَوَاهُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ ثَوْبَان وَحسن اِسْنَادُهٗ وَالطَّبَرَانِیّ من حَدِيْثِ سفينة وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح وَتَقَدَّمَ

❀❀ حضرت ابوسلمی رضی اللہ عنہ' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بہت خوب' بہت خوب' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے پانچ چیزوں کا اشارہ کیا اور فرمایا: یہ میزان میں کتنی بھاری ہوں گی؟ (وہ یہ کلمات ہیں:) سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور (اور ان چار کلمات کے ساتھ پانچویں چیز) وہ نیک اولاد ہے' جو فوت ہو جاتی ہے' اور وہ (شخص) اس پر ثواب کی امید رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' یہ روایت امام بزار نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اس کی سند حسن ہے' اسے امام طبرانی نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

3066 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ لَهٗ فرطان من اُمتِیْ اَدخلهُ اللّٰه بهما الْجَنَّة فَقَالَت لَهٗ عَائِشَة فَمَنْ كَانَ لَهٗ فرط فَقَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فرط يَا موفقة قَالَت فَمَنْ لم يكن لَهٗ فرط من اُمتك قَالَ فَاَنا فرط اُمتِیْ لن يصابوا بمثلی

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

الفرط بِفَتْح الْفَاء وَالرَّاء هُوَ الَّذِیْ يدْرك من الْاَوْلَاد الذُّكُوْر وَالْاِنَاث وَجمعه اَفْرَاط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت میں سے' جس شخص کے دو پیشرو ہوں (یعنی جس کے دو بچے انتقال کر جائیں) تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کی وجہ

3066-الجامع للترمذی' أبواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء فی ثواب من قدم ولدا حديث: 1018الشمائل المحمدية للترمذی' باب: ما جاء فی وفاة رسول الله صلى الله عليه' حديث: 388مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث: 2997مسند أبی يعلى الموصلی' أول مسند ابن عباس' حديث: 2687المعجم الكبير للطبرانی' من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما' سماك الحنفی' حديث: 12666السنن الكبرى للبيهقی' كتاب الجنائز' جماع أبواب البكاء على الميت' باب ما يرجى فی المصيبة بالولد إذا احتسبهم' حديث: 6740

ے' اس کو جنت میں داخل کر دے گا' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: جس کا ایک پیشرو ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے وہ عورت! جسے توفیق دی گئی ہے' جس کا ایک پیشرو ہو (یعنی ایک بچہ انتقال کر گیا ہو) اسے بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ ﷺ کی امت کے جس فرد کا کوئی پیشرو نہ ہو (یعنی جس کی اولاد ہی نہ ہوئی ہو) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اپنی امت کا پیشرو ہوؤں گا' اور انہیں مجھ جیسا (پیشرو یعنی شفاعت کرنے والا) نہیں ملے گا"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ "الفرط" میں 'ف' پر زبر ہے' 'ر' پر بھی زبر ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی' جو مذکر یا مؤنث اولاد فوت ہو جائے' اس کی جمع "افراط" ہوگی۔

3067 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من قدم لَلَاثَة من الْوَلَد لم یبلغُوا الْحِنْث کَانُوْا لَهٗ حصنا حصینا مِنَ النَّار فَقَالَ اَبُوْ ذَر قدمت اثْنَیْنِ قَالَ واثنین قَالَ اُبَیُّ بن کَعْب سید الْقُرَّاء قدمت وَاحِدًا قَالَ وواحدا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کر جائیں' وہ اس کے لئے جہنم سے مضبوط رکاوٹ بن جائیں گے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میرے تو دو بچے فوت ہوئے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کے دو بچے ہوں (تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' جو قاریوں کے سردار ہیں' انہوں نے عرض کی: میرا ایک بچہ فوت ہو چکا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر ایک ہوا ہو (تو بھی یہی اجر و ثواب حاصل ہوگا)"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3068 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا مَاتَ ولد لعبد قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لملائکته قبضتم ولد عَبدِی فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ قبضتم ثَمَرَة فُؤَاده فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبدِی فَیَقُوْلُوْنَ حمدك واسترجع فَیَقُوْلُ ابْنُوْا لعبدی بَیْتا فِی الْجَنَّة وسموه بَیت الْحَمد

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کسی بندے کا بچہ انتقال کر جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح کو قبض کر لیا ہے؟ وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں! پروردگار فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے چین کو قبض کر لیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں! پروردگار فرماتا ہے: میرے بندے نے پھر کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اس نے تیری حمد بیان کی

اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو پروردگار فرماتا ہے: میرے بندے کے لئے جنت میں گھر بنا دو اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھو"

یہ روایت امام ترمذی نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

التَّرْهِيب مِنْ اِفْسَادِ الْمَرْاَة عَلٰى زَوجهَا وَالْعَبْد على سَيّده

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ عورت اپنے شوہر یا غلام اپنے آقا (کے مال یا گھر میں) کوئی خرابی پیدا کرے

3069 - عَن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ منا من حلف بالأمانة وَمَنْ خبب على امرىء زَوجته اَوْ مَمْلُوكه فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ

خبب بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَتَشْدِيد الْبَاء الْمُوَحدَة الْاَوْلٰى مَعْنَاهُ خدع وافسد

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں جو امانت کے نام پر حلف اٹھائے اور جو شخص کسی دوسرے شخص کی بیوی یا اس کے غلام کے حوالے سے اسے غلط فہمی کا شکار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام بزار نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔

لفظ "خبب" میں "خ" پر زبر ہے "ب" پر شد ہے اس سے مراد دھوکہ دینا اور خرابی پیدا کرنا ہے۔

3070 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من خبب امْرَاَة على زَوجهَا اَوْ عبدا على سَيّده

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَهٰذَا اَحَد اَلْفَاظه وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَلَفْظِهٖ من خبب عبدا على اَهله فَلَيْسَ منا وَمَنْ اَفسد امْرَاَة على زَوجهَا فَلَيْسَ منا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط بِنَحْوِهٖ من حَدِيْثِ ابْن عمر وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من حَدِيْثِ ابْن عَبَّاس ورواة اَبِيْ يعلى كلهم ثِقَات

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو کسی عورت کو اس کے شوہر کے حوالے سے یا غلام کو اس کے آقا کے حوالے سے خراب کرے"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے یہ الفاظ ان کی روایات میں سے ایک کے ہیں' امام نسائی' امام ابن حبان نے بھی اسے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"جو شخص کسی غلام کو اس کے مالکان کے حوالے سے خراب کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے' جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے حوالے سے خراب کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے' اس کی مانند حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے' یہ روایت امام ابویعلیٰ نے' امام طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' امام ابویعلیٰ کی روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3071 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن إِبْلِيس يضع عَرْشه على المَاء ثُمَّ يبْعَث سراياه فَأدناهم مِنْهُ منزلَة أعظمهم فتْنَة يَجِيء أحدهم فَيَقُولُ فعلت كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صنعت شَيْئًا ثُمَّ يَجِيء احدهم فَيَقُولُ مَا تركته حَتَّى فرقت بَينه وَبَين امْرَأَته فيدنيه مِنْهُ وَيَقُولُ نعم أَنْت فيلتزمه

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے' پھر وہ اپنے مہم جو افراد کو بھیجتا ہے' تو ان میں سے قدر و منزلت کے اعتبار سے ابلیس کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوتا ہے' جس نے (کسی انسان کو) زیادہ بڑی آزمائش کا شکار کیا ہو' ان میں سے کوئی ایک آ کر یہ کہتا ہے: میں نے یہ یہ کام کیا ہے' تو وہ (ابلیس) کہتا ہے: تم نے کچھ کام نہیں کیا' پھر ایک اور آ کر یہ کہتا ہے: میں نے اس شخص کو اس حالت میں چھوڑا ہے کہ اس شخص اور اس کی بیوی کے درمیان علیحدگی کروا دی' تو شیطان اسے اپنے قریب کرتا ہے' اور کہتا ہے: ہاں! تم نے کوئی کام کیا ہے' اور پھر اسے اپنے ساتھ لپٹا لیتا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

11 - ترهيب الْمَرْأَة أَن تسْأَل زَوجهَا الطَّلَاق من غير بَأْس

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ کوئی عورت اپنے شوہر سے کسی معقول وجہ کے بغیر طلاق کا مطالبہ کرے

3072 - عَن ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيّمَا امْرَأَة سَأَلت زَوجهَا طَلَاقهَا من غير مَا بَأْس فَحرَام عَلَيْهَا رَائِحَة الْجنَّة

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن مَاجَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالْبَيْهَقِيّ فِي حَدِيث قَالَ وَإِن المختلعات هن المنافقات وَمَا من امْرَأَة تسْأَل زَوجهَا الطَّلَاق من غير بَأْس فتجد ريح الْجنَّة أَو قَالَ رَائِحَة الْجنَّة

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو عورت کسی معقول وجہ کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے ایسی عورت پر جنت کی خوشبو حرام ہوگی''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' امام بیہقی نے اسے ایک حدیث میں نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''خلع حاصل کرنے عورت ہی منافق ہوتی ہے' اور جو عورت کسی معقول وجہ کے بغیر' اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے' وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گی'' (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے' لیکن مفہوم یہی ہے)۔

3073 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللّٰهِ الطَّلَاقُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرُه

قَالَ الْخَطَابِيّ وَالْمَشْهُوْرُ فِيْهِ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ ابْنَ عُمَرَ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

خطابی بیان کرتے ہیں: اس روایت کے بارے میں یہ بات مشہور ہے: محارب بن دثار کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے' جس میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

12 - ترهيب الْمَرْاَة اَن تخرج من بَيتهَا متعطرة متزينة

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ عورت اپنے گھر سے عطر لگا کر اور بن سنور کر نکلے

3074 - عَنْ اَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل عين زَانِيَة وَالْمَرْاَة اِذا استعطرت فمرت بِالْمَجْلِسِ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صحيحيهم وَلَفْظهمْ قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيّمَا امْرَاَة استعطرت فمرت على قوم ليجدوا رِيْحهَا فَهِيَ زَانِيَة وكل عين زَانِيَة

رَوَاهُ الْحَاكِم اَيْضًا وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آنکھ زنا کرنے والی ہوتی ہے اور جب عورت عطر لگا کر کسی محفل کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ بھی ایسی ہی ہوتی ہے''۔

اس سے مراد یہ ہے' وہ بھی زانیہ ہوتی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے یہی حدیث امام نسائی اور امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو عورت عطر لگا کر' کچھ لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے' تاکہ وہ لوگ اس کی خوشبو کو پائیں' تو وہ عورت زانیہ ہوتی ہے اور ہر آنکھ زانیہ ہوتی ہے''۔

یہ بھی امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3075 - وَعَنْ مُوسَى بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مرت بِاَبِيْ هُرَيْرَةَ امْرَاَة وريحها تعصف فَقَالَ لَهَا اَيْنَ تريدين يَا اَمة الْجَبَّار قَالَت اِلَى الْمَسْجِد قَالَ وتطيبت قَالَت نعم قَالَ فارجعي فاغتسلي فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يقبل اللّٰه من امْرَاَة صَلَاة خرجت اِلَى الْمَسْجِد وريحها تعصف حَتّٰى ترجع فتغتسل

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه قَالَ بَاب اِيجَاب الْغسْل على المطيبة لِلْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِد وَنفى قبُول صَلَاتهَا اِن صلت قبل اَن تَغْتَسِل اِن صَحَّ الْخَبَر

قَالَ الْحَافِظ اِسْنَادُهُ مُتَّصِل وَرُوَاته ثِقَات وَعَمْرو بن هَاشم الْبَيْرُوتِيّ ثِقَة وَفِيْه كَلَام لَا يضر وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ من طَرِيْق عَاصِم بن عبيد اللّٰه الْعمرِيّ وَقد مَشاهُ بَعْضُهُمْ وَلَا يحْتَج بِه وَاِنَّمَا امرت بِالْغسْلِ للذهاب رائحتها وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ موسیٰ بن یسار بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک خاتون گزری' جس کی خوشبو پھوٹ رہی تھی' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: اے اللہ کی کنیز! تم کہاں جا رہی ہو؟ اس نے جواب دیا: مسجد' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم نے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم واپس جا کر غسل کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی نماز قبول نہیں کرتا' جو مسجد کے لئے نکلتی ہے' اور اس نے ایسی خوشبو لگائی ہوتی ہے' جو پھوٹ رہی ہو' جب تک وہ واپس جا کر اسے دھو نہیں لیتی ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' وہ تحریر کرتے ہیں:

''باب: مسجد کی طرف جانے کے لئے خوشبو لگانے والی عورت پر غسل کا واجب ہونا اور اس کی نماز کا قبول نہ ہونا' جب کہ وہ غسل کرنے سے پہلے ہی نماز ادا کر لے' بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو''

حافظ بیان کرتے ہیں: اس روایت کی سند متصل ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' عمرو بن ہاشم بیروتی نامی راوی ثقہ ہے' اس

کے بارے میں جو کلام کیا گیا ہے' وہ نقصان نہیں دے گا' یہی روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے عاصم بن عبیداللہ مری کے حوالے سے نقل کی ہے' بعض دیگر حضرات نے اس کا ساتھ بھی دیا ہے' اور اس سے استدلال نہیں کیا ہے' ایسی خاتون کو غسل کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ اس کی خوشبو ختم ہو جائے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3076 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بخورا فَلَا تشهدن مَعنا الْعشَاء ۔قَالَ اَبُوْ نقل: الْاٰخِرَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَقَالَ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابع يزِيْد بن خصيفَة عَن بشر بن سعيد على قَوْله عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَقد خَالفه يَعْقُوب بن عبد اللّٰه بن الْاَشَج رَوَاهُ عَن زَيْنَب الثقفية ثُمَّ سَاق حَدِيْث بشر عَن زَيْنَب من طرق بِهِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس عورت نے بخور (یعنی خوشبو لگائی ہوئی ہو) وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز (باجماعت میں شریک) نہ ہو''

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد آخری (یعنی عشاء کی نماز ہے)۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے کسی بھی راوی نے' اسے بشر بن سعید کے حوالے سے نقل کرنے میں یزید بن خصیفہ کی متابعت نہیں کی ہے' جو ان کے' ان الفاظ میں ہو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جبکہ یعقوب بن عبداللہ بن اشج نے اس کے برخلاف نقل کیا ہے' انہوں نے اسے زینب ثقفیہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' پھر بشر بن زید سے منقول روایت کو زینب نامی خاتون کے حوالے سے' اپنے طرق کے ساتھ نقل کیا ہے۔

3077 - وَرُوِیَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالس فِی الْمَسْجِدِ دخلت امْرَاَة من مزينة ترفل فِیْ زِينَة لَهَا فِی الْمَسْجِد فَقَالَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيهَا النَّاس انهوا نساء كم عَن لبس الزِّينَة والتبختر فِی الْمَسْجِد فَاِن بنی اِسْرَائِيل لم يلعنوا حَتّٰى لبس نِسَاؤُهُم الزِّينَة وتبختروا فِی الْمَسْجِد

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

قَالَ الْحَافِظ وَتَقَدَّمَ فِیْ كتاب الصَّلَاة جملَة اَحَادِيْث فِیْ صلاتهن فِیْ بُيُوتهنَّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے' اسی دوران مزینہ قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک عورت مسجد میں داخل ہوئی' جس کی زینت (یعنی خوشبو) مسجد میں پھیل رہی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اپنی خواتین کو زینت کا لباس پہننے سے اور مسجد میں خوشبو لگا کر آنے سے منع کرو' کیونکہ بنی اسرائیل پر اس وقت تک لعنت نہیں کی گئی' جب تک ان کی خواتین نے زیب و زینت والا لباس نہیں پہننا شروع کیا' اور مسجد میں خوشبو لگانی شروع نہیں کی''۔

یہ روایت امام ماجہ نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے نماز سے متعلق کتاب میں یہ تمام روایات گزر چکی ہیں' جو خواتین کے اپنے گھر میں نماز ادا کرنے کے بارے میں ہیں۔

13 - التَّرْهِيب من اِفشاء السِّرّ سِيمَا مَا كَانَ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ

باب: راز کو افشا کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات' خاص طور پر وہ راز جو میاں' بیوی کے درمیان کا ہو

3078 - عَنْ اَبِیْ سعید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن من شَرّ النَّاس عِنْد اللّٰہ منزلَة یَوْم الْقِیَامَة الرجل یُفْضِی اِلٰی امْرَاَته وتفضی اِلَیْہِ ثُمَّ ینشر اَحدهمَا سر صَاحبه

وَفِیْ رِوَایَةٍ: اِن من اَعظم الْاَمَانَة عِنْد اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَة الرجل یُفْضِی اِلٰی امْرَاَته وتفضی اِلَیْہِ ثُمَّ ینشر سرها رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَغَیْرِهِمَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن قدر و منزلت کے اعتبار سے' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے برا شخص وہ ہوگا' جو کسی عورت کے قریب جائے اور وہ عورت اس کے قریب آئے' اور پھر ان دونوں میں سے کوئی' ایک دوسرے کے راز کو پھیلا دے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' سب سے بڑا امانت میں (خیانت کرنے والا) شخص وہ ہوگا' جو کسی عورت کے قریب جائے' اور وہ عورت اس کے قریب آئے' اور پھر وہ اس عورت کے راز کو پھیلا دے''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3079 - وَعَنْ اَسمَاء بنت یزِید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَت عِنْد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالرِّجَال وَالنِّسَاء قعُوْد عِنْده فَقَالَ لَعَلَّ رجلا یَقُوْلُ مَا فعل بِاَهْلِه وَلَعَلَّ امْرَاَة تخبر بِمَا فعلت مَعَ زَوجهَا فَارم الْقَوْم فَقُلْتُ اِی وَاللّٰہ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّهُم لیفعلون وانهن لیفعلن قَالَ فَلَا تَفعلُوْا فَاِنَّمَا مثل ذٰلِكَ مثل شَیْطَان لَقِی شَیْطَانَة فغشیها وَالنَّاس ینظرُوْنَ

رَوَاہُ اَحْمد من رِوَایَة شهر بن حَوْشَب

اَرم الْقَوْم بِفَتْح الرَّاء وَتَشْدِید الْمِیم اَی سكتوا وَقِیْلَ سكتوا من خوف وَنَحْوَهٗ

❀❀ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھیں' کچھ مرد اور خواتین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شاید ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص بتاتا ہے اس نے اپنی بیوی کے ساتھ کیا کیا؟ اور شاید ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی عورت یہ بتا دیتی ہے کہ اس نے اپنے شوہر کے ساتھ کیا کیا؟ تو لوگ خاموش رہے' میں نے عرض کی جی ہاں' اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! لوگ ایسا کرتے ہیں' اور عورتیں بھی ایسا کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا نہ

کرو کیونکہ اس کی مثال یوں ہے جیسے کوئی شیطان کی ... شیطان سے ... ہو ... رہے ہوتے ہیں"

یہ روایت امام احمد نے شہر بن حوشب سے بقول روایت ... نقل کی ہے۔

(متن کے الفاظ) "ارم القوم" میں "ا" پر زبر ... ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خوف یا اس طرح کی اور وجہ سے خاموش رہے۔

3080 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا عَسَى أَحَدُكُمْ أَنْ يَخْلُوَ بِأَهْلِهِ يُغْلِقُ بَابًا ثُمَّ يُرْخِي سِتْرًا ثُمَّ يَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ إِذَا خَرَجَ حَدَّثَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ أَلَا عَسَى إِحْدَاكُنَّ أَنْ تُغْلِقَ بَابَهَا وَتُرْخِيَ سِتْرَهَا فَإِذَا قَضَتْ حَاجَتَهَا جَلَسَتْ صَوَاحِبُهَا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُنَّ لَيَفْعَلْنَ وَإِنَّهُمْ لَيَفْعَلُونَ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا مَثَلُ ذَلِكَ مَثَلُ شَيْطَانٍ لَقِيَ شَيْطَانَةً عَلَى قَارِعَةِ الطَّرِيقِ فَقَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَرَكَهَا

رَوَاهُ الْبَزَّارُ وَلَهُ شَوَاهِدُ تُقَوِّيهِ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي دَاوُدَ مُطَوَّلًا بِنَحْوِهِ مِنْ حَدِيثِ شَيْخٍ مِنْ طُفَاوَةَ وَلَمْ يُسَمِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"خبردار! عنقریب ایسا ہوتا ہوگا کہ کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ خلوت میں جائے گا دروازہ بند کرے گا پردہ گرا دے گا اپنی حاجت پوری کرے گا پھر باہر نکل کر اس بارے میں اپنے ساتھیوں کو بتائے گا خبردار! ایسا بھی ہوتا ہوگا کہ کوئی عورت دروازہ بند کرے گی پردہ لٹکائے گی اور جب وہ اپنی خواہش پوری کر لے گی تو اپنی سہیلیوں کو اس بارے میں بتائے گی تو ایک فوراً بولی: جس کے رخسار کمزور تھے اس نے عرض کی اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! عورتیں ایسا کرتی ہیں اور مرد بھی ایسا کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایسا نہ کرو! کیونکہ اس کی مثال ایسے شیطان کی طرح ہے جو کسی شیطان مؤنث کے ساتھ راستے میں ملتا ہے اور اس سے اپنی حاجت پوری کرتا ہے اور راستے وہاں چھوڑ کر چلا جاتا ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے شواہد موجود ہیں جو اسے قوت دیتے ہیں امام ابوداؤد نے طویل روایت کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے جو "طفاوۃ" سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے لیکن اس بزرگ کا نام ذکر نہیں ہوا۔

3081 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَيْضًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْسِّفَاعُ حَرَامٌ

قَالَ ابْنُ لَهِيعَةَ يَعْنِي بِهِ الَّذِي يَفْتَخِرُ بِالْجِمَاعِ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو يَعْلَى وَالْبَيْهَقِيُّ كُلُّهُمْ مِنْ طَرِيقِ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ وَقَدْ صَحَّحَهَا غَيْرُ وَاحِدٍ

السَّاع بِكَسْر السِّين الْمُهْمِلَة بعْدهَا بَاء مُوَحدَة هُوَ الْمَشْهُور وَقيل بالشين الْمُعْجَمَة

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سباع' حرام ہے''۔

بن لہیعہ کہتے ہیں' اس سے مراد یہ ہے کہ صحبت کرنے پر فخر کا اظہار کرنا۔

یہ روایت امام احمد نے امام ابویعلیٰ نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے' ان سب نے اسے دراج کے حوالے سے' ابوالہیثم کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور ایک سے زیادہ لوگوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

لفظ ''السباع'' میں 'س' پر زیر ہے' اس کے بعد 'ب' ہے مشہور یہی ہے' ایک قول کے مطابق میں اس میں 'ش' ہے۔

3082 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمجْلس بالأمانة إِلَّا ثَلَاث مجَالِس سفك دم حرَام أَوْ فرج حرَام أَوْ اقتطاع مَال بِغَيْر حق

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد من رِوَايَة ابْن أخي جَابر بن عبد اللّٰه وَهُوَ مَجْهُوْل وَفِيْه أَيْضًا عبد اللّٰه بن نَافِع الصَّائِغ روى لَهُ مُسْلِم وَغَيْره وَفِيْه كَلَام

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''محفل امانت ہوتی ہے' البتہ تین قسم کی محفلوں کا حکم مختلف ہے' جو حرام طور پر خون بہانے کے بارے میں ہو' یا حرام طور پر شرم گاہ کے بارے میں ہو' یا ناحق طور پر مال حاصل کرنے کے بارے میں ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کے حوالے سے نقل کی ہے' وہ ایک مجہول شخص ہے' اور اس میں عبداللہ بن نافع صائغ نامی راوی بھی ہے۔

امام مسلم اور دیگر حضرات نے' ان کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں' اور اس میں کلام موجود ہے۔

3083 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا حدث رجل رجلا بِحَدِيْثٍ ثُمَّ الْتفت فَهُوَ أَمَانَة

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حَسَن إِنَّمَا نعرفه من حَدِيْث ابْن أَبِي ذِئْب قَالَ الْحَافِظ ابْن عَطَاء الْمدنِي وَلَا يمْنَع من تَحْسِين الْإِسْنَاد وَاللّٰهُ أَعْلَم

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے ساتھ بات کرتا ہے' اور پھر وہ چلا جاتا ہے' تو یہ بات امانت ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' ہم اسے صرف ابن ابوذئب سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں' ابن عطاء مدنی ہیں' اور ان کی سند کو حسن قرار دینے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّيْنَةِ

کتاب: لباس اور زینت کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ لُبْسِ الْاَبْيَضِ مِنَ الثِّيَابِ

سفید کپڑے پہننے کے بارے میں ترغیبی روایات

3084 عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ البسوا من ثيابكم الْبَيَاض فَإِنَّهَا من خير ثيابكم و كفنوا فِيْهَا مَوْتَاكُم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سفید کپڑے پہنو! کیونکہ یہ تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

3085 - وَعَنْ سَمُرَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ البسوا الْبَيَاض فَإِنَّهَا أطهر وَاطيب و كفنوا فِيْهَا مَوْتَاكُم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سفید لباس پہنو! کیونکہ یہ زیادہ صاف ستھرے اور زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں' اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دو''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' امام نسائی' امام ترمذی اور امام حاکم نے بھی اس

3084-سنن أبي داود' كتاب الطب' باب في الأمر بالكحل' حديث: 3398صحيح ابن حبان' كتاب اللباس وآدابه' ذكر الأمر بلبس البياض من الثياب إذ البيض منها خير الثياب' حديث: 5500السنن للنسائي' كتاب الجنائز' أي الكفن خير' حديث: 1879مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الجنائز' باب الكفن' حديث: 6000السنن الكبرى للنسائي' كتاب الجنائز' أي الكفن خير' حديث: 2000السنن الكبرى للبيهقي' جماع أبواب وقت الحج والعمرة' جماع أبواب الإحرام والتلبية' باب ما يحرم فيه من الثياب' حديث: 8410مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' حديث: 2158المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' سعيد بن جبير' حديث: 12276

نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3086 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوْا ثِيَابَكُمْ وَاَصْلِحُوْا رِحَالَكُمْ وَتَشَبَّهُوْا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فِيْ قُبُوْرِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضَ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"سب سے بہتر لباس' جس میں تم اپنی قبروں میں' اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو اور مساجد میں (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو) وہ سفید لباس ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

التَّرْغِيْبُ فِي الْقَمِيْصِ

وَالتَّرْهِيْبُ مِنْ طُوْلِهِ وَطُوْلِ غَيْرِهِ مِمَّا يُلْبَسُ وَجَرِّهُ خُيَلَاءَ وَاسْبَالُهُ فِي الصَّلَاةِ وَغَيْرِهَا

قمیص پہننے کے بارے میں ترغیبی روایات

قمیص کے لمبا ہونے' اور اس کے علاوہ کسی اور لباس کے اتنے لمبا ہونے کے بارے میں' جتنا طویل لباس تکبر کے طور پر پہنا جاتا ہو' اور اسے لٹکایا جاتا ہو' اس بارے میں ترہیبی روایات' نیز نماز میں' یا اس کے علاوہ کپڑا لٹکانے کے بارے میں احکام

3087 - عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيْصُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَالْحَاكِم وَصَححهُ وَابْن مَاجَه وَلَفْظه وَهُوَ رِوَايَة لِاَبِيْ دَاوُد لم يكن ثوب اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْقَمِيص

❀❀ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ لباس قمیص تھا۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے' امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے' اور امام ابن ماجہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

ان کی روایت کے الفاظ اور امام ابوداؤد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک قمیص سے زیادہ پسندیدہ لباس اور کوئی نہیں تھا"۔

3088 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْفَلَ من الْكَعْبَيْنِ من الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالنَّسَائِيّ

وَفِی رِوَایَةِ النَّسَائِیِّ ازرة الْمُؤْمِن اِلٰی عضلة سَاقه ثُمَّ اِلٰی نصف سَاقه ثُمَّ اِلٰی كعبه وَمَا تَحت الْكَعْبَيْنِ من الْاِزَار فَفِی النَّار

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو تہبند ٹخنوں سے نیچے ہوگا وہ جہنم میں ہوگا''

یہ روایت امام بخاری اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مومن کا تہبند اس کی پنڈلی کے پٹھے تک ہوتا ہے یا پھر نصف پنڈلی تک ہوتا ہے یا پھر ٹخنے تک ہوتا ہے' اس سے نیچے جو ہوگا' وہ جہنم میں ہوگا''۔

3089 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْاِزَار فَهُوَ فِی الْقَمِيص

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تہبند کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے: وہی قمیص کے بارے میں بھی شمار ہوگا۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3090 - وَعَنِ الْعَلَاء بن عبد الرَّحْمٰن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلت اَبَا سعيد عَن الْاِزَار فَقَالَ على الْخَبِيْر بهَا سَقَطت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ازرة الْمُؤْمِن اِلٰی نصف السَّاق وَلَا حرج اَوْ قَالَ لَا جنَاح عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنه وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا كَانَ اَسْفَل من ذٰلِكَ فَهُوَ فِی النَّار وَمَنْ جر اِزَاره بطرا لم ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ مَالك وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه

❀❀ علاء بن عبدالرحمٰن' اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے تہبند کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم نے اس بارے میں واقف شخص سے رجوع کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کا تہبند نصف پنڈلی تک ہوگا' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں.) اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا' جو نصف پنڈلی سے لے کر ٹخنوں تک کے درمیان میں ہو' جو اس سے (یعنی ٹخنوں سے) نیچے ہو' وہ جہنم میں ہوگا' اور جو شخص تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو لٹکاتا ہے' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''

یہ روایت امام مالک' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3091 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حميد كَاَنَّهُ يَعْنِی النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِزَار اِلٰی نصف السَّاق فشق عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَوْ اِلَی الْكَعْبَيْنِ لَا خير فِيْمَا فِیْ اَسْفَل من ذٰلِك

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (یہاں حمید نامی راوی نے' یہ بات بیان کی ہے' شاید وہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں):

''تہبند نصف پنڈلی تک ہوگا' لوگوں کو یہ بات بہت گراں گزری' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یا ٹخنوں تک ہوگا' لیکن اس سے نیچے میں کوئی بھلائی نہیں ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی' صحیح کے راوی ہیں۔

3092 - وَعَنْ زيد بن اسلم عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دخلت على النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعلى إِزَار يتقعقع فَقَالَ من هٰذَا فَقُلْتُ عبد اللّٰه بن عمر قَالَ إِن كنت عبد اللّٰه فارفع إِزارك فَرفعت إِزَارِي إِلَى نصف السَّاقَيْن فَلَمْ تزل أزرته حَتّٰى مَاتَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ زید بن اسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے جسم پر ایسا تہبند تھا' جو لٹک رہا تھا' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: عبداللہ بن عمر' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم اللہ کے بندے ہو تو اپنا تہبند اوپر رکھو' میں نے اپنا تہبند نصف پنڈلی تک بلند کر لیا۔

(راوی کہتے ہیں:) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے وصال فرمانے تک' ان کا تہبند ہمیشہ وہاں تک ہی رہا۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3093 - وَعَنْ اَبِيْ ذَرِ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يكلمهم اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَلَا ينظر إِلَيْهِمْ وَلَا يزكيهم وَلَهُمْ عَذَاب أَلِيم قَالَ فقرأها رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث مَرَّات قَالَ اَبُوْ ذَر خابوا وخسروا من هم يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ المسبل والمنان والمنفق سلْعَته بِالْحلف الْكَاذِب

وَفِيْ رِوَايَة: المسبل إِزَاره

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

المسبل هُوَ الَّذِيْ يطول ثَوْبه ويرسله إِلَى الْاَرْض كَانَّهُ يفعل ذٰلِكَ تجبرا واختيالا

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین قسم کے لوگ ہیں' جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا' ان کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' ان کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا' راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے لوگ تو رسوا ہو جائیں گے اور خسارے کا شکار ہو جائیں گے'

یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تہبند کو لٹکانے والا' احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم اُٹھا کر اپنا سامان فروخت کرنے والا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''تہبند کو لٹکانے والا''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''مسبل'' اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے کپڑے کو لمبا کرتا ہے' اور اسے زمین کی طرف چھوڑ دیتا ہے' وہ گویا رعب کے اظہار اور تکبر کے لئے ایسا کرتا ہے۔

3094 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الاِسبال فِی الْاِزَار والقمیص والعمامة من جر شَیْئًا خُیَلَاء لم ینظر اللّٰہ اِلَیْہِ یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ من رِوَایَةِ عبد الْعَزِیز بن اَبِیْ رواد وَالْجُمْھُور علی توثیقه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تہبند' قمیص' یا عمامہ کو لٹکانا' جو شخص تکبر کے طور پر کسی بھی چیز کو لٹکائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے عبدالعزیز بن ابورواد سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور جمہور نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔

3095 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَیْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ینظر اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَة اِلٰی من جر ثَوْبه خُیَلَاء

رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جو اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکائے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3096 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ینظر اللّٰہ یَوْم الْقِیَامَة اِلٰی من جر اِزَارہ بطرا

رَوَاہُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٍ وَّابْن مَاجَه اِلَّا انه قَالَ من جر ثَوْبه من الْخُیَلَاء

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اُس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جو اپنے تہبند کو تکبر کے طور پر لٹکائے گا''

یہ روایت امام مالک' امام بخاری اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں.

"جو شخص اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکائے گا"۔

3097 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من جر ثَوْبه خُيَلَاء لم ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اِزَارِی يسترخی اِلَّا اَن اتعاهده فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّك لست مِمَّن يَفْعَله خُيَلَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَلَفظ مُسْلِم:قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باذنی هَاتين يَقُوْلُ من جر اِزَاره لَا يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اِلَّا المخيلة فَاِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَا ينظر اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة

الْخُيَلَاء بِضَم الْخَاء الْمُعْجَمَة وَكسرهَا اَيْضًا وبفتح الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت ممدودا هُوَ الْكبر وَالْعجب والمخيلة بِفَتْح الْمِيم وَكسر الْخَاء الْمُعْجَمَة من الاختيال وَهُوَ الْكبر واستحقار النَّاس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اپنے کپڑے کو تکبر کے طور پر لٹکائے گا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا تہبند لٹک جاتا ہے' اس سے صرف اس وقت بچا جا سکتا ہے' جب اس کا بھرپور خیال رکھا جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اُن افراد میں سے نہیں ہو' جو تکبر کے طور پر ایسا کرتے ہیں"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام مسلم کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:

"میں نے اپنے دونوں کانوں کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے تہبند کو لٹکائے اور اس کا مقصد صرف اس کے ذریعے تکبر کا اظہار کرنا ہو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا"

لفظ "خیلاء" میں 'خ' پر پیش ہے' اس پر زیر بھی پڑھی گئی ہے' اور 'ی' پر زبر ہے' اس کے بعد 'ا' ممدودہ ہے' اس سے مراد تکبر اور خود پسندی ہے "المخیلہ" میں 'م' پر زبر ہے 'خ' پر زیر ہے' یہ لفظ "اختیال" سے ماخوذ ہے' جس کا مطلب تکبر کرنا اور دوسرے لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

3098 - وَعَنِ الْمُغِيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخذ بحجزة سُفْيَان بن اَبِیْ سهل فَقَالَ يَا سُفْيَان لَا تسبل اِزارك فَاِن اللّٰه لَا يحب المسبلين

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰی فِیْ طلاقة الْوَجْه حَدِيْث اَبِیْ جرى الْهُجَيْمِی وَفِيْه وَاِيَّاك واسبال الْاِزَار فَاِنَّهُ من المخيلة وَلَا يُحِبهَا اللّٰه

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سفیان بن ابوسہل رضی اللہ عنہ کے ڈب کو پکڑ کر فرمایا: اے سفیان! تم اپنے تہبند کو نہ لٹکانا کیونکہ اللہ تعالیٰ (تکبر کے طور پر تہبند کو) لٹکانے والوں کو پسند نہیں کرتا"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے امام حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔
حافظ بیان کرتے ہیں: اگر اللہ نے چاہا تو خندہ پیشانی سے متعلق باب میں ابوجری تجیمی سے منقول حدیث آئے گی جس میں یہ مذکور ہے:

"اور تم تہبند کو لٹکانے سے بچنا کیونکہ یہ تکبر میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ اسے پسند نہیں کرتا"۔

3099 - وَعَنْ هبيب بن مُغفل بِضَم الْمِيم وسكونالمعجمة وَكسر الْفَاء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه راى مُحَمَّدًا الْقرشِي قَامَ فجر إِزَاره فَقَالَ هبيب سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من وَطنه خُيَلَاء وَطنه فِي النَّار

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت وہیب بن مغفل رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے: انہوں نے محمد قرشی کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے تو ان کا تہبند لٹک رہا تھا تو حضرت وہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو تکبر کے طور پر اسے زمین سے ملاتا ہے وہ آگ میں جائے گا"

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے بھی نقل کی ہے۔

3100 - وَرُوِيَ عَن بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقبل رجل من قُرَيْش يخطر فِيْ حلَّة لَهُ فَلَمَّا قَامَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بُرَيْدَة هٰذَا لَا يُقيم اللّٰه لَهُ يَوْم الْقِيَامَة وزنا

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اسی دوران قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص آیا جو حلہ پہن کر چل رہا تھا جب وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بریدہ! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی وزن قائم نہیں کرے گا (یعنی یہ بے حیثیت ہوگا)"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3101 - وَرُوِيَ عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم وَنَحْنُ مجتمعون فَقَالَ يَا معشر الْمُسْلِمِيْن اتَّقوا اللّٰه وصلوا اَرْحَامكُمْ فَاِنَّهُ لَيْسَ من ثَوَاب اسْرع من صلَة الرَّحِم وَاِيَّاكُمْ وَالْبَغي فَاِنَّهُ لَيْسَ من عُقُوبَة اسْرع من عُقُوبَة البغي وَاِيَّاكُمْ وعقوق الْوَالِدين فَاِن ريح الْجنَّة يُوجد من مسيرَة اَلف عَام وَاللّٰه لَا يجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم وَلَا شيخ زَان وَلَا جَار اِزَاره خُيَلَاء اِنَّمَا الْكِبْرِيَاء للّٰه رب الْعَالمين الحَدِيْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اکٹھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صلہ رحمی کرو کیونکہ صلہ رحمی سے زیادہ جلدی اور کسی چیز کا ثواب نہیں ملتا اور تم سرکشی (یا زنا) سے بچو! کیونکہ کسی بھی گناہ کی سزا سرکشی سے زیادہ جلدی نہیں ملتی اور تم والدین کی نافرمانی سے بچو! کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کے فاصلے سے بھی محسوس ہو جاتی ہے اور اللہ کی قسم! والدین کا نافرمان یا رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والا یا بوڑھا زانی یا اپنے تہبند کو تکبر کے طور پر لٹکانے والا شخص اس کی خوشبو کو نہیں پا سکیں گے کیونکہ کبریائی اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے"۔۔۔۔۔الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3102 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من جر ثَوْبه خُيَلَاء لم ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة وَاِن كَانَ على اللّٰه كَرِيمًا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ عَلِيّ بن يزِيْد الْاَلْهَانِي

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے کو لٹکاتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا اگرچہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز ہی کیوں نہ ہو"

یہ روایت امام طبرانی نے علی بن یزید الہانی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3103 - وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اَتَانِيْ جِبْرِيْل عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لى هٰذِهِ لَيْلَة النّصْف من شعْبَان وَللّٰهِ فِيْهَا عُتَقَاء مِنَ النَّار بِعَدَد شعر غنم كلب لَا ينظر اللّٰه فِيْهَا اِلٰى مُشْرك وَلَا اِلٰى مُشَاحِن وَلَا اِلٰى قَاطع رحم وَلَا اِلٰى عَاق لوَالِدَيْهِ وَلَا اِلٰى مدمن خمر

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"جبرائیل میرے پاس آئے اور بولے: یہ شب برأت ہے اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو جہنم سے آزاد کیا جاتا ہے جو اتنی تعداد میں ہوتے ہیں جتنے بنو کلب کی بکریوں کے بال ہیں لیکن اس رات میں اللہ تعالیٰ کسی مشرک کی طرف یا ناراضگی رکھنے والے شخص کی طرف یا رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والے شخص کی طرف یا اپنے والدین کے نافرمان کی طرف یا باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرتا"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3104 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من أسبل اِزَاره فِيْ صَلَاته خُيَلَاء فَلَيْسَ من اللّٰه فِيْ حل وَلَا حرَام

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ وَرَوَاهُ جمَاعَة مَوْقُوْفًا على ابْن مَسْعُوْد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص نماز کے دوران تکبر کے طور پر تہبند کو لٹکائے گا' اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ تو وہ کسی حلال میں ہوگا' نہ حرام میں ہوگا (یعنی اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی)''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ایک جماعت نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3105 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رجل يُصَلِّی مسبلا اِزَارہ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَتَوَضَّأ فَذهب فَتَوَضَّأ ثُمَّ جَاءَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اذْهَبْ فَتَوَضَّأ فَقَالَ لَهٗ رجل آخر يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ اَمرته اَن يتَوَضَّأ ثُمَّ سكت عَنْهُ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّی وَهُوَ مُسبل اِزَارہ وَاِن اللّٰه لَا يقبل صَلَاة رجل مُسبل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاَبُوْ جَعْفَر الْمدنِیّ اِن كَانَ مُحَمَّد بن عَلِیّ بن الْحُسَيْن فروايته عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مُرْسلَة وَاِن كَانَ غَيْرہ فَلَا أعرفهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص اپنے تہبند کو لٹکا کر نماز ادا کر رہا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم جاؤ اور وضو کرو' وہ گیا اس نے وضو کیا پھر وہ آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم جاؤ اور وضو کرو' ایک صاحب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کیا وجہ ہے کہ آپ نے اسے دوبارہ وضو کرنے کا حکم دیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ تہبند کو لٹکا کر نماز ادا کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ تہبند لٹکانے والے کسی شخص کی نماز کو قبول نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے'' ''ابوجعفر مدنی'' سے مراد اگر تو امام محمد بن علی بن حسین (یعنی امام باقر ہوں) تو پھر ان کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنا'' مرسل'' شمار ہوگا' اور اگر ان کے علاوہ اور کوئی ہو تو پھر میں اس سے واقف نہیں ہوں۔

3 - التَّرْغِيْب فِیْ كَلِمَات يقولهن من لبس ثوبا جَدِيْدا

باب: ان کلمات کے بارے میں ترغیبی روایات' جنہیں آدمی نیا لباس پہننے کے بعد پڑھے گا

3106 - عَن معَاذ بن أنس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَكل طَعَاما فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعمنِیْ هٰذَا ورزقنيه من غير حول منی وَلَا قُوَّة غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه وَمَنْ لبس ثوبا جَدِيْدا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كسانی هٰذَا ورزقنيه من غير حول منی وَلَا قُوَّة غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه وَمَا تَاَخّر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالْحَاكِم وَلَمْ يقل وَمَا تَاَخّر

وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد وروى التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ شطره الْاَوَّل وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظِ عبد الْعَظِيمِ رَوَاهُ هؤُلَاءِ الْاَرْبَعَة من طرِيق عبد الرَّحِيم اَبِیْ مَرْحُوم عَن سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ وَعبد الرَّحِيم وَسَهل يَاْتِی الْكَلَام عَلَيْهِمَا

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کھانا کھانے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے کھانے کے لئے یہ دیا ہے' اور میری کسی ذاتی قوت اور صلاحیت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا کیا ہے''۔

تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی اور جو شخص نیا لباس پہننے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے یہ پہننے کے لئے دیا ہے' اور میری کسی ذاتی قوت اور صلاحیت کے بغیر مجھے یہ رزق نصیب کیا ہے''۔

تو اس شخص کے گزشتہ اور آئندہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ''اور آئندہ'' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اس کا ابتدائی حصہ نقل کیا ہے' امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: ان چاروں حضرات نے' اسے عبدالرحیم ابومرحوم کے حوالے سے سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے' عبدالرحیم اور سہل نامی راوی کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

3107 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لبس عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثوبا جَدِيْدا فَقَالَ الْحَمْدُ للّٰهِ الَّذِیْ كسانی مَا أوارِی بِهِ عورتی وأتجمل بِهِ فِیْ حَيَاتِیْ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من لبس ثوبا جَدِيْدا فَقَالَ الْحَمْدُ للّٰهِ الَّذِیْ كسانی مَا أوارِی بِهِ عورتی وأتجمل بِهِ فِیْ حَيَاتِیْ ثُمَّ عمد اِلَى الثَّوْب الَّذِیْ أخلق فَتصدق بِهِ كَانَ فِیْ كنف اللّٰه وَفِیْ حفظ اللّٰه وَفِیْ ستر اللّٰه حَيا وَمَيتًا

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم كلهم من رِوَايَةِ اصبغ بن زيد عَنْ اَبِیْ الْعَلَاء عَنْهُ وَاَبُو الْعَلَاء مَجْهُوْل وَأصبغ يَاْتِیْ ذكره وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ وَغَيْرِهِ من طَرِيْق عبيد اللّٰه بن زحر عَن عَلِیّ بن يزِيْد عَن الْقَاسِم عَنْهُ فَذكره وَقَالَ فِيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من لبس ثوبا اَحْسبهُ قَالَ جَدِيْدا فَقَالَ حِيْن يبلغ ترقوته مثل ذَلِكَ ثُمَّ عمد اِلَى ثَوْبه الْخلق فَكَسَاهُ مِسْكينا لم يزل فِیْ جوَار اللّٰه وَفِیْ ذمَّة اللّٰه وَفِیْ كنف اللّٰه حَيا وَمَيتًا مَا بَقِی من الثَّوْب سلك

زَاد فِیْ بعض رواياته قَالَ يس فَقُلْتُ لِعبيد اللّٰه من اَی الثَّوْبَيْنِ قَالَ لَا اَدْرِی

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا لباس پہنا اور یہ دعا پڑھی۔

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے پہننے کے لئے وہ چیز دی ہے' جس کے ذریعے میں اپنی شرم گاہ کو چھپالیتا ہوں' اور اپنی زندگی میں زیب و زینت اختیار کرتا ہوں''

پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص نیا لباس پہننے کے بعد یہ دعا پڑھے

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' جس نے مجھے یہ پہننے کے لئے دیا ہے' جس کے ذریعے میں اپنی شرم گاہ کو چھپالیتا ہوں' اور اپنی زندگی میں زینت اختیار کرتا ہوں''

اس کے بعد وہ شخص پرانا کپڑا لے کر اسے صدقہ کر دے' تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے پردے میں ہوتا ہے' زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان تمام حضرات اسے اصبغ بن زید کے حوالے سے ابوالعلاء کے حوالے سے' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' ابوالعلاء نامی راوی مجہول ہے' اصبغ نامی راوی کا ذکر آگے آئے گا۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے عبیداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اس میں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لباس پہنے (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: نیا لباس پہنے) اور جب وہ اس کی گردن تک پہنچے (یعنی اس کو پہن لے)' تو پھر وہ پرانا لباس لے کر' وہ لباس کسی مسکین کو دیدے' تو ایسا شخص مسلسل اللہ کی پناہ میں رہے گا' اللہ کے ذمہ میں رہے گا' اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں رہے گا' زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی' جب تک وہ کپڑا چلتا رہے گا''۔

بعض روایات میں یہ الفاظ زائد ہیں: یٰسین نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عبیداللہ نامی راوی سے دریافت کیا: دو کپڑوں میں کون سا (کپڑا مراد ہے؟ نیا والا' جب تک باقی رہے گا' یا پرانا والا جب تک باقی رہے گا) انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم۔

3108 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انعم الله على عبد نعْمَة فَعلم انَّهَا من الله اِلَّا كتب الله لَهُ شكرها قبل اَن يحمده عَلَيْهَا وَمَا اذْنب عبد ذَنبا فندم عَلَيْهِ اِلَّا كتب اللّٰه لَهُ مغْفرَة قبل اَن يَسْتَغْفِرهُ وَمَا اشْترى عبد ثوبا بِدِيْنَار اَوْ نصف دِيْنَار فلبسه فَحَمدَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا لم يبلغ رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى يغْفر اللّٰه لَهُ

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا وَالْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم رُوَاته لَا اَعْلَمُ فيهم مجروحا كَذَا قَالَ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب بھی اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کوئی نعمت عطا کرتا ہے' اور وہ بندہ یہ جانتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہے' تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے اس نعمت پر حمد بیان کرنے سے پہلے' اس بندے کی طرف سے شکر کے طور پر نوٹ کر لیتا ہے' اور جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے' اور اس پر ندامت کا شکار ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے مغفرت طلب کرنے سے پہلے ہی' اس چیز کو اس کے لئے مغفرت کے طور پر نوٹ کر لیتا ہے' جب کوئی بندہ ایک دینار' یا نصف دینار کے عوض میں کوئی لباس خریدتا ہے' اور اسے پہن لیتا ہے' اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے' تو اس لباس کے اس کے گھٹنوں تک پہنچنے سے پہلے ہی' اللہ تعالیٰ اس بندے کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے' امام حاکم نے نقل کی ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: مجھے اس کے راویوں میں سے کسی کے بھی مجروح ہونے کا علم نہیں ہے' انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

التَّرْهِيب من لبس النِّسَاء الرَّقِيق من الثِّيَاب الَّتِيْ تصف الْبشرَة

خواتین کے اتنا باریک لباس پہننے سے متعلق ترہیبی روایات' جس میں سے جلد نظر آتی ہو

3109 - عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يكون فِيْ آخر امتِيْ رجال يركبون على سرج كأشباه الرِّحال ينزلون على أَبْوَاب الْمَسَاجِد نِسَاؤُهُم كاسيات عاريات على رؤوسهن كأسنمة البخت الْمَائِلَة الْعنُوهن فَإِنَّهُنَّ ملعونات لَو كَانَ وراءكم أمة من الْأُمَم خدمتهن نِسَاؤُكُمْ كَمَا خدمكم نِسَاء الْأُمَم قبلكُم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيحه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرْط مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو زین پوش جانوروں پر بیٹھیں گے' جس طرح وہ پالان ہوتا ہے' وہ مسجد کے دروازوں پر آ کر پڑاؤ کریں گے' ان کی عورتیں لباس پہننے کے باوجود بے لباس ہوں گی' اور ان کے سر کمزور بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح کے ہوں گے۔ تم ان پر لعنت کرو! کیونکہ وہ لعنت یافتہ ہیں' اگر تمہارے بعد کوئی اور امت ہوتی' تو تمہاری عورتوں نے ان کی خدمت اسی طرح کرنی تھی' جس طرح تم سے پہلی عورتوں نے تمہاری خدمت کرنی تھی''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3110 - عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنفان من أَهْلِ النَّارِ لم أرهما قوم مَعَهُم سياط كأذناب الْبَقر يضْربُونَ بهَا النَّاس وَنِسَاء كاسيات عاريات مميلات مائلات رؤوسهن كأسنمة البخت المائلة لَا يدخلن الْجنَّة وَلَا يجدن رِيحهَا وَإِن رِيحهَا ليوجد من مسيرَة كَذَا وَكَذَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جہنم میں سے دو قسم کے لوگ ایسے ہیں' جنہیں میں نے نہیں دیکھا' ایک وہ لوگ جن کے ساتھ گائے کی دموں طرح کے کوڑے ہوں گے' وہ اس کے ذریعے لوگوں کو مارتے ہوں گے' اور وہ عورتیں' جو لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی' وہ مائل کرنے والی ہوں گی اور مائل ہونے والی ہوں گی' ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح کے ہوں گے' وہ مائل ہونے والی ہوں گی اور وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور وہ اس کی خوشبو کو بھی نہیں پائیں گی' اگرچہ اس کی خوشبو اتنے' اتنے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3111 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن اَسمَاء بنت اَبِیْ بکر دخلت علی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا ثِيَاب رقاق فَاَعْرض عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يَا اَسمَاء اِن الْمَرْاَة اِذا بلغت الْمَحِيض لم يصلح اَن يرى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجهه و كفيه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ هٰذَا مُرْسل وخَالِدِ بْن دريك لم يدْرك عَائِشَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں' انہوں نے باریک لباس پہنا ہوا تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے منہ پھیر لیا اور فرمایا: اے اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے' تو اس کے لئے یہ درست نہیں ہے کہ اس کے جسم میں سے کچھ نظر آئے' البتہ اس حصے کا معاملہ مختلف ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کی طرف اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے' کیونکہ خالد بن دریک نامی راوی نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

ترهيب الرِّجَال من لبسهم الْحَرِيْر وجلوسهم عَلَيْه
وَالتحلي بِالذَّهَب وترغيب النِّسَاء فِيْ تَركهمَا

مردوں کے لئے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ ریشمی کپڑے پہنیں یا ریشمی کپڑے پر بیٹھیں یا سونا پہنیں

اور خواتین کے لیے اِن دونوں کو ترک کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

3112 - عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تلبسوا الْحَرِيْر فَاِنَّهُ من لبسه فِي الدُّنْيَا لم يلْبسهُ فِي الْاٰخِرَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

وَزَاد وَقَالَ ابْن الزبير من لبسه فِي الدُّنْيَا لم يدْخل الْجنَّة قَالَ الله تَعَالَى:وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ – الحج

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ریشم نہ پہنو! کیونکہ جو شخص دنیا میں اسے پہن لے گا' وہ آخرت میں اُسے نہیں پہنے گا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ابن زبیر بیان کرتے ہیں: جو شخص دنیا میں اسے پہن لے گا' وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا' اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اور اس (جنت) میں اُن لوگوں کا لباس ریشم ہوگا''

3113 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يلبس الْحَرِيْر من لَا خلاق لَهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيّ فِيْ رِوَايَةٍ من لَا خلاق لَهُ فِي الْاٰخِرَة

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ریشم وہ شخص پہنے گا' جس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں ہوگا''

یہ روایت امام بخاری' امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے' ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا''۔

3114 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لبس الْحَرِيْر فِي الدُّنْيَا لم يلْبسهُ فِي الْاٰخِرَةِ وَاِن دخل الْجَنَّة لبسه اَهْلِ الْجَنَّة وَلَمْ يلْبسهُ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں' ریشم پہن لے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا' اگر وہ جنت میں داخل ہو گیا' تو دوسرے لوگ ریشم پہنیں گے لیکن وہ ریشم نہیں پہن سکے گا''

یہ روایت امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3115 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لبس الْحَرِيْر فِي الدُّنْيَا

3113-صحيح مسلم' كتاب اللباس والزينة' باب تحريم استعمال إناء الذهب والفضة على الرجال والنساء' حديث: 3948' مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب اللباس' باب الخبر الناهي عن اتخاذ السيائر' حديث: 6846' السنن للنسائي' كتاب الزينة' تشديد في لبس الحرير' حديث: 5236' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الزينة' لبس الحرير' حديث: 9276' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصلاة' جماع أبواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره' باب العلم في الحرير' حديث: 3919' مسند الطيالسي' أحاديث النساء' الأفراد عن ابن عمر' بكر بن عبد الله و بشر بن عاصم عن ابن عمر' حديث: 2035' البحر الزخار مسند البزار' حنظلة عن سالم' حديث: 145

لم يلبسهُ فِي الْاٰخِرَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجَه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا' وہ آخرت میں اُسے نہیں پہنے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3116 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخذ حَرِيْرًا فَجعله فِيْ يَمِينه وذهبا فَجعله فِيْ شِمَاله ثُمَّ قَالَ اِن هٰذَيْن حرَام على ذُكُوْر اُمتِي

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پکڑا' اسے دائیں ہاتھ میں رکھا اور سونا لے کر اُسے اپنے بائیں ہاتھ میں رکھا' اور ارشاد فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3117 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لبس الْحَرِيْر فِي الدُّنْيَا لم يلْبسهُ فِي الْاٰخِرَة وَمَنْ شرب الْخمر فِي الدُّنْيَا لم يشْربهَا فِي الْاٰخِرَة وَمَنْ شرب فِيْ آنِية الذَّهَب وَالْفِضَّة لم يشرب بهَا فِي الْاٰخِرَة ثُمَّ قَالَ لِبَاس اَهْلِ الْجنَّة وشراب اَهْلِ الْجنَّة وآنية اَهْلِ الْجنَّة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا' اور جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پی سکے گا' جو شخص (دنیا میں) سونے اور چاندی کے برتن میں پیئے گا' وہ آخرت میں ان میں نہیں پی سکے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جنت کا بھی لباس ہوگا' اہل جنت کے مخصوص مشروب ہوں گے' اہل جنت کے مخصوص برتن ہوں گے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3118 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اهدى لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فروج حَرِيْر فلسه ثُمَّ صلى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرف فَنَزَعَهُ نزعا شَدِيْدا كالكاره لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتقين

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

والفروج بِفَتْح الْفَاء وَتَشْديد الرَّاء وَضمّهَا وبالجيم هُوَ القباء الَّذِيْ شقّ من خَلفه

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا بنا ہوا لباس تحفے میں دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز ادا کی' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ناپسندیدگی کا

اظہار کرتے ہوئے اسے اتار دیا اور فرمایا: پرہیزگار لوگوں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے۔
یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔
''الفروج'' میں 'ف' پر 'زبر' ہے 'ر' پر شد ہے اور پیش ہے اور اس کے بعد 'ج' ہے اس سے مراد وہ قبا ہے جو پیچھے سے کھلی ہوتی ہے۔

3119 - وَعَنْ اَبِیْ رقیة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعت مسلمة بن مخلد وَهُوَ على الْمِنْبَر يخْطب النَّاس يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس أما لكم فِي العصب والكتان مَا يغنيكم عَن الْحَرِيْر وَهٰذَا رجل يخبر عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُم يَا عقبَة فَقَامَ عقبَة بن عَامر وَاَنا اسمع فَقَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كذب عَلَيّ مُتَعَمدا فَلْيَتَبَوَّأ مَقْعَده مِنَ النَّار وَاَشْهد اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من لبس الْحَرِيْر فِي الدُّنْيَا حزمه اَن يلْبسهُ فِي الْاٰخِرَة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

العصب بِفَتْح الْعين وَسُكُون الصَّاد مهملتين هُوَ ضرب من البرود

❀❀ ابورقیہ بیان کرتے ہیں: میں نے مسلمہ بن مخلد کو منبر پر لوگوں کو خطبہ دینے کے دوران یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اے لوگو! کیا تمہارے لئے عصب اور کتان (نامی کپڑوں میں) وہ چیز نہیں ہے جو تمہیں ریشم سے بے نیاز کر دے؟ ان صاحب نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایک حدیث بیان کی ہے: اے حضرت عقبہ! آپ کھڑے ہوں راوی کہتے ہیں: تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے میں یہ بات سن رہا تھا انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہے''۔
(حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو شخص دنیا میں ریشم پہن لے گا تو اس کے لئے یہ بات حرام ہوگی کہ وہ آخرت میں اُسے پہنے''
یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔
لفظ ''العصب'' میں 'ع' پر زبر ہے 'ص' ساکن ہے اس سے مراد ایک مخصوص قسم کا کپڑا ہے۔

3120 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن نشرب فِیْ آنِية الذَّهَب وَالْفِضَّة وَاَن نَاْكُل فِيْهَا وَعَنْ لبس الْحَرِيْر والديباج وَاَن نجلس عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم سونے یا چاندی کے

برتنوں میں پیئیں' یا اُن میں کھائیں اور ہم ریشم یا دیباج پہنیں' یا ان پر بیٹھیں"

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3121 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يستمتع بالحرير من يَرْجُو اَيَّام الله

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْه قصَّة .

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ایسا شخص (دنیا میں) ریشم سے لطف اندوز نہیں ہوگا' جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کا یقین رکھتا ہو"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس میں پورا واقعہ منقول ہے۔

3122 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا يلبس الْحَرِيْر فِي الدُّنْيَا من لَا يَرْجُو اَن يلْبسهُ فِي الْاٰخِرَةِ قَالَ الْحسن فَمَا بَال اَقوام يبلغهم هٰذَا عَن نَبِيّهم فيجعلون حَرِيْرًا فِيْ ثِيَابِهِمْ وَبُيُوْتِهِمْ

رَوَاهُ اَحْمد من طَرِيْق مبارك بن فضَالة عَن الْحسن عَنْهُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"دنیا میں ریشم وہ شخص پہنے گا' جو اس بات کی امید نہ رکھتا ہو کہ وہ آخرت میں بھی اُسے پہنے"

حسن بصری نے فرمایا: لوگوں کیا ہو گیا ہے؟ کہ ان تک' ان کے نبی کے حوالے سے یہ حکم پہنچا ہے' اور پھر بھی وہ اپنے لباس میں اور اپنے گھروں میں ریشم استعمال کرتے ہیں۔

یہ روایت امام احمد نے مبارک بن فضالہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3123 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا استحلت اُمَتِيْ خَمْسا فَعَلَيْهِمُ الدمار اِذَا ظهر التلاعن وَشَرِبُوا الْخُمُور ولبسوا الْحَرِيْر وَاتَّخذُوا الْقَيْنَات وَاكتفى الرِّجَال بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاء بِالنِّسَاء

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ عقيب حَدِيْثٍ ثُمَّ قَالَ اِسْنَادُهُ وَاِسْنَاد مَا قبله غير قوى غير اَنه اِذَا ضم بعضه اِلٰى بعض اَخذ قُوَّة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب میری امت پانچ چیزوں کو حلال کر لے گی' تو ان پر بربادی لازم آئے گی' جب ان کے درمیان لعنت کرنا پھیل جائے گا' اور وہ شراب پئیں گے اور ریشم پہنیں گے اور عورتوں کا گانا سنیں گے اور مرد' مردوں کے ساتھ اور خواتین' خواتین کے ساتھ کفایت کریں گی (یعنی ہم جنسی عمل کریں گے)"۔

امام بیہقی نے یہ روایت ایک حدیث کے عقب میں نقل کی ہے' پھر یہ بات بیان کی ہے: اس کی سند اور اس سے پہلے والی روایت کی سند قوی نہیں ہے' البتہ یہ ہے' یہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر قوت حاصل کر لیتی ہیں۔

3124 - وَعَنْ صَفْوَان بن عبد الله بن صَفْوَان قَالَ اسْتَأْذن سعد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ على ابْن عَامر وَتَحته مرافق من حَرِيْر فَامر بهَا فَرفعت فَدخل عَلَيْهِ وَهُوَ على مطرف من خَز فَقَالَ لَهُ اسْتَأْذَنت وتحتي مرافق من حَرِيْر فَامرت بهَا فَرفعت فَقَالَ لَهُ نعم الرجل أَنْت يَا ابْن عَامر إِن لم تكن مِمَّن قَالَ الله أذهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا الاحقاف وَاللّٰهِ لِأَن اضطجع على جمر الغضا أَحَبّ إِلَيّ أَن اضطجع عَلَيْهَا

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

الْمرَافِق بِفَتْح الْمِيم جمع مرفقة بِكَسْرِهَا وَفتح الْفَاء وَهِي شَيْء يتكأ عَلَيْهِ شَبيه بالمخدة

❀❀ صفوان بن عبداللہ بن صفوان بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ابن عامر کے ہاں آنے کی اجازت مانگی' ان کے پاس ریشم سے بنے ہوئے تکیے موجود تھے' انہوں نے ان کے بارے میں حکم دیا' انہیں اٹھالیا گیا' حضرت سعد رضی اللہ عنہ ان کے ہاں آئے تو انہوں نے خز کے بنے ہوئے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی' انہوں نے انہیں بتایا: جب آپ نے میرے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی' تو میرے نیچے ریشم کا بنا ہوا تکیہ موجود تھا' میں نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے اٹھالیا گیا' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تم ایک اچھے آدمی ہو' اگر تم ان افراد میں سے نہ ہو' جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''تم لوگ اپنی سہولتیں دنیاوی زندگی میں حاصل کر چکے ہو''

اللہ کی قسم! میں جھاؤ کے درخت کے انگارے پر لیٹ جاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں اس (یعنی ریشم) پر لیٹوں''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

''المرافق'' میں 'م' پر زبر ہے یہ ''مرفقۃ'' کی جمع ہے' جس میں 'م' پر زیر ہے' اور 'ف' پر زبر ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے' جس کے ساتھ ٹیک لگائی جاتی ہے' یہ تکیہ کی مانند ہوتی ہے۔

3125 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رأى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّة مجيبة بحرير فَقَالَ طوق من نَار يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات

مجيبة بِضَم الْمِيم وَفتح الْجِيم بعدهمَا يَاء مثناة تَحت مَفْتُوحَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة أَي لَهَا جيب بِفَتْح الْجِيم من حَرِيْر وَهُوَ الطوق

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جبہ ملاحظہ فرمایا' جس کا گریبان ریشم سے بنا ہوا تھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قیامت کے دن آگ سے بنا ہوا طوق ہوگا۔

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ ''مجیبہ'' میں 'م' پر پیش ہے 'ج' پر زبر ہے اس کے بعد 'ی' ہے پھر 'ب' ہے اس سے مراد ایسی چیز ہے جس کی جیب (یعنی گریبان) ہو جو ریشم سے بنا ہوا ہو اور یہی طوق ہوگا۔

3126 - وَعَنْ جوَيْرِية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لبس ثوب حَرِيْر فِي الدُّنْيَا ألبسهُ الله عَزَّ وَجَلَّ يَوْمًا اَوْ ثوبا مِنَ النَّار يَوْم الْقِيَامَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ: من لبس ثوب حَرِيْر فِي الدُّنْيَا ألبسهُ الله يَوْم الْقِيَامَة ثوب مذلة مِنَ النَّار اَوْ ثوبا مِنَ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَفِيْ اِسْنَادُهُ جَابر الْجعفِيّ وَرَوَاهُ الْبَزَّار عَنْ حُذَيْفَة مَوْقُوْفًا من لبس ثوب حَرِيْر ألبسهُ الله يَوْمًا من نَار لَيْسَ من أيامكم وَلٰكِن من أيام الله الطوَال

❀❀ سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اسے ایک دن کے لئے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) آگ سے بنا ہوا' ایک کپڑا پہنائے گا''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' اسے آگ سے بنا ہوا ذلت کا لباس پہنائے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) آگ سے بنا ہوا' لباس پہنائے گا''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں جابر جعفی نامی راوی ہے' یہ روایت امام بزار نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

''جو شخص ریشم پہنے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ سے بنا ہوا لباس پہنائے گا' اور وہ دن تمہارے دنوں کے حساب سے نہیں ہوگا' بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے طویل دنوں کے حساب سے ہوگا''

3127 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ يُؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر فَلَا يلبس حَرِيْرًا وَلَا ذَهَبا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات.

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ریشم یا سونا نہ پہنے''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3128 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَاتَ من أمتِيْ وَهُوَ يشرب الْخمر حرم اللّٰه عَلَيْهِ شربهَا فِي الْجَنَّة وَمَنْ مَاتَ من أمتِيْ وَهُوَ يتحلى بِالذَّهَب حرم اللّٰه عَلَيْهِ

لِبَاسه فِي الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کا' جو شخص ایسی حالت میں انتقال کر جائے کہ وہ شراب پیتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت میں شراب پینا حرام کر دے گا' اور میری امت کا جو شخص ایسی حالت میں مر جائے کہ وہ سونا پہنتا ہو' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا لباس حرام کر دے گا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں' اور اسے امام طبرانی نے نقل کیا ہے۔

3129 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاى خَاتمًا من ذهب فِيْ يَد رجل فَنَزَعَهُ وَطَرحه وَقَالَ يعمد اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَة من نَار فيطرحها فِيْ يَده فَقِيْلَ للرجل بَعْدَمَا ذهب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذ خاتمك انْتفع بِهِ فَقَالَ لَا وَاللّٰه لَا آخذه وَقد طَرحه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی بنی ہوئی انگوٹھی ملاحظہ فرمائی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اُتار کے ایک طرف رکھ دیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص آگ کے انگارے کی طرف بڑھتا ہے' تاکہ اسے اپنے ہاتھ میں لے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اس شخص سے کہا گیا: تم اپنی انگوٹھی لو اور اس کے ذریعے نفع حاصل کرو (یعنی اسے فروخت کر کے اسے استعمال میں لاؤ) تو اس نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! میں اس کو نہیں لوں گا' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اُتار دیا ہو''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3130 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قدم من نَجْرَان اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتم من ذهب فَاَعْرض عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّك جئتنى وَفِيْ يدك جَمْرَة من نَار

رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نجران سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے سونے کی انگوٹھی پہنی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا اور ارشاد فرمایا: تم ایسی حالت میں' میرے پاس آئے ہو کہ تمہارے ہاتھ میں آگ کا انگارہ ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3131 - وَعَنْ خَلِيفَة بن كَعْب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعت ابْن الزبير يخطب وَيَقُوْلُ لَا تلبسوا نساء كم الْحَرِيْر فَإِنِّيْ سَمِعت عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تلبسوا الْحَرِيْر فَإِنَّهُ من لبسه فِي الدُّنْيَا لم يلْبسهُ فِي الْآخِرَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالنَّسَائِيّ وَزَاد فِيْ رِوَايَةٍ: وَمن لم يلْبسهُ فِي الْآخِرَةِ لم يدْخل الْجنَّة قَالَ اللّٰه تَعَالٰى: وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ۔ الخ

❀❀ خلیفہ بن کعب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو خطبہ دینے کے دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ اپنی عورتوں کو ریشمی لباس پہننے کے لئے نہ دو کیونکہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ریشمی لباس نہ پہنو! کیونکہ جو شخص دنیا میں اسے پہن لے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جو شخص آخرت میں اسے نہیں پہنے گا' وہ جنت میں بھی داخل نہیں ہوگا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس (جنت میں) اُن کا لباس ریشم کا ہوگا''۔

3132 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يمْنَع اَهْلِ الْحِلْية وَالْحَرِيْر وَيَقُوْلُ اِن كُنْتُمْ تحبون حلية الْجنَّة وحريرها فَلَا تلبسوها فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زیور پہننے اور ریشم پہننے سے منع کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: اگر تم جنت کے زیور اور اس کے ریشم کو پسند کرتے ہو' تو دنیا میں انہیں نہ پہنو''

یہ روایت امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ اُن دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3133 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من ترك الْخمر وَهُوَ يقدر عَلَيْهِ لأسقينه مِنْهُ فِيْ حَظِيرَة الْقُدس وَمَنْ ترك الْحَرِيْر وَهُوَ يقدر عَلَيْهِ لأكسونه اِيَّاه فِيْ حَظِيرَة الْقُدس

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَيَاْتِيْ فِيْ بَاب شرب الْخمر اَحَادِيْث نَحْو هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جو شخص شراب چھوڑ دیتا ہے' اور وہ اس پر قدرت رکھتا ہو' تو میں اسے حظیرۃ القدس میں سے مشروب پلاؤں گا' اور جو شخص ریشم کو ترک کر دیتا ہے' اور وہ اس پر قدرت رکھتا ہو' تو میں اسے حظیرۃ القدس میں ریشم پہناؤں گا''

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' یہ آگے چل کر شراب پینے سے متعلق باب میں آئے گی' اس بارے میں

اور بھی روایات آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

3134 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره أن يسقيه الله الخمر فِي الْاٰخِرَةِ فليتركها فِي الدُّنْيَا وَمَنْ سره أن يكسوه الله الْحَرِيْر فِي الْاٰخِرَةِ فليتركه فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا شَيْخه الْمِقْدَام بن دَاوُد وَقد وثق وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اُسے آخرت میں مشروب پلائے' وہ دنیا میں شراب کو ترک کر دے اور جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں ریشم پہنائے' اسے دنیا میں اسے ترک کر دینا چاہیے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں' صرف امام طبرانی کے استاد مقدام بن داؤد کا معاملہ مختلف ہے' اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

3135 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ويل لِلنِّسَاء من الأحمرين الذَّهَب والمعصفر

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ان عورتوں کے لئے بربادی ہے' جو دو سرخ چیزیں استعمال کرتے ہیں' سونا اور معصفر''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3136 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أريت أَنِّیْ دخلت الْجَنَّة فَإِذَا اعالی اَهْلِ الْجنَّة فُقَرَاء الْمُهَاجِرين وذراری الْمُؤْمِنِيْنَ وَإِذَا لَيْسَ فِيْهَا اَحَد أقل من الْاَغْنِيَاء وَالنِّسَاء فَقِيْلَ لی أما الْاَغْنِيَاء فَإِنَّهُم على الْبَاب يحاسبون ويمحصون وَأما النِّسَاء فألهاهن الأحمران الذَّهَب وَالْحَرِيْر الْحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان وَغَيْرِهٖ من طَرِيْق عبيد الله بن زحر عَن عَلِیّ بن زيد عَن الْقَاسِم عَنْهُ

❀❀ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں جنت میں داخل ہوا' میں نے دیکھا جنت کے بالائی حصے میں غریب مہاجرین موجود تھے در اہل ایمان کے بچے موجود تھے' اور وہاں پر نہ تو کوئی خوشحال شخص تھا' اور نہ ہی خواتین تھیں' تو مجھے بتایا گیا' جہاں تک خوشحال لوگوں کا تعلق ہے' تو انہیں (جنت کے) دروازے پر روک لیا گیا ہے' اور ان سے حساب لیا جا رہا ہے' اور تفتیش کی جا رہی ہے' جہاں تک خواتین کا تعلق ہے' تو دو سرخ چیزوں نے انہیں غافل کر دیا' سونا اور ریشم''.....الحدیث۔

یہ روایت امام ابو شیخ ابن حبان اور دیگر حضرات نے عبید اللہ بن زحر کے حوالے سے' علی بن زید کے حوالے سے' قاسم کے

حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3137 - وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبيت قوم مِنْ هٰذِهِ الْاُمة على طعم وَشرب وَلَهو وَلعب فيصبحون وَقد مسخوا قردة وَخَنَازِير وليصبنهم خسف وَقذف حَتّٰى يصبح النَّاس فَيَقُوْلُوْنَ خسف اللَّيْلَة ببنى فَلَان وَخسف اللَّيْلَة بدار فَلَان وليرسلن عَلَيْهِمْ حِجَارَة من السَّمَاء كَمَا ارْسلت على قوم لوط على قبائل فِيْهَا وَعَلٰى دور ولترسلن عَلَيْهِمُ الرِّيح الْعَقِيم الَّتِیْ اَهْلكت عادا على قبائل فِيْهَا وَعَلٰى دور بشربهم الْخمر ولبسهم الْحَرِيْر واتخاذهم الْقَيْنَات واكلهم الرِّبَا وَقَطِيْعَة الرَّحِم وخصلة نَسِيَهَا جَعْفَر

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ اس سے پہلے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث گزر چکی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اس امت سے تعلق رکھنے والی ایک قوم ایسی حالت میں رات بسر کرے گی کہ وہ کھائیں گے اور پئیں گے لہوولعب میں مشغول رہیں گے اور صبح کے وقت ان کا یہ عالم ہوگا کہ ان کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دیا گیا ہوگا اور انہیں زمین میں دھنسا دیا گیا ہوگا اور ان پر پتھروں کا عذاب نازل ہوگا یہاں تک کہ جب لوگ صبح کریں گے تو یہ کہیں گے: گزشتہ رات بنوفلاں کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور فلاں شخص کا گھر گزشتہ رات زمین میں دھنس گیا ایسے لوگوں پر آسمان سے پتھر برسائے جائیں گے جس طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر برسائے گئے تھے یہ ان لوگوں پر برسائے جائیں گے جن کا تعلق مختلف قبائل اور مختلف علاقوں سے ہوگا ان پر تیز ہوا بھیجی جائے گی جس (طرح کی ہوا) نے قوم عاد کو ہلاک کر دیا تھا اور وہ مختلف قبائل اور مختلف علاقوں کے رہنے والے لوگ ہوں گے اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ لوگ شراب پئیں گے اور ریشم پہنیں گے اور گانے والی عورتوں کو رکھیں گے اور سود کھائیں گے اور رشتہ داری کے حقوق پامال کریں گے''

ان کے علاوہ اور ایک خصلت تھی جسے جعفر نامی راوی بھول گئے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3138 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن غنم الْاَشْعَرِیّ قَالَ حَدثنِیْ اَبُوْ عَامر وَاَبُوْ مَالك الْاَشْعَرِیّ وَاللّٰه يَمِين اُخْرٰى مَا كَذبَنِیْ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَكُوننَّ من اُمتِیْ اَقوام يسْتَحلُّوْنَ الْخمر وَالْحَرِيْر وَذكر كَلَاما قَالَ يمسخ مِنْهُم قردة وَخَنَازِير اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ تَعْلِيقا وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ عبدالرحمٰن بن غنم اشعری بیان کرتے ہیں: حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے اور اللہ کی قسم! انہوں نے میرے ساتھ غلط بیانی نہیں کی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت میں ایسے لوگ ضرور ہوں گے جو شراب اور ریشم کو حلال قرار دیں گے (اس کے بعد راوی نے کچھ کلام ذکر کیا' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ذکر کیے ہیں:) ان لوگوں کو قیامت کے دن تک کے لئے بندروں اور خنزیروں کی شکل میں تبدیل کر دیا جائے گا''

یہ روایت امام بخاری نے تعلیق کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام ابوداؤد نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

التَّرْهِيب من تشبه الرجل بِالْمَرْاَةِ

وَالْمَرْاَة بِالرجلِ فِيْ لِبَاس اَوْ كَلَام اَوْ حَرَكَة اَوْ نَحْو ذٰلِك

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ لباس' یا کلام' یا حرکت' یا اس طرح کسی اور پہلو کے حوالے سے مرد' عورت کی مشابہت اختیار کرے' یا عورت' مرد کی مشابہت اختیار کرے

3139 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لعن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المتشبهين من الرِّجَال بِالنِّسَاء والمتشبهات من النِّسَاء بِالرِّجَالِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالطَّبَرَانِيّ وَعِنْده اَن امْرَاَة مرت على رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ متقلدة قوسا فَقَالَ لعن الله المتشبهات من النِّسَاء بِالرِّجَالِ والمتشبهين من الرِّجَال بِالنِّسَاء

وَفِيْ رِوَايَة الْبُخَارِيّ: لَعَنَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ المخنثين من الرِّجَال والمترجلات من النِّسَاء

المخنث بِفَتْح النُّوْن وَكسرهَا من فِيْهِ انخناث وَهُوَ التكسر والتثنى كَمَا يَفْعَله النِّسَاء لَا الَّذِيْ يَاْتِي الْفَاحِشَة الْكُبْرٰى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں' اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیا کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام طبرانی نے نقل کی ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''ایک عورت' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزری جس نے گردن میں کمان لٹکائی ہوئی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی عورتوں' اور عورتوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والے مردوں پر' اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے''۔

امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اللہ کے رسول نے' نسوانیت اختیار کرنے والے مردوں' اور مردانگی کا اظہار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے''۔

لفظ ''المخنث'' میں 'ن' پر زبر ہے اور اس پر زیر بھی پڑھی گئی ہے اس سے مراد ''انخناث'' ہے جس کا مطلب ہے وہ اس طرح کی حرکتیں کرتا ہے جس طرح خواتین کرتی ہیں اس سے مراد وہ نہیں ہے جو بڑی برائی کا ارتکاب کرتا ہے۔

3140 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرجل يلبس لبسة الْمَرْاَةِ وَالْمَرْاَةَ تلبس لبسة الرجل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مرد پر لعنت کی ہے جو عورت کا سا لباس پہنتا ہے اور ایسی عورت پر لعنت کی ہے جو مرد کا سا لباس پہنتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن ماجہ نے امام بن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3141 - وَعَنْ رجل من هُذَيْل قَالَ رَاَيْت عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ومنزله فِی الْحل ومسجده فِی الْحرم قَالَ فَبينا اَنَا عِنْده رَاَى اُم سعيد بنت اَبِیْ جهل متقلدة قوسا وَهِی تمشی مشْيَة الرجل فَقَالَ عبد اللّٰه مِنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ هٰذِهٖ اُم سعيد بنت اَبِیْ جهل فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ منا من تشبه بِالرِّجَالِ من النِّسَاء وَلَا من تشبه بِالنِّسَاء من الرِّجَال

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا الرجل الْمُبْهم وَلَمْ يسم وَالطَّبَرَانِیّ مُخْتَصرًا وَاَسْقط الْمُبْهم فَلَمْ يذكرهُ

❀❀ ہذیل قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کی رہائش گاہ حرم کی حدود سے باہر تھی اور نماز پڑھنے کی جگہ حرم کی حدود میں تھی وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہوں نے اُم سعید بنت ابوجہل کو دیکھا کہ اس نے کمان گردن میں لٹکائی ہوئی ہے اور وہ مردوں کی طرح چلتی ہوئی جا رہی ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ عورت کون ہے؟ میں نے بتایا: یہ اُم سعید بنت ابوجہل ہے تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''وہ ہم میں سے نہیں ہے جو عورتیں مردوں کی مشابہت کریں یا جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کریں''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اس کے راوی ثقہ ہیں صرف ایک راوی مبہم ہے اس کا نام ذکر نہیں ہوا امام طبرانی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور انہوں نے مبہم راوی کا ذکر نہیں کیا۔

3142 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مخنثی الرِّجَال الَّذين يتشبهون بِالنِّسَاء والمترجلات من النِّسَاء المتشبهات بِالرِّجَالِ وراكب الفلاة وَحده

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح اِلَّا طيب بن مُحَمَّد وَفِيْه مقَال والْحَدِيْث حسن

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں پر جو عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں' اور ان عورتوں پر جو مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہیں' ان پر لعنت کی ہے' اور ویرانے میں اکیلے سفر کرنے والے پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں' صرف طیب بن محمد کا معاملہ مختلف ہے' اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' تاہم یہ حدیث حسن ہے۔

3143 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَة لعنُوْا فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَامنت الْمَلَائِكَة رجل جعله اللّٰه ذكرا فانث نَفْسه وتشبه بالنِّسَاء وَامْرَاَة جعلهَا اللّٰه اُنْثَى فتذكرت وتشبهت بِالرِّجَالِ وَالَّذِیْ يضل الْاَعْمَى وَرجل حصور وَلَمْ يَجْعَل اللّٰه حصورا اِلَّا يحيى بن زَكَرِيَّا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ من طَرِيْق عَلِیّ بن يزِيْد الْاَلْهَانِیْ وَفِی الْحَدِيْث غرابة

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار لوگ ہیں' جن پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے' اور فرشتے (اس پر آمین کہتے ہیں) ایک وہ شخص' جسے اللہ تعالیٰ نے مذکر بنایا ہو' اور وہ خود کو مؤنث بنائے' اور عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے' ایک وہ عورت' جسے اللہ تعالیٰ نے مؤنث بنایا ہو' اور وہ خود کو مذکر بنائے' اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے' اور وہ شخص جو کسی نابینا شخص کو گمراہ کر دے' اور وہ شخص' جو عورتوں سے مکمل لاتعلقی اختیار کیے رکھے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے مکمل طور پر لاتعلقی اختیار کرنے والا' صرف حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو بنایا تھا''

یہ روایت امام طبرانی نے علی یزید الہانی سے نقل کی ہے' اور اس روایت میں غریب ہونا پایا جاتا ہے۔

3144 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بمخنث قد خضب يَدَيْهِ وَرجلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَال هٰذَا قَالُوْا يتشبه بِالنِّسَاء فَاَمر بِهِ ففی اِلَى النقيع فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلا تقتله فَقَالَ اِنِّیْ نهيت عَن قتل الْمُصَلِّين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد قَالَ وَقَالَ اَبُوْ اُسَامَة

والنقيع نَاحيَة من الْمَدِيْنَة وَلَيْسَ بِالبَقِيعِ يَعْنِیْ انه بالنُّوْن لَا بِالْبَاء

قَالَ الْحَافِظ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَنْ اَبِیْ يسَار الْقرشِی عَنْ اَبِیْ هَاشم عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَفِیْ مَتنه نَكَارَة وَاَبُوْ يسَار هٰذَا لَا اعرف اسْمه وَقد قَالَ اَبُوْ حَاتِم الرَّازِیّ لما سُئِلَ عَنْهُ مَجْهُوْل وَلَيْسَ كَذٰلِكَ فَاِنَّهُ قد روى عَنْهُ الْاَوْزَاعِیّ وَاللَّيْث فَكيف يكون مَجْهُوْلا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہیجڑے کو لایا گیا' جس نے اپنے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں پر مہندی لگائی ہوئی تھی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے بتایا یہ عورتوں کے ساتھ

مشابہت اختیار کیے ہوئے ہے' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے مطابق اسے نقیع کی طرف جلاوطن کر دیا گیا' عرض کی گئی: یارسول اللہ! آپ نے اسے قتل کیوں نہیں کروادیا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے نماز پڑھنے والوں کو قتل کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ابواسامہ نے یہ بات بیان کی ہے: لفظ ''نقیع'' سے مراد مدینہ کا ایک گوشہ ہے' یہ لفظ ''بقیع'' نہیں ہے یہ 'ن' کے ساتھ ہے 'ب' کے ساتھ نہیں ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام ابوداؤد نے 'ابویسار قرشی کے حوالے سے' ابوہاشم کے حوالے سے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اس کے متن میں منکر ہونا پایا جاتا ہے' ابویسار نامی راوی کے نام سے میں واقف نہیں ہوں' امام ابوحاتم رازی سے جب اس کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ مجہول ہے' حالانکہ ایسا نہیں' کیونکہ امام اوزاعی اور لیث بن سعد نے اس سے روایات نقل کی ہیں' تو ایسا شخص مجہول کیسے ہوسکتا ہے؟ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3145 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ الْعَاقُ لِوَالِدَيْهِ وَالدَّيُّوْثُ وَرَجِلَةُ النِّسَاءِ

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارُ فِيْ حَدِيْثٍ يَأْتِيْ فِي الْعُقُوْقِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهُ وَقَالَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ الدَّيُّوْثُ بِفَتْحِ الدَّالِ وَتَشْدِيْدِ الْيَاءِ الْمُثَنَّاةِ تَحْتُ هُوَ الَّذِيْ يُقِرُّ الْخَبَثَ فِيْ أَهْلِهِ وَيُقِرُّهُمْ عَلَيْهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے' والدین کا نافرمان' بے غیرت شخص اور مرد سے مشابہت رکھنے والی عورت''۔

یہ روایت امام نسائی نے اور امام بزار نے ایک حدیث میں نقل کی ہے' وہ نافرمانی سے متعلق آگے باب میں آئے گی' اگر اللہ نے چاہا' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ ''دیوث'' میں 'د' پر زبر ہے' اور 'ی' پر شد ہے' اس سے مراد وہ شخص ہے' جو اپنی بیوی کے گناہ کا شکار ہونے کے بارے میں جانتا ہے' اور ایسا کرنے دیتا ہے۔

3146 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ أَبَدًا الدَّيُّوْثُ وَالرَّجِلَةُ مِنَ النِّسَاءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمَا مُدْمِنُ الْخَمْرِ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا الدَّيُّوْثُ قَالَ الَّذِيْ لَا يُبَالِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ

قُلْنَا فَمَا الرَّجِلَةُ مِنَ النِّسَاءِ قَالَ الَّتِيْ تَشَبَّهُ بِالرِّجَالِ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُهُ لَيْسَ فِيْهِمْ مَجْرُوْحٌ

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ جنت میں کبھی داخل نہیں ہوں گے' دیوث (بے غیرت شخص) مردوں کے ساتھ مشابہت رکھنے والی عورت اور باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جہاں تک باقاعدگی سے شراب پینے والے کا تعلق ہے' تو اسے تو ہم جانتے ہیں' لیکن دیوث سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کی بیوی

کے پاس کون آتا ہے؟ ہم نے عرض کی: مردوں سے مشابہت رکھنے والی عورت سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ جو مردوں سے مشابہت رکھتی ہے۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ایسے ہیں' جن میں کوئی مجروح نہیں ہے۔

التَّرْغِيْبُ فِيْ تَرْكِ التَّرَفُّعِ فِي اللِّبَاسِ

تَوَاضُعًا وَاقْتِدَاءً بِأَشْرَفِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ وَالتَّرْهِيْبُ مِنْ لِبَاسِ الشُّهْرَةِ وَالْفَخْرِ وَالْمُبَاهَاةِ

باب: اس بارے میں ترغیبی روایات کہ تواضع کے طور پر عمدہ لباس پہننے کو ترک کیا جائے

اور مخلوق میں سب سے زیادہ معزز حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی اصحاب کی پیروی کی جائے' اور اس بارے میں ترہیبی روایات' کہ مشہور ہونے والا' فخر والا اور مباہات والا لباس پہنا جائے

3147 - عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك اللبَاس تواضعا لله وَهُوَ يقدر عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة على رُؤُوس الْخَلَائق حَتّٰى يخيره من اَى حلل الْإِيمَان شَاءَ يلبسهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَالْحَاكِم فِيْ موضِعين من الْمُسْتَدْرك وَقَالَ فِيْ اَحدهمَا صَحِيْح الْإِسْنَاد قَالَ الْحَافِظ رواياه من طَرِيْق اَبِيْ مَرْحُوم وَهُوَ عبد الرَّحِيم بن مَيْمُون عَن سهل بن معَاذ وَيَاْتِي الْكَلَام عَلَيْهِمَا

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع کرتے ہوئے' عمدہ لباس ترک کر دے گا' جبکہ وہ اس پر قدرت بھی رکھتا ہو' تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کے سامنے اُسے بلائے گا' یہاں تک کہ اسے اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے حلوں میں سے جو بھی حلہ چاہے' اُسے پہن لے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اسے امام حاکم نے مستدرک میں دو مقامات پر نقل کیا ہے' اور ان دونوں میں ایک مقام میں یہ فرمایا ہے: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ دونوں روایات' ابو مرحوم نامی راوی کے حوالے سے نقل کی ہیں' جس کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے' یہ اس کے حوالے سے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں' ان دونوں کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

3148 - وَعَنْ رجل من اَبنَاء رَسُوْل اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ترك لبس ثوب جمال وَهُوَ يقدر عَلَيْهِ

قَالَ بشر اَحْسِبهُ قَالَ تواضعا كَسَاه الله حلل الْكَرَامَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد فِيْ حَدِيْثٍ وَلَمْ يسم ابْن الصَّحَابِيّ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من طَرِيق زبان بن فائد عَن سهل بن معَاذ عَنْ اَبِيْهِ بِزِيَادَة

❀❀ نبی اکرم ﷺ کی اولاد امجاد میں سے ایک صاحب نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص عمدہ لباس کو ترک کر دے حالانکہ وہ اس کی قدرت رکھتا ہو (یہاں بشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میرے خیال روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) کہ وہ شخص تواضع کے طور پر ایسا کرے تو اللہ تعالیٰ اسے بزرگی کا حلہ پہنائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے ایک حدیث میں نقل کی ہے انہوں نے صحابی کے بیٹے کا نام ذکر نہیں کیا۔ یہ روایت زبان بن فائد کے حوالے سے سہل بن معاذ کے حوالے سے ان کے والد سے اضافے کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔

3149 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بن ثَعْلَبَة الْاَنْصَارِيّ واسْمه اِيَاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذكر اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عِنْده الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا تَسْمَعُوْنَ اَلا تَسْمَعُوْنَ اِن الْبَذَاذَة من الْاِيمَان اِن الْبَذَاذَة من الْاِيمَان يَعْنِيْ التفحل رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ مُحَمَّد بن اِسْحَاق وَقد تكلم اَبُوْ عمر النمرى فِيْ هٰذَا الْحَدِيْث الْبَذَاذَة بِفَتْح الْبَاء الْمُوَحَّدَة وذالين معجمتين هِيَ التَّوَاضُع فِي اللبَاس برثاثة الْهَيْئَة وَترك الزِّيْنَة وَالرِّضَا بالدون من الثِّيَاب

❀❀ حضرت ابوامامہ بن ثعلبہ انصاری رضی اللہ عنہ جن کا نام ''ایاس'' ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے ایک دن نبی اکرم ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ سنتے نہیں ہو؟ کیا تم لوگ سنتے نہیں ہو؟ عام لباس پہننا ایمان کا حصہ ہے عام لباس پہننا ایمان کا حصہ ہے (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد تحمل ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ ان دونوں حضرات نے محمد بن اسحاق کے حوالے سے نقل کی ہے اس سے روایت کے بارے میں شیخ ابونمری نے کلام کیا ہے۔

لفظ ''البذاذة'' میں 'ب' پر زبر ہے اس کے بعد 'ذ' ہے اس سے مراد لباس میں تواضع اختیار کرتے ہوئے عام سی ہیئت رکھنا ہے اور زینت کو ترک کر دینا ہے اور کم تر لباس پر راضی رہنا ہے۔

3150 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الله عَزَّ وَجَلَّ يحب المتبذل الَّذِيْ لَا يُبَالِيْ مَا لبس

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ عام لباس پہننے والے ایسے شخص کو پسند کرتا ہے جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا پہنا ہے؟''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3151 - وَعَنْ اَبِیْ بردة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت على عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فاخرجت اِلَيْنَا كِسَاء ملبدا من الَّتِیْ تسمونها الملبدة اِزارا عَظِيْما مِمَّا يصنع بِالْيمن وَاَقْسَمت بِاللّٰهِ لقد قبض رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ هذَيْن الثَّوْبَيْنِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ اخصر مِنْهُ

الملبد المرقع وَقِيْلَ غير ذَلِك

❀❀ ابوبردہ بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ہمیں پیوند لگی ہوئی ایک چادر نکال کر دکھائی' جسے تم لوگ ''ملبدہ'' کہتے ہو اور ایک موٹا تہبند نکال کر دکھایا' جو یمن میں بنایا جاتا ہے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کی قسم! اٹھا کر یہ بات بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان دو کپڑوں میں ہوا تھا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی نے اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

''الملبد'' کا مطلب وہ کپڑا ہے' جس میں پیوند لگے ہوئے ہوں' ایک قول کے مطابق اس سے مراد کچھ اور ہے۔

3152 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ توفّی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَان نمرة من صوف تنسج لَهُ

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا' اس وقت ایک اونی چادر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بُن لی گئی تھی۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3153 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكل خشنا وَلبس خشنا لبس الصُّوف واحتذى المخصوف

قيل لِلْحسنِ مَا الخشن قَالَ غليظ الشّعير مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسيغه اِلَّا بجرعة من مَاء

3151-صحيح البخاری' كتاب فرض الخمس' باب ما ذكر من درع النبی صلى الله عليه وسلم' حديث: 2958صحيح مسلم' كتاب اللباس والزينة' باب التواضع فی اللباس' حديث: 3973صحيح ابن حبان' كتاب التاريخ' ذكر وصف الثياب التی قبض المصطفى صلى الله عليه وسلم فيها' حديث: 6733المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب تواريخ المتقدمين من الأنبياء والمرسلين' ذكر أخبار سيد المرسلين وخاتم النبيين' حديث: 4146سنن أبی داود' كتاب اللباس' باب لباس الغليظ' حديث: 3536سنن ابن ماجه' كتاب اللباس' باب لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم' حديث: 3549الجامع للترمذی' أبواب اللباس' باب ما جاء فی لبس الصوف' حديث: 1700مصنف ابن أبی شيبة' كتاب اللباس والزينة' فی لبس الصوف والأكسية وغيرها' حديث: 24383مسند أبی يعلى الموصلی' مسند عائشة' حديث: 4316الشمائل المحمدية للترمذی' باب ما جاء فی صفة إزار رسول الله صلى الله عليه' حديث: 117

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ كِلَاهُمَا من رِوَايَة يُوسُف بن أَبِي كثير عَن نوح بن ذكْوَان وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ يُوسُف لَا يعرف ونوح بن ذكْوَان قَالَ أَبُو حَاتِم لَيْسَ بِشَيْء

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سخت خوراک کھاتے تھے اور موٹا لباس پہنتے تھے' آپ ﷺ اونی لباس پہن لیتے تھے' اور پیوند لگا ہوا جوتا پہن لیتے تھے۔

حسن بصری سے دریافت کیا گیا: خشن سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: گاڑھے جو' جنہیں نبی اکرم ﷺ پانی کے گھونٹ کے ہمراہ ہی نگل سکتے تھے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان دونوں نے اسے یوسف بن ابی کثیر کے حوالے سے نوح بن ذکوان سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ فرماتے ہیں: یوسف نامی راوی معروف نہیں ہے' اور نوح بن ذکوان کے بارے میں ابوحاتم نے کہا ہے: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

3154 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ على مُوسَى يَوْم كَلمه ربه كِسَاء صوف وجبة صوف وكمة صوف وَسَرَاويل صوف وَكَانَت نعلاه من جلد حمَار ميت

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيث حَسَن غَرِيب وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن حميد الْأَعْرَج عَن عبد الله بن الْحَارِث عَن ابْن مَسْعُود وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيح على شَرْط الْبُخَارِيّ قَالَ الْحَافِظ توهم الْحَاكِم أَن حميدا الْأَعْرَج هَذَا هُوَ حميد بن قيس الْمَكِّيّ وَإِنَّمَا هُوَ حميد بن عَليّ وَقيل ابْن عمار أَحَد المتروكين وَاللَّهُ أعلم

الكمة بِضَم الْكَاف وَتَشْدِيد الْمِيم القلنسوة الصَّغِيرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے پروردگار سے کلام کرنے کے لئے گئے تھے' اس دن انہوں نے اونی چادر پہنی ہوئی تھی' اونی جبہ پہنا ہوا تھا' ان کی ٹوپی بھی اونی تھی' اور شلوار بھی اونی تھی' اور ان کے جوتے ایک مردہ گدھے کی کھال کے بنے ہوئے تھے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' ان دونوں نے اسے حمید اعرج کے حوالے سے' عبداللہ بن حارث کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے' امام حاکم بیان کرتے ہیں. یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام حاکم کو وہم ہوا ہے کہ حمید اعرج نامی راوی' حمید مکی ہے' حالانکہ یہ حمید بن علی ہے' اور ایک قول کے مطابق حمید بن عمار ہے' جو متروک راویوں میں سے ایک ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

لفظ ''الکمہ'' میں 'ک' پر پیش ہے' 'م' پر شد ہے' اس سے مراد چھوٹی ٹوپی ہے۔

3157 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَاءَ ة من الكبر لبوس الصُّوف ومجالسة فُقَرَاء الْمُسْلِمِيْن وركوب الحمار واعتقال العنز اَوْ البَعِير

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اونی لباس' غریب مسلمانوں کے ساتھ بیٹھنا' گدھے پر سواری کرنا' اور اونٹ کی رسی کو پکڑ کر چلنا' تکبر سے لاتعلقی کا اظہار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3158 - وَعَنِ الْحسن رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِيْ مروط نِسَائِهِ وَكَانَت اكسية من صوف مِمَّا يشترى بالستة والسبعة وَكن نساؤه يتزرن بهَا

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَهُوَ مُرْسل وَفِيْ سَنَده لين

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ محترمہ کی چادر میں نماز ادا کر رہے تھے' وہ اُون کی بنی ہوئی چادر تھی' جو شاید چھ یا سات کے عوض میں خریدی گئی تھی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج ان چادروں کو تہبند کے طور پر استعمال کرتی تھیں''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' یہ روایت مرسل ہے' اور اس کی سند میں کمزوری پائی جاتی ہے۔

3158/1 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت خرج رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مرط مرحل من شعر أسود

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

المرط بِكَسْر الْمِيم وَسُكُون الرَّاء كسَاء يؤتزر بِهِ قَالَ اَبُوْ عبيد وَقد تكون من صوف وَمَنْ خَز ومرحل بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمَلَة وتشديدها اَى فِيْهِ صور رحال الْجمال

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر سیاہ بالوں سے بنی ہوئی کشیدہ کاری کی ہوئی چادر موجود تھی''

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

لفظ ''المرط'' میں 'م' پر زیر ہے' اور 'ر' ساکن ہے' اس سے مراد وہ چادر ہے' جسے تہبند کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے' ابوعبید بیان کرتے ہیں: بعض اوقات یہ اُون سے بنی ہوئی ہوتی ہے' اور بعض اوقات یہ خز سے بنی ہوئی ہوتی ہے۔

لفظ ''مرحل'' میں 'ح' پر زبر ہے' اور اس پر شد بھی ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جس میں پالان کی تصویر بنی ہوئی ہو (یعنی کشیدہ کاری کی گئی ہو)۔

3159 - وَعَنْ عَائِشَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ وساد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ

يتكىء عَلَيْهِ من اَدَم حشوه لِيف

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ تکیہ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگایا کرتے تھے وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا اور اس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

3159/1 - وعنها رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت اِنَّمَا كَانَ فرَاش رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ يَنَام عَلَيْهِ ادما حشوها لِيف

رَوَاهُمَا مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بستر جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے تھے وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں پتے بھرے ہوئے تھے۔

یہ دونوں روایات امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہیں۔

3160 - وَعَنْ عتبَة بن عبد السّلمِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسكسيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فكسانى خيشتين فَلَقَد رَاَيْتِنِىْ وَاَنا اكسى اَصْحَابِى

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالْبَيْهَقِىّ كِلَاهُمَا من رِوَايَة اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش

الخيشة بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَسُكُون الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت بعدهمَا شين مُعْجمَة هُوَ ثوب يتَّخذ من مشاقة الْكَتَّان يغزل غزلا غليظا وينسج نسجا رَقِيقا وَقَوْله وَاَنا اكسى اَصْحَابِى يَعْنِىْ اعظمهم وَاَغْلَاهُمْ كسْوَة

❀❀ حضرت عقبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہننے کے لئے لباس مانگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پہننے کے لئے خیشہ کا کپڑا دیا مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ عمدہ لباس والا تھا۔

یہ روایت امام بیہقی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام بیہقی نے اس روایت کو اسماعیل بن عیاش کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

لفظ ''خیشہ'' میں 'خ' پر زبر ہے 'ی' ساکن ہے اس کے بعد 'ش' ہے اس سے مراد وہ کپڑا ہے جو کتان کے مشاقہ سے بنایا جاتا ہے اور اسے موٹا کات لیا جاتا ہے اور پتلا کر کے بنا جاتا ہے۔

متن کے یہ الفاظ '' وَاَنا اكسى اَصْحَابِى '' اس سے مراد یہ ہے کہ لباس کے اعتبار سب سے میں زیادہ عظمت والا اور سب سے زیادہ بلند و برتر تھا۔

3161 - وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَة قَالَ قَالَ لى اَبِىْ لَو رَاَيْتنَا وَنَحْنُ مَعَ نَبِينَا وَقد اصابتنا السَّمَاء حسبت اَن ريحنا ريح الضَّأْن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ صَحِيْح

وَمعنى الحَدِيْثِ انه كَانَ ثِيَابهمْ الصُّوف وَكَانَ إِذا اَصَابَهُم الْمَطَر يَجِيْء من ثِيَابهمْ ريح الصُّوف انْتهى وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح اَيْضًا نَحْوِهِ وَزَاد فِيْ آخِره: اِنَّمَا لباسنا الصُّوف وطعامنا الأسودان التَّمْر وَالْمَاء

❀❀ ابن بریدہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھ سے فرمایا: کاش تم ہمیں دیکھتے کہ جب ہم اپنے نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم پر بارش نازل ہوئی تھی تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے ہمارے جسم میں سے بھیڑ کی بو آ رہی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے

حدیث کا مفہوم ہے کہ ان لوگوں کے کپڑے اون کے بنے ہوئے تھے جب ان پر بارش نازل ہوئی تو ان کے کپڑوں میں اون کی بو محسوس ہوئی ان کی بات یہاں ختم ہو گئی۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے جو اس کی مانند ہے اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ہمارا لباس اُون کا بنا ہوا ہوتا تھا اور ہماری خوراک دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی ہوتا تھا''۔

3162 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خرجت فِيْ غَدَاة شَاتِيَة جائعا وَقد أوبقنى الْبرد فَاخذت ثوبا من صوف قد كَانَ عندنَا ثُمَّ ادخلته فِيْ عنقِي وحزمته على صَدْرِي استدفيء بِهِ وَاللّٰه مَا كَانَ فِيْ بَيْتِيْ شَيْءٍ آكل مِنْهُ وَلَوْ كَانَ فِيْ بَيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٍ لبلغنى فَذكر الحَدِيْث اِلى اَن قَالَ ثُمَّ جِئْت اِلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَست اِلَيْهِ فِي الْمَسْجِد وَهُوَ مَعَ عِصَابَة من اَصْحَابه فطلع علينا مُصعب بن عُمَيْر فِيْ بردة مَرْقُوْعَة بفروة وَكَانَ انعم غُلام بِمَكَّة وارفهه عَيْشًا فَلَمَّا رَآهُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذكر مَا كَانَ فِيْهِ من النَّعِيْم وَرَاى حَاله الَّتِيْ هُوَ عَلَيْهَا فذرفت عَيناهُ فَبكى ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْم خير أم اِذا غدى على اَحَدُكُمْ بِجَفْنَة من خبز وَلحم وريح عَلَيْهِ بِاُخْرى وَغدا فِيْ حلَّة وَرَاح فِيْ اُخْرى وسترتم بُيُوتكُمْ كَمَا تستر الْكَعْبَة قُلْنَا بل نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير نتفرغ لِلْعِبَادَةِ قَالَ بل اَنْتُمُ الْيَوْم خير

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ اِلَّا اَنه قَالَ خرجت فِيْ يَوْم شات من بَيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد اخذت اِهابا معطونا فجوبت وَسطه فأدخلته فِيْ عنقِي وشددت وسطى فحزمته بخوص النّخل وَاِنِّيْ لشديد الْجُوْع فَذكر الحَدِيْث وَلَمْ يذكر فِيْهِ مُصعب بن عُمَيْر وَذكر قصَّته فِيْ مَوَاضِع

3161سنن أبي داود' كتاب اللباس' باب في لبس الصوف والشعر' حديث: 3533سنن ابن ماجه' كتاب اللباس' باب لبس الصوف' حديث: 3560المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب اللباس' أما حديث ابن عباس' حديث: 7454مصنف ابن أبي شيبة' كتاب اللباس والزينة' في لبس الصوف والأكسية وغيرها' حديث: 24384مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الكوفيين' حديث أبي موسى الأشعري' حديث: 19334البحر الزخار مسند البزار' أول حديث أبي موسى' حديث: 2682مسند أبي يعلى الموصلي' حديث أبي موسى الأشعري' حديث: 7103

اخر مُفْرَدَة وَقَالَ فِيْ كل مِنْهُمَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ وَفِيْ اِسناديه وَاِسْنَاد اَبِيْ يعلى رجل لم يسم

جوبست وَسطه بتَشْديد الْوَاو اَى خرقت فِيْ وَسطه خرقا كالجيب وَهُوَ الطوق الَّذِيْ يخرج الْاِنْسَان مِنْهُ رَاسه والاهاب بِكَسْر الْهمزَة هُوَ الْجلد وَقِيْلَ مَا لم يدبغ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں صبح کے وقت بھوک کے عالم میں نکلا' اور مجھے سردی بھی لگ رہی تھی' میں نے اونی لباس پہنا ہوا تھا' جو میرے پاس تھا' میں نے اسے اپنی گردن میں داخل کیا' میں نے اسے اپنی گردن پر لپیٹ لیا' تا کہ میں اس سے گرمائش حاصل کروں' اللہ کی قسم! میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی' جسے میں کھا سکتا' اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کوئی چیز ہوتی تو وہ مجھ تک پہنچ جاتی (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ ذکر کیا ہے:) پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ موجود تھے' اسی دوران حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے آئے' جنہوں نے ایسی چادر لی ہوئی تھی' جس میں چمڑے کے پیوند لگے ہوئے تھے' حالانکہ وہ مکہ میں سب سے زیادہ سہولتیں رکھنے والے نوجوان تھے' جن کی زندگی سب سے عمدہ گزر رہی تھی' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال آیا کہ یہ پہلے کیسی نعمتوں میں تھے' اور اب ان کی کیا حالت ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم آج زیادہ بہتر حالت میں ہو؟ یا اس وقت ہو گے؟ جب صبح کے وقت تمہارے سامنے روٹی اور گوشت کا ایک برتن لایا جائے گا' اور شام کو دوسرا لایا جائے گا' صبح کے وقت ایک حلہ آئے گا' اور شام کو دوسرا آئے گا' اور تم اپنے گھروں پر یوں پردے لٹکاؤ گے جس طرح خانہ کعبہ پر غلاف پہنایا جاتا ہے' ہم نے عرض کی: ہم اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے' کیونکہ ہم اس وقت عبادت کے لیے فارغ ہوں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم آج زیادہ اچھی حالت میں ہو''۔

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ایک سرد دن میں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے نکلا' میں نے ایک چمڑا لے کر' اسے درمیان سے چیر کر پہن لیا' اسے اپنی گردن میں داخل کیا تھا' اور درمیان میں سے باندھ لیا تھا' میں نے اسے کھجور کے درخت کے پتوں کے ذریعے مضبوط کیا تھا' مجھے شدید بھوک لگی ہوئی تھی''۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' تاہم انہوں نے اس میں مصعب بن عمیر اور ان کا واقعہ نقل نہیں کیا' انہوں نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ دوسری جگہ پر الگ سے نقل کیا ہے' اور ان دونوں روایات کے بارے میں یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث حسن غرب ہے

حافظ بیان کرتے ہیں: ان کی دونوں احادیث میں اور ابویعلی کی سند میں ایک راوی ہے' جس کا نام ذکر نہیں ہوا ہے۔

حوبت وسطه میں ڈپر شد ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے اسے درمیان میں سے چیر دیا جیسے گریبان ہوتا ہے یا طوق ہوتا ہے جس کے اندر سے آدمی سر باہر نکال لیتا ہے۔

''اہاب'' سے مراد چمڑا ہے ایک قول کے مطابق یہ اس چمڑے کو کہتے ہیں جس کی دباغت نہ ہوئی ہو۔

3163 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نظر رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُصعب بن عُمَيْر مُقبلا عَلَيْهِ إِهَاب كَبْش قد تنطق بِهِ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الَّذِي نور اللّٰه قلبه لقد رَأَيْته بَيْن ابوين يغذوانه بأطيب الطَّعَام وَالشَّرَاب وَلَقَد رَأَيْت عَلَيْهِ حلَّة شراها أَوْ شريت بِمِائَتَي دِرْهَم فَدَعَاهُ حب اللّٰه وَحب رَسُوله إِلَى مَا تَرَوْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مصعب بن عمیر کو آتے ہوئے دیکھا' ان کے جسم پر دنبے کا چمڑا تھا' جو انہوں نے لپیٹا ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی طرف دیکھو! جس کے دل کو اللہ تعالیٰ نے نور عطا کیا ہے' میں نے اسے اس کے ماں باپ کے درمیان دیکھا' جو صبح وشام اسے بہترین کھانا پینا فراہم کرتے تھے' اور میں نے اس کے جسم پر ایسا لباس بھی دیکھا ہے' جس کی قیمت دو سو درہم تھی' لیکن اللہ کی محبت اور اللہ کے رسول کی محبت' اسے اس صورت حال کی طرف لے آئی ہے' جو تم دیکھ رہے ہو''

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3164 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْت عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَمِير الْمُؤْمِنِينَ وَقد رقع بَيْن كَتِفَيْهِ برقاع ثَلَاث لبد بَعْضهَا على بعض رَوَاهُ مَالك

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا' وہ ان دنوں امیر المؤمنین تھے کہ انہوں نے اپنے کندھوں کے درمیان تین پیوند لگائے ہوئے تھے' جو ایک دوسرے کے اوپر لگے ہوئے تھے۔

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

3165 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كم من أَشْعَث أغبر ذِي طمرين لَا يؤبه لَهُ لَو أقسم على اللّٰه لَأَبَرَّه مِنْهُم الْبَراء بن مَالك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حسن

قَالَ الْحَافِظ وَيَأْتِي فِي بَاب الْفقر أَحَادِيث من هٰذَا النَّوْع وَغَيْره إِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالَى

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کتنے ہی بکھرے ہوئے' غبار آلود بالوں والے ایسے ہیں' جنہوں نے دو عام سی چادریں لی ہوئی ہوتی ہیں' ان کی پرواہ نہیں کی جاتی (اور ان کی حالت یہ ہوتی ہے) کہ اگر وہ اللہ کے نام پر قسم اُٹھالیں' تو اللہ اُسے پوری کروادے' براء بن مالک بھی اُن میں

سے ایک ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: فقر سے متعلق باب میں اس نوعیت سے متعلق اور احادیث آئیں گی' اگر اللہ نے چاہا۔

3166 - وَرُوِيَ عَنِ الشِّفَاء بنت عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت اتيت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسأله فَجعل يعْتَذر اِلَيّ وَانَا الومه فَحَضَرت الصَّلَاة فَخرجت فَدخلت على ابْنَتِي وَهِي تَحت شُرَحْبِيْل بن حَسَنَة فَوجدت شُرَحْبِيْل فِي الْبَيْت فَقُلْتُ قد حضرت الصَّلَاة وَانت فِي الْبَيْت وَجعلت الومه فَقَالَ يَا خَالَة لَا تلومِينِي فَاِنَّهُ كَانَ لِيْ ثوب فاستعاره النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بِاَبِيْ وَاُمي كنت الومه مُنْذُ الْيَوْم وَهذِه حَاله وَلَا اشعر فَقَالَ شُرَحْبِيْل مَا كَانَ اِلَّا درع رقصاه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ سیّدہ شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' میں نے آپ ﷺ سے کچھ مانگا' تو آپ ﷺ نے میرے سامنے معذرت بیان کی' میں نے آپ ﷺ کو ملامت کی' اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا' میں نکلی اور اپنی بیٹی کے پاس آئی' جو شرحبیل بن حسنہ کی بیوی تھی' تو میں نے شرحبیل کو گھر میں پایا' میں نے کہا: نماز کا وقت ہو گیا ہے' اور تم گھر میں موجود ہو' میں نے اسے ملامت کرنی شروع کی' اس نے کہا: اے خالہ جان! آپ مجھے ملامت نہ کیجئے کیونکہ میرے پاس ایک ہی کپڑا تھا' وہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے عارضی استعمال کے لئے لے لیا ہے' تو میں نے سوچا' میرے ماں باپ اُن پر قربان ہوں' میں آج انہیں ملامت کر رہی تھی اور ان کا یہ عالم ہے' اور مجھے پتہ ہی نہیں تھا' تو شرحبیل نے بتایا کہ وہ صرف ایک چادر تھی' جس پر ہم نے پیوند لگائے ہوئے تھے"۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3167 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّاد بن الْهَاد قَالَ رَاَيْت عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْم الْجُمُعَة على الْمِنْبَر عَلَيْهِ اِزَار عدنى غليظ ثمنه اَرْبَعَة دَرَاهِمَ اَوْ خَمْسَة وريطة كوفية ممشقة ضرب اللَّحْم طَوِيل اللِّحْيَة حسن الْوَجْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَالْبَيْهَقِيّ

عدنى بِفَتْح الْعين وَالدَّال الْمُهْمَلَتَيْنِ مَنْسُوب اِلَى عدن والريطة بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الْيَاء الْمُثَنَّاة تَحت كل ملاءة تكون قِطْعَة وَاحِدَة ونسجا وَاحِدًا لَيْسَ لَهَا لفقان وَضرب اللَّحْم بِفَتْح الضَّاد الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء خفيفه وممشقة اَى مصبوغة بِالْمشق بِكَسْر الْمِيم وَهُوَ الْمغرَة

❀❀ عبداللہ بن شداد بن الہاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن منبر پر دیکھا' ان کے جسم پر ایک موٹا عدن کا بنا ہوا تہبند تھا' جس کی قیمت چار درہم' یا شاید پانچ درہم تھی' اور ایک کشیدہ کاری والی کوفی چادر تھی' وہ دبلے جسم کے

مالک' طویل داڑھی والے' خوبصورت آدمی تھے"

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

"عدنی" میں 'ع' اور 'د' پر زبر ہے' یہ عدن کی طرف منسوب ہے' لفظ "ربطه" میں 'ر' پر زبر ہے' "ی" ساکن ہے' اس سے مراد چادر کا ایک مکمل ٹکڑا ہے' جسے ایک مرتبہ بُنا گیا ہو' جس کے درمیان میں جوڑ نہ ہو' "ضرب اللحم" میں 'ض' پر زبر ہے' اور 'ر' ساکن ہے' اس سے مراد ہلکے جسم کا ہونا ہے' لفظ "ممشقه" سے مراد یہ ہے' جسے مشک کے ذریعے یعنی مغرہ کے ذریعے رنگا گیا ہو۔

3168 - وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرْنَا عرس عَلِيّ وَفَاطِمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَمَا رَأَيْنَا عرسا كَانَ أحسن مِنْهُ حشونا الْفراش يَعْنِيْ الليف واتينا بِتَمْر وزبيب فاكلنا وَكَانَ فراشها لَيْلَة عرسها إِهَاب كَبْش - رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی میں شریک ہوئے تھے' ہم نے اس سے بہترین شادی اور کوئی نہیں دیکھی' ہم نے نیچے پتے بچھائے ہوئے تھے' ہمارے پاس کھجوریں اور کشمش لائی گئی' ہم نے وہ کھائیں' اور وہ بچھونا' جس پر انہوں نے رات گزاری تھی' وہ دنبے کی کھال کا بنا ہوا تھا"

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3169 - وَعَنْ مُحَمَّد بن سِيرِين قَالَ كُنَّا عِنْد أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ ثَوْبَان ممشقان من كتَّان فمخط فِيْ أحدهمَا ثُمَّ قَالَ بخ بخ يمتخط أَبُوْ هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّان لقد رَأَيْتنِيْ وَإِنِّيْ لأجر فِيْمَا بَيْن مِنْبَر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وحجرة عَائِشَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا من الْجُوْع مغشيا عَلَيّ فَيَجِيْء الجائى فَيَضَع رجله على عنقِي يرى أَن بِي الْجُنُون وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوْع

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَصَحَّحَهُ

❀❀ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' ان کے جسم پر کتان سے بنے ہوئے دو ممشق کپڑے تھے' انہوں نے ان میں سے ایک کے ذریعے ناک صاف کی اور پھر بولے: بہت خوب' بہت خوب' ابو ہریرہ کتان کے کپڑے سے ناک صاف کرتا ہے' حالانکہ مجھے اپنے بارے میں یہ یاد ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے درمیان گرا پڑا ہوتا تھا' جو بھوک کی شدت کی وجہ سے ہوتا تھا' اور مجھ پر غشی طاری ہوتی تھی' ایک شخص آیا' اس نے اپنا پاؤں میری گردن پر رکھ دیا' وہ یہ سمجھا کہ مجھے جنون لاحق ہوا ہے' حالانکہ میری یہ حالت صرف بھوک کی وجہ سے تھی"

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

3170 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لقد رَأَيْت سَبْعِيْنَ من أَهْلِ الصّفة مَا مِنْهُم رجل عَلَيْهِ رِدَاءٍ إِمَّا إِزَار وَإِمَّا كِسَاء قد ربطوا فِيْ أَعْنَاقهم فَمِنْهَا مَا يبلغ نصف السَّاقَيْن وَمِنْهَا مَا يبلغ الْكَعْبَيْنِ فيجمعه بِيَدِه كَرَاهِيَة أَن ترى عَوْرَته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ستر اہل صفہ کو دیکھا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے جسم پر ایک چیز ہوتی ہے' یا تہبند ہوتا تھا' یا چادر ہوتی تھی' جس کو وہ اپنی گردن میں باندھ لیتے تھے' ان میں سے کسی کی چادر نصف پنڈلی تک آتی تھی اور کسی کی ٹخنوں تک آتی تھی' وہ اسے سمیٹ کر رکھتا تھا' اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ کہیں اس کی شرم گاہ ظاہر نہ ہو جائے"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3171 - وَرُوِيَ عَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَكْفِينِيْ من الدُّنْيَا قَالَ مَا سد جوعتك ووارى عورتك وَإِن كَانَ لَك بَيت يظلك فَذَاك وَإِن كَانَ لَك دَابَّة فبخ بخ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! دنیا میں سے میرے لئے کتنی چیز کافی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ چیز' جو تمہاری بھوک کو ختم کر دے' اور تمہاری شرمگاہ کو چھپا لے' اور اگر ایسا گھر ہو' جو تمہیں سایہ فراہم کرے' تو یہ بھی' اور اگر تمہارے پاس سواری بھی ہو' تو پھر کیا کہنے' بہت اچھے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3172 - وَعَنْ أَبِيْ يَعْفُور قَالَ سَمِعت ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يسْأَله رجل مَا ألبس من الثِّيَاب قَالَ مَا لَا يزدريك فِيْهِ السُّفَهَاء وَلَا يعيبك بِهِ الْحُكَمَاء قَالَ مَا هُوَ قَالَ مَا بَيْنَ الْخَمْسَة دَرَاهِمْ إِلَى الْعِشْرِيْنَ درهما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀❀ ابو یعفور بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا: ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: میں کون سے کپڑے پہن سکتا ہوں؟ انہوں نے ارشاد فرمایا: ایسے کپڑے' جس کی وجہ سے بے وقوف لوگ تمہارا مذاق نہ اڑائیں' اور عقل مند لوگ تم پر عیب چینی نہ کریں۔ انہوں نے دریافت کیا: وہ کون سا ہوگا؟ انہوں نے جواب دیا: پانچ درہم سے لے کر بیس درہم تک کا لباس ہو"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے رجال' صحیح کے رجال ہیں۔

3173 - وَرُوِيَ عَنْ أُم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من أَحَد يلبس ثوبا ليباهي بِهِ وَينظر النَّاس إِلَيْهِ لم ينظر اللّٰه إِلَيْهِ حَتَّى يَنْزِعهُ مَتى نَزعه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"جو بھی شخص ایسا کپڑا پہنے' تا کہ اس کے ذریعے فخر کا اظہار کرے' اور لوگ اس کی طرف دیکھیں' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف اس

3171-المعجم الأوسط للطبرانی' باب العین' باب الهاء' من اسمه: هلدون' حدیث: 9519

وقت بھی نظر رحمت نہیں کرے گا' جب تک آدمی اس کپڑے کو اتار نہیں دیتا' خواہ وہ اُسے جب بھی اتارے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3174 - وَعَنْ ضَمرَة بن ثَعْلَبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حلتان من حلل الْيمن فَقَالَ يَا ضَمرَة اَتَرى ثوبيك هذَيْن مدخليك الْجَنَّة فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَئِن استغفرت لى لأقعد حَتّٰى انزعهما عنى فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اغْفِر لضمرة فَانْطَلق سَرِيعا حَتّٰى نزعهما عَنْهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا بَقِيَّة

❀❀ حضرت ضمرہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ان کے جسم پر یمن کے بنے دو حلے موجود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ضمرہ! کیا تم اپنے کپڑوں کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہو کہ یہ دونوں تمہیں جنت میں داخل کروادیں گے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ میرے لئے دعائے مغفرت کریں' تو میں جا کر انہیں اتار دیتا ہوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو ضمرہ کی مغفرت کردے! تو وہ تیزی سے گئے' اور انہوں نے وہ کپڑے اتار دیے۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' صرف بقیہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3175 - وَرُوِيَ عَن فَاطِمَة بنت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شرار اُمتِى الَّذِيْنَ غذوا بالنعيم الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْن الوان الطَّعَام وَيلبسُوْنَ الوان الثِّيَاب ويتشدقون فِى الْكَلَام

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا فِى كتاب ذمّ الْغَيْبَة وَغَيْرِه -

❀❀ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میری امت کے بدترین لوگ وہ ہوں گے' جنہیں نعمتیں عطا کی گئی ہوں گی' وہ مختلف قسم کے کھانے کھائیں گے' اور مختلف قسم کے کپڑے پہنیں گے (بناسنوار کر) کلام کریں گے"

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے کتاب "ذم الغیبۃ" اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

3176 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيكون رجال من امتِىْ يَاْكُلُوْن الوان الطَّعَام وَيَشْرَبُوْنَ الوان الشَّرَاب وَيلبسُوْنَ الوان الثِّيَاب ويتشدقون فِى الْكَلَام وَاُولٰئِكَ شرار اُمتِى

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عنقریب میری امت میں' ایسے لوگ ہوں گے' جو مختلف قسم کے کھانے کھائیں گے' مختلف قسم کے مشروب پیئیں گے' مختلف

قسم کے کپڑے پہنیں گے اور بنا سنوار کر باتیں کریں گے وہ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3177 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يرفعهُ قَالَ من لبس ثوب شهرة الْبَسهُ اللّٰه إِيَّاه يَوْم الْقِيَامَة ثمَّ الهب فِيهِ النَّار وَمَنْ تشبه بِقوم فَهُوَ مِنْهُم

ذكره رزين فِي جَامعه وَلَمْ اره فِي شَيْءٍ من الْأُصُول الَّتِي جمعهَا

إِنَّمَا رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَلَفْظِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لبس ثوب شهرة فِي الدُّنْيَا الْبَسهُ اللّٰه ثوب مذلة يَوْم الْقِيَامَة ثمَّ الهب فِيهِ نَارا -وَرَوَاهُ أَيْضًا اخصر مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:) "جو شخص مشہور ہونے والا لباس پہنتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے وہی لباس پہنائے گا اور پھر اس میں آگ کا شعلہ ڈال دے گا اور جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ اُن میں سے ایک شمار ہوتا ہے"۔

یہ روایت رزین نے اپنی "جامع" میں نقل کی ہے میں نے "اصول" میں سے کسی کتاب میں یہ روایت نہیں دیکھی جس کو انہوں نے جمع کیا ہے یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص دنیا میں مشغول کرنے والا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے ذلت والا لباس پہنائے گا اور پھر اس میں آگ کا انگارہ داخل کر دے گا"۔

انہوں نے یہ روایت اس سے زیادہ مختصر روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے۔

3178 - وَرُوِيَ أَيْضًا عَن عُثْمَان بن جهم عَن زر بن حُبَيْش عَنْ أَبِي ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لبس ثوب شهرة أعرض اللّٰه عَنْهُ حَتَّى يَضَعهُ مَتى وَضعه

❀❀ عثمان بن جہم نے زر بن حبیش کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے: "جو شخص شہرت کا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اُس سے منہ پھیر لے گا جب تک وہ شخص اُسے اتار نہیں دیتا خواہ وہ اُسے جب بھی اتارے"

8 - التَّرْغِيْب فِي الصَّدَقَة على الْفَقِير بِمَا يلْبسهُ كَالثَّوْبِ وَنَحْوَهُ

اس بارے میں ترغیبی روایات کہ آدمی فقیر کو صدقہ کرتے ہوئے وہ چیز صدقہ کرے جو وہ خود پہنتا ہے جیسے کپڑے یا اس کی مانند کوئی اور چیز

3179 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من

مُسْلِم كسا مُسْلِما ثوبا إِلَّا كَانَ فِيْ حفظ اللّٰه مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خرقَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا من رِوَايَة خَالِد بْن طهْمَان وَلَفظ الْحَاكِم:

سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كسا مُسْلِمًا ثوبا لم يزل فِيْ ستر اللّٰه مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خيط أَوْ سلك

قَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو مسلمان کسی مسلمان کو پہننے کے لئے کپڑا فراہم کرتا ہے وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان میں رہتا ہے جب تک وہ کپڑا اس شخص کے جسم پر رہتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے خالد بن طہمان سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرمائے ہوئے سنا:

''جو شخص کسی مسلمان کو لباس پہناتا ہے وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کے پردے میں رہتا ہے جب تک وہ لباس اس دوسرے شخص کے جسم پر رہتا ہے''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3180 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا مُسْلِم كسا مُسْلِما ثوبا على عرى كَسَاه اللّٰه من خضر الْجَنَّة وَاَيُّمَا مُسْلِم اَطْعم مُسْلِما على جوع اَطْعمهُ اللّٰه من ثمار الْجَنَّة وَاَيُّمَا مُسْلِم سقى مُسْلِما على ظمأ سقَاهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من الرَّحِيق الْمَخْتُوم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد من رِوَايَة اَبِيْ خَالِد يزِيْد بن عبد الرَّحْمٰن الدالانى وَحَدِيْثه حسن وَالتِّرْمِذِيّ بِتَقْدِيم وَتَاْخِير وَتَقَدَّمَ لَفْظِه فِيْ اِطْعَام الطَّعَام وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقد رُوِيَ مَوْقُوْفًا على اَبِيْ سعيد وَهُوَ اصح واشبه

قَالَ الْحَافِظ وَرَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب اصطناع الْمَعْرُوْف عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ قَالَ يحْشر النَّاس يَوْم الْقِيَامَة اعرى مَا كَانُوْا قطّ واجوع مَا كَانُوْا قطّ واظمأ مَا كَانُوْا قطّ وانصب مَا كَانُوْا قطّ فَمَنْ كسا لِلّٰه عَزَّ وَجَلَّ كَسَاه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَطْعم لله عَزَّ وَجَلَّ اَطْعمهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ سقى لله عَزَّ وَجَلَّ سقَاهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ عمل لله اغناه اللّٰه وَمَنْ عفا لله عَزَّ وَجَلَّ اَعْفَاهُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ أنصب اَى أتعب

قَالَ الْحَافِظ وَتَقَدَّمَ حَدِيْثِ اَبِيْ اُمَامَةَ فِيْ بَاب مَا يَقُوْلُ اِذا لبس ثوبا جَدِيْدا وَفِيْه قَالَ عمر سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من لبس ثوبا اَحْسبهُ قَالَ جَدِيْدا فَقَالَ حِيْن يبلغ ترقوته مثل ذَلِكَ ثُمَّ عمد اِلى ثَوْبه الْخلق فَكَسَاهُ مِسْكينا لم يزل فِيْ جوَار اللّٰه وَفِيْ ذمَّة اللّٰه وَفِيْ كنف اللّٰه حَيا وَمَيتًا مَا بَقِي من الثَّوْب سلك

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان' کسی مسلمان کو کپڑا پہناتا ہے' جبکہ دوسرے مسلمان کو کپڑے کی ضرورت ہو' تو اللہ تعالیٰ اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا' اور جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کے بھوکے ہونے کے عالم میں اُسے کھانا کھلاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے جنت کے پھل کھلائے گا' اور جو مسلمان' دوسرے مسلمان کو اس کی پیاس کے عالم میں' اسے پانی پلاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے مہر بند مشروب پلائے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے ابو خالد یزید بن عبدالرحمٰن دالانی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس کی نقل کردہ حدیث حسن ہے' امام ترمذی نے بھی الفاظ کی تقدیم اور تاخیر کے ہمراہ اس کو نقل کیا ہے' ان کے الفاظ' اس سے پہلے کھانا کھلانے سے متعلق باب میں گزر چکے ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے' یہ حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے' اور یہ زیادہ مستند اور زیادہ موزوں ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت ابن ابو دنیا نے کتاب ''اصطناع المعروف'' میں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''قیامت کے دن' لوگوں کو سب سے زیادہ برہنہ حالت میں' اور سب سے زیادہ بھوک کے عالم میں' اور سب سے زیادہ پیاس کے عالم میں' اور سب سے زیادہ پریشانی کے عالم میں اُٹھایا جائے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے' کسی شخص کو لباس پہنایا ہوگا' تو اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے دن) لباس پہنا دے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے (دنیا میں کسی کو) کھانا کھلایا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے دن) کھانا کھلا دے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے (دنیا میں کسی کو) پانی پلایا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے پانی پلا دے گا' اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی عمل کیا ہوگا' اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز کر دے گا' جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لئے معاف کیا ہوگا' اللہ تعالیٰ اس سے درگزر کرے گا''

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) ''النصب'' سے مراد پریشانی کا شکار ہونا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جو اس باب میں ہے کہ نیا لباس پہننے پر کیا پڑھنا چاہیے؟ اس میں یہ مذکور ہے: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لباس پہنتا ہے (راوی کہتے ہیں: شاید یہ الفاظ بھی ہیں: نیا لباس پہنتا ہے) اور جب وہ لباس اپنی گردن تک پہنتا ہے (یعنی وہ اسے مکمل پہن لیتا ہے) تو وہ پرانے لباس کی طرف بڑھتا ہے' اور وہ کسی مسکین کو پہننے کے لئے دے دیتا ہے' تو ایسا شخص مسلسل' اللہ تعالیٰ کی پناہ اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے' زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی جب تک وہ لباس (دوسرے شخص کے) جسم پر رہتا ہے''۔

3181 - وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا افضل الْاَعْمَال اِدْخَال السُّرُوْر على الْمُؤْمِن كسوت عَوْرَته واشبعت جوعته اَوْ قضيت لَهُ حَاجَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ''مرفوع'' حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔)

''سب سے زیادہ فضیلت والا عمل' کسی مومن کو خوش کرنا ہے' خواہ تم اس کے جسم پر لباس پہنا دو' یا اس کی بھوک میں کھانا کھلا دو' یا اس کی کوئی اور ضرورت پوری کر دو''۔ یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

9 - التَّرْغِيْب فِيْ اِبْقَاء الشيب وَكَرَاهَة نتفه

باب: سفید بالوں کو باقی رکھنے سے متعلق ترغیبی روایات اور انہیں اُکھیڑنے کا مکروہ ہونا

3182 - عَن عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تنتفوا الشيب فَاِنَّهٗ مَا من مُسْلِم يشيب شيبَة فِي الْاِسْلَام اِلَّا كَانَت لَهٗ نورا يَوْم الْقِيَامَة

وَفِيْ رِوَايَة: كتب الله لَهٗ بهَا حَسَنَة وَحط عَنْهُ بهَا خَطِيئَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن وَلَفْظه: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن نتف الشيب وَقَالَ اِنَّهٗ نور الْمُسْلِم .وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ عمرو بن شعیب' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سفید بالوں کو اکھیڑو نہیں! کیونکہ جس بھی مسلمان کے' مسلمان ہونے کے دوران' سفید بال آ جائیں' تو یہ چیز ان کے لئے قیامت کے دن نور ہو گی''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اللہ تعالیٰ اس (ایک سفید بال) کے عوض میں' اس کے لئے ایک نیکی نوٹ کرے گا' اور اس کے عوض میں' اس کے ایک گناہ کو ختم کر دے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے سفید بال اُکھیڑنے سے منع کیا ہے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ مسلمان کا نور ہے''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3183 - وَعَنْ فضَالة بن عبيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شَاب شيبَة فِي الْاِسْلَام كَانَت لَهٗ نورا يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ لَهٗ رجل عِنْد ذٰلِكَ فَاِن رجَالًا ينتفون الشيب فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شَاءَ فلينتف نوره

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة وَبَقِيَّة اِسْنَادُهٗ ثِقَات

❀❀ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو جائے (یعنی جس مسلمان کے بال سفید ہو جائیں)' تو وہ بال اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوں گے' آپ ﷺ کے پاس موجود ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! کچھ لوگ سفید بال اکھیڑ دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہے' وہ نور کو اُکھیڑ لے''

یہ روایت امام بزار نے' امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں' ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے' اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

3184 - وَعَنْ عَمْرو بن عبسة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شَاب شيبة فِي الْاِسْلَامِ كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے (یعنی اس کے سفید بال آ جائیں) تو یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوں گے''

یہ روایت امام نسائی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے اور امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3185 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شَاب شيبَة فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَت لَهُ نورا يَوْم الْقِيَامَة رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے (یعنی اس کے سفید بال آ جائیں) تو قیامت کے دن یہ اس کے لئے نور ہوں گے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3186 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يكره اَن ينتف الرجل الشعرة الْبَيْضَاء من رَأسه ولحيته—رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ آدمی اپنے سر یا داڑھی میں سے سفید بال نوچ لے۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3187 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تنتفوا الشيب فَاِنَّهُ نور يَوْم الْقِيَامَة من شَاب شيبَة فِي الْاِسْلَام كتب اللّٰه لَهُ بهَا حَسَنَة وَحط عَنْهُ بهَا خَطِيئَة وَرفع لَهُ بهَا دَرَجَة رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سفید بال نہ نوچو! کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے' جس کے مسلمان ہونے کے عالم میں' سفید بال آ جائیں' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن' ان کے عوض میں اس کے لئے نیکی نوٹ کرے گا' اور اس کی وجہ سے اس کے گناہ معاف کر دے گا' اور اس کی وجہ سے اس کے درجے کو بلند کرے گا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

10 - التَّرْهِيب من خضب اللِّحْيَة بِالسَّوَادِ

باب: داڑھی پر سیاہ خضاب لگانے کے بارے میں ترہیبی روایات

3188 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يكون قوم يخضبون

فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد
قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم من رِوَايَةِ عبيد الله بن عَمْرو الرقى عَن عبد الْكَرِيم فَذهب بَعْضُهُمْ إِلَى أَن عبد الْكَرِيم هَذَا هُوَ ابْن اَبِيْ الْمخَارِق وَضعف الْحَدِيْث بِسَبَبِهِ وَالصَّوَاب اَنه عبد الْكَرِيم بن مَالك الْجَزرِي وَهُوَ ثِقَة احْتج بِهِ الشَّيْخَانِ وَغَيْرِهِمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب ایسے لوگ ہوں گے' جو آخری زمانے میں آئیں گے' اور وہ سیاہ خضاب استعمال کریں گے' وہ کبوتروں کی پوٹ کی طرح ہوں گے' وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی نے' امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں' اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے' اسے عبیداللہ بن عمرو رقی کے حوالے سے' عبدالکریم سے نقل کیا ہے' بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں: عبدالکریم نامی راوی' ابوعبدالکریم بن ابومخارق ہے' اور اس کی وجہ سے' اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے' تاہم درست یہ ہے کہ یہ عبدالکریم بن مالک جزری ہے' اور وہ ثقہ راوی ہے' شیخین اور دیگر حضرات نے اس سے استدلال کیا ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

تَرْهِيْبُ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ وَالْمُتَفَلِّجَةِ

مصنوعی بال لگانے والی یا لگوانے والی' جسم گودنے والی' یا گدوانے والی' بال اُکھیڑنے والی یا اُکھڑوانے والی' یا دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والی عورتوں کے بارے میں ترہیبی روایات

3189 - عَن اَسمَاء رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن ابْنَتِيْ اَصَابَتْهَا الْحَصْبَةُ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا وَاِنِّيْ زَوَّجْتُهَا اَفَاَصِلُ فِيْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ - وَفِيْ رِوَايَةٍ. قَالَت اَسمَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّابْن مَاجَه

❀❀ سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میری بیٹی کو خسرہ کی بیماری لاحق ہوئی' جس کی وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے' اب میں نے اس کی شادی کرنی ہے' تو کیا میں اسے نقلی بال لگوادوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نقلی بال لگانے والی' اور لگوانے والی پر لعنت کی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت

کی ہے

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3190 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن الْوَاصِلَة وَالْمُسْتَوْصِلَة والواشمة والمستوشمة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نقلی بال لگانے والی' اور لگوانے والی' جسم گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت کی ہے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3191 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه الْوَاشِمَات وَالْمُسْتَوْشِمَات وَالْمُتَنَمِّصَات وَالْمُتَفَلِّجَات لِلْحسنِ الْمُغيرَات خلق اللّٰه فَقَالَت لَهُ امْرَاَة فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَمَا لى لَا العن من لَعنه رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ كتاب اللّٰه قَالَ اللّٰه تَعَالٰى وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُول فَخُذُوهُ وَمَا نهاكم عَنْهُ فَانْتَهوا — الحشر

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

المتفلجة هِيَ الَّتِيْ تفلج أسنانها بالمبرد وَنَحْوَهُ للتحسين

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم گودنے اور گدوانے والی' بال نوچنے والی اور خوبصورتی کے لئے دانتوں میں کشادگی پیدا کرنے والی عورتوں' جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق میں تبدیلی کرتی ہیں' اُن پر لعنت کی ہے۔

ایک خاتون نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں بات چیت کی' تو انہوں نے فرمایا: میں ایسی عورت پر کیوں نہ لعنت کروں؟ جس پر اللہ کے رسول نے لعنت کی ہے' اور جس کا حکم اللہ کی کتاب میں موجود ہے' ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''یہ رسول تمہیں جو حکم دے' اسے حاصل کرلو اور جس چیز سے منع کرے' اس سے باز آجاؤ''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''المتفلجة'' اس سے مراد یہ ہے کہ جو عورت اپنے دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرتی ہے' تاکہ وہ زیادہ خوبصورت نظر آئے۔

3192 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِه

الْوَاصِلَة الَّتِيْ تصل الشّعْر بِشعر النِّسَاء وَالْمسْتَوْصِلَة الْمَعْمُول بهَا ذٰلِك والنامصة الَّتِيْ تنقش الْحَاجِب حَتّٰى ترقه كَذَا قَالَ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ الْخطابِيّ هُوَ من النمص وَهُوَ نتف الشّعْر عَن الْوَجْه والمتنمصة

الْمَعْمُول بهَا ذٰلِك والواشمة الَّتِي تغرز الْيَد اَوَ الْوَجْه بالابر ثُمَّ تحشى ذٰلِكَ الْمَكَان بكحل اَوْ مداد والمستوشمة الْمَعْمُول بهَا ذٰلِك

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نقلی بال لگانے والی اور لگوانے والی' بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی' جسم گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت کی گئی ہے' جبکہ یہ کسی بیماری کے بغیر ہو''

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے

لفظ ''الواصلہ'' اس سے مراد وہ عورت ہے' جو عورتوں کے نقلی بال لگاتی ہے' لفظ ''المستوصلہ'' سے مراد وہ عورت ہے' جس کے ساتھ یہ کام کیا جاتا ہے' لفظ ''النامصہ'' اس سے مراد وہ عورت ہے' جو بھوؤں کے بال اکھیڑتی ہے' تاکہ وہ پتلی ہو جائیں۔

امام ابوداؤد نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: یہ لفظ ''نمص'' سے ماخوذ ہے' جس کا مطلب چہرے کے بال اکھیڑنا ہے' اور متنمصہ کا مطلب وہ عورت ہے' جس کے ساتھ یہ کام کیا جائے۔

''الواشمہ'' کا مطلب یہ ہے کہ' جو عورت سوئی کے ساتھ' ہاتھ یا چہرے پر گدواتی ہے' اور پھر سرمے' یا سیاہی کی مدد سے' اس کو بھروا لیتی ہے' المستوشمہ سے مراد وہ عورت ہے' جس کے ساتھ یہ کام کیا جائے۔

3193 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن جَارِيَة من الْاَنْصَار تزوجت وَاَنَّهَا مَرضت فتمعط شعرهَا فارادوا اَن يصلوها فسالوا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لعن اللّٰه الْوَاصِلَة وَالْمُسْتَوْصِلَة

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَن امْرَاَة من الْاَنْصَار زوجت ابْنَتهَا فتمعط شعر رَاسهَا فَجَاءَت اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذكرت ذٰلِكَ لَهُ وَقَالَت اِن زَوجهَا امرنِيْ اَن اصل فِيْ شعرهَا فَقَالَ لَا اِنَّهُ قد لعن الموصولات

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کی شادی ہوئی وہ بیمار ہو گئی اس کے بال جھڑ گئے' اس کے گھر والوں نے یہ ارادہ کیا کہ اس کے نقلی بال لگوائیں' انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بال لگانے والی اور لگوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کروائی' اس لڑکی کے سر کے بال جھڑ گئے' وہ عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی اور یہ کہا: اس کے شوہر نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس کے نقلی بال لگوا دوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! نقلی بال لگوانے والی پر لعنت کی گئی ہے۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3194 - وَعَنْ حميد بن عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف اَنه سمع مُعَاوِيَة عَام حج على الْمِنبَر وَتنَاول قصَّة من

شعر كَانَت فِي يَد حرسي فَقَالَ يَا اَهْلِ الْمَدِيْنَة اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَن مثل هٰذَا وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكت بَنو اِسْرَائِيل حِيْن اتخذها نِسَاؤُهُم

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَفِيْ رِوَايَة لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِم عَنِ ابْنِ الْمسيب: قَالَ قدم مُعَاوِيَة الْمَدِيْنَة فَخَطَبنَا وَاَخرج كبة من شعر فَقَالَ مَا كنت ارى اَن اَحَدًا يَفْعَله اِلَّا الْيَهُود اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بلغه فَسَمَّاهُ الزُّوْر . وَفِيْ اُخْرٰى لِلْبُخَارِيّ وَمُسْلِم: اَن مُعَاوِيَة قَالَ ذَات يَوْم اِنَّكُمْ قد احدثتم زِيّ سوء وَان نَبِيّ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن الزُّوْر

قَالَ قَتَادَة يَعْنِيْ مَا يكثر بِهِ النِّسَاء اشعارهن من الْخرق

قَالَ وَجَاءَ رَجُل بعصا عَلٰى رَاْسِهَا خرقَة فَقَالَ مُعَاوِيَة اَلا هٰذَا الزُّوْر

❀❀ حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے ہیں: انہوں نے حج کے سال' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا: انہوں نے ایک سپاہی کے ہاتھ میں موجود نقلی بال لے کر آگے کی طرف بڑھائے اور فرمایا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کی چیزوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل اس وقت ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے' جب ان کی عورتوں نے اسے اختیار کیا تھا۔

یہ روایت امام مالک' امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے' امام بخاری اور امام مسلم کی ایک روایت میں سعید بن مسیب کے حوالے سے یہ الفاظ منقول ہیں:

''حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے' انہوں نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور بولے: میرا یہ خیال ہے کہ یہودیوں کے علاوہ اور کوئی ایسا کام نہیں کرتا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا پتہ چلا تھا تو آپ نے اسے جھوٹ کا نام دیا تھا''۔

بخاری اور مسلم کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم لوگوں نے ایک بری چیز ایجاد کر لی ہے' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فریب دینے سے منع کیا ہے۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: اس کے ذریعے ان کی مراد یہ تھی کہ وہ چیز جس کے ذریعے عورتیں اپنے بال بڑھا لیتی ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص ایک عصا لے کر آیا' جس کے سرے پر ایک کپڑا موجود تھا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا. خبردار! یہ فریب ہے۔

3195 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس: رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خرج بِقصَّة فَقَالَ اِن نسَاء بنى اِسْرَائِيل كن يجعلن هٰذَا فِيْ رؤوسهن فلعن وَحرم عَلَيْهِنَّ الْمَسَاجِد

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة وَبَقِيَّة اِسْنَادُهُ ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا: بنی اسرائیل کی عورتیں' یہ اپنے سروں پر لگایا کرتی تھیں' تو ان پر لعنت کی گئی' اور ان پر مساجد کو حرام قرار دے دیا گیا۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں ابن لہیعہ کے حوالے سے نقل کی ہے اور اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

12 - التَّرْغِيْب فِي الْكحل بالاثمد للرِّجَال وَالنِّسَاء

باب: مردوں اور عورتوں کے لئے اثمد کو سرمے کے طور پر لگانے کے بارے میں ترغیبی روایات

3196 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكتحلوا بالاثمد فَاِنَّهُ يجلو الْبَصَر وينبت الشَّعْر وَزعم اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَت لَهُ مكحلة يكتحل مِنْهَا كل لَيْلَة ثَلَاثَة فِي هٰذِهِ وَثَلَاثَة فِي هٰذِهِ .رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْث حسن وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيْحه فِي حَدِيْث وَلَفْظهمَا قَالَ اِن من خير اكحالكم الاثمد اِنَّهُ يجلو الْبَصَر وينبت الشَّعْر

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اثمد کو سرمے کے طور پر لگاؤ! کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے اور بال اُگاتا ہے' راوی نے یہ بات بھی بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی' جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ رات کے وقت' تین مرتبہ ایک آنکھ میں اور تین مرتبہ دوسری آنکھ میں سرمہ لگایا کرتے تھے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اس کو ایک حدیث کے ضمن میں نقل کیا ہے' اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تمہارے سرموں میں سب سے بہتر سرمہ اثمد ہے' کیونکہ یہ بینائی کو تیز کرتا ہے' اور بال اگاتا ہے''۔

3197 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خير اكحالكم الاثمد ينْبت الشَّعْر ويجلو الْبَصَر .رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے سرموں میں سے' سب سے بہتر اثمد ہے' جو بال اگاتا ہے' اور بینائی کو تیز کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3198 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بالاثمد فَاِنَّهُ منبتة للشعر مذهبة للقذى مصفاة لِلْبَصَرِ .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم پر اثمد استعمال کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ بال اُگاتا ہے' اور گندگی کو دور کرتا ہے' اور بینائی کو صاف کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

کِتَابُ الطَّعَامِ وَغَیْرِہٖ

کتاب: کھانے وغیرہ کے بارے میں روایات

التَّرْغِیْبُ فِی التَّسْمِیَۃِ علی الطَّعَام والترھیب من تَرکھَا

کھانا کھاتے ہوئے بسم اللہ پڑھنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور اُسے ترک کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات:

3199 - عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت کَانَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُل طَعَامہ فِیْ سِتَّۃ من اَصْحَابہ فجَاء اَعْرَابِی فَاَکلہ بلقمتین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اما اِنَّہٗ لَو سمی کفاکم

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَابْنُ مَاجَۃَ وَابن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ

وَزَاد فَاِذَا اَکل اَحَدُکُمْ طَعَامہ فلیذکر اسْم اللّٰہ عَلَیْہِ فَاِن نسی فِیْ اَولہ فَلْیقل بِسم اللّٰہ اَولہ وَآخرہ

وَھٰذِہِ الزِّیَادَۃ عِنْد اَبِیْ دَاوٗد وَابْنُ مَاجَۃَ مُفْرَدَۃ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے چھ اصحاب کے ساتھ کھانا رہے تھے اسی دوران ایک دیہاتی آیا اس نے دو لقمے کھالئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ بسم اللہ پڑھ لیتا (تو یہ کھانا) تم سب کے لئے کافی ہو جاتا"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے امام ابن ماجہ اور امام حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"جب کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو وہ اس پر اللہ کا نام ذکر کردے اگر وہ اس کو پڑھنا بھول جائے (تو درمیان میں) یہ پڑھ لے:

3199-سنن ابن ماجه' كتاب الأطعمة' باب التسمية' حديث: 3262' سنن الدارمي' ومن كتاب الأطعمة' باب في التسمية على الطعام' حديث: 1999' صحيح ابن حبان' كتاب الأطعمة' باب آداب الأكل' ذكر الخبر المدحض قول من زعم أن هذا الخبر تفرد به' حديث: 5290' السنن الكبرىٰ للنسائي' كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول إذا نسي التسمية ثم ذكر' حديث: 9755' مسند الطيالسي' أحاديث النساء' علقمة بن قيس عن عائشة' أم كلثوم عن عائشة' حديث: 1658' الشمائل المحمدية للترمذي' حديث: 189

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اس کے آغاز میں اور اس کے آخر میں''۔

یہ اضافی الفاظ امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے الگ سے روایت کیے ہیں۔

3200 - وَرُوِیَ عَن سلمَان الْفَارِسِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من سرہ آن لَا یجد الشَّیْطَان عِنْدہ طَعَاما وَلَا مقیلا وَلَا مبیتا فلیسلم اِذا دخل بَیته ولیسم علی طَعَامه

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ شیطان اس کے پاس کھانے کی چیز یا آرام کرنے کی چیز یا رات گزارنے کی چیز نہ پائے تو جب وہ گھر میں داخل ہو تو اسے سلام کرنا چاہیے اور کھانے پر بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3201 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ آنہ سمع النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذا دخل الرجل بَیته فَذکر اللّٰہ تَعَالٰی عِنْد دُخُوله وَعند طَعَامه قَالَ الشَّیْطَان لَا مبیت لکم وَلَا عشَاء وَاِذَا دخل فَلَمْ یذکر اللّٰہ عِنْد دُخُوله قَالَ الشَّیْطَان ادرکتم الْمبیت وَاِذَا لم یذکر اللّٰہ عِنْد طَعَامه قَالَ الشَّیْطَان ادرکتم الْمبیت وَالْعشَاء

رَوَاہُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی جب گھر میں داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا نام ذکر کرلے اور کھانا کھاتے وقت (اللہ کا نام ذکر کرلے) تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) یہ کہتا ہے: تمہیں یہاں رہنے کے لئے جگہ نہیں ملے گی اور رات کا کھانا بھی نہیں ملے گا' اور جب آدمی (گھر میں) داخل ہو اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رات رہنے کے لئے جگہ مل گئی ہے' اور جب آدمی کھانے پر اللہ کا ذکر نہ کرے تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رات رہنے کے لئے جگہ بھی مل گئی ہے' اور رات کا کھانا بھی مل گیا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی' امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3202 - وَعَنْ اُمَیَّة بن مخشی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ من اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آن رجلا کَانَ یَاْکُل وَالنَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ینظر فَلَمْ یسم اللّٰہ حَتّٰی کَانَ فِیْ آخر طَعَامه فَقَالَ بِسم اللّٰہ اَولـه وَآخره فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ الشَّیْطَان یَاْکُل مَعَهٗ حَتّٰی سمی فَمَا بَقِی فِیْ بَطْنه شَیْءٌ اِلَّا قَاءَہ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

مخشی بِفَتْح الْمِیم وَسُکُون الْخَاء الْمُعْجَمَة بعدهمَا شین مُعْجَمَة مَکْسُوْرَة وياء

قَالَ الدَّارَقُطْنِيّ لم يسند أُمَيَّة عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غير هٰذا الحَدِيث وكذا قال أبو عمر السمرى وَغَيْرِه

❀❀ حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک ہیں' وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص کھانا کھانے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی' یہاں تک کہ جب وہ کھانا کھا کر فارغ ہونے لگا تو اس نے یہ پڑھ لیا بسم اللہ اولہ و آخرہ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان اس کے ساتھ مسلسل کھانا کھا رہا تھا' یہاں تک کہ جب اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان کے پیٹ میں جو کچھ بھی موجود تھا وہ سب اس نے قے کر دیا"

یہ روایت امام ابوداؤد' امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

"مخشی" میں "م" پر زبر ہے' "خ" ساکن ہے' اس کے بعد "ش" جس پر زیر ہے' اور اس کے بعد "ی" ہے۔

امام دارقطنی بیان کرتے ہیں: حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کے علاوہ اور کوئی حدیث منقول نہیں ہے' ابوعمر نمری اور دیگر حضرات نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

3203 - وَعَنْ حُذَيْفَة هُوَ ابْن الْيَمَانِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذا حَضَرنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَاما لم يضع أَحَدنَا يَده حَتّٰى يبْدَأ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا حَضَرنَا مَعَهُ طَعَاما فجَاء أَعْرَابِى كَأَنَّمَا يدْفع فَذهب ليضع يَده فِى الطَّعَام فَأخذ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ جَاءَت جَارِيَة كَأَنَّمَا تدفع فَذَهَبت لتَضَع يَدهَا فِى الطَّعَام فَأخذ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا وَقَالَ إِن الشَّيْطَان يسْتَحل الطَّعَام الَّذِى لم يذكر اسْم اللّٰه عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِى يسْتَحل بِهِ فَأخذت بِيَدِهِ وَجَاء بِهٰذِهِ الْجَارِيَة يسْتَحل بهَا فَأخذت بِيَدِهَا فو الذى نَفسِى بِيَدِهِ إِن يَده لفى يَدى مَعَ أَيْدِيهِمَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَأَبُو دَاوُد

قَالَ الْحَافِظ وَيَأْتِى ذكر التَّسْمِيَة فِى حَدِيث ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِى الْحَمد بعد الْأكل

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ' یہ ابن یمانی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھانے میں موجود تھے' ہم میں سے کسی نے بھی (اس کھانے میں) ہاتھ اس وقت تک نہیں رکھا' جب تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کا آغاز نہیں کر دیا' ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک کھانے کے موقعہ پر موجود تھے ایک دیہاتی آیا وہ جلدی میں آیا تھا' وہ اپنا ہاتھ کھانے پر رکھنے لگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' پھر ایک لڑکی آئی' وہ بھی جلدی میں آئی تھی' اس نے بھی اپنا ہاتھ کھانے پر رکھنا چاہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' اور فرمایا: شیطان کے لئے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے' جس پر اللہ کا نام ذکر نہیں کیا جاتا' یہ دیہاتی آیا تھا' تاکہ اس کے لئے کھانے کو حلال کرے' تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا' پھر یہ بچی آئی' تاکہ اس کے لئے کھانے کو حلال کرے تو میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ شیطان کا ہاتھ بھی میرے ہاتھ میں تھا"۔

یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: بسم اللہ کا ذکر اس حدیث میں بھی آئے گا' جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' جس میں کھانے کے بعد "الحمد" پڑھنے کا ذکر ہے۔

2 - التَّرْهِيْبُ مِنْ اِسْتِعْمَالِ أَوَانِي الذَّهَبِ اَوْ الْفِضَّةِ وَتَحْرِيْمِهٖ عَلَى الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب: سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں ترہیبی روایات اُن کا مردوں اور خواتین (سب کے لئے) حرام ہونا

3204 - عَنْ اُم سَلَمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يشرب فِيْ آنِية الْفضة اِنَّمَا يجرجر فِيْ بَطْنه نَار جَهَنَّم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم:

اِن الَّذِيْ يَاْكُل اَوْ يشرب فِيْ آنِية الذَّهَب وَالْفِضَّة اِنَّمَا يجرجر فِيْ بَطْنه نَار جَهَنَّم وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ من شرب فِيْ اِنَاء من ذهب اَوْ فضَّة فَاِنَّمَا يجرجر فِيْ بَطْنه نَارا من جَهَنَّم

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے' وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے' امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے' وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے"۔

ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"جو شخص سونے چاندی کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے' تو وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ڈالتا ہے"۔

3205 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تلبسوا الْحَرِيْر وَلَا الديباج وَلَا تشربُوا فِيْ آنِية الذَّهَب وَالْفِضَّة وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صحافها فَاِنَّهَا لَهُمْ فِى الدُّنْيَا وَلكم فِى الْاٰخِرَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ریشم نہ پہنو اور دیباج نہ پہنو' اور سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو' اور ان کے پیالوں میں نہ کھاؤ' کیونکہ یہ دنیا میں ان (کفار) کے لئے ہیں' اور تم لوگوں کے لئے آخرت میں ہوں گے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3206 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من لبس الْحَرِیْر فِی الدُّنْیَا لم یلْبسهُ فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ شرب الْخمر فِی الدُّنْیَا لم یشْربهَا فِی الْاٰخِرَةِ وَمَنْ شرب فِیْ آنِیَة الذَّهَب وَالْفِضَّة لم یشْرب بهَا فِی الْاٰخِرَةِ ثُمَّ قَالَ لِبَاس اَهْلِ الْجنَّة وشراب اَهْلِ الْجنَّة وآنیة اَهْلِ الْجنَّة

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا' جو شخص دنیا میں خمر پیے گا' وہ آخرت میں اسے نہیں پی سکے گا' جو شخص سونے یا چاندی کے برتن میں (دنیا میں) پیے گا' وہ آخرت میں اس میں نہیں پی سکے گا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ لباس اہل جنت کا ہے' یہ مشروب اہل جنت کا ہے' اور یہ برتن اہل جنت کے ہیں''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3207 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لبس الْحَرِیْر وَشرب من الْفضَّة فَلَیْسَ منا وَمَنْ خبب امْرَاَة علی زَوجهَا اَوْ عبدا علی مَوَالِیْه فَلَیْسَ منا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عبد اللّٰه بن مُسْلِم اَبَا طیبَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ریشم پہنے' اور چاندی کے برتن میں پیے' وہ ہم میں سے نہیں ہے' اور جو شخص کسی عورت کو اس کے شوہر کے حوالے سے یا غلام کو اس کے آقا کے حوالے سے خراب کرے' وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' عبداللہ بن مسلم ابوطیبہ کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

التَّرْهِیْبُ مِنَ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

وَمَا جَاءَ فِیْ النَّهْیِ عَنِ النَّفْخِ فِیْ الْاِنَاءِ وَالشُّرْبِ مِنْ فِیْ السِّقَاءِ وَمِنْ ثَلْمَةِ الْقَدَحِ

باب: بائیں ہاتھ سے کھانے یا پینے کے بارے میں ترہیبی روایات

برتن میں پھونک مارنے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے' اور مشکیزے کے منہ سے پینے' یا ٹوٹے ہوئے پیالے میں پینے (کی ممنوعیت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے)۔

3208 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یاکلن اَحَدُکُمْ بشمال وَلَا یشربن بهَا فَاِن الشَّیْطَان یَاْکُل بِشمَالِهِ وَیشْرب بهَا قَالَ وَکَانَ نَافِع یزِید فِیْهَا وَلَا یَاْخُذ بهَا وَلَا یُعْط بهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ بِدُونِ الزِّيَادَة رَوَاهُ مَالك وَأَبُو دَاوُد بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ کھائے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے نہ پیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ کے ذریعے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نافع نے اس میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے:

''وہ اس ہاتھ کے ذریعے نہ پکڑے وہ اس ہاتھ کے ذریعے نہ دے''

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے اضافے کے بغیر نقل کی ہے امام مالک اور امام ابوداؤد نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

3209 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ وَيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ وَلْيَأْخُذْ بِيَمِينِهِ وَلْيُعْطِ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَيُعْطِي بِشِمَالِهِ

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه بِإِسْنَادٍ صَحِيح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی کو اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے کھانا چاہیے اور دائیں ہاتھ کے ذریعے پینا چاہیے اور دائیں ہاتھ کے ذریعے پکڑنا چاہیے اور دائیں ہاتھ کے ذریعے دینا چاہیے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ کے ذریعے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3210 - وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَنِ النفخ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رجل القذاة أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ فَقَالَ أهرقها قَالَ فَإِنِّي لَا أروى من نفس وَاحِد قَالَ فَأَبِنْ الْقدح إِذا عَن فِيك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيح

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے ایک صاحب نے عرض کی: اگر برتن میں مجھے کوئی گندگی نظر آتی ہے (یعنی تنکا وغیرہ نظر آتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے انڈیل کر (یعنی نکال دو!) ایک صاحب نے عرض کی: میں ایک سانس سے سیراب نہیں ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے منہ سے پیالے کو الگ کر دو (یعنی پیتے ہوئے درمیان میں سانس لے لیا کرو!)

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3211 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ من ثلمة الْقدح وَأَن ينْفخ فِي الشَّرَاب

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ کِلَاهُمَا من رِوَایَةِ قُرَّة بن عبد الرَّحْمٰن بن حَیْوِیل الْمصْرِیّ الْمعَافِرِی

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹے ہوئے پیالے میں سے پینے' یا مشروب میں پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' ان دونوں نے اسے قرہ بن عبدالرحمٰن بن حیویل معافری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3212 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نهی اَن یتنفس فِی الْاِنَاء اَوْ ینْفخ فِیْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْح وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ وَلَفْظِهِ:اِن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نهی اَن یشرب الرجل من فِی السقاء وَاَن یتنفس فِی الْاِنَاء

قَالَ الْحَافِظ وروی الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ النَّهْی عَن التنفس فِی الْاِنَاء من حَدِیْثِ اَبِیْ قَتَادَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے' یا اس میں پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ صحیح ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں بھی نقل کیا ہے' ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی مشکیزے کے منہ سے (منہ لگا کر) پیے' یا برتن میں سانس لے"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی اور امام نسائی نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث نقل کی ہے' جس میں برتن میں سانس لینے کی ممانعت کا تذکرہ ہے۔

3213 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یتنفس فِی الْاِنَاء ثَلَاثًا وَیَقُوْلُ هُوَ اَمرأ واروی

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں (یعنی کچھ پینے کے دوران) تین مرتبہ سانس لیتے تھے' اور فرماتے تھے: یہ (طریقہ) زیادہ خوشگوار اور زیادہ سیراب کرنے والا ہے۔

3211- سنن أبي داود' كتاب الأشربة' باب في الشرب من ثلمة القدح' حديث: 3252صحيح ابن حبان' كتاب الأشربة' باب آداب الشرب' ذكر الزجر عن الشرب في الثلم الذي يكون في الأقداح والأوعية' حديث: 5391مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي سعيد الخدري رضي الله عنه' حديث: 11561

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

3214 - وَرُوِیَ اَیْضًا عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا وَقَالَ هٰذَا صَحِیْحٌ

قَالَ الْحَافِظُ عبد الْعَظِیْمِ وَهٰذَا مَحْمُوْلٌ علی اَنَّهٗ کَانَ یُبِیْنُ الْقَدَحَ عَنْ فِیْهِ کُلَّ مَرَّةٍ ثُمَّ یَتَنَفَّسُ کَمَا جَاءَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمُتَقَدِّمِ لَا اَنَّهٗ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ

❀❀ ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کوئی چیز پیتے ہوئے درمیان میں) تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں: یہ اس صورت پر محمول ہوگا' جب پیالے کو منہ سے ہر مرتبہ الگ کیا جائے' پھر سانس لیا جائے جیسا کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول' گزری ہوئی حدیث میں یہ بات مذکور ہے' یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم برتن کے اندر ہی سانس لے لیتے تھے۔

3215 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نهی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ یَعْنِیْ اَنْ تُکْسَرَ اَفْوَاهُهَا فَیُشْرَبَ مِنْهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَّغَیْرُهُمَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کو منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا ہے' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا منہ کھول کر' اس کے منہ کے ساتھ منہ لگا کر پی لیا جائے۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3216 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نهی اَنْ یُشْرَبَ مِنْ فِیْ السِّقَاءِ فَاُنْبِئْتُ اَنَّ رَجُلًا شَرِبَ مِنْ فِیْ السِّقَاءِ فَخَرَجَتْ عَلَیْهِ حَیَّةٌ

رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ مُخْتَصِرًا دون قَوْلِهٖ فَاُنْبِئْتُ اِلٰی آخِرِهٖ وَرَوَاهُ الْحَاکِمُ بِتَمَامِهٖ وَقَالَ صَحِیْحٌ علی شَرْطِ الْبُخَارِیِّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے پینے سے منع کیا ہے (راوی کہتے ہیں) مجھے یہ بات بتائی گئی ہے: ایک شخص نے مشکیزے کے منہ سے' منہ لگا کر پیا' تو اس میں سے سانپ نکل آیا''۔

یہ روایت امام بخاری نے مختصر طور پر نقل کی ہے' جس میں ''الفاظ نہیں ہے: ''مجھے یہ بات بتائی گئی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے مکمل روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3217 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نهی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ احْتِنَاثِ

الأسقية فَإِن رجلا بَعْدَمَا نهى رَسُولُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن ذَلِكَ قَامَ من اللَّيْل إِلَى السقاء فاختنثه فَخرجت عَلَيْهِ مِنْهُ حَيَّة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه من طَرِيق زَمْعَة بن صَالح عَن سَلمَة بن وهرام وَبَقِيَّة إِسْنَادُهُ ثِقَات

خنث السقاء واختنثه إِذا كسر فَمه إِلَى خَارج فَشرب مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مشکیزے کو منہ لگانے سے منع کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اس سے منع کرنے کے بعد ایک مرتبہ ایک شخص رات کو اٹھ کر مشکیزے کی طرف بڑھا' اور اس کے منہ سے منہ لگا کر پینے لگا' تو اس میں سے سانپ نکل آیا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے زمعہ بن صالح کے حوالے سے' سلمہ بن وہرام سے نقل کی ہے' اس کی سند کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

''خنث السقاء'' اور ''اختنثہ'' سے مراد یہ ہے کہ آدمی مشکیزے کا منہ باہر کی طرف کھول کر اس میں سے (یعنی اس کے منہ سے منہ لگا کر) پی لے۔

3218 - وَعَنْ عِيسَى بن عبد الله بن أنيس عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِإِدَاوَة يَوْم أحد فَقَالَ اخنث الْإِدَاوَة ثُمَّ اشرب من فِيهَا

رَوَاهُ أَبُو دَاوُد عَن عبيد الله بن عمر عَنْهُ وَمَنْ طَرِيقه الْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الظَّاهِر أَن خبر النَّهْي كَانَ بعد هَذَا قَالَ الْحَافِظ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ أَيْضا وَقَالَ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيح

عبيد الله بن عمر يضعف فِي الْحَدِيث وَلَا أَدْرِي سمع من عِيسَى أم لَا وَاللهُ أَعْلَمُ

❀❀ عیسیٰ بن عبداللہ بن انیس نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: غزوۂ احد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے برتن منگوایا اور فرمایا: اس کے منہ کو موڑ لو' پھر اس کے منہ سے منہ لگا کر پی لو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے عیسیٰ بن عبداللہ سے نقل کی ہے' اور اسی سند کے حوالے سے امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے' بظاہر یہ لگتا ہے کہ ممانعت کا واقعہ اس کے بعد کا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ روایت امام ترمذی نے بھی نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح نہیں ہے' عبیداللہ بن عمر نامی راوی کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے' مجھے نہیں پتہ کہ اس نے عیسیٰ بن عبداللہ سے سماع کیا ہے' یا نہیں؟ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

4 - التَّرْغِيب فِي الْأَكل من جَوَانِب الْقَصعَة دون وَسطهَا

باب: پیالے کے درمیان کی بجائے' اطراف سے کھانے کے بارے میں ترغیبی روایات

3219 - عَن عبد الله بن بسر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ للنَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَة يُقَال لَهَا الغراء يحملهَا أَرْبَعَة رجال فَلَمَّا أضحوا وسجدوا الضُّحَى أُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصعَة يَعْنِي وَقد ثرد فِيهَا فالتفوا عَلَيْهَا فَلَمَّا

تَحْضُرُوا جِئْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِى مَا هٰذِهِ الجلسة قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه جعلنى عبدا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جبارا عنيدا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوا من جوانبها ودعوا ذروتها يُبَارك لكم فِيْهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

دروتها بِكَسْر الذَّال الْمُعْجَمَة هِىَ اَعْلَاهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک بڑا برتن تھا' جس کا نام ''غراء'' تھا' اسے چار آدمی اٹھاتے تھے' جب نبی اکرم ﷺ قربانی کرتے تھے اور عید کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو پھر وہ برتن لایا جاتا تھا' اور اس میں ثرید تیار کیا گیا ہوتا تھا' تو سب لوگ اس کے اردگرد بیٹھ جاتے تھے' جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہو جاتی تھی' تو نبی اکرم ﷺ گھٹنا موڑ لیتے تھے' ایک دیہاتی نے عرض کی: یہ بیٹھنے کا کون سا طریقہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مہربان شخص بنایا ہے' اس نے مجھے متکبر اور سرکش نہیں بنایا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے اطراف سے کھاؤ! اور اس کے چوٹی (یعنی درمیان والے حصے کو چھوڑ دو) اس میں تمہارے لئے برکت رکھی جائے گی''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

لفظ ''ذروتها'' میں 'ذ' پر زیر ہے' اس سے مراد اس کا اوپر کا حصہ ہے۔

3220 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبركَة تنزل وسط الطَّعَام فَكُلُوْا من حافتيه وَلَا تَاْكُلُوْا من وَسطه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِه كلهم عَن عَطَاءِ بن السَّائِب عَنْ سَعِيْدِ بن جُبَير عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِىّ وَاللَّفْظ لَهُ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَلَفظ اَبِىْ دَاوُد وَغَيْرِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا اكل اَحَدُكُمْ طَعَاما فَلَا يَاْكُل من اَعلَى الصحفة وَلٰكِن لِيَاْكُل من اَسْفَلهَا فَاِن الْبركَة تنزل من اَعْلَاهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''برکت کھانے کے درمیان میں نازل ہوتی ہے' تو تم اس کے اطراف سے کھاؤ' تم اس کے درمیان میں سے نہ کھاؤ''

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی' امام نسائی' امام ابن ماجہ اور امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' ان سب حضرات نے سے عطاء بن سائب کے حوالے سے' سعید بن جبیر کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں (وہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

امام ابوداؤد اور دیگر حضرات کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص کھانا کھائے' تو وہ برتن کے اوپر والے حصے سے نہ کھائے' بلکہ نیچے والے حصے سے کھائے' کیونکہ

برکت اوپر کی طرف سے نازل ہوتی ہے"۔

5 - التَّرْغِيْبُ فِيْ أَكْلِ الْخَلِّ وَالزَّيْتِ وَنَهْسِ اللَّحَمِ دُوْنَ تَقْطِيْعِهٖ بِالسِّكِّيْنِ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

سرکہ اور زیتون کا تیل کھانے کے بارے میں ترغیبی روایات

نیز گوشت کو چھری کے ذریعے کاٹنے کی بجائے دانت سے نوچ کر کھانا بشرطیکہ اس بارے میں منقول روایات مستند ہوں

3221 - عَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَھلہ الْاِدم فَقَالُوْا مَا عندنَا اِلَّا الْخلّ فَدَعَا بِہٖ فَجعل یَاْکُل بِہٖ وَیَقُوْلُ نعْمَ الاِدام الْخلّ نعْمَ الاِدام الْخلّ نعْمَ الاِدام الْخلّ

قَالَ جَابر فَمَا زلت اَحَبَّ الْخلّ مُنْذُ سَمعتهَا من نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

قَالَ طَلْحَة بن نَافِع وَمَا زلت اَحَبَّ الْخلّ مُنْذُ سَمعتهَا من جَابر

رَوَاہُ مُسْلِم وروی اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ مِنْہُ نعْمَ الاِدام الْخلّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ سے سالن کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے عرض کی: ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی منگوالیا' اور اس کے ساتھ کھانا کھانے لگے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن' سرکہ ہے بہترین سالن' سرکہ ہے بہترین سالن' سرکہ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے' اس وقت سے' میں ہمیشہ سرکے کو پسند کرتا ہوں۔

طلحہ (نامی راوی) بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے میں ہمیشہ سرکے کو پسند کرتا ہوں۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اس کا یہ حصہ نقل کیا ہے۔

"بہترین سالن سرکہ ہے"۔

3222 - وَعَنْ اُم ھانیء بنت اَبِیْ طَالب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت دخل عَلیّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلْ عنْدكُمْ من شَیْءٍ فَقُلْتُ لَا اِلَّا کسرة یابسة وخل فَقَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قربیہ فَمَا افْتقر بَیت من اِدام فِیْہِ خل

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

وروی ابْن مَاجَه عَن مُحَمَّد بن زَاذَان قَالَ حَدَّثتنِیْ اُم سعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت دخل رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على عَائِشَة وَاَنَا عِنْدَهَا فَقَالَ هَلْ من غداء فَقَالَت عندنَا خبز وتمر وخل فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ الادام الْخلّ اللّٰهُمَّ بَارك لِي الْخلّ فَاِنَّهُ كَانَ اِدام الْاَنْبِيَاء قبلى وَلَمْ يقفر بَيت فِيْهِ خل

❀❀ سیّدہ اُمّ ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے ہاں (کھانے کے لئے کچھ ہے؟) میں نے عرض کی: جی نہیں! صرف ایک خشک روٹی ہے' اور سرکہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہی پیش کردو! ایسے گھر والے لوگ' سالن کے حوالے سے محتاج نہیں ہوتے' جہاں سرکہ موجود ہو"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' امام ابن ماجہ نے اسے محمد بن زاذان کے حوالے سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ اُمّ سعد رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے' میں اس وقت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کھانے کے لئے کچھ ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: کھجور ہے' روٹی ہے' اور سرکہ ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن' سرکہ ہے' اے اللہ! سرکے میں برکت دے! کیونکہ یہ مجھ سے پہلے کے انبیاء کا سالن ہے' اور ایسے گھر والے محتاج نہیں ہوتے' جس گھر میں سرکہ موجود ہو"۔

3223 - وَعَنْ اَبِىْ اُسيد رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كلوا الزَّيْت وادهنوا بِهِ فَاِنَّهُ من شَجَرَة مبارَكة

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے لگاؤ کیونکہ یہ مبارک درخت کا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3224 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا قَالَ كلوا الزَّيْت وادهنوا بِهِ فَاِنَّهُ طيب مبارك

رَوَاهُ الْحَاكِم شَاهدا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں (نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔)

3223-الجامع للترمذی' أبواب الأطعمة' باب ما جاء فی أكل الزيت' حديث: 1820سنن ابن ماجه' كتاب الأطعمة' باب الزيت' حديث: 3318السنن الكبرى للنسائی' كتاب الوليمة' الزيت' حديث: 6499المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب التفسير' تفسير سورة النور' حديث: 3439مسند أحمد بن حنبل' مسند المكيين' حديث أبی أسيد الساعدی' حديث: 15762المعجم الأوسط للطبرانی' باب العين' من اسمه : مقسام' من اسمه : مقفل' حديث: 9372المعجم الكبير للطبرانی' باب اسيم' ما أسند أبو أسيد' عطاء السامی' حديث: 16349الشمائل المحمدية للترمذی' باب ما جاء فی صفة إدام رسول الله صلى الله عليه' حديث: 154

''زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے جسم پر لگاؤ کیونکہ یہ پاکیزہ اور مبارک ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے شاہد کے طور پر نقل کی ہے۔

3225 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوا الزَّيْت وادهنوا بِهِ فَإِنَّهُ من شَجَرَة مباركة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْث عبد الرَّزَّاق وَكَانَ عبد الرَّزَّاق يضطرب فِي رِوَايَة هَذَا الْحَدِيْث وَرَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْط الشَّيْخَيْنِ وَهُوَ كَمَا قَالَ

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ زیتون کا تیل کھاؤ اور اسے جسم پر لگاؤ کیونکہ یہ مبارک درخت سے نکلا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: ہم اس روایت کو صرف امام عبدالرزاق سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں' اور امام عبدالرزاق نے اس روایت کو روایت کرنے میں اضطراب کا اظہار کیا یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ شیخین کی شرط کے مطابق صحیح ہے' اور یہ ویسی ہے جس طرح انہوں نے بیان کی ہے۔

3226 - وَعَنْ صَفْوَان بن أُمَيَّة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انهسوا اللَّحْم نهسا فَإِنَّهُ أهنا وامرأ

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَلَفْظه قَالَ رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا آخذ اللَّحْم عَن الْعظم بيَدى فَقَالَ يَا صَفْوَان قلت لَبَّيْكَ قَالَ قرب اللَّحْم من فِيك فَإِنَّهُ أهنا وامرأ

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ عَن عبد الْكَرِيم بن أَبِيْ أُمَيَّة الْمعلم عَن عبد اللّٰه بن الْحَارِث عَنْهُ قَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْث عبد الْكَرِيم

قَالَ الْحَافِظ عبد الْكَرِيم هَذَا روى لَهُ الْبُخَارِيّ تَعْلِيقا وَمُسْلِم مُتَابعَة وَقد روى من غير حَدِيْثه فروى أَبُوْ دَاوُد وَالْحَاكِم من حَدِيْث عبد الرَّحْمٰن بن مُعَاوِيَة عَن عُثْمَان بن أَبِيْ سُلَيْمَان عَنْهُ وَعُثْمَان لم يسمع من صَفْوَان وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے. گوشت کو (دانت کے ذریعے) نوچ کر کھاؤ کیونکہ اسی طرح یہ زیادہ مزے دار اور زیادہ جلد ہضم ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں. یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ فرمایا کہ میں ہڈی سے ہاتھ کے ذریعے گوشت اتار رہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

اے صفوان میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں حاضر ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گوشت کو اپنے منہ کے قریب لے جاؤ (یا اپنے منہ کے ذریعے گوشت کو کاٹو) کیونکہ یہ زیادہ مزے دار اور زیادہ جلدی ہضم ہوتا ہے"۔

حافظ عبدالعظیم فرماتے ہیں: یہ روایت امام ترمذی نے عبدالکریم بن ابوامیہ معلم کے حوالے سے عبداللہ بن حارث کے حوالے سے ان صحابی سے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالکریم سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالکریم نامی اس راوی کے حوالے سے امام بخاری نے تعلیق کے طور پر امام مسلم نے متابعات کے طور پر روایات نقل کی ہیں' اور انہوں نے اس کے علاوہ کوئی اور حدیث نقل کی ہے امام ابوداؤد اور امام حاکم نے اسے عبدالرحمٰن بن معاویہ کے حوالے سے عثمان بن ابوسلیمان نامی راوی کے حوالے سے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے حالانکہ عثمان نامی راوی نے حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3227 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تقطعوا اللَّحْم بالسكين فَإِنَّهُ صَنِيع الْاَعَاجِم وانهشوه نهشا فَإِنَّهُ اهنأ وامرأ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْرِهٖ عَنْ اَبِيْ معشر عَن هِشَام بن عُرْوَة عَنْ اَبِيْهِ عَنْهَا وَاَبُوْ معشر هٰذَا اسْمه نجيح لم يتْرك وَلٰكِن هٰذَا الْحَدِيْثِ مِمَّا أنكر عَلَيْهِ وَقد صَحَّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احتز من كتف شَاة فَاكل ثُمَّ صلى وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"(کھاتے ہوئے) گوشت کو چھری کے ساتھ نہ کاٹو کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے تم اسے دانت کے ساتھ کاٹو کیونکہ یہ زیادہ مزے دار اور زیادہ زود ہضم ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے ابومعشر کے حوالے سے ہشام بن عمروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے ابومعشر کا نام نجیح ہے' سے متروک قرار نہیں دیا گیا تاہم اس حدیث کے حوالے سے اس پر انکار کیا گیا ہے یہ بات مستند طور پر منقول ہے:

"نبی اکرم ﷺ نے بکری کے شانے کا گوشت کاٹا تھا اور پھر اسے کھایا تھا اور پھر نماز ادا کی تھی"۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

6 - التَّرْغِيْب فِي الِاجْتِمَاع على الطَّعَام

مل جل کر کھانے کے بارے میں ترغیبی روایات

3228 - عَنْ وَحشِي بن حَرْب بن وَحشِي بن حَرْب عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُل وَلَا نشبع قَالَ تجتمعون على طَعَامكُمْ اَوْ تتفرقون قَالُوْا نتفرق قَالَ اجْتَمِعُوْا على طَعَامكُمْ واذْكُرُوا اسْم اللّٰه تَعَالٰى يُبَارك لكم فِيْهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبان فِيْ صَحِيْحِهِ وروى ابْن مَاجَه اَيْضًا عَن عمر بن الْخطاب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوا جَمِيْعًا وَلَا تفرقوا فَاِن الْبركَة مَعَ الْجَمَاعَة

وَفِيْه عَمْرو بن دِيْنَار قهرمان آل الزبير واهى الحَدِيْث

❀❀ وحشی بن حرب بن وحشی بن حرب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں لوگوں نے عرض کی. یارسول اللہ! ہم لوگ کھانے کے باوجود سیر نہیں ہوتے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا تم لوگ مل جل کر کھاتے ہو یا الگ الگ کھاتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: ہم الگ الگ کھاتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مل جل کر کھاؤ تم اللہ کا نام لو اس سے کھانے میں تمہارے لئے برکت ہوگی"

یہ روایت امام ابوداؤد امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے امام ابن ماجہ نے اسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ مل جل کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے"۔

اس کی سند میں عمرو بن دینار نامی راوی ہے جو آل زبیر کا منشی ہے یہ واہی الحدیث ہے۔

3229 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَام الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَة وَطَعَام الثَّلَاثَة كَافِي الْاَرْبَعَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہوتا ہے تین آدمیوں کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3230 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَام الْوَاحِد يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَام الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَة وَطَعَام الْاَرْبَعَة يَكْفِي الثَّمَانِيَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثِ سَمُرَة دون قَوْله وَطَعَام الْاَرْبَعَة يَكْفِي الثَّمَانِيَة وَزَاد فِيْ آخِره وَيَد اللّٰه على الْجَمَاعَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اسے امام بزار نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ نہیں ہیں:

"چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے"۔

انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا دست رحمت جماعت پر ہوتا ہے''۔

3231 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوا جَمِيْعًا وَلَا تفرقوا فَإِن طَعَام الْوَاحِد يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَام الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّمَانِية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ مل جل کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہوتا ہے' اور دو کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوتا ہے''۔ (طبرانی شریف کے اصل متن میں بھی یہ روایت اسی طرح منقول ہے' تاہم دیگر روایات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ نسخہ نقل کرنے والا درمیان میں کچھ الفاظ چھوڑ گیا ہے اور مکمل روایت یوں ہوگی: دو کا کھانا چار کے لئے کافی ہوگا' اور چار کا کھانا آٹھ کے لئے کافی ہوگا۔)

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3232 - وَعَنْ جَابِر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن اَحَبَّ الطَّعَام إِلَى اللّٰه مَا كثرت عَلَيْهِ الْاَيْدِی

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ وَاَبُو الشَّيْخ فِيْ كتاب الثَّوَاب كلهم من رِوَايَةِ عبد الْمجِيد بن اَبِيْ دَاوُد وَقد وثق وَلٰكِن فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ نكَارَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ کھانا وہ ہے جس پر (کھانے والوں کے) ہاتھ زیادہ ہوں''

یہ روایت امام ابویعلیٰ امام طبرانی اور ابوشیخ نے کتاب الثواب میں نقل کی ہے ان سب نے اسے عبدالحمید بن ابوداؤد کے حوالے سے نقل کیا ہے' اس راوی کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' لیکن اس حدیث میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

التَّرْهِيب من الاِمعان فِي الشِّبَع والتوسع فِي المآكل والمشارب شَرها وبطرا

باب: زیادہ سیر ہو کر کھانے کے بارے میں ترہیبی روایات

نیز کھانے پینے کے بارے میں دکھاوے اور فخر کے اظہار کے طور پر گنجائش اختیار کرنے (کے بارے میں ترہیبی روایات)

3233 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِم يَاْكُل فِيْ معى وَاحِد وَالْكَافِر فِيْ سَبْعَة أمعاء

3232- مسند أبي يعلى الموصلي' مسند جابر' حديث: 1992' المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه محمد' حديث: 7456

رَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَابْن مَاجَه وَغَيْرِهِمْ

وَفِي رِوَايَة لِلْبُخَارِيّ أَن رجلا كَانَ يَأْكُل اكلا كثيرا فَاسلم فَكَانَ يَأْكُل اكلا قَلِيلا فَذكر ذَلِكَ لرَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِن الْمُؤْمِن يَأْكُل فِي معى وَاحِد وَإِن الْكَافِر يَأْكُل فِي سَبْعَة امعاء وَفِي رِوَايَة لمُسْلِم قَالَ اضَاف رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضيفا كَافِرًا فَامر لَهُ رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاة فحلبت فَشرب حلابها ثُمَّ أُخْرَى فَشرب حلابها ثُمَّ أُخْرَى فَشرب حلابها حَتَّى شرب حلاب سبع شِيَاه ثُمَّ إِنَّهُ اصبح فَاسلم فَامر لَهُ رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاة فَشرب حلابها ثُمَّ أُخْرَى فَلَمْ يستتمه فَقَالَ رَسُول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الْمُؤْمِن ليشْرب فِي معى وَاحِد وَالْكَافِر يشرب فِي سَبْعَة امعاء

رَوَاهُ مَالك وَالتِّرْمِذِيّ بِنَحْوِ هَذِه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک امام بخاری' امام مسلم' امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے امام بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک شخص بہت زیادہ کھاتا تھا اس نے اسلام قبول کرلیا تو وہ کم کھانے لگ گیا اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص مہمان کے طور پر ٹھہرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا اس نے دوہا ہوا دودھ پی لیا پھر دوسری مرتبہ دودھ دوہ لیا گیا اس نے پھر اسے پی لیا اس کے لئے پھر دودھ دوہا گیا اس نے اسے بھی پی لیا یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا اگلے دن صبح اس نے اسلام قبول کرلیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے حکم دیا اس کے لئے بکری کا دودھ دوہ لیا گیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہا گیا تو وہ اسے مکمل طور پر ختم نہ کرسکا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے''۔

یہ روایت امام مالک اور امام ترمذی نے اس کی مانند نقل کی ہے۔

3234 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معديكرب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول مَا مَلأ آدَمِيّ وعَاء شرا من بطن بِحَسب ابْن آدم اكيلات يقمن صلبه فَإِن كَانَ لَا محَالة فثلث لطعامه وَثلث لشرابه وَثلث لنَفسِهِ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِي صَحِيحِهِ إِلَّا أَن ابْن مَاجَه قَالَ فَإِن غلبت الْآدَمِيّ نَفْسه

ثلث للطعام الحديث

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''آدمی کوئی بھی ایسا برتن نہیں بھرتا جو پیٹ سے زیادہ برا ہو آدمی کے لئے چند لقمے کافی ہوتے ہیں جو اس کی پشت کو سیدھا رکھیں اور اگر بہت زیادہ بھی ہو تو (اسے اپنے پیٹ کا) ایک حصہ کھانے کے لئے ایک حصہ پینے کے لئے اور ایک حصہ سانس لینے کے لئے رکھنا چاہیے''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے البتہ امام ابن ماجہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اگر آدمی پر اس کا نفس غالب آجائے تو ایک حصہ کھانے کے لئے ہونا چاہیے'' الحدیث۔

3235 - وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اکلت ثریدة من خبز وَلحم ثُمَّ اتیت النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجعلت اتجشأ فَقَالَ یَا هٰذَا کف عَنَّا من جشائك فَاِن اکثر النَّاس شبعا فِی الدُّنْیَا اَکْثَرهم جوعا یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ بل واه جدا لِاَنَّهُ فَهد بن عَوْف وَعمر بن مُوسَی لٰکِن رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادَیْنِ رُوَاة اَحدهمَا ثِقَات وَرَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر والأوسط وَالْبَیْهَقِیّ

وَزَادُوا فَمَا اکل اَبُوْ جُحَیْفَة ملْء بَطْنه حَتّٰی فَارق الدُّنْیَا کَانَ اِذا تغدی لَا یتعشی وَاِذَا تعشی لَا یتغدی

وَفِیْ رِوَایَة لِابْنِ اَبِی الدُّنْیَا قَالَ اَبُوْ جُحَیْفَة فَمَا مَلَات بَطْنی مُنْذُ ثَلَاثِینَ سنة

❀❀ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے روٹی اور گوشت کا بنا ہوا ثرید کھایا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھے ڈکار آنے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے شخص ہم سے اپنے ڈکار روک کے رکھو! کیونکہ دنیا میں سیر ہونے والے لوگ قیامت کے دن زیادہ بھوکے ہوں گے''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: بلکہ یہ انتہائی واہی روایت ہے اس کی سند میں فہد بن عوف اور عمر بن موسیٰ نامی راوی ہیں البتہ امام بزار نے اسے دو اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے جن میں سے ایک کے راوی ثقہ ہیں ابن ابو دنیا نے اس روایت کو نقل کیا ہے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے اور امام بیہقی نے نقل کیا ہے تاہم ان حضرات نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں

''اس کے بعد حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے دنیا سے رخصت ہونے تک کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا اگر وہ صبح کھانا کھا لیتے تھے تو شام کو نہیں کھاتے تھے اور اگر شام کو کھا لیتے تھے تو صبح نہیں کھاتے تھے''۔

ابن ابو دنیا کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے تیس سال سے اپنا پیٹ نہیں بھرا''۔

3236 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تجشأ رجل عِنْدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كف عَنَّا جشاء ك فَإِن أَكْثَرهم شبعا فِي الدُّنْيَا اطولهم جوعا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَة يحيى الْبكاء عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيّ حَدِيث حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈکار لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اپنا ڈکار ہم سے روک کے رکھو کیونکہ دنیا میں زیادہ سیر ہونے والے لوگ قیامت کے دن زیادہ دیر بھوکے رہیں گے''۔

یہ روایت امام ترمذی' امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے یحیی بکاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

3237 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن أَهْلِ الشِّبَع فِي الدُّنْيَا هم أَهْلِ الْجُوْع غَدا فِي الْآخِرَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دنیا میں سیر ہونے والے لوگ کل آخرت میں بھوکے ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3238 - وَرُوِيَ عَن عَطِيَّة بن عَامر الْجُهَنِيّ قَالَ سَمِعت سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ واكره على طَعَام يَأْكُلهُ فَقَالَ حسبي إِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن أَكثر النَّاس شبعا فِي الدُّنْيَا اطولهم جوعا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ وَزَاد فِي آخِره وَقَالَ يَا سلمَان الدُّنْيَا سجن الْمُؤْمِن وجنة الْكَافِر

❀❀ عطیہ بن عامر جہنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو سنا میں نے اس کھانے پر ناپسندگی کا اظہار کیا' جو وہ کھا رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: میرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''دنیا میں زیادہ سیر رہنے والے لوگ' قیامت کے دن زیادہ دیر بھوکے رہیں گے''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں.

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے سلمان دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے''۔

3239 - وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت أَوَّل بلَاء حدث فِي هَذِهِ الْأمة بعد نبيها الشِّبَع فَإِن الْقَوْم لما شبعت بطونهم سمنت أبدانهم فضعفت قُلُوْبهم وجمحت شهواتهم

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ فِیْ کتاب الضُّعَفَاء وَابْن اَبِیْ الدُّنْیَا فِیْ کتاب الْجُوْع

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس امت میں اس کے نبی (کے وصال) کے بعد جو سب سے پہلی آزمائش رونما ہوگی وہ سیر ہونا ہے' کیونکہ جب لوگوں کے پیٹ سیر ہوں گے' تو ان کے جسم موٹے تازے ہو جائیں گے' ان کے دل کمزور ہو جائیں گے اور شہوت زیادہ ہو جائے گی"

یہ روایت امام بخاری نے کتاب الضعفاء میں امام ابن ابو دنیا نے کتاب الجوع میں نقل کی ہے۔

3240 - وَعَنْ جعدة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رای رجلا عَظِیْم الْبَطن فَقَالَ بِاُصْبُعِہٖ لَو کَانَ ھٰذَا فِیْ غیر ھٰذَا لَکَانَ خیرا لَّک

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْیَا وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ وَّالْحَاکِم وَالْبَیْھَقِیّ

❀❀ حضرت جعدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کا پیٹ بڑا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے فرمایا اگر اس (پیٹ) کی حالت اس (موٹاپے) کے علاوہ اور ہوتی تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہوتا"

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے اور امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ امام حاکم اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے۔

3241 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لیؤتین یَوْم الْقِیَامَۃ بالعظیم الطَّوِیل الأکول الشروب فَلَا یزن عِنْد اللّٰہ جنَاح بعوضة واقرؤوا اِن شِئْتُمْ فَلَا نُقِیم لَھُمْ یَوْم الْقِیَامَۃ وزنا الْکَھْف

رَوَاهُ الْبَیْھَقِیّ وَاللَّفْظ لَہٗ وَرَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم بِاخْتِصَار قَالَ اِنَّہٗ لیَاْتِی الرجل الْعَظِیْم السمین یَوْم الْقِیَامَۃ فَلَا یزن عِنْد اللّٰہ جنَاح بعوضة.

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کے دن موٹے تازے لمبے خوب کھانے پینے والے شخص کو لایا جائے گا' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا وزن مچھر کے پر جتنا نہیں ہوگا' اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو:

"تو ہم ان کے لئے قیامت کے دن وزن قائم نہیں کریں گے"

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

"قیامت کے دن ایک موٹا تازہ شخص آئے گا' اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کا وزن مچھر کے پر جتنا بھی نہیں ہوگا"۔

3242 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نظر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْجُوْع فِیْ وُجُوْہ اَصْحَابہ فَقَالَ اَبْشِرُوا فَاِنَّہٗ سَیَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زمَان یغدی علی اَحَدُکُمْ بالقصعة من الثَّرِید وَیرَاح عَلَیْہِ بِمِثْلِھَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ خیر قَالَ بل اَنْتُمُ الْیَوْم خیر مِنْکُمْ یَوْمَئِذٍ

رَوَاهُ الْبَزَّار بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے چہروں پر بھوک محسوس کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ خوشخبری حاصل کرو کہ عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ صبح کے وقت تمہارے سامنے ثرید کا پیالہ آئے گا' اور شام کو بھی اس کی مانند آئے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس وقت ہم اچھی حالت میں ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! آج تم اس کے مقابلے میں زیادہ بہتر حالت میں ہو"

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3243 - وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمُ الْيَوْم خير ام إِذا غدى على اَحَدُكُمْ بِجَفْنَة من خبز وَلحم وريح عَلَيْهِ بِاُخْرٰى وَغدا فِيْ حلَّة وَرَاح فِيْ اُخْرٰى وسترتم بُيُوتكُمْ كَمَا الْكَعْبَة قُلْنَا بل نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خير نتفرغ لِلْعِبَادَةِ فَقَالَ بل اَنْتُمُ الْيَوْم خير

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ فِيْ حَدِيْثٍ تقدم فِي اللبَاس وَحسنه

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ آج زیادہ بہتر ہو یا اس وقت ہو گے؟ جب تمہیں صبح کے وقت روٹی اور گوشت دیا جائے گا' اور شام کو ایک اور دیا جائے گا تم صبح کے وقت ایک حلہ پہنو گے اور شام کو ایک اور پہنو گے اور تم اپنے گھروں پر اس طرح پردے لٹکاؤ گے جس طرح خانہ کعبہ پر (غلاف کو) لٹکایا جاتا ہے ہم نے عرض کی ہم اس وقت زیادہ بہتر حالت میں ہوں گے' کیونکہ ہم اس وقت عبادت کے لئے فارغ ہوں گے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جی نہیں!) تم آج زیادہ بہتر حالت میں ہو"

یہ روایت امام ترمذی نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے جو اس سے پہلے لباس سے متعلق باب میں گزر چکی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

3244 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ بجير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اصَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جوع يَوْمًا فَعمد اِلٰى حجر فَوَضعه على بَطْنه ثُمَّ قَالَ اَلا رب نفس طاعمة ناعمة فِي الدُّنْيَا جائعة عَارِية يَوْم الْقِيَامَة

اَلا رب مكرم لنَفسِهِ وَهُوَ لَهَا مهين اَلا رب مهين لنَفسِهِ وَهُوَ لَهَا مكرم رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا

❀❀ حضرت ابن بجیر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' وہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ بھوک لاحق ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر لے کر اسے اپنے پیٹ پر باندھ لیا اور پھر فرمایا خبردار بعض نفس دنیا میں کھانے پینے والے اور نعمتیں حاصل کرنے والے ہوں گے اور قیامت کے دن وہ بھوکے اور بے لباس ہوں گے خبردار بعض اوقات کوئی شخص (دنیا میں) اپنے نفس (یعنی اپنے آپ کی) عزت افزائی کر رہا ہوتا ہے' اور وہ اپنی بے عزتی کروا رہا ہوتا ہے' اور بعض اوقات کوئی (دنیا میں) اپنے آپ کی بے عزتی کروا رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ اپنی عزت افزائی کر رہا ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے نقل کی ہے۔

3245 - وَعَنْ اللَّجْلَاجِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَلَأت بَطْنِي طَعَاما مُنْذُ اسلمت مَعَ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكل حسبي واشرب حسبي يَعْنِيْ قوتي

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ لَا بَأْس بِهِ وَالْبَيْهَقِيّ وَزَاد وَكَانَ قد عَاشَ مائَة وَعِشْرِيْنَ سنة خمسين فِي الْجَاهِلِيَّة وَسَبْعِيْنَ فِي الْاِسْلَام

❀❀ حضرت لجلاج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا ہے' اس کے بعد میں نے کبھی اپنے پیٹ کو کھانے سے نہیں بھرا ہے میں اپنی بنیادی ضرورت کے مطابق کھاتا ہوں اور بنیادی ضرورت کے مطابق پیتا ہوں''

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''ان کی زندگی ایک سو بیس سال ہوئی تھی جس میں سے پچاس سال زمانہ جاہلیت میں گزرے تھے اور ستر سال زمانہ اسلام میں گزرے تھے''۔

3246 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت رَآنِيْ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقد اكلت فِي الْيَوْم مرَّتَيْنِ فَقَالَ يَا عَائِشَة اما تحبين اَن يكون لَك شغل اِلَّا جوفك الْاكل فِي الْيَوْم مرَّتَيْنِ من الْاِسْرَاف وَالله لَا يحب المسرفين

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَفِيْه ابْن لَهِيعَة وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ يَا عَائِشَة اتَّخذت الدُّنْيَا بَطْنك اكثر من اكلَة كل يَوْم سرف وَالله لَا يحب المسرفين

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں نے دن میں دو مرتبہ کھانا کھالیا ہے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتی ہو کہ تمہاری مصروفیت صرف پیٹ بھرنا ہو؟ اور ایک دن میں دو مرتبہ کھانا اسراف میں سے ہے' اور اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ابن لہیعہ ہے ایک سند میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ دنیا نے تمہارے پیٹ کو پکڑ لیا ہے ایک دن میں ایک مرتبہ سے زیادہ کھانا اسراف ہے' اور اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے''۔

3247 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من الْاِسْرَاف اَن تَاْكُل كل مَا اشْتهيت

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن اَبِي الدُّنْيَا فِيْ كتاب الْجُوْع وَالْبَيْهَقِيّ وَقد صحح الْحَاكِم اِسْنَادُهُ لمتن عبر هذا وَحسنه غَيْرِه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اسراف میں یہ بات بھی شامل ہے کہ تم ہر وہ چیز کھاؤ جس کی تمہیں خواہش ہو''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن ابو دنیا نے کتاب الجوع میں نقل کی ہے اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام حاکم نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے جو کسی اور متن کے ساتھ منقول ہے اور دیگر حضرات نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔

3248 - وَعَنْ اَبِیْ بَرزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اخْشَى عَلَيْكُمْ شهوات الغي فِیْ بطونكم وفروجكم ومضلات الْهوى

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَالْبَزَّار وَبَعض أسانيدهم رِجَاله ثِقَات

❀❀ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ ہے کہ تم اپنے پیٹوں اور اپنی شرم گاہوں کے حوالے سے بھٹکا دینے والی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے لگو گے اور گمراہ کرنے والی نفسانی خواہشات کی پیروی کرو گے''۔

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام بزار نے نقل کی ہے ان کی بعض اسانید کے راوی ثقہ ہیں۔

3249 - وَعَنْ جَابِر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقِيَنِیْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقد ابتعت لَحْمًا بدرهم فَقَالَ مَا هٰذَا يَا جَابِر قلت قرم اَهلِیْ فابتعت لَهُمْ لَحْمًا بدرهم فَجعل عمر يردد قرم اَهلِیْ حَتّٰى تمنيت اَن الدِّرْهَم سقط منی وَلَمْ ألق عمر

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی میں نے ایک درہم کے عوض میں گوشت خریدا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا یہ کیا ہے اے جابر! میں نے عرض کی میرے اہل خانہ نے گوشت کی خواہش کا اظہار کیا تھا تو میں نے ان کے لئے ایک درہم کا گوشت خریدا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کو دہرانا شروع کر دیا کہ میرے اہل خانہ نے گوشت کی خواہش کا اظہار کیا ہے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے یہ خواہش کی کہ کاش کہ وہ درہم مجھ سے گر گیا ہوتا اور میری ملاقات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نہ ہوئی ہوتی۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3250 - وروى مَالك عَن يحيى بن سعيد اَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أدْرك جَابر بن عبد الله وَمَعَهُ حَامِل لحم فَقَالَ عمر اما يُرِيْدُ اَحَدُكُمْ اَن يطوى بَطْنه لجاره وَابْن عَمه فَاَيْنَ تَذْهب عَنْكُمْ هٰذِهِ الْاٰيَة اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِیْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا الْاَحْقَاف

قَالَ الْبَيْهَقِیّ وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن دِيْنَار مُرْسلا وموصولا

قَوْله قرم اَهلِیْ اَی اشتدت شهوتهم للحم

قَالَ الْحَلِيمِيّ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهٰذَا الْوَعِيد من اللّٰه تَعَالٰى وَإِن كَانَ لِلْكفَّار الَّذِيْنَ يقدمُونَ على الطَّيِّبَات المحظورة وَلذٰلِكَ قَالَ فاليوم تُجْزونَ عَذَاب الْهون الاحقاد فَقَدْ يخْشَى مثله على المنهمكين فِي الطَّيِّبَات الْمُبَاحَة لِأَن من يعودها مَالَتْ نَفْسه إِلَى الدُّنْيَا فَلَمْ يُؤمن أَن يرتبك فِي الشَّهَوَات والملاذ كلما اجَاب نَفْسه إِلٰى وَاحِد مِنْهَا دَعَتْهُ إِلٰى غَيْرِهَا فَيصير إِلٰى أَن لَا يُمكنهُ عصيان نَفْسه فِيْ هوى قطّ وينسد بَاب الْعِبَادَة دونه فَإِذَا آل بِهِ الْأَمر إِلٰى هٰذَا لم يبعد أَن يُقَال أَذهَبْتُمْ طَيِّبَاتكُمْ فِيْ حَيَاتكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بهَا فاليوم تُجْزونَ عَذَاب الْهون فَلَا يَنْبَغِي أَن تعود النَّفس رُبمَا تميل بِهِ إِلَى الشره ثُمَّ يصعب تداركها ولترض من أَوَّل الْأَمر على السداد فَإِن ذٰلِكَ أَهْون من أَن تدرب على الْفساد ثُمَّ يجْتَهد فِيْ إِعَادَتهَا إِلَى الصّلاح وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

قَالَ الْبَيْهَقِيّ ورويـنا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا انه اشترى من اللَّحْم المهزول وَجعل عَلَيْهِ سمنا فَرفع عمر يَده وَقَالَ وَاللّٰه مَا اجْتمعَا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قطّ إِلَّا أكل أَحدهمَا وَتصدق بِالْآخرِ فَقَالَ ابْن عمر اطعم يَا أَمِير الْمُؤْمِنِينَ فوَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعَان عِنْدِى أَبَدًا إِلَّا فعلت ذٰلِك

❀❀ امام مالک نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی جنہوں نے گوشت اٹھایا ہوا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا کوئی شخص یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ اپنے پیٹ کو اپنے پڑوسی یا چچازاد کے لئے لپیٹ دے تم لوگ اس آیت سے کہاں غافل ہو (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''تم لوگوں نے اپنی پاکیزہ چیزیں دنیا میں حاصل کرلی تھیں اور تم نے ان سے نفع حاصل کرلیا''۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: یہ روایت عبداللہ بن دینار کے حوالے سے مرسل اور موصول (دونوں طریقے سے) منقول ہے۔

متن کے یہ الفاظ ''قرم اہلی'' سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں کی گوشت کی خواہش شدید تھی

علامہ حلیمی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی یہ وعید اگرچہ ان کفار کے بارے میں ہے جو دنیاوی زندگی میں پاکیزہ چیزیں حاصل کرلیتے ہیں جو ممنوع ہوتی ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''آج تم لوگوں کو بے عزتی کا عذاب دیا جائے گا''

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس اندیشے کا اظہار کیا کہ پاکیزہ اور مباح چیزوں میں انہماک اختیار کرنے والے لوگوں کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا کیونکہ جو شخص ایسا کرے گا اس کا نفس دنیا کی طرف مائل ہوجائے گا' اور وہ اس بات سے محفوظ نہیں ہوگا کہ وہ نفسانی خواہشات کی پیروی پر چل پڑے اور آدمی جب بھی کوئی ایک نفسانی خواہش پوری کرے گا تو اس کا نفس اسے دوسری خواہش کی طرف لے جائے گا یہاں تک کہ اس کے لئے یہ ممکن نہیں رہے گا کہ وہ اپنے نفس کی بات نہ مانے جو کسی بھی خواہش کے بارے میں ہو ایسا شخص اس سے پہلے ہی عبادت کا دروازہ بند کردے گا' اور جب معاملہ اس چیز کی طرف چل پڑے گا تو یہ بھی دور نہیں ہوگا کہ اس سے یہ کہا جائے کہ تم نے اپنی پاکیزہ چیزیں دنیاوی زندگی میں حاصل کرلی تھیں اور ان سے نفع حاصل کرلیا آج تمہیں بے عزتی کا عذاب دیا جائے گا اس لئے مناسب نہیں ہے کہ آدمی نفس کے پیچھے چلے کیونکہ بعض اوقات وہ برائی کی طرف بھی مائل ہوجاتا ہے

اور پھر اس کا تدارک مشکل ہو جاتا ہے اس لئے آدمی کو شروع میں ہی اس پر بند باندھنے کی کوشش کرنی چاہیے اور یہ اس سے زیادہ آسان ہے کہ آدمی خرابی کے نتیجے میں اسے روکنے کی کوشش کرے اور پھر دوبارہ اسے نیکوکاری کی طرف لے جانے کی کوشش کرے باقی اللہ بہتر جانتا ہے

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے گوشت خریدا اور اس پر گھی لگایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اٹھالیا اور بولے: اللہ کی قسم! یہ دونوں چیزیں کبھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر اکٹھی نہیں ہوئیں اور اگر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو کھالیا اور دوسری کو صدقہ کر دیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: اے امیر المومنین آپ کھایئے اللہ کی قسم! یہ دونوں چیزیں کبھی اگر میرے ہاں بھی اکٹھی ہوئیں تو میں بھی ایسا ہی کروں گا۔

3251 - وَعَنْ عَمْرو بن شُعَيْب عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كلوا وَاشْرَبُوا وتصدقوا مَا لم يخالطه إِسْرَاف وَلَا مخيلة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرُوَاته إِلَى عمر ثِقَات يحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ کھاؤ پیو صدقہ کرو جب کہ اس میں کوئی اسراف یا تکبر شامل نہ ہوا ہو''

یہ روایت امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں جن سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

3252 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما بعث بِهِ إِلَى الْيمن قَالَ لَهُ إِيَّاك والتنعم فَإِن عباد اللّٰه لَيْسُوا بالمتنعمين

رَوَاهُ أَحْمد وَالْبَيْهَقِيّ ورواة أَحْمد ثِقَات

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا تو ان سے فرمایا تم ان نعمتوں میں شامل ہونے سے بچنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے نعمتوں میں (مگن) نہیں رہتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

3253 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن أشرار أمتِي الَّذِيْنَ غذوا بالنعيم ونبتت عَلَيْهِ أجسامهم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا عبد الرَّحْمٰن بن زِيَاد بن انعم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کے بدترین لوگ وہ ہوں گے جنہیں نعمتیں فراہم کی جائیں گی اور ان نعمتوں پر ہی ان کے جسم کی

نشوونما ہوگی''۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کا معاملہ مختلف ہے۔

3254 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيكون رجال من امتِیْ يَاْكُلُوْن الوان الطَّعَام وَيَشْرَبُوْنَ الوان الشَّرَاب وَيلبسُوْنَ الوان الثِّيَاب ويتشدقون فِی الْكَلَام فَاُولَئِك شرار امتِی

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عنقریب میری امت میں ایسے افراد پیدا ہوں گے جو رنگ برنگے کھانے کھائیں گے رنگ برنگے مشروبات پئیں گے رنگ برنگے کپڑے پہنیں گے اور بناسنوار کر باتیں کریں گے یہ میری امت کے بدترین لوگ ہوں گے''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3255 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰه بن جَعْفَر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ شرار امتِی الَّذِيْنَ ولدُوا فِی النَّعِيْم وغذوا بِهِ يَاْكُلُوْن من الطَّعَام الوانا ويتشدقون فِی الْكَلَام

رَوَاهُ ابْن اَبِیْ الدُّنْيَا وَالطَّبَرَانِیّ فِیْ حَدِيْث

❀❀ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''میری امت کے بدترین لوگ وہ ہوں گے جو نعمتوں میں پیدا ہوں گے یہ نعمتیں انہیں غذا میں ملیں گی وہ مختلف قسم کے کھانے کھائیں گے اور بناسنوار کر باتیں کریں گے''

یہ روایت امام ابن ابودنیا نے اور امام طبرانی نے ایک حدیث میں نقل کی ہے۔

3256 - وَعَنْ اَبِیْ بن كَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن مطعم ابْن آدم جعل مثلا للدنيا وَان فزحه وملحه فَانْظُر اِلٰی مَا يصير

رَوَاهُ عبد اللّٰه بن اَحْمد فِیْ زوائده بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوی وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْبَيْهَقِیّ

وَزَاد فِیْ بعض طرقه ثُمَّ يَقُوْلُ الْحسن اَوَ مَا رَاَيْتهمْ يطبخونه بالأفواه وَالطِّيب ثُمَّ يرْمونَ كَمَا رَاَيْتُمْ

قَوْله فزحه بتَشْديد الزَّای اَی وضع فِيْهِ القزح وَهُوَ التابل وملحه بتَخْفِيف اللَّام مَعْرُوْف

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

'' انسان کے کھانے کو دنیا کی مثال بنایا گیا ہے کہ وہ کتنا خوبصورت اور ذائقے دار ہوتا ہے اور پھر دیکھو کہ وہ کیا بن جاتا ہے''۔

یہ روایت عبداللہ بن احمد نے اپنی ''زوائد'' میں جید اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں اور امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے اس کے بعض طرق میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''حسن بصری نے کہا کیا تم لوگوں نے اسے دیکھا نہیں ہے کہ جب وہ لوگ کھانا پکاتے ہیں تو وہ کتنا عمدہ اور کتنا پاکیزہ ہوتا ہے اور پھر جب اسے نکالتے ہیں تو اس کا جو حال ہے وہ تم دیکھتے ہو''۔

متن کے یہ الفاظ ''قزحه'' اس میں ز پر شد ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس میں قزح ڈال دی گئی اور اس سے مراد تابل ہے۔

''ملحه'' اس میں ل پر تخفیف ہے اور اس کا معنی معروف ہے۔

3257 - وَعَنِ الضَّحَّاكِ بن سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ضحاك مَا طَعَامك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اللَّحْم وَاللَّبن قَالَ ثُمَّ يصير اِلٰى مَاذَا قَالَ اِلٰى مَا قد علمت قَالَ فَاِن اللّٰه تَعَالٰى ضرب مَا يخرج من ابْن آدم مثلا للدنيا

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح اِلَّا عَلِيّ بن زيد بن جدعَان

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِيْ فِي الزُّهْد ذكر عَيْش النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا ضحاک تمہارا کھانا کیا ہے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! گوشت اور دودھ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا پھر وہ کیا بن جاتا ہے؟ انہوں نے عرض کی وہ جو آپ جانتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال اس چیز کے ذریعے بیان کی ہے جو ابن آدم سے نکلتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں صرف علی بن زید بن جدعان نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: زہد سے متعلق باب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے طرز زندگی کا تذکرہ آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

التَّرْهِيب من اَن يدعى الْاِنْسَان اِلَى الطَّعَام فَيمْتَنع من غير عذر وَالْاَمر بِاِجَابَة الدَّاعِي وَمَا جَاءَ فِيْ طَعَام المتباريين

اس بارے میں ترہیبی روایات کہ اگر کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ کسی عذر کے بغیر انکار کر دے دعوت کو قبول کرنے کا حکم ہونا اور ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کے اظہار کے طور پر کھانا کھلانے والوں کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3258 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه كَانَ يَقُوْلُ شَرّ الطَّعَام طَعَام الْوَلِيمَة يدعى اِلَيْهَا الْاَغْنِيَاء وتترك الْمَسَاكِين وَمَنْ لم يَاْتِ الدعْوَة فَقَدْ عصى اللّٰه وَرَسُوله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ مَوْقُوْفًا على اَبِيْ هُرَيْرَة

وَرَوَاهُ مُسْلِم اَيْضًا مَرْفُوْعًا اِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرّ الطَّعَام طَعَام الْوَلِيمَة يمْنَعهَا من يَاْتِيهَا

ويدعى إِلَيْهَا من يأباها وَمَنْ لم يجب الدعْوَة فَقَدْ عصى اللَّه وَرَسُوله

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہوتا ہے جس میں خوشحال لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے جو شخص دعوت میں نہیں جاتا وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر "موقوف" روایت کے طور پر نقل کی ہے' اسے امام مسلم نے "مرفوع" حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"سب سے برا کھانا ولیمے کا کھانا ہے جس میں اس شخص کو منع کر دیا جاتا ہے جو اس میں آتا ہے' اور اس شخص کو اس کی دعوت دی جاتی ہے جو اس کا انکار کرتا ہے جو شخص دعوت قبول نہیں کرتا وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے"۔

3259 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دعِي فَلَمْ يجب فَقَدْ عصى اللَّه وَرَسُوله وَمَنْ دخل على غير دَعْوَة دخل سَارِقا وَخرج مغيرا

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَلَمْ يُضعفهُ عَن درست بن زِيَاد وَالْجُمْهُور على تَضْعِيفه ورواه أَبُوْ زرْعَة عَنْ أبان بن طارق وَهُوَ مَجْهُوْل قَالَه أَبُوْ زرْعَة وَغَيْره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کو دعوت دی جائے اور وہ دعوت قبول نہ کرے تو وہ شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے' اور جو شخص کسی دعوت کے بغیر کہیں چلا جائے تو وہ چور ہونے کے طور پر اندر جاتا ہے' اور غارت گر ہونے کے طور پر باہر آتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے انہوں نے اسے ضعیف قرار نہیں دیا انہوں نے اسے درست بن زیاد کے حوالے سے نقل کیا ہے جمہور راویوں نے اسے ضعیف قرار دیا ہے امام ابوزرعہ نے اسے واہی قرار دیا ہے یہ ابان بن طارق کے حوالے سے منقول ہے' اور وہ ایک مجہول راوی ہے یہ بات امام ابوزرعہ اور دیگر حضرات نے بیان کی ہے۔

3260 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا دعِي أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَة فليأتها

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

3258-صحيح مسلم' كتاب النكاح' باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة' حديث: 2664مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب النكاح وما يتعلق به' باب ذكر الدليل على إيجاب إجابة الداعي إلى طعام الوليمة' حديث: 3408صحيح ابن حبان' كتاب الأطعمة' باب الضيافة' ذكر البيان بأن الأمر بإجابة الدعوة إذا دعي المرء إليها أمر' حديث: 5380موطأ مالك' كتاب النكاح' باب ما جاء في الوليمة' حديث: 1139سنن الدارمي' ومن كتاب الأطعمة' باب في الوليمة' حديث: 2042سنن أبي داود' كتاب الأطعمة' باب ما جاء في إجابة الدعوة' حديث: 3269سنن ابن ماجه' كتاب النكاح' باب إجابة الداعي' حديث: 1909جامع معمر بن راشد' باب الوليمة' حديث: 260السنن الكبرى للنسائي' كتاب الوليمة' التشديد في ترك الإجابة' حديث: 6415مسند الطيالسي' أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة' من رواية سعيد بن المسيب' حديث: 2410مسند الحميدي' باب حامع عن أبي هريرة' حديث: 1118

''جب کسی شخص کو ولیمے میں شرکت کی دعوت دی جائے تو اسے اس میں شریک ہونا چاہیے''

یہ روایت امام مسلمؒ امام نسائی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3261 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دَعَا اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فليجب عرسا كَانَ اَوْ نَحْوِهِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم اِذا دعيتم اِلٰى كرَاع فاجيبوه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی کو دعوت دے تو اسے دعوت قبول کرنی چاہیے خواہ وہ شادی کی ہو یا اس کے علاوہ ہو''

یہ روایت امام مسلمؒ امام ابوداؤد نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر تمہیں ایک پائے کی دعوت دی جائے تو تم اسے بھی قبول کرو''۔

3262 - وَعَنْ جَابِر هُوَ ابْن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا دعِي اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَام فليجب فَاِنْ شَاءَ طعم وَاِنْ شَاءَ ترك

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرنا چاہیے اگر چاہے تو کھانا کھالے اگر چاہے تو نہ کھائے''

یہ روایت امام مسلمؒ امام ابوداؤد امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3263 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حق الْمُسْلِم على الْمُسْلِم خمس رد السَّلَام وعيادة الْمَرِيض وَاتِّبَاع الْجَنَائِز وَاِجَابَة الدعْوَة وتشميت الْعَاطِس

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَيَاْتِيْ اَحَادِيْث من هٰذَا النَّوْع اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں سلام کا جواب دینا، بیمار کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے اس نوعیت سے متعلق احادیث آگے آئیں گی اگر اللہ نے چاہا۔

3264 - وروى اَبُو الشَّيْخ ابْن حبَان فِيْ كتاب التوبيخ وَغَيْرِهِ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتّ خِصَال وَاجِبَة لِلْمُسْلِمِ على الْمُسْلِم من ترك شَيْئًا مِنْهُنَّ فَقَدْ ترك حَقًّا وَاجِبا يجيبه اِذا دَعَاهُ وَاِذَا لقِيه اَن يسلم عَلَيْهِ وَاِذَا عطس اَن يشمته وَاِذَا مرض اَن يعودهُ وَاِذَا استنصحه اَن ينصح لَهُ

❀❀ ابوشیخ ابن حبان نے کتاب التوبیخ میں اور دیگر حضرات نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''چھ چیزیں ایک مسلمان کے لئے دوسرے مسلمان پر لازم ہیں جو شخص ان میں سے کسی کو ترک کرتا ہے وہ ایک لازم حق کو ترک کرتا ہے جب دوسرا شخص اسے بلائے تو اس کی دعوت کو قبول کرے، جب وہ اسے ملے تو سلام کرے، جب وہ چھینکے تو اسے چھینک کا جواب دے جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے اور جب وہ خیر خواہی چاہتا ہو تو اس کی خیر خواہی کرے''۔

3264/1 - وَعَنْ عِكْرِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْن عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ اِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن طَعَام المتباريين اَن يُؤْكَل

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَقَالَ اكثر من رَوَاهُ عَن جرير لَا يذكر فِيْهِ وَابْن عَبَّاس يُرِيْدُ اَن اكثر الرواة اَرْسَلُوْهُ قَالَ الْحَافِظ الصَّحِيْح اَنه عَن عِكْرِمَة عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسل

المتباريان هما المتماريان المتباهيان

❀❀ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کے مقابلے میں کھانے کھلانے والوں کا کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے کہ جریر کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے والے زیادہ تر راویوں نے اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا ان کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ زیادہ تر راویوں نے اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر منقول ہے۔

لفظ المتباریان اس سے مراد ایک دوسرے کو دکھاوا کرنے والے اور ایک دوسرے پر فخر کا اظہار کرنے والے افراد ہیں۔

2 - التَّرْغِيْب فِيْ لعق الْاَصَابِع قبل مسحها لاحراز الْبركَة

باب: برکت حاصل کرنے کے لئے انگلیوں کو پونچھنے سے پہلے انہیں چاٹنے کے بارے میں ترغیبی روایات

3265 - عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمر بلعق الْاَصَابِع والصحفة وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَى طَعَامكُمُ الْبركَة

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیوں اور برتن کو چاٹنے کا حکم دیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے تم لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ تمہارے کھانے کے کون سے حصے میں برکت موجود ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3266 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقعت لقْمَة اَحَدُكُم فليأخذها فليمط مَا كَانَ بهَا من اَذًى وليأكلها وَلَا يَدعهَا للشَّيْطَان وَلَا يمسح يَده بالمنديل حَتّٰى يلعق اَصَابِعه فَاِنَّهُ لَا يدْرِي فِيْ اَى طَعَامه الْبركَة

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کا لقمہ گر جائے تو اسے اس کو اٹھا کر اس پر جو گندگی لگی ہوئی ہو اسے صاف کر کے اسے کھا لینا چاہیے اسے شیطان کے لئے نہیں چھوڑنا چاہیے اور اپنے ہاتھ رومال کے ذریعے اس وقت تک نہیں پونچھنے چاہیے جب تک وہ اپنی انگلیوں کو چاٹ نہیں لیتا کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے حصے میں برکت موجود ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3267 - وَعَنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الشَّيْطَان ليحضر اَحَدُكُمْ عِنْد كل شَيْءٍ من شَانه حَتّٰى يحضرهُ عِنْد طَعَامه فَاِذَا سَقَطت لقْمَة اَحَدُكُمْ فليأخذها فليمط مَا كَانَ بهَا من اَذًى ثُمَّ ليأكلها وَلَا يَدعهَا للشَّيْطَان فَاِذَا فرغ فليلعق اَصَابِعه فَاِنَّهُ لَا يدْرِي فِيْ اَى طَعَامه الْبركَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَقَالَ فَاِن الشَّيْطَان يرصد النَّاس اَوْ الْاِنْسَان على كل شَيْءٍ حَتّٰى عِنْد مطعمه اَوْ طَعَامه وَلَا يرفع الصحفة حَتّٰى يلعقها اَوْ يلعقها فَاِن آخر الطَّعَام الْبركَة

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''شیطان آدمی کے ہر کام میں موجود ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ آدمی کے کھانے کے وقت بھی موجود ہوتا ہے جب آدمی کا لقمہ گر جائے تو اسے لے کر اس پر لگی ہوئی گندگی کو صاف کر کے پھر اسے کھا لینا چاہیے اور اسے شیطان کے لئے نہیں چھوڑنا چاہیے اور جب وہ (شخص کھانا کھا کر) فارغ ہو تو اسے اپنی انگلیاں چاٹ لینی چاہئیں کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کھانے کے کون سے حصے میں برکت موجود ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''بے شک شیطان لوگوں کی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) انسان کی گھات میں ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے کھانے کے وقت بھی ہوتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کے کھانے میں ہوتا ہے برتن کو اس وقت تک نہیں اٹھانا چاہیے جب تک اسے چاٹ نہ لیا جائے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن مفہوم یہی ہے) اور کھانے کا آخری حصہ برکت والا ہوتا ہے''۔

3268 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اكل اَحَدُكُمْ فليلعق

اَصَابِعه فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ فِىْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِىّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اسے اپنی انگلیاں چاٹ لینی چاہیں کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ ان میں سے کس میں برکت ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3269 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اكل اَحَدُكُمْ طَعَاما فَلَا يمسح اَصَابِعه حَتّٰى يلعقها اَوْ يلعقها

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوُد وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص کھانا کھائے تو وہ اپنی انگلیاں اس وقت تک نہ پونچھے جب تک انہیں چاٹ نہیں لیتا' یا جب تک انہیں چٹوا نہیں لیتا''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3 - التَّرْغِيْب فِىْ حمد اللّٰه تَعَالٰى بعد الْاَكل

باب: کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

3270 - عَن معَاذ بن انس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اكل طَعَاما ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعمنِىْ هٰذَا الطَّعَام ورزقنيه من غير حول منى وَلَا قُوَّة غفر لَهٗ مَا تقدم من ذَنبه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِىّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْهُ كلهم من طَرِيق عبد الرَّحِيم اَبِىْ مَرْحُوم عَن سهل بن معَاذ وَبَاقِى الْكَلَام عَلَيْهِمَا

❀❀ حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کھانا کھائے اور پھر یہ دعا پڑھے:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہے' اور میری ذاتی قوت اور صلاحیت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا کیا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:) تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے اسے عبدالرحیم ابومرحوم کے حوالے سے سہل بن معاذ سے نقل کیا ہے ان دونوں

راویوں کے بارے میں کلام آگے آئے گا۔

3271 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه ليرضى عَن العَبْد اَن يَاْكُلَ الْاَكلَة فيحمده عَلَيْهَا وَيشْرب الشربة فيحمده عَلَيْهَا

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه

الْاَكلَة بِفَتْح الْهمزَة الْمرة الْوَاحِدَة من الْاَكل وَقيل بِضَم الْهمزَة وَهِي اللُّقْمَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جاتا ہے جو کچھ کھاتا ہے' تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے' تو اور جو مشروب پیتا ہے' تو اس پر اس کی حمد بیان کرتا ہے''۔ یہ روایت امام مسلم' امام نسائی اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے

لفظ الْاَكلَة میں ''ا'' پر زبر ہے' اس سے مراد ایک مرتبہ کھانا ہے' اور ایک قول کے مطابق ''ا'' پر پیش ہے' اس سے مراد لقمہ ہے۔

3272 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج اَبُوْ بَكْرٍ بالهاجرة اِلَى الْمَسْجِد فَسمع عمر فَقَالَ يَا اَبَا بكر مَا اخرجك هٰذِهِ السَّاعَة قَالَ مَا اخرجنى اِلَّا مَا اجد من حاق الْجُوْع قَالَ وَاَنا وَالله مَا اخرجنى غَيْره فَبَيْنَمَا هما كَذٰلِكَ اِذْ خرج عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اخرجكما هٰذِهِ السَّاعَة قَالَا وَالله مَا اخرجنَا اِلَّا مَا نجده فِيْ بطوننا من حاق الْجُوْع قَالَ وَاَنا وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ مَا اخرجنى غَيْره فقوما فَانْطَلقُوْا حَتّٰى اَتَوا بَاب اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيّ وَكَانَ اَبُوْ اَيُّوْبَ يدّخر لرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَاما كَانَ اَوْ لَبَنًا فَابْطَاَ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يَاْتِ لحينه فاطعمه لاَهله وَانْطَلق اِلٰى نخله يعْمل فِيْهِ فَلَمَّا انْتَهوا اِلَى الْبَاب خرجت امْرَاَته فَقَالَت مرْحَبًا بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وبمن مَعَه

قَالَ لَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَسَمعهُ وَهُوَ يعْمل فِيْ نخل لَهُ فجَاء يشْتَد فَقَالَ مرْحَبًا بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وبمن مَعَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ بالحين الَّذِيْ كنت تَجِيْء فِيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صدقت قَالَ فَانْطَلق فَقطع عذقا من النّخل فِيْهِ من كل من التَّمْر وَالرّطب والبسر فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اردْت اِلٰى هٰذَا اَلا جنيت لنا من تمره قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْبَبْت اَن تَاْكُل من تمره ورطبه وبسره ولأذبحن لَك مَعَ هٰذَا قَالَ اِن ذبحت فَلَا تذبحن ذَات در فَاخذ عناقًا اَوْ جديا فذبحه وَقَالَ لامْرَاَته اخبزى واعجنى لنا وَاَنت أَعْلَمُ بالخبز فَاخذ نصف الجدى فطبخه وشوى نصفه فَلَمَّا اَدْرك الطَّعَام وَوضع بَيْن يَدى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابه اَخذ من الجدى فَجعله فِيْ رغيف وَقَالَ يَا اَبَا اَيُّوْبَ ابلغ بِهٰذَا فَاطِمَة فَاِنَّهَا لم تصب مثل هٰذَا مُنْذُ اَيَّام فَذهب اَبُوْ اَيُّوْبَ اِلٰى فَاطِمَة فَلَمَّا اَكلُوْا وشبعوا قَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خبز وَلحم وتمر وَبسر وَرطب ودمعت عَيناهُ وَالَّذِيْ نَفسِيْ بِيَدِهٖ اِن هٰذَا هُوَ النَّعِيْم الَّذِيْ تسْاَلُوْن عَنْهُ يَوْم الْقِيَامَة فَكبر ذٰلِكَ على اَصْحَابه فَقَالَ بل اِذا اَصبْتُمْ مثل هٰذَا فضربتم بِاَيْدِيكُمْ فَقولُوْا بِسم الله فَاِذَا

شبعتم فقولوا الحمد لله الذی اشبعنا وانعم علینا فافضل فإن هذا کفاف بهذا فلما نهض قال لابی ایوب ما اخرجک هذه الساعة قال ما اخرجنی الا الذی اخرجک یا رسول الله قال لم یکن احد الیه مقربا منی الا احب ان یجاوره قال وان ابا ایوب لم یسمع ذلک فقال عمر رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم یامرک ان تاتیه غدا فاتاه من الغد فاعطاه ولیدته فقال یا ابا ایوب استوص بها خیرا فانا لم نر الا خیرا ما دامت عندنا فلما جاء بها ابو ایوب من عند رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا اجد لوصیة رسول الله صلی الله علیه وسلم خیرا له من ان اعتقها فاعتقها

رواه الطبرانی وابن حبان فی صحیحه کلاهما من روایة عبد الله بن کیسان عن عکرمة عن ابن عباس حاق الجوع بحاء مهملة وقاف مشددة هو شدته وکربه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ دن چڑھے کے وقت نکل کر مسجد کی طرف آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی آواز سنی تو بولے آپ اس وقت کیوں باہر آئے ہیں انہوں نے جواب دیا میں اس وجہ سے باہر آیا ہوں کیونکہ مجھے شدید بھوک لاحق ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! میں بھی صرف اسی وجہ سے باہر آیا ہوں ابھی یہ دونوں حضرات وہاں موجود تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کے پاس تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم دونوں اس وقت کیوں آئے ہو ان دونوں نے عرض کی اللہ کی قسم! ہم اس وقت صرف اس لئے باہر آئے ہیں کہ ہمیں پیٹ میں اس وقت شدید بھوک محسوس ہو رہی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں بھی اس وقت صرف اسی وجہ سے نکلا ہوں تم دونوں اٹھو پھر یہ حضرات روانہ ہوئے اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر آ گئے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی نہ کوئی چیز سنبھال کے رکھتے تھے خواہ وہ کھانا ہو یا دودھ ہو' تو اس دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کے ہاں تشریف لے جانے میں تاخیر ہو گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مخصوص وقت پر تشریف نہیں لائے تو انہوں نے وہ کھانا اپنے اہل خانہ کو کھلا دیا اور خود اپنے کھجوروں کے باغ میں کام کاج کرنے کے لئے چلے گئے جب یہ حضرات' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر پہنچے تو ان کی اہلیہ باہر آئیں اور بولیں اللہ کے نبی اور ان کے ساتھیوں کو خوش آمدید ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے دریافت کیا ابوایوب کہاں ہے؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اس وقت اپنے کھجوروں کے باغ میں کام کر رہے تھے انہوں نے آواز سن لی تو وہ دوڑے دوڑے آئے اور انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو خوش آمدید ہے اے اللہ کے نبی! آپ اس وقت تو تشریف نہیں لاتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ گئے انہوں نے کھجوروں کا ایک خوشہ اتارا' جس میں ہر قسم کی کھجوریں تھیں تر بھی تھیں اور خشک بھی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا یہ مقصد نہیں ہے تم ہمارے لئے کھجوریں چن کے دو انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اس میں سے کھجوریں کھائیں تر کھائیں خشک کھائیں اس کے ہمراہ میں آپ کے لئے جانور بھی ذبح کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے جانور ذبح کرنا ہے' تو تم کسی دودھ دینے والے جانور کو ذبح نہ کرنا تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے ایک بکری کے بچے کو لے کر اسے ذبح کیا اور اپنی اہلیہ سے فرمایا: تم روٹی پکانے کی تیاری کرو اور آٹا گوندھ لو تمہیں روٹی پکانی اچھی

نے سے پھر انہوں نے اس جانور کا نصف پکایا اور نصف حصہ بھون لیا جب کھانے کا وقت ہوا تو انہوں نے وہ کھانا نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کے آگے رکھا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کا گوشت لے کر اسے روٹی کے ساتھ رکھا اور فرمایا اے ابوایوب تم اسے فاطمہ تک پہنچا دو کیونکہ اس نے بھی ہماری طرح چند دنوں سے کچھ نہیں کھایا تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ وہ کھانا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دے آئے جب ان حضرات نے کھانا کھالیا اور سیر ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا روٹی بھی گوشت بھی کھجوریں بھی تازہ اور خشک کھجوریں بھی ملی ہیں پھر آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارے میں قیامت کے دن تم سے حساب لیا جائے گا یہ بات آپ ﷺ کے ساتھیوں کو گراں گزری نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں اس طرح کی نعمتیں نصیب ہوں اور تم اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھانے لگو تو بسم اللہ پڑھو اور جب تم سیر ہو جاؤ تو یہ پڑھو:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں سیر کروایا ہے اور ہمیں نعمتیں عطا کی ہیں اور خوب عطا کی ہیں''

تو یہ اس کے لئے کفایت کر جائے گا جب نبی اکرم ﷺ اٹھنے لگے تو آپ ﷺ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کل ہماری طرف آنا (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جب بھی کوئی اچھائی کی جاتی تھی تو آپ ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ اس کا بدلہ دیں راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات نہیں سنی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کہ نبی اکرم ﷺ تمہیں حکم دے رہے ہیں کہ کل تم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا اگلے دن حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے اپنی کنیز انہیں دی اور ارشاد فرمایا: اے ابوایوب! اس کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو کیونکہ جب تک یہ ہمارے ہاں رہی ہے ہم نے اس میں بھلائی ہی پائی ہے جب حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اس کنیز کو لے کر نبی اکرم ﷺ کے ہاں سے آئے تو انہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کی تلقین کے مطابق اس سے زیادہ بہتر صورت اور کوئی نہیں پائی کہ میں اسے آزاد کر دوں تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو آزاد کر دیا''

یہ روایت امام طبرانی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے عبداللہ بن کیسان کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

لفظ حاق الجوع میں 'ح' ہے اور ق پر شد ہے اس سے مراد بھوک کی شدت ہے۔

3273 - وَرُوِیَ عَن حَمَّاد بن اَبِیْ سُلَیْمَان قَالَ تعشیت مَعَ اَبِیْ بردة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اَلا اُحَدثك مَا حَدثنِیْ بِهِ اَبُوْ عبد اللّٰه بن قیس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَكل فشبع وَشرب فَروِیَ فَقَالَ الْحَمْدُ للّٰهِ الَّذِیْ اَطْعمنِیْ واشبعنی وسقانی واَروانی خرج من ذنُوْبه كَیَوْم وَلدته اُمه

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی

قَالَ الْحَافِظ وَفِی الْبَاب اَحَادِیْث كَثِیْرَة مَشْهُورَة من قَول النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیست من شَرط

كتابنا لم نذكرها

❀❀ حماد بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: میں نے ابو بردہ کے ساتھ رات کا کھانا کھایا تو انہوں نے بتایا کہ کیا میں تمہیں وہ روایت بیان نہ کروں جو مجھے ابوعبداللہ بن ابوقیس نے بیان کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ''جو شخص کھانا کھا کر سیر ہو جائے اور پی کر سیراب ہو جائے اور پھر یہ پڑھے: ''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے کھلایا ہے' اور مجھے سیر کیا ہے' اور مجھے پلایا اور مجھے سیراب کر دیا'' تو وہ اپنے گناہوں سے نکل کر یوں ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس باب میں بہت سی مشہور روایات ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے فرامین سے تعلق رکھتی ہیں لیکن وہ ہماری اس کتاب کی شرط کے مطابق نہیں ہیں' اس لئے ہم انہیں ذکر نہیں کریں گے۔

التَّرْغِيْب فِيْ غسل الْيَد قبل الطَّعَام

إِن صَحَّ الْخَبَر وَبعده والترهيب اَن ينَام وَفِيْ يَده ريح الطَّعَام لَا يغسلهَا

باب: کھانے سے پہلے ہاتھ دھونے کے بارے میں ترغیبی روایات

بشرطیکہ اس بارے روایات مستند ہوں (پھر اس کے بعد ہاتھ دھونا)

اور اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب آدمی سوئے تو اس کے ہاتھ میں کھانے کی بو ہو اس نے ہاتھوں کو دھویا نہ ہو۔

3274 - عَن سلمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأت فِي التَّوْرَاة إِن بركَة الطَّعَام الْوضُوء بعده فَذكرت ذَلِكَ للنَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ واخبرته بِمَا قَرَأت فِي التَّوْرَاة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بركَة الطَّعَام الْوضُوء قبله وَالْوُضُوء بعده

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ لَا يعرف هٰذَا الحَدِيْث إِلَّا من حَدِيْث قيس بن الرّبيع وَقيس يضعف فِي الحَدِيْث انْتهى

قَالَ الْحَافِظ قيس بن الرّبيع صَدُوق وَفِيْه كَلَام لسوء حفظه لَا يخرج الْإِسْنَاد عَن حد الْحسن وَقد كَانَ سُفْيَان يكره الْوضُوء قبل الطَّعَام

قَالَ الْبَيْهَقِيّ وَكَذٰلِكَ مَالك بن انس كرهه وَكَذٰلِكَ صاحبنا الشَّافِعِي اسْتحبَّ تَركه وَاحْتج بِالْحَدِيْثِ يَعْنِيْ حَدِيْث ابْن عَبَّاس قَالَ كُنَّا عِنْد النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتى الْخَلَاء ثُمَّ إِنَّهُ رَجَعَ فَاتى بِالطَّعَامِ فَقِيْلَ اَلا تتوضأ قَالَ لم اصل فأتوضأ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ بِنَحْوِهٖ إِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فَقَالَ إِنَّمَا أمرت بِالْوُضُوءِ إِذا قُمْت إِلَى الصَّلَاة

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے تورات میں پڑھا تھا کہ کھانے کی برکت یہ ہے کہ اس کے

بعد وضو کیا جائے میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا' جو میں نے تورات میں پڑھا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانے کی برکت یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی وضو کیا جائے اور اس کے بعد بھی وضو کیا جائے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث قیس بن ربیع کے حوالے سے منقول ہے' اور قیس نامی راوی کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے ان کی بات یہاں ختم ہوگئی

حافظ بیان کرتے ہیں: قیس بن ربیع صدوق ہے' اس کے حافظے کی خرابی وجہ سے اس کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' اور یہ چیز سند کو حسن کی حد سے خارج نہیں کرتی ہے

سفیان کھانے سے پہلے وضو کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں: امام مالک بن انس نے بھی اس کو اسی طرح مکروہ قرار دیا ہے اسی طرح امام شافعی نے اسے ترک کرنے کو مستحب قرار دیا ہے' اور انہوں نے حدیث سے استدلال کیا ہے یعنی وہ حدیث جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں:

''ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے آپ ﷺ قضائے حاجت کر کے واپس تشریف لائے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا تو آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا: کیا آپ وضو نہیں کریں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نماز نہیں پڑھنے لگا جو وضو کروں''۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور ترمذی نے اس کی مانند نقل کی ہے تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے وضو کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز ادا کرنے لگوں''۔

3275 - وَرُوِيَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من اَحَبَّ اَن يكثر اللّٰه خير بَيته فَلْيَتَوَضَّا اِذا حضر غذاؤه وَاِذَا رفع

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَيْهَقِيّ وَالْمرَاد بِالْوُضُوءِ غسل الْيَدَيْنِ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں بھلائی کی کثرت کر دے تو اسے اس وقت وضو کرنا چاہیے جب کھانا پیش ہو اور جب وہ اٹھا لیا جائے''

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے یہاں وضو سے مراد ہاتھ دھونا ہے۔

3276 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من نَام وَفِيْ يَده غمر وَلَمْ يغسلهُ فَاَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومن اِلَّا نَفسه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه اَيْضًا عَن فَاطِمَة

3276-سنن أبي داود' كتاب الأطعمة' باب في غسل اليد من الطعام' حديث: 3372 مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الأدب' في الرجل يبيت وفي يده غمر' حديث: 25681 مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 7402

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بِنَحْوِہٖ

الْغمر بِفَتْح الْغَیْن الْمُعْجَمَة وَالْمِیم بعدهمَا رَاء هُوَ رِیح اللَّحْم وزهومته

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص سو جائے اور اس کے ہاتھ میں (کھانے کی کسی چیز کی) بو موجود ہو جسے اس نے نہ دھویا ہو اور پھر کوئی چیز اسے کاٹ لے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے یہ روایت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس کی مانند نقل کی ہے۔

لفظ ''الغمر'' میں غ پر زبر ہے اس کے بعد م ہے اس کے بعد ر ہے اس سے مراد گوشت کی بو ہے۔

3277 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِن الشَّیْطَان حساس لحاس فَاحْذَرُوهُ على أَنفسكُم من بَات وَفِی یَدہ ریح غمر فَأَصَابَهُ شَیْء فَلَا یَلُومن إِلَّا نَفسه

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالْحَاكِم كِلَاهُمَا عَن یَعْقُوب بن الْوَلِید الْمدنِیّ عَن ابْن أَبِی ذِئْب عَن الْمَقْبُرِی عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیث غَرِیب من هَذَا الْوَجْه وَقد رُوِیَ من حَدِیث سُهَیْل بن أَبِی صَالح عَن أَبِیْہِ عَن أَبِی هُرَیْرَة انْتهى وَقَالَ الْحَاكِم صَحِیح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ یَعْقُوب بن الْوَلِید الْأَزْدِیّ هَذَا كَذَّاب وانهم لَا یحْتَج بِہٖ لٰكِن رَوَاهُ الْبَیْهَقِیّ وَالْبَغَوِیّ وَغَیْرهمَا من حَدِیث زُهَیْر بن مُعَاوِیَة عَن سُهَیْل بن أَبِی صَالح عَن أَبِی هُرَیْرَة كَمَا أَشَارَ إِلَیْہِ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ الْبَغَوِیّ فِی شرح السّنة حَدِیث حسن

وَهُوَ كَمَا قَالَ رَحِمَہُ اللّٰہُ فَإِن سُهَیْل بن أَبِی صَالح وَإِن كَانَ تكلم فِیْہِ فَقَدْ روى لَہٗ مُسْلِم فِی الصَّحِیْح احتجاجا واستشهادا وروى لَہٗ الْبُخَارِیّ مقرونا وَقَالَ التَّلِیمِیّ سَأَلت الدَّارَقُطْنِیّ لم ترك الْبُخَارِیّ سهیلا فِی الصَّحِیْح فَقَالَ لَا أعرف لَہٗ فِیْہِ عذرا وَبِالْجُمْلَةِ فَالْكَلَام فِیْہِ طَوِیل وَقد روى عَنْہُ شُعْبَة وَمَالك وَوَثَّقَهُ الْجُمْهُور وَهُوَ حَدِیث حَسَن وَاللّٰہُ أَعْلَم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطان بہت زیادہ محسوس کرنے والا اور بہت زیادہ چاٹنے والا ہے تو تم اپنے آپ کو اس سے بچاؤ جو شخص ایسی حالت میں رات گزارے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی بو ہو اور پھر کوئی چیز اسے نقصان پہنچائے تو وہ صرف اپنے آپ کو مذمت کرے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے یعقوب بن ولید مدنی کے حوالے سے ابن ابوذئب کے حوالے سے مقبری کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: اس سند کے حوالے سے یہ حدیث غریب ہے یہ روایت سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے ان کی بات یہاں ختم ہوگئی امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں یعقوب بن ولید ازدی نامی راوی کذاب ہے اس پر تہمت لگائی گئی ہے اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا تاہم یہ روایت امام بیہقی امام بغوی اور دیگر حضرات نے زبیر بن معاویہ کے حوالے سے سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جیسا کہ امام ترمذی نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے امام بغوی نے شرح السنہ میں یہ بات بیان کی ہے یہ حدیث حسن ہے اور یہ حدیث ویسی ہی ہے جیسی انہوں نے بیان کی ہے کیونکہ سہیل بن ابوصالح نامی راوی کے بارے میں اگرچہ کلام کیا گیا ہے لیکن امام مسلم نے صحیح مسلم میں اس سے روایات نقل کی ہیں انہوں نے اس سے استدلال بھی کیا ہے اور استشہاد بھی کیا ہے امام بخاری نے اس کے حوالے سے مقرون روایات نقل کی ہے سلمی بیان کرتے ہیں: میں نے امام دارقطنی سے دریافت کیا امام بخاری نے سہیل کو کیوں ترک کر دیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس کے بارے میں امام بخاری کی وجہ کا علم نہیں ہے مختصر یہ کہ اس بارے میں طویل کلام کیا جا سکتا ہے شعبہ اور امام مالک نے اس راوی سے روایات نقل کی ہیں جمہور نے اسے ثقہ قرار دیا ہے اور یہ حدیث حسن ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3278 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بَات وَفِيْ يَده ريح غمر فَاَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومن اِلَّا نَفسه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ بِاَسَانِيد رجال اَحَدهَا رجال الصَّحِيْح اِلَّا الزبير بن بكار وَقد تفرد بِهِ كَمَا قَالَ الطَّبَرَانِيّ وَلَا يضر تفرده فَاِنَّهُ ثِقَة اِمَام

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسی حالت میں رات گزارے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کو بو ہو اور پھر اسے کوئی چیز نقصان پہنچائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے ایسی اسانید کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف زبیر بن بکار نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے جو اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے جیسا کہ امام طبرانی نے یہ بات بیان کی ہے تاہم اس کا منفرد ہونا نقصان نہیں پہنچاتا کیونکہ وہ ثقہ اور امام ہے۔

3279 - وَعَنْ اَبِيْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من بَات وَفِيْ يَده ريح غمر فَاَصَابَهُ وضح فَلَا يَلُومن اِلَّا نَفسه .رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

الوضح بِفَتْح الْوَاو وَالضَّاد الْمُعْجَمَة جَمِيْعًا بعدهمَا حاء مُهْمَلَة وَالْمرَاد بِهِ هُنَا البرص

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ایسی حالت میں رات گزارے کہ اس کے ہاتھ میں گوشت کی بو ہو اور پھر اسے کوئی چیز تکلیف پہنچائے تو وہ صرف اپنے آپ کو ملامت کرے''۔ یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ ''الوضح'' ح اس میں و پر اور ض پر دونوں پر زبر ہے اس کے بعد حے یہاں مراد برص ہے۔

كِتَابُ الْقَضَاءِ وَغَيْرِهِ

کتاب: قضا اور دیگر امور کے بارے میں روایات

التَّرْهِيب من تولي السلطنة وَالْقَضَاء والإمارة سِيمَا لمن لَا يَثِق بِنَفسِهِ وترهيب من وثق بِنَفسِهِ اَن يسْاَل شَيْئًا من ذٰلِك

جو شخص حکومت یا قاضی ہونے یا امیر ہونے کے منصب پر فائز ہو جائے

خاص طور پر ایسا شخص' جس کو اپنی ذات کے بارے میں اعتماد نہ ہو' اس کے بارے میں ترہیبی روایات اور اس شخص کے بارے میں ترہیبی روایات' جسے اپنی ذات پر اعتماد ہو' لیکن وہ اس منصب کا طلبگار ہو

3280 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كلكُمْ رَاع ومسؤول عَن رَعيته الإمَام رَاع ومسؤول عَن رَعيته وَالرجل رَاع فِيْ اَهله ومسؤول عَن رَعيته وَالْمَرْاَة راعية فِيْ بَيت زَوجهَا ومسؤولة عَن رعيتها وَالْخَادِم رَاع فِيْ مَال سَيّده ومسؤول عَن رَعيته وكلكم رَاع ومسؤول عَن رَعيته

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے ہر ایک نگران ہے' اور اس کی نگرانی کے بارے میں' اس سے حساب لیا جائے گا حاکم نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا دریافت کیا جائے گا آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا خادم اپنے مالک کے مال کا نگران ہے' اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا تم میں سے ہر ایک نگران ہے' اس سے' اس کی نگرانی کے بارے میں حساب لیا جائے گا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3281 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه سَائل كل رَاع عَمَّا استرعاه حفظ أم ضيع

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ہر نگران سے حساب لے گا اس چیز کے بارے میں جس کا وہ نگران بنا تھا' کہ کیا اس نے اس کی حفاظت کی تھی یا اسے ضائع کر دیا''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3282 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ولی الْقَضَاء اَوْ جعل قَاضِيا بَيْنَ النَّاس فَقَدْ ذبح بِغَيْر سكين

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَمعنى قَوْله ذبح بِغَيْر سكين اَن الذّبْح بالسكين يحصل بِهِ اِرَاحَة الذَّبِيحَة بتعجيل اِزْهَاق روحها فَاِذَا ذبحت بِغَيْر سكين كَانَ فِيْهِ تَعْذِيب لَهَا

وَقِيْلَ اِن الذّبْح لما كَانَ فِيْ ظَاهر الْعرف وغالب الْعَادة بالسكين عدل صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن ظَاهر الْعرف وَالْعَادَة اِلٰى غير ذٰلِكَ ليعلم اَن مُرَاده صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْقَوْل مَا يخَاف عَلَيْهِ من هَلَاك دينه دون هَلَاك بدنه ذكره الْخطابِيّ وَيحْتَمل غير ذٰلِك

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قاضی کے منصب کا نگران بنے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) لوگوں کے درمیان قاضی بنا دیا جائے تو اسے چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ اسے چھری کے بغیر ذبح کر دیا گیا اس سے مراد یہ ہے کہ چھری کے ساتھ ذبح کرنے کی صورت میں ذبیحہ کو آرام پہنچانے کا پہلو حاصل ہوتا ہے' کیونکہ اس طرح اس کی روح جلدی نکل جاتی ہے' لیکن جب اسے چھری کے بغیر ذبح کیا جائے تو اس صورت میں اسے تکلیف لاحق ہوتی ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے کہ کیونکہ ظاہر عرف اور عام رواج میں ذبح چھری کے ذریعے ہی کیا جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر عادت اور عام عرف سے عدول کر کے اس سے برعکس صورت کی طرف گئے تا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد پتہ چل جائے کہ آپ کو اس حوالے سے یہ اندیشہ ہے کہ ایسے شخص کا دین ہلاکت کا شکار ہو جائے گا اس کا جسم ہلاکت کا شکار نہیں ہوگا یہ بات علامہ خطابی نے ذکر کی ہے' اور اس کے علاوہ اس میں اس بات کا احتمال موجود ہے۔

3283 - وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ فَأَمَّا الَّذِي فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عرف الْحق فَقضى بِهِ وَرجل عرف الْحق فجار فِي الحكم فَهُوَ فِي النَّار وَرجل قضى للنَّاس على جهل فَهُوَ فِي النَّار

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں ایک جنت میں جائے گا اور دو جہنم میں جائیں گے جہاں تک جنت والے کا تعلق ہے تو یہ وہ شخص ہے جو حق کو پہچانتا ہے اور اس کے مطابق فیصلہ دیتا ہے اور ایک وہ شخص ہے جو حق کو پہچانتا ہے اور فیصلہ دیتے ہوئے زیادتی کرتا ہے یہ جہنم میں جائے گا اور ایک وہ شخص ہے جو جاہل ہونے کے باوجود لوگوں کو فیصلے کر کے دیتا ہے تو وہ بھی جہنم میں جائے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3284 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ موهب أَن عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْهَبْ فَكُن قَاضِيا قَالَ أَوْ تعفيني يَا أَمِير الْمُؤْمِنِينَ قَالَ اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاس

قَالَ تعفيني يَا أَمِير الْمُؤْمِنِينَ قَالَ عزمت عَلَيْك إِلَّا ذهبت فَقضيت قَالَ لَا تعجل سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من عاذ بِاللّٰهِ فَقَدْ عاذ بمعاذ قَالَ نعم قَالَ فَإِنِّيْ أعوذ بِاللّٰهِ أَن أكون قَاضِيا قَالَ وَمَا يمنعك وَقد كَانَ أَبوك يقْضِي قَالَ لِأَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ قَاضِيا فَقضى بِالْجَهْلِ كَانَ من أَهْلِ النَّارِ وَمَنْ كَانَ قَاضِيا فَقضى بالجور كَانَ من أَهْلِ النَّارِ وَمَنْ كَانَ قَاضِيا فَقضى بِحَق أَوْ بِعدْل سَأَلَ التفلت كفافا فَمَا أَرْجُو مِنْهُ بَعْدَ ذَلِك

رَوَاهُ أَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحه وَالتِّرْمِذِيّ بِاخْتِصَار عَنْهُمَا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كَانَ قَاضِيا فَقضى بِالْعَدْلِ فبالحري أَن ينفلت مِنْهُ كفافا فَمَا أَرْجُو بَعْدَ ذَلِكَ وَلَمْ يذكر الْآخرين وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ عِنْدِي بِمُتَّصِل وَهُوَ كَمَا قَالَ فَإِن عبد اللّٰه بن موهب لم يسمع من عُثْمَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

❀❀ عبداللہ بن موہب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا تم جاؤ اور قاضی بن جاؤ انہوں نے کہا: اے امیر المومنین کیا آپ مجھے معاف نہیں رکھیں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جاؤ اور لوگوں کے درمیان فیصلے دو انہوں نے عرض کی: اے امیر المومنین آپ مجھے معاف نہیں رکھیں گے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تم جاؤ اور فیصلے دو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا آپ جلدی نہ کیجئے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص بند کی پناہ لیتا ہے وہ ایک زبردست ذات کی پناہ لیتا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے تو حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما نے کہا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں قاضی بن جاؤں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا کیوں نہیں کر رہے جبکہ تمہارے والد قاضی کے طور پر فیصلے دیتے رہے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص قاضی ہو اور لاعلم ہونے کے باوجود فیصلہ دے وہ جہنمی ہوگا' اور جو شخص قاضی ہو اور ظلم کے مطابق فیصلہ دے وہ جہنمی ہوگا جو شخص قاضی ہو اور حق کے مطابق (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) عدل کے مطابق فیصلہ دے تو وہ یہ درخواست کرے گا کہ اسے برابری کی بنیاد پر چھوڑ دیا جائے''۔

تو پھر اس کے بعد میں کس چیز کی امید رکھ سکتا ہوں۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے اور امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام ترمذی نے اسے اختصار کے ساتھ ان دونوں حضرات کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص قاضی ہو اور عدل کے مطابق فیصلہ دے تو وہ اس بات کے لائق ہے کہ وہ اس حوالے سے برابری کی بنیاد پر چھوٹ جائے' تو مجھے پھر اس کے بعد کس چیز کی امید ہو سکتی ہے انہوں نے باقی دو صورتوں کا ذکر نہیں کیا اور یہ بات بیان کی یہ حدیث حسن ہے' اور اس کی سند میرے نزدیک متصل نہیں ہے' اور ایسا ہی ہے جس طرح انہوں نے بیان کیا ہے' کیونکہ عبداللہ بن موفق نامی راوی نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

3285 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَاْتِيَنَّ على القَاضِي الْعدْل يَوْم الْقِيَامَة سَاعَة يتَمَنَّى انه لم يقْض بَيْن اثْنَيْنِ فِيْ تَمْرَة قطّ

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَلَفْظِه قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يدعى القَاضِي الْعدْل يَوْم الْقِيَامَة فَيلقى من شدَّة الْحساب مَا يتَمَنَّى انه لم يقْض بَيْن اثْنَيْنِ فِيْ عمره قطّ

قَالَ الْحَافِظ كَذَا فِيْ اصل من الْمسند وَالصَّحِيْح تَمْرَة وعمره وهما متقاربان وَلَعَلَّ اَحدهمَا تَصْحِيف وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عدل کرنے والے پر قیامت کے دن ایسی گھڑی آئے گی کہ جب وہ یہ آرزو کرے گا کہ کاش اس نے کبھی بھی کسی ایک کھجور کے حوالے سے بھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ دیا ہوتا''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن عادل قاضی کو بلایا جائے گا' اور وہ اتنے شدید حساب کا سامنا کرے گا کہ وہ یہ آرزو کرے گا کہ کاش اس نے اپنی زندگی میں کبھی بھی دو آدمیوں کے درمیان کوئی فیصلہ نہ دیا ہوتا''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: مسند کی اصل میں یہ الفاظ اسی طرح منقول ہیں تاہم درست یہ ہے کہ "کھجور کے بارے میں فیصلہ دیا ہوتا"۔

لفظ کھجور اور تمرہ ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں ہوسکتا ہے کہ کوئی ایک ان میں سے غلط ہو باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3286 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن شِئْتُمْ انباتكم عَن الْاِمَارَة وَمَا هِيَ فناديت بِاَعْلٰى صوتي وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَولهَا ملامة وَثَانِيها ندامة وَثَالِثهَا عَذَاب يَوْم الْقِيَامَة اِلَّا من عدل وَكَيف يعدل مَعَ قَرِيبه

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اگر تم چاہو تو میں تمہیں حکومتی عہدے کے بارے میں بتاتا ہوں کہ یہ کیا ہے؟ راوی کہتے ہیں: تو میں نے بلند آواز میں پکار کر کہا: یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا آغاز ملامت ہے' اس کا دوسرا حصہ ندامت ہے' اور تیسرا حصہ قیامت کے دن عذاب ہے' البتہ جو شخص عدل سے کام لے اس کا معاملہ مختلف ہے' اور کوئی شخص اپنے قریبی کے ساتھ کیسے عدل کرسکتا ہے"۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3287 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شريك لَا اَدْرِي رَفعه اَم لَا قَالَ الْاِمَارَة اَولهَا ندامة واَوسطها غَرَامَة وَآخِرهَا عَذَاب يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شریک نامی راوی نے یہ بات بیان کی مجھے نہیں معلوم کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل کی یا "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:)

"حکومتی عہدے کا آغاز ندامت ہے' اس کا درمیانی حصہ تاوان کی ادائیگی ہے' اور آخری حصہ' قیامت کے دن عذاب ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3288 - وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ مَا من رجل يَلِيْ اَمر عشرَة فَمَا فَوق ذٰلِكَ اِلَّا اَتَى اللّٰه مغلولا يَوْم الْقِيَامَة يَده اِلٰى عُنُقه فكه بره اَوْ اوثقه اِثمه اَولهَا ملامة واَوسطها ندامة وَآخِرهَا خزى يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا يزِيْد بن اَبِيْ مَالك

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص دس یا اس سے زیادہ افراد کے امور کا نگران بنتا ہے جب وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے ہاتھ گردن پر بندھے ہوئے ہوں گے اس کی اچھائی اسے کھلوا دے گی اور اس کا گناہ اسے بندر ہنے دے گا اس (حکومتی عہدے) کا آغاز ملامت ہے اور اس کا درمیانی حصہ ندامت ہے اور آخری حصہ قیامت کے دن کی رسوائی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف یزید بن ابو مالک نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3289 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ وَائِل شَقِیق ابْن سامة اَن عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اسْتعْمل بشر بن عَاصِم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ علی صدقَات هوَازن فَتخلف بشر فَلَقِیَہُ عمر فَقَالَ مَا خَلفك أما لنا سمعا وَطَاعَة قَالَ بَلٰی وَلٰکِن سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من ولی شَیْئًا من اَمر الْمُسْلِمِیْن اُتِیْ بِہٖ یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یُوْقف علی جسر جَهَنَّم فَاِن کَانَ محسنا نجا وَاِن کَانَ مسیئا انخرق بِہِ الجسر فهوی فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا قَالَ فَخَرَجَ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کئیبا مَحْزُونا فَلَقِیَہُ اَبُوْ ذَر فَقَالَ مَا لی اَرَاك کئیبا حَزِینًا فَقَالَ مَا لی لَا اکون کئیبا حَزِینًا وَقد سَمِعت بشر بن عَاصِم یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من ولی شَیْئًا من اَمر الْمُسْلِمِیْن اُتِیْ بِہٖ یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یُوْقف علی جسر جَهَنَّم فَاِن کَانَ محسنا نجا وَاِن کَانَ مسیئا انخرق بِہِ الجسر فهوی فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا فَقَالَ اَبُوْ ذَر اَوْ مَا سمعته من رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَالَ اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من ولی اَحَدًا من الْمُسْلِمِیْن اُتِیْ بِہٖ یَوْم الْقِیَامَة حَتّٰی یُوْقف علی جسر جَهَنَّم فَاِن کَانَ محسنا نجا وَاِن کَانَ مسیئا انخرق بِہِ الجسر فهوی فِیْہِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَهِی سَوْدَاءِ مظْلمَة فَای الْحَدِیْثین اوجع لقلبك قَالَ کِلَاهُمَا قد اوجع قلبی فَمَنْ یَاْخُذهَا بِمَا فِیْهَا فَقَالَ اَبُوْ ذَر من سلت اللّٰہ اَنفه واَلصق خَدّه بِالْاَرْضِ اما اِنَّا لَا نعلم اِلَّا خیرا وَعَسٰی اَن ولیتها من لَا یعدل فِیْهَا اَن لَا تنجو من اِثمها

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَیَاْتِیْ اَحَادِیْث نَحْو هٰذِہٖ فِی الْبَاب بَعْدَہٗ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

سلت اَنفه بِفَتْح السِّین الْمُهْمِلَة وَاللَّام بعدهمَا تَاء مثناة فَوق اَی جدعه

❀❀ ابووائل شقیق بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بشر بن عاصم کو ہوازن قبیلے سے زکوۃ وصول کرنے کا اہلکار مقرر کیا انہیں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آنے) میں تاخیر ہوگئی ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے دریافت کیا: تم آئے کیوں نہیں؟ کیا اطاعت وفرمانبرداری لازم نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! لیکن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کو مسلمانوں کے کسی بھی معاملے کا نگران مقرر کیا جائے گا اس شخص کو جب قیامت کے دن لایا جائے گا تو جہنم کے پل کے پاس ٹھہرا دیا جائے گا اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا تو نجات پا جائے گا اور اگر برائی کرنے والا ہوگا تو وہ اس پل سے نیچے گر جائے گا اور ستر برس تک اس (جہنم) میں گرتا رہے گا''

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے پریشان اور غمگین ہو کر نکلے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو پریشان اور غمگین دیکھ رہا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیوں پریشان اور غمگین نہ ہوؤں؟ میں نے بشر بن عاصم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے معاملے کا نگران بنے گا اسے قیامت کے دن لایا جائے گا' اور جہنم کے پل پر ٹھہرا دیا جائے گا' اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا تو نجات پا جائے گا' اور اگر برائی کرنے والا ہوگا' تو اس پل سے نیچے گر جائے گا' اور وہ جہنم میں ستر برس تک گرتا رہے گا''

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی نہیں سنی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا جی نہیں! تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں میں سے کسی ایک کا والی بنے اسے قیامت کے دن لایا جائے گا' اور جہنم کے پل پر ٹھہرا دیا جائے گا' اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا تو نجات پا جائے گا' اور اگر وہ برائی کرنے والا ہوگا تو اس پل سے نیچے گر جائے گا' اور جہنم میں ستر برس تک گرتا رہے گا' اور وہ سیاہ تاریک جگہ ہے''۔

پھر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا ان دونوں روایات میں سے کون سی چیز آپ کے دل کے لئے زیادہ پریشانی کا باعث ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا دونوں روایات نے میرے دل کو پریشان کر دیا ہے' اس عہدے میں جو خرابیاں ہیں تو پھر اس کو کون حاصل کرے گا تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص جس کی ناک اللہ کی رضا کے لئے کاٹ دی جائے اور اس کے رخسار زمین کے ساتھ ملا دیے جائیں ہمیں بھلائی کا علم ہے عنقریب اس عہدے کا مالک وہ شخص بنے گا جو اس کے بارے میں انصاف سے کام نہیں لے گا' اور ایسا شخص اس کے گناہ سے نجات نہیں پا سکے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے آگے چل کر باب میں اس طرح کی روایات آئیں گی اگر اللہ نے چاہا

لفظ سلت انفہ میں س پر زبر ہے' اس کے بعد ل ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ اسے کاٹ دیا جائے۔

3290 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من حَاكم يحكم بَيْنَ النَّاس إِلَّا جَاءَ يَوْم الْقِيَامَة وَملك آخذ بقفاه ثُمَّ يرفع رَأسه إِلَى السَّمَاء فَإِن قَالَ الله أَلْقَاهُ فَهُوَ فِيْ مهواة أَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار وَيَأْتِيْ لَفْظِهِ فِي الْبَاب بَعْدَهُ إِنْ شَاءَ اللّٰه وَفِيْ إِسنادهما مجَالد بن سعيد

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حاکم بنے اور لوگوں کے درمیان فیصلہ دے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو ایک فرشتے نے اس کی گدی پکڑی ہوئی ہوگی اور اس کا سر آسمان کی طرف اٹھایا ہوگا' اگر (پروردگار) یہ حکم دے گا کہ اسے ڈال دو! تو فرشتہ اس کو (جہنم میں) ڈال دے گا' اور وہ چالیس برس تک اس کی گہرائی میں گرتا رہے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ آگے والے باب میں آ رہے ہیں' ان دونوں کی سند میں ایک راوی مجالد بن سعید ہے۔

3291 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ حَمْزَة بن عبد الْمطلب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِیْ علی شَیْءٍ أعیش بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا حَمْزَة نفس تحییها أَحَبَّ إِلَیْك أم نفس تمیتها قَالَ نفس أحییها قَالَ عَلَیْك نَفسك

رَوَاهُ أَحْمد وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا ابْن لَهِیعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی اہل کار مقرر کر دیں تا کہ میں اس کے ذریعے اپنی ضروریات کی کفالت کر سکوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حمزہ آپ کسی کو زندگی دے دیں یہ آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے یا کسی کو مار دیں؟ انہوں نے فرمایا: کسی کو زندگی دے دوں یہ زیادہ پسندیدہ ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آپ پر اپنے آپ کو (زندگی دینا لازم ہے)''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے ابن لہیعہ کے علاوہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3292 - وَعَنِ الْمِقْدَام بن معدیکرب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضرب علی مَنْكِبَیْه ثُمَّ قَالَ أفلحت یَا قدیم إِن مت وَلَمْ تكن أَمِیرا وَلَا كَاتبا وَلَا عریفا

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَفِیْ صَالح بن یحیی بن الْمِقْدَام كَلَام قریب لَا یقْدَح

❀❀ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کندھوں پر ہاتھ مارا اور پھر ارشاد فرمایا: اے قدیم تم کامیاب ہو گئے اگر تم ایسی حالت میں مرے کہ نہ تم امیر تھے نہ معتمد تھے اور نہ ہی عریف (ریاستی اہلکار) تھے''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے صالح بن یحییٰ بن مقدام کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' لیکن وہ ایسا نہیں ہے کہ اس پر قدح کی جائے۔

3293 - وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ قَالَ فَضرب بِیَدِه علی مَنْكِبِیْ ثُمَّ قَالَ یَا أَبَا ذَر إِنَّك ضَعِیْفٌ وَإِنَّهَا أَمَانَة وَإِنَّهَا یَوْم الْقِیَامَة خزی وندامة إِلَّا من أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَأَدّٰی الَّذِیْ عَلَیْهِ فِیْهَا .رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ مجھے (ریاستی) اہلکار مقرر نہیں

کرتے؟ راوی کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ مارا اور پھر ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم کمزور ہو اور یہ ایک امانت ہے' اور قیامت کے دن رسوائی اور ندامت کا باعث ہوگی البتہ جو شخص اس کے حق کے ہمراہ اسے حاصل کرے اور اس کے حوالے سے اس کے ذمہ جو لازم ہوا سے ادا کرے تو اس کا معاملہ مختلف ہے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3294 - وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا اَبَا ذَرٍ اِنِّيْ اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ لَا تَؤُمَرَنَّ عَلٰى اثْنَيْنِ وَلَا تَلِيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابوذر! میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور ہو اور مجھے تمہارے لئے وہی چیز پسند ہے جو مجھے اپنے لئے پسند ہے تم دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بننا اور یتیم کے مال کا نگران نہ بننا"

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3295 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ ستحرصون عَلَى الْاِمَارَةِ وستكون ندامة يَوْمَ الْقِيَامَةِ فنعمت الْمُرْضِعَةُ وبئست الفاطمة

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم لوگ عنقریب حکومتی عہدے کے بارے میں حرص کرو گے اور قیامت کے دن یہ چیز ندامت کا باعث ہوگی' تو دودھ پلانے والی اچھی ہوتی ہے' اور دودھ چھڑانے والی بری ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3296 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْاُمَرَاءِ وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ وَيْلٌ لِلْاُمَنَاءِ لَيَتَمَنَّيْنَ اَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَّ ذَوَائِبَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا يَدْلُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاَنَّهُمْ لَمْ يَلُوْا عَمَلًا

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِمُ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"امراء (حکمرانوں) کے لیے بربادی ہے عرفاء (ریاستی عہدے داروں) کے لئے بربادی ہے امناء (ریاستی عہدے داروں) کے لئے بربادی ہے قیامت کے دن کچھ لوگ یہ آرزو کریں گے کہ کاش ان کے بالوں کے ذریعے انہیں ثریا ستارے کے

ساتھ لٹکا دیا جاتا وہ آسمان اور زمین کے درمیان لٹکے ہوئے ہوتے لیکن وہ کسی عہدے پر فائز نہ ہوئے ہوتے"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3297 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ وَصححه بِإِسْنَادِهَا أَیْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لیوشكن رجل أَن یتَمَنَّى أَنه خر من الثریا وَلَمْ یل من أَمر النَّاس شَیْئًا

قَالَ الْحَافِظ وَقد وَقع فِی الْإِمْلَاء الْمُتَقَدّم بَاب فِیمَا یتَعَلَّق بالعمال والعرفاء والمكاسین والعشارین فِیْ كتاب الزَّكَاة أُغْنِی عَن إِعَادَته هُنَا

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ منقول ہیں جس کی سند کو صحیح قرار دیا گیا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"عنقریب ایسا ہوگا کہ ایک شخص یہ آرزو کرے گا کہ وہ ثریا ستارے سے گر جاتا لیکن وہ لوگوں کے کسی معاملے کا نگران نہ بنا ہوتا"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے جو املاء کروائی گئی ہے اس میں یہ بات گزر چکی ہے جو سرکاری اہل کاروں عریفوں مکاسین اور عشر وصول کرنے والوں کے بارے میں ہے یہ روایات زکوۃ والے باب میں گزری ہیں اور اب انہیں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

3298 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن سَمُرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا عبد الرَّحْمٰن بن سَمُرَة لَا تسْأَل الْإِمَارَة فَإِنَّك إِن أعطیتَهَا من غیر مَسْأَلَة أعنت عَلَیْهَا وَإِن أعطیتَهَا عَن مَسْأَلَة وكلت إِلَیْهَا الحَدِیْث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبدالرحمن بن سمرہ! تم حکومت کو نہ مانگنا اور اگر یہ مانگے بغیر تمہیں دے دی جائے تو اس بارے میں تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر مانگنے کے نتیجے میں تمہیں ملتی ہے تو تمہیں اس کے حوالے کر دیا جائے گا"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3299 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ابْتغى الْقَضَاء وَسَأَلَ فِیْهِ شُفَعَاء وكل إِلَى نَفْسه وَمَنْ أكره عَلَیْهِ أنزل اللّٰه عَلَیْهِ ملكا یسدده

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظه وَهُوَ رِوَایَة التِّرْمِذِیّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من سَأَلَ الْقَضَاء وكل إِلَى نَفْسه وَمَنْ أجبر عَلَیْهِ ینزل عَلَیْهِ ملك

فرمودہ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص قاضی کے عہدے کو حاصل کرنا چاہے گا' اور اس کے بارے میں سفارشی ڈھونڈھے گا تو اس شخص کو اس (کی ذات) کے حوالے کر دیا جائے گا' اور جس شخص کو مجبوراً اس پر فائز کیا جائے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ نازل کرے گا جو اسے درست رکھے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے' اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں جو امام ترمذی کی ثابت کے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص قاضی کا عہدہ مانگتا ہے' اسے اس کی ذات کے حوالے کر دیا جاتا ہے' اور جس شخص کو زبردستی اس پر فائز کیا جاتا ہے' تو اس پر ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے جو اسے سیدھا رکھتا ہے''۔

ترغيب من ولى شَيْئًا من اُمُور الْمُسْلِمِيْن فِى الْعدْل اِمَامًا كَانَ اَوْ غَيْرِه

وترهيبه اَن يشق على رَعيته اَوْ يجور اَوْ يغشهم اَوْ يحتجب عَنْهُم اَوْ يغلق بَابه دون حوائجهم

باب: جو شخص مسلمانوں کے امور کا کسی حوالے سے نگران بنتا ہے' اس کے لئے عدل کرنے سے متعلق ترغیبی روایات خواہ وہ حکمران ہو یا اس کے علاوہ کوئی ہو

اور اس کے بارے اس حوالے سے ترہیبی روایات کہ وہ اپنی رعایا کو مشقت کا شکار کرے یا ان پر ظلم کرے یا ان کو دھوکہ دے یا ان سے پردے میں رہے یا ان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اپنا دروازہ بند کر دے

3300 - عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَة يظلهم اللّٰه فِىْ ظله يَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله اِمَام عَادل وشاب نَشأ فِىْ عبَادَة اللّٰه وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِى اللّٰه اجْتمعَا عَلَيْهِ وتفرقا عَلَيْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّىْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة

3300-صحيح البخاري' كتاب الأذان' أبواب صلاة الجماعة والإمامة' باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد' حديث: 640صحيح مسلم' كتاب الزكاة' باب فضل إخفاء الصدقة' حديث: 1774صحيح ابن خزيمة' كتاب الصلاة' باب فضل انتظار الصلاة والجلوس في المسجد وذكر دعاء الملائكة لمنتظر' حديث: 356مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب الأمراء' بيان ثواب الإمام العادل المقسط' حديث: 5649صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب في الخلافة والإمارة' ذكر إظلال الله جل وعلا الإمام العادل في ظله يوم لا' حديث: 4550موطأ مالك' كتاب الشعر' باب ما جاء في المتحابين في الله' حديث: 1726الجامع للترمذي' أبواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في الحب في الله' حديث: 2371السنن الكبرى للبيهقي' كتاب القسامة' كتاب قتال أهل البغي' باب فضل الإمام العادل' حديث: 15485مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 9473المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه محمد' حديث: 6437شعب الإيمان للبيهقي' فصل في إدامة ذكر الله عز وجل' حديث: 573

فاخفاها حَتّٰى لَا تعلم شِمَاله مَا تنْفق يَمِينه وَرجل ذكر الله خَالِيا فَفَاضَتْ عَيناهُ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھے گا اس دن جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی اور سایہ نہیں ہوگا عادل حکمران وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو وہ دو افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں اسی حالت میں ملتے ہوں اور اسی حالت میں جدا ہوتے ہوں ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت (گناہ کی) دعوت دے اور وہ جواب دے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں اور وہ شخص جو صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے اور وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے تو اس کے آنسو جاری ہو جائیں''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3301 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترد دعوتهم الصَّائِم حَتّٰى يفْطر وَالْإِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم يرفعهَا الله فَوق الْغَمَام وَيفتح لَهَا أَبْوَاب السَّمَاء وَيَقُولُ الرب وَعِزَّتِي لأنصرنك وَلَو بعد حِين

رَوَاهُ أَحْمد فِي حَدِيث وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه ابْن مَاجَه وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے روزہ دار شخص کی جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا عادل حکمران اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اسے بادلوں کے اوپر لے جاتا ہے اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے پروردگار فرماتا ہے: مجھے میری عزت کی قسم ہے میں تمہاری ضرور مدد کروں گا خواہ کچھ دیر بعد کروں''۔

یہ روایت امام احمد نے حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ نے امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں اسے نقل کیا ہے۔

3302 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن الْمقسطين عِنْد الله على مَنَابِر من نور عَن يَمِين الرَّحْمٰن وكلتا يَدَيْهِ يَمِين الَّذِينَ يعدلُونَ فِي حكمهم وأهليهم وَمَا ولوا رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انصاف کرنے والے لوگ (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نور کے منبروں پر رحمان کے دائیں طرف موجود ہوں گے حالانکہ اس کے دونوں طرف ہی دائیں ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو فیصلہ کرنے میں اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ سلوک میں انصاف

سے کام لیتے ہیں' اوران چیزوں میں بھی انصاف سے کام لیتے ہیں جن کے وہ نگران بنتے ہیں"۔

یہ روایت امام مسلم اورامام نسائی نے نقل کی ہے۔

3303 - وَعَنْ عِيَاض بن حمَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَهْلِ الْجنَّة ثَلَاثَة ذُوْ سُلْطَان مقسط موفق وَرجل رَحِيْم رَقِيق الْقلب لكل ذِيْ قربى مُسْلِم وعفيف متعفف ذُوْ عِيَال .رَوَاهُ مُسْلِم ـ المقسط الْعَادِل

❀❀ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اہل جنت تین قسم کے لوگ ہوں گے انصاف کرنے والا حکمران جسے توفیق دی گئی ہو' وہ شخص جو ہر مسلمان رشتہ دار کے لئے رحم کرنے والا ہو اور نرم دل ہو اور وہ پاکدامن شخص جو بال بچے دار ہو (یعنی وہ مانگنے سے بچتا ہو)"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

لفظ المقسط سے مراد عدل کرنے والا شخص ہے۔

3304 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْم من اِمَام عَادل أفضل من عبَادَة سِتِّيْنَ سنة وحد يُقَام فِي الْاَرْض بِحقِّهِ أزكى فِيْهَا من مطر اَرْبَعِيْنَ صباحا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَاِسْنَاد الْكَبِيْر حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"عادل حکمران کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' اور زمین میں ایک حد قائم ہونا زمین کے حق میں چالیس دن تک بارش ہونے سے زیادہ بہتر ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اور معجم کبیر کی سند حسن ہے۔

3305 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ عدل سَاعَة أفضل من عبَادَة سِتِّيْنَ سنة قيام لَيْلهَا وَصِيَام نَهَارهَا وَيَا اَبَا هُرَيْرَةَ جور سَاعَة فِيْ حكم اَشد وَأعظم عِنْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ من معاصي سِتِّيْنَ سنة

وَفِيْ رِوَايَةٍ عدل يَوْم وَاحِد أفضل من عبَادَة سِتِّيْنَ سنة رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اے ابو ہریرہ! ایک گھڑی کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے جس میں رات کے وقت نوافل پڑھے گئے ہوں اور دن میں روزہ رکھا گیا ہو اے ابو ہریرہ! فیصلہ کرتے ہوئے ایک گھڑی کا ظلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ساٹھ سال کے گناہوں سے زیادہ شدید اور زیادہ بڑا ہے"۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "ایک دن کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3306 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ النَّاس اِلَى اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة و ادناهم مِنْهُ مَجْلِسا اِمَام عَادل وَاَبْغض النَّاس اِلَى اللّٰه تَعَالٰى وابعدهم مِنْهُ مَجْلِسا اِمَام جَائِر

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ مُخْتَصِرًا اِلَّا انه قَالَ اَشد النَّاس عذَابا يَوْم الْقِيَامَة اِمَام جَائِر

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے نزدیک سب سے زیادہ محبوب اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مقرب وہ شخص ہوگا جو عادل حکمران ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جو ظالم حکمران ہو''۔

یہ روایت امام ترمذی نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''قیامت کے دن سب سے زیادہ شدید عذاب ظالم حکمران کو ہوگا''۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3307 - وَعَنْ عمر بن الْخطاب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افضل النَّاس عِنْد اللّٰه منزلَة يَوْم الْقِيَامَة اِمَام عَادل رَفِيق وَشر عباد اللّٰه عِنْد اللّٰه منزلَة يَوْم الْقِيَامَة جَائِر خرق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة وَحَدِيْثه حسن فِی المتابعات

❀❀ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدر و منزلت کے اعتبار سے سب سے زیادہ فضیلت عادل اور نرم حکمران کو ہوگی اور قیامت کے دن قدر و منزلت کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ برا شخص ظالم اور جابر حکمران ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور اس کی روایت متابعات میں حسن شمار ہوتی ہے۔

3308 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يجاء بِالْاِمَامِ الجائر يَوْم الْقِيَامَة فتخاصمه الرّعية فيفلجوا عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ سد ركنا من اَرْكَان جَهَنَّم

رَوَاهُ الْبَزَّار وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مِمَّا انكر على اغلب بن تَمِيم

فيفلجوا عَلَيْهِ بِالْجِيم اَی يظهروا عَلَيْهِ بِالْحجَّةِ والبرهان ويقهروه حَال الْمُخَاصمَة

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن عام حکمران کو لایا جائے گا رعایا اس کے خلاف مقدمہ پیش کرے گی پھر وہ لوگ اس کے خلاف مضبوط

دلیل پیش کردیں گے تو اس کو کہا جائے گا کہ تم جہنم کے ارکان میں سے ایک رکن کو بھر دو"۔

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اور اس حدیث میں الطب بن تمیم کے حوالے سے اس کو منکر قرار دیا گیا ہے۔

متن کے یہ الفاظ: "فیلجوا علیه" میں ج ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کے خلاف حجت اور برہان پیش کردیں گے اور مقدمے میں اسے مغلوب کردیں گے۔

3309 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ من قتل نبيا اَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ وَاِمَامُ جَائِرٍ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ اِلَّا لَيْثَ بن اَبِيْ سليم وَفِي الصَّحِيْحِ بعضه

وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ اِلَّا انه قَالَ وَاِمَامُ ضَلَالَةٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"قیامت کے دن اہل جہنم میں سب سے زیادہ شدید عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے کسی نبی کو شہید کیا ہو یا جس کو کسی نبی نے قتل کیا ہو یا جو ظالم حکمران ہو"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف لیث بن ابوسلیم نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے "صحیح" میں اس کا کچھ حصہ منقول ہے اسے امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "گمراہ حکمران"۔

3310 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ يبغضهم الله البياع الحلاف والفقير المختال وَالشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْاِمَامُ الجائر

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ وَهُوَ فِيْ مُسْلِمٍ بِنَحْوِهِ اِلَّا انه قَالَ وَملك كَذَّاب وعائل مستكبر

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"چار قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے قسمیں اٹھا کر فروخت کرنے والا شخص، تکبر کرنے والا فقیر، بوڑھا زانی اور ظالم حکمران"۔

یہ روایت امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے امام مسلم کی "صحیح" میں اس کی ہم معنی روایت منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: "جھوٹا حکمران اور غریب متکبر"۔

3311 - وَعَنْ طَلْحَةَ بن عبيد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا يقبل الله صَلَاةَ اِمَامٍ جَائِرٍ

رَوَاهُ الْحَاكِمُ من رِوَايَةِ عبد الله بن مُحَمَّدٍ الْعَدَوِيِّ وَقَالَ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ

قَالَ الْحَافِظُ وَعبد الله هٰذَا واه مُتَّهَمٌ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ مِمَّا اُنكر عَلَيْهِ

❀ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''اے لوگو! اللہ تعالیٰ ظالم حکمران کی نماز قبول نہیں کرتا''

یہ روایت امام حاکم نے عبداللہ بن عبید عدوی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔ حافظ بیان کرتے ہیں: عبداللہ نامی یہ راوی واہی ہے اور اس پر تہمت عائد کی گئی ہے اور یہ ان حدیثوں میں سے ایک ہے جس کے حوالے سے اس پر انکار کیا گیا ہے۔

3312 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يقبل اللّٰه لَهُمْ شَهَادَة اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه فَذكر مِنْهُم الامَام الجائر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس گواہی کو بھی قبول نہیں کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں میں ظالم حکمران کا بھی ذکر کیا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3313 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السُّلْطَان ظلّ اللّٰه فِي الْاَرْضِ يَاوِي اِلَيْهِ كل مظلوم من عباده فَاِن عدل كَانَ لَهُ الْاجر وَكَانَ يَنْبَغِي على الرّعية الشُّكْر وَاِن جَار اَو حَاف اَو ظلم كَانَ عَلَيْهِ الْوزر وَعَلَى الرّعية الصَّبْر وَاِذَا جارت الْوُلَاة قحطت السَّمَاء وَاِذَا منعت الزَّكَاة هَلَكت الْمَوَاشِي وَاِذَا ظهر الزِّنَا ظهر الْفقر والمسكنة وَاِذَا احفرت الذِّمَّة اديل الْكفَّار اَو كلمة نَحْوهَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه

وَتَقَدَّمَ لَفظه وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفظه عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَيفَ اَنْتُمْ اِذا وَقعت فِيكُمْ خمس وَاَعُوْذ بِاللّٰهِ اَن تكون فِيكُمْ اَو تدركوهن مَا ظَهرت الْفَاحِشَة فِيْ قوم قطّ يعْمل بهَا فيهم عَلَانِيَة اِلَّا ظهر فيهم الطَّاعُوْن والأوجاع الَّتِيْ لم تكن فِيْ اسلافهم وَمَا منع قوم الزَّكَاة اِلَّا منعُوا الْقطر من السَّمَاء وَلَوْلَا الْبَهَائِم لم يمطروا وَمَا بخس قوم الْمِكْيَال وَالْمِيْزَان اِلَّا اخذُوا بِالسِّنِينَ وَشدَّة الْمُؤْنَة وجور السُّلْطَان وَلَا حكم اُمراؤهم بِغَيْر مَا انزل اللّٰه اِلَّا سلط عَلَيْهِمْ عدوهم فاستنقذوا بعض مَا فِيْ اَيْديهم وَمَا عطلوا كتاب اللّٰه وَسنة نبيه اِلَّا جعل اللّٰه بأسهم بَيْنهم

رَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِهِ من حَدِيْثِ بُرَيْدَة وَقَالَ صَحِيْح عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حاکم زمین میں اللہ کا سایہ ہوتا ہے اس کے بندوں میں سے ہر مظلوم حاکم کی پناہ میں آتا ہے اگر وہ انصاف سے کام لے گا تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اس کی رعایا پر شکر کرنا لازم ہوگا اور اگر وہ ظلم سے کام لے (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک

ہے) تو اس پر گناہ ہوگا' اور رعایا پر صبر کرنا لازم ہوگا جب حکمران ظلم کرنے لگیں تو آسمان سے قحط نازل ہوتا ہے' اور جب زکوٰۃ کی ادائیگی بند ہو جائے تو مویشی ہلاک ہونے لگتے ہیں' اور جب زنا پھیل جائے تو غربت اور مسکینی پھیل جاتی ہے' اور جب عہد شکنی کی جانے لگے' تو کفار کو غلبہ دے دیا جاتا ہے"۔ یا اس کی مانند کوئی الفاظ ہیں۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

"ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا؟ جب تمہارے درمیان پانچ چیزیں ظہور پذیر ہوں گی اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان لوگوں کے درمیان ہو یا تم اس زمانے کو پاؤ' جب بھی کسی قوم میں فحاشی پھیل جاتی ہے' اور یہ کام ان کے درمیان علانیہ طور پر ہونے لگے' تو ان لوگوں کے درمیان طاعون اور بیماریاں پھیل جائیں گی جو ان کے پہلے والے زمانے والے لوگوں میں نہیں ہوں گی اور جب بھی کوئی قوم زکوٰۃ دینا بند کر دیتی ہے' تو ان پر آسمان سے بارش نازل ہونا بند ہو جاتی ہے' اور اگر جانور موجود نہ ہو' تو ان پر بارش بھی نازل نہ ہوں' جب بھی کوئی قوم ماپنے اور وزن کرنے میں بے ایمانی کرتی ہے' تو ان پر قحط سالی مسلط ہو جاتی ہے' اور حالات مشکل ہو جاتے ہیں' اور حکمرانوں کا ظلم آجاتا ہے' اور جب بھی ان کے حکمران اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق فیصلہ نہ دیں تو ان لوگوں پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے' جو ان سے چیزیں چھین لیتا ہے' اور جب بھی لوگ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت کو معطل کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی بربادی ان کے سامنے کر دیتا ہے"۔

یہ روایت امام حاکم نے اس کی مانند نقل کی ہے جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3314 - وَعَنْ بكير بن وهب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي انس احدثك حَدِيثًا مَا احدثه كل اَحَدٍ اِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ على بَاب الْبَيْت وَنَحْنُ فِيْهِ فَقَالَ الْاَئِمَّة من قُرَيْش اِن لي عَلَيْكُمْ حَقًّا وَلَهُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا مثل ذٰلِكَ مَا اِن استرحموا رحموا وَاِن عَاهَدُوا وفوا وَاِن حكمُوا عدلوا فَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ مِنْهُم فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ يعلى وَالطَّبَرَانِيّ

❀❀ بکیر بن وہب بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث بیان کرنے لگا ہوں یہ حدیث میں ہر ایک کو بیان نہیں کرتا نبی اکرم ﷺ گھر کے دروازے پر کھڑے ہوئے تھے ہم اس گھر میں داخل ہوئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حکمرانوں کا تعلق قریش سے ہوگا بے شک میرا تم لوگوں پر حق ہے' اور ان لوگوں (یعنی قریش) کا بھی تم پر حق ہوگا جو اس کی مانند ہوگا جب بھی ان سے رحم طلب کیا جاتا ہے' تو یہ رحم کرتے ہیں جب عہد کرتے ہیں تو پورا کرتے تھے جب فیصلہ دیتے ہیں تو انصاف سے کام لیتے ہیں' ان میں سے جو شخص ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ کی تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت

ہوگی"

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابویعلیٰ اور امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔

3315 - وَعَنْ سيار بن سَلامَة اَبِی الْمِنْهَال رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دخلت مَعَ اَبِی علی اَبِی بَرزَة وَان فِی اُذُنِی لقرطين وَاَنا غُلَام قَالَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاُمَرَاء من قُرَيْش ثَلَاثًا مَا فعلوا ثَلَاثًا مَا حكمُوا فعدلوا واسترحموا فرحموا وعاهدوا فوفوا فَمَنْ لم يفعل ذَلِكَ مِنْهُم فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِينَ

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَزَّار وَاَبُو يعلى بنصه

❀❀ سیار بن سلامہ ابومنہال بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے کانوں میں بالیاں تھیں اور میں کمسن لڑکا تھا حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"حکمرانوں کا تعلق قریش سے ہوگا یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی: (اور پھر فرمایا:) جب تک وہ تین کام کرتے رہیں گے' وہ لوگ جب فیصلہ دیں تو انصاف سے دیں' اور جب ان سے رحم مانگا جائے تو رحم کریں' اور جب عہد کریں تو پورا کریں' اور جب کوئی ایسا نہیں کرے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہوگی"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں' اسے امام بزار اور امام ابویعلیٰ نے نقل کیا ہے۔

3316 - وَعَنْ اَبِی مُوسَى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على بَاب بَيت فِيهِ نفر من قُرَيْش وَاَخذ بِعضَادَتَيْ الْبَاب فَقَالَ هَلْ فِی الْبَيْت اِلَّا قرشی قَالَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ غير فلَان ابْن اُخْتنَا فَقَالَ ابْن اُخْت الْقَوْم مِنْهُم ثُمَّ قَالَ اِن هٰذَا الْاَمر فِی قُرَيْش مَا اِذا استرحموا رحموا وَاِذَا حكمُوا عدلوا وَاِذَا قسموا اقسطوا فَمَنْ لم يفعل ذَلِكَ مِنْهُم فَعَلَيْهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلَائِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِينَ لَا يقبل مِنْهُ صرف وَلَا عدل

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِی

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک گھر کے دروازے پر موجود تھے جس گھر میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دروازے کے کواڑوں کو پکڑا اور ارشاد فرمایا کیا اس گھر میں صرف قریش سے تعلق رکھنے والے افراد ہیں تو عرض کی گئی یارسول اللہ! ایک شخص ایسا ہے جو ہمارا بھانجا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قوم کا بھانجا بھی ان کا ایک فرد ہوتا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حکومت قریش میں رہے گی جب تک ان سے رحم مانگا جائے اور وہ رحم کریں اور فیصلہ کریں تو انصاف سے کام لیں اور جب تقسیم کریں تو انصاف سے کام لیں ان میں سے جو شخص ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں اسے امام بزار اور امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے۔

3317 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تقدس امة لَا يقْضى فِيهَا بِالْحَقِّ وَلَا يَأْخُذ الضَّعِيف حَقه من الْقوى غير متعتع

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِنَحْوِهِ من حَدِيث عَائِشَة مُخْتَصرًا وَالطَّبَرَانِيّ من حَدِيث ابْن مَسْعُود بِإِسْنَاد جَيِّد وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه مطولا من حَدِيث أبي سعيد

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسی امت پاکیزہ نہیں ہو سکتی جس کے درمیان حق کے مطابق فیصلہ نہ ہو اور جس میں کمزور شخص طاقت ور شخص سے کسی پریشانی کے بغیر اپنا حق وصول نہ کر سکے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں امام بزار نے اس کی مانند نقل کیا ہے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ہے جو مختصر طور پر نقل کی گئی ہے امام طبرانی نے اس کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے امام ابن ماجہ نے اسے طویل روایت کے طور پر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3318 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من طلب قَضَاء الْمُسْلِمِيْن حَتّٰى يَنَالَهُ ثُمَّ غلب عدله جوره فَلَهُ النَّار

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسلمانوں کا قاضی ہونے کے عہدے کو طلب کرتا ہے پھر وہ اس عہدے پر فائز ہو جاتا ہے اور اس کا ظلم اس کے انصاف پر غالب آجاتا ہے تو اسے جہنم ملے گی''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3319 - وَعَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقُضَاة ثَلَاثَة قاضيان فِي النَّار وقاض فِي الْجَنَّة رجل قضى بِغَيْر حق يعلم بِذَلِك فَذَلِكَ فِي النَّار وقاض لَا يعلم فَأهْلك حُقُوق النَّاس فَهُوَ فِي النَّار وقاض قضى بِالْحَقِّ فَذَلِكَ فِي الْجَنَّة

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَتَقَدَّمَ لَفْظِهِ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ ابوبریدہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں دو قسم کے قاضی جہنم میں جائیں گے اور ایک قسم کا قاضی جنت میں جائے گا ایک وہ شخص جو علم

رکھنے کے باوجود حق کے خلاف فیصلہ دیتا ہے وہ جہنم میں جائے گا ایک وہ قاضی جو علم نہیں رکھتا اور لوگوں کے حقوق کو ضائع کر دیتا ہے وہ جہنم میں جائے گا' اور ایک وہ قاضی جو حق کے مطابق فیصلہ دیتا ہے وہ جنت میں جائے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں' اسے امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3320 - وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰہ مَعَ الْقَاضِی مَا لم یجر فَاِذَا جَار تخلی عَنْہُ وَلَزِمَہ الشَّیْطَان

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہ وَالْحَاکِم اِلَّا انہ قَالَ فَاِذَا جَار تبرا اللّٰہ مِنْہُ رَوَوْہُ کلھم من حَدِیْثِ عمرَان الْقطَّان وَقَالَ الْحَاکِم صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ وَعمْرَان یَاْتِی الْکَلَام عَلَیْہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀❀ حضرت ابن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بیشک اللہ تعالیٰ' قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہیں کرتا جب وہ ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے الگ ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ چمٹ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب وہ ظلم کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

ان تمام حضرات نے اس روایت کو عمران قطان سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے

حافظ بیان کرتے ہیں: عمران نامی راوی کے بارے میں کلام آگے آئے گا' اگر اللہ نے چاہا۔

3321 - وَعَنْ سَعِیْدِ بن الْمسیب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَن مُسْلِما ویھودیا اخْتَصمَا اِلٰی عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَرَاَی الْحق لِلْیَھُوْدِیِّ فَقضی لَہ عمر بِہ فَقَالَ لَہُ الْیَھُوْدِیّ وَاللّٰہ لقد قضیت بِالْحَقِّ فَضَربہُ عمر بِالدرۃِ وَقَالَ وَمَا یدْریك فَقَالَ الْیَھُوْدِیّ وَاللّٰہ اِنَّا نجد فِی التَّوْرَاۃ لَیْسَ قَاض یقْضِی بِالْحَقِّ اِلَّا کَانَ عَن یَمِیْنہ ملك وَعَنْ شِمَالہ ملك یسددانہ ویوفقانہ للحق مَا دَامَ مَعَ الْحق فَاِذَا ترك الْحق عرجا وتر کاہ

رَوَاہُ مَالك

❀❀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مسلمان اور ایک یہودی اپنا مقدمہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا کہ حق یہودی کا ہے' تو انہوں نے یہودی کے حق میں فیصلہ دے دیا یہودی نے ان سے کہا اللہ کی قسم! آپ نے حق کے مطابق فیصلہ دیا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے درہ مارا اور بولے تمہیں کیسے پتہ چلا؟ یہودی نے کہا اللہ کی

قسم! ہم نے تورات میں یہ بات پائی ہے کہ جو بھی فیصلہ دینے والا حق کے مطابق فیصلہ دیتا ہے' تو اس کے دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے' اور بائیں طرف ایک فرشتہ ہوتا ہے وہ دونوں اسے ٹھیک رکھتے ہیں' اور اسے حق کی توفیق دیتے ہیں جب تک وہ حق کے ساتھ رہتا ہے' اور جب وہ حق کو چھوڑ دیتا ہے' تو دونوں فرشتے اسے اس کے حال پر چھوڑ کر اوپر چلے جاتے ہیں"

یہ روایت امام مالک نے نقل کی ہے۔

3322 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِىْ ابْن مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يرفعهُ قَالَ يُؤْتَىْ بِالْقَاضِى يَوْم الْقِيَامَة فَيُوْقف على شَفِير جَهَنَّم فَإِن أمر بِهِ دفع فهوى فِيْهَا سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَزَّار وَاللَّفْظ لَهُ كِلَاهُمَا من رِوَايَة مجَالد عَن عَامر عَن مَسْرُوق عَنْهُ وَتَقَدَّمَ لفظ ابْن مَاجَه فِى الْبَاب قبله

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

"قیامت کے دن قاضی کو لایا جایا جائے اور جہنم کے کنارے پر اس کو ٹھہرایا جائے گا جب اس کے بارے میں حکم ہوگا تو اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا' اور وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا"

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بزار نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' ان دونوں حضرات نے اسے مجالد کے حوالے سے عامر کے حوالے سے مسروق کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ابن ماجہ کی نقل کردہ روایت کے الفاظ اس سے پہلے والے باب میں گزر چکے ہیں۔

3323 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن بشر بن عَاصِم الْجُشَمِى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ انه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَلِىْ اَحَد من اَمر النَّاس شَيْئًا اِلَّا وَقفه اللّٰه على جسر جَهَنَّم فزلزل بِهِ الْجسر زَلْزَلَة فناج اَوْ غير نَاجٍ فَلَا يبْقى مِنْهُ عظم اِلَّا فَارق صَاحبه فَإِن هُوَ لم ينج ذهب بِهِ فِىْ جب مظلم كالقبر فِىْ جَهَنَّم لَا يبلغ قَعْره سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا وَإِن عمر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ سلمَان وَأَبَا ذَر هَلْ سمعتما ذَلِكَ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نعم

رَوَاهُ ابْن اَبِى الدُّنْيَا وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بشر بن عاصم جشمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص مسلمانوں کے کسی بھی معاملے کا نگران بنے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل پر کھڑا کر دے گا وہ پل اس کو ہلائے گا تو یہ تو وہ شخص نجات پا جائے گا یا نجات نہیں پائے گا اس کی ہر ہڈی دوسری سے جدا ہو جائے گی اور اگر وہ نجات پانے والا نہ ہو تو پھر وہ جہنم میں قبر کی طرح کے تاریک گڑھے میں چلا جائے گا' اور وہ اس کے گڑھے تک ستر سال میں پہنچے گا"۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو ان دونوں حضرات نے جواب دیا: جی ہاں!

یہ روایت امام ابن ابو دنیا اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3324 - وَعَنْ معقل بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من ولی امة من امتِیْ قلت اَوْ کثرت فَلَمْ یعدل فیھم کَبہ اللّٰہ عَلٰی وَجِھِہٖ فِی النَّار

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَةِ عبد الْعَزِیز بن الْحصین وَھُوَ واہ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَلَفْظِہٖ قَالَ مَا من اَحَد یکون علی شَیْءٍ من اُمُور ھٰذِہِ الْاُمة فَلَمْ یعدل فیھم اِلَّا کَبہ اللّٰہ فِی النَّار وَھُوَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ بِغَیْر ھٰذَا اللَّفْظ وَسَیَاتِیْ لَفْظِہٖ اِنْ شَاءَ اللّٰہ

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص میری امت کے کسی گروہ کا نگران بنے' خواہ وہ گروہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو پھر وہ شخص انصاف سے کام نہ لے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں عبدالعزیز بن حصین کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے یہ راوی واہی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص اس امت کے امور میں سے کسی معاملے کا نگران بنے اور ان لوگوں کے بارے میں انصاف سے کام نہ لے تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ صحیحین میں مذکور ہے' اور اس کے الفاظ آگے آئیں گے' اگر اللہ نے چاہا۔

3325 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن فِیْ جَھَنَّم وَادیا وَفِی الْوَادی بِئْر یُقَال لَہٗ حق علی اللّٰہ اَن یسکنہُ کل جَبَّار عنید

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاَبُوْ یعلی وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں ایک وادی ہے' اور اس وادی میں ایک کنواں ہے جس کا نام ہے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ ہر سرکش اور متکبر کو وہاں رکھے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ امام ابویعلیٰ اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3326 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَمِیر عشرَة اِلَّا یُؤْتِیْ بِہٖ یَوْم الْقِیَامَة مغلولا لَا یفکہ اِلَّا الْعدْل

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ رِجَالُه رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دس آدمیوں کا بھی امیر ہوا سے قیامت کے دن یوں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے صرف انصاف اسے چھڑوا سکے گا''۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3327 - وَعَنْ رجل عَن سعد بن عبَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سمعته غير مرّة وَلَا مرَّتَيْنِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من اَمِير عشرَة اِلَّا يُؤْتىٰ بِهٖ يَوْم الْقِيَامَة مغلولا لَا يفكه من ذٰلِكَ الغل اِلَّا الْعدْل

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَرِجَال اَحْمد رجال الصَّحِيْح اِلَّا الرجل الْمُبْهم

❀❀ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دس آدمیوں کا بھی امیر ہوا سے قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے اور اس بندش سے نجات صرف انصاف دلا سکے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے امام احمد کے رجال صحیح کے رجال ہیں البتہ ایک راوی کا معاملہ مختلف ہے جو مبہم ہے۔

3328 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَمِير عشرَة اِلَّا يُؤْتىٰ بِهٖ مغلولا يَوْم الْقِيَامَة حَتّٰى يفكه الْعدْل اَوْ يوبقه الْجور

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ فِى الْاَوْسَطِ وَرِجَال الْبَزَّار رجال الصَّحِيْح وَزَاد فِىْ رِوَايَةٍ وَّاِن كَانَ مسيئا زيد غلا اِلٰى غله وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِى الْاَوْسَطِ بِهٰذِهِ الزِّيَادَة اَيْضًا من حَدِيْثِ بُرَيْدَة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو بھی شخص دس آدمیوں کا امیر ہوگا اسے قیامت کے دن یوں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ انصاف اسے چھڑوا دے گا یا ظلم اسے ہلاک کروا دے گا''۔

یہ روایت امام بزار نے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے امام بزار کے رجال صحیح کے رجال ہیں ایک روایت میں انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اگر وہ برائی کرنے والا ہوگا تو اس کی بندش میں اضافہ ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اس اضافے کے ساتھ نقل کی ہے جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر ہے۔

3329 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يرفعهُ قَالَ مَا من رجل ولى عشرَة اِلَّا اُتِىَ بِهٖ يَوْم الْقِيَامَة

مغلولة يَده إِلَى عُنُقه حَتَّى يقْضى بَيْنه وَبينهمْ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَرِجَاله ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔)

"جو شخص (دنیا میں) دس آدمیوں کا حکمران بنے گا' اسے قیامت کے دن لایا جایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن پر بندھے ہوئے ہوں گے (اور ایسا اس وقت تک رہے گا) جب تک اس شخص اور اس کے (زیر نگرانی افراد) کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جاتا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3330 - وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا من وَالِي ثَلَاثَة إِلَّا لَقِي اللَّه مغلولة يَمِينه فكه عدله أَوْ غله جوره

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه من رِوَايَة إِبْرَاهِيم بن هِشَام الغسانى

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تین آدمیوں کا حکمران بھی جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کا ہاتھ بندھا ہوا ہوگا تو انصاف اسے چھڑوا دے گا یا ظلم اس کو بندھوا دے گا"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں ابراہیم بن ہشام غسانی سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3331 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عرض عَليّ أول ثَلَاثَة يدْخلُونَ النَّار أَمِير مسلط وَذُو ثروة من مَال لَا يُؤَدِّي حق اللَّه فِيهِ وفقير فخور

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِي صَحِيحَيْهِمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میرے سامنے ان تین افراد کو پیش کیا گیا جو سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے ان میں ایک زبردستی مسلط ہونے والا حکمران ہے ایک وہ مال دار شخص ہے جو مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا نہیں کرتا اور ایک متکبر غریب ہے"۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

3332 - وَعَنْ عَوْف بن مَالك رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي أَخَاف على أمتِي من أَعمال ثَلَاثَة

قَالُوا وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ زلَّة عَالم وَحكم جَائِر وَهوى مُتبع

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ من طَرِيق كثير بن عبد اللَّه الْمُزنِيّ وَهُوَ وَاه وَقد احْتج بِهِ التِّرْمِذِيّ وَاحرج لَهُ

ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَبَقِيَّة اِسْنَادُهُ ثِقَات

❀❀ حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''مجھے اپنی امت کے حوالے سے تین کاموں کا اندیشہ ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عالم کی لغزش' ظالم کی حکمرانی (یا فیصلہ) اور خواہش نفس کی پیروی''

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے کثیر بن عبداللہ مزنی کے حوالے سے نقل کی ہے جو ایک واہی راوی ہے امام ترمذی نے اس سے استدلال کیا ہے امام ابن خزیمہ نے اس کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' اس روایت کے باقی راوی ثقہ ہیں۔

3333 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَيْتِيْ هٰذَا اللّٰهُمَّ من ولى من اَمر اُمتِيْ شَيْئًا فشق عَلَيْهِمْ فاشقق عَلَيْهِ وَمَنْ ولى من اَمر امتِيْ شَيْئًا فرفق بِهِم فارفق بِهِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِيّ

وَرَوَاهُ اَبُوْ عوَانَة فِيْ صَحِيْحِهِ وَقَالَ فِيْهِ من ولى مِنْهُم شَيْئًا فشق عَلَيْهِمْ فَعَلَيْهِ بهلة الله قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا بهلة اللّٰه قَالَ لعنة الله

قَالَ الْحَافِظ وَيَاْتِيْ فِيْ بَاب الشَّفَقَة اِنْ شَاءَ اللّٰه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اپنے اس گھر میں' نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا نگران بنے (یعنی حکمران بنے) اور وہ ان لوگوں پر سختی کرے تو تو اس پر سختی فرمانا اور جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا نگران بنے اور ان کے ساتھ نرمی کرے تو تو اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمانا''

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے' اسے امام ابوعوانہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے' اس روایت میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جو شخص ان میں سے کسی چیز کا نگران بنے اور ان کو مشقت کا شکار کرے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی بہلہ ہو لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی بہلہ سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت''

حافظ بیان کرتے ہیں: آگے چل کر شفقت سے متعلق باب میں یہ بات آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

3334 - وَعَنْ اَبِيْ عُثْمَان قَالَ كتب اِلَيْنَا عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَحْنُ بِاَذربِيجَان يَا عتبَة بن فرقد اِنَّهُ لَيْسَ من كدك وَلَا كد اَبِيك وَلَا كد اُمك فاشبع الْمُسْلِمِيْن فِيْ رحالهم مِمَّا تشبع مِنْهُ فِيْ رحلك وَاِيَّاكُمْ والتنعم وزى اَهْلِ الشّرك ولبوس الْحَرِيْر رَوَاهُ مُسْلِم

3333-صحيح مسلم' كتاب الإمارة' باب فضيلة الإمام العادل' حديث: 3495مستخرج أبي عوانة' مسندا' كتاب الأمراء' بيان ثواب الإمام العادل المقسط' حديث: 5651صحيح ابن حبان' كتاب البر والإحسان' باب الرفق' ذكر دعاء المصطفى صلى الله عليه وسلم لمن رفق بالمسلمين في' حديث: 554السنن الكبرى للنسائي' كتاب السير' سقط الإمام الرعية وحسن تطرد لهم' حديث: 8604السنن الكبرى للبيهقي' كتاب السير' باب ما على الوالي من أمر الجيش' حديث: 16656المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الياء' من اسمه يعقوب' حديث: 9626

❀❀ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خط لکھا ہم اس وقت آذربائیجان میں موجود تھے (انہوں نے یہ لکھا) اے عتبہ بن فرقد! یہ تمہارا اپنی محنت سے کمایا ہوا مال نہیں ہے' اور نہ ہی تمہارے باپ کا ہے' اور نہ ہی تمہاری ماں کا ہے تم مسلمانوں کو ان کی رہائش گاہوں پر سیر کرو جس طرح تم اپنی رہائشی گاہوں پر سیر ہوتے ہو اور خبردار نعمتیں اختیار کرنے اور مشرکین کا سا حلیہ رکھنے اور ریشم پہننے سے بچنا"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3335 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من امتِيْ اَحَد ولى من اَمر النَّاس شَيْئًا لم يحفظهم بِمَا يحفظ بِهِ نَفْسه اِلَّا لم يجد رَائِحَة الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"میری امت کا جو بھی فرد لوگوں کے کسی بھی معاملے کا نگران بنے اور وہ ان لوگوں کی اسی طرح حفاظت نہ کرے جس طرح وہ اپنی ذات کی حفاظت کرتا ہے (یعنی دیکھ بھال کرتا ہے) تو وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3336 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ولى شَيْئًا من اُمُور الْمُسْلِمِيْن لم ينظر اللّٰه فِيْ حَاجته حَتّٰى ينظر فِيْ حوائجهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح اِلَّا حُسَيْن بن قيس الْمَعْرُوْف بحنش وَقد وَثَّقَهُ ابْن نمير وَحسن لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ غير مَا حَدِيْث وَصحح لَهُ الْحَاكِم وَلَا يضر فِي المتابعات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص مسلمانوں کے امور میں سے کسی کا نگران بنے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی ضرورت کی طرف اس وقت تک نظر رحمت نہیں کرے گا جب تک وہ شخص ان لوگوں کی ضروریات کی طرف نظر نہیں کرتا"

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف حسین بن قیس کا معاملہ مختلف ہے جو حنش کے نام سے معروف ہے ابن نمیر نے اسے ثقہ قرار دیا ہے' اور اس کے حوالے سے منقول حدیث کو حسن قرار دیا ہے امام ترمذی نے اس کے علاوہ حدیث کو حسن قرار دیا ہے امام حاکم نے ان سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے' اور اس کی نقل کردہ روایات' متابعات کے طور پر نقصان نہیں دیتی ہے۔

3337 - وَعَنْ معقل بن يسَار رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من عبد يسترعيه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ رعية يَمُوْت يَوْم يَمُوْت وَهُوَ غاش رَعيته اِلَّا حرم اللّٰه تَعَالٰى عَلَيْهِ الْجنَّة

وَفِيْ رِوَايَة فَلَمْ يحطهَا بنصحه لم يرح رَائِحَة الْجنَّة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس بھی بندے کو اللہ تعالیٰ رعایا کے معاملے کا نگران بنائے اور جب وہ مرے تو وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ دینے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جنت کو حرام کر دے گا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو رعایا کا خیال نہیں رکھتا وہ جنت کی خوشبو نہیں پائے گا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3338 - وَعنهُ ایضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَمِیر یَلِیْ اُمُور الْمُسْلِمِیْن ثُمَّ لَا یجْهد لَهُمْ وَینْصَح لَهُمْ اِلَّا لم یدْخل مَعَهم الْجنَّة

رَوَاهُ مُسْلِم وَالطَّبَرَانِیّ وَزَاد کنصحه وجهده لنَفسِهِ

❀❀ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو امیر مسلمانوں کے امور کا نگران بنتا ہے اور پھر وہ ان کے لئے کوشش نہیں کرتا اور ان کے لئے خیر خواہی نہیں کرتا وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام طبرانی نے نقل کی ہے انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جس طرح وہ اپنی ذات کے لئے خیر خواہی اور کوشش کرتا ہے''۔

3339 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ولی من اَمر الْمُسْلِمِیْن شَیْئًا فغشهم فَهُوَ فِی النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالصَّغِیر وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا عبد اللّٰه بن میسرَة اَبَا لیلی

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے کسی معاملے کا نگران بنے اور پھر ان کے ساتھ دھوکے سے کام لے تو وہ جہنم میں جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور معجم صغیر میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف ابو میسرہ بولیلیٰ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3340 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغفل الْمُزنِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَشْهَدُ لسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا من اِمَام وَلَا وَال بَات لَیْلَة سَوْدَاءِ غاشا لرعیته اِلَّا حرم اللّٰه عَلَیْهِ الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ مَا من اِمَام یبیت غاشا لرعیته اِلَّا حرم اللّٰه عَلَیْهِ الْجنَّة وَعرفهَا یُوجد یَوْم الْقِیَامَة مسیرَة سَبْعِیْنَ عَاما

❀❀ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی

رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو بھی حکمران یا والی ایک سیاہ رات ایسی حالت میں گزارتا ہے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ دینے والا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے ان کی نقل کردہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو بھی حکمران اپنی رعایا کو دھوکہ دیتے ہوئے رات گزارتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے' اور اس کی خوشبو کو بھی حرام کر دیتا ہے جو قیامت کے دن ستر برس کی مسافت سے محسوس ہو جائے گی''۔

3341 - وَعَنْ عَمْرو بن مرّة الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه قَالَ لمعاوية سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ولاه اللّٰه شَيْئًا من اُمُور الْمُسْلِمِيْن فاحتجب دون حَاجتهم وخلتهم وفقرهم احتجب اللّٰه دون حَاجته وَخلته وَفَقره يَوْم الْقِيَامَة فَجعل مُعَاوِيَة رجلا على حوائج الْمُسْلِمِيْن

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ

وَلَفظه قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من اِمَام يغلق بَابه دون ذَوِي الْحَاجة والخلة والمسكنة اِلَّا اغلق اللّٰه اَبْوَاب السَّمَاء دون خلته وَحَاجته ومسكنته

وَرَوَاهُ الْحَاكِم بِنَحْوِ لفظ اَبِي دَاوُد وَقَالَ صَحِيح الْاِسْنَاد

❀❀ :حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس شخص کو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے امور میں سے کسی بات کا نگران بنا دے اور وہ ان کی ضرورت پوری کرنے ان سے دوستی رکھنے اور ان کی غربت کے حوالے سے محجوب رہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی ضرورت اس شخص کی دوستی اور اس کی غربت سے حجاب کر لے گا۔

تو اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ان لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے مقرر کیا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی حکمران ضرورت مندوں اور پریشان حالوں کے لئے اپنا دروازہ بند کر لے گا اللہ تعالیٰ اس شخص کی حاجت اور ضرورت اور مجبوری کے حوالے سے آسمان کے دروازے بند کر دے گا''

یہ روایت امام حاکم نے امام ابوداؤد کے الفاظ کی مانند نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3342 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ولى من اَمر النَّاس شَيْئًا فاحتجب عَن اَوَّلى الضعف وَالْحَاجة احتجب اللّٰه عَنْهُ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّالطَّبَرَانِيّ وَغَيْرِه

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کے کسی بھی معاملے کا نگران بنے کمزور اور حاجت مند لوگوں سے لاتعلقی اختیار کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے لاتعلقی اختیار کرے گا''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ امام طبرانی نے اور دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

3343 - وَعَنْ اَبِي السماح الْاَزْدِيّ عَن ابْن عم لَهُ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه اَتَى مُعَاوِيَة فَدخل عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ولى من اَمر الْمُسْلِمِيْن ثُمَّ اغلق بَابه دون الْمِسْكِين والمظلوم وَذَوِى الْحَاجَة اَغلق اللّٰه تَبَارَك وَتَعَالٰى اَبْوَاب رَحمته دون حَاجته وَفَقره اَفقر مَا يكون اِلَيْهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى وَاِسْنَاد اَحْمد حسن

❀❀ ابوسماح ازدی اپنے چچازاد کے حوالے سے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور جب وہ ان کے پاس آئے تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے معاملے کا نگران بنے اور پھر غریبوں مظلوموں اور حاجت مندوں کے لئے اپنا دروازہ بند کردے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت اور محتاجی کے وقت اپنی رحمت کے دروازے اس کے لئے بند کردے گا جب اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی شدید ترین ضرورت ہوگی''

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے امام احمد کی سند حسن ہے۔

3344 - وَعَنْ اَبِي جُحَيْفَة اَن مُعَاوِيَة بن اَبِي سُفْيَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ضرب على النَّاس بعثا فَخَرجُوا فَرجع اَبُو الدحداح فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَة اَلم تكن خرجت قَالَ بَلٰى وَلٰكِن سَمِعت من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا اَحْبَبْت اَن اَضَعهُ عنْدك مَخَافَة اَن لَا تَلقانِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا اَيهَا النَّاس من ولى عَلَيْكُمْ عملا فحجب بَابه عَن ذِيْ حَاجَة الْمُسْلِمِيْن حجبه اللّٰه اَن يلج بَاب الْجَنَّة وَمَنْ كَانَت همته الدُّنْيَا حرم اللّٰه عَلَيْهِ جوارى فَاِنِّيْ بعثت بخراب الدُّنْيَا وَلَمْ اَبْعث بعمارتها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا شَيْخه جبرُوْنَ بن عِيْسَى فَاِنِّيْ لم اَقف فِيْهِ على جرح وَلَا تَعْدِيل وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِهِ

❀❀ ابوجحیفہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابومعاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ لوگوں کے پاس کچھ افراد بھیجتے تو وہ لوگ نکل کھڑے ہوئے حضرت ابودحداح رضی اللہ عنہ واپس آئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کیا تم نہیں گئے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں

لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو مجھے یہ اچھا لگا کہ میں وہ بات آپ کے پاس رکھوا جاؤں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی مجھ سے ملاقات نہ ہو سکے میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اے لوگو! جو شخص تمہارے کسی بھی معاملے کا نگران بنے اور پھر مسلمانوں کے ضرورت مند افراد کے لئے اپنے دروازے کو بند کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس بات کو بند کر دے گا کہ وہ جنت کے دروازے میں داخل ہو اور جس شخص کی تمام تر توجہ کا مرکز دنیا ہو گی اللہ تعالیٰ میرا پڑوس اس پر حرام کر دے گا کیونکہ مجھے دنیا کی خرابی کے ہمراہ مبعوث کیا گیا ہے مجھے اس کی آبادکاری کے ہمراہ مبعوث نہیں کیا گیا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں البتہ امام طبرانی کے استاد جبرون بن عیسیٰ کا معاملہ مختلف ہے' کیونکہ میں ان کے بارے میں کسی جرح یا تعدیل سے واقف نہیں ہو سکا باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے

ترهيب من ولى شَيْئًا من أُمُوْرُ الْمُسْلِمِيْن اَن يولى عَلَيْهِمْ رجلا وَفِىْ رَعيته خير فِيْهِ

اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جو شخص مسلمانوں کے امور میں سے کسی کا نگران بنے اور وہ مسلمانوں پر ایک شخص کو اہل کار مقرر کرے حالانکہ اس کی رعایا میں اس سے زیادہ بہتر شخص موجود ہو

3345 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اسْتعْمل رجلا من عِصَابَة وَفِيْهِمْ من هُوَ ارْضى لله مِنْهُ فَقَدْ خَان اللّٰه وَرَسُوله وَالْمُؤْمِنِيْنَ

رَوَاهُ الْحَاكِم من طَرِيْق حُسَيْن بن قيس عَن عِكْرِمَة عَنْهُ وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ حُسَيْن هٰذَا هُوَ خَشن واه وَتَقَدَّمَ فِى الْبَاب قبله

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص مسلمانوں میں سے کسی ایک شخص کو اہلکار مقرر کرتا ہے' اور ان مسلمانوں میں ایسا شخص بھی ہو جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہو' تو ایسا شخص اللہ اور اس کے رسول اور اہل ایمان کے ساتھ خیانت کا مرتکب ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے حسین بن قیس کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حسین نامی راوی جو ایک واہی راوی ہے' اس کا تذکرہ اس سے پہلے والے باب میں گزر چکا ہے۔

3346 - وَعَنْ يزِيْد بن اَبِىْ سُفْيَان قَالَ قَالَ لى اَبُوْ بَكْرِ الصّدِيق رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْن بَعَثَنِىْ اِلَى الشَّام يَا يزِيْد اِن لَك قرَابَة عَسَيْت اَن تؤثرهم بالإمارة وَذٰلِكَ اكثر مَا اَخَاف عَلَيْك بَعْدَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من وَلى من اَمر الْمُسْلِمِيْن شَيْئًا فَامر عَلَيْهِمْ اَحَدًا مُحَابَاة فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰه لَا يقبل اللّٰه مِنْهُ صرفا وَلَا عدلا حَتّٰى يدْخلهُ جَهَنَّم

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِيهِ بكر بن خُنَيْس يَأْتِي الْكَلَام عَلَيْهِ وَرَوَاهُ أَحْمد بِاخْتِصَار وَفِي إِسْنَادُهُ رجل لم يسم

❀❀ حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے شام کی طرف بھیجا تو مجھ سے فرمایا: اے یزید! تمہارے رشتے دار بھی ہیں ایسا ہوسکتا ہے کہ حکومتی معاملات کے حساب سے تم ان کے ساتھ ترجیحی سلوک کرو اور تمہارے بارے میں مجھے زیادہ اندیشہ اس وجہ سے بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص مسلمانوں کے کسی معاملے کا نگران بنے اور پھر کسی شخص کو ذاتی تعلق کی وجہ سے ان کا امیر بنادے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوگی' اللہ تعالیٰ اس شخص کی کوئی نفلی یا فرض عبادت قبول نہیں کرے گا یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کردے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس کی سند میں ایک راوی بکر بن خنیس ہے جس کے بارے میں کلام آگے آئے گا اسے امام احمد نے اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے ان کی سند میں بھی ایک راوی ایسا ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا۔

4 - ترهيب الراشي والمرتشي والساعي بَيْنَهُمَا

باب: رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے اور ان دونوں کے بارے میں کوشش کرنے والے کے بارے میں ترہیبی روایات

3347 - عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الراشي والمرتشي

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعنة اللّٰه على الراشي والمرتشي

وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے رشوت دینے والے پر لعنت کی ہے۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3348 - وَعنهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الراشي والمرتشي فِي النَّار

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات معروفون

وَرَوَاهُ الْبَزَّار بِلَفْظِهِ من حَدِيْثِ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا جہنم میں جائیں گے''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ اور معروف ہیں یہ روایت امام بزار نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

3349 - وَعَنْ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من قوم يظْهر فيهم الرِّبَا إِلَّا أخذُوا بِالسنةِ وَمَا من قوم يظْهر فيهم الرشا إِلَّا اخذُوا بِالرُّعْبِ

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادٍ فِيْهِ نظر

❀❀ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کسی قوم کے درمیان سود پھیل جائے تو ان کو قحط سالی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے' اور جب بھی کسی قوم میں رشوت پھیل جائے تو ان پر رعب طاری ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو محل نظر ہے۔

3350 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الراشي والمرتشي فِي الحكم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَزَادُوا والرائش يَعْنِيْ الَّذِيْ يسْعَى بَيْنَهُمَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (عدالتی) فیصلے کے بارے میں رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے ان حضرات نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''اور رائش پر'' یعنی وہ شخص جو ان دونوں کے درمیان کوشش کرتا ہے۔

3351 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لعن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الراشي والمرتشي

3350-صحيح ابن حبان' كتاب البيوع' باب الرشوة' ذكر لعن المصطفى صلى الله عليه وسلم من استعمل الرشوة في حديث: 5153المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الأحكام' أما حديث أبي هريرة' حديث: 7129مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 8838المعجم الكبير للطبراني' باب الياء' الزيادات في حديث أم سلمة' عبد الله بن وهب بن زمعة' حديث: 19773

والرائش يَعْنِيْ الَّذِيْ يمشي بَيْنَهُمَا

رَوَاهُ الإمام أَحْمد وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ وَفِيْه أَبُو الْخطاب لَا يعرف

الرائش بالشين الْمُعْجَمَة هُوَ السفير بَيْنَ الراشي والمرتشي

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے رشوت لینے والے اور رائش یعنی اس شخص پر جو ان دونوں کے درمیان معاملہ طے کرواتا ہے لعنت کی ہے"۔

یہ روایت امام احمد امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کی سند میں ابوخطاب نامی ایک راوی ہے جو معروف نہیں ہے۔ لفظ رائش میں ش ہے اس سے مراد رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے کے درمیان واسطہ بننے والا شخص ہے۔

3352 - وَعَنْ أُم سَلَمَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللَّه الراشي والمرتشي فِي الحكم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"(عدالتی) فیصلہ دینے میں رشوت دینے والے اور لینے والے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3353 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ولي عشرَة فَحكم بَيْنَهُمْ بِمَا أَحَبُّوا أَوْ بِمَا كَرِهُوا جِيْءَ بِهِ مغلولة يَده فَإِن عدل وَلَمْ يرتش وَلَمْ يحف فك اللَّه عَنْهُ وَإِن حكم بِغَيْر مَا أنزل اللَّه وارتشى وحابى فِيْهِ شدت يسَاره إِلَى يَمِينه ثُمَّ رمي بِهِ فِيْ جَهَنَّم فَلَمْ يبلغ قعرها خَمْسمِائَة عَام

رَوَاهُ الْحَاكِم عَن سَعْدَان بن الْوَلِيد عَن عَطَاءٍ عَنْهُ وَقَالَ سَمعه الْحسن بن بشير الْبَجلِيّ مِنْهُ وسعدان بن الْوَلِيد الْبَجلِيّ الْكُوفِيْ قَلِيل الْحَدِيْثِ لم يخرجَا عَنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما "مرفوع" حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص لوگوں کا نگران بنے پھر ان کے درمیان وہ فیصلہ دے جسے وہ پسند کرتے ہوں یا اس کے مطابق دے جسے وہ ناپسند کرتے ہوں تو جب اس شخص کو لایا جائے گا تو اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں گے اگر اس نے انصاف کیا ہوگا اور رشوت نہیں لی ہوگی اور زیادتی نہیں کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ اسے چھوڑ دے گا اگر اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر فیصلہ دیا ہوا اور رشوت لی ہوا اور اس بارے میں زیادتی کی ہوگی تو اس کے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ باندھ دیا جائے گا پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا جس کے گڑھے تک وہ پانچ سو سال میں بھی نہیں پہنچ سکے گا"۔

یہ روایت امام حاکم نے سعدان بن ولید کے حوالے سے عطاء کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں' حسن بن بشیر نے اس حدیث کو سنا ہے' اور سعدان بن ولید کوئی قلیل الحدیث ہے ان دونوں صاحبان (یعنی امام بخاری' امام مسلم) نے اس سے روایات نقل نہیں کیں۔

3354 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الرِّشْوَةُ فِي الحكم كفر وَهِيَ بَيْنَ النَّاس سحت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ مَوْقُوْفًا بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فیصلہ دینے میں رشوت لینا کفر ہے' اور لوگوں کے درمیان یہ حرام ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

التَّرْهِيب من الظُّلم وَدُعَاء الْمَظْلُوم وخذله وَالتَّرْغِيْب فِيْ نصرته

باب: ظلم' مظلوم کی دعا' اسے رسوا کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات اور اس کی مدد کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

3355 - عَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يروى عَن ربه عَزَّ وَجَلَّ اَنه قَالَ يَا عِبَادِيْ اِنِّيْ حرمت الظُّلم على نَفْسِيْ وَجَعَلته بَيْنكُمْ محرما فَلَا تظالموا الحَدِيْث

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَتَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ فِي الدُّعَاء وَغَيْرِه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے' اور تمہارے درمیان بھی اسے حرام قرار دیا ہے' تو تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو''۔ الحدیث

یہ روایت امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اس سے پہلے یہ دعا اور دیگر ابواب میں مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

3356 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقوا الظُّلم فَاِن الظُّلم ظلمات يَوْم الْقِيَامَة وَاتَّقوا الشُّح فَاِن الشُّح اَهْلك من كَانَ قبلكُمْ حملهمْ على اَن سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمهمْ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ظلم سے بچو' کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا' اور بخل سے بچو' کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا اور انہیں اس بات کی ترغیب دی تھی کہ وہ خون بہائیں اور حرام چیزوں کو حلال قرار دیں''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3357 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّلم ظلمات يَوْم الْقِيَامَة رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3358 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يبلغ بِهِ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالظُّلم فَاِن الظُّلم هُوَ ظلمات يَوْم الْقِيَامَة وَاِيَّاكُمْ وَالْفُحْش فَاِن اللّٰه لَا يحب الْفَاحِش والمتفحش وَاِيَّاكُمْ وَالشح فَاِن الشُّح دَعَا من كَانَ قبلكُمْ فسفكوا دِمَاءَ هُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمهمْ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان پہنچا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ ظلم سے بچو' کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا' اور تم فحاشی سے بچو' کیونکہ اللہ تعالیٰ فحاشی کرنے والوں اور فحش گفتگو کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور تم بخل سے بچو' کیونکہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ ایک دوسرے کا خون بہائیں اور حرام چیزوں کو حلال قرار دیں''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور امام حاکم نے بھی نقل کی ہے۔

3359 - وَرُوِيَ عَن الهرماس بن زِيَاد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يخْطب على نَاقَته فَقَالَ اِيَّاكُمْ والخيانة فَاِنَّهَا بئست البطانة وَاِيَّاكُمْ وَالظُّلم فَاِنَّهُ ظلمات يَوْم الْقِيَامَة وَاِيَّاكُمْ وَالشح فَاِنَّمَا اَهْلك من كَانَ قبلكُمُ الشُّح حَتّٰى سَفَكُوا دِمَاءَ هُمْ وَقَطَعُوْا ارحامهم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط وَلَه شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خیانت سے بچو' کیونکہ یہ بری ساتھی ہے' اور تم لوگ ظلم سے بچو' کیونکہ قیامت کے دن یہ تاریکیوں کی شکل میں ہوگا' اور تم کنجوسی سے بچو' کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو کنجوسی نے ہلاکت کا شکار کیا تھا یہاں تک کہ انہوں نے ایک دوسرے کا خون بہایا اور رشتے داری کے حقوق کو پامال کیا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔

3360 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تظلموا فتدعوا فَلَا

يُسْقَيَانِ لَكُمْ وَتُمْطَرُوا فَلَا تَسْقُوا وَتُمْطَرُوا فَلَا تُمْطَرُوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ ظلم نہ کرو اور نہ تم لوگ دعا کرو گے وہ قبول نہیں ہوگی تم بارش کے نزول کی دعا کرو گے تو تمہیں بارش نصیب نہیں ہوگی تم مدد کی دعا کرو گے تو تمہاری مدد نہیں ہوگی''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3361 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صنفان من امتی لن تنالهما شَفَاعَتِیْ اِمَام ظلوم غشوم وكل غال مارق

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَرِجَاله ثِقَات

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''میری امت کے دو قسم کے افراد کو میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی ظالم حکمران اور ہر دین سے نکل جانے والا گمراہ شخص''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

3362 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم لَا يَظْلمه وَلَا يَخْذُلهُ وَيَقُوْلُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا تواد اثْنَان فَيُفَرق بَيْنَهُمَا اِلَّا بذنب يحدثه اَحدهمَا

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے رسوا نہیں کرتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جب بھی دو آدمی ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں تو ان کے درمیان علیحدگی کسی گناہ کی وجہ سے ہوتی ہے جس کا ارتکاب ان دونوں میں سے کسی ایک نے کیا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے۔

3363 - وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الله يملی للظالم فَاِذَا اَخذه لم يفلته ثُمَّ قَرَاَ وَكَذٰلِكَ اَخذ رَبك اِذا اَخذ الْقرٰی وَهِیَ ظَالِمَة اِن اَخذه اَلِيم شَدِيْد مود

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے' لیکن جب وہ اس کی گرفت کرتا ہے' تو پھر اس کو چھوڑتا نہیں ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

''اسی طرح تمہارے پروردگار نے گرفت کی جب اس نے ایک بستی پر گرفت کی جو ظلم کرنے والی تھی بے شک اس کی گرفت دردناک اور زبردست ہوتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3364 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الشَّيْطَان قد يئس أَن تعبد الْأَصْنَام فِي أَرْض الْعَرَب وَلكنه سيرضى مِنْكُمْ بِدُونِ ذَلِكَ بالمحقرات وَهِي الموبقات يَوْم الْقِيَامَة اتَّقوا الظُّلم مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِن العَبْد يَجِيء بِالْحَسَنَاتِ يَوْم الْقِيَامَة يرى أَنَّهَا ستنجيه فَمَا زَالَ عبد يَقُوْلُ يَا رب ظَلَمَنِي عَبدك مظْلمَة فَيَقُوْلُ امحوا من حَسَنَاته وَمَا يزَال كَذَلِكَ حَتّٰى مَا يبْقى لَهُ حَسَنَة من الذُّنُوْب وَإِن مثل ذَلِكَ كسفر نزلُوْا بفلاة من الْأَرْض لَيْسَ مَعَهم حطب فَتفرق الْقَوْم ليحتطبوا فَلَمْ يَلْبَثُوا أَن حطبوا فاعظموا النَّار وطبخوا مَا أَرَادوا وَكَذَلِكَ الذُّنُوْب

رَوَاهُ أَبُوْ يعلى من طَرِيق إِبْرَاهِيم بن مُسْلِم الهجرى عَنْ أَبِي الْأَحْوَص عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَرَوَاهُ أَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ نَحْوِهِ بِاخْتِصَار

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ عرب کی سرزمین پر بتوں کی عبادت کی جائے وہ تم سے اس سے کم چیز پر بھی راضی ہو جائے گا جو بظاہر چھوٹی چیزیں ہیں لیکن قیامت کے دن وہ ہلاکت کا شکار کرنے والی ہوں گی' تم سے جہاں تک ہو سکے تم ظلم سے بچو' کیونکہ قیامت کے دن ایک شخص نیکیوں سمیت آئے گا' اور وہ یہ سمجھے گا کہ عنقریب اسے نجات نصیب ہو جائے گی لیکن پھر ایک بندہ مسلسل یہ کہتا رہے گا اے میرے پروردگار! تیرے اس بندے نے میرے اوپر ایک ظلم کیا تھا تو پروردگار فرمائے گا کہ اس کی نیکیوں میں سے مٹا دو اس طرح مسلسل ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا اس کی مثال سفر کرنے والے ان افراد کی طرح ہے جو کسی بے آب و گیاہ جگہ پر پڑاؤ کرتے ہیں جن کے پاس لکڑیاں نہ ہوں تو وہ لوگ ادھر ادھر بکھر جائیں تاکہ لکڑیاں اکٹھی کریں اور جب وہ لکڑیاں اکٹھی کر لیں اور آگ جلائیں اور جو وہ پکانا چاہتے ہیں' اسے پکائیں تو گناہوں کی مثال بھی اسی طرح ہے''۔

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے ابراہیم بن مسلم ہجری کے حوالے سے ابواحوص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے' اسے امام احمد اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ اس کی مانند اختصار کے ساتھ نقل کیا ہے۔

3365 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كَانَت عِنْده مظْلمَة لِأَخِيْهِ من عرض أَوْ من شَيْءٍ فليتحلله مِنْهُ الْيَوْم من قبل أَن لَا يكون دِينَار وَلَا دِرْهَم إِن كَانَ لَهُ عمل صَالح أُخِذ مِنْهُ بِقدر مظلمته وَإِن لم تكن لَهُ حَسَنَات أُخِذ من سيئات صَاحبه فَحمل عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ ۔ وَقَالَ فِي أَوله رحم اللّٰه عبدا كَانَت لَهُ عِنْد أَخِيْه مظْلمَة فِي عرض أَوْ مَال ۔

الحَدِيْث

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ کوئی زیادتی کی ہو جو اس کی عزت کے حوالے سے یا کسی بھی اور حوالے سے ہو تو وہ آج (یعنی دنیا میں ہی) اس سے معاف کروالے اس سے پہلے کہ جب دینار یا درہم کام نہیں آئیں گے' کیونکہ اگر اس شخص کے پاس کوئی نیک عمل ہوگا تو اس کی زیادتی کی وجہ سے اس کا نیک عمل وصول کرلیا جائے گا' اگر اس کی نیکیاں نہیں ہوں گی' تو اس کے ساتھی کے گناہ لے کر اس کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے جس نے اپنے بھائی کے ساتھ کوئی زیادتی کی ہو جو عزت اور مال کے حوالے سے ہو''۔

3366 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَيْضًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِس قَالُوا الْمُفلس فِينَا من لَا دِرْهَم لَهُ وَلَا مَتَاع فَقَالَ اِن الْمُفلس من امتِیْ من يَاْتِیْ يَوْم الْقِيَامَة بِصَلَاة وَصِيَام وَزَكَاة وَيَاْتِیْ وَقد شتم هٰذَا وَقذف هٰذَا وَاكل مَال هٰذَا وَسَفك دم هٰذَا وَضرب هٰذَا فَيعْطى هٰذَا من حَسَنَاته وَهٰذَا من حَسَنَاته فَاِن فنيت حَسَنَاته قبل اَن يقْضى مَا عَلَيْهِ اَخذ من خطاياهم فطرحت عَلَيْهِ ثُمَّ طرح فِی النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے لوگوں نے عرض کی ہمارے درمیان مفلس وہ شخص ہوتا ہے جس کے درہم بھی نہ ہوں اور کوئی سامان بھی نہ ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا مفلس وہ شخص ہوگا جو قیامت کے دن نماز روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے گا' اور وہ ایسی حالت میں آئے گا کہ اس نے کسی کو برا کہا ہوگا' اور کسی پر جھوٹا الزام لگایا ہوگا کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کا خون بہایا ہوگا یا کسی کو مارا ہوگا تو اس کی نیکیاں اس شخص کو دے دی جائیں گے کچھ نیکیاں دوسرے کو دے دی جائیں گی جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور ابھی اس کے ذمہ لازم حقوق ادا نہیں ہوئے ہوں گے' تو دوسرے لوگوں کی خطائیں لے کر اس شخص کے ذمہ ڈال دی جائیں گی اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا''

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3367 - وَعَنِ ابْنِ عُثْمَان عَن سلمَان الْفَارِسِی وَسعد بن مَالك وَحُذَيْفَة بن الْيَمَان وَعبد اللّٰه بن مَسْعُوْدٍ حَتّٰی عد سِتَّة اَوْ سَبْعَة من اَصْحَاب النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اِن الرجل لترفع لَهُ يَوْم الْقِيَامَة صَحِيفَته حَتّٰی يرى اَنه نَاجٍ فَمَا تزَال مظالم بنی آدم تتبعه حَتّٰی مَا يبْقى لَهُ حَسَنَة وَيحمل عَلَيْهِ من سيئاتهم

رَوَاهُ الْبَيْهَقِیّ فِی الْبَعْث بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہاں تک کہ چھ یا سات صحابہ کرام نے یہ بات بیان کی ہے: قیامت کے دن کسی شخص کا نامہ اعمال اس شخص کے سامنے لایا جائے گا یہاں کہ وہ شخص سمجھے گا کہ وہ نجات پالے گا لیکن پھر لوگوں کے ساتھ کی جانے والی زیادتیاں اس کے پیچھے آئیں گی یہاں تک کہ اس شخص کی کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی اور دوسرے لوگوں کے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیے جائیں گے"

یہ روایت امام بیہقی نے کتاب البعث میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3368 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بعث معَاذًا اِلَى الْيمن فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَة الْمَظْلُوم فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنهَا وَبَيْنَ اللّٰه حجاب

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ مُخْتَصِرًا هٰكَذَا وَاللَّفْظ لَهُ وَمُطَوَّلًا كَالْجَمَاعَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا"

یہ روایت امام بخاریؒ امام مسلمؒ امام ابوداؤد اور امام نسائی نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے امام نسائی نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں انہوں نے اسے دیگر لوگوں کی طرح طویل روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے۔

3369 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا ترد دعوتهم الصَّائِم حَتّٰى يفْطر وَالْإِمَام الْعَادِل ودعوة الْمَظْلُوم يرفعها اللّٰه فَوق الْغَمَام وَيفتح لَهَا اَبْوَاب السَّمَاء وَيَقُوْلُ الرب وَعِزَّتِيْ لأنصرنك وَلَوْ بعد حِين

رَوَاهُ اَحْمد فِيْ حَدِيْثٍ وَالتِّرْمِذِيّ وَحسنه وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْبَزَّار مُخْتَصِرًا ثَلَاث حق على اللّٰه اَن لَا يرد لَهُمْ دَعْوَة الصَّائِم حَتّٰى يفْطر والمظلوم حَتّٰى ينتصر وَالْمُسَافر حَتّٰى يرجع

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيْ حَسَنَة ثَلَاث دعوات لَا شكّ فِيْ اِجابتهن دَعْوَة الْمَظْلُوم ودعوة الْمُسَافِر ودعوة الْوَالِد على الْوَلَد

وروى اَبُوْ دَاوُد هٰذِهِ بِتَقْدِيم وَتَاْخِير

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین لوگ ایسے ہیں جن کی دعا مسترد نہیں ہوتی روزہ دار شخص جب تک وہ افطاری نہیں کر لیتا عادل حکمران اور مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اسے بادلوں سے اوپر لے جاتا ہے' اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے پروردگار فرماتا ہے مجھے اپنی عزت

کی قسم ہے میں ضرور تمہاری مدد کروں گا خواہ کچھ دیر بعد کروں"

یہ روایت امام احمد نے ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام ابن ماجہ' امام ابن خزیمہ' امام ابن حبان نے اسے اپنی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام بزار نے اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے:

"تین لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ اُن کی دعا کو مسترد نہ کرے روزہ دار کی دعا جب تک وہ افطار نہ کرلے مظلوم شخص کی دعا جب تک اس کے خلاف مدد نہیں مل جاتی ہے' اور مسافر کی دعا جب تک وہ واپس نہیں آجاتا"

ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"تین دعائیں ایسی ہیں جن کے مقبول ہونے میں کوئی شک نہیں ہے مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی دعا اپنی اولاد کے لئے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے تقدیم وتاخیر کے ہمراہ نقل کی ہے۔

3370 - وَعَنْ عقبَة بن عَامر الْجُهَنِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة تستجاب دعوتهم الْوَالِد وَالْمُسَافر والمظلوم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي حَدِيْثٍ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین لوگ ایسے ہیں جن کی دعا قبول ہوتی ہے والد، مسافر اور مظلوم"

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ ایک حدیث کے ضمن میں نقل کی ہے۔

3371 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا دَعْوَة الْمَظْلُوم فَإِنَّهَا تصعد إِلَى السَّمَاء كَأَنَّهَا شرارة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ رُوَاته مُتَّفق على الِاحْتِجَاج بهم إِلَّا عَاصِم بن كُلَيْب فاحتج بِهِ مُسْلِم وَحده

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مظلوم کی دعا سے بچو' کیونکہ وہ آسمان کی طرف یوں بلند ہوتی ہے جیسے وہ شرارہ ہو"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ فرماتے ہیں: اس کے تمام راویوں سے استدلال کرنے پر اتفاق پایا جاتا ہے صرف عاصم بن کلیب نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اس سے صرف امام مسلم نے استدلال کیا ہے۔

3372 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَة الْمَظْلُوم مستجابة وَإِن كَانَ فَاجِرًا ففجوره على نَفسه

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مظلوم کی دعا مستجاب ہوتی ہے خواہ وہ گناہ گار ہی کیوں نہ ہو کیونکہ گناہ کا تعلق صرف اس کی اپنی ذات سے ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3373 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دعوتان لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللّٰه حجاب دَعْوَة الْمَظْلُوم ودعوة الْمَرْء لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْب

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَله شَوَاهِد كَثِيْرَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دو قسم کی دعائیں ایسی ہیں' ان دونوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا مظلوم کی دعا اور آدمی کی اپنے بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں کی جانے والی دعا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے بہت سے شواہد موجود ہیں۔

3374 - وَعَنْ خُزَيْمَة بن ثَابت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقوا دَعْوَة الْمَظْلُوم فَاِنَّهَا تحمل على الْغَمَام يَقُوْلُ اللّٰه وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لانصرنك وَلَوْ بعد حِيْن

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَلَا بَأْس بِاِسْنَادِهِ فِی المتابعات

❀❀ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مظلوم کی دعا سے بچو' کیونکہ وہ بادلوں کے اوپر سے بلند کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے میں تمہاری ضرور مدد کروں گا خواہ کچھ دیر بعد کروں''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے متابعات میں اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3375 - وَعَنْ اَبِیْ عبد اللّٰه الْاَسدی قَالَ سَمِعت أنس بن مَالك رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَة الْمَظْلُوم وَان كَانَ كَافِرًا لَيْسَ دُوْنَهَا حجاب وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دع مَا يريبك اِلٰى مَا لَا يريبك

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته اِلٰى عبد اللّٰه مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح وَاَبُوْ عبد اللّٰه لم اَقف فِيْهِ على جرح وَلَا تَعْدِيل

❀❀ ابوعبداللہ اسدی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مظلوم کی دعا خواہ وہ کوئی کافر ہی کیوں نہ ہو' اس کے لئے کوئی حجاب نہیں ہوتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے. تم اس چیز کو ترک کر دو جو تمہیں شک میں مبتلا کرتی ہے' اور اس چیز کی طرف جاؤ جو تمہیں شک میں مبتلا نہیں کرتی ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے عبداللہ تک اس کے تمام راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے' اور ابوعبداللہ نامی راوی کے بارے میں مجھے کسی جرح یا تعدیل کا پتہ نہیں ہے۔

3376 - وَرُوِیَ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰه اشْتَدَّ غَضَبِی علی من ظلم من لَا يجد لَهُ ناصرا غَيْرِی

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِيرِ والأوسط

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرا غضب اس شخص کے لئے شدید ہوتا ہے جو اس شخص پر ظلم کرتا ہے' جو میرے علاوہ کوئی اور مددگار نہیں پاتا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے۔

3377 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِم اَخُو الْمُسْلِم لَا يَظْلمه وَلَا يَخْذُلهُ وَلَا يحقره التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا التَّقْوَى هَهُنَا وَيُشِير إِلَى صَدره بِحَسب امرىء من الشَّرّ اَن يحقر اَخَاهُ الْمُسْلِم كل الْمُسْلِم على الْمُسْلِم حرَام دَمه وَعرضه وَمَاله . رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے رسوا نہیں کرتا وہ اسے حقیر نہیں سمجھتا تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے تقویٰ یہاں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سینے کی طرف اشارہ کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی) آدمی کے برا ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ہر مسلمان کی جان عزت اور مال دوسرے مسلمان کے لئے قابل احترام ہیں"

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3378 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَت صحف إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَت اَمْثَالًا كلهَا اَيهَا الْملك الْمُسَلط الْمُبْتَلى الْمَغْرُور إِنِّی لم اَبْعَثك لِتجمع الدُّنْيَا بَعْضهَا على بعض وَلَكِنِّی بَعَثْتُك لِترد عنی دَعْوَة الْمَظْلُوم فَإِنِّی لَا اردهَا وَإِن كَانَت من كَافِر وَعَلَى الْعَاقِل مَا لم يكن مَغْلُوبًا على عقله اَن يكون لَهُ سَاعَات فساعة يُنَاجِی فِيهَا ربه وَسَاعَة يُحَاسب فِيهَا نَفْسه وَسَاعَة يتفكر فِيهَا فِی صنع اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَسَاعَة يَخْلُو فِيهَا لِحَاجَتِهِ من الْمطعم وَالْمشْرَب وَعَلَى الْعَاقِل اَن لَا يكون ظَاعِنًا إِلَّا لثلاث تزود لِمَعَاد اَوْ مرمة لِمَعَاش اَوْ لَذَّة فِی غير محرم وَعَلَى الْعَاقِل اَن يكون بَصيرًا بِزَمَانِهِ مُقبلا على شَأْنه حَافِظًا لِلِسَانِهِ وَمَنْ حسب كَلَامه من عمله قل كَلَامه إِلَّا فِيمَا يعنيه قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا كَانَت صحف مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ كَانَت عبرا كلهَا عجبت لمن اَيقَن بِالْمَوْتِ ثُمَّ هُوَ يفرح عجبت لمن اَيقَن بالنَّار ثُمَّ هُوَ يضْحك عجبت لمن اَيقَن

بِالْقَدَرِ ثُمَّ هُوَ ينصب عجبت لمن رای الدُّنْیَا وَتَقَلُّبهَا بِاَهْلِهَا ثُمَّ اطْمَاَن اِلَیْهَا عجبت لمن اَیقَن بِالْحِسَابِ غدا ثُمَّ لَا یعْمل قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اوصنی قَالَ اوصیك بتقوی اللّٰه فَاِنَّهَا رَاس الْاَمر كُله قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِی قَالَ عَلَیْك بِتِلَاوَة الْقُرْآن وَذكر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِنَّهُ نور لَك فِی الْاَرْض وَذخر لَك فِی السَّمَاء قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِیْ قَالَ اِیاك وَكَثْرَة الضحك فَاِنَّهُ یُمِیت الْقلب وَیذْهب بِنور الْوَجْه قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِیْ قَالَ عَلَیْك بِالْجِهَادِ فَاِنَّهُ رَهْبَانِیَّة امتِی قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِیْ قَالَ اَحَبَّ الْمَسَاكِین وَجَالسهمْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِی قَالَ انْظُر اِلٰی من هُوَ تَحْتك وَلَا تنظر اِلٰی مَا هُوَ فَوْقك فَاِنَّهُ اَجْدَر اَن لَا تزدری نعْمَة اللّٰه عنْدك قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِیْ قَالَ قل الْحق وَاِن كَانَ مرا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِیْ قَالَ لیردك عَن النَّاس مَا تعلمه من نَفسك وَلَا تَجِد عَلَیْهِمْ فِیْمَا تَاتی وَكفی بك عَیْبا اَن تعرف مِنَ النَّاس مَا تجهله من نَفسك وتجد عَلَیْهِمْ فِیْمَا تَاتی ثُمَّ ضرب بِیَدِهٖ علی صَدْرِی فَقَالَ یَا اَبَا ذَر لَا عقل كالتدبیر وَلَا ورع كَالْكَفِّ وَلَا حسب كحسن الْخلق رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْحُ الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظِ انْفَرد بِهٖ اِبْرَاهِیْمَ بن هِشَام بن یحیی الغسانی عَنْ اَبِیْهِ وَهُوَ حَدِیْثٌ طَوِیل فِیْ اَوله ذكر الْاَنْبِیَاء عَلَیْهِمُ السَّلَام ذكرت مِنْهُ هٰذِهِ الْقطْعَة لما فِیْهَا من الحكم الْعَظِیْمَة والمواعظ الجسیمة وَرَوَاهُ الْحَاكِم اَیْضًا وَمَنْ طَرِیْق الْبَیْهَقِیّ كِلَاهُمَا عَن یحیی بن سعید السَّعْدِیّ الْبَصْرِیّ حَدثنَا عبد الْملك بن جریج عَن عَطَاءٍ بن عبید بن عمر عَنْ اَبِیْ ذَرٍ بِنَحْوِهٖ وَیحیی بن سعید فِیْهِ كَلَام والْحَدِیْث مُنكر مِنْ هٰذِهِ الطَّرِیْق وَحَدِیْث اِبْرَاهِیْمَ بن هِشَام هُوَ الْمَشْهُور وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام کا صحیفہ کیسا تھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں مثالیں تھیں جو ہر قسم کی تھیں (جیسے یہ تحریر تھا) اے بادشاہ! جس کو مسلط کیا گیا اور آزمایا گیا اور غلط فہمی کا شکار کیا گیا میں نے تجھے اس لئے نہیں بھیجا تھا تا کہ تو دنیا کو جمع کرے اس کا ایک حصہ دوسرے کے اوپر ہو میں نے تجھے اس لئے بھیجا تھا تا کہ تو مظلوم کی دعا کو مجھ سے پھیر دے کیونکہ میں اسے مسترد نہیں کرتا ہوں خواہ وہ کوئی کافر ہی کیوں نہ ہو اور عاقل شخص پر یہ بات لازم ہے کہ جب اس کی عقل مغلوب نہ ہو چکی ہو کہ اس کی کچھ گھڑیاں مخصوص ہوں جن میں وہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کرے کسی گھڑی میں اپنی ذات کا محاسبہ کرے کسی گھڑی میں وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں غور و فکر کرے کسی گھڑی میں وہ اپنی ضروریات پوری کرے جو کھانے پینے کے حوالے سے ہوں اور عاقل شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ کسی بھی معاملے میں جلدی نہ کرے البتہ تین باتوں کا معاملہ مختلف ہے آخرت کے لئے زاد سفر اختیار کرنا زندگی گزارنے کی بنیادی ضروریات فراہم کرنا اور ایسی لذت جو حرام نہ ہو اور عاقل پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے زمانے کی بصیرت رکھتا ہوا اپنے معاملے کی طرف متوجہ رہے اپنی زبان کی حفاظت کرے اور جو شخص اپنے عمل کے حساب سے اپنے کلام کا جائزہ لیتا ہے اس کا کلام کم ہو جاتا ہے اور وہ صرف ضروری بات چیت کرتا ہے۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں کیا تحریر تھا؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ سارے کے سارے عبرت آمیز باتوں پر مشتمل تھے (جن میں سے ایک بات یہ ہے:) میں اس شخص پر حیران ہوتا ہوں جو موت کا یقین ہوتا ہے' جو پھر بھی وہ خوش ہوتا ہے میں اس شخص پر حیران ہوتا ہوں جو جہنم کا یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی ہنستا ہے میں اس شخص پر حیران رکھتا ہوں اور تقدیر پر یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی وہ کوششیں کرتا ہے میں اس شخص پر حیران ہوتا ہوں جو دنیا کو اور اہل دنیا کے لئے دنیا کے الٹ پھیر کو دیکھتا ہے' اور پھر بھی دنیا سے اطمینان حاصل کرتا ہے میں اس شخص پر حیران ہوتا ہوں جو حساب پر یقین رکھتا ہے' اور پھر بھی عمل نہیں کرتا (حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں تلقین کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ یہ سارے معاملے کی بنیاد ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مزید عطا کیجئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر قرآن کی تلاوت کرنا لازم ہے' اور اللہ کا ذکر کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ تمہارے لئے زمین میں نور ہوگا' اور آسمان میں تمہارے لئے ذخیرہ ہوگا۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر لازم ہے کہ زیادہ ہنسنے سے بچو' کیونکہ یہ چیز دل کو مردہ کر دیتی ہے' اور چہرے کے نور کو رخصت کر دیتی ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے مزید عطا کیجئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر جہاد کرنا لازم ہے' کیونکہ یہ میری امت کی رہبانیت ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مزید عطا کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا: تم مسکینوں سے محبت رکھنا اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس شخص کا جائزہ لینا جو تم سے نیچے ہے' اور اس کی طرف نہ دیکھنا جو تمہارے اوپر ہے یہ اس بات کے زیادہ لائق ہوگا کہ تم اپنے پاس موجود اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہیں سمجھو گے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حق بات کہو اگرچہ وہ کڑوی لگے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے مزید عطا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ تمہارے پاس سے یوں واپس جائیں' اور تم نے جو کیا ہے تم اس کے حوالے سے اس کے خلاف محسوس نہ کرو اور تمہارے عیب کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم لوگوں کے حوالے سے اس چیز سے واقف ہو جو تم اپنے حوالے سے ناواقف ہو اور تم اس حوالے سے لوگوں پر غصہ کرو جو تم خود کرتے ہو پھر نبی اکرم ﷺ نے میرے سینے پر اپنا ہاتھ مارا اور ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تدبیر کی مانند کوئی عقل مندی نہیں ہے' اور پرہیز کی مثل کوئی احتیاط نہیں ہے' اور اچھے اخلاق کی مانند کوئی خوبی نہیں ہے"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی نامی راوی اپنے والد کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہے' اور یہ ایک طویل حدیث ہے جس کے آغاز میں انبیاء کرام کا ذکر ہے میں نے اس روایت میں سے صرف اس حصے کو ذکر کیا ہے' کیونکہ اس میں عظیم حکم اور بہترین مواعظ پائے جاتے ہیں۔

یہ روایت امام حاکم نے بھی نقل کی ہے' اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے یحیی بن سعید سعدی بصری کے حوالے سے عبدالملک بن جریج کے حوالے سے عطاء بن عبید بن عمر کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند نقل کیا ہے یحیٰی بن سعید نامی راوی کے بارے میں کلام کیا گیا ہے' اور اس سند کے حوالے سے یہ حدیث منکر ہے ابراہیم بن ہشام کی نقل کردہ حدیث مشہور ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3379 - وَعَنْ جَابِر وَاَبِیْ طَلْحَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من مُسْلِم یخذل امْرا مُسْلِما فِیْ مَوْضِع تنتھك فِیْہِ حرمته وینتقص فِیْہِ من عرضه اِلَّا خذله اللّٰہ فِیْ موطن یحب فِیْہِ نصرته وَمَا من امرىء ینصر مُسْلِما فِیْ مَوْضِع ینتقص فِیْہِ من عرضه وینتھك فِیْہِ من حرمته اِلَّا نَصره اللّٰہ فِیْ موطن یحب فِیْہِ نصرته

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو مسلمان کسی مسلمان کو کسی ایسی جگہ پر رسوا کرے جہاں اس کی حرمت پامال ہو رہی ہو اور اس کی عزت میں کمی آ رہی ہو' تو اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والے کو اس مقام پر رسوائی کا شکار کرتا ہے جہاں آدمی اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلب گار ہوتا ہے' اور جو بھی شخص کسی مسلمان کی کسی ایسے مقام پر مدد کرتا ہے جہاں اس کی عزت میں کمی آ رہی ہو یا اس کی حرمت پامال ہو رہی ہو' تو اللہ تعالیٰ اس موقع پر اس کی مدد کرتا ہے جہاں پر کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلب گار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3380 - وَرُوِیَ عَن عبد اللّٰہ یَعْنِیْ ابْن مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمر بِعَبْد من عباد اللّٰہ یضْرب فِیْ قَبره مائَة جلدَة فَلَمْ یزل یسْأَل وَیَدْعُو حَتّٰی صَارَت جلدَة وَاحِدَةٍ فَامْتَلَأ قَبره عَلَیْہِ نَارا فَلَمَّا ارْتَفع عَنْہُ وافاق قَالَ علام جلدتمونی قَالَ اِنَّك صلیت صَلَاة بِغَیْر طھُور ومررت على مظلوم فَلَمْ تنصره

رَوَاہُ اَبُو الشَّیْخ ابْن حبَان فِیْ کتاب التوبیخ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کے بارے میں یہ حکم دیا گیا کہ اسے اس کی قبر میں ایک سو کوڑے لگائے جائیں وہ بندہ مسلسل دعا اور مناجات کرتا رہا یہاں تک کہ وہ سزا ایک کوڑے کی رہ گئی پھر اس کی قبر کو آگ سے بھر دیا گیا جب اسی سے اس سزا کو اٹھایا گیا اور اسے افاقہ ہوا تو اس نے دریافت کیا تم لوگوں نے مجھے کوڑے کیوں مارے تھے؟ فرشتے نے جواب دیا کیونکہ تم نے وضو کے بغیر نماز ادا کی تھی اور تم ایک مظلوم کے پاس سے گزرے تھے اور تم نے اس کی مدد نہیں کی تھی''۔

یہ روایت امام ابوشیخ بن حبان نے کتاب التوبیخ میں نقل کی ہے۔

3381 - وَعَنْ مُحَمَّد بن يحيى بن حَمْزَة قَالَ كتب إِلَيّ الْمهْدى أَمِير الْمُؤْمِنِينَ وَأَمرَنِي أَن أَضْلب فِي الحكم وَقَالَ فِي كِتَابه حَدثنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰه تبَارك وَتَعَالَى وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لأنتقمن من الظَّالِم فِي عاجله وآجله ولأنتقمن مِمَّن رَأى مَظْلُوما فَقدر أَن ينصره فَلَمْ يفعل

رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخ أَيْضًا فِيهِ من رِوَايَة أَحْمد بن مُحَمَّد بن يحيى وَفِيه نظر عَنْ أَبِيهِ وجد الْمهْدى هُوَ مُحَمَّد بن عَليّ بن عبد اللّٰه بن عَبَّاس وَرِوَايَته عَنِ ابْنِ عَبَّاس مُرْسلَة وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ محمد بن یحییٰ بن حمزہ بیان کرتے ہیں: امیر المومنین مہدی نے مجھے خط لکھا اور مجھے یہ حکم دیا کہ میں حکم دیتے ہوئے مضبوطی سے کام لوں اس نے اپنی تحریر میں اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے میں ظالم سے ضرور انتقام لوں گا خواہ جلدی لوں یا تاخیر سے لوں اور میں اس شخص سے بھی ضرور انتقام لوں گا جو کسی مظلوم کو دیکھتا ہے' اور اس کی مدد کرنے کی قدرت رکھتا ہے' لیکن ایسا نہیں کرتا''

یہ روایت بھی ابوشیخ نے احمد بن محمد بن یحییٰ کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور یہ محل نظر ہے۔

یہ روایت اس نے اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے' اور خلیفہ مہدی کے دادا محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ہیں' اس لئے ان کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کرنا مرسل شمار ہوگا باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3382 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انصر أَخَاك ظَالِما أَوْ مَظْلُوما فَقَالَ رجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أنصره إِذا كَانَ مَظْلُوما أَفَرَأَيْت إِن كَانَ ظَالِما كَيفَ أنصره قَالَ تحجزه أَوْ تَمنعهُ عَن الظُّلم فَإِن ذَلِكَ نَصره

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَرَوَاهُ مُسْلِم فِي حَدِيْثٍ عَن جَابر عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ولينصر الرجل أَخَاهُ ظَالِما أَوْ مَظْلُوما إِن كَانَ ظَالِما فلينهه فَإِنَّهُ لَهُ نصْرَة وَإِن كَانَ مَظْلُوما فلينصره

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! جب وہ مظلوم ہو تو اس وقت

3382-صحيح البخاري' كتاب المظالم والغصب' باب : أعن أخاك ظالما أو مظلوما' حديث: 2331صحيح ابن حبان' كتاب الغصب' ذكر الأمر برد الظالم عن ظلمه ونصرة المظلوم إذا رد الظالم' حديث: 5243الجامع للترمذي' أبواب الفتن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' حديث: 2233السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الغصب' باب نصر المظلوم والأخذ على يد الظالم عند الإمكان' حديث: 10757مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه' حديث: 11740مسند عبد بن حميد' مسند أنس بن مالك' حديث: 1403مسند أبي يعلى الموصلي' حديث الطويل' حديث: 3733المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث: 655المعجم الصغير للطبراني' من اسمه علي' حديث: 577

تو میں اس کی مدد کردوں گا لیکن اگر وہ ظالم ہو تو پھر اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ میں کیسے اس کی مدد کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے تصرف سے روک دو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم اسے ظلم کرنے سے روک دو یہ اس کی مدد کرنا شمار ہوگا"

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے امام مسلم نے اسے ایک حدیث میں نقل کیا ہے جو نبی اکرم ﷺ سے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

"آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنی چاہیے خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو اگر وہ ظالم ہو تو اسے (ظلم سے) باز رکھنا چاہیے تو یہ اس کی مدد شمار ہوگی اور اگر وہ مظلوم ہو تو پھر اس کی مدد کرنی چاہیے"۔

3383 - وَعَنْ سهل بن معاذ بن انس الْجُهَنِيّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حمى مُؤْمِنا من مُنَافِق اَرَاهُ قَالَ بعث اللّٰه ملكا يحمى لَحْمه يَوْم الْقِيَامَة من نَار جَهَنَّم .....الحَدِيْث

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ فِي الْغِيْبَة اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

❀❀ سہل بن معاذ بن انس اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کسی منافق کے مقابلے میں کسی مومن کی مدد کرتا ہے (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے' روایت میں الفاظ ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتا ہے جو قیامت کے دن اس شخص کے گوشت (یعنی جسم کی) جہنم کی آگ سے حفاظت کرے گا".....الحدیث۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' اور غیبت سے متعلق باب میں یہ آگے چل کر مکمل روایت کے طور پر آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

6 - التَّرْغِيْب فِيْ كَلِمَات يقولهن من خَافَ ظَالِما

باب: جس شخص کو کسی ظالم کے حوالے سے خوف ہو اسے کون سے کلمات پڑھنے چاہیں؟

اس بارے میں ترغیبی روایات

3384 - عَن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا تخوف اَحَدُكُمُ الشَّيْطَان فَلْيَقل اللّٰهُمَّ رب السَّمٰوَات السَّبع وَرب الْعَرْش الْعَظِيْم كن لي جارا من شَرّ فلَان بن فلَان يَعْنِيْ الَّذِيْ يُرِيدهُ وَشر الْجِنّ وَالْاِنْس واتباعهم اَن يفرط عَلَيّ اَحَد مِنْهُم عز جَارك وَجل ثناؤك وَلَا اِلٰه غَيْرك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح اِلَّا جناد بن سلم وَقد وثق وَرَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ وَغَيْرِهِ مَوْقُوْفًا على عبد اللّٰه لم يرفعوه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو حاکم وقت کے حوالے سے اندیشہ ہو تو اسے یہ پڑھنا چاہیے:

''اے اللہ! اے سات آسمانوں کے پروردگار اور عظیم عرش کے پروردگار! فلاں بن فلاں یعنی جس شخص سے وہ بچنا چاہ رہا ہو تو اس کے شر سے اور جنات اور انسانوں اور ان کے پیروکاروں کے شر سے مجھے بچا کہ ان میں سے کوئی ایک میرے خلاف افراط کا شکار ہو تیری پناہ زبردست ہے تیری ثناء بزرگ و برتر ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف جناد بن سلم کا معاملہ مختلف ہے اسے ثقہ قرار دیا گیا ہے اصبہانی اور دیگر حضرات نے اسے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے ان حضرات نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

3385 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اِذا اتیت سُلْطَانا مہیبا تخاف اَن یَسْطُو بک فَقل اللّٰہ أکبر اللّٰہ أعز من خلقه جَمِیعًا اللّٰہ اعز مِمَّا اَخَاف وَاحذر أعوذ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہ اِلَّا ھُوَ الممسك السَّمٰوَات اَن یسقعن علی الْاَرْض اِلَّا بِاِذْنِہٖ من شَرّ عَبدك فَلان وَجُنُوده وَاَتْبَاعه واشیاعه من الْجِنّ وَالْاِنْس اللّٰھُمَّ کن لی جارا من شرھم جلّ ثناؤك وَعز جَارك وتبارك اسْمك وَلَا اِلٰہ غَیْرك ثَلَاث مَرَّات

رَوَاہُ ابْن اَبِیْ شیبَة مَوْقُوْفًا وَھٰذَا لَفْظِہٖ وَھُوَ اتم وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ وَلَیْسَ عِنْدہ ثَلَاث مَرَّات وَرِجَاله مُحْتَج بھم فِی الصَّحِیْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تم کسی ایسے حاکم کے پاس جاؤ جس کی ہیبت ہو اور تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہے تو تم یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ اپنی ساری مخلوق سے زیادہ غلبے والا ہے اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ غلبہ والا ہے جس سے میں خوف زیادہ ہوں اور جس سے میں بچنا چاہتا ہوں اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس نے آسمانوں کو اس بات سے روکا ہوا ہے کہ وہ گر جائیں البتہ اس کے اذن کا معاملہ مختلف ہے (اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں) تیرے فلاں بندے کے شر سے اس کے لشکروں سے اور اس کے پیروکاروں سے اور اس کا ساتھ دینے والے جنات اور انسانوں سے اے اللہ! ان لوگوں کے شر کے حوالے سے تو میری حفاظت کرنے والا بن جا تیری ثناء بزرگ و برتر ہے تیری پناہ مضبوط ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

یہ کلمات آدمی کو تین مرتبہ پڑھنے چاہییں

یہ روایت امام ابن ابوشیبہ نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اور یہ مکمل روایت ہے۔ امام طبرانی نے اسے نقل کیا ہے لیکن انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھنا چاہیے''۔

اس کے رجال سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

3386 - وَعَنْ اَبِیْ مجلز واسْمه لَاحق بن حمید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ من خَافَ من اَمِیر ظلما فَقَالَ

رضيت بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دينا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيا وَبِالْقُرْآنِ حكما وإماما نجاه اللّٰه مِنْهُ

رَوَاهُ ابْن أَبِي شيبَة مَوْقُوفًا عَلَيْهِ وَهُوَ تَابِعِيّ ثِقَة

❀❀ ابومجلز جن کا نام لاحق بن حمید ہے وہ فرماتے ہیں: جس شخص کو کسی حکمران کی طرف سے ظلم کا اندیشہ ہو اور وہ یہ پڑھ لے:

''میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد ﷺ کے نبی ہونے سے اور قرآن کے فیصلہ کرنے والے ہونے سے اور امام ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)''

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو (ظالم حکمران سے) نجات عطا فرمائے گا۔

یہ روایت امام ابن ابوشیبہ نے ابومجلز پر ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے اور وہ ایک ثقہ تابعی ہیں۔

التَّرْغِيْب فِي الِامْتِنَاع عَن الدُّخُول على الظلمَة والترهيب من الدُّخُول عَلَيْهِمْ وتصديقهم وإعانتهم

ظالم لوگوں کے پاس جانے سے پرہیز کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور ان لوگوں کے پاس جانے ان کی تصدیق کرنے یا ان کی مدد کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

3387 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بدا جَفا وَمَنْ تبع الصَّيْد غفل وَمَنْ أَتَى أَبْوَاب السُّلْطَان افْتتن وَمَا ازْدَادَ عبد من السُّلْطَان قربا إِلَّا ازْدَادَ من اللّٰه بعدا

رَوَاهُ أَحْمد بِإِسْنَادَيْنِ رُوَاة أَحدهمَا رُوَاة الصَّحِيح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص دیہات میں رہائش اختیار کرتا ہے اس کے مزاج میں سختی آجاتی ہے، جو شکار کے پیچھے جاتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے جو سلطان کے دروازوں پر جاتا ہے وہ آزمائش کا شکار ہوتا ہے جو شخص حکمران کے جتنا زیادہ قریب ہوتا جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اتنا ہی زیادہ دور ہوتا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3388 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بدا جَفا وَمَنْ اتبع الصَّيْد غفل وَمَنْ أَتَى السُّلْطَان افْتتن

3388-مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الجهاد' ما قالوا في البداوة' حديث: 32309' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب آداب القاضي' باب كراهية طلب الإمارة والقضاء وما يكره من الحرص عليهما والتسرع' حديث: 18835' مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 8655' المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' من اسمه أحمد' حديث: 562 المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما أسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' وهب بن منبه' حديث: 1082'

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حسن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ویرانے میں رہائش اختیار کرتا ہے اس کے مزاج میں سختی آ جاتی ہے' اور جو شخص شکار کے پیچھے جاتا ہے وہ غافل ہو جاتا ہے' اور جو سلطان کے پاس جاتا ہے وہ آزمائش کا شکار ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد' امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

3389 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لكعب بن عجْرَة اَعَاذَكَ اللّٰه من اِمَارَة السُّفَهَاء قَالَ وَمَا اِمَارَة السُّفَهَاء قَالَ اُمَرَاء يكونُونَ بعدِی لَا يَهْتَدُونَ بهدیی وَلَا يستنون بِسنتی فَمَنْ صدقهم بكذبهم وَاَعَانَهُمْ على ظلمهم فَاُولَئِك لَيْسُوا منی وَلست مِنْهُم وَلَا يردون على حَوْضِی وَمَنْ لم يُصدقهُمْ بكذبهم وَلَمْ يُعِنْهُمْ على ظلمهم فَاُولَئِك منی وَاَنا مِنْهُم وسيردون على حَوْضِی يَا كَعْب بن عجْرَة الصّيام جنَّة وَالصَّدَقَة تطفىء الْخَطِيئَة وَالصَّلَاة قربَان اَوْ قَالَ برهَان يَا كَعْب بن عجْرَة النَّاس غاديان فمبتاع نَفْسه فمعتقها وبائع نَفْسه فموبقها رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَزَّار ورواتهما مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِی صَحِيْحه اِلَّا اَنه قَالَ سَتَكُون اُمَرَاء من دخل عَلَيْهِمْ فاعانهم على ظلمهم وَصدقهمْ بكذبهم فَلَيْسَ منی وَلست مِنْهُ وَلَنْ يرد على الْحَوْض وَمَنْ لم يدْخل عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ على ظلمهم وَلَمْ يُصدقهُمْ بكذبهم فَهُوَ منی وَاَنا مِنْهُ وَسَيَرِدُ على الْحَوْض الحَدِيْث

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ من حَدِيْث كَعْب بن عجْرَة قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعِيذك بِاللّٰهِ يَا كَعْب بن عجْرَة من اُمَرَاء يكونُونَ من بعدِی فَمَنْ غشی اَبْوَابهم فَصَدَّقَهُمْ فِیْ كذبهمْ وَاَعَانَهُمْ على ظلمهم فَلَيْسَ منی وَلست مِنْهُ وَلَا يرد عَلَیّ الْحَوْض وَمَنْ غشی اَبْوَابهم اَوْ لم يغش فَلَمْ يُصدقهُمْ فِیْ كذبهمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ على ظلمهم فَهُوَ منی وَاَنا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَیّ الْحَوْض الحَدِيْث

وَاللَّفْظ لِلتِّرْمِذِی

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں بے وقوفوں کی حکومت سے بچا کے رکھے انہوں نے عرض کی بے وقوفوں کی حکومت سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ حکمران میرے بعد ایسے آئیں گے جو میری ہدایت کی پیروی نہیں کریں گے میری سنت کی پیروی نہیں کریں گے جو شخص ان کے جھوٹ کے حوالے سے ان کی تصدیق کرے گا' اور ان کے ظلم کے حوالے سے ان کی مدد کرے گا ایسے لوگوں کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا' اور میرا ایسے لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا ایسے لوگ میرے حوض پر نہیں آسکیں گے اور جو شخص ان لوگوں کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا' اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا ایسے لوگوں کا مجھ سے واسطہ ہوگا' اور میرا ان سے واسطہ ہوگا' اور ایسے لوگ عنقریب میرے حوض پر وارد ہوں گے اے کعب بن عجرہ! روزہ ڈھال ہے' اور صدقہ گناہ کو مٹا دیتا ہے' اور

نماز قربت کے حصول کا باعث ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) برہان ہے اے کعب بن عجرہ! لوگ دو حالتوں میں صبح کرتے ہیں کوئی اپنی ذات کو خرید کر اسے آزاد کروا دیتا ہے اور کوئی اپنے آپ کو فروخت خود کو اسے ہلاکت کا شکار کروا دیتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے ان دونوں کے راویوں سے "صحیح" میں استدلال کیا گیا ہے یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو شخص ان کے پاس جائے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا اور وہ حوض پر وارد نہیں ہوگا اور جو شخص ان لوگوں کے پاس نہیں جائے گا ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور وہ عنقریب حوض پر آئے گا" الحدیث۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام نسائی نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے کعب بن عجرہ! میں تمہیں ان حکمرانوں کے حوالے سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں جو میرے بعد آئیں گے جو شخص ان کے دروازوں پر جائے گا اور ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور وہ شخص حوض پر میرے پاس نہیں آپائے گا اور جو شخص ان کے دروازے پر جائے یا نہ جائے لیکن ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرے تو اس کا مجھ سے تعلق ہوگا اور میرا اس سے تعلق ہوگا اور ایسا شخص عنقریب حوض پر میرے پاس آئے گا" الحدیث۔

روایت کے یہ الفاظ امام ترمذی کے نقل کردہ ہیں۔

3390 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ اَيْضًا عَنْ كَعْب بن عجْرَة قَالَ خرج اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَة خَمْسَة وَاَرْبَعَة اَحَد العددين من الْعَرَب وَالْاٰخر من الْعَجم فَقَالَ اسمعوا هَلْ سَمِعْتُمْ اِنَّهُ سَيكون بعدِى اُمَرَاء فَمَنْ دخل عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بكذبهم وَاَعَانَهُمْ على ظلمهم فَلَيْسَ منى وَلست مِنْهُ وَلَيْسَ بوارد على الْحَوْض وَمَنْ لم يدْخل عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ على ظلمهم وَلَمْ يُصدقهُمْ بكذبهم فَهُوَ منى وَاَنا مِنْهُ وَهُوَ وَارِد على الْحَوْض

قَالَ التِّرْمِذِىّ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ صَحِيْح

❀❀ امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نو افراد تھے جن میں سے پانچ ایک قسم کے تھے اور چار دوسری قسم کے تھے ایک قسم کی تعداد عرب تھی اور دوسری قسم کی تعداد عجمیوں کی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سنو! کیا تم سنتے ہو؟ عنقریب میرے بعد ایسے حکمران آئیں گے کہ جو شخص ان

کے پاس جائے گا' اوران کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا' اوران کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا' اور میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا' اور وہ شخص حوض پر نہیں آسکے گا' اور جو شخص ان حکمرانوں کے پاس نہیں جائے گا ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا' اور میرا اس سے تعلق ہوگا' اور وہ میرے حوض پر وارد ہوگا''

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب صحیح ہے۔

3391 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْمَسْجِد بعد صَلَاة الْعشَاء فَرفع بَصَره إِلَى السَّمَاء ثُمَّ خفض حَتّٰى ظننا أنه حدث فِي السَّمَاء أمر فَقَالَ أَلا إِنَّهَا سَتَكُون بعدِي أُمَرَاء يظْلمُونَ ويكذبون فَمَنْ صدقهم بكذبهم ومالاهم على ظلمهم فَلَيْسَ منى وَلَا أَنا مِنْهُ وَمَنْ لم يُصدقهُمْ بكذبهم وَلَمْ يمالئهم على ظلمهم فَهُوَ منى وَأَنا مِنْهُ

حَدِيْثٌ رَوَاهُ أَحْمد وَفِيْ إِسْنَادُهُ راو لم يسم وبقيته ثِقَات مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت مسجد میں موجود تھے یہ عشاء کی نماز کے بعد کی بات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر پھر جھکالی یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید آسمان میں کوئی نئی صورت حال نمودار ہوئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خبردار میرے بعد کچھ حکمران ایسے آئیں گے جو ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا' اور ان کے ظلم میں ان کا ساتھ دے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' اور جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا' اور ان کے ظلم میں ان کا ساتھ نہیں دے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا' اور میرا اس سے تعلق ہوگا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام بیان نہیں ہوا ہے' اس کے باقی تمام راوی ثقہ ہیں' اور ان سے ''صحیح'' میں استدلال کیا گیا ہے۔

3392 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خباب عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا قُعُوْدا على بَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ علينا فَقَالَ اسمعوا قُلْنَا قد سمعنَا قَالَ اسمعوا قُلْنَا قد سمعنَا قَالَ إِنَّهُ سَيكون بعدِي أُمَرَاء فَلَا تُصَدِّقُوهُمْ بكذبهم وَلَا تعينوهم على ظلمهم فَإِن من صدقهم بكذبهم وَأَعَانَهُمْ على ظلمهم لم يرد على الْحَوْض

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ عبداللہ بن خباب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سنو ہم نے عرض کی ہم سن رہے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. تم لوگ سنو ہم نے عرض کی ہم سن رہے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے کہ تم ان کے جھوٹ میں ان کی

تصدیق نہ کرنا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرنا کیونکہ جو شخص ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے گا' اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا وہ حوض پر وارد نہیں ہو سکے گا"

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3393 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یکون اُمَرَاء تغشاهم غواش اَوْ حواش مِنَ النَّاس یکذبُون ویظلمون فَمَنْ دخل عَلَیْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بکذبهم وَاَعَانَهُمْ علی ظلمهم فَلَیْسَ منی وَلست مِنْهُ وَمَنْ لَم یدْخل عَلَیْهِمْ وَلَمْ یُصدقهُمْ بکذبهم وَلَمْ یُعِنْهُمْ علی ظلمهم فَهُوَ منی وَاَنا مِنْهُ

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَاَبُوْ یعلی وَمَنْ طَرِیق ابْن حبان فِیْ صَحِیْحِهٖ اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا فَمَنْ صدقهم بکذبهم وَاَعَانَهُمْ علی ظلمهم فَاَنا مِنْهُ بَرِیء

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"عنقریب ایسے حکمران آئیں گے کہ جن کے پاس ملنے والے اور آنے جانے والے لوگ بہت سے ہوں گے وہ حکمران جھوٹ بولیں گے اور ظلم کریں گے جو شخص ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا' اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہوگا' اور جو شخص ان کے پاس جا کر ان کے جھوٹ میں ان کی تصدیق نہیں کرے گا' اور ان کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کرے گا اس کا مجھ سے تعلق ہوگا' اور میرا اس سے تعلق ہوگا"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ابویعلی نے بھی نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے تاہم ان دونوں حضرات نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جو شخص ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا' اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا میں اس سے لاتعلق ہوؤں گا"۔

3394 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن نَاسا من اُمتِیْ سیتفقهون فِی الدّین ویقرؤون الْقُرْآن یَقُوْلُوْنَ نَاتی الْاُمَرَاء فنصیب من دنیاهم ونعتزلهم بدیننا وَلَا یکون ذٰلِكَ کَمَا لَا یجتنی من القتاد اِلَّا الشوك کَذٰلِكَ لَا یجتنی من قربهم اِلَّا

قَالَ ابْن الصَّباح کَاَنَّهُ یَعْنِیْ الْخَطَایَا

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میری امت کے کچھ افراد دین کا علم حاصل کریں گے قرآن کا علم حاصل کریں گے اور پھر یہ کہیں گے کہ ہم امراء کے پاس جا کر ان کی دنیا میں سے اپنا حصہ وصول کرتے ہیں البتہ ہم اپنے دین کے حوالے سے ان سے لاتعلق رہیں گے حالانکہ ایسا نہیں ہوگا جس طرح قتاد (نامی درخت) سے صرف کانٹے چنے جا سکتے ہیں' اسی طرح ان (حکمرانوں) کے قرب سے صرف

(گناہ) حاصل کیا جاسکتا ہے ابن صباح کہتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ صرف گناہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3395 - وَعَنْ ثَوْبَان مولى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لاَهله فَذكر عليا وَفَاطِمَة وَغَيْرِهِمَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنا من اَهْلِ الْبَيْت قَالَ نَعَمْ مَا لم تقم على بَاب سدة اَوْ تاتى اَمِيرا تساله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات وَالْمرَاد بالسدة هُنَا بَاب السُّلْطَان وَنَحْوَهُ وَيَاْتِى فِىْ بَاب الْفقر مَا يدل لَهُ

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل بیت کو بلوایا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر کی آمد کا ذکر کیا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بھی اہل بیت کا ایک فرد ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! جب تک تم کسی بند دروازے پر کھڑے نہیں ہوتے جب تک تم کسی حکمران کے پاس جا کر کچھ مانگتے نہیں (تم اہل بیت کا حصہ شمار ہوگے)"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں یہاں بند دروازے سے مراد حاکم وقت کا دروازہ ہے

یہ روایت فقر سے متعلق باب میں آئے گی جو اس مفہوم پر دلالت کرتی ہے۔

3396 - وَعَنْ عَلْقَمَة بن اَبِىْ وَقَّاصٍ اللَّيْثِىّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه مر بِرَجُل من اَهْلِ الْمَدِيْنَة لَهُ شرف وَهُوَ جَالس بسوق الْمَدِيْنَة فَقَالَ عَلْقَمَة يَا فُلَان اِن لَك حُرْمَة وَاِن لَك حَقًّا وَاِنِّىْ رَاَيْتُك تدخل على هؤُلَاءِ الْاُمَرَاء فتتكلم عِنْدهم وَاِنِّىْ سَمِعت بِلَال بن الْحَارِث رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اَحَدُكُمْ لَيتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ من رضوَان اللّٰه مَا يظنّ اَن تبلغ مَا بلغت فَيكْتب اللّٰه لَهُ بهَا رضوانه اِلٰى يَوْم يلقاه وَاِن اَحَدُكُمْ لَيتَكَلَّم بِالْكَلِمَةِ من سخط اللّٰه مَا يظنّ اَن تبلغ مَا بلغت فَيكْتب اللّٰه لَهُ بهَا سخطه اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة

قَالَ عَلْقَمَة انْظُر وَيحك مَاذَا تَقول وَمَا تكلم بِهِ فَرب كَلَام قد منعنيه مَا سَمِعت من بِلَال بن الْحَارِث

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهِ وروى التِّرْمِذِىّ وَالْحَاكِم الْمَرْفُوْع مِنْهُ وصححاه

وَرَوَاهُ الْاَصْفَهَانِىْ اِلَّا اَنه قَالَ عَن بِلَال بن الْحَارِث اَنه قَالَ لِبَنِيهِ اِذا حضرتم عِنْد ذِىْ سُلْطَان فَاحْسنُوا الْمحْضر فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَذكره

❀❀ حضرت علقمہ بن ابووقاص لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کا گزر اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے پاس سے ہوا جو صاحب حیثیت آدمی تھا اور وہ مدینہ منورہ کے بازار میں بیٹھا ہوا تھا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے فلاں تمہیں احترام بھی

حاصل ہے اور تمہیں حق بھی حاصل ہے میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم ان امراء کے پاس آتے جاتے ہو اور ان کے پاس بیٹھ کر بات چیت کرتے ہو حالانکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بعض اوقات کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے اس کو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ اس بات کی وجہ سے اس شخص کے لئے اپنی رضامندی اس دن تک کے لئے نوٹ کر لیتا ہے جب وہ شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور بعض اوقات کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے متعلق کوئی بات کہتا ہے اور اسے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت کے دن تک کے لئے اس شخص سے ناراضگی کو نوٹ کر لیتا ہے''۔

علقمہ نے (اس شخص سے کہا) تمہارا ستیاناس ہو تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم کیا کہتے ہو اور کیا بات کرتے ہو کیونکہ کئی کلام ایسے ہیں کہ جب سے میں نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے اس روایت نے مجھے وہ کلام کرنے سے روک دیا ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے امام ترمذی اور امام حاکم نے اس روایت کا صرف ''مرفوع'' حصہ نقل کیا ہے اور ان دونوں حضرات نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اصبہانی نے یہ روایت نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''حضرت بلال بن حارث رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادوں سے یہ فرمایا تھا کہ جب تم کسی حکمران کے پاس جاؤ تو تم ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے (اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے)۔

التَّرْهِيب من اِعَانَة الْمُبْطل ومساعدته والشفاعة الْمَانِعَة من حد من حُدُوْد الله وَغَيْر ذَلِك

باب: باطل کام کرنے والے کی مدد کرنا یا اس کا ساتھ دینا یا اللہ تعالیٰ کی حدود سے متعلق یا اس کے علاوہ کسی اور معاملے سے متعلق ممنوعہ سفارش کرنا اس بارے میں ترہیبی روایات

3397 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من حَالَتْ شَفَاعَته دون حد من حُدُوْد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَقَدْ ضاد اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ خَاصم فِيْ بَاطِل وَهُوَ يعلم لم يرل فِيْ سخط اللّٰه حَتّٰى ينْزع وَمَنْ قَالَ فِيْ مُؤْمِن مَا لَيْسَ فِيْهِ اَسْكنهُ اللّٰه ردغة الخبال حَتّٰى يخرج مِمَّا قَالَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ نَحْوه وَزَاد فِيْ آخِره وَلَيْسَ بِخَارِج وَرَوَاهُ الْحَاكِم

مطولا ومختصرا وَقَالَ فِیْ كل مِنْهَا صَحِيْح الْإِسْنَاد

وَلَفظ الْمُخْتَصر قَالَ من أعَان على خُصُومَة بِغَيْر حق كَانَ فِیْ سخط اللّٰه حَتّٰى ينْزع

وَفِیْ رِوَايَة لابِیْ دَاوُد وَمَنْ اعَان على خُصُومَة بِظُلْم فَقَدْ بَاء بغضب من الله

الردغة بِفَتْح الرَّاء وَسُكُون الدَّال الْمُهْملَة وتحريكها ايْضًا وبالغين الْمُعْجَمَة هِیَ الوحل وردغة الخبال بِفَتْح الْخَاء الْمُعْجَمَة وَالْبَاء الْمُوَحدَة هِیَ عصارة اَهْلِ النَّارِ اَوْ عرقهم كَمَا جَاءَ مُفَسرًا فِیْ صَحِيْح مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی شفاعت اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے لئے رکاوٹ بن جائے تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کے برخلاف جاتا ہے جو شخص کسی باطل چیز کے بارے میں جھگڑا کرے اور وہ یہ بات جانتا ہو (کہ اس کا موقف باطل ہے) تو وہ مسلسل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے جب تک وہ اس سے الگ نہیں ہو جاتا اور جو شخص کسی مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہتا ہے جو اس مومن میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ردغۃ الخبال میں ٹھہرائے گا جب تک وہ اس چیز سے نکل نہیں آتا جو اس نے بیان کی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ اس کی مانند نقل کیا ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اور وہ نکلنے والا نہ ہو''۔

یہ روایت امام حاکم نے طویل اور مختصر دونوں طرح سے نقل کی ہے ان دونوں میں سے ہر ایک کے بارے میں وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے مختصر روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص کسی ایسے جھگڑے میں جو ناحق ہو اس بارے میں مدد کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے الگ ہو جائے''۔

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی مقدمے میں ظلم کی مدد کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ساتھ لے کر آتا ہے''۔

لفظ الردغہ میں ر پر زبر ہے دساکن ہے' اس پر حرکت بھی پڑھی گئی ہے' اس کے بعد غ ہے' اس سے مراد کیچڑ ہے' اور خبال میں خ پر زبر ہے پھر ب ہے' اس سے مراد اہل جہنم کا نچوڑ اور ان کا عرق ہے جیسا کہ ''صحیح مسلم'' میں اور دیگر جگہوں پر اس کی وضاحت موجود ہے۔

3398 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِیْ يعين قومه على غير الْحق كَمثل بعير تردى فِیْ بِئْر فَهُوَ ينْزع مِنْهَا بِذَنبِهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ وَعبد الرَّحْمٰن لم يسمع من اَبِيه قَالَ الْحَافِظ وَمعنى الْحَدِيْث اَنه قد وَقع فِی الْإِثْم وَهلك كالبعير اِذا تردى فِیْ بِئْر فَصَارَ ينْزع بِذَنبِهِ وَلَا يقدر على الْخَلَاص

❀❀ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''جو شخص ناحق طور پر کسی قوم کی مدد کرتا ہے اس کی مثال ایسے اونٹ کی مانند ہے جو کسی کنویں میں گر جاتا ہے تو اسے اس کی دم سے پکڑ کر باہر کھینچا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے سماع نہیں کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایسا شخص گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور ہلاکت کا شکار ہو جاتا ہے جس طرح کوئی اونٹ جب کنویں میں گر جائے تو پھر اسے دم سے پکڑ کر باہر نکالا جاتا ہے اس کے علاوہ وہ باہر نہیں نکل سکتا۔

3399 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رجل حَالَتْ شَفَاعَته دون حد من حُدُوْد اللّٰه لم یزل فِیْ غضب اللّٰه حَتّٰی ینْزع وَاَیُّمَا رجل شدّ غَضبا على مُسْلِم فِیْ خُصُومَة لَا علم لَهُ بهَا فَقَدْ عاند اللّٰه حَقه وحرص على سخطه وَعَلِیْهِ لعنة اللّٰه تتَابع اِلٰی یَوْم الْقِیَامَة وَاَیُّمَا رجل اشاع على رجل مُسْلِم بِكَلِمَة وَهُوَ مِنْهَا بَرِیء سبه بهَا فِی الدُّنْیَا كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن یذیبه یَوْم الْقِیَامَة فِی النَّار حَتّٰی یَاْتِیَ بنفاذ مَا قَالَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَلَا یحضرنی الْآن حَال اِسْنَاده وروی بعضه بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ قَالَ من ذكر امْرَأ بِشَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ لیعیبه حَبسه اللّٰه فِیْ نَار جَهَنَّم حَتّٰی یَاْتِیَ بنفاذ مَا قَالَ فِیْهِ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد میں رکاوٹ بن جائے وہ شخص مسلسل اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے جب تک وہ اس سے الگ نہ ہو جائے اور جو شخص کسی مقدمے میں کسی مسلمان کے خلاف غضب کو شدید کر دیتا ہے جب کہ اسے اس بارے میں علم نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کے خلاف ایسا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا حریص ہوتا ہے ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے جو قیامت کے دن تک مسلسل ہوتی رہتی ہے جو شخص کسی مسلمان کے خلاف کوئی بات پھیلاتا ہے حالانکہ وہ مسلمان اس بات سے لاتعلق ہو اور وہ ایسا اس لئے کرتا ہے تاکہ اسے برا کہا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ قیامت کے دن اسے آگ میں گھول دے یہاں تک کہ وہ شخص اپنا الزام واپس نہیں لیتا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند کی حالت مجھے یاد نہیں ہے اس کا کچھ حصہ عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص کسی شخص کا ذکر ایسے حوالے سے کرے جو اس میں نہ ہو اور اس کا مقصد یہ ہو کہ دوسرے کو عیب دار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں روک کر رکھے گا جب تک اس کی کہی ہوئی بات کا حساب نہیں ہو جاتا''۔

3400 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من حَالَتْ شَفَاعَته

دون حد من حُدُوْد اللّٰه فَقَدْ حاد اللّٰه فِيْ ملكه وَمَنْ اَعَان على خُصُوْمَة لَا يعلم اَحَق اَوْ بَاطِل فَهُوَ فِيْ سخط اللّٰه حَتّٰى يَنْزع وَمَنْ مَشٰى مَعَ قوم يرى اَنه شَاهد وَلَيْسَ بِشَاهِد فَهُوَ كشاهد زور وَمَنْ تحلم كَاذِبًا كلف اَن يعْقد بَيْن طرفِيْ شعيرَة وسباب الْمُسْلِم فسوق وقتاله كفر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة رَجَاء بن صبيح السَّقطِي

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی حد کے بارے میں رکاوٹ بن جائے تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں اس کے برخلاف کرتا ہے' اور جو شخص کسی مقدمے میں اس طرح مدد کرے جس کے بارے میں اسے پتہ نہ ہو کہ کیا یہ حق ہے یا باطل ہے ایسا شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہتا ہے جب تک وہ اس سے الگ نہیں ہو جاتا اور جو شخص کسی قوم کے ساتھ جاتا ہے' اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ گواہ ہے حالانکہ وہ حقیقی گواہ نہ ہو تو وہ جھوٹا گواہ شمار ہوتا ہے' اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرتا ہے' تو اسے اس بات کا پابند کیا جائے گا کہ وہ جو کے دو کناروں کے درمیان گرہ لگائے اور مسلمان کو برا کہنا فسق ہے' اور اس کے ساتھ لڑائی کرنا کفر ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے رجاء بن صبیح سقطی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3401 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَعَان ظَالِما بباطل ليدحض بِهِ حَقًّا برىء من ذمَّة اللّٰه وَذمَّة رَسُوله

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ والأصبهانی

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باطل طور پر کسی ظالم کی مدد کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے حق کو پرے کر دے تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذمہ سے لاتعلق ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3402 - وَرُوِيَ عَن اَوْس بن شُرَحْبِيل اَحَد بنی اَشْجَع رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من مَشٰى مَعَ ظَالِم ليعينه وَهُوَ يعلم اَنه ظَالِم فَقَدْ خرج من الْإِسْلَام

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر وَهُوَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت اوس بن شرحبیل رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنو اشجع سے ہے' وہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو شخص کسی ظالم کے ساتھ چل کر جاتا ہے تاکہ اس کی مدد کرے اور وہ یہ جانتا ہے کہ یہ شخص ظالم ہے' تو وہ اسلام سے نکل

3400-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب البيوع' وأما حديث إسماعيل بن جعفر بن أبي كثير' حديث: 2164' المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' من بقية من أول اسمه ميم من اسمه موسى' من اسمه : معاذ' حديث: 8718

جاتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔

9 - ترھیب الْحَاکِم وَغَیْرِہٖ من اِرضاء النَّاس بِمَا یسْخط اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ

حاکم یا دیگر افراد کے لیے اس بارے میں ترہیبی روایات کہ وہ لوگوں کو ایسی چیز کے ساتھ خوش کریں جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے تعلق رکھتی ہو

3403 - عَن رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃ قَالَ کتب مُعَاوِیَۃ اِلٰی عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَن اکتبی لی کتابا توصینی فِیْہِ وَلَا تکثری عَلَیّ فکتبت عَائِشَۃ اِلٰی مُعَاوِیَۃ سَلام عَلَیْك اما بعد فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من التمس رضَا اللّٰہ بسخط النَّاس کَفاہُ اللّٰہ مؤونۃ النَّاس وَمَنْ التمس رضَا النَّاس بسخط اللّٰہ وَکلہ اللّٰہ اِلَی النَّاس وَالسَّلام عَلَیْك

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَلَمْ یسم الرجل ثُمَّ روی بِاِسْنَادِہٖ عَن ھِشَام بن عُرْوَۃ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃ اَنَّھَا کتبت اِلٰی مُعَاوِیَۃ قَالَ فَذکر الْحَدِیْث بِمَعْنَاہُ وَلَمْ یرفعوہ وروی ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ الْمَرْفُوْع مِنْہُ فَقَط وَلَفْظِہٖ قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من التمس رضَا اللّٰہ بسخط النَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وارضی عَنْہُ النَّاس وَمَنْ التمس رضَا النَّاس بسخط اللّٰہ سخط اللّٰہ عَلَیْہِ وأسخط عَلَیْہِ النَّاس

❀❀ اہل مدینہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خط لکھا کہ آپ مجھے خط میں کوئی نصیحت کیجئے اور زیادہ الفاظ استعمال نہ کریں تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا

"تم پر سلام ہو اما بعد میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

"جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ لوگوں کی طرف سے سختی کے حوالے سے اس کی کفایت کر جاتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ہمراہ لوگوں کی رضامندی کا خواہش مند ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے"۔ والسلام علیک۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اس شخص کا نام ذکر نہیں کیا پھر انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے جو اسی مفہوم کی ہے لیکن ان حضرات نے اسے "مرفوع" حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اس کا صرف "مرفوع" حصہ نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے حصول کا طلب گار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ذریعے لوگوں کی رضامندی کا طلب گار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کر دیتا ہے''۔

3404 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَسخط اللّٰه فِيْ رِضَا النَّاس سخط اللّٰه عَلَيْهِ واسخط عَلَيْهِ من ارضاه فِيْ سخطه وَمَنْ اَرْضى اللّٰه فِيْ سخط النَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ واَرضى عَنْهُ من اسخطه فِيْ رِضَاهُ حَتّٰى يزينه ويزين قَوْلِهِ عمله فِيْ عينه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں کی رضامندی کے لئے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے اور اس شخص کو بھی اس سے ناراض کر دیتا ہے جس کو اس نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے ذریعے خوش کرنے کی کوشش کی تھی اور جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے اور اس شخص کو بھی اس سے راضی کر دیتا ہے جسے اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ناراض کیا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو آراستہ کر دیتا ہے اور اس کے قول کو اور اس کے عمل کو دوسرے کی آنکھ میں آراستہ کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3405 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ارْضى سُلْطَانا بِمَا يسْخط ربه خرج من دين اللّٰه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ تفرد بِهِ علاق بن اَبِيْ مُسْلِم عَن جَابر والرواة اِلَيْهِ كلهم ثِقَات

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص حاکم وقت کو ایسی چیز کے ذریعے راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے جس کے ذریعے اس کا پروردگار ناراض ہو تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کے دین سے نکل جاتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرنے میں علاق بن ابو مسلم نامی راوی منفرد ہے اور اس تک جانے والے دیگر تمام راوی ثقہ ہیں۔

3406 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من طلب محامد النَّاس بمعاصي اللّٰه عَاد حامده لَهُ ذاما

رَوَاهُ الْبَزَّار وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَلَفْظِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اَرْضى اللّٰه بسخط النَّاس كَفاهُ اللّٰه وَمَنْ اَسخط اللّٰه بِرِضا النَّاس وَكله اللّٰه اِلَى النَّاس

وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ بِنَحْوِهِ فِي كتاب الزهد الْكَبِير

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أَرَادَ سخط اللّٰه وَرِضَا النَّاس عَاد حامده مِنَ النَّاس ذاما

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے ذریعے لوگوں کی تعریف حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کی تعریف کرنے والا اس کی مذمت کرنے والا بن جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کی ناراضگی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہوتا ہے اور جو شخص لوگوں کی رضامندی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے سپرد کر دیتا ہے''۔

امام بیہقی نے کتاب الزہد الکبیر میں اس کی مانند ایک روایت نقل کی ہے ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے اور لوگوں کی رضامندی حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو لوگوں میں سے اس کی تعریف کرنے والا اس کی مذمت کرنے والا بن جاتا ہے''۔

3407 - وَرُوِيَ عَن عبد اللّٰه بن عصمَة بن مَالك قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تحبب إِلَى النَّاس بِمَا يحبونه وبارز اللّٰه تَعَالَى لَقِي اللّٰه تَعَالَى يَوْم الْقِيَامَة وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:۔

''جو شخص لوگوں کے سامنے اس چیز کے ذریعے محبوب بننا چاہتا ہے جس کو لوگ پسند کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

10 - التَّرْغِيْب فِي الشَّفَقَة على خلق اللّٰه تَعَالَى

من الرّعية وَالْأَوْلَاد وَالْعَبِيد وَغَيْرِهِمْ ورحمتهم والرفق بهم والترهيب من ضد ذَلِكَ وَمَنْ تَعْذِيب الْعَبْد وَالدَّابَّة وَغَيْرِهِمَا بِغَيْر سَبَب شَرْعِي وَمَا جَاءَ فِي النَّهْي عَن وسم الدَّوَابّ فِي وجوهها

باب: اس بارے میں ترغیبی روایات کہ اللہ کی مخلوق پر شفقت کی جائے

خواہ اس کا تعلق رعایا سے ہو اولاد سے ہو غلاموں سے ہو یا ان کے علاوہ کسی اور سے ہو اور ان پر رحمت کی جائے اور ان کے ساتھ نرمی اختیار کی جائے اور اس کے برعکس کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات اور جو شخص کسی غلام یا

جانور کو یا ان کے علاوہ کسی اور کو کسی شرعی سبب کے بغیر عذاب دیتا ہے (اس بارے میں ترہیبی روایات) نیز جانوروں کے چہرے پر داغ لگانے کی ممانعت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

3408 - عَن جرير بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لَا يرحم النَّاس لَا يرحمه الله

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِيّ وَرَوَاهُ أَحْمد وَزَاد وَمَنْ لَا يغْفر لَا يغْفر لَهُ وَهُوَ فِي الْمسند أَيْضًا من حَدِيْثِ أَبِيْ سعيد بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا''

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم' امام ترمذی نے نقل کی ہے' اسے امام احمد نے بھی نقل کیا ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جو شخص معاف نہیں کرتا اس کی بخشش نہیں ہوتی''

یہ روایت مسند میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر بھی منقول ہے جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہے۔

3409 - وَعَنْ أَبِيْ مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنه سمع النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لن تؤمنوا حَتّٰى تراحموا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كلنا رَحِيْم قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ برحمة أَحَدُكُمْ صَاحبه وَلكنهَا رَحْمَة الْعَامَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم لوگ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک تم ایک دوسرے پر رحم نہیں کرتے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سب ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ کسی ایک شخص کا اپنے ساتھی پر رحم کرنا بلکہ اس سے مراد عمومی رحم کرنا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔

3410 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من لم يرحم النَّاس لم يرحمه الله ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا''

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3411 - وَعَنْ جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من لَا يرحم من فِي الْأَرْض لَا يرحمه من فِي السَّمَاء ۔رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ قوى

❀❀ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اس پر رحم نہیں کرتا جو زمین میں ہے تو وہ ذات اس پر رحم نہیں کرتی جو آسمان میں ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ اور قوی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3412 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الراحمون يرحمهم الرَّحْمٰن ارحموا من فِی الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ من فِی السَّمَاء

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ بِزِيَادَة وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے تم اس پر رحم کرو جو زمین میں ہے وہ ذات تم پر رحم کرے گی جو آسمان میں ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے اضافے کے ساتھ نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3413 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارحموا ترحموا واغفروا يغفر لكم ويل لاقماع القَوْل ويل للمصرين الَّذِيْنَ يصرُّوْنَ على مَا فعلوا وهم يعلمُونَ

رَوَاهُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَيِّد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم لوگ رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا تم لوگ معاف کردو تمہاری مغفرت کی جائے گی اور جھوٹا الزام لگانے والوں کے لئے بربادی ہے اور اصرار کرنے والوں کے لئے بربادی ہے کہ جو وہ کرتے ہیں اس پر اصرار کرتے ہیں حالانکہ انہیں اس کا علم ہوتا ہے کہ (یہ ٹھیک نہیں ہے)''

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3414 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يوقر الْكَبِيْر وَيرْحَم الصَّغِير وَيَأْمُر بِالْمَعْرُوْفِ وينه عَن الْمُنكر

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه وَقد رُوِیَ هٰذَا اللَّفْظ من حَدِيْثٍ جمَاعَة من الصَّحَابَة وَتَقَدَّمَ بعض ذٰلِكَ فِیْ اِكْرَام الْعلمَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا''۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی نے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت سے منقول ہے۔

علماء کی عزت افزائی سے متعلق باب میں ان میں سے کچھ کا ذکر ہو چکا ہے۔

3415 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على بَيت فِيْهِ نفر من قُرَيْش فَاخذ بِعضَادَتَیْ الْبَاب فَقَالَ هَلْ فِی الْبَيْت اِلَّا قرشی فَقَالُوْا لَا اِلَّا ابْن اُخْت لنا قَالَ ابْن اُخْت الْقَوْم مِنْهُم ثُمَّ قَالَ اِن هٰذَا الْاَمر فِیْ قُرَيْش مَا اِذا استرحموا رحموا وَاِذَا حكمُوا عدلوا وَاِذَا اَقْسمُوا اَقسطوا وَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ فَعَلَيهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلٰئِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِير والأوسط وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھر میں کھڑے ہوئے اس گھر میں قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دروازے کی چوکھٹ کو پکڑا پھر فرمایا: کیا اس گھر میں صرف قریشی لوگ موجود ہیں؟ لوگوں نے عرض کی جی نہیں! ایک ہمارا بھانجا بھی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا بھانجا ان کا ایک فرد ہوتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حکومت کا معاملہ قریش میں رہے گا جب تک ان کا یہ عالم رہے کہ جب ان سے رحم طلب کیا جائے تو وہ رحم کریں اور جب فیصلہ دیں تو انصاف سے کام لیں اور جب تقسیم کریں تو عدل سے کام لیں جو شخص ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی اور تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم کبیر میں نقل کی ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3416 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِیْ بَيت فِيْهِ نفر من الْمُهَاجِرين وَالْاَنْصَار فَاقبل علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجعل كل رجل يُوسع رَجَاء اَن يجلس اِلٰی جنبه ثُمَّ قَامَ اِلَى الْبَاب فَاخذ بعضادتيه فَقَالَ الْاَئِمَّة من قُرَيْش ولی عَلَيْكُمْ حق عَظِيْم وَلَهُمْ ذٰلِكَ مَا فعلوا ثَلَاثًا اِذا استرحموا رحموا وَاِذَا حكمُوا عدلوا وَاِذَا عَاهَدُوا وفوا فَمَنْ لم يفعل ذٰلِكَ فَعَلَيهِ لعنة اللّٰه وَالْمَلٰئِكَة وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِير بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ وَاللَّفْظ لَهُ وَاَحمد بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَتقدم بِلَفْظِهِ وَاَبُوْ يعلى وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه مُخْتَصرًا من حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَتَقَدَّمَ حَدِيْثٍ بِنَحْوِهٖ لاَبِیْ برزَة وَحَدِيْثٍ لاَبِیْ مُوسَى فِی الْعدْل والجور

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک گھر میں موجود تھے جس میں مہاجرین اور انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہر شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گنجائش پیدا کرنی شروع کی یہ توقع کرتے ہوئے کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پہلو میں بیٹھ جائیں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دروازے کے پاس کھڑے ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دروازے کی چوکھٹ کو پکڑا اور ارشاد فرمایا حکمران قریش سے ہوں گے میرا تم پر عظیم حق ہے اور ان لوگوں کا بھی حق ہوگا جب تک وہ تین کام کرتے رہیں گے جب ان سے رحم مانگا جائے تو وہ رحم کریں جب وہ فیصلہ کریں تو انصاف سے کام لیں اور جب عہد کریں تو اس کو پورا کریں جو شخص ایسا نہیں کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ کی تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت ہوگی"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے ان کے الفاظ پہلے گزر چکے ہیں امام ابویعلیٰ نے اور امام بن حبان نے اپنی "صحیح" میں اسے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اس کی مانند ایک حدیث حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے جب کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے منقول حدیث انصاف کرنے اور ظلم کرنے کے بارے میں ہے۔

3417 - وَعَنْ نصیح الْعَنسِی عَن رکب الْمصْرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طُوْبٰی لمن تواضع فِیْ غیر منقصة وذل فِیْ نَفْسہ من غیر مَسْاَلَة وَانْفق مَالا جمعه فِیْ غیر مَعْصِیَة ورحم اَهْلِ الذلة والمسکنة وخالط اَهْلِ الْفِقْه وَالْحِکْمَة الْحَدِیْث

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَرُوَاته اِلٰی نصیح ثِقَات

❀❀ نصیح عنسی نے حضرت رکب مصری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"اس شخص کے لئے مبارک باد ہے جو کوئی کمی پیدا کیے بغیر تواضع اختیار کرتا ہے' اور مانگے بغیر اپنے آپ کو پست رکھتا ہے' اور جو مال اس نے جمع کیا ہے' اسے معصیت میں خرچ نہیں کرتا اور پست طبقے کے اور غریب لوگوں پر رحم کرتا ہے' اور دین کے عالموں اور حکمت رکھنے والوں کے ساتھ میل جول رکھتا ہے"۔ ... الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ نصیح تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3418 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعت الصَّادِق المصدوق صَاحب هَذِه الْحُجْرَة اَبَا الْقَاسِم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تنْزع الرَّحْمَة اِلَّا من شقی

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ

وَقَالَ التِّرْمِذِیّ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَفِیْ بعض النّسخ حسن صَحِیْح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت صادق و مصدوق جو اس حجرے کے رہنے والے تھے یعنی حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"رحمت صرف کسی بدبخت سے ہی الگ ہوتی ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے' اور بعض نسخوں میں یہ الفاظ ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

3419 - وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قبل رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحسن اَوْ الْحُسَیْن بن عَلِیّ وَعِنْدہ الْاَقْرَع بن حَابِس التَّمِیْمِیْ فَقَالَ الْاَقْرَع اِن لی عشرَة من الْوَلَد مَا قبلت مِنْهُم اَحَدًا قطّ فَنظر اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ من لَا یرحم لَا یرحم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بھی موجود تھا تو اقرع نے کہا: میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کبھی کسی کا بوسہ نہیں لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا پھر ارشاد فرمایا: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3420 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَت جَاءَ اَعْرَابِي إِلَى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تقبلون الصّبيان وَمَا نقبلهم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ املك لَك اَن نزع اللّٰه الرَّحْمَة من قَلْبك

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں ہم لوگ تو ان کو بوسہ نہیں دیتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟ جب اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت کو الگ کر دیا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3421 - وَعَنْ مُعَاوِيَة بن قُرَّة عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ لأرحم الشَّاة اَن اذبحها فَقَالَ إِن رحمتها رَحِمك الله

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد والأصبهانى وَلَفْظِه قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ آخذ شَاة وَأُرِيد اَن اذبحها فأرحمها قَالَ وَالشَّاة إِن رحمتها رَحِمك الله

❀❀ معاویہ بن قرع اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے بکری کو ذبح کرتے ہوئے رحم آجاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس پر رحم کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے اسے اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں بکری کو پکڑتا ہوں اور میرا ارادہ اسے ذبح کرنے کا ہوتا ہے لیکن مجھے اس پر رحم آجاتا

3419-صحيح مسلم كتاب الفضائل باب رحمته صلى الله عليه وسلم الصبيان والعيال وتواضعه وفضل ذلك حديث، 4384صحيح ابن حبان كتاب البر والإحسان باب الرحمة ذكر الأمر للمرء أن يرحم أطفال المسلمين رجاء رحمة الله جل حديث: 458الجامع للترمذي أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في رحمة الولد حديث: 1883جامع معمر بن راشد باب رحمة الناس حديث: 1193السنن الكبرى للبيهقي كتاب النكاح جماع أبواب الترغيب في النكاح وغير ذلك باب ما جاء في قبلة الرجل ولده حديث: 12697مسند أحمد بن حنبل مسند أبي هريرة رضي الله عنه حديث: 6962مسند أبي يعلى الموصلي مسند أبي هريرة حديث: 5757

ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ایک بکری پر بھی رحم کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا"۔

3422 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَن رجلا اضجع شَاة وَهُوَ يحد شفرته فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُرِيدُ اَن تميتها موتتين هلا احددت شفرتك قبل اَن تضجعها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِير والأوسط وَالْحَاكِم وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ صَحِيح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے بکری کو (ذبح کرنے کے لئے) لٹایا اور خود چھری تیز کرنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اسے دو مرتبہ موت کا شکار کرو تم نے اسے لٹانے سے پہلے چھری تیز کیوں نہیں کی تھی"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کی ہے' اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام بخاری کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3423 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اِنْسَان يقتل عصفورا فَمَا فَوْقهَا بِغَيْر حَقّهَا اِلَّا يسْأَل الله عَنْهَا يَوْم الْقِيَامَة قيل يَا رَسُول اللّٰهِ وَمَا حَقّهَا قَالَ حَقّهَا اَن تذبحها فتاكلها وَلَا تقطع رَأسهَا فترمي بِهِ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کسی چڑیا' یا اس سے بھی چھوٹی کسی چیز کو ناحق طور پر قتل کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بارے میں اُس سے حساب لے گا عرض کی گئی یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ تم اسے ذبح کر کے کھاؤ اور اس کا سر کاٹ کر اسے نہ پھینک دو"۔

یہ روایت امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3424 - وَعَنِ الشريد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُول من قتل عصفورا عَبَثا عج اِلَى الله يَوْم الْقِيَامَة يَقُول يَا رب اِن فلانا قتلنى عَبَثا وَلَمْ يقتلنى مَنْفَعَة

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِي صَحِيحه

❀❀ حضرت شرید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص کسی مقصد کے بغیر کسی چڑیا کو مار دیتا ہے' تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کرے گی اور عرض کرے گی اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھے فضول میں مار دیا تھا اس نے کسی منفعت کی وجہ سے مجھے نہیں مارا تھا"

یہ روایت امام نسائی نے اور امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

3425 - وَعَنِ الْوَضِين بن عَطَاءٍ قَالَ اِن جزارا فتح بَابا على شَاة ليذبحها فانفلتت مِنْهُ حَتَّى جَاءَت اِلَى

النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فاتبعها فَاخذ يسحبها برجلها فَقَالَ لَهَا النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرِي لأمر اللّٰه وَأَنت يَا جزار فسقها سوقا رَفِيقًا

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق فِي كِتَابِهِ عَن مُحَمَّد بن رَاشد عَنْهُ وَهُوَ معضل

❀❀ وضین بن عطاء بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک قصائی نے بکری کے لئے دروازہ کھولا تا کہ اسے ذبح کرے تو وہ اس سے چھوٹ کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آگئی وہ شخص اس بکری کے پیچھے آیا اور اس کی ٹانگ پکڑ کر اسے کھینچنے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے اس بکری سے فرمایا: تم اللہ کے حکم پر صبر سے کام لو اور اے قصائی! تم اسے نرمی سے لے کے جاؤ''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں محمد بن راشد کے حوالے سے وضین سے نقل کی ہے اور یہ روایت معضل ہے۔

3426 - وَعَنِ ابْنِ سِيرِين أَن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأى رجلا يسحب شَاة برجلها ليذبحها فَقَالَ لَهُ وَيلك قدها إِلَى الْمَوْت قودا جميلا

رَوَاهُ عبد الرَّزَّاق أَيْضًا مَوْقُوفًا

❀❀ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو بکری کو ذبح کرنے کے لئے اس کی ٹانگ سے پکڑ کر اسے گھسیٹ کر لے جا رہا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم اسے موت کی طرف آرام سے لے کے جاؤ''۔

یہ روایت امام عبدالرزاق نے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3427 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنه مر بفتيان من قُرَيْش قد نصبوا طيرا أَوْ دجَاجَة يترامونها وَقد جعلُوا لصَاحب الطير كل خاطئة من نبلهم فَلَمَّا رَأَوْا ابْن عمر تفرقُوا فَقَالَ ابْن عمر من فعل هَذَا لعن اللّٰه من فعل هَذَا إِن رَسُول اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن من اتخذ شَيْئًا فِيهِ الرّوح غرضا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

الْغَرَض بِفَتْح الْعَيْن الْمُعْجَمَة وَالرَّاء هُوَ مَا ينصبه الرُّمَاة يقصدون إِصَابَته من قرطاس وَغَيْره

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ ان کا گزر قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ نوجوانوں کے پاس سے ہوا جنہوں نے ایک پرندے کو یا شاید ایک مرغی کو نشانہ بنایا ہوا تھا اور اس پر تیراندازی کر رہے تھے اور انہوں نے یہ طے کیا ہوا تھا کہ جس کا نشانہ نہیں لگے گا تو پرندے کے مالک کو اس کا تیر مل جائے گا جب انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ادھر ادھر ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ایسا کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو ایسا کرے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو کسی جاندار چیز کو نشانہ بناتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

الغرض! میں غ پر زبر ہے' اس کے بعد ر ہے' اس سے مراد وہ چیز ہے جسے تیراندازی کرنے والے نشانہ بناتے ہیں' اور اس

پرنشانہ لگانے کا قصد کرتے ہیں خواہ اس کا تعلق کاغذ سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو۔

3428 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سفر فَانْطَلق لِحَاجَتِهِ فَرَاَيْنَا حمرَة مَعهَا فرخان فاخذنا فرخيها فَجَاءَت الْحمرَة فَجعلت تعرش فجَاء النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ من فجع هٰذِهِ بولديها ردوا ولديها اِلَيْهَا وَرَاى قَرْيَة نمل قد حرقناها فَقَالَ من حرق هٰذِهِ قُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِی اَن يعذب بالنَّار اِلَّا رب النَّار

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

قَرْيَة النَّمْل هِیَ مَوْضِع النَّمْل مَعَ النَّمْل

❀❀ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے ہم نے ایک پرندے کو دیکھا جس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے ہم نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا وہ پرندہ آیا اور ہمارے اوپر چکر لگانے لگا اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا کس نے اس کے بچوں کے حوالے سے اسے پریشان کیا ہے' اس کے بچے اسے واپس کردو پھر نبی اکرم ﷺ نے چیونٹیوں کی ایک بستی کو دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا اسے کس نے جلایا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کو آگ کے ذریعے عذاب دینا صرف آگ کے پروردگار کے لئے روا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

چیونٹیوں کی بستی سے مراد وہ جگہ ہے جہاں چیونٹیاں مل جل کر رہتی ہیں۔

3430 - وروى اَحْمد اَيْضًا فِیْ حَدِيْثٍ طَوِيل عَن يحيى بن مرّة قَالَ فِيْهِ وَكنت مَعَهُ يَعْنِیْ مَعَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسا ذَات يَوْم اِذْ جَاءَ جمل يخب حَتّٰى ضرب بجرانه بَيْن يَدَيْهِ ثُمَّ ذرفت عَيناهُ فَقَالَ وَيحك انْظُر لمن هٰذَا الْجمل اِن لَهُ لشانا قَالَ فَخرجت الْتمس صَاحبه فَوَجَدته لرجل من الْاَنْصَار فدعوته اِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَان حملك هٰذَا فَقَالَ وَمَا شَانه لَا اَدْرِی وَاللّٰه مَا شَانه عَمِلنَا عَلَيْهِ ونضحنا عَلَيْهِ حَتّٰى عجز عَن السِّقَايَة فائتمرنا البارحة اَن ننحره ونقسم لَحْمه

قَالَ فَلَا تفعل هبه لی اَوْ بعنيه قَالَ بل هُوَ لَك يَا رَسُوْل اللّٰهِ قَالَ فَوَسمه بميسم الصَّدَقَة ثُمَّ بعث بِهِ وَاِسْنَادُهُ جيد

وَفِیْ رِوَايَةٍ لَهُ نَحْوه اِلَّا اَنه قَالَ فِيْهِ اِنَّهُ قَالَ لصَاحب الْبَعِير مَا لبعيرك يشكوك زعم اَنَّك سأته حَتّٰى كبر تُرِيدُ اَن تنحره قَالَ صدق وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ لَا افعل

وَفِیْ اُخْرٰى لَهُ اَيْضًا قَالَ يعلى بن مرّة بَيْنا نَحْنُ نسير مَعَهُ يَعْنِیْ مَعَ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ مَرَرْنَا بِبَعِير بسنى عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاَهُ الْبَعِير جرجر وَوضع جرانه فَوقف عَلَيْهِ النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْنَ

صَاحِبَ هٰذَا الْبَعِيرِ فَجَاءَ فَقَالَ بِعْنِيهِ قَالَ لَا بَلْ اَهَبُهُ لَكَ وَاِنَّهُ لَاَهْلُ بَيْتٍ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُهُ فَقَالَ اَمَا اِذْ ذَكَرْتَ هٰذَا مِنْ اَمْرِهِ فَاِنَّهُ شَكَا كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَقِلَّةَ الْعَلَفِ فَاَحْسِنُوْا اِلَيْهِ .....الحدیث

❀❀ امام احمد نے ایک طویل حدیث یحییٰ بن مرہ کے حوالے سے نقل کی ہے جس میں یہ بات مذکور ہے۔ ایک مرتبہ میں آپ کے ساتھ تھا یعنی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا آپ ﷺ تشریف فرما تھے اسی دوران ایک اونٹ آیا اور اس نے اپنا سر نبی اکرم ﷺ کے سامنے جھکا دیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم دیکھو کہ یہ کس کا اونٹ ہے اس کا کوئی خاص معاملہ ہے راوی کہتے ہیں میں اس کے مالک کو تلاش کرنے کے لئے نکلا میں نے اس کو پایا کہ وہ انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا میں اسے بلا کر نبی اکرم ﷺ کے پاس لے آیا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا تمہارے اس اونٹ کا کیا معاملہ ہے اس نے عرض کی اس کا کیا معاملہ ہے مجھے نہیں معلوم اللہ کی قسم! کہ اس کا کیا معاملہ ہے؟ ہم تو اس کو استعمال کرتے تھے اور اس پر پانی لاد کر لایا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ پانی لانے سے عاجز آ گیا آج صبح ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم اسے ذبح کر دیتے ہیں اور اس کا گوشت تقسیم کر لیتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو یہ مجھے دے دو یا یہ مجھے فروخت کر دو اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ آپ کا ہوا راوی کہتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے اس پر صدقے کا مخصوص نشان لگوایا اور پھر اسے (صدقے کے اونٹوں کی طرف) بھجوا دیا"

اس کی سند عمدہ ہے۔ ان ایک سند جو اس کی مانند منقول ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے اونٹ کے مالک سے فرمایا: تمہارے اونٹ کا کیا معاملہ ہے جو تمہاری شکایت کر رہا ہے اس کا یہ کہنا ہے کہ تم اس سے کام کاج لیتے رہے یہاں تک کہ جب یہ بوڑھا ہو گیا تو تم اسے ذبح کرنا چاہتے ہو تو اس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں ایسا نہیں کروں گا"۔

ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم ان کے ساتھ یعنی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے ہمارا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس پر پانی لاد کر لایا جاتا تھا جب اس اونٹ نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو آواز نکالنے لگا اور آپ ﷺ کے سامنے سر جھکا دیا نبی اکرم ﷺ اس کے پاس ٹھہر گئے آپ ﷺ نے دریافت کیا اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ شخص آیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے مجھے فروخت کر دو اس شخص نے عرض کی جی نہیں! یہ میں آپ کو ہبہ کرتا ہوں یہ ایک ایسے گھر والوں کا ہے جن کا اس کے علاوہ ضروریات کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ بات اس کے حوالے سے ذکر کی ہے (تو میں تمہیں بتاتا ہوں) کہ اس نے زیادہ کام کاج کروانے اور تھوڑا چارہ دینے کی شکایت کی ہے تو تم لوگ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو" .....الحدیث۔

3431 - وروى ابْن مَاجَه عَن تَمِيم الدَّارِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقبل بعير يعدو حَتّٰى وقف على مَامة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْبَعِير اسكن فَاِن تَكُ صَادِقا فلك صدقك وَاِن تَكُ كَاذِبًا فَعَلَيْك كَذبك مَعَ اَن اللّٰه تَعَالٰى قد اَمن عائذنا

وَلَيْسَ بِحَالِبٍ لَانَلْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِيرُ فَقَالَ هٰذَا بعير قد هم أهله بنحره وَأكل لَحْمه فهرب مِنْهُم واستعصاث بنبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَا نَحْنُ كَذٰلِكَ إِذْ أقبل أَصْحَابه يتعادون فَلَمَّا نظر إِلَيْهِمُ الْبَعِيرُ عَادَ إِلَى هَامَة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فلاذ بِهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا بعيرنا هرب مُنْذُ ثَلَاثَة أيام فَلَمْ نلقه إِلَّا بَيْن يَدَيك فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اما إِنَّهُ يشكو إِلَيّ فبنست الشكاية فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ إِنَّهُ رَبَّى فِيْ أمنكم أحوالا وكنتم تحملون عَلَيْهِ فِي الصَّيف إِلَى مَوْضِع الكلا فَإِذَا كَانَ الشتَاء رحلتم إِلَى مَوْضِع الدفاء فَلَمَّا كبر استفحلتموه فرزقكم اللّٰه مِنْهُ إِبِلا سَائِمَة فَلَمَّا أدْرَكته هٰذِهِ السّنة الخصبة هممتم بنحره وَأكل لَحْمه فَقَالُوْا قد وَاللّٰه كَانَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام مَا هٰذَا جَزَاء الْمَمْلُوك الصَّالح من موَالِيه فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّا لَا نبيعه وَلَا ننحره فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام كَذبْتُمْ قد اسْتَغَاثَ بكم فَلَمْ تغيثوه وَأنا أَوْلَى بِالرَّحْمَةِ مِنْكُمْ فَإِن اللّٰه نزع الرَّحْمَة من قُلُوْب الْمُنَافِقين وأسكنها فِيْ قُلُوْب الْمُؤْمِنِينَ فَاشْتَرَاهُ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام مِنْهُم بِمِائَة دِرْهَم وَقَالَ يَا أيهَا الْبَعِير انْطَلِقْ فَأنت حر لوجه اللّٰه تَعَالَى فرغى على هَامة رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام آمين ثُمَّ دَعَا فَقَالَ آمين ثُمَّ دَعَا الرَّابِعَة فَبكى عَلَيْهِ الصَّلَاة وَالسَّلَام فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْبَعِير قَالَ قَالَ جَزَاك اللّٰه أيهَا النَّبِي عَن الْإِسْلَام وَالْقُرْآن خيرا فَقُلْتُ آمين ثُمَّ قَالَ سكن اللّٰه رعب أمتك يَوْم الْقِيَامَة كَمَا سكنت رعبي فَقُلْتُ آمين ثُمَّ قَالَ حقن اللّٰه دِمَاء أمتك من أعدائها كَمَا حقنت دمي فَقُلْتُ آمين ثُمَّ قَالَ لَا جعل اللّٰه بأسها بَيْنهَا فَبَكَيْت فَإِن هٰذِهِ الْخِصَال سَأَلت رَبِّي فَأَعْطَانِيهَا وَمَنَعَنِيْ هٰذِهِ وَأخبرنِي جِبْرِيْل عَن اللّٰه تَعَالَى أَن فنَاء أمتِي بِالسَّيْفِ جرى الْقَلَم بِمَا هُوَ كَائِن الهدف بِفَتْح الْهَاء وَالدَّال الْمُهْمِلَة بعدهمَا فَاء هُوَ مَا ارْتَفع على وَجه الْأَرْض من بِنَاء وَنَحْوَهُ

والحائش بِالْحَاء الْمُهْمِلَة وبالشين الْمُعْجَمَة ممدودا هُوَ جمَاعَة النّخل وَلَا وَاحِد لَهُ من لَفظه والحائط هُوَ الْبُسْتَان وذفرا الْبَعِير بِكَسْر الذَّال الْمُعْجَمَة مَقْصُوْر هِيَ الْموضع الَّذِيْ يعرق فِيْ قفا الْبَعِير عِنْد أُذُنه وهما ذفريان وَقَوْله تدئبه بِضَم التَّاء ودال مُهْمِلَة سَاكِنة بعْدهَا همزَة مَكْسُوْرَة وباء مُوَحدَة أَي تتعبه بِكَثْرَة الْعَمَل وجران الْبَعِير بِكَسْر الْجِيم مقدم عُنُقه من مذبحه إِلَى نَحره قَالَه ابْن فَارس يسنى عَلَيْهِ بِالسِّين الْمُهْمِلَة وَالنُّوْن أَي يسقى عَلَيْهِ

❀❀ امام ابن ماجہ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران ایک اونٹ آیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر ٹھہر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اونٹ تم پرسکون ہو جاؤ اگر تم سچے ہو تو تمہاری سچائی کا تمہیں بدلہ ملے گا اور اگر تم جھوٹے ہوئے تو تمہارے جھوٹ کا تم پر وبال ہوگا باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو محفوظ قرار دیا ہے جو ہماری پناہ لیتا ہے ہماری پناہ لینے والا شخص رسوا نہیں ہوتا (راوی کہتے ہیں) ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ

اونٹ کیا کہتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس اونٹ کے گھر والوں نے اسے قربان کر کے اس کا گوشت کھانے کا ارادہ کیا ہے یہ ان کو چھوڑ کر بھاگ کر آ گیا ہے' اس نے تمہارے نبی سے مدد مانگی ہے راوی کہتے ہیں ابھی ہم وہیں موجود تھے اسی دوران اس اونٹ کے مالکان تیزی سے چلتے ہوئے آئے جب اونٹ نے ان لوگوں کی طرف دیکھا تو دوبارہ نبی اکرم ﷺ کی پناہ میں آنے لگا ان لوگوں نے عرض کی' یارسول اللہ! یہ ہمارا اونٹ ہے جو تین دن سے مفرور ہے' اور اب یہ آپ کے سامنے آ کے ہمیں مد ہے نبی کرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے میرے سامنے ایک شکایت لگائی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ کیا کہتا ہے؟ نبی کرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہتا ہے' اس کی نشوونما تمہارے درمیان امن کے ماحول میں ہوئی اور تم لوگ گرمی کے موسم میں اس پر بوجھ لاد کر دور دراز تک لے جاتے تھے جہاں گھاس پھوس ہوتی تھی اور جب سردی کا موسم ہوتا تھا تو تم اس پر سفر کر کے دفعہ نامی جگہ پر جایا کرتے تھے جب اس کی عمر زیادہ ہوگئی تو تم نے اسے جنتی کے لئے استعمال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے تمہیں مزید اونٹ عطا کر دیے اب جب یہ اس بوڑھی عمر تک پہنچ گیا ہے' تو تم نے اسے قربان کر کے اس کا گوشت کھانے کا ارادہ کر لیا ہے ان لوگوں نے عرض کی اللہ کی قسم! یارسول اللہ! ایسا ہی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھے غلام کی اس کے آقاؤں کی طرف سے جزا یہی ہوتی ہے؟ ان لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! پھر ہم اسے نہ تو فروخت کریں گے اور نہ ہی قربان کریں گے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم غلط کہہ رہے ہو اس نے تمہارے خلاف مدد مانگی ہے' تم نے اس کی مدد نہیں کی اور تمہاری بہ نسبت میں رحمت کا زیادہ حق دار ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے منافق لوگوں کے دلوں سے رحمت کو الگ کر لیا ہے' اور اسے ایمان والوں کے دلوں میں ڈال دیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک سو درہم کے عوض میں ان سے وہ اونٹ خرید لیا اور فرمایا: اے اونٹ تم جاؤ تم اللہ کے نام پر آزاد ہو' تو وہ نبی کرم ﷺ کے سامنے آواز نکالنے لگا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آمین اس نے پھر کچھ کہا نبی اکرم ﷺ نے پھر فرمایا آمین اس نے پھر کچھ کہا نبی اکرم ﷺ نے پھر فرمایا آمین پھر اس نے چوتھی مرتبہ کچھ کہا تو نبی اکرم ﷺ رونے لگے ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اونٹ کیا کہتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے کہا اے نبی! اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام اور قرآن کے حوالے سے جزائے خیر عطا فرمائے تو میں نے کہا: آمین پھر اس نے کہا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آپ کی امت کی پریشانی کو ختم کرے جس طرح آپ نے میری پریشانی ختم کی ہے' تو میں نے کہا: آمین پھر اس نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی امت کے خون ان کے دشمنوں کی طرف سے محفوظ رکھے جس طرح آپ نے میرے خون کو محفوظ رکھا (یعنی میری جان بچائی) تو میں نے کہا: آمین پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ اس امت کے درمیان اختلافات (یا خون خرابہ) نہ ہونے دے تو میں رو پڑا کیونکہ یہ چیز میں نے اپنے پروردگار سے مانگی تھی اس نے باقی چیزیں عطا کر دیں تھیں اور یہ چیز مجھے نہیں دی تھی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ بتایا تھا کہ میری امت تلوار کے ذریعے ماری جائے گی اس بارے میں تقدیر کا فیصلہ جاری ہو چکا ہے"۔

لفظ سہدف میں ہ پر زبر ہے' اس کے بعد دو ہے پھر ف ہے' اس سے مراد وہ جگہ ہے جو زمین سے بلند ہو خواہ اس کا تعلق عمارت سے ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہو

لفظ لحائش میں ح ہے' اور ش ہے' اس سے مراد کھجوروں کے درخت ہیں لفظی طور پر اس کی کوئی واحد نہیں ہوتی

لفظ الحائط کا مطلب باغ ہے

لفظ سَفْرِ الْبَعِيرِ کا مطلب وہ جگہ ہے جہاں اونٹ کی گردن میں پسینہ آتا ہے اور یہ جگہ اس کے کانوں کے پاس ہوتی ہے۔

لفظ تذئبہ میں ت پر پیش ہے اس کے بعد ذ ہے اس کے بعد ء ہے پھر ب ہے اس سے مراد یہ ہے کہ زیادہ کام لے کر اسے تھکاوٹ کا شکار کر دیا

لفظ جِرَانِ الْبَعِيرِ اس میں ج پر زیر ہے اس سے مراد گردن کا آگے والا حصہ ہے جہاں ذبح کیا جاتا ہے اور اس مقام تک ہے جہاں نحر کیا جاتا ہے یہ بات ابن فارس نے بیان کی ہے

لفظ یسنی علیہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس پر پانی لاد کر لایا جاتا تھا۔

3432 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخلت امْرَأَة النَّار فِيْ هرة ربطتها فَلَمْ تطعمها وَلَمْ تدعها تَأْكُل من خشَاش الْأَرْض

وَفِيْ رِوَايَةٍ عذبت امْرَأَة فِيْ هرة سجنتها حَتّٰى مَاتَت لَا هِيَ اطعمتها وسقتها اِذْ هِيَ حبستها وَلَا هِيَ تركتهَا تَأْكُل من خشَاش الْأَرْض

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَغَيْرِهِ وَرَوَاهُ اَحْمد من حَدِيْثِ جَابر فَزَاد فِيْ آخِره فَوَجَبت لَهَا النَّار بذلك

خشَاش الْأَرْض مُثَلَّثَة الْخَاء الْمُعْجَمَة وبشينين معجمتين هُوَ حشرات الْأَرْض والعصافير وَنَحْوهَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوگئی اس بلی کو اس نے باندھ دیا تھا اور اسے کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود کچھ کھا پی لے''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا جسے اس نے قید کر دیا تھا یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی وہ عورت اسے کھانے کے لئے یا پینے کے لئے نہیں دیتی تھی حالانکہ اس نے اسے پابند کیا ہوا تھا اور اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود ہی کچھ کھا پی لے''

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اسے امام احمد نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''تو اس عورت کے لئے اس وجہ سے جہنم واجب ہوگئی''۔

لفظ خشاش الارض سے مراد حشرات الارض چڑیا وغیرہ ہیں۔

3433 - وَعَنْ سهل بن الحنظلية رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مر رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعِير قد لصق ظَهره ببطنه فَقَالَ اتَّقوا اللّٰه فِيْ هٰذِهِ الْبَهَائِم الْمُعْجَمَة فاركبوها صَالِحَة وكلوها صَالِحَة

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه اِلَّا اَنه قَالَ قد لحق ظَهره

❀❀ حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جس کا پیٹ پشت

کے ساتھ لگا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان گونگے جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو تم ان پر اس وقت سواری کرو جب یہ تندرست ہوں اور انہیں اس وقت انہیں جب یہ تندرست ہوں"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ابن خزیمہ نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

3434 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دخلت الْجَنَّة فَرَايَت اكثر اَهلهَا الْفُقَرَاء واطلعت فِي النَّار فَرَايَت اكثر اَهلهَا النِّسَاء وَرَايَت فِيهَا ثَلَاثَة يُعَذبُونَ امْرَاَة من حمير طوالة ربطت هرة لَهَا لم تطعمها وَلَمْ تسقها وَلَمْ تدعها تَاْكُل من خشَاش الْاَرْض فَهِيَ تنهش قبلهَا ودبرها وَرَايَت فِيهَا اَخا بني دعدع الَّذِي كَانَ يسرق الْحَاج بِمِحْجَنِهِ فَاِذَا فطن لَهُ قَالَ اِنَّمَا تعلق بمحجني وَالَّذِي سرق بدنتي رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه

وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ذكر فِيهَا الْكُسُوف قَالَ وَعرضت عَليّ النَّار فلولا انّي دفعتها عَنْكُمْ لغشيتكم وَرَايَت فِيهَا ثَلَاثَة يُعَذبُونَ امْرَاَة حميرية سَوْدَاءِ طَوِيلَة تعذب فِي هرة لَهَا اوثقتها فَلَمْ تدعها تَاْكُل من خشَاش الْاَرْض وَلَمْ تطعمها حَتَّى مَاتَت فَهِيَ اِذا اَقبلت تنهشها وَاِذَا اَدْبَرت تنهشها الحَدِيْث

المحجن بِكَسْر الْمِيم وَسُكُون الْحَاء الْمُهْمَلَة بعدهمَا جِيم مَفْتُوحَة هِيَ عَصا محنية الرَّاْس

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ اہل جنت میں اکثریت غریب لوگوں کی ہے میں نے جہنم میں نظر ڈالی تو مجھے اس میں اکثریت خواتین کی نظر آئی میں نے اس میں تین افراد کو دیکھا جنہیں عذاب دیا جا رہا تھا ایک حمیر قبیلے سے تعلق رکھنے والی عورت تھی جو لمبی تڑنگی تھی اس نے ایک بلی کو باندھا ہوا تھا وہ اس کو کھانے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور پینے کے لئے کچھ نہیں دیتی تھی اور وہ اسے چھوڑتی بھی نہیں تھی کہ وہ خود کچھ کھالے تو وہ بلی اسے آگے کی طرف سے اور پیچھے کی طرف سے آکر نوچتی تھی میں نے جہنم بنو دعدع سے تعلق رکھنے والے اس شخص کو دیکھا جو اپنی چھڑی کے ذریعے حاجیوں کا سامان چوری کیا کرتا تھا جب وہ پکڑا جاتا تھا تو کہتا تھا یہ چیز میری چھڑی کے ساتھ لٹک گئی تھی اور ایک وہ شخص جس نے اللہ کے رسول کے اونٹوں کو چوری کیا تھا"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: سورج گرہن کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: "ابھی میرے سامنے آگ کو پیش کیا گیا اور اگر میں اسے تم سے پرے کرنے کی کوشش نہ کرتا تو اس نے تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لینا تھا میں نے اس میں تین افراد کو عذاب ہوتے ہوئے دیکھا ایک حمیری عورت تھی جو لمبی اور سیاہ فام تھی اسے ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا تھا جسے اس نے باندھ دیا تھا اور اسے چھوڑتی نہیں تھی کہ وہ بلی خود سے کچھ کھا پی لیتی اور اسے کھانے کے لئے بھی کچھ نہیں دیتی تھی یہاں تک کہ وہ بلی مر گئی تو وہ بلی سامنے کی طرف سے آتی تھی اور اسے

3434-صحيح ابن حبان' كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر اطلاع المصطفى صلى الله عليه وسلم فى النار على من' حديث: 7596

نوچتی تھی اور پیچھے کی طرف سے آتی تھی اور اسے نوچتی تھی"..... الحدیث۔

لفظ الجحن میں م پر زیر ہے ح ساکن ہے اس کے بعد ج ہے اس سے مراد وہ لاٹھی ہے جس کا سرا مڑا ہوا ہو۔

3435 - وَعَنْ اَسْمَاء بنت اَبِیْ بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صلی صَلَاة الْكُسُوف فَقَالَ دنت منی النَّار حَتّٰی قلت اَی رب وَاَنا مَعَهم فَاِذَا امْرَاَة حسبت اَنه قَالَ تخدشها هرة قَالَ مَا شَاْن هٰذِهٖ قَالُوْا حبستها حَتّٰی مَاتَت جوعا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف ادا کی پھر ارشاد فرمایا: ابھی جہنم میرے قریب ہوئی یہاں تک کہ میں نے کہا: اے میرے پروردگار! میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں (کہیں جہنم انہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے) تو اس میں ایک عورت تھی جسے بلی نوچ رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا: اس عورت نے اس بلی کو باندھ کے رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بلی بھوک کی وجہ سے مرگئی"۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3436 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دنا رجل اِلٰی بِئْر فَنزل فَشرب مِنْهَا وَعَلَی الْبِئْر كلب يَلْهَث فرحمه فَنزع اَحَد خفيه فَسَقَاهُ فَشكر اللّٰہ لَهٗ فَاَدْخلهُ الْجَنَّة

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَرَوَاهُ مَالك وَالْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد اطول من هٰذَا

وَتَقَدَّمَ فِیْ اِطْعَام الطَّعَام

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ایک شخص ایک کنویں کے پاس آیا وہ اس میں اترا اور اس میں سے پانی پی لیا کنویں کے پاس ایک کتا موجود تھا جو زبان باہر نکالے ہوئے تھا اس شخص کو اس پر رحم آیا اس نے اپنا ایک موزہ اتارا اور اس کے ذریعے اس کتے کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اسے امام بخاری امام مسلم اور ترمذی نے طویل روایت کے طور پر نقل کیا ہے یہ روایت اس سے پہلے کھانا کھلانے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3437 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ نهى رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن التحويش بَيْنَ الْبَهَائِم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ مُتَّصِلا ومرسلا عَن مُجَاهِد وَقَالَ فِی الْمُرْسل هُوَ اَصح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے درمیان تحریش سے منع کیا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ترمذی نے متصل اور "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں "مرسل"

روایت کے طور پر زیادہ مستند ہے۔

3438 - وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ البدری رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ کنت اضرب غُلَاما لی بِالسَّوْطِ فَسمِعت صَوْتا من خَلْفی اعْلَم اَبَا مَسْعُوْدٍ فَلَمْ افهم الصَّوْت من الْغَضَب فَلَمَّا دنا منی اِذا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ یَقُوْلُ اعْلَم اَبَا مَسْعُوْدٍ اَن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اقدر عَلَیْك مِنْك علی هٰذَا الْغُلَام فَقُلْتُ لَا اضْرب مَمْلُوکا بعده اَبَدًا

وَفِیْ رِوَایَةٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حر لوجه اللّٰه تَعَالٰی فَقَالَ اما لَو لم تفعل لَلَفَحَتْك النَّار اَوْ لمستك النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے ایک غلام کو کوڑے کے ذریعے مار رہا تھا اسی دوران میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی اے ابومسعود تم جان لو مجھے غصے کی شدت کی وجہ سے آواز کی شناخت نہیں ہوئی جب وہ مجھ سے قریب ہوئے تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب آپ قریب ہوئے تو آپ فرما رہے تھے: اے ابومسعود تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ تم پر اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے جو قدرت تم اس غلام پر رکھتے ہو تو میں نے عرض کی: میں اس کے بعد کبھی بھی کسی غلام کو نہیں ماروں گا"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اللہ کی رضا کے لئے آزاد ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسا نہ کرتے تو آگ نے تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لینا تھا" (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے لیکن مفہوم یہی ہے)۔

یہ روایت امام مسلم امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3439 - وَعَنْ زَاذَان وَهُوَ الْکِنْدِیّ مَوْلَاهُم الْکُوفِیْ قَالَ اتیت ابْن عمر وَقد اعتق مَمْلُوکا لَهُ فَاخذ من الْاَرْض عودا اَوْ شَیْئًا فَقَالَ مَا لی فِیْهِ من الْاَجر مَا یُسَاوِی هٰذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من لطم مَمْلُوکا لَهُ اَوْ ضربه فکفارته اَن یعتقهُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ مُسْلِم وَلَفْظِهِ قَالَ من ضرب غُلَاما لَهُ حدا لم یَاْته اَوْ لطمه فَاِن کَفَّارَته اَن یعتقهُ

❀❀ زاذان کندی جو ان کے ساتھ نسبت ولاء رکھتے ہیں (اور ان کا دوسرا اسم منسوب) کوفی ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا انہوں نے اپنے ایک غلام کو آزاد کیا پھر زمین سے ایک لکڑی یا شاید کوئی اور چیز پکڑ کر فرمایا مجھے اس کا اتنا اجر بھی نہیں ملے گا جو اس چیز جتنا ہو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اپنے کسی غلام کو طمانچہ مارے یا اس کی پٹائی کرے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام مسلم نے بھی نقل کیا ہے ان کی

روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص اپنے غلام کو کسی ایسے جرم کی وجہ سے مارے جو اس نے نہ کیا ہو یا اسے طمانچہ مارے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کر دے''۔

3440 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بن سُوَيْد بن مقرن قَالَ لطمت مولى لنا فَدَعَاهُ أَبِي وَدَعَانِي فَقَالَ اقْتَصّ مِنْهُ فَإِنَّا معشر بني مقرن كُنَّا سَبْعَة على عهد النَّبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لنا إِلَّا خَادِم فلطمها رجل منا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعتقوها

قَالُوا إِنَّهُ لَيْسَ لنا خَادِم غَيْرهَا قَالَ فلتخدمهم حَتَّى يستغنوا فَإِذَا استغنوا فليعتقوها

رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ

❀❀ معاویہ بن سوید بن مقرن بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا میرے والد نے اسے بلایا اور مجھے بلایا اور بولے: تم اس سے بدلہ لو۔ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم مقرن کے سات صاحبزادے تھے اور ہمارا صرف ایک خادم تھا ہم میں سے ایک شخص نے اسے طمانچہ مارا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اسے آزاد کر دو ان لوگوں نے عرض کی ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی خادم نہیں ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم لوگ اس سے اس وقت تک خدمت لیتے رہو جب تک اس سے بے نیاز نہیں ہو جاتے جب اس سے بے نیاز ہو جاؤ تو اسے آزاد کر دینا''

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

3441 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لي رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ضرب مَمْلُوكه ظلما أقيد مِنْهُ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو ظلم کے طور پر مارتا ہے قیامت کے دن اس غلام کو اس شخص سے بدلہ دلوایا جائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3442 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِي التَّوْبَة من قذف مَمْلُوكه بَرِيئًا مِمَّا قَالَ أقيم عَلَيْهِ الْحَد يَوْم الْقِيَامَة إِلَّا أَن يكون كَمَا قَالَ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حسن صَحِيح

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم ﷺ جو نبی التوبہ ہیں انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اپنے غلام پر ایسا الزام لگائے جس سے وہ غلام لاتعلق ہو تو اس کے آقا پر قیامت کے دن حد جاری کی جائے گی البتہ اگر اس کا الزام درست ہو تو معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ امام ترمذی کے نقل کردہ ہیں' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3443 - وَعَنْ رَافع بن مكيث وَكَانَ مِمَّن شهد الْحُدَيْبِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حسن الملكة نَمَاء وَسُوء الْخلق شُؤْم

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد عَن بعض بني رَافع بن مكيث وَلَمْ يسمعهُ عَنْهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضًا عَن الْحَارِث بن رَافع بن مكيث عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسلا

❀❀ حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ جنہیں صلح حدیبیہ میں شرکت کا شرف حاصل ہے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک اضافے کا باعث ہے' اور برے اخلاق نحوست کا باعث ہیں''

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے کسی سے نقل کی ہے حالانکہ ان کے صاحبزادوں میں سے کسی نے ان سے سماع نہیں کیا یہ روایت امام ابوداؤد نے حارث بن رافع بن مکیث کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3444 - وَعَنْ اَبِيْ بكر الصّديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجنَّة سيىء الملكة قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ اخبرتنا اَن هٰذِهِ الْاُمة اكثر الْاُمَم مملوكين ويتامى قَالَ نَعَمْ فاكرموهم ككرامة اَوْلَادكُمْ وَاَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ قَالُوْا فَمَا ينفعنا من الدُّنْيَا قَالَ فرس تربطه تقَاتل عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مملوكك يَكْفِيك فَاِذَا صلى فَهُوَ اَحَق

رَوَاهُ اَحْمد وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيّ مُقْتَصرا على قَوْله: لَا يدْخل الْجَنَّة سيىء الملكة

وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَقد تكلم اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيّ فِيْ فرقد السبخي من قبل حفظه وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى والأصبهاني اَيْضًا مُخْتَصِرًا وَقَالَ قَالَ اَهْلِ اللُّغَة سيىء الملكة اِذا كَانَ سيىء الصنيعة اِلٰى مماليكه

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ نے ہمیں یہ بات نہیں بتائی کہ اس امت میں غلام اور یتیم دیگر تمام امتوں سے زیادہ ہوں گے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. جی ہاں! تو تم ان کی یوں عزت افزائی کرو جس طرح تم اپنی اولاد کو عزت دیتے ہو اور تم انہیں' وہ چیز کھلاؤ جو تم کھاتے ہو لوگوں نے عرض کی دنیا میں سے کون' کون سی چیز ہمیں نفع دے گی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ گھوڑا جسے تم نے اس لئے باندھا ہوتا کہ تم اس

پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جنگ میں حصہ لو اور تمہارا غلام تمہارے لئے کفایت کر جائے گا (یعنی اس کو آزاد کرنا تمہیں نفع دے گا) اگر وہ نماز ادا کرتا ہو تو وہ زیادہ حق دار ہوگا"

یہ روایت امام احمد نے امام ابن ماجہ نے اور امام ترمذی نے صرف ان الفاظ میں اختصار کے ساتھ نقل کی ہے

"غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔

وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے ایوب سختیانی نے فرقد سبخی نامی راوی کے حافظے کے حوالے سے اس کے بارے میں کلام کیا ہے یہ روایت امام ابو یعلی اور امام اصبہانی نے بھی مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: اہل لغت کا یہ کہنا ہے بری ملکیت سے مراد یہ ہے کہ جب آدمی اپنے غلاموں کے ساتھ برا سلوک کرتا ہو۔

3445 - وَعَنِ الْمَعْرُوْر بن سُوَيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيت اَبَا ذَر بالربذة وَعَلَيْهِ برد غليظ وَعَلى غُلَامه مثله فَقَالَ الْقَوْم يَا اَبَا ذَر لَو كنت اخذت الَّذِي على غلامك فَجَعَلته مَعَ هذَا فَكَانَت حلَّة وكسوت غلامك ثوبا غَيْرِه قَالَ فَقَالَ اَبُوْ ذَر اِنِّيْ كنت سابيت رجلا وَكَانَت امه اَعْجَمِيَّة فَعَيَّرْته بِاُمِّهِ فَشَكَانِيْ اِلى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَر اِنَّك امْرُؤ فِيك جَاهِلِيَّة فَقَالَ اِنَّهُم اِخْوَانكُمْ فَضلكُمُ اللّٰه عَلَيْهِمْ فَمَنْ لم يلائمكم فبيعوه وَلَا تعذبوا خلق اللّٰه

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَهُوَ فِي الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَالتِّرْمِذِيّ بِمَعْنَاهُ اِلَّا اَنهم قَالُوْا فِيْهِ هم اِخْوَانكُمْ جعلهم اللّٰه تَحت اَيْدِيكُمْ فَمَنْ جعل اللّٰه اَخَاهُ تَحت يَده فليطعمه مِمَّا يَاْكُل وليلبسه مِمَّا يلبس وَلَا يكلفه من الْعَمَل مَا يغلبه فَاِن كلفه مَا يغلبه فليعنه عَلَيْهِ

وَاللَّفْظ لِلْبُخَارِيّ

❀❀ حضرت معرور بن سوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ربذہ کے مقام پر حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کے جسم پر ایک موٹی چادر تھی اور ان کے غلام کے جسم پر بھی ویسی ہی چادر تھی راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے کہا: اے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ! اگر آپ اپنے غلام کے جسم پر موجود چادر کو حاصل کر کے اپنے جسم پر ڈال لیتے تو یہ حلہ بن سکتا تھا آپ اپنے غلام کو پہننے کے لئے اس کی بجائے کوئی اور کپڑا دے دیتے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں ایک شخص کے ساتھ جھگڑا کر رہا تھا اس شخص کی والدہ ایک عجمی عورت تھی میں نے اس شخص کو اس کی ماں کے حوالے سے عار دلائی تو اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میری شکایت کر دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم ایسے شخص ہو کہ تمہارے اندر ابھی بھی جاہلیت پائی جاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ جو تمہارے غلام ہیں) یہ تمہارے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو ان پر فضیلت عطا کی ہے تو جو تمہیں موزوں محسوس نہیں ہوتا اسے تم فروخت کر دو لیکن اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو"

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں یہ روایت امام بخاری امام مسلم اور امام ترمذی نے اسی مضمون کے ساتھ نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''یہ لوگ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت کیا ہے' تو جس شخص کے بھائی کو اللہ تعالیٰ اس کا ماتحت کردے تو آدمی اسے وہی چیز کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے' اور اسے اس کی مانند لباس پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے' اور اسے کسی ایسے کام کا پابند نہ کرے جو وہ نہ کرسکتا ہو اگر وہ ایسا کچھ کرنے کو کہتا ہے جو وہ نہیں کرسکتا تو پھر اس کام کے حوالے سے اس کی مدد کرے''

روایت کے یہ الفاظ امام بخاری کے نقل کردہ ہیں۔

3446 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلتِّرْمِذِیْ قَالَ اِخْوَانُکُمْ جعلهم اللّٰه فتية تَحت اَیْدِیکُمْ فَمَنْ کَانَ اَخُوهُ تَحت یَدہ فلیطعمه من طَعَامه ولیلبسه من لِبَاسه وَلَا یکلفه مَا یغلبه فَاِن کلفه مَا یغلبه فلیعنه عَلَیْهِ

❀❀ امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے فرمایا:

''یہ تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارا ماتحت بنادیا ہے' تو جس شخص کا بھائی اس کا ماتحت بن جائے تو وہ اسے اپنے کھانے میں سے کھلائے اور اپنے لباس میں سے پہنائے اور اسے اس کام کا پابند نہ کرے جو وہ نہ کرسکتا ہو اور اگر وہ کسی ایسے کام کا پابند کرے جو وہ نہ کرسکتا ہو' تو پھر اس کام کے حوالے سے اس کی مدد بھی کرے''۔

3447 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لاَبِیْ دَاوٗد عَنْهُ قَالَ دَخَلنَا على اَبِیْ ذَر بالربذة فَاِذَا عَلَیْهِ برد وَعَلٰی غُلَامه مثله فَقُلْنَا یَا اَبَا ذَر لَو اَخذت برد غلامك اِلٰی بردك فَکَانَت حلَّة وَکسوته ثوبا غَیْرِہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِخْوَانکُمْ جعلهم اللّٰه تَحت اَیْدِیکُمْ فَمَنْ کَانَ اَخُوهُ تَحت یَدہ فلیطعمه مِمَّا یَاْکُل ولیکسه مِمَّا یکتسی وَلَا یکلفه مَا یغلبه فَاِن کلفه مَا یغلبه فلیعنه

❀❀ امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: ہم ربذہ میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کے جسم پر ایک چادر تھی ان کے غلام کے جسم پر بھی اس کی مانند ایک چادر تھی ہم نے کہا: اے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے کر اپنی چادر کے ساتھ ملاتے تو اس کے ذریعے حلہ بن سکتا تھا آپ اس غلام کو اس کی بجائے کوئی اور کپڑا پہننے کے لئے دے دیتے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ (یعنی غلام) تمہارے بھائی ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارا ماتحت کردیا ہے' تو جس کا بھائی اس کا ماتحت بن جائے تو وہ اس کو اس میں سے کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے' اور اس کو اس میں سے پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے' اور اسے کسی ایسی چیز کا پابند نہ کرے جو وہ نہ کرسکے اور اگر وہ اسے کسی ایسے کام کا پابند کرتا ہے' تو پھر اس بارے میں اس کی مدد بھی کرے''۔

3448 - وَفِیْ اُخْرٰی لَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من لاء مکم من مملوکیکم فَاَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَاْکُلُوْنَ وَاکْسُوهُمْ مِمَّا تلبسُوْنَ وَمَنْ لم یلائمکم مِنْهُم فبیعوه وَلَا تعذبوا خلق اللّٰه

قَالَ الْحَافِظ الرجل الَّذِیْ عیره اَبُوْ ذَر هُوَ بِلَال بن رَبَاح مُؤذن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

❀❀ ان کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تمہارے غلاموں میں سے جو تمہیں مناسب لگتا ہو (کہ تم اسے اپنے پاس رکھو) تو تم انہیں اس میں سے کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور تم انہیں اس میں سے پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور جو تمہیں موزوں نہ لگے اسے فروخت کر دو لیکن اللہ کی مخلوق کو عذاب نہ دو''

حافظ بیان کرتے ہیں: وہ صاحب جنہیں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے عار دلائی تھی وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھے۔

3449 - وَعَنْ زيد بن حَارِثَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ حجَّة الْوَدَاع اَرِقَّاءَ كُمْ اَرِقَّاءَ كُمْ اطعموهم مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تلبسُوْنَ فَإِن جاؤوا بذنب لَا تُرِيدُونَ اَن تغفروه فبيعوا عباد اللّٰه وَلَا تعذبوهم

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ من رِوَايَةِ عَاصِم بن عبيد اللّٰه وَقد مَشاهُ بَعْضُهُمْ وَصحح لَهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَلَا يضر فِي المتابعات

❀❀ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے غلاموں کا خیال رکھنا اپنے غلاموں کا خیال رکھنا تم اس میں سے انہیں کھلانا جو تم کھاتے ہو اور اس میں سے پہنانا جو تم پہنتے ہو اگر وہ کسی ایسے جرم کا ارتکاب کریں جسے تم معاف کرنے کا ارادہ نہ رکھتے ہو تو پھر تم اللہ کے بندوں کو آزاد کر دینا لیکن تم انہیں عذاب نہ دینا''۔

یہ روایت امام احمد نے اور امام طبرانی نے عاصم بن عبیداللہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے بعض حضرات نے اس راوی کا ساتھ دیا ہے امام ترمذی نے اس سے منقول روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور امام حاکم نے بھی صحیح قرار دیا ہے متابعات میں اس کی روایت میں کوئی نقصان نہیں ہے۔

3450 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي العبيد إِن اَحْسنُوْا فاقبلوا وَإِن أساؤوا فاعفوا وَإِن غلبوكم فبيعوا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَفِيْه عَاصِم اَيْضا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کے بارے میں یہ فرمایا ہے. اگر وہ اچھا کام کرتے ہیں تو تم اسے قبول کرو اور اگر وہ برائی کرتے ہیں تو تم معاف کر دو اور اگر وہ تمہارے قابو میں نہیں آتے تو فروخت کر دو''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے اس کی سند میں بھی عاصم نامی راوی ہے۔

3451 - وَرُوِيَ عَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغنم بركَة على اَهلهَا وَالْإِبِل عز لاَهْلهَا وَالْخَيْل مَعْقُود فِيْ نَوَاصِيهَا الْخَيْر وَالْعَبْد اَخُوك فَاَحْسن إِلَيْهِ وَإِن رَايَته مَغْلُوبًا فأعنه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِيّ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بکریاں اپنے مالکان کے لئے برکت کا باعث ہوتی ہیں' اور اونٹ اپنے مالکان کے لئے عزت (یا غلبے) کا باعث ہوتے ہیں' اور گھوڑوں کی پیشانیوں میں بھلائی باندھ دی گئی ہے' اور غلام تمہارا بھائی ہوتا ہے تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اگر تم دیکھو کہ وہ کوئی کام نہیں کر پا رہا تو تم اس کی مدد کرو''

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3452 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ للمملوك طَعَامه وَشَرَابه وَكسوته وَلَا يُكَلف اِلَّا مَا يُطِيق فَاِن كلفتموهم فَاَعِينُوهُمْ وَلَا تعذبوا عباد اللّٰه خلقا امثالكم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَهُوَ فِیْ مُسْلِمٍ بِاخْتِصَارٍ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غلام کو اس کا کھانا اس کا پینا اور اس کا لباس فراہم کیا جائے گا' اور اسے اس بات کا پابند نہیں کیا جائے گا جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا اگر تم انہیں کسی ایسے کام کا پابند کرتے ہو تو تم ان کی مدد کرو اور تم اللہ کے بندوں کو عذاب نہ دو جو تمہاری مانند ایک مخلوق ہیں''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' اور یہ صحیح مسلم میں اختصار کے ساتھ منقول ہے۔

3453 - وَعَنْ عَمْرو بن حُرَيْث رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا خففت على خادمك من عمله كَانَ لَك اجرا فِیْ موازينك

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ قَالَ الْحَافِظ وَعَمْرو بن حُرَيْث قَالَ ابْن مَعِيْن لم ير النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ عَلَيْهِ الْجُمْهُور اَن لَهُ صُحْبَة وَقيل قبض النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْن اثْنَتَیْ عشرَة سنة

وروى عَنْ اَبِیْ بكر وَابْن مَسْعُوْدٍ وَغَيْرِهِمْ من الصَّحَابَة

❀❀ :حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم اپنے خادم کے کام کے حوالے سے اس کو جو تخفیف فراہم کرتے ہو تو یہ چیز تمہارے میزان میں اجر شمار ہوگی''۔

یہ روایت امام ابو یعلی نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کے بارے میں یحییٰ بن معین نے یہ کہا ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی ہے جبکہ جمہور اس بات کے قائل ہیں کہ انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے ایک قول کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی (یعنی حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ کی) عمر بارہ سال تھی۔

انہوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام سے روایات نقل کی ہیں۔

3454 - وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ آخر كَلَام النَّبِی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاة الصَّلَاة اتَّقوا

اللّٰه فِيمَا ملكت أيمانكم

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنه قَالَ الصَّلَاة وَمَا ملكت أيمانكم

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا: نماز نماز (کی پابندی کرنا) اور جو تمہارے زیر ملکیت ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"نماز اور جو تمہارے زیر ملکیت ہیں (ان کا خیال رکھنا)"۔

3455 - وروى ابْن مَاجَه وَغَيْرِهِ عَنْ أم سَلمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت إِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ مَرضه الَّذِيْ توفّي فِيْهِ الصَّلَاة وَمَا ملكت أيمانكُمْ فَمَا زَالَ يَقُوْلهَا حَتّٰى مَا يفيض لِسَانه

❀❀ امام ابن ماجہ اور دیگر حضرات نے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری کے دوران جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا یہ بات ارشاد فرمائی تھی: نماز اور تمہارے زیر ملکیت جو ہیں (ان کا خیال رکھنا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات مسلسل ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان خاموش ہوگئی۔

3456 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وجاءه قهرمان لَهُ فَقَالَ لَهُ أَعْطَيْتَ الرَّقِيق قوتهم قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلق فاعطهم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كفى بِإِثْمًا أَن تحبس عَمَّن تملك قوتهم

رَوَاهُ مُسْلِم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان کا منشی ان کے پاس آیا تو انہوں نے اس سے دریافت کیا: کیا تم نے غلاموں کو ان کی خوراک فراہم کر دی ہے' اس نے جواب دیا جی نہیں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم جاؤ اور جا کے انہیں ادا کر دو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"گناہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تم اپنے زیر ملکیت کی خوراک روک لو"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3457 - وَعَنْ كَعْب بن مَالك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عهدى بنبيكم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قبل وَفَاته بِخَمْس لَيَال فَسَمعته يَقُوْلُ لم يكن نَبِي إِلَّا وَله خَلِيل من أمته وَإِن خليلى أَبُوْ بَكْرٍ بن أَبِيْ قُحَافَة وَإِن اللّٰه اتخذ صَاحِبكُمْ خَلِيلًا أَلَا وَإِن الْأُمَم من قبلكُمْ كَانُوْا يتخذون قُبُور أَنْبِيَائهمْ مَسَاجِد وَإِنِّيْ أنهاكم عَن ذَلِكَ اللّٰهُمَّ هَلْ بلغت ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاث مَرَّات وأغمى عَلَيْهِ هنيهة ثُمَّ قَالَ اللّٰه اللّٰه فِيْمَا ملكت

3456-صحيح مسلم كتاب الزكاة' باب فضل النفقة على العيال والمملوك' حديث: 1724صحيح ابن حبان' كتاب الرضاع' باب النفقة' ذكر وصف قوله صلى الله عليه وسلم " أن يضيع من' حديث: 4301السنن الكبرى للبيهقي' كتاب النفقات' جماع أبواب نفقة المماليك' باب ما على مالك المملوك من طعام المملوك وكسوته' حديث: 14694السنن الصغير للبيهقي' كتاب النفقات' باب إثم من حبس عمن يملك قوته' حديث: 2302معجم ابن الأعرابي حديث: 197حلية الأولياء' حبيبة بن عبد الرحمن' حديث: 5078

اَيْمَانُكُمْ اشبعوا بطونهم واكسوا ظُهُورهمْ والينوا القَوْل لَهُم

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من طَرِيق عبد اللّٰه بن زحر عَن عَليّ بن يزِيْد وَقد وثقا وَلَا بَأْس بهما فِي المتابعات

❀❀ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پانچ دن پہلے میری آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تھی تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر نبی کا اس کی امت میں ایک خلیل ہوتا ہے' اور میرا خلیل ابوبکر بن ابوقحافہ ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے آقا کو اپنا خلیل بنایا ہے' اور تم سے پہلے کی امتوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنادیا تھا تو میں تم لوگوں کو اس بات سے منع کرتا ہوں اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کردی ہے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر فرمایا: اے اللہ! تو گواہ ہوجا! یہ بات بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تمہارے زیر ملکیت ہیں' ان کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا اللہ سے ڈرتے رہنا تم ان کے پیٹ سیر رکھنا اور ان کی پشت کو لباس فراہم کرنا اور ان کے ساتھ نرمی سے بات چیت کرنا''

یہ روایت امام طبرانی نے عبداللہ بن زحر کے حوالے سے علی بن یزید سے نقل کی ہے ان دونوں کو ثقہ قرار دیا گیا ہے' اور متابعت میں ان دونوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔

3458 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رجل إِلَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كم أعفو عَن الْخَادِم قَالَ كل يَوْم سَبْعِيْنَ مرّة

. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ بعض النّسخ حسن صَحِيْح وروى أَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَنْهُ وَهُوَ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيّ أَن رجلا أَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِن خادمي يسيء وَيظْلم أَفَأَضْرِبهُ قَالَ تَعْفُو عَنْهُ كل يَوْم سَبْعِيْنَ مرّة

قَالَ الْحَافِظ كَذَا وَقع فِيْ سَمَاعنَا عبد اللّٰه بن عمر وَفِيْ بعض نسخ أَبِيْ دَاوُد عبد اللّٰه بن عَمْرو وَقد أخرجه الْبُخَارِيّ فِيْ تَارِيخه من حَدِيْث عَبَّاس بن جليد عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ وَمَنْ حَدِيْثه أَيْضًا عَن عبد اللّٰه بن عمر وَقَالَ التِّرْمِذِيّ روى بَعْضهُمْ هَذَا الْحَدِيْث بِهَذَا الْإِسْنَاد وَقَالَ عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو وَذكر الْأَمِير أَبُوْ نصر أَن عَبَّاس بن جليد يروى عَنْهُمَا كَمَا ذكره الْبُخَارِيّ وَلَمْ يذكر ابْن يُونُس فِيْ تَارِيخ مصر وَلَا ابْن أَبِيْ حَاتِم رِوَايَته عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اپنے خادم سے کتنا درگزر کروں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزانہ ستر مرتبہ''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے بعض نسخوں میں یہ مذکور ہے یہ حسن صحیح ہے امام ابویعلیٰ نے اسے عمدہ سند کے ساتھ ان سے نقل کیا ہے' اور امام ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں ''ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی میرا خادم برا کام کرتا ہے' اور زیادتی کرتا ہے' تو کیا میں

اس کی پٹائی کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم روزانہ ستر مرتبہ اسے معاف کرو"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ہم نے جو سماع کیا ہے اس میں یہی مذکور ہے کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے لیکن امام ابوداؤد کی سنن کے بعض نسخوں میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہے یہ روایت امام بخاری نے اپنی "تاریخ" میں عباس بن جلید کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے اور انہوں نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: بعض حضرات نے اس حدیث کو اس سند کے ساتھ نقل کیا ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے امیر ابونصر نے یہ بات ذکر کی ہے عباس بن جلید نے ان دونوں حضرات سے احادیث روایت کی ہیں جیسا کہ امام بخاری نے یہ بات ذکر کی ہے ابن یونس نے تاریخ مصر میں اور ابن ابوحاتم نے اپنی روایت میں یہ بات ذکر نہیں کی ہے کہ اس راوی نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایات نقل کی ہیں' واللہ اللہ بہتر جانتا ہے۔

3459 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت جَاءَ رجل فَقعدَ بَيْن يَدى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِن لى مملوكين يكذبوننى ويخونوننى ويعصوننى وأشتمهم وأضربهم فَكيف أنا مِنْهُم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا كَانَ يَوْم الْقِيَامَة يحْسب مَا خانوك وعصوك وكذبوك وعقابك إِيَّاهُم بِقدر ذنوبهم كَانَ كفافا لَا لَك وَلَا عَلَيْك وَإِن كَانَ عقابك إِيَّاهُم فَوق ذنوبهم اقْتصّ لَهُمْ مِنْك الْفضل فَتنحّى الرجل وَجعل يَهْتِف ويبكى فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أما تقْرَأ قَول اللّٰه وَنَضع الموازين الْقسْط لِيَوْم الْقِيَامَة فَلَا تظلم نفس شَيْئًا وَإِن كَانَ مِثْقَال حَبَّة من خَرْدَل أَتَيْنَا بهَا وَكفى بِنَا حاسبين الْأَنْبِيَاء

فَقَالَ الرجل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أجد لى ولهؤلاء خيرا من مفارقتهم أشهدك أنهم كلهم أَحْرَار

رَوَاهُ أَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نعرفه إِلَّا من حَدِيْثِ عبد الرَّحْمٰن بن غَزوَان وَقد روى أَحْمد بن حَنْبَل عَن عبد الرَّحْمٰن بن غَزوَان هٰذَا الحَدِيْث

قَالَ الْحَافِظ عبد الرَّحْمٰن هٰذَا ثِقَة احْتج بِهِ الْبُخَارِيّ وَبَقِيَّة رجال أَحْمد وثقهم الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک شخص آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اس نے عرض کی میرے کچھ غلام ہیں جو میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں میری نافرمانی کرتے ہیں میں انہیں برا بھلا بھی کہتا ہوں اور ان کی پٹائی بھی کرتا ہوں تو میں ان کے ساتھ کیسا رویہ رکھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو ان نے جو تمہارے ساتھ خیانت کی ہوگی جو تمہاری نافرمانی کی ہوگی اور تمہارے ساتھ جھوٹ بولا ہوگا اس حوالے سے ان سے حساب لیا جائے گا' اور تم نے جو انہیں سزا دی ہے جو ان کے گناہوں کے اعتبار سے ہوگی' تو پھر تو برابری کی بنیاد پر معاملہ ہوگا نہ تمہیں کچھ ملے گا' اور نہ ہی تم پر کوئی ادائیگی لازم ہوگی لیکن اگر تمہاری انہیں دی ہوئی سزا ان کے گناہوں سے زیادہ ہوئی تو پھر انہیں

تم سے قصاص دلوایا جائے گا جو اضافی چیز (یعنی زیادتی) کے حوالے سے ہوگا تو وہ شخص پیچھے ہٹ گیا اور رونے لگا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے یہ آیت تلاوت نہیں کی ہے:

''اور قیامت کے دن ہم انصاف کے ساتھ میزان قائم کریں گے اس دن کسی شخص کے ساتھ ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا خواہ رائی کے دانے کے برابر ہی کیوں نہ ہو ہم اسے لے کے آئیں گے اور حساب لینے کے لیے ہم کافی ہیں''۔

تو اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے لئے اور ان لوگوں کے لئے اس سے زیادہ بہتر صورت حال اور کوئی نہیں پاتا کہ ان سے علیحدگی اختیار کرلوں تو میں آپ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں''

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف عبدالرحمٰن بن غزوان سے منقول روایت کے طور پر جانتے ہیں امام احمد بن حنبل نے اسے عبدالرحمٰن بن غزوان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن نامی یہ راوی ثقہ ہے امام بخاری نے اس سے استدلال کیا ہے امام احمد کی روایت کے دیگر تمام راویوں کو امام بخاری اور امام مسلم نے ثقہ قرار دیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3460 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من ضرب سَوْطًا ظلما اُقْتصّ مِنْهُ یَوْم الْقِیَامَة

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص ظلم کے طور پر ایک کوڑا (یا ایک لاٹھی) مارے گا تو قیامت کے دن اس سے بدلہ دلوایا جائے گا''

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3461 - وَعَنْ اُم سَلَمَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ وَكَانَ بِیَدِهٖ سواك فَدَعَا وصیفة لَهُ اَوْ لَهَا حَتّٰی استبان الْغَضَب فِیْ وَجهه وَخرجت ام سَلَمَة اِلَی الحجرات فَوجدت الوصیفة وَهِی تلعب ببهمة فَقَالَت لَا اَرَاك تلعبین بِهٰذِهِ البهمة وَرَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوك فَقَالَت لَا وَالَّذِیْ بَعثك بِالْحَقِّ مَا سَمِعتك فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا خشیَة الْقود لأوجعتك بِهٰذَا السِّوَاك

رَوَاهُ اَحْمد بأسانید اَحدهَا جید وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِنَحْوِهِ

❀❀ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں موجود تھے آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک مسواک تھی نبی اکرم ﷺ نے اپنی ایک کنیز کو یا سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کو بلوایا (وہ نہیں آئی) نبی اکرم ﷺ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار نمایاں ہوئے تو سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نکل کر حجروں کی طرف گئیں انہوں نے اس کنیز کو دیکھا کہ وہ کسی جانور کے ساتھ کھیل رہی ہے' تو فرمایا تم یہاں اس جانور کے ساتھ کھیل رہی ہو اور نبی اکرم ﷺ تمہیں بلا رہے ہیں تو اس کنیز نے کہا جی

نہیں' اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے آپ ﷺ کی آواز نہیں سنی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے بدلہ لیئے جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نے اس مسواک کے ذریعے تمہاری پٹائی کرنی تھی''

یہ روایت امام احمد نے ایسی اسناد کے ساتھ نقل کی ہے جن میں سے ایک عمدہ ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام طبرانی نے اسے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

3462 - وَعَنْ هِشَام بن حَكِيم بن حزَام رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انه مر بِالشَّام على انَاس من الأنباط وَقد أقِيمُوا فِي الشَّمْس وصب على رؤوسهم الزَّيْت فَقَالَ مَا هٰذَا قِيْلَ يُعَذبُونَ فِي الْخراج

وَفِي رِوَايَةٍ حبسوا فِي الْجِزْيَة فَقَالَ هِشَام أَشْهَدُ لسمعت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِن اللّٰه يعذب الَّذِيْنَ يُعَذبُونَ النَّاس فِي الدُّنْيَا فَدخل على الْأَمِير فحدثه فَأمر بهم فَخلوا

رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

الأنباط فلاحون من الْعَجم ينزلون بالبطائح بَيْنَ العراقين

❀❀ حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شام میں ان کا گزر کچھ مٹیوں کے پاس سے ہوا جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا اوران کے سروں پر زیتون کا تیل لگایا گیا تھا انہوں نے دریافت کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہیں بتایا گیا کہ خراج کی وجہ سے ان لوگوں کو عذاب دیا جارہا ہے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان لوگوں کو جزیہ کی وجہ سے پابند کیا گیا ہے' تو حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیں گے''۔

پھر وہ گورنر کے پاس گئے اور اسے یہ حدیث سنائی تو اس نے ان لوگوں کے بارے میں حکم دیا تو ان لوگوں کو چھوڑ دیا گیا۔

یہ روایت امام مسلم' امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

لفظ انباط سے مراد عجمی کسان ہیں جو دو علاقوں کے درمیان جگہ پر آ کر ٹھہرا کرتے تھے۔

3463 - وَرُوِيَ عَن جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من كن فِيْهِ نشر اللّٰه عَلَيْهِ كنفه وَأَدْخلهُ جنته رفق بالضعيف وشفقة على الْوَالِدين وإحسان إِلَى الْمَمْلُوك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کا سایہ کرے گا' اور اسے اپنی جنت میں داخل کرے گا کمزور کے ساتھ نرمی کرنا والدین کے ساتھ شفقت کرنا اور غلام کے ساتھ اچھا سلوک کرنا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

فصل

3464 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مر على حمَار قد وسم فِيْ وَجهه فَقَالَ لعن اللّٰه الَّذِيْ وسمه رَوَاهُ مُسْلِم

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ نهى رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن الضَّرْب فِي الْوَجْه وَعَنْ الوسم فِي الْوَجْه

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ مُخْتَصِرًا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن من يسم فِي الْوَجْه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک گدھے کے پاس سے ہوا جس کے چہرے پر داغ لگایا گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے اس کو (چہرے پر) داغ لگایا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے چہرے پر مارنے سے اور چہرے پر داغ لگانے سے منع فرمایا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے: "نبی اکرم ﷺ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو چہرے پر داغ لگاتا ہے"۔

3465 - وَعَنْ جُنَادَة بن جَرَادَة اَحَد بنى غيلان بن جُنَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اتيت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِبِل قد وسمتها فِيْ انفها فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جُنَادَة فَمَا وجدت عضوا تسمه اِلَّا فِي الْوَجْه اما اِن امامك الْقصاص فَقَالَ امرهَا اِلَيْك يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .... الحَدِيْث- رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ

❀❀ حضرت جنادہ بن جرادہ رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنوغیلان بن جنادہ سے ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں ایسا اونٹ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا جس کی ناک پر میں نے داغ لگایا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے جنادہ کیا تمہیں' اس کو داغ لگانے کے لئے صرف چہرہ ہی ملا تھا اب تم سے بدلہ لیا جائے گا تو حضرت جنادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اس اونٹ کا معاملہ آپ کے سپرد ہے.....الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3466 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مر حمَار برَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قد كوى فِيْ وَجهه يفور منخراه من دم فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لعن اللّٰه من فعل هٰذَا ثُمَّ نهى عَن الكى فِي الْوَجْه وَالضَّرْب فِي الْوَجْه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيّ مُخْتَصِرًا وَصَحَّحَهُ وَالْاَحَادِيْث فِي النَّهْي عَن الكى فِي الْوَجْه كَثِيْرَة

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا جس کے چہرے پر داغ

لگایا گیا تھا اور اس کے نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جس نے ایسا کیا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے چہرے پر داغ لگانے اور چہرے پر مارنے سے منع کر دیا۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے اسے امام ترمذی نے مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے چہرے پر داغ لگانے کی ممانعت کے بارے میں بہت سی احادیث ہیں۔

11 - ترغيب الإمام وَغَيْرِهِ من وُلَاة الْأُمُور فِي اتِّخَاذ وَزِير صَالح وبطانة حَسَنَة

باب: امام اور دیگر حضرات' جو امور کے نگران بنتے ہیں انہیں اس بات کی ترغیب دینا

کہ وہ نیک وزیر اور اچھا مشیر اختیار کریں

3467 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا أَرَادَ اللّٰه بالأمير خيرا جعل لَهُ وَزِير صدق إِن نسي ذكره وَإِن ذكر أعَانَهُ وَإِذَا أَرَادَ اللّٰه بِهِ غير ذَلِكَ جعل لَهُ وَزِير سوء إِن نسي لم يذكرهُ وَإِن ذكر لم يعنه

رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِي صَحِيحه وَالنَّسَائِيّ وَلَفظه قَالَت قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من ولي مِنْكُمْ عملا فَأَرَادَ اللّٰه بِهِ خيرا جعل لَهُ وزيرا صَالحا إِن نسي ذكره وَإِن ذكر أعَانَهُ

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لے تو اسے سچا وزیر عطا کر دیتا ہے جب وہ امیر بھولتا ہے تو وہ وزیر اسے یاد کروا دیتا ہے اور جب امیر کو یاد ہو تو وہ وزیر اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے بارے میں اس کے علاوہ ارادہ کرے تو اسے برا وزیر عطا کر دیتا ہے اگر وہ امیر بھولتا ہے تو وہ وزیر اسے یاد نہیں کرواتا اور اگر امیر کو یاد ہو تو وہ وزیر اس کی مدد نہیں کرتا"

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں اور امام نسائی نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے جو شخص کسی کام کا نگران بنے اور اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کر لے تو اس کے لئے نیک وزیر بنا دیتا ہے اگر وہ شخص بھول جائے تو وہ وزیر اسے یاد کروا دیتا ہے اور اگر اسے یاد ہو تو وہ وزیر اس کی مدد کرتا ہے"۔

3468 - وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بعث اللّٰه من نَبِي وَلَا استخلف من خَلِيفَة إِلَّا كَانَت لَهُ بطانتان بطانة تَأمره بِالْمَعْرُوْفِ وتحضه عَلَيْهِ وبطانة تَأمره بِالشَّرِّ وتحضه عَلَيْهِ والمعصوم من عصم اللّٰه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَحده وَلَفظه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا من وَال إِلَّا وَله بطانتان بطانة تَأمره بِالْمَعْرُوْفِ وتنهاه عَن الْمُنكر وبطانة لَا تألوه خبالا فَمَنْ وقي

شَرها فَقَدْ وقى وَهُوَ اِلٰى من يغلب عَلَيْهِ مِنْهُمَا

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث کیا تو اس کے بعد جو بھی اس کا جانشین بنا اس کے ساتھ دو افراد ہوتے ہیں ایک ساتھی اسے نیکی کا حکم دیتا ہے' اور اسے نیکی کی ترغیب دیتا ہے' اور ایک اسے برائی کا حکم دیتا ہے' اور اسے برائی کی ترغیب دیتا ہے' اور وہ شخص بچ جاتا ہے جسے اللہ تعالیٰ بچا کے رکھے''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام نسائی نے صرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ان کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر حکمران کے ساتھ دو مشیر ہوتے ہیں ایک مشیر اسے بھلائی کا حکم دیتا ہے' اور برائی سے منع کرتا ہے' اور ایک ساتھی اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا تو جس شخص کو اس ساتھی سے بچا لیا جائے اس کا بچاؤ ہو جاتا ہے' اور آدمی اس کی طرف جاتا ہے جو ان دونوں میں سے اس پر غالب آ جاتا ہے''۔

3469 - وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بعث اللّٰه من نَبِی وَلَا كَانَ بعده من خَلِيفَة اِلَّا لَهُ بطانتان بطانة تَامره بِالْمَعْرُوْفِ وتنهاه عَن الْمُنكر وبطانة لَا تألوه خبالا فَمَنْ وقِی شَرها فَقَدْ وقِی

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی اللہ تعالیٰ کسی نبی کو مبعوث کرتا ہے' اور پھر اس کے بعد کسی کو اس کا جانشین بناتا ہے' تو اس کے ساتھ دو مشیر ہوتے ہیں ایک ساتھی اسے بھلائی کا حکم دیتا ہے' اور اسے برائی سے روکتا ہے' اور دوسرا ساتھی اس کی بربادی میں کوتاہی نہیں کرتا (ایس بی آر) تو جس شخص کو اس برے ساتھی سے بچا لیا جائے تو وہ بچ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

12 - التَّرْهِيب من شَهَادَة الزُّوْر

باب: جھوٹی گواہی کے بارے میں ترہیبی روایات

3470 - عَنْ اَبِیْ بكرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلا اِنبئكم بأكبر الْكَبَائِر ثَلَاثًا الْاِشْرَاك بِاللّٰهِ وعقوق الْوَالِدين وَشَهَادَة الزُّوْر اَلا وَشَهَادَة الزُّوْر وَقَول الزُّوْر وَكَانَ مُتكئا فَجَلَسَ فَمَا زَالَ يكررها حَتّٰى قُلْنَا ليته سكت

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں تین بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی' خبردار! جھوٹی گواہی اور جھوٹی بات (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ ﷺ مسلسل ان الفاظ کو دہراتے رہے یہاں تک کہ ہم یہ سوچنے لگے کہ کاش آپ ﷺ خاموش ہو جائیں"۔

یہ روایت امام بخاری' امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3471 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ ذکر رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَبَائِر فَقَالَ الشّرک بِاللّٰہِ وعقوق الْوَالِدین وَقتل النَّفس وَقَالَ اَلا انبئکم باکبر الْکَبَائِر قَول الزُّوْر اَوْ قَالَ شَهَادَة الزُّوْر

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا والدین کی نافرمانی کرنا اور کسی کو قتل کرنا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ جھوٹی بات کہنا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جھوٹی گواہی دینا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3472 - وَعَنْ خریم بن فاتک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صلی رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَاة الصُّبْح فَلَمَّا انْصَرف قَامَ قَائِما فَقَالَ عدلت شَهَادَة الزُّوْر والاشراک بِاللّٰہِ ثَلَاث مَرَّات ثُمَّ قَرَاَ فَاجْتَنِبُوا الرجس من الْاَوْثَان واجتنب قَول الزُّوْر حُنَفَاء لِلّٰہِ غَیْر مُشْرِکِیْنَ بِہٖ الْحَج

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَہٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر مَوْقُوْفًا علی ابْن مَسْعُوْدٍ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی اور کسی کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک قرار دینے کو ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی'

"اور بتوں کی گندگی سے بچ کے رہو اور جھوٹی گواہی سے اجتناب کرو اور اللہ تعالیٰ کے لئے دین کو خالص رکھو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر "موقوف" روایت کے طور پر' حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

3473 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من شهد علی مُسْلِم شَهَادَةً لَیْسَ لَهَا بِاَهْل فَلْیَتَبَوَّا مَقْعَده مِنَ النَّار ـرَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن ثَانِیه لم یسم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی مسلمان کے خلاف ایسی گواہی دے کہ وہ اس کا اہل نہ ہو تو اسے جہنم میں اپنے ٹھکانے تک پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہیے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے' اس کے راوی ثقہ ہیں صرف اس میں دوسرے راوی کا نام ذکر نہیں ہوا۔

3474 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لن تَزُول قدم شَاهد الزُّوْر حَتّٰی یُوجب اللّٰه لَهُ النَّار

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَلَفْظِهٖ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الطير لتضرب بمناقيرها وتحرك اذنابها من هول یَوْم الْقِیَامَة وَمَا یتَكَلَّم بِهٖ شَاهد الزُّوْر وَلَا تفارق قدماه علی الْاَرْض حَتّٰی یقذف بِهٖ فِی النَّار

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جھوٹی گواہی دینے والے شخص کے پاؤں اس کی جگہ سے اس وقت تک نہیں ہٹیں گے جب تک اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم کو واجب قرار نہیں دیدے گا''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے' اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور ان کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک پرندہ بھی قیامت کے خوف کی وجہ سے اپنی چونچ مارتا ہے' اور اپنی دم کو حرکت دیتا ہے' اور جب بھی کوئی جھوٹا شخص جھوٹی چیز کے بارے میں کلام کرتا ہے' تو اس کے پاؤں اپنی جگہ سے ہٹنے سے پہلے ہی اسے جہنم میں ڈالے جانے (کا حکم ہو جاتا ہے)''۔

3475 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من كتم شَهَادَة اِذا دعِی اِلَیْهَا كَانَ كمن شهد بالزور ـحَدِیْثٌ غَرِیْبٌ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِیْر والأوسط من رِوَایَة عبد اللّٰه بن صَالح كَاتب اللَّیْث وَقد احْتج بِهٖ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو گواہی کے لئے بلایا جائے اور وہ گواہی کو چھپالے تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے جھوٹی گواہی دی ہو''

یہ حدیث غریب ہے' اسے امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور معجم اوسط میں عبداللہ بن صالح کے حوالے سے نقل کیا ہے جو لیث کے کاتب تھے' امام بخاری نے اس راوی سے استدلال کیا ہے۔

کِتَابُ الْحُدُوْدِ وَغَیْرِھَا

کتاب: حدود اور دیگر امور کے بارے میں روایات

اَلتَّرْغِیْب فِی الْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْی عَن الْمُنکر

والترھیب من تَرکھمَا والمداھنۃ فِیْھِمَا

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور جو شخص ان دونوں کو ترک کر دیتا ہے اور بقاعدگی سے انہیں سرانجام نہیں دیتے اس کے بارے میں ترہیبی روایات

3476 - عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من رای مِنْکُمْ مُنْکرا فلیغیرہ بِیَدِہٖ فَاِن لم یسْتَطع فبلسانہ فَاِن لم یسْتَطع فبقلبہ وَذٰلِکَ اَضْعَف الْاِیمَان

رَوَاہُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالنَّسَائِیّ وَلَفْظِہٖ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من رای مِنْکُمْ مُنْکرا فَغَیّرہ بِیَدِہٖ فَقَدْ برِیء وَمَنْ لَّم یسْتَطع اَن یُغَیّرہُ بِیَدِہٖ فَغَیّرہ بِلِسَانِہٖ فَقَدْ برِیء وَمَنْ لم یسْتَطع اَن یُغَیّرہُ بِلِسَانِہٖ فَغَیّرہ بِقَلْبِہٖ فَقَدْ برِیء وَذٰلِکَ اَضْعَف الْاِیمَان

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تم میں سے جو شخص کسی منکر کو دیکھے تو اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے ختم کرنے کی کوشش کرے اگر وہ ایسا نہ کر سکتا ہو تو اپنی زبان کے ذریعے کرے اگر وہ یہ بھی نہ کر سکتا ہو تو اپنے دل میں (اس کو برا سمجھے) اور یہ ایمان کا سب سے زیادہ کمزور درجہ ہے''۔

یہ روایت امام مسلم، امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام نسائی نے نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

3476-صحیح مسلم' کتاب الإیمان' باب بیان کون النہی عن المنکر من الإیمان' حدیث: 95صحیح ابن حبان' کتاب البر والإحسان' ذکر الخبر المدحض قول من زعم أن ھذا الخبر تفرد بہ' حدیث: 308سنن ابن ماجہ' کتاب الفتن' باب الأمر بالمعروف والنہی عن المنکر' حدیث: 4011مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب صلاۃ العیدین' باب أول من خطب ثم صلی' حدیث: 5472السنن الکبریٰ للبیہقی' کتاب الغصب' باب نصر المظلوم والأخذ علی ید الظالم عند الإمکان' حدیث: 10761مسند أحمد بن حنبل' مسند أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ' حدیث: 10861مسند الطیالسی' أحادیث الرجال' ما روی أبو سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم' الأفراد عن أبی سعید' حدیث: 2296مسند عبد بن حمید' من مسند أبی سعید الخدری' حدیث: 908

''تم میں سے جو شخص کوئی منکر دیکھتا ہے' اور اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے ختم کر دیتا ہے' تو وہ بری الذمہ ہو جاتا ہے' اور جو شخص اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے ختم کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ اسے اپنی زبان کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کرے تو وہ بھی بری الذمہ ہو جاتا ہے' اور جو شخص اس کو اپنی زبان کے ذریعے ختم کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ اپنے دل میں اسے برا سمجھے ایسا شخص بھی بری الذمہ ہو جاتا ہے' لیکن یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے''۔

3477 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايعنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على السّمع وَالطَّاعَة فِي الْعسر واليسر والمنشط وَالْمكْره وَعَلٰى اثَرَة علينا وَاَن لَا ننازع الْاَمر اَهله اِلَّا اَن تروا كفرا بواحا عنْدكُمْ من اللّٰه فِيْهِ برهَان وَعَلٰى اَن نقُوْل بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَاف فِي اللّٰه لومة لائم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر تنگی اور آسانی خوشی اور ناپسندیدگی (ہر حال میں حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی بیعت کی خواہ ہمارے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جائے اور یہ بیعت کی کہ ہم حکومت کے بارے میں حکمرانوں سے جھگڑا نہیں کریں گے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:) البتہ اگر تم واضح کفر دیکھو تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس اس بارے میں دلیل ہوگی (اور اس بات پر بھی بیعت کی) کہ ہم حق کے مطابق بات کہیں گے' خواہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں' اور ہم اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3478 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على كل ميسم من الْاِنْسَان صَلَاة كل يَوْم فَقَالَ رجل من الْقَوْم هٰذَا من اَشد مَا انبأتنا بِهِ قَالَ اَمرك بِالْمَعْرُوْفِ ونهيك عَن الْمُنكر صَلَاة وحملك عَن الضَّعِيْف صَلَاة واماطتك الْقَذى عَن الطَّرِيْق صَلَاة وكل خطْوَة تخطوها اِلَى الصَّلَاة صَلَاة

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ نماز (یعنی صدقہ دینا) لازم ہوتا ہے حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں جن چیزوں کے بارے میں بتایا ہے یہ ان میں سے سب سے زیادہ سخت حکم ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا نیکی کا حکم دینا اور تمہارا برائی سے منع کرنا نماز (یعنی صدقہ) ہے تمہارا کمزور شخص کی طرف سے بوجھ اٹھا لینا نماز ہے تمہارا راستے سے گندگی کو ہٹا دینا نماز ہے' اور نماز کے لئے تم جو بھی قدم اٹھا کر جاتے ہو ہر قدم نماز ہے''۔

یہ روایت امام ابن خزیمہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

3479 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُنَاسًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذهب اَهْلِ الدُّثُور بِالْاُجُوْرِ یصلون كَمَا نصلی وَیَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوم وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُول اَمْوَالهم قَالَ اَوَ لَیْسَ قد جعل اللّٰه لكم مَا تصدقُوْنَ بِه اِن بِكُل تَسْبِیحَة صَدَقَة وَبِكُل تَكْبِیرَة صَدَقَة وَبِكُل تَحْمِیدَة صَدَقَة وَبِكُل تَهْلِیلَة صَدَقَة وَاَمر بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَة وَنهی عَن مُنكر صَدَقَة .رَوَاهُ مُسْلِم وَغَیْرِه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مال دار لوگ اجر لے گئے ہیں وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں لیکن وہ اضافی اموال کو صدقہ کر دیتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس چیز کو مقرر نہیں کیا کہ جس کے ذریعے تم صدقہ کرو ہر سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے ہر اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے ہر الحمد للہ کہنا صدقہ ہے لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے"۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3480 - وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فضل الْجِهَاد كلمة حق عِنْد سُلْطَان اَوْ اَمِیر جَائِر

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَهْ كلهم عَن عَطِیَّة الْعَوْفِیّ عَنْهُ وَقَالَ التِّرْمِذِی حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد ظالم حکمران (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) امیر کے سامنے حق بات کہنا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان سب حضرات نے اسے عطیہ عوفی کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3481 - وَعَنْ اَبِیْ عبد اللّٰه طَارق بن شِهَاب الْبَجَلِیّ الأحمسی اَن رجلا سَاَلَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقد وضع رجله فِی الغرز اَی الْجِهَاد اَفضل قَالَ كلمة حق عِنْد سُلْطَان جَائِر

رَوَاهُ النَّسَائِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

الغرز بِفَتْح الْغَیْن الْمُعْجَمَة وَسُكُون الرَّاء بعدهمَا زَای هُوَ ركاب كور الْجمل اِذا كَانَ من جلد اَوْ خشب وَقِیْلَ لَا یخْتَص بهما

❀❀ ابوعبداللہ طارق بن شہاب بجلی احمسی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنا پاؤں مبارک رکاب میں رکھ چکے تھے اس نے سوال کیا: کون سا جہاد زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا"

یہ روایت امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ .لغرز میں غ پر زبر ہے رساکن ہے اس کے بعد ز ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اونٹ پر سوار ہونے کے لئے جو رکاب ہوتی ہے خواہ وہ چمڑے کی ہو یا لکڑی کی ہو اور ایک قول کے مطابق یہ ان دونوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔

3483 - وَعَنْ جَابِر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سيد الشُّهَدَاءِ حَمْزَة بن عبد الْمطلب وَرجل قَامَ إِلى إِمَام جَائِر فَأمره وَنَهَاهُ فَقتله

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تمام شہیدوں کے سردار حمزہ بن عبدالمطلب ہیں اور وہ شخص ہے جو کسی ظالم حکمران کے سامنے کھڑا ہو کر (نیکی کا) حکم دیتا ہے اور اسے (برائی سے) منع کرتا ہے تو وہ حکمران اسے قتل کروا دیتا ہے"۔

یہ روایت امام ترمذی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3484 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْقَائِم فِي حُدُود اللّٰه وَالْوَاقِع فِيهَا كَمثل قوم استهموا على سفينة فَصَارَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضهمْ أَسْفَلهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلهَا إِذا استقوا من المَاء مروا على من فَوْقهم فَقَالُوا لَو أَنا خرقنا فِي نصيبنا خرقا وَلم نؤذ من فَوْقنَا فَإِن تركوهم وَمَا أَرَادوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِن أخذُوا على أَيْديهم نَجوا ونجوا جَمِيعًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالتِّرْمِذِيّ

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والا شخص اور ان کا ارتکاب کرنے والا شخص ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس طرح کچھ لوگ کسی کشتی میں قرعہ اندازی کرتے ہیں اور کچھ لوگوں کے حصے میں اس کا اوپر والا حصہ آ جاتا ہے اور کچھ لوگوں کو اس کا نیچے کا حصہ ملتا ہے اور جو لوگ نیچے ہوتے ہیں جب انہوں نے پانی حاصل کرنا ہوتا ہے تو انہیں اوپر والوں کے پاس سے گزرنا پڑتا ہے تو وہ یہ سوچتے ہیں کہ اگر ہم اپنے حصے کی جگہ میں سوراخ کر دیں تو ہم اپنے اوپر والوں کو اذیت نہیں پہنچائیں گے تو اگر اوپر والے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں اور ان کے ارادے کو پورا کرنے دیتے ہیں تو وہ سب لوگ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے اور اگر (اوپر والے) ان کے ہاتھ پکڑ لیتے ہیں تو وہ (اوپر والے بھی) نجات پا جائیں گے اور وہ (نیچے والے بھی) وہ سب نجات پا جائیں گے"

یہ روایت امام بخاری اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3485 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من نَبِي بَعثه اللّٰه فِي أمة قبلي إِلَّا كَانَ لَهُ من أمته حواريون وَأَصْحَاب يَأْخُذُونَ بسنته ويقتدون بأمره ثُمَّ إِنَّهَا تخلف من بعدهم

خلوف يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ويفعلون مَا لَا يؤمرُوْنَ فَمَنْ جاهدهم بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِن وَمَنْ جاهدهم بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِن وَمَنْ جاهدهم بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِن لَيْسَ وَرَاء ذٰلِكَ من الْايمَان حَبَّة خَرْدَل

رَوَاهُ مُسْلِم

الْحوَارِی هُوَ النَّاصِر للرجل والمختص بِهٖ والمعين والمصافی

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھ سے پہلے جس بھی امت میں اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو مبعوث کیا تو اس کی امت میں سے اس نبی کے کچھ حواری ہوتے تھے اور کچھ اصحاب ہوتے تھے جو اس نبی کی سنت کو اختیار کرتے تھے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے تھے پھر ان کے بعد وہ لوگ آجاتے تھے جو ایسی باتیں کرتے تھے جو وہ خود نہیں کیا کرتے تھے اور وہ کام کیا کرتے تھے جن کا انہیں حکم نہیں دیا جاتا تھا تو ایسے لوگوں کے ساتھ جو شخص اپنے ہاتھ کے ذریعے جہاد کرتا ہے وہ مومن ہوگا جو اپنی زبان کے ساتھ ان لوگوں کے ساتھ جہاد کرتا ہے وہ مومن ہوگا' اور جو اپنے دل کے ذریعے ان کے ساتھ جہاد کرتا ہے وہ مومن ہوگا' اور اس کے بعد رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے''۔

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

الحواری سے مراد کسی شخص کی مدد کرنے والا شخص ہے جو اس کے ساتھ مخصوص ہو اس کی مدد کرے اور اس کا ساتھ دے۔

3486 - وَعَنْ زَيْنَب بنت جحش رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دخل عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه ويل للْعَرَب من شَرّ قد اقْترب فتح الْيَوْم من ردم يَاْجُوج وَمَاْجُوج مثل هٰذِه وَحلق بَيْن اصبعيه الْابْهَام وَالَّتِيْ تَلِيْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انهلك وَفِينَا الصالحون قَالَ نَعَمْ اِذَا كثر الْخبث

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں ان کے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے عربوں کے لئے اس شر کی وجہ سے بربادی ہے جو قریب آچکا ہے آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار کا اتنا حصہ کھول دیا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں اور انگوٹھے کے ذریعے حلقہ بنا کر یہ بات ارشاد فرمائی میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (ایسا اس وقت ہوگا) جب برائی زیادہ ہو جائے گی''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3487 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن اللّٰه أنزل سطوته بِاَهْل الْاَرْض وَفِيْهِمُ الصالحون فيهلكون بهلاكهم فَقَالَ يَا عَائِشَة اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِذا أنزل سطوته بِاَهْل نقمته وَفِيْهِمُ الصالحون فيصيرُوْنَ مَعَهم ثُمَّ يبعثون على نياتهم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ اپنا عذاب اہل زمین پر نازل کرے گا' اور اس وقت ان کے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہوں گے' تو کیا وہ سب لوگ ایک ساتھ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! جب اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں پر اپنا عذاب نازل کرے گا' اور اس وقت ان کے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہوں گے' تو وہ سب ان کے ساتھ اس کی لپیٹ میں آجائیں گے لیکن پھر ان کی نیتوں کے مطابق انہیں (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ کیا جائے گا"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کی ہے۔

3488 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِه لتامرن بِالْمَعْرُوْفِ ولتنهون عَنِ الْمُنكر اَوْ ليوشكن اللّٰه يبْعَث عَلَيْكُمْ عذَابا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهُ فَلَا يستجيب لكم

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم لوگ نیکی کا حکم دیتے رہو گے اور برائی سے منع کرتے رہو گے ورنہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے عذاب بھیجے گا' اور پھر تم اس سے دعائیں کرو گے اور وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3489 - وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يحقرن اَحَدُكُمْ نَفْسه قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيف يحقر اَحَدنَا نَفْسه قَالَ يرى اَن عَلَيْهِ مقَالا ثُمَّ لَا يَقُوْلُ فِيْهِ فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يَوْم الْقِيَامَة مَا مَنعك اَن تَقول فِيْ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ خشيَة النَّاس فَيَقُوْلُ فَاِيَّاى كنت اَحَق اَن تخشى

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی بھی شخص اپنے آپ کو حقیر نہ کروائے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کوئی شخص اپنے آپ کو حقیر کیسے کروا سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص یہ سمجھے کہ اس کے ذمہ بات کرنا بنتا ہے' لیکن وہ اس بارے میں بات چیت نہ کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: تم نے فلاں فلاں موقع پر بات کیوں نہیں کی تھی وہ بندہ جواب دے گا لوگوں کے خوف کی وجہ سے ایسا نہیں کیا تھا۔ تو پروردگار فرمائے گا: میں اس بات کا زیادہ حق دار تھا کہ تم مجھ سے ڈرتے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3490 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤمن عبد حَتّٰى اَكون اَحَبَّ اِلَيْهِ من وَلَده ووالده وَالنَّاس اَجْمَعِيْنَ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی اولاد' اس کے والدین بلکہ سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہیں ہو جاتا''۔

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3491 - وَعَنْ جرير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعت النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ على السّمع وَالطَّاعَة فلقنى لِيمَا اسْتَطَعْت والنصح لكل مُسْلِم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ تَمِيم الدَّارِيّ عَنِ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدين النَّصِيحَة قَالَه لَهُ ثَلَاثًا قَالَ قُلْنَا لمن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لله وَلِرَسُولِهِ ولأئمة الْمُسْلِمِيْن وعامتهم

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَّاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر اطاعت وفرمانبرداری کی بیعت کی تو آپ نے مجھے تلقین کی (کہ تم یہ کہو) جہاں تک میری استطاعت ہوئی (اور میں نے) ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی (کی بھی بیعت کی)۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث گزر چکی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے' یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! کس کے لئے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ' اس کے رسول' مسلمان حکمران اور عام مسلمانوں کے لئے (خیر خواہی رکھنا)۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے اور روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3492 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن أَوَّل مَا دخل النَّقْص على بنى إِسْرَائِيل أَنه كَانَ الرجل يلقى الرجل فَيَقُوْلُ يَا هٰذَا اتَّقِ اللّٰه ودع مَا تَصْنَع بِهِ فَإِنَّهُ لَا يحل لَك ثُمَّ يلقاه من الْغَد وَهُوَ على حَاله فَلَا يمنعهُ ذٰلِكَ أَن يكون أكيله وشريبه وقعيده فَلَمَّا فعلوا ذٰلِكَ ضرب اللّٰه قُلُوْب بَعْضهمْ بِبَعْض ثُمَّ قَالَ لعن الَّذِيْنَ كفرُوا من بنى إِسْرَائِيل على لِسَان دَاوُد وَعِيْسَى ابْن مَرْيَم ذٰلِكَ بِمَا عصوا وَكَانُوْا يعتدون كَانُوْا لَا يتناهون عَن مُنكر فَعَلُوْهُ لبئس مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ترى كثيرا مِنْهُم يتولون الَّذِيْنَ كفرُوا لبئس مَا قدمت لَهُمْ أنفسهم إِلٰى قَوْله فَاسِقُوْنَ الْمَائِدَة

ثُمَّ قَالَ كلا وَاللّٰه لتامرن بِالْمَعْرُوْفِ ولتنهون عَن الْمُنكر ولتأخذن على يَد الظَّالِم ولتأطرنه على الْحق

أطرا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهٗ وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَلَفْظِه قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لما وَقعت بَنو اِسْرَائِیل فِی الْمعاصِی نَهَاهُم علماؤهم فَلَمْ ینتَهوا فجالسوهم فِیْ مجَالِسهمْ وواکلوهم وشاربوهم فَضرب اللّٰه قُلُوْبَ بَعْضُهُمْ بِبَعْض ولعنهم علی لِسَان دَاوُد وَعِیْسَی ابْن مَرْیَم ذٰلِكَ بِمَا عصوا وَکَانُوْا یعتدون فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مُتکئا فَقَالَ لَا وَالَّذِیْ نَفسِیْ بِیَدِهٖ حَتّٰی تأطروهم علی الْحق أطرا

قَالَ الْحَافِظ روینَاهُ من طَرِیْق اَبِیْ عُبَیْدَة بن عبد اللّٰه بن مَسْعُوْدٍ وَلَمْ یسمع من اَبِیه وَقِیْلَ سمع وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه عَنْ اَبِیْ عَبدة مُرْسلا

تأطروهم اَی تعطفوهم وتقهروهم وتلزموهم بِاتِّبَاع الْحق

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بنی اسرائیل میں خرابی کا آغاز یہاں سے ہوا کہ ان میں سے کوئی ایک شخص کسی دوسرے سے ملتا تھا تو اس سے یہ کہتا تھا: اے شخص! تم اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تم کرتے ہو' اسے ترک کر دو' کیونکہ یہ تمہارے لئے حلال نہیں ہے۔ پھر وہ اگلے دن اس سے ملتا تو وہ اسی حالت میں ہوتا' تو وہ اسے منع نہیں کرتا تھا' کیونکہ اس کے ساتھ اس نے کھانا پینا' اٹھنا بیٹھنا ہوتا تھا' جب ان لوگوں نے ایسا کرنا شروع کیا تو ان کے درمیان اختلافات پیدا ہو گئے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

''بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا' ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی' اس کی وجہ ان کی نافرمانی تھی اور ان کی سرکشی تھی۔ وہ لوگ جو برائی کرتے تھے ایک کو اس سے روکتے نہیں تھے۔ وہ لوگ جو کرتے تھے وہ بہت برا تھا' تم ان میں سے بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ وہ کفر کرنے والوں کو دوست رکھتے تھے' انہوں نے جو آگے بھیجا وہ برا ہے''۔

یہ آیت یہاں تک ہے۔ ''فاسقون''۔

پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! تم لوگ ضرور نیکی کا حکم دو گے اور تم ضرور برائی سے منع کرو گے اور تم لوگ ضرور ظالم کا ہاتھ پکڑو گے' ورنہ تم حق سے بھٹک جاؤ گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ''حسن غریب'' ہے۔ ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جب بنی اسرائیل میں گناہوں کا ارتکاب ہونے لگا' تو ان کے علماء نے انہیں اس سے منع کیا' لیکن وہ باز نہیں آئے' وہ علماء ان لوگوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے' کھاتے پیتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک جیسے کر دیئے اور انہوں نے جو نافرمانی کی تھی اس کی وجہ سے حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبانی ان پر لعنت کی' وہ لوگ سرکشی کرنے والے تھے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: جی نہیں'

اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' تم سختی کے ساتھ انہیں حق کی پیروی پر مجبور کرو گے۔"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ہم نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے سماع نہیں کیا ہے۔ ایک قول کے مطابق انہوں نے سماع کیا ہے۔ یہ روایت امام ابن ماجہ نے ابوعبدہ کے حوالے سے "مرسل" روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ "تاطرھم" کا مطلب یہ ہے: کہ تم سختی کے ساتھ انہیں حق کی پیروی پر مجبور کرو گے۔

3493 - وَعَنْ جرير بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من رجل يكون فِيْ قوم يعْمل فيهم بِالْمَعَاصِي يقدرُوْنَ على اَن يُغيرُوا عَلَيْهِ وَلَا يغيرُوْنَ اِلَّا اَصَابَهُم اللّٰه مِنْهُ بعقاب قبل اَن يموتوا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد عَنْ اَبِيْ اِسْحَاق قَالَ اَظُنُّهُ عَنِ ابْنِ جرير عَن جرير وَلَمْ يسم ابْنه وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ والأصبهانى وَغَيْرِهِمْ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاق عَن عبيد اللّٰه بن جرير عَن اَبِيه

❀❀ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب کوئی شخص کسی ایسی قوم میں ہو جن کے درمیان گناہوں کا ارتکاب کیا جاتا ہو اور وہ شخص ان لوگوں کو روک سکتا ہو' لیکن نہ روکے تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے مرنے سے پہلے انہیں اپنے عذاب میں مبتلا کرے گا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے ابواسحاق کے حوالے سے نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے یہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم انہوں نے ان کے صاحبزادے کا نام بیان نہیں کیا۔

یہ روایت امام ابن ماجہ' امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں' اصبہانی اور دیگر حضرات نے ابواسحاق کے حوالے سے' عبیداللہ بن جریر کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے۔

3494 - وَعَنْ اَبِيْ بكر الصديق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يَا اَيهَا النَّاس اِنَّكُمْ تقرؤون هذِهِ الْاٰيَة يَا اَيهَا الَّذِيْنَ آمنُوْا عَلَيْكُمْ اَنفسكُمْ لَا يضركم من ضل اِذا اهْتَدَيْتُمْ الْمَائِدَة

وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن النَّاس اِذا رَاَوُا الظَّالِم فَلَمْ يَاْخُذُوا على يَدَيْهِ اوشك اَن يعمهم اللّٰه بعقاب من عِنْده

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَابْنُ مَاجَةَ وَالنَّسَائِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ

وَلَفظ النَّسَائِيّ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن الْقَوْم اِذا رَاَوُا الْمُنكر فَلَمْ يغيروه عمهم اللّٰه بعقاب

وَفِيْ رِوَايَةٍ لاَبِيْ دَاوُد سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من قوم يعْمل فيهم بِالْمَعَاصِي ثُمَّ يقدرُوْنَ على اَن يُغيرُوا ثُمَّ لَا يُغيرُوا اِلَّا يُوشك اَن يعمهم اللّٰه مِنْهُ بعقاب

❀❀ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اے لوگو! تم لوگ یہ آیت تلاوت کرتے ہو:
''اے ایمان والو! تم پر اپنی فکر کرنا لازم ہے' جب تم ہدایت یافتہ ہو تو پھر جو گمراہ ہے وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا''۔
(حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''لوگ جب ظالم کو دیکھیں گے اور اس کا ہاتھ نہیں روکیں گے تو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو عمومی طور پر اپنے عذاب میں مبتلا کر دے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے' اسے امام ابن ماجہ اور امام نسائی اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے امام نسائی کی روایت کے یہ الفاظ ہیں:
''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کچھ لوگ منکر کو دیکھیں گے اور اسے ختم نہیں کریں گے' تو اللہ تعالیٰ ان سب کو عمومی طور پر سزا دے گا''۔

امام ابوداؤد کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جب کسی قوم کے درمیان برائیوں کا ارتکاب کیا جائے اور پھر وہ لوگ اسے ختم کرنے کی قدرت رکھتے ہوں لیکن وہ اسے ختم نہ کریں تو عنقریب ان سب لوگوں پر عمومی طور پر عذاب نازل ہوگا''۔

3495 - وَعَنْ اَبِیْ کثیر السحیمی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلت اَبَا ذَر قلت دلَّنِیْ علی عمل اِذا عمل العَبْد بِهِ دخل الْجَنَّة قَالَ سَاَلت عَن ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تؤمن بِاللّٰهِ وَالْيَوْم الْاٰخر قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِن مَعَ الْاِيمَان عملا قَالَ يرْضخ مِمَّا رزقه الله قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن كَانَ فَقِيرا لَا يجد مَا يرْضخ بِهِ قَالَ يَاْمر بِالْمَعْرُوْفِ وَينْهى عَن الْمُنكر قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْت اِن كَانَ عيا لَا يَسْتَطِيْع اَن يَاْمر بِالْمَعْرُوْفِ وَينْهى عَن الْمُنكر قَالَ يصنع لأخرق قلت اَرَاَيْت اِن كَانَ اخرق اَن يصنع شَيْئًا قَالَ يعين مَغْلُوْبًا قلت اَرَاَيْت اِن كَانَ ضَعِيْفا لَا يَسْتَطِيْع اَن يعين مَغْلُوْبًا قَالَ مَا تُرِيْدُ اَن يكون فِیْ صَاحبك من خير يمسك عَن اَذَى النَّاس فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذا فعل ذٰلِكَ دخل الْجَنَّة قَالَ مَا من مُسْلِم يفعل خصْلَة من هٰؤُلَاءِ اِلَّا اَخذت بِيَدِهٖ حَتّٰى تدخله الْجَنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَاللَّفْظ لَهٗ وَرُوَاته ثِقَات وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

❀❀ ابوکثیر سحیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا: آپ میری رہنمائی کسی ایسے عمل کی طرف کیجئے کہ جب بندہ اس پر عمل کرے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے انہوں نے جواب دیا میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھو میں نے

3500- المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الأحكام' حديث: 7098 مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما' حديث: 6622 المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب من اسمه محمود' حديث: 7977

عرض کی: یارسول اللہ! ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ہونا چاہیے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اس چیز میں سے خرچ کرے جو اللہ تعالیٰ نے اسے رزق عطا کیا ہے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص فقیر ہو اور اس کے پاس یہ گنجائش نہ ہو کہ وہ کوئی چیز خرچ کر سکے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص بزدل ہو اور وہ نیکی کا حکم کرنے یا برائی سے منع کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کسی اپاہج کو کوئی کام کر کے دیدے میں نے عرض کی آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر وہ شخص خود اپاہج ہو اور کچھ نہ کر سکتا ہو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ کسی مغلوب شخص کی مدد کر دے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر وہ شخص کمزور ہو اور کسی مغلوب کی مدد نہ کر سکتا ہو تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھی میں کوئی بھلائی نہ رہے ایسے شخص کو لوگوں کو اپنی اذیت سے محفوظ رکھنا چاہیے میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو وہ جنت میں داخل ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس بھی مسلمان میں ان میں سے کوئی بھی خصلت موجود ہوگی تو وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کروا دے گی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3496 - وَرُوِیَ عَن ذرة بنت اَبِیْ لَهب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَت قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ من خیر النَّاس قَالَ اَتْقَاهُم للرب عَزَّ وَجَلَّ واوصلهم للرحم وَآمرهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وانهاهم عَن الْمُنكر

رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخ فِیْ كتاب الثَّوَاب وَالْبَیْهَقِیّ فِی الزّهْد الْكَبِیْر وَغَیْرِه

❀❀ سیّدہ ذرّہ بنت ابولہب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو سب سے زیادہ پروردگار سے ڈرتا ہو سب سے زیادہ صلہ رحمی کرتا ہو نیکی کا سب سے زیادہ حکم دیتا ہو اور برائی سے سب سے زیادہ منع کرتا ہو"

یہ روایت امام ابوشیخ نے کتاب الثواب میں اور امام بیہقی نے کتاب الزہد الکبیر میں اور ان کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی نقل کی ہے۔

3497 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَیهَا النَّاس مروا بِالْمَعْرُوْفِ وانهوا عَن الْمُنكر قبل اَن تدعوا اللّٰه فَلَا یستجیب لكم وَقبل اَن تستغفروه فَلَا یغْفر لكم اِن الْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْی عَن الْمُنكر لَا یدْفع رزقا وَلَا یقرب اَجَلًا وَاِن الْاَحْبَار من الْیَهُود والرهبان من النَّصَارٰی لما تركُوا الْاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْی عَن الْمُنكر لعنهم اللّٰه على لِسَان اَنْبِیَائهمْ ثُمَّ عموا بالبلاء

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے لوگو! نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اس سے پہلے کہ تم اللہ سے دعا کرو تو وہ تمہاری دعا قبول نہ کرے اور اس سے پہلے کہ تم اس سے مغفرت طلب کرو تو وہ تمہاری مغفرت نہ کرے بے شک نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا کسی رزق کو پرے نہیں کرتا ہے اور نہ ہی موت کو قریب کرتا ہے یہودیوں کے علماء اور عیسائیوں کے راہبوں نے جب نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کو ترک کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے انبیاء کی زبانی ان لوگوں پر لعنت کی' اور پھر ان سب کو عمومی طور پر آزمائش (یعنی عذاب) میں مبتلا کیا''

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3498 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَال لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه تَنْفَع من قَالَهَا وَكرد عَنْهُم الْعَذَاب والنقمة مَا لم يستخفوا بِحَقِّهَا قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الاستخفاف بِحَقِّهَا قَالَ يظْهر الْعَمَل بمعاصى اللّٰه فَلَا يُنكر وَلَا يُغير

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ اَیضا

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''لا الہ الا اللہ پڑھنا' اپنے پڑھنے والے کو مسلسل فائدہ دیتا رہتا ہے' اور اس سے عذاب اور انتقام کو دور کرتا رہتا ہے جب تک لوگ اس کے حق کو ہلکا نہیں سمجھتے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کے حق کو ہلکا سمجھنے سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر عمل کو ظاہر کیا جائے اور پھر اس کا انکار نہ کیا جائے اور اسے ختم نہ کیا جائے''

یہ روایت بھی اصبہانی نے نقل کی ہے۔

3499 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تعرض الْفِتَن على الْقُلُوْب كالحصير عودا عودا فَاَى قلب أشربها نكتت فِيْهِ نُكْتَة سَوْدَاء وَاَى قلب أنكرها نكتت فِيْهِ نُكْتَة بَيْضَاء حَتّٰى تصير على قلبين على اَبيض مثل الصَّفَا فَلَا تضره فتْنَة مَا دَامَت السَّمٰوَات وَالْاَرْض وَالْاخر أسود مربادا كالكوز مجخيا لَا يعرف مَعْرُوْفا وَلَا يُنكر مُنْكرا اِلَّا مَا أشرب من هَوَاهُ

رَوَاهُ مُسْلِم وَغَيْرِه

قَوْلِه مجخيا هُوَ بميم مَضْمُومَة ثُمَّ جِيم مَفْتُوحَة ثُمَّ خاء مُعْجمَة مَكْسُورَة يَعْنِیْ مائلا وَفَسرهُ بعض الروَاة بِاَنَّهُ المنكوس

وَمعنى الْحَدِيْث اَن الْقلب اِذا افْتتن وَخرجت مِنْهُ حُرْمَة الْمعاصِی والمنكرات خرج مِنْهُ نور الْاِيمَان كَمَا يخرج المَاء من الْكوز اِذا مَال اَوْ انتكس

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''دلوں پر فتنے یوں پیش کیے جاتے ہیں جس طرح چٹائی میں ایک ایک تنکا ہوتا ہے' تو جو دل اس فتنے کو حاصل کر لیتا ہے' اس دل میں ایک سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے' اور جو دل اس فتنے کا انکار کرتا ہے' اس میں ایک سفید نقطہ لگا دیا جاتا ہے یہاں تک کہ دو قسم کے دل ہو جاتے ہیں ایک وہ جو بالکل سفید ہوتا ہے' اسے کوئی بھی فتنہ نقصان نہیں پہنچائے گا جب تک آسمان اور زمین قائم ہیں' اور دوسرا سیاہ ہوتا ہے جو اوندھے کوزے کی طرح ہوتا ہے جو کسی نیکی کا ارتکاب نہیں کرتا اور کسی برائی کا انکار نہیں کرتا وہ صرف اس کی پیروی کرتا ہے جو اس کی نفسانی خواہش ہو''

یہ روایت امام مسلم اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

متن کے یہ الفاظ مُجَخِّیا اس میں م پر پیش ہے پھر ج ہے پھر خ ہے' اس سے مراد میلان رکھنے والا ہے بعض راویوں نے اس کی وضاحت یہ کی ہے کہ اس سے مراد اوندھا ہونا ہے

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی دل کو آزمائش کا شکار کیا جائے اور اس دل میں سے گناہوں کی حرمت اور منکر چیزوں کی حرمت نکل جائے تو ایمان کا نور بھی اس دل میں سے نکل جاتا ہے جس طرح پانی کوزے میں سے نکل جاتا ہے جب وہ کوزہ ٹیڑھا ہوتا ہے یا اوندھا ہوتا ہے۔

3500 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْت اُمتِیْ تهاب اَن تَقول للظالم یَا ظَالِم فَقَدْ تودع مِنْهُم

رَوَاهُ الْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم میری امت کو دیکھو کہ وہ اس بات سے خوف زدہ ہوتی ہے کہ کسی ظالم کو ظالم کہے' تو پھر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3501 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بخصال من الْخَیْر اَوْصَانِیْ اَن لَا اَخَاف فِی اللّٰه لومة لائم وأوصانی اَن اَقُوْل الْحق وَاِن کَانَ مرا

مُخْتَصِرًا رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه وَیَاْتِیْ بِتَمَامِهِ

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے بھلائی کے کچھ کاموں کی تلقین کی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف زدہ نہ ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلقین کی تھی کہ میں حق بات کہوں خواہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو''

یہ روایت مختصر ہے' اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے یہ روایت آگے چل کر مکمل طور پر آئے گی۔

3502 - وَعَنْ عرس بن عمیرَة الْکِنْدِیّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا عمت

الْخَطِيئَةَ فِي الْأَرْضِ كَانَ من شَهِدَهَا وكرهها وَفِي رِوَايَةٍ فانكرها كمن غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فرضيها كَانَ كمن شَهِدَهَا . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد من رِوَايَةِ مُغِيرَة بن زِيَاد الْموصِلِي

❀❀ حضرت عرس بن عمیرہ کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب زمین میں گناہوں پر عمل کیا جائے تو جو شخص اس کے پاس موجود ہو اور اسے ناپسند کرتا ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) اسے منکر قرار دیتا ہو تو وہ اس شخص کی مانند ہے جیسے وہ وہاں موجود ہی نہیں اور جو شخص وہاں موجود نہ ہو اور اس گناہ سے راضی ہو تو وہ اس شخص کی مانند ہوگا جو وہاں موجود ہو"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے مغیر بن زیادہ موصلی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3503 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِسْلَام أَن تعبد الله لَا تشرك بِهِ شَيْئًا وتقيم الصَّلَاة وتؤتي الزَّكَاة وتصوم رَمَضَان وتحج وَالْأَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْي عَن الْمُنكر وتسليمك على أَهْلك فَمَنْ انتقص شَيْئًا مِنْهُنَّ فَهُوَ سهم من الْإِسْلَام يَدعه وَمَنْ تركهن فَقَدْ ولى الْإِسْلَام ظَهره رَوَاهُ الْحَاكِم

وَتَقَدَّمَ حَدِيْثُ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَام ثَمَانِيَة أسْهم الْإِسْلَام سهم وَالصَّلَاة سهم وَالزَّكَاة سهم وَالصَّوْم سهم وَحج الْبَيْت سهم وَالْأَمر بِالْمَعْرُوْفِ سهم وَالنَّهْي عَن الْمُنكر سهم وَالْجِهَاد فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ سهم وَقد خَابَ من لَا سهم لَهُ . رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اسلام یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز قائم کرو تم زکوٰۃ ادا کرو تم رمضان کے روزے رکھو تم حج کرو تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اور تم اپنے اہل خانہ کو سلام کرو جو شخص ان میں کوئی چیز کم کرے گا تو یہ اسلام میں سے ایک حصہ ہے جس کو وہ ترک کر دے گا اور جو شخص ان سب کو ترک کر دے گا تو وہ اسلام کی طرف پشت پھیر لے گا"

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث گزر چکی ہے: اسلام کے آٹھ حصے ہیں اسلام (یعنی کلمہ شہادت پڑھنا) ایک حصہ ہے نماز ایک حصہ ہے زکوٰۃ ایک حصہ ہے روزہ ایک حصہ ہے بیت اللہ کا حج ایک حصہ ہے نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے اور وہ شخص رسوا ہو گیا جس کا کوئی حصہ نہ ہو"

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3504 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَت دخل عَلَيّ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فعرفت فِيْ وَجهه أَن قد حَضَره شَيْءٍ فَتَوَضَّأ وَمَا كلم أَحَدًا فلصقت بالحجرة أستمع مَا يَقُوْلُ فَقعدَ على الْمِنْبَر فَحَمدَ اللّٰه وَأثنى

عَلَيْهِ وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاس اِن اللّٰه يَقُوْلُ لكم مروا بِالْمَعْرُوْفِ وانهوا عَن الْمُنكر قبل اَن تدعوا فَلَا اُجِيب لكم وتسالونى فَلَا اُعْطِيكُمْ وتستنصرونى فَلَا اَنْصُرُكُمْ فَمَا زَاد عَلَيْهِنَّ حَتّٰى نزل

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ كِلَاهُمَا من رِوَايَةِ عَاصِم بن عمر بن عُثْمَان عَن عُرْوَة عَنْهُمَا

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو آپ ﷺ کے چہرے سے مجھے اندازہ ہوگیا کہ آپ ﷺ کو کوئی پریشانی لاحق ہے آپ ﷺ نے وضو کیا آپ ﷺ نے کسی کے ساتھ بات چیت نہیں کی اور آپ ﷺ حجرے سے چلے گئے میں غور سے آپ ﷺ کی بات سن رہی تھی آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اس سے پہلے کہ تم لوگ دعا کرو تو میں تمہاری دعا کو قبول نہ کروں اور تم لوگ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں عطا نہ کروں تم لوگ مجھ سے مدد مانگو اور میں تمہاری مدد نہ کروں''۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس کے علاوہ مزید کچھ نہیں ارشاد فرمایا اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے عاصم بن عمر بن عثمان کے حوالے سے اور عروہ کے حوالے سے ان دونوں سے نقل کیا ہے۔

3505 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ منا من لم يرحم صَغِيرنَا ويوقر كَبِيْرنَا وَيَأْمُر بِالْمَعْرُوْفِ وينه عَن الْمُنكر

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا''

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔

3506 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نسمع اَن الرجل يتعَلَّق بِالرجلِ يَوْم الْقِيَامَة وَهُوَ لَا يعرفهُ فَيَقُوْلُ لَهُ مَا لَك اِلَيّ وَمَا بيني وَبَيْنك معرفَة فَيَقُوْلُ كنت تراني على الْخَطَايَا وَعَنِ الْمُنكر وَلَا تنهاني ذكره رزين وَلَمْ اَره

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ یہ بات سنا کرتے تھے: ایک شخص دوسرے شخص کے ساتھ قیامت کے دن متعلق ہو جائے گا دوسرا شخص اسے پہچانتا نہیں ہوگا وہ اس سے کہے گا تمہارا میرے ساتھ کیا واسطہ ہے جبکہ میرے

اورتمہارے درمیان کوئی شناسائی ہی نہیں ہے' تو وہ کہے گا: تم نے مجھے غلطیاں کرتے ہوئے اور منکر کام کرتے ہوئے دیکھا تھا اور مجھے منع نہیں کیا تھا۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے' لیکن میں نے اس کو نہیں دیکھا۔

التَّرْهِيب من اَن يَأمر بِمَعْرُوْف وَينْهى عَن مُنكر وَيُخَالف قَوْله فعله

اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جو شخص نیکی کا حکم دیتا ہو اور برائی سے منع کرتا ہو اس کا عمل اس کے قول کے برخلاف ہو

3507 - عَن اُسَامَة بن زيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتَى بِالرجلِ يَوْم الْقِيَامَة فَيلقى فِى النَّار فتندلق اقتاب بَطْنه فيدور بهَا كَمَا يَدُور الْحمار فِى الرَّحَى فيجتمع إِلَيْهِ اَهْلِ النَّارِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فلَان مَا لَك الم تكن تَامر بِالْمَعْرُوْفِ وتنهى عَن الْمُنكر فَيَقُوْلُ بَلٰى كنت آمُر بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتيه وانهى عَن الْمُنكر وآتيه

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِم قَالَ قِيْلَ لأسامة بن زيد لَو اتيت عُثْمَان فكلمته فَقَالَ إِنَّكُمْ لترَوْنَ اَنِّىْ لَا اُكَلِّمهُ إِلَّا اسمعكم وَإِنِّىْ اُكَلِّمهُ فِى السِّرّ دون اَن افتح بَابا لَا اكون اَوَّل من فَتحه وَلَا اَقُوْل لرجل إِن كَانَ عَلَىّ اَمِيرا إِنَّهُ خير النَّاس بعد شَيْءٍ سمعته من رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ سمعته يَقُوْلُ يجاء بِالرجلِ يَوْم الْقِيَامَة فَيلقى فِى النَّار فتندلق أقتابه فيدور كَمَا يَدُور الْحمار برحاه فيجتمع اَهْلِ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ يَا فلَان مَا شَأنك اَلَيْسَ كنت تَامر بِالْمَعْرُوْفِ وتنهى عَن الْمُنكر فَيَقُوْلُ كنت آمركُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا آتيه وانهاكم عَن الشَّرّ وآتيه

الأقتاب الأمعاء وَاحِدهَا قتب بِكَسْر الْقَاف وَسُكُون التَّاء تندلق اَى تخرج

❀❀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا' اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کے پیٹ کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی اور وہ اس میں یوں چکر کاٹے گا جس طرح چکی کے گرد گدھا چکر لگاتا ہے اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہوں گے اور کہیں گے: اے فلاں! تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تم نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے منع نہیں کرتے تھے وہ کہے گا جی ہاں! لیکن میں نیکی کا حکم دیتا تھا اور میں خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور میں برائی سے منع کرتا تھا اور خود اس کا مرتکب ہوتا تھا''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہا گیا اگر آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اس بارے میں یہ بات چیت کریں تو یہ

مناسب ہوگا تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں ان کے ساتھ صرف وہی کلام کروں گا جو میں تمہیں سنا رہا ہوں میں کوئی دروازہ کھولے بغیر پوشیدہ طور پر ان کے ساتھ بات کروں گا میں دروازہ کھولنے والا پہلا شخص نہیں بنوں گا' اور نہ ہی میں کسی شخص کے بارے میں یہ کہوں گا کہ اگر یہ مجھ پر امیر ہوتا تو یہ سب سے بہتر ہوتا' اس کے بعد کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی ایک بات سنی ہوئی ہے لوگوں نے دریافت کیا وہ بات کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا' اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں نکل آئیں گی' اور وہ یوں چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہو کر اس سے کہیں گے اے فلاں تمہارا کیا معاملہ ہے؟ کیا تم نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے منع نہیں کرتے تھے وہ جواب دے گا میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن میں خود وہ نیکی نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں برائی سے منع کرتا تھا اور خود اس کا ارتکاب کیا کرتا تھا''۔

لفظ اقتاب سے مراد انتڑیاں ہے اس کی واحد قتب ہے جس میں ق پر زیر ہے' اور ت ساکن ہے۔ لفظ تندلق سے مراد یہ ہے کہ وہ باہر آجائیں گی۔

3508 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اسرِی بِی رِجَالًا تقرض شفاههم بمقاريض مِنَ النَّار فَقُلْتُ من هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرِيْل قَالَ الخطباء من اُمتك الَّذِيْنَ يأمرُوْنَ النَّاس بِالْبِرِّ وينسون انفسهم وهم يَتلون الْكتاب اَفلا يعْقلُوْنَ

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْيَا فِیْ كتاب الصمت وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهٖ وَاللَّفْظ لَهٗ وَالْبَيْهَقِیّ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ذریعے کاٹے جا رہے تھے میں نے دریافت کیا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیا کرتے تھے اور اپنے آپ کو بھول جایا کرتے تھے یہ لوگ کتاب کی تلاوت کیا کرتے تھے کیا یہ عقل نہیں رکھتے تھے''

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے کتاب الصمت میں نقل کی ہے' اور امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام بیہقی نے بھی نقل کیا ہے۔

3509 - وَفِیْ رِوَايَةٍ لِابْنِ اَبِی الدُّنْيَا مَرَرْت لَيْلَةَ اُسرِی بِی على قوم يقْرض شفاههم بمقاريض من نَار كلما قرضت عَادَتْ فَقُلْتُ يَا جِبْرِيْل من هٰؤُلَاءِ قَالَ خطباء من اُمتك يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ

❀❀ امام ابن ابو دنیا کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جس رات مجھے معراج کروائی گئی میرا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ذریعے کاٹے جا رہے تھے جب بھی ان کے ہونٹ کاٹ دیے جاتے تھے تو وہ دوبارہ بن جاتے تھے میں نے دریافت کیا' اے جبریل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے جواب دیا یہ آپ کی امت کے خطیب ہیں یہ وہ باتیں کیا کرتے تھے جن پر یہ خود (عمل) نہیں کرتے تھے۔

3510 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبَیْهَقِیِّ قَالَ اتیت لَیْلَة اسرِی بِی علی قوم تقرض شفاههم بمقاریض من نَار فَقُلْتُ من هؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْل قَالَ خطباء امتك الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ویقرؤون کتاب اللّٰه وَلَا یعملُوْنَ بِهٖ

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جس رات مجھے معراج کروائی گئی میں ایک قوم کے پاس آیا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں کے ذریعے کاٹے جارہے تھے میں نے دریافت کیا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کی امت کے وہ خطیب ہیں جو وہ باتیں کیا کرتے تھے جو وہ خود نہیں کرتے تھے' یہ لوگ اللہ کی کتاب پڑھا کرتے تھے لیکن اس پر عمل نہیں کرتے تھے''۔

3511 - وَعَنِ الْحسن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا من عبد یخطب خطْبَة اِلَّا اللّٰه سائله عَنْهَا یَوْم الْقِیَامَة مَا اردْت بهَا

قَالَ فَکَانَ مَالك یَعْنِیْ ابْن دِیْنَار اِذا حدث بِهٰذَا بَکَی ثُمَّ یَقُوْلُ اتحسبون اَن عَیْنی تقر بکلامی عَلَیْکُمْ وَاَنا اَعْلَمُ اَن اللّٰه سائلی عَنْهُ یَوْم الْقِیَامَة قَالَ مَا اردْت بِهٖ فَاَقُوْل اَنْتَ الشَّهِید علی قلبِی لَو لم اَعْلَمْ انه اَحَبّ اِلَیْك لم اَقرّا علی اثْنَیْنِ اَبَدًا

رَوَاهُ ابْن اَبِی الدُّنْیَا وَالْبَیْهَقِیّ مُرْسلا بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بندہ خطبے میں جو بھی بات کہے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندے سے اس خطبے کے بارے میں حساب لے گا کہ تم نے اس کے ذریعے کیا مراد لیا تھا؟''

راوی بیان کرتے ہیں: مالک بن دینار جب یہ روایت بیان کرتے تھے تو وہ رونے لگ جاتے تھے اور بولتے تھے: کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ میری آنکھیں اس بات پر ٹھنڈی ہوتی ہیں کہ میں تمہارے ساتھ کلام کرتا ہوں (یعنی تمہارے سامنے تقریر کرتا ہوں) حالانکہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے اس بارے میں حساب لے گا تو میں کہوں گا: تو میرے دل پر گواہ ہے' اگر مجھے اس بارے میں پتہ نہ ہوتا کہ یہ کام تیرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے' تو میں کبھی دو آدمیوں کے سامنے بھی کچھ پڑھ کر نہ سناتا''

یہ روایت امام ابن ابو دنیا نے اور امام بیہقی نے ''مرسل'' روایت کے طور پر عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3512 - وَرُوِیَ عَن الْوَلِید بن عقبَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن نَاسا من اَهْلِ الْجَنَّة ینطلقون اِلَی اُنَاس من اَهْلِ النَّارِ فَیَقُوْلُوْنَ بِمَ دَخَلْتُمُ النَّار فوَاللّٰهِ مَا دَخَلنَا الْجَنَّة اِلَّا بِمَا تعلمنا مِنْکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ اِنَّا کُنَّا نقُول وَلَا نَفْعل

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْکَبِیْر

❀❀ حضرت ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اہل جنت سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اہل جہنم کی طرف جائیں گے اور دریافت کریں گے تم لوگ کیوں جہنم میں داخل ہو گئے حالانکہ اللہ کی قسم! ہم لوگ تو جنت میں اس کی وجہ سے داخل ہوئے ہیں کہ جو ہم نے تم سے علم حاصل کیا تھا تو وہ جواب دیں گے ہم لوگ جو کہا کرتے تھے خود اس پر عمل نہیں کرتے تھے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کی ہے۔

3513 - وَعَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ عَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه الْاَزْدِیّ صَاحب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الَّذِیْ یعلم النَّاس الْخَيْر وینسی نَفْسه كَمثل السراج یضیء للنَّاس وَیحرق نَفْسه الحَدِيْثٌ رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَاِسْنَادُهٗ حسن اِنْ شَاءَ اللّٰه وَرَوَاهُ الْبَزَّار من حَدِيْثٌ اَبِیْ بَرزَةَ اِلَّا اَنه قَالَ مثل الفتيلة

❀❀ ابوتمیمہ نے نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت جندب بن عبداللہ ازدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے اور اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اس کی مثال چراغ کی طرح ہے جو لوگوں کو روشنی فراہم کرتا ہے اور اپنے آپ کو جلا دیتا ہے''۔ ..... الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کی سند اگر اللہ نے چاہا تو حسن ہوگی اسے امام بزار نے حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے طور پر نقل کیا ہے تاہم انہوں نے (چراغ کی جگہ) چراغ کی بتی کا لفظ استعمال کیا ہے۔

3514 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَيْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن اخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمْ بعدِی كل مُنَافِق علیم بِاللِّسَانِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْكَبِيْر وَالْبَزَّار وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِی الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اپنے بعد تم لوگوں کے بارے میں سب سے زیادہ خوف ہر اُس منافق کے حوالے سے ہے جو قادر الکلام ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور امام بزار نے نقل کی ہے ان کے تمام راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

3515 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل لَا یكون مُؤْمِنا حَتّٰی یكون قلبه مَعَ لِسَانه سَوَاء وَیكون لِسَانه مَعَ قلبه سَوَاء وَلَا یُخَالف قَوْله عمله ویامن جَاره بوائقه

رَوَاهُ الْاَصْبَهَانِیّ بِاِسْنَادٍ فِيْهِ نظر

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوتا جب تک اس کا دل اس کی زبان کے بالکل ساتھ نہ ہو اور اس کی زبان اس کے دل کے

بالکل ساتھ نہ ہو اس کا قول اُس کے عمل کے برخلاف نہ ہو اور اس کا پڑوسی اس کی زیادتی سے محفوظ نہ ہو"۔

یہ روایت امام اصبہانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جس میں غور وفکر کی گنجائش ہے۔

3516 - وَعَنْ عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَتَخَوَّف على أمتِيْ مُؤْمِنا وَلَا مُشْرِكًا اما الْمُؤْمِن فيحجزه اِيمَانه وَاما الْمُشْرك فيقمعه كفره وَلٰكِن اَتَخَوَّف عَلَيْكُمْ منافقا عَالم اللِّسَان يَقُوْلُ مَا تَعْرِفُوْنَ وَيعْمل مَا تنكرون

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط من رِوَايَةِ الْحَارِث وَهُوَ الْاَعْوَر عَن عَليّ والْحَارث هذَا واه وَقد رضيه غير وَاحِد

❀❀ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے اپنی امت کے بارے میں نہ تو کسی مومن کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے' اور نہ ہی مشرک کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے' کیونکہ جہاں تک مومن کا تعلق ہے' تو اس کا ایمان اسے محفوظ رکھے گا' اور جہاں تک مشرک کا تعلق ہے' تو اس کا کفر اسے برباد کردے گا لیکن مجھے تم لوگوں کے بارے میں منافق شخص کے حوالے سے اندیشہ ہے جو زبان دان ہوگا وہ ایسی باتیں کرے گا جو تمہیں اچھی لگیں گی اور ایسے عمل کرے گا جنہیں تم برا قرار دو گے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں حارث سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے' اس سے مراد حارث اعور ہے' اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے حارث نامی یہ راوی واہی ہے حالانکہ کئی حضرات اس سے راضی ہیں۔

3517 - وَعَنِ الْاَغر اَبِيْ مَالك قَالَ لما اَرَادَ اَبُوْ بَكْرٍ اَن يسْتَخْلف عمر بعَثَ اِلَيْهِ فَدَعَاهُ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنِّيْ اَدْعُوك اِلٰى اَمر مُتْعب لمن وليه فَاتق اللّٰه يَا عمر بِطَاعَتِهِ واطعه بتقواه فَاِن الْبَقِيّ آمن مَحْفُوْظ ثُمَّ اِن الْاَمر معروض لَا يستوجبه اِلَّا من عمل بِهِ فَمَنْ اَمر بِالْحَقِّ وَعمل بِالْبَاطِلِ وَاَمر بِالْمَعْرُوْفِ وَعمل بالمنكر يُوْشك اَن تَنْقَطِع اُمْنِيته وَاَن يحبط عمله فَاِن اَنْت وليت عَلَيْهِمْ اَمرهم فَاِن اسْتَطَعْت اَن تَجف يدك من دِمَائِهِمْ وَاَن تضمر بَطْنك من اَمْوَالهم وَاَن تَجف لسَانك عَنْ اَعراضهم فافعل وَلَا قُوَّة اِلَّا بِاللّٰه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن فِيْهِ انْقِطَاعًا

❀❀ اغر ابو مالک بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین مقرر کریں تو انہیں پیغام بھیج کر بلوایا تو وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسے کام کے بارے میں کہنے لگا ہوں کہ جو شخص اس کا نگران بنے وہ مشقت کا شکار ہو جاتا ہے' تو اے عمر! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اس کی طاعت کرنا اور اس کی پرہیزگاری کے حوالے سے اس کی پیروی کرنا کیونکہ پرہیزگار شخص امن میں رہتا ہے' اور محفوظ رہتا ہے پھر اس کے بعد معاملہ پیش ہوتا ہے' اور جو اس پر عمل کرتا ہے' اس کے مطابق اس کا حکم ہو جاتا ہے جو شخص حق کا حکم دیتا ہے' اور باطل پر عمل کرتا ہے' اور نیکی کا حکم دیتا ہے' اور منکر پر عمل کرتا ہے' تو عنقریب اس کی زندگی ختم ہو جائے گی اور اس کا عمل ضائع ہو جائے گا' اگر تم لوگوں کے

حکمران بنتے ہو تو جہاں تک تم سے ہو سکے تم اپنے ہاتھ ان کے خون سے خشک رکھنا اور اس بات سے بچنا کہ تم ان کے اموال اپنے پیٹ میں ڈالو اور اپنی زبان کے ذریعے ان کی عزت پر حملہ کرنے سے بچنا' باقی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اس کے تمام راوی ثقہ ہیں البتہ اس میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

3518 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يبصر اَحَدُكُمُ القذاة فِیْ عين اَخِيْهِ وينسى الْجذع فِیْ عينه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے بھائی کی آنکھ میں موجود تنکے کو دیکھ لیتا ہے' اور اپنی آنکھ میں موجود شہتیر کو بھول جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کی ہے۔

التَّرْغِيْب فِیْ ستر الْمُسْلِم والترهيب من هتكه وتتبع عَوْرَته

مسلمان کی پردہ پوشی کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور اس کی پردے کو زائل کرنے یا اس کے پوشیدہ معاملات کی تحقیق کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

3519 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من نفس عَن مُسْلِم كربَة من كرب الدُّنْيَا نفس اللّٰه عَنْهُ كربَة من كرب يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ ستر على مُسْلِم ستره اللّٰه فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰه فِیْ عون الْعَبْد مَا كَانَ الْعَبْد فِیْ عون اَخِيْهِ

رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالنَّسَائِیّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی کوئی پریشانی دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی پریشانی دور کر دے گا جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا' اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3519-سنن أبي داود' كتاب الأدب' باب في المعونة للمسلم' حديث: 4316سنن ابن ماجه' المقدمة' باب في فضائل أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب فضل العلماء والحث على طلب العلم' حديث: 223الجامع للترمذي' أبواب البر والصلة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في الستر على المسلم' حديث: 1902مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الأدب في الستر على الرجل' حديث: 26027السنن الكبرى للنسائي' كتاب الرجم' الترغيب في ستر العورة وذكر الاختلاف على إبراهيم بن سنبط في' حديث: 7054مسند الطيالسي' أحاديث النساء' ما أسند أبو هريرة' وأبو صالح' حديث: 2550

3520 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرتا ہے جو شخص کسی مسلمان سے تکلیف کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص سے قیامت کے دن کی پریشانی کو دور کرے گا' اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں' اسے امام ترمذی نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ہونے کے طور پر یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

3521 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص دنیا میں کسی بندے کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا''

یہ روایت امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3522 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَى مُؤْمِنٌ مِنْ اَخِيْهِ عَوْرَةً فَيَسْتُرُهَا عَلَيْهِ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَالصَّغِيْرِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے کسی بھائی کی پردہ پوشی کے قابل کوئی چیز دیکھے اور پھر اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط اور معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

3523 - وَعَنْ دُخَيْرٍ اَبِي الْهَيْثَمِ كَاتِبِ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اِنَّ لَنَا جِيْرَانًا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَاَنَا دَاعٍ لَهُمُ الشُّرْطَ لِيَاْخُذُوْهُمْ قَالَ لَا تَفْعَلْ وَعِظْهُمْ وَهَدِّدْهُمْ قَالَ اِنِّيْ نَهَيْتُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا وَاَنَا دَاعٍ

لَهُمُ الشَّرْط لياخذوهم فَقَالَ عقبَة وَيحك لَا تفعل فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ستر عَورَة فَكَأَنَّمَا استحيا موء ودة فِيْ قبرها

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِذكر الْقِصَّة وبدونها وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رجال اسانيدهم ثِقَات وَلٰكِن اخْتلف فِيْهِ على اِبْرَاهِيْمَ بن نشيط اخْتِلَافا كثيرا ذكرت بعضه فِيْ مُخْتَصر السّنَن

الشَّرْط بِضَم الشين الْمُعْجَمَة وَفتح الرَّاء هم أعوان الْوُلَاة والظلمة وَالْوَاحد مِنْهُ شرطي بِضَم الشين وَسُكُون الرَّاء

❀❀ ذخیر ابوالہیثم جو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کے معتمد ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا ہمارے کچھ پڑوسی ہیں جو شراب پیتے ہیں میں ان کے لئے سپاہی کو بلانا چاہ رہا ہوں تا کہ وہ انہیں پکڑیں تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو تم انہیں وعظ و نصیحت کرو اور تم انہیں بچنے کی تلقین کرو اس نے کہا: میں نے انہیں منع کیا لیکن وہ لوگ باز نہیں آئے اب میں ان کے لئے سپاہیوں کو بلاؤں گا تا کہ وہ انہیں پکڑ لیں تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم ایسا نہ کرو کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی کے پوشیدہ معاملات کی پردہ پوشی کرتا ہے تو گویا وہ قبر میں گاڑی گئی لڑکی کو زندگی دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے جس میں پورا واقعہ ذکر ہوا ہے اور انہوں نے اس پر واقعہ کے بغیر بھی اس کو نقل کیا ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان کی اسانید کے رجال ثقہ ہیں تاہم ان کی روایت میں ابراہیم بن نشیط نامی راوی پر بہت زیادہ اختلاف کیا گیا ہے میں نے اس کا کچھ حصہ مختصر السنن میں ذکر کیا ہے۔

لفظ الشرط میں ش پر پیش ہے اور ر پر زبر ہے اس سے مراد اہلکاروں اور ظالم افراد کے مددگار لوگ ہیں اس کی واحد شرطی آتی ہے جس میں ش پر پیش ہے اور ر ساکن ہے (اس سے مراد پولیس کا سپاہی ہے)۔

3524 - وَعَنْ يزِيْد بن نعيم اَن ماعزا اَتَى النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقر عِنْده اَرْبع مَرَّات فَامر برجمه وَقَالَ لهزال لَو سترته بثوبك كَانَ خيرا لَك

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ

قَالَ الْحَافِظ ونعيم هُوَ ابْن هزال وَقِيْلَ لَا صُحْبَة لَهُ وَاِنَّمَا الصُّحْبَة لِاَبِيهِ هزال

وَسبب قَوْله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لهزال لَو سترته بثوبك مَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَغَيْره عَن مُحَمَّد بن

الْمُنْكَدر اَن هزالًا اَمر ماعزا اَن يَاْتِى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم

وروى فِىْ مَوْضِع آخر عَن يزِيْد بن نعيم بن هزال عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ مَاعِز بن مَالك يَتِيما فِىْ حجر اَبِىْ فَاَصَاب جَارِيَة من الْحَىّ فَقَالَ لَهُ اَبِىْ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْبرهُ بِمَا صنعت لَعَلَّه يسْتَغْفر لَك وَذكر الْحَدِيْثَ فِىْ قصَّة رجمه وَاسم الْمَرْاَة الَّتِىْ وَقع عَلَيْهَا مَاعِز فَاطِمَة وَقِيْلَ غير ذٰلِكَ وَكَانَت امة لهزال

❀❀ یزید بن نعیم بیان کرتے ہیں: حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چار مرتبہ اقرار کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سنگسار کرنے کا حکم دے دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہزال رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تم اپنے کپڑے کے ذریعے اس کی پردہ پوشی کرتے تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر تھا"

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: نعیم نامی راوی نعیم بن ہزال ہے ایک قول کے مطابق انہیں صحابی ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے صحابی ان کے والد حضرت ہزال رضی اللہ عنہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہزال رضی اللہ عنہ سے جو یہ ارشاد فرمایا تھا کہ "اگر تم اپنے کپڑے کے ذریعے اس کی پردہ پوشی کرتے" اس کی وجہ وہ روایت ہے جسے امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے محمد بن منکدر کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت ہزال رضی اللہ عنہ نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیں۔

ایک اور مقام پر یزید بن نعیم کے حوالے سے ان کے والد سے یہ بات منقول ہے کہ حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ ایک یتیم تھے وہ میرے والد کے ہاں زیر پرورش تھے انہوں نے قبیلے کی ایک لڑکی کے ساتھ زنا کرلیا تو میرے والد نے ان سے کہا کہ تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور اپنے اس عمل کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤ تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے دعائے مغفرت کریں"۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے جس میں انہیں سنگسار کیے جانے کا واقعہ ہے وہ خاتون جس کے ساتھ حضرت ماعز رضی اللہ عنہ نے زنا کیا تھا اس کا نام فاطمہ بیان کیا گیا ہے ایک قول کے مطابق اس کا نام کچھ اور تھا اور وہ لڑکی حضرت ہزال رضی اللہ عنہ کی کنیز تھی۔

3525 - وَعَنْ مَكْحُوْل اَن عقبَة بن عَامر رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَى مسلمة بن مخلد فَكَانَ بَيْنه وَبَيْنَ البواب شَىْءٍ فَسمع صَوْته فَاذن لَهُ فَقَالَ اِنِّىْ لم آتِك زَائِرًا وَلٰكِن جئْتُك لحَاجَة اَتَذكر يَوْم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من علم من اَخِيْه سَيِّئَة فسترها ستر اللّٰه عَلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة قَالَ نَعَمْ قَالَ لهٰذَا جِئْت

رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح.

❀❀ مکحول بیان کرتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ مسلمہ بن مخلد کے پاس آئے جن کا دربان موجود تھا ان کے اور دربان کے درمیان کوئی تکرار ہوئی مسلمہ بن مخلد نے ان کی آواز سنی تو انہیں اندر آنے کی اجازت دی انہوں نے فرمایا: میں

تمہارے پاس تم سے ملنے کے لئے نہیں آیا ہوں بلکہ ایک کام کے سلسلے میں آیا ہوں جو مجھے آج یاد آیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے بھائی کی کسی برائی سے واقف ہو اور اس کی پردہ پوشی کرے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا''

مسلمہ بن مخلد نے کہا ٹھیک ہے تو حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اسی مقصد کے لئے آیا تھا۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3526 - وَعَنْ رَجَاء بن حَيْوَة قَالَ سَمِعت مسلمة بن مخلد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَيْنا انا على مصر فَاتى البواب فَقَالَ اِن اَعْرَابِيًا على الْبَاب يسْتَأْذن فَقُلْتُ من اَنْت قَالَ انا جَابر بن عبد اللّٰه قَالَ فَاشْرَفت عَلَيْهِ فَقُلْتُ انزل اِلَيْك اَوْ اصعد قَالَ لَا تنزل وَلَا اصعد حَدِيْثٍ بَلغنِيْ اَنَّك تَروِيه عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ستر الْمُؤْمِن جِئْت اسمعهُ

قلت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من ستر على مُؤْمِن عَورَة فَكَاَنَّمَا اَحْيَا موء ودة فَضرب بعيره رَاجعا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْاَوْسَطِ من رِوَايَةِ اَبِيْ سِنَان الْقَسْمَلِي

❀❀ رجاء بن حیوہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جب میں مصر کا گورنر تھا تو میرے پاس دربان آیا اور بولا: ایک دیہاتی دروازے پر کھڑا ہوا اندر آنے کی اجازت مانگ رہا ہے میں نے اس سے دریافت کیا: تم کون ہو اس نے کہا: میں جابر بن عبداللہ ہوں مسلمہ بن مخلد کہتے ہیں: میں نے جھانک کر ان کی طرف دیکھا اور دریافت کیا: میں نیچے آؤں یا آپ اوپر آ رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: نہ تم نیچے آؤ گے اور نہ میں اوپر آؤں گا۔ میں ایک حدیث کے سلسلے میں آیا ہوں جس کے بارے میں مجھے پتہ چلا ہے کہ تم اسے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتے ہو اور وہ مومن کی پردہ پوشی کے بارے میں ہے۔ تو میں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص کسی مومن کی پردہ پوشی کرتا ہے وہ گویا زندہ گاڑ دی گئی بچی کو زندگی دیتا ہے''۔

تو انہوں نے واپس جانے کے لئے اپنے اونٹ کو (چابک) ماری۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں ابوسنان قسملی کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3527 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ستر عَورَة اَخِيْه ستر اللّٰه عَوْرَته يَوْم الْقِيَامَة وَمَنْ كشف عَورَة اَخِيْه الْمُسْلِم كشف اللّٰه عَوْرَته حَتّٰى يَفْضَحهُ بهَا فِيْ بَيته

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا' اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی بے پردگی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی بے پردگی کرے گا یہاں تک کہ اسے اس کے گھر میں اس کی وجہ سے رسوائی کا شکار کر دے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3528 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ صعد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَر فَنَادٰی بِصَوْت رفیع فَقَالَ یَا معشر من اسلم بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یفض الْاِیمَان اِلٰی قلبہ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْن وَلَا تتبعوا عَوْرَاتھمْ فَاِنَّہٗ من تتبع عَورَة اَخِیْہ الْمُسْلِم تتبع اللّٰہ عَوْرَتہ وَمَنْ تتبع اللّٰہ عَوْرَتہ یَفْضَحہُ وَلَوْ فِیْ جَوف رَحْلہ وَنظر ابْن عمر اِلَی الْکَعْبَة فَقَالَ مَا أعظمك وَمَا أعظم حرمتك وَالْمُؤْمِن اعظم حُرْمَة عِنْد اللّٰہ مِنْك

رَوَاہُ التِّرْمِذِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ اِلَّا انہ قَالَ فِیْہِ یَا معشر من اسلم بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یدْخل الْاِیمَان قلبہ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِیْن وَلَا تُعَیِّرُوھُمْ وَلَا تَطْلُبُوا عثراتھم الحَدِیْث

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور بلند آواز میں پکار کر کہا: اے وہ گروہ جو اپنی زبان کے ذریعے تو اسلام لے آئے ہیں لیکن ان کا ایمان ابھی تک ان کے دل تک نہیں پہنچا ہے تم لوگ مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ اور ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہ کرو کیونکہ جو شخص اپنے بھائی کے پوشیدہ اعمال کی جستجو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملے کو ظاہر کرے گا' اور جس شخص کے پوشیدہ معاملے کو اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا تو وہ اسے رسوائی کا شکار کر دے گا خواہ وہ اپنے پالان کے اندر موجود ہو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ کی طرف دیکھ کر ارشاد فرمایا: تم کتنے عظیم ہو اور تمہاری حرمت کتنی زیادہ ہے' لیکن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مومن کی حرمت تم سے زیادہ ہے۔

یہ روایت امام ترمذی نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''اے وہ گروہ جو اپنی زبان کے ذریعے اسلام لے آیا ہے' لیکن ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا تم مسلمانوں کو اذیت نہ پہنچاؤ انہیں عار نہ دلاؤ اور ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہ کرو''.....الحدیث۔

3529 - وَعَنْ اَبِیْ بَرْزَة الْاَسْلَمِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا معشر من آمن بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یدْخل الْاِیمَان قلبہ لَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِیْن وَلَا تتبعوا عَوْرَاتھمْ فَاِنَّہٗ من اتبع عَوْرَاتھمْ تتبع اللّٰہ عَوْرَتہ وَمَنْ تتبع اللّٰہ عَوْرَتہ یَفْضَحہُ فِیْ بَیْتہ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد عَنْ سَعِیْد بن عبد اللّٰہ بن جریج عَنْہُ وَرَوَاہُ اَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ من حَدِیْث الْبَراء

❀❀ حضرت بوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے وہ گروہ! جو اپنی زبان کے ذریعے ایمان لے آیا ہے' لیکن ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا تم لوگ مسلمانوں کی

غیبت نہ کرو ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو نہ کرو کیونکہ جو شخص ان کے پوشیدہ معاملات کی جستجو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ معاملے کو ظاہر کرے گا' اور جس شخص کے پوشیدہ معاملے کو اللہ تعالیٰ ظاہر کردے گا وہ اپنے گھر میں بیٹھا ہوا رسوائی کا شکار ہو جائے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے سعید بن عبداللہ بن جریج کے حوالے سے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے یہ روایت امام ابویعلی نے حسن سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

3530 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكَ اِن اتبعت عورات الْمُسْلِمِيْنَ افسدتهم اَوْ كدت تفسدهم ۔

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهٖ

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اگر تم مسلمانوں کے پوشیدہ معاملات کی جستجو کرو گے تو تم انہیں خرابی کا شکار کردو گے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) تم انہیں خرابی کے قریب کردو گے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3531 - وَعَنْ شُرَيْح بن عبيد عَن جُبَيْر بن نفير وَكثير بن مرّة وَعَمْرو بن الْاسود والمقدام بن معديكرب وَاَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْاَمِير اِذا ابْتغى الرِّيبَة فِي النَّاس افسدهم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد من رِوَايَةِ اِسْمَاعِيل بن عَيَّاش

قَالَ الْحَافِظ عبد الْعَظِيْم جُبَير بن نفير ادْرك النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعْدُوْد فِي التَّابِعين وَكثير بن مرّة نَص الْاَئِمَّة على انه تَابِعِيّ وَذكره عَبْدَانِ فِي الصَّحَابَة وَعَمْرو بن الْاسود عنسى حمصى ادْرك الْجَاهِلِيَّة وروى عَن عمر بن الْخطاب ومعاذ وَابْن مَسْعُوْدٍ وَغَيْرِهِمْ

❀❀ شریح بن عبید نے جبیر بن نفیر اور کثیر بن مرہ اور عمرو بن اسود اور مقدام بن معدیکرب اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے

''جب کوئی حکمران لوگوں میں مشکوک چیز حاصل کرنا چاہتا ہے تو ان کو خراب کردیتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے اسماعیل بن عیاش کی نقل کردہ حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

حافظ عبدالعظیم بیان کرتے ہیں حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ نے اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے' لیکن ان کا شمار تابعین میں ہوتا ہے اور کثیر بن مرہ کے بارے میں آئمہ نے تصریح کی ہے کہ وہ تابعی ہیں عبدان نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے عمرو بن اسود عنسی نے زمانہ جاہلیت پایا ہے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام

سے روایات نقل کی ہیں۔

4 - التَّرْهِيب من مواقعة الْحُدُوْد وانتهاك الْمَحَارِم

قابل حدود جرائم کا ارتکاب کرنے اور حرام چیزوں کا مرتکب ہونے کے بارے میں ترہیبی روایات

3532 - عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنا آخذ بِحُجزِكُمْ اَقُوْل اِيَّاكُمْ وجهنم اِيَّاكُمْ وَالْحُدُوْد اِيَّاكُمْ وجهنم اِيَّاكُمْ وَالْحُدُوْد اِيَّاكُمْ وجهنم اِيَّاكُمْ وَالْحُدُوْد ثَلَاث مَرَّات فَاِذَا اَنا مت تركتكم وَاَنا فَرَطكُمْ على الْحَوْض فَمَنْ ورد اَفْلح.....الحَدِيْث

رَوَاهُ من رِوَايَة لَيْث بن اَبِيْ سليم

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میں تمہارے (تہبند کے) ڈب سے تمہیں پکڑتا ہوں اور میں تمہیں کہتا ہوں کہ تم بچو تم جہنم سے بچو تم قابل حدود جرموں کا ارتکاب کرنے سے بچو تم جہنم سے بچو تم قابل حدود جرموں کا ارتکاب کرنے سے بچو تم جہنم سے بچو اور قابل حدود جرموں کا ارتکاب کرنے سے بچو یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' جب میں مرجاؤں گا تو تمہیں چھوڑ جاؤں گا' اور میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوؤں گا جو شخص وہاں آئے گا وہ کامیاب ہو جائے گا'' الحدیث۔

یہ روایت انہوں نے لیث بن ابو سلیم سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3533 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ يغار وغيرة اللّٰه اَن يَاْتِي الْمُؤْمِن مَا حرم اللّٰه عَلَيْهِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ غصہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس بات پر غصہ آتا ہے کہ کوئی مومن شخص اس چیز کا ارتکاب کرے جسے اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام قرار دیا ہو''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3534 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ لأعلمن اَقْوَامًا من اُمتِيْ يَاْتُوْنَ يَوْم الْقِيَامَة بأعمال اَمْثَال جبال تِهَامَة بَيْضَاء فيجعلها اللّٰه هباءً منثورًا قَالَ ثَوْبَان يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صفهم لنا حلهم لنا لَا نَكُون مِنْهُم وَنَحْنُ لَا نعلم قَالَ اما اِنَّهُم اِخْوَانكُمْ وَمَنْ جلدتكم وَيَاْخُذُوْنَ من اللَّيْل كَمَا تاخذون وَلَكنهُمْ قوم اِذا خلوا بمحارم اللّٰه انتهكوها

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں اپنی امت کے کچھ لوگوں سے واقف ہوں کہ وہ قیامت کے دن تہامہ کے سفید پہاڑوں جتنے اعمال لے کے آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ انہیں بے حیثیت کردے گا۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اُن لوگوں کی صفات ہمارے سامنے بیان کیجئے تاکہ ہم ان میں سے نہ ہوں کیونکہ ہمیں علم نہیں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ تمہارے بھائی ہوں گے تم جیسے لوگ ہوں گے وہ رات سے وہ چیز حاصل کریں گے جو تم حاصل کرتے ہو لیکن وہ ایسے لوگ ہوں گے جب وہ تنہا ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی حرمتوں کو پامال کریں گے''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3535 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنه قَالَ الطابع معلقة بقائمة عرش اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا انتهكت الْحُرْمَة وَعمل بِالْمَعَاصِی واجترىء على اللّٰه بعث الله الطابع فيطبع على قلبه فَلَا يعقل بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا

رَوَاهُ الْبَزَّار وَالْبَيْهَقِیّ وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مہر لگانے والا اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے کے ساتھ لٹکا ہوا ہے (یا چمٹا ہوا ہے) جب اللہ تعالیٰ کی حرمت کو پامال کیا جاتا ہے اور گناہ پر عمل کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خلاف جرأت کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ مہر لگانے والے کو بھیجتا ہے وہ آدمی کے دل پر مہر لگا دیتا ہے اس کے بعد اس آدمی کو کوئی سمجھ بوجھ نہیں رہتی''۔

یہ روایت امام بزار اور امام بیہقی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔

3536 - وَعَنِ النواس بن سمْعَان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِن اللّٰه ضرب مثلا صراطا مُسْتَقِيمًا على كنفى الصِّرَاط داران لَهما اَبْوَاب مفتحة على الْاَبْوَاب ستور وداع يَدْعُو فَوْقه وَاللّٰه يَدْعُو اِلٰى دَار السَّلَام وَيهْدِى من يَشَاء اِلٰى صِرَاط مُسْتَقِيم . يُونُس والأبواب الَّتِیْ على كنفى الصِّرَاط حُدُوْد اللّٰه فَلَا يَقع اَحَد فِیْ حُدُوْد اللّٰه حَتّٰى يكْشف السّتْر وَالَّذِیْ يَدْعُو من فَوْقه واعظ ربه عَزَّ وَجَلَّ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من رِوَايَةِ بَقِيَّة عَنْ بجير بن سعد وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ . كنفا الصِّرَاط بالنُّوْن جانباه

❀❀ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال بیان کی ہے کہ اس پل کے دونوں کناروں پر دو گھر ہیں جن کے مختلف دروازے ہیں جو کھلے ہوئے ہیں اور ان دروازوں پر پردے ہیں ایک بلانے والا اس کے اوپر سے بلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے اور وہ دروازے جو پل کے دونوں اطراف میں

کھلے ہوئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے کسی ایک کا مرتکب ہوتا ہے اور اس پردے کو ہٹاتا ہے تو وہ جو اس کے اوپر ہے وہ پکار کر کہتا ہے اور وہ اپنے پروردگار کی طرف سے وعظ و نصیحت کرنے والا ہوتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے بقیہ کی بحیر بن سعد سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

لفظ کنفا الصراط میں ن ہے اس سے مراد اس کے دونوں کنارے ہیں۔

3537 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضرب الله مثلا صبراطا مُسْتَقِيمًا وَعَنْ جنبتى الصِّرَاط سوران فِيْهِمَا اَبْوَاب مفتحة وَعَلَى الْاَبْوَاب ستور مرخاة وَعند رَاس الصِّرَاط يَقُوْلُ اسْتَقِيمُوا على الصِّرَاط وَلَا تعوجوا وَفوق ذٰلِكَ دَاع يَدْعُو كلما هم عبد اَن يفتح شَيْئًا من تِلْكَ الْاَبْوَاب قَالَ وَيحك لَا تفتحه فَاِنَّك اِن تفتحه تلجه ثُمَّ فسره فَاخْبر اَن الصِّرَاط هُوَ الْاِسْلَام وَاَن الْاَبْوَاب الْمفتحة محارم اللّٰه وَاَن الستور المرخاة حُدُوْد اللّٰه والداعى على رَاس الصِّرَاط هُوَ الْقُرْآن والداعى من فَوْقه هُوَ واعظ اللّٰه فِيْ قلب كل مُؤْمن

ذكره رزين وَلَمْ أره فِيْ اُصُوْله اِنَّمَا رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار مُخْتَصِرًا بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال بیان کی ہے کہ اس پل کے دونوں طرف دو دیواریں ہیں' جن میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور ان دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں پل کے سرے پر موجود ایک شخص یہ کہہ رہا ہے کہ اس پر سے گزرتے ہوئے ٹھیک رہو اور ٹیڑھے نہ ہو اور اس پر ایک دعوت دینے والا ہے جو پکار رہا ہے جب بھی کوئی بندہ ان دروازوں میں سے کسی کو کھولنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ کہتا ہے تمہارا ستیاناس ہو تم اسے نہ کھولو کیونکہ تم نے اسے کھولا تو تم اس کے اندر داخل ہو جاؤ گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی: راستے سے مراد اسلام ہے اور کھلے ہوئے دروازے اللہ تعالیٰ کی حرام قرار دی ہوئی چیزیں ہیں اور ان پر ڈالے ہوئے پردے اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں اور پل کے سرے پر دعوت دینے والا' قرآن ہے اور اس کے اوپر دعوت دینے والا وہ ہے جو مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعظ و نصیحت کرتا ہے''۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے میں نے اس کو ان کے اصول میں نہیں دیکھا اسے امام احمد اور امام بزار نے مختصر روایت کے طور پر مختلف الفاظ کے ساتھ حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

3538 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من يَاْخُذ منى هٰذِهِ الْكَلِمَات فَيعْمل بِهن اَوْ يعلم من يعْمل بِهن فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قلت اَنا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخذ بِيَدى وعد خمْسا قَالَ اتَّقِ الْمَحَارِم تكن أعبد النَّاس وَارْضَ بِمَا قسم اللّٰه لَك تكن اغْنى النَّاس وَاحسن اِلٰى جَارك تكن مُؤْمِنا وَاَحَبَّ للنَّاس مَا تحب لنَفسك تكن مُسْلِما وَلَا تكْثر الضحك فَاِن كَثْرَة الضحك تميت الْقلب

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ لَا نعرفه اِلَّا من حَدِیْثِ جَعْفَر بن سُلَیْمَان وَالْحسن لم یسمع من اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَیْهَقِیّ وَغَیْرِهِمَا من حَدِیْثِ وَاثِلَة عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَتَقَدَّمَ فِیْ هٰذَا الْکتاب اَحَادِیْث کَثِیْرَة جدا فِیْ فضل التَّقْوٰی وَیَاْتِیْ اَحَادِیْث اُخر وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کون شخص مجھ سے ان کلمات کو حاصل کر کے ان پر عمل کرے گا' اور اس کو ان کی تعلیم دے گا' جو ان پر عمل کرے تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایسا کروں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ چیزیں شمار کروائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حرام چیزوں سے بچ کے رہو تم سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے اللہ تعالیٰ نے جو تمہیں نصیب کیا ہے تم اس پر راضی رہو تم سب سے زیادہ بے نیاز ہو جاؤ گے اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم مومن ہو جاؤ گے لوگوں کے لئے وہی چیز پسند کرو جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو تم مسلمان ہو جاؤ گے اور زیادہ نہ ہنسا کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے جعفر بن سلیمان سے منقول روایت کے طور پر ہی جانتے ہیں اور حسن نامی راوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے اور دیگر حضرات نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے اس سے پہلے اس کتاب میں بہت سی احادیث گزر چکی ہیں جو پرہیزگاری کی فضیلت کے بارے میں ہیں اور عنقریب دوسری احادیث آگے آئیں گی۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

التَّرْغِیْب فِیْ اِقَامَة الْحُدُوْد والترهیب من المداهنة فِیْهَا

حدود قائم کرنے کے بارے میں ترغیبی روایات اور اس میں کوتاہی کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

3539 - عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لحد یُقَام فِی الْاَرْض خیر لاَهْلِ الْاَرْض من اَن یمطروا ثَلَاثِینَ صباحا

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زمین میں ایک حد کا قائم ہو جانا اہل زمین کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ یہاں تیس دن تک بارش ہوتی رہے''۔

3540 - وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِقَامَة حد فِی الْاَرْض خیر لاَهْلِهَا من اَن یمطروا اَرْبَعِیْنَ لَیْلَة

رَوَاهُ النَّسَائِیّ هٰکَذَا مَرْفُوْعًا وموقوفا وَابْنُ مَاجَةَ وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حد یعْمل بِهٖ فِی الْاَرْض خیر لاَهْلِ الْاَرْض من اَن یمطروا اَرْبَعِیْنَ صباحا

وَابْنُ مَاجَةَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَلَفْظِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقَامَة حد بِاَرْض خیر لاَهْلِهَا من

مطر اَرْبَعِیْنَ صباحا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''زمین میں ایک حد کا قائم ہو جانا اہل زمین کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ ان پر چالیس دن تک بارش ہوتی رہے''۔

امام نسائی نے اس روایت کو اسی طرح مرفوع اور موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''زمین میں ایک حد پر عمل کیا جانا (یعنی اس کا جاری ہونا) اہل زمین کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ ان پر چالیس دن تک بارش ہوتی رہے''۔

امام ابن ماجہ نے اپنی صحیح میں اسے نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین میں ایک حد کو قائم کرنا اہل زمین کے لئے چالیس دن بارش ہونے سے زیادہ بہتر ہے''۔

3541 - وروی ابن ماجه ایضا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِقَامَة حد من حُدُوْد اللّٰه خیر من مطر اَرْبَعِیْنَ لَیْلَة فِیْ بِلَاد الله

❀❀ امام ابن ماجہ نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

''اللہ کی حدود میں سے کسی ایک حد کا قائم ہونا اللہ کے شہروں میں چالیس دن بارش ہونے سے زیادہ بہتر ہے''۔

3542 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْم من اِمَام عَادل أفضل من عِبَادَة سِتِّیْنَ سنة وحد یُقَام فِی الْاَرْض بِحَقِّهِ أزكى فِیْهَا من مطر اَرْبَعِیْنَ عَاما

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٌ وَهُوَ غَرِیْبٌ بِهٰذَا اللَّفْظ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''عادل حکمران کا ایک دن' ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور زمین میں ایک حد کا قائم ہونا زمین کے حق میں اس سے زیادہ پاکیزہ ہے کہ چالیس سال تک بارش ہوتی رہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اور ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت غریب ہے۔

3543 - وَعَنْ عِبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا حُدُوْد اللّٰه فِی الْقَرِیب والبعید وَلَا تأخذكم فِی اللّٰه لومة لائم

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَرُوَاته ثِقَات اِلَّا اَن ربیعَة بن ناجد لم یرو عَنْهُ اِلَّا ابَا صَادِق فِیْمَا اعلم

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دور اور نزدیک اللہ تعالیٰ کی حدود قائم کرو اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں گرفت میں

نہ لے"

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف ربیعہ بن ناجد نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے اس کے حوالے سے میرے علم کے مطابق صرف ابوصادق نے روایات نقل کی ہیں۔

3544 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَن قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْن المخزومية الَّتِيْ سرقت فَقَالُوْا من يكلم فِيْهَا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالُوْا من يجترىء عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَة بن زيد حب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلمهُ اُسَامَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُسَامَة اَتشفع فِيْ حد من حُدُوْد الله ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا هلك الَّذِيْنَ من قبلكُمْ اَنهم كَانُوْا اِذا سرق فيهم الشريف تَرَكُوهُ وَاِذَا سرق فيهم الضَّعِيْف اَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَد وَايْم اللّٰه لَو اَن فَاطِمَة بنت مُحَمَّد سرقت لَقطعت يَدهَا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَابْن مَاجَه

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: قریش ایک مخزومی عورت کے معاملے میں پریشانی کا شکار ہو گئے جس نے چوری کی تھی انہوں نے کہا اس عورت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کون بات کرے گا؟ پھر انہوں نے کہا یہ جرأت صرف اسامہ بن زید کر سکتے ہیں جو نبی اکرم ﷺ کے محبوب ہیں جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اسامہ! کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟ پھر نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ اس وجہ سے ہلاکت کا شکار ہو گئے کہ جب ان میں کسی بڑے خاندان کا فرد چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب ان میں کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد جاری کر دیتے تھے اللہ کی قسم! اگر محمد کی صاحبزادی فاطمہ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کٹوا دیتا"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3545 - وَعَنْ النُّعْمَان بن بشير رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مثل الْقَائِم فِيْ حُدُوْد الله وَالْوَاقِع فِيْهَا كَمثل قوم استهاموا على سفينة فَاَصَاب بَعْضُهُمْ اَعْلاهَا وَبَعْضهمْ اَسْفَلهَا فَكَانَ الَّذِيْنَ فِيْ اَسْفَلهَا اِذا استقوا من المَاء مروا على من فَوْقهم فَقَالُوْا لَو اَنا خرقنا فِيْ نصيبنا خرقا وَلَمْ نؤذ من فَوْقنَا فَاِن تركوهم وَمَا اَرَادوا هَلَكُوا جَمِيْعًا وَاِن اَخذُوا على اَيْديهم نَجوا ونجوا جَمِيْعًا

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِيّ وَغَيْرِهِ وَتَقَدَّمت اَحَادِيْث فِي الشَّفَاعَة الْمَانِعَة من حد من حُدُوْد الله تَعَالٰى

❀❀ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم کرنے والا اور اس کا ارتکاب کرنے والا شخص ان کی مثال ایسے لوگوں کی طرح ہے جو کسی کشتی میں

حصے بانٹ لیتے ہیں ان میں سے کچھ لوگوں کو اس کا اوپر والا حصہ ملتا ہے اور کچھ کو نیچے والا حصہ ملتا ہے تو وہ لوگ جو نیچے ہوتے ہیں جب انہوں نے پانی حاصل کرنا ہوتا ہے تو انہیں اوپر والوں کے پاس سے گزر کر جانا پڑتا ہے وہ یہ سوچتے ہیں کہ اگر ہم اپنے حصے میں کوئی سوراخ کرلیں تو اس طرح ہم اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہیں پہنچائیں گے تو اگر وہ (یعنی اوپر والے) ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں اور ان کے ارادے پر چھوڑ دیتے ہیں تو وہ سب ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے اور اگر وہ (اوپر والے) ان (نیچے والوں) کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں تو یہ بھی نجات پا جائیں گے اور وہ بھی نجات پا جائیں گے"

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے اس سے پہلے وہ روایات گزر چکی ہیں جو اس سفارش کے بارے میں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں رکاوٹ بن رہی ہو۔

التَّرْهِيب من شرب الْخمر وَبَيْعهَا وشرائها وعصرها وَحملهَا وَأكل ثمنهَا وَالتَّشْدِيد فِي ذَلِكَ وَالتَّرْغِيب فِي تَركه وَالتَّوْبَة مِنْهُ

شراب پینے اسے فروخت کرنے اسے خریدنے اسے نچوڑنے اسے لاد کر لے جانے اور اس کی قیمت کھانے کے بارے میں ترہیبی روایات اس بارے میں شدت کا بیان اور اس بات کی ترغیب کہ جو شخص اسے ترک کرتا ہے اور اس سے توبہ کر لیتا ہے

3546 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِی الزَّانِیْ حِيْنَ يَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِن وَلَا يسرق السَّارِق حِيْن يسرق وَهُوَ مُؤْمِن وَلَا يشرب الْخمر حِيْن يشربهَا وَهُوَ مُؤْمِن

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَاَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَزَاد مُسْلِم وَفِیْ رِوَايَةٍ وَاَبُوْ دَاوُد بعد قَوْله وَلَا يشرب الْخمر حِيْن يشربهَا وَهُوَ مُؤْمِن وَلٰكِن التَّوْبَة معروضة بعد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی نے نقل کی ہے امام مسلم نے اور ایک روایت کے مطابق امام ابوداؤد نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا لیکن اس کے بعد توبہ کی گنجائش موجود ہوتی ہے"۔

3547 - وَفِیْ رِوَايَةِ النَّسَائِیّ قَالَ لَا يَزْنِیْ الزَّانِیْ وَهُوَ مُؤْمِن وَلَا يسرق السَّارِق وَهُوَ مُؤْمِن وَلَا يشرب الْخمر وَهُوَ مُؤْمِن وَذكر رَابِعَة فنسيتها فَاِذَا فعل ذٰلِكَ فَقَدْ خلع ربقَة الْاِسْلَام من عُنُقه فَاِن تَابَ تَابَ اللّٰه

عَلَیْہِ

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا' راوی نے چوتھی بات بھی ذکر کی تھی جسے میں بھول گیا ہوں' جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار دیتا ہے' تاہم اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے''۔

3548 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لعن اللّٰہ الْخمر وشاربها وساقیها ومبتاعها وبائعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة إِلَیْہِ

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَاللَّفْظ لَہٗ وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَاد وآكل ثمنها

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے شراب' اس کو پینے والے اسے پلانے والے اسے خریدنے والے اسے فروخت کرنے والے اسے نچوڑنے والے اسے نچڑوانے والے اسے لاد کر لے جانے والے اور جس کی طرف لاد کر لے جائی جا رہی ہو (ان سب پر) لعنت کی ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''اور اس کی قیمت کھانے والا''۔

3550 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن اللّٰہ حرم الْخمر وَثمنهَا وَحرم الْمیتَۃ وَثمنهَا وَحرم الْخِنْزِیر وثمنه

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد وَغَیْرِہٖ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے اس نے مردار اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے اس نے خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام قرار دیا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3551 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰہ الْیَھُود ثَلَاثًا اِن اللّٰہ حرم عَلَیْھِمُ الشحوم فَبَاعُوْھَا فَاَکَلُوْا اثمانها اِن اللّٰہ اِذا حرم على قوم أكل شَیْءٍ حرم عَلَیْھِمْ ثمنه

رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں پر لعنت کرے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور پھر فرمایا) بے شک اللہ تعالیٰ نے ان رضی اللہ عنہم لوگوں پر چربی کو حرام قرار دیا تھا تو انہوں نے اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت کھانا شروع کر دی بے شک اللہ تعالیٰ جب

کوئی چیز کھانا کسی قوم پر حرام قرار دیتا ہے تو وہ اس کی قیمت کو بھی ان پر حرام کرتا ہے"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3552 - وَعَنِ الْمُغِيرَة بن شُعْبَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من بَاعَ الْخمر فليشقص الْخَنَازِير

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد اَيْضاقَالَ الْخطابِيّ معنى هٰذَا توكيد التَّحْرِيم والتغليظ فِيْهِ

يَقُوْلُ من اسْتحلّ بيع الْخمر فيستحل أكل الْخَنَازِير فَإِنَّهُمَا فِي الْحُرْمَة وَالْإِثْم سَوَاء فَإِذَا كنت لَا تستحل أكل لحم الْخِنْزِير فَلَا تستحل ثمن الْخمر انْتهى

❀❀ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص شراب فروخت کرتا ہے وہ خنزیر کے ٹکڑے کرتا ہے (یعنی اس کا گوشت فروخت کرتا ہے)"۔

یہ روایت بھی امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس کے حرام ہونے میں تاکید کا مفہوم واضح کیا جائے اور اس بارے میں شدت کا اظہار کیا جائے آپ یہ فرمانا چاہ رہے ہیں کہ جو شخص شراب فروخت کرنے کو حلال سمجھتا ہے وہ گویا کہ خنزیر کھانے کو بھی حلال سمجھتا ہے' کیونکہ حرمت اور گناہ میں یہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں اور جب تم خنزیر کو حلال نہیں سمجھتے ہو تو شراب کی قیمت کو بھی حلال نہ سمجھو۔ ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

3553 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَتَانِيْ جِبْرِيْل فَقَالَ يَا مُحَمَّد إِن اللّٰه لعن الْخمر وعاصرها ومعتصرها وشاربها والمحمولة إِلَيْهِ وبائعها ومبتاعها وساقيها ومسقاها

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جبرئیل میرے پاس آئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب پر اس کو نچوڑنے والے پر اسے نچڑوانے والے پر اور جس کی طرف اسے لاد کر لے جایا جائے اس پر اسے فروخت کرنے والے پر اسے خریدنے والے پر اسے پلانے والے پر اور جسے وہ پلائی جا رہی ہو اس پر (یعنی ان سب) لعنت کی ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3554 - وَرُوِيَ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يبيت قوم مِنْ هٰذِهِ الْأمة على طعم وَشرب وَلَهو وَلعب فيصبحوا قد مسخوا قردة وَخَنَازِير وليصيبهم خسف وَقذف حَتّٰى

يصبح النَّاس فَيَقُوْلُوْنَ خسف اللَّيْلَة بِبنى فلَان وَخسف اللَّيْلَة بدار فلَان خَواص ولترسلن عَلَيْهِمْ حِجَارَة من السَّمَاء كَمَا أرْسلت على قوم لوط على قبائل فِيْهَا وَعَلى دور ولترسلن عَلَيْهِمُ الرّيح الْعَقِيم الَّتِيْ اَهْلكت عادا على قبائل فيهاوعلى دور بشربهم الْخمر ولبسهم الْحَرِيْر واتخاذهم الْقَيْنَات وأكلهم الرِّبَا وقطيعتهم الرَّحِم وخصلة نَسِيَهَا جَعْفَر

رَوَاهُ اَحْمد مُخْتَصِرًا وَابْن اَبِيْ الدُّنْيَا وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس امت کی ایک قوم کھاتے پیتے ہوئے اورلہوولعب میں مبتلا رہتے ہوئے رات گزارے گی اور صبح کے وقت انہیں مسخ کر کے انہیں بندراور خنزیر بنادیا جائے گا' اورانہیں زمین میں دھنسنے کا اور پتھروں کے ذریعے مارے جانے کا عذاب لاحق ہوگا یہاں تک کہ صبح کے وقت دوسرے لوگ یہ کہیں گے کہ گزشتہ رات بنوفلاں کوزمین میں دھنسادیا گیا اور گزشتہ رات فلاں علاقے والوں کوزمین میں دھنسادیا گیا اورایسے لوگوں پرآسمان سے پتھروں کی بارش ہوگی جس طرح حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر پتھر برسائے گئے تھے یہ لوگ مختلف قبائل سے تعلق رکھتے ہوں گے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہوں گے ان لوگوں پراس طرح کی تیز ہوا بھیجی جائے گی جس طرح کی ہوانے عادقوم کو ہلاکت کا شکار کیا تھا ان لوگوں کا تعلق مختلف قبائل سے اورمختلف علاقوں سے ہوگا اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ شراب پیتے ہوں گے ریشم پہنتے ہوں گے گانے والی عورتیں رکھتے ہوں گے سود کھاتے ہوں گے قطع رحمی کرتے ہوں گے'' ۔اورایک خصلت کوجعفرنامی راوی بھول گئے تھے۔

یہ روایت امام احمد نے مختصر طور پر نقل کی ہے امام ابن ابودنیا اورامام بیہقی نے بھی اسے نقل کیا ہے۔

3555 - وَرُوِيَ عَن عَلِيّ بن اَبِيْ طَالب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا فعلت اُمتِيْ خمس عشرَة خصْلَة حل بهَا الْبَلَاء قيل مَا هن يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذا كَانَ الْمغنم دولا وَالْاَمَانَة مغنما وَالزَّكَاة مغرما واطاع الرجل زَوجته وعق أمه وبر صديقه وجفا اباهُ وَارْتَفعت الْاَصْوَات فِي الْمَسَاجِد وَكَانَ زعيم الْقَوْم اَرذلهم وَاُكرم الرجل مَخَافَة شَره وشربت الْخُمُور وَلبس الْحَرِيْر واتخذت الْقَيْنَات وَالْمَعَازِف وَلعن آخر هٰذِهِ الْاُمة اَوَّلهَا فليرتقبوا عِنْد ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاء اَوْ خسفا ومسخا

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

❀❀ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب میری امت پندرہ کام کرے گی تو ان پرآزمائش (یعنی عذاب) حلال ہوجائے گا عرض کی گئی یارسول اللہ وہ کون سے کام ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غنیمت کودولت سمجھا جائے امانت کوغنیمت سمجھا جائے زکوۃ کوتاوان سمجھا جائے آدمی اپنی بیوی کی فرمانبرداری کرے اوراپنی ماں کا نافرمان ہواپنے دوست کے ساتھ نیکی کرے اوراپنے باپ کے ساتھ زیادتی کرے مساجد میں آوازیں بلند کی جائیں لوگوں کا سرداران کا ذلیل ترین شخص ہواورآدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے

شراب پی جائے ریشم پہنا جائے گانے والی عورتیں رکھی جائیں آلات موسیقی ہوں اور اس امت کے بعد کے زمانے والے لوگ پہلے والوں پر لعنت کریں تو ایسے موقع پر انہیں سرخ تیز ہوا یا زمین میں دھنسائے جانے یا مسخ کیے جانے کا انتظار کرنا چاہیے"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

3556 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من زنی اَوْ شرب الْخمر نزع اللّٰه مِنْهُ الْاِیمَان کَمَا یخلع الْاِنْسَان الْقَمِیص من رَاسه ۔ رَوَاهُ الْحَاکِم

وَتَقَدَّمَ فِیْ بَابِ الْحمام حَدِیْث ابْن عَبَّاس عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْآخر فَلَا یشرب الْخمر

من کَانَ یُؤمن بِاللّٰهِ وَالْیَوْم الْاٰخر فَلَا یجلس علی مائدة یشرب عَلَیْهَا الْخمر الْحَدِیْث رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کو الگ کر دیتا ہے جس طرح آدمی اپنے سر کی طرف سے قمیص اتارتا ہے"۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے۔

اس سے پہلے حمام سے متعلق باب میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث گزر چکی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ شراب نہ پیئے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ کسی ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جا رہی ہو"..... الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3557 - وَرُوِیَ عَن خباب بن الْاَرَت رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انه قَالَ اِیاك وَالْخمر فَاِنَّهَا تفرع الْخَطَایَا کَمَا اَن شَجَرهَا یفرع الشّجر

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَلَیْسَ فِیْ اِسْنَادُهُ من ترك

❀❀ حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم لوگ شراب سے بچو! کیونکہ یہ اس طرح گناہوں کو پھیلاتی ہے جس طرح ایک درخت دوسرے درختوں کی پیدائش کا سبب بنتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے اس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہیں ہے جسے متروک قرار دیا گیا ہو۔

3558 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کل مُسکر خمر و کل مُسکر حرَام وَمَنْ شرب الْخمر فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَهُوَ یدمنها لم یشربهَا فِی الْاٰخِرَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَأَبُو دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَالنَّسَائِيّ وَالْبَيْهَقِيّ وَلَفْظه فِي إِحْدَى رواياته قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شرب الْخمر فِي الدُّنْيَا وَلَمْ يتب لم يشربهَا فِي الْآخِرَة وَإِن دخل الْجنَّة

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے جو شخص دنیا میں خمر پیے گا' اور مر جائے گا' اور وہ باقاعدگی سے اسے پیتا تھا' تو وہ آخرت میں اسے نہیں پی سکے گا''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی امام نسائی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان کی مختلف روایات میں ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص دنیا میں شراب پیئے اور اس سے توبہ نہ کرے وہ آخرت میں اسے نہیں پیئے گا بھلے وہ جنت میں داخل ہو بھی جائے''۔

3559 - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم قَالَ من شرب الْخمر فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لم يتب مِنْهَا حرمهَا فِي الْآخِرَة قَالَ الْخطابِيّ ثُمَّ الْبَغَوِيّ فِي شرح السّنة وَفِي قَوْله حرمهَا فِي الْآخِرَة وَعِيد بِأَنَّهُ لَا يدْخل الْجنَّة لِأَن شراب أَهْلِ الْجنَّة خمر إِلَّا أَنهم لَا يصدعون عَنْهَا وَلَا ينزفون وَمَنْ دخل الْجنَّة لَا يحرم شرابها انْتهى

❀❀ امام مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص دنیا میں شراب پیئے گا پھر اس سے توبہ نہیں کرے گا وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا''

علامہ خطابی نے اور علامہ بغوی نے شرح السنہ میں یہ بات بیان کی ہے: روایت کے یہ الفاظ ''وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا'' یہ ایک وعید ہے کہ ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا کیونکہ اہل جنت کا مشروب تو خمر ہوگی اور ان لوگوں سے اسے پرے نہیں کیا جائے گا' اور دور نہیں کیا جائے گا' اور جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ وہاں کے مشروب سے محروم نہیں رہے گا''۔ ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

3560 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُونَ الْجنَّة مدمن الْخمر وقاطع الرَّحِم ومصدق بِالسحرِ وَمَنْ مَاتَ مدمن الْخمر سقَاهُ اللّٰه جلّ وَعلا من نهر الغوطة قيل وَمَا نهر الغوطة قَالَ نهر يجْرِي من فروج المومسات يُؤْذِي أَهْلِ النَّارِ ريح فروجهم

رَوَاهُ أَحْمد وَأَبُو يعلى وَابْن حبَان فِي صَحِيحِهِ وَالْحَاكِم وَصَححهُ فِي رِوَايَةٍ لِابْنِ حبَان قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجنَّة مدمن خمر وَلَا مُؤْمِن بِسحر وَلَا قَاطع رحم المومسات هن الزانيات

3558-صحيح مسلم' كتاب الأشربة' باب بيان أن كل مسكر خمر وأن كل خمر حرام' حديث: 3826' مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب تحريم الخمر' بيان عقاب من يشرب المسكر' حديث: 6415' صحيح ابن حبان' كتاب الأشربة' باب آداب الشرب' ذكر الخبر الدال على أن شيئ الزبيب' حديث: 5442' سنن أبي داود' كتاب الأشربة' باب النهي عن المسكر' حديث: 3212' الجامع للترمذي' أبواب الأشربة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في شارب الخمر حديث: 1831

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے باقاعدگی سے شراب پینے والا' رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والا اور جادو کی تصدیق کرنے والا' جو شخص شراب پیتے ہوئے مر جائے گا اللہ تعالیٰ اسے نہر غوطہ سے پلائے گا عرض کی گئی نہر غوطہ سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ایک نہر ہے جو زانیہ عورتوں کی شرمگاہوں (کی گندگی) سے بھری ہوئی ہوگی اور اس کی بدبو اہل جہنم کو بھی اذیت پہنچاتی ہوگی''

یہ روایت امام احمد امام ابویعلیٰ نے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے اور انہوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے امام ابن حبان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص اور جادو پر ایمان رکھنے والا شخص اور رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والا شخص' جنت میں داخل نہیں ہوں گے''۔

سومسات سے مراد زنا کرنے والی عورتیں ہیں۔

3561 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَربع حق على الله اَن لَا يدخلهم الْجنَّة وَلَا يذيقهم نعيمها مدمن الْخمر وآكل الرِّبَا وآكل مَال الْيَتِيم بِغَيْر حق والعاق لوَالِدِيهِ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ فِيهِ اِبْرَاهِيم بن خثيم بن عرَاك وَهُوَ مَتْرُوك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر یہ لازم ہے کہ وہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے اور اپنی نعمتوں کا ذائقہ انہیں نہ چکھائے باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص' سود کھانے والا شخص یتیم کا مال ناحق طور پر کھانے والا شخص اور اپنے والدین کا نافرمان شخص''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس میں ابراہیم بن خثیم بن عراک نامی راوی ہے جو متروک ہے۔

3562 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يلج حَائِط الْقُدس مدمن خمر وَلَا الْعَاق وَلَا المنان عَطَاءٍ

رَوَاهُ اَحْمد من رِوَايَة عَلِيّ بن زيد وَالْبَزَّار اِلَّا اَنه قَالَ لَا يلج جنان الفردوس

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قدس کے باغ (یعنی جنت) میں باقاعدگی سے شراب پینے والا' یا والدین کا نافرمان' یا کچھ دے کر احسان جتانے والا داخل نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن زید سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے اسے امام بزار نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''فردوس کے باغات میں داخل نہیں ہوگا''۔

3563 - وَعَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ حدثت عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مدمن الْخمر إِن مَاتَ لَقِي اللَّه كعابد وثن

رَوَاهُ أَحْمد هَكَذَا وَرِجَاله رجال الصَّحِيح وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه عَن سَعِيد بن جُبَير

❀❀ ابن منکدر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مجھے یہ حدیث بیان کی گئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص اگر مرجائے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو وہ بت کی عبادت کرنے والے کی مانند ہوگا''۔

یہ روایت امام احمد نے اسی طرح نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں سعید بن جبیر کے حوالے سے نقل کی ہے۔

3564 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من لَقِي اللَّه مدمن خمر لَقِيه كعابد وثن

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص باقاعدگی سے شراب پیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بت کے عبادت گزار کے طور پر حاضر ہوگا''۔

3565 - وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنه كَانَ يَقُوْلُ مَا أُبَالِي شربت الْخمر أَوْ عبدت هَذِهِ السارية دون اللَّهِ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتا کہ میں شراب پی لوں یا اللہ کو چھوڑ کر اس ستون کی عبادت کروں (یعنی میرے نزدیک یہ دونوں ایک ہی جتنے برے گناہ ہیں)۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3566 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يدْخل الْجنَّة مدمن خمر وَلَا عَاق وَلَا منان

قَالَ ابْن عَبَّاس فشق ذَلِكَ عَليّ لِأَن الْمُؤْمِنِينَ يصيبون ذنوبا حَتَّى وجدت ذَلِكَ فِي كتاب اللَّه عَزَّ وَجَلَّ

فِي الْعَاق فَهَلْ عسيتم إِن توليتم أَن تفسدوا فِي الْأَرْض وتقطعوا أَرْحَامكُمْ ۔ عِنْد وَفِي المنان لَا تُبْطِلُوْا صَدقَاتكُمْ بالمن والأذى ۔ الْبَقَرَة ۔ الْآيَة وَفِي الْخمر إِنَّمَا الْخمر وَالْميسر والأنصاب والأزلام رِجْس من عمل الشَّيْطَان ۔ الْمَائِدَة الْآيَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا أَن عتاب بن بشير لَا أَرَاهُ سمع من مُجَاهِد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مستقل شراب پینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا' اور (والدین کا) نافرمان' اور احسان جتانے والا (بھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے)''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: یہ بات مجھ پر بہت گراں گزری کیونکہ اہل ایمان تو گناہوں کے مرتکب ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں والدین کے نافرمان کے بارے میں یہ بات پائی:

''تو عنقریب تمہیں اگر حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد کرو گے' اور رشتے داری کے حقوق کو پامال کرو گے''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) اور احسان جتانے والے کے بارے میں' میں نے یہ آیت پائی:

''تم اپنے صدقات کو احسان جتا کر' اور اذیت پہنچا کر ضائع نہ کرو''

'اور شراب کے بارے میں' میں نے یہ بات پائی۔

''بے شک شراب اور جوا' بت' اور پانسے کے تیر گندے ہیں' اور شیطان کے عمل کا حصہ ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف عتاب بن بشیر نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے اس کے بارے میں میری یہ رائے نہیں ہے کہ اس نے مجاہد سے سماع کیا ہوگا۔

3567 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة حرم اللّٰه تبَارَك وَتَعَالَى عَلَيْهِمُ الْجَنَّة مدمن الْخمر والعاق والديوث الَّذِي يقر فِي أَهله الْخبث

رَوَاهُ أَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ وَالْبَزَّار وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے جنت کو حرام قرار دیا ہے باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص' والدین کا نافرمان اور وہ دیوث (بے حیا) جو اپنی بیوی میں خباثت (زنا) کو برقرار رکھتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام نسائی' امام بزار اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3568 - وَرُوِيَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يراح ريح الْجَنَّة من مسيرَة خَمْسمِائَة عَام وَلَا يجد رِيحهَا منان بِعَمَلِهِ وَلَا عَاق وَلَا مدمن خمر

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے' لیکن اپنے کام پر احسان جتانے والا شخص' یا (والدین کا) نافرمان' یا باقاعدگی سے شراب پینے والا' اس کی خوشبو بھی محسوس نہیں کر سکیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم صغیر میں نقل کی ہے۔

3569 - وَعَنْ عمار بن يَاسر رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَة لَا يدخلُوْنَ الْجَنَّة ابَدًا الديوث والرجلة من النِّسَاء ومدمن الْخمر قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللَّهِ اما مدمن الْخمر فَقَدْ عَرفْنَاهُ فَمَا الديوث قَالَ الَّذِيْ لَا يُبَالِيْ من دخل على اَهله قُلْنَا فَمَا الرجلة من النِّسَاء قَالَ الَّتِيْ تشبه بِالرِّجَالِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته لَا أَعْلَمُ فيهم مجروحا وشواهده كَثِيْرَة

❀❀ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تین لوگ جنت میں کبھی داخل نہیں ہوں گے'' ''دیوث'' اور مردوں سے مشابہت رکھنے والی عورت اور باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جہاں تک باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص کا تعلق ہے' تو اس سے تو ہم واقف ہیں دیوث کسے کہتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس کی بیوی کے پاس کون آیا ہے' ہم نے عرض کی خواتین میں سے رجلہ سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جو عورت مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرتی ہو''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور اس کے راویوں میں سے کسی کے بارے میں مجروح ہونے کا مجھے علم نہیں ہے' اور اس روایت کے شواہد بہت سے ہیں۔

3570 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجتنبوا الْخمر فَإِنَّهَا مِفْتَاح كل شَرّ

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ شراب سے اجتناب کرو' کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3571 - وَعَنْ حُذَيْفَة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللَّه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخمر جماع الْإِثْم وَالنِّسَاء حبائل الشَّيْطَان وَحب الدُّنْيَا رَاس كل خَطِيئَة

ذكره رزين وَلَمْ اره فِيْ شَيْءٍ من اُصُوْله

❀❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''شراب گناہ کو جمع کرنے والی ہے اور عورتیں شیطان کی رسیاں ہیں اور دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے''۔

یہ روایت امام رزین نے نقل کی ہے البتہ میں نے اس کو ان کے اصول میں کہیں نہیں دیکھا۔

3572 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خلیلی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَن لَا تشرك بِاللّٰهِ شَیْئًا وَاِن قطعت وَاِن حرقت وَلَا تترك صَلَاة مَكْتُوْبَة مُتَعَمدا فَمَنْ تَرَكهَا مُتَعَمدا فَقَدْ بَرِئت مِنْهُ الذِّمَّة وَلَا تشرب الْخمر فَاِنَّهَا مِفْتَاح كل شَرّ

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَیْهَقِیّ كِلَاهُمَا عَن شهر بن حَوْشَب عَنْ اُم الدَّرْدَاءِ عَنْهُ

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ تلقین کی تھی کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا خواہ تمہارے ٹکڑے کر دیے جائیں خواہ تمہیں جلا دیا جائے اور تم جان بوجھ کر کوئی فرض نماز نہ چھوڑنا کیونکہ جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے اس سے ذمہ لاتعلق ہو جاتا ہے اور تم شراب نہ پینا کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے شہر بن حوشب کے حوالے سے سیّدہ اُمّ درداء رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

3573 - وَعَنْ سَالم بن عبد اللّٰه عَنْ اَبِیْهِ اَن اَبَا بكر وَعمر وناسا جَلَسُوا بعد وَفَاة النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذكرُوا اعظم الْكَبَائِر فَلَمْ یكن عِنْدهم فِیْهَا علم فارسلونی اِلٰی عبد اللّٰه بن عَمْرو اساله فَاَخْبرنِیْ اَن اعظم الْكَبَائِر شرب الْخمر فاتیتهم فَاَخْبَرتهمْ فَاَنْكَرُوا ذٰلِكَ ورجعوا اِلَیْهِ جَمِیْعًا حَتّٰی اَتَوْهُ فِیْ دَاره فَاَخْبرهُم اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن ملكا من مُلُوك بنی اِسْرَائِیل اَخذ رجلا فخیره بَیْن اَن یشرب الْخمر اَوْ یقتل نفسا اَوْ یَزْنِیْ اَوْ یَاْكُل لحم خِنْزِیر اَوْ یقتلوه فَاخْتَارَ الْخمر وَاَنَّهُ لما شرب الْخمر لم یمْتَنع من شَیْءٍ ارادوه مِنْهُ وَاَن رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا من اَحَد یشْرَبهَا فَتقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِیْنَ لَیْلَة وَلَا یَمُوْت وَفِیْ مثانته مِنْهُ شَیْءٍ اِلَّا حرمت بهَا عَلَیْهِ الْجَنَّة فَاِن مَاتَ فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَة مَاتَ میتَة جَاهِلِیَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح عَلٰی شَرْطِ مُسْلِم

❀❀ سالم بن عبداللہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر کچھ حضرات بیٹھے ہوئے تھے اور اس بات کا تذکرہ کر رہے تھے کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے تو اس بارے میں ان میں سے کسی کے پاس علم نہیں تھا ان حضرات نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ میں ان سے اس بارے میں دریافت کروں تو حضرت عبداللہ نے مجھے بتایا کہ سب سے بڑا گناہ شراب پینا ہے میں ان حضرات کے پاس آیا اور انہیں اس بارے میں بتایا تو ان لوگوں نے اس پر بڑی حیرانگی کا اظہار کیا اور وہ سب لوگ اکٹھے ہو کر ان کی طرف روانہ ہوئے یہاں تک کہ ان کے گھر پہنچ گئے تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے ایک شخص کو پکڑا اور اسے یہ اختیار دیا کہ یا تو وہ شراب پی لے یا کسی کو قتل کردے یا زنا کرلے یا خنزیر کا گوشت کھالے ورنہ بادشاہ اسے قتل کروادے گا تو اس نے شراب پینے کو اختیار کرلیا جب اس نے شراب پی لی تو ان لوگوں کا جو ارادہ تھا وہ ان میں سے کسی سے بھی باز نہ آیا (یعنی اس نے باقی تمام گناہ بھی کرلیے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس کو پیے گا اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ ایسی حالت میں مرجائے کہ اس کے مثانہ میں شراب میں سے کچھ بھی موجود ہو تو اس وجہ سے اس پر جنت حرام ہوجائے گی اور اگر وہ ان چالیس دنوں کے دوران مرگیا تو وہ زمانہ جاہلیت کی موت مرے گا''

یہ روایت امام طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ امام حاکم نے بھی نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3574 - وَعَنْ عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اجتنبوا أم الْخَبَائِث فَإِنَّهُ كَانَ رجل مِمَّن كَانَ قبلكُمْ يتعبد ويعتزل النَّاس فعلقته امْرَاَة فَأرْسلت إِلَيْهِ خَادِمًا إِنَّا نَدعوك لشهادة فَدخل فطفقت كلما يدْخل بَابا أغلقته دونه حَتّٰى إِذا أفْضى إِلَى امْرَاَة وضيئة جالسة وَعِنْدهَا غُلَام وباطية فِيْهَا خمر فَقَالَت إِنَّا لم نَدعك لشهادة وَلٰكِن دعوتك لقتل هٰذَا الْغُلَام أَوْ تقع عَلَيّ أَوْ تشرب كاسا من الْخمر فَإِن أَبيت صحت بك وفضحتك

قَالَ فَلَمَّا رای أنه لَا بُد لَهُ من ذٰلِكَ قَالَ اسقِنی كاسا من الْخمر فسقته كاسا من الْخمر فَقَالَ زيدينی فَلَمْ تزل حَتّٰى وَقع عَلَيْهَا وَقتل النَّفس فَاجْتَنبُوا الْخمر فَإِنَّهُ وَاللّٰه لَا يجْتَمع إِيمَان وإدمان الْخمر فِيْ صدر رجل أَبَدًا وليوشكن أَحدهمَا يخرج صَاحبه

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَاللَّفْظ لَهُ وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعًا مثله وموقوفا وَذكر أنه الْمَحْفُوْظ

❀❀ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمام برائیوں کی جڑ سے اجتناب کرو کیونکہ تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جو عبادت کیا کرتا تھا اور لوگوں سے الگ تھلگ رہتا تھا ایک عورت نے اس کو بھٹکانا چاہا' اس نے اپنے خادم کو بھیجا اور یہ کہا: ہم تمہیں ایک گواہی کے سلسلے میں بلا رہے ہیں وہ جیسے ہی گھر کے اندر جاتا گیا اس کے پیچھے والا دروازہ بند کردیا گیا یہاں تک کہ وہ ایک خوبصورت عورت کے پاس پہنچ گیا جو بیٹھی ہوئی تھی اس کے پاس ایک لڑکا بھی تھا ایک پیالے میں شراب پڑی ہوئی تھی اس عورت نے کہا: ہم نے کسی گواہی کے سلسلے میں تمہیں نہیں بلایا ہے بلکہ میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے تاکہ تم اس لڑکے کو قتل کردو یا میرے ساتھ زنا کرو یا شراب کا ایک پیالہ پی لو! اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میں چیخ کر تمہیں رسوا کردوں گی جب اس زاہد نے دیکھا کہ اب کوئی چارہ نہیں ہے' تو اس نے کہا: تم مجھے شراب کا پیالہ پلادو تو اس عورت نے اسے شراب کا پیالہ پلادیا تو اس نے کہا: مجھے اور دو! وہ عورت مسلسل اسے شراب دیتی رہی یہاں تک کہ اس نے عورت کے ساتھ زنا بھی کرلیا اور اس جان کو قتل بھی کردیا (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) تو تم لوگ شراب

سے اجتناب کرو کیونکہ اللہ کی قسم! کسی بھی شخص کے پیٹ میں ایمان اور مستقل شراب پینا کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے ہیں اور عنقریب ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو باہر نکال دے گا"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام بیہقی نے اس روایت کو مرفوع روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے' اور موقوف روایت کے طور پر بھی نقل کیا ہے' اور یہ بات ذکر کی ہے کہ اس کا موقوف ہونا محفوظ ہے۔

3575 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِن آدم لما اُهبط اِلَى الْاَرْض قَالَت الْمَلَائِكَة اَى رب اَتجْعَلُ فِيْهَا من يفْسد فِيْهَا ويسفك الدِّمَاء وَنَحْنُ نُسَبِّح بِحَمْدِك ونقدس لَك قَالَ اِنِّىْ اَعْلَمُ مَا لَا تعلمُوْنَ ۔ الثمرَة قَالُوْا رَبنَا نَحْنُ اطوع لَك من بنى آدم قَالَ اللّٰه لملائكته هلموا ملكَيْنِ من الْمَلَائِكَة فَنَنْظُر كَيفَ يعملان قَالُوْا رَبنَا هاروت وماروت ۔ قَالَ فاهبطا اِلَى الْاَرْض فتمثلت لَهما الزهرة امْرَاَة من اَحسن الْبشر فجاءا اها فَسَاَلاَهَا نَفسهَا فَقَالَت لَا وَاللّٰه حَتّٰى تتكلما بِهٰذِهِ الْكَلِمَة من الْاِشْرَاك قَالَا وَاللّٰه لَا نشْرك بِاللّٰهِ اَبَدًا فَذَهَبت عَنْهُمَا ثُمَّ رجعت اِلَيْهِمَا وَمَعَهَا صبى تحمله فَسَاَلاَهَا نَفسهَا فَقَالَت لَا وَاللّٰه حَتّٰى تقتلا هٰذَا الصَّبِى فَقَالَا وَاللّٰه لَا نَقْتُلهُ اَبَدًا فَذَهَبت ثُمَّ رجعت بقدح من خمر تحمله فَسَاَلاَهَا نَفسهَا فَقَالَت لَا وَاللّٰه حَتّٰى تشربا هٰذِهِ الْخمر فشربا فسكرا فوقعا عَلَيْهَا وقتلا الصَّبِى فَلَمَّا افاقا قَالَت الْمَرْاَة وَاللّٰه مَا تركتما من شَىْءٍ اَبيتماه عَلَىّ اِلَّا فعلتماه حِيْن سكرتما فخيرا عِنْد ذٰلِكَ بَيْن عَذَاب الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَة فاختارا عَذَاب الدُّنْيَا

رَوَاهُ اَحْمد وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه من طَرِيْق زُهَيْر بن مُحَمَّد وَقد قِيْلَ اِن الصَّحِيْح وَقفه على كَعْب وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین کی طرف اتارا گیا تو فرشتوں نے کہا: اے ہمارے پروردگار کیا تو زمین میں اس کو خلیفہ بنا رہا ہے' جو زمین میں فساد پیدا کرے گا' اور خون بہائے گا' اور ہم تیری حمد کے ہمراہ تیری پاکی بیان کرتے ہیں' اور تیری تقدیس کا اقرار کرتے ہیں تو پروردگار نے فرمایا میں وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے تو فرشتوں نے کہا: اے ہمارے پروردگار ہم اولاد آدم سے زیادہ تیرے فرمانبردار ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا: تم فرشتوں میں سے دو فرشتے پیش کرو' تا کہ ہم اس بات کو ظاہر کریں کہ وہ کیسے عمل کرتے ہیں تو ان فرشتوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار ہاروت اور ماروت ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان دونوں کو زمین کی طرف اتار دیا گیا تو ان کے سامنے ایک انتہائی حسین وجمیل عورت آئی وہ دونوں فرشتے اس عورت کے پاس آئے اور یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ اس کے ساتھ زنا کرنا چاہتے ہیں تو اس عورت نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم وہ کلمہ نہیں پڑھتے جس میں شرک کا اعتراف ہوتا ہے ان دونوں فرشتوں نے کہا: ہم کبھی بھی کسی کو اللہ

کا شریک قرار نہیں دیں گے پھر وہ ان دونوں کو چھوڑ کر گئی اور ان دونوں کے پاس واپس آئی تو اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا جس کو اس نے گود میں اٹھایا ہوا تھا ان دونوں فرشتوں نے پھر اس عورت سے قربت کی خواہش ظاہر کی تو اس عورت نے کہا: ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اس بچے کو قتل نہیں کر دیتے ان دونوں فرشتوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم تو اسے کبھی قتل نہیں کریں گے پھر وہ عورت گئی اور واپس آئی تو اس کے ساتھ شراب کا ایک پیالہ تھا جسے اس نے اٹھایا ہوا تھا ان دونوں فرشتوں نے پھر اس سے قربت کی خواہش کا اظہار کیا تو اس عورت نے کہا: جی نہیں! اللہ کی قسم! ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم یہ شراب نہیں پیتے ان دونوں فرشتوں نے شراب پی لی تو انہیں نشہ ہو گیا تو ان دونوں نے اس عورت کے ساتھ زنا بھی کر لیا اور بچے کو بھی قتل کر دیا جب ان دونوں کو ہوش آیا تو اس عورت نے کہا: اللہ کی قسم! تم دونوں جس بھی چیز سے انکار کر رہے تھے تم نے وہی کام کیا جب تم دونوں مدہوش ہو گئے تھے تو ان دونوں فرشتوں کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ یا تو دنیا کا عذاب اختیار کر لیں یا آخرت کا عذاب اختیار کریں تو انہوں نے دنیا کے عذاب کو اختیار کیا"

یہ روایت امام احمد نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں زہیر بن محمد کے حوالے سے نقل کی ہے ایک قول کے مطابق صحیح یہ ہے کہ یہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3576 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لما حرمت الْخمر مَشى اَصْحَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بعض وَقَالُوْا حرمت الْخمر وَجعلت عدلا للشرك

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرِجَاله رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب شراب کو حرام قرار دے دیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب چل کر ایک دوسرے کے پاس گئے اور بولے شراب حرام ہو گئی ہے اور اسے شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3577 - وَعَنْ اَبِىْ تَمِيم الجيشانى اَنه سمع قيس بن سعيد بن عبَادَة الْاَنْصَارِيّ وَهُوَ على مصر يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من كذب عَلَيّ كذبة مُتَعَمدا فَلْيَتَبَوَّأ مضجعا مِنَ النَّار اَوْ بَيْتا فِيْ جَهَنَّم وَسمعت رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من شرب الْخمر اَتَى عطشان يَوْم الْقِيَامَة اَلا فَكل مُسكر خمر وكل خمر حرَام وَاِيَّاكُمْ والغبيراء وَسمعت عبد الله بن عَمْرو بَعْدَ ذٰلِكَ يَقُوْلُ مثله لم يخْتَلف اِلَّا فِيْ بَيت اَوْ مَضْجَع

رَوَاهُ اَحْمد وَاَبُوْ يعلى كِلَاهُمَا عَن شيخ من حمير لم يُسَمِّيَاهُ عَنْ اَبِىْ تَمِيم

❀❀ ابو تمیم جیشانی بیان کرتے ہیں: انہوں نے قیس بن سعید بن عبادہ انصاری جو مصر کے گورنر تھے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص میری طرف کوئی جھوٹی بات جان بوجھ کر منسوب کرے تو وہ جہنم میں اپنی رہائش گاہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ

ہیں) اپنے گھر تک پہنچنے کے لئے تیار رہے"۔

(راوی نے یہ بھی بتایا کہ) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص شراب پیئے گا وہ قیامت کے دن پیاس کے عالم میں آئے گا خبردار! ہر نشہ آور چیز خمر ہے' اور ہر خمر حرام ہے' اور تم غبیراء سے بچنے کی کوشش کرنا"۔

راوی کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو اس کے بعد یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے بھی اس کی مانند روایت نقل کی تو اس میں اختلاف صرف اس بات میں تھا کہ لفظ گھر استعمال ہوا ہے یا ٹھکانہ استعمال ہوا ہے

یہ روایت امام احمد اور امام ابویعلیٰ نے حمیر قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک بزرگ کے حوالے سے جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا' ابوتمیم سے نقل کی ہے۔

3578 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شرب الْخمر خرج نور الْإِیمَان من جَوْفه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص شراب پیتا ہے اس کے اندر سے ایمان کا نور نکل جاتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3579 - وَرُوِیَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شرب الْخمر أسقاه اللّٰه من حمیم جَهَنَّم

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص شراب پیئے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم کا گرم پانی پلائے گا"

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3580 - وَعَنْ جَابر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن رجلا قدم من جیشان وَجیشان من الْیمن فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَن شراب یشربونه بأرضهم من الذّرة یُقَال لَهُ المزر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُسکر هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کل مُسکر حرَام وَاِن عِنْد اللّٰه عهدا لمن یشرب الْمُسکر اَن یسْقِیه من طِینَة الخبال

قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِینَة الخبال قَالَ عرق اَهْلِ النَّارِ اَوْ عصارة اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عیشان سے تعلق رکھنے ایک شخص آیا عیشان کا تعلق یمن سے ہے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شراب کے بارے میں دریافت کیا جو ان کے علاقے میں پی جاتی ہے اور جو سے بنائی جاتی ہے اور اس کا نام مزر ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا وہ نشہ آور ہوتی ہے اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد ہے کہ جو شخص نشہ آور چیز پیے گا اللہ تعالیٰ اسے طینہ خبال پلائے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم کا پسینہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی ان کا خون پیپ وغیرہ)"

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3581 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ثَلَاثَة لَا تقربهم الْمَلَائِكَة الْجنب والسكران والمتضمخ بالخلوق

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ صَحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تین شخص ایسے ہیں جن کے قریب فرشتے نہیں جاتے ہیں جنبی شخص، نشے والا شخص اور جس نے خلوق لگائی ہوئی ہو"

یہ روایت امام بزار نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3582 - وَعَنْ جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يقبل اللّٰه لَهُمْ صَلَاة وَلَا تصعد لَهُمْ إِلَى السَّمَاء حَسَنَة الْعَبْد الْآبِق حَتّٰى يرجع إِلٰى مواليه فَيَضَع يَده فِيْ أَيْديهم وَالْمَرْأَة الساخط عَلَيْهَا زَوجهَا حَتّٰى يرضى والسكران حَتّٰى يصحو

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا وَالْبَيْهَقِيّ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تین لوگ ایسے ہیں جن کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا اور ان کی کوئی اچھائی آسمان کی طرف بلند نہیں ہوتی مفرور غلام جب تک وہ اپنے آقاؤں کے پاس واپس نہیں آجاتا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں نہیں دے دیتا وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو جب تک وہ شوہر راضی نہیں ہوتا اور نشہ آور شخص جب تک اسے افاقہ نہیں ہوتا"

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں امام ابن خزیمہ اور امام ابن حبان نے اپنی اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے نقل کی ہے۔

3583 - وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن اللّٰه بَعَثَنِيْ رَحْمَة وَهدى لِلْعَالمين وَأَمرَنِيْ أَن أمحق المزامير والكبارات يَعْنِيْ البرابط وَالْمَعَازِف والأوثان الَّتِيْ كَانَت تعبد فِي الْجَاهِلِيَّة وَأقسم رَبِّي بعزته لَا يشرب عبد من عَبِيدِي جرعة من خمر إِلَّا سقيته مَكَانهَا من حميم جَهَنَّم معذبا أَوْ مغفورا لَهُ وَلَا يسقيها صَبِيا صَغِيرا إِلَّا سقيته مَكَانهَا من حميم جَهَنَّم معذبا أَوْ معفورا لَهُ وَلَا يَدعهَا

عبد من عَبِيدِى من مخافتى إِلَّا سقيتها إِيَّاه من حَظِيرَة الْقُدس

رَوَاهُ أَحْمد من طَرِيق عَلِيّ بن زيد

البرابط جمع بربط بِفَتْح الباء ين الموحدتين وَهُوَ الْعود

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہان کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور اس نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں آلات موسیقی اور بربط اور معازف (یہ بھی آلات موسیقی ہیں) توڑ دوں اور ان بتوں کو بھی توڑ دوں جن کی زمانہ جاہلیت میں عبادت کی جاتی تھی اور میرے پروردگار نے اپنی عزت کی قسم اٹھا کر یہ بات بیان کی ہے کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا تو میں اس کو اس کی جگہ جہنم کا گرم پانی پلاؤں گا خواہ اس کو عذاب دیا جائے یا اس کی مغفرت ہو جائے اور جو شخص کسی چھوٹے بچے کو یہ پلائے گا تو میں اس کو بھی اس کی جگہ جہنم کا گرم پانی پلاؤں گا خواہ اس شخص کو عذاب دیا جائے یا اس کی مغفرت ہو چکی ہو اور میرے بندوں میں سے جو بندہ میرے خوف کی وجہ سے اسے چھوڑ دے گا تو میں اسے حظیرۃ القدس میں سے سیراب کروں گا''۔

یہ روایت امام احمد نے علی بن زید کے حوالے سے نقل کی ہے

لفظ البرابط لفظ بربط کی جمع ہے اس سے مراد عود (مخصوص قسم کا آلہ ہے)۔

3584 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك الْخمر وَهُوَ يقدر عَلَيْهِ لأسقينه مِنْهُ فِيْ حَظِيرَة الْقُدس وَمن ترك الْحَرِيْر وَهُوَ يقدر عَلَيْهِ لأكسونه إِيَّاه فِيْ حَظِيرَة الْقُدس

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص شراب کو ترک کر دے اور وہ اس پر قدرت بھی رکھتا ہو تو میں اس کو حظیرۃ القدس میں سے ضرور پلاؤں گا اور جو شخص ریشم کو ترک کر دے اور وہ اس کی قدرت بھی رکھتا ہو تو میں اس کو حظیرۃ القدس میں لباس پہننے کے لئے دوں گا''

یہ روایت امام بزار نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3585 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من سره أَن يسْقِيه اللّٰه الْخمر فِي الْآخِرَةِ فليتركها فِي الدُّنْيَا وَمَنْ سره أَن يكسوه اللّٰه الْحَرِيْر فِي الْآخِرَةِ فليتركه فِي الدُّنْيَا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا شَيْخه الْمِقْدَام بن دَاوُد وَقد وثق وَله شَوَاهِد

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں خمر پلائے تو اسے دنیا میں اس کو ترک کر دینا چاہیے اور جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے آخرت میں ریشم پہنائے اسے دنیا میں اس کو ترک کر دینا چاہیے''

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں صرف امام طبرانی نے کے استاد مقدام بن داؤد کا معاملہ مختلف ہے انہیں بھی ثقہ قرار دیا گیا ہے اس روایت کے شواہد موجود ہیں۔

3586 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ من شرب حسوۃ من خمر لم یقبل اللّٰہ مِنْہُ ثَلَاثَۃ اَیَّام صرفا وَّلا عدلا وَمَنْ شرب کاسا لم یقبل اللّٰہ صَلَاتہ اَرْبَعِیْنَ صباحا ومدمن الْخمر حَقًّا علی اللّٰہ اَن یسْقِیہ من نھر الخبال قیل یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا نھر الخبال قَالَ صدید اَھْلِ النَّار

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ من رِوَایَۃ حکم بن نَافِع

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا' اور جو شخص اس کا ایک پیالہ پیئے گا اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں کرے گا' اور باقاعدگی سے شراب پینے والے شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ نہر خبال میں سے اس کو پلائے' عرض کی گئی: یارسول اللہ! نہر خبال کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (کی نہر ہے)''

یہ روایت امام طبرانی نے حکم بن نافع کی نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3587 - وَرُوِیَ عَن عبَادَۃ بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہ لیبیتن اُنَاس من امتِیْ علی اشر وبطر وَلعب وَلَھو فیصبحوا قردۃ وَخَنَازِیر باستحلالھم الْمَحَارِم واتخاذھم الْقَیْنَات وشربھم الْخمر وبأکلھم الرِّبَا ولبسھم الْحَرِیْر

رَوَاہُ عبد اللّٰہ ابْن الامَام اَحْمد فِیْ رِوَایَۃ وَّتقدم حَدِیْث اَبِیْ اُمَامَۃَ فِیْ مَعْنَاہُ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میری امت کے کچھ افراد لہو ولعب اور فضولیات میں رات بسر کر رہے ہوں گے اور صبح کے وقت وہ بندر اور خنزیر بن جائیں گے اس کی وجہ یہ ہوگی کہ انہوں نے حرام چیزوں کو حلال کیا ہوگا' اور گانے والی عورتیں رکھی ہوں گی اور شراب پی ہوگی اور سود کھایا ہوگا' اور ریشم پہنا ہوگا''۔

یہ روایت عبداللہ بن امام احمد نے ایک روایت میں نقل کی ہے اس سے پہلے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ایک حدیث گزر چکی ہے' جو اس مفہوم کی ہے۔

3588 - وَعَنْ اَبِیْ مَالك الْاَشْعَرِیّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنہ سمع رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یشرب نَاس من اُمتِی الْخمر یسمونھا بِغَیْر اسْمھَا یضْرب علی رؤوسھم بالمعازف والقینات یخسف اللّٰہ بھم الْاَرْض وَیجْعَل مِنْھُم القردۃ والخنازیر

رَوَاهُ ابن مَاجَه وَابن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀❀ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کے کچھ افراد شراب پئیں گے اور اس کا نام تبدیل کر دیں گے ان کے سر ہانے آلات موسیقی بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں ہوں گی اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو زمین میں دھنسا دے گا اور ان میں سے کچھ لوگوں کو بندر اور خنزیر بنا دے گا''

یہ روایت امام ابن ماجہ نے اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3589 - وَعَنْ عمرَان بن حُصَیْن رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْاُمة خسف ومسخ وَقذف قَالَ رجل من الْمُسْلِمِیْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی ذٰلِكَ قَالَ اِذا ظَهرت القیان وَالْمَعَازِف وشربت الْخُمُور

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ من رِوَایَة عبد اللّٰه بن عبد الْقدوس وَقد وثق وَقَالَ حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَقد رُوِیَ عَن الْاَعْمَش عَن عبد الرَّحْمٰن بن سابط مُرْسلا

❀❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس امت میں زمین میں دھنسائے جانے شکلیں تبدیل کیے جانے اور آسمان سے پتھر نازل ہونے (کا عذاب ہوگا) مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسا کب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب گانے والی عورتیں اور آلات موسیقی غالب آجائیں گے اور شراب پی جائے گی''

یہ روایت امام ترمذی نے عبداللہ بن عبدالقدوس کے حوالے سے نقل کی ہے' جسے ثقہ قرار دیا گیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث ''غریب'' ہے یہ روایت اعمش کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن سابط کے حوالے سے ''مرسل'' روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

3590 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من مَاتَ من أمتِیْ وَهُوَ یشرب الْخمر حرم اللّٰه عَلَیْهِ شربهَا فِی الْجَنَّة وَمَنْ مَاتَ من أمتِیْ وَهُوَ یتحلی الذَّهَب حرم اللّٰه عَلَیْهِ لِبَاسه فِی الْجنَّة

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ ورواة اَحْمد ثِقَات

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری امت کا جو شخص انتقال کر جائے اور وہ شراب پیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت میں اس کو پینا حرام قرار دیدے گا' اور میری امت کا جو شخص ایسی حالت میں مر جائے کہ وہ سونا پہنتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت میں اس (سونے) کو پہننا حرام کر دے گا''

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے اور امام احمد کے راوی ثقہ ہیں۔

3591 - وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شرب الْخمر فاجلدوه فَإِن عَاد فِي الرَّابِعَة فَاقْتُلُوْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَأَبُوْ دَاوُد وَلَفْظِهِ إِن رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذا شربوا الْخمر فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِن شربوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِن شربوا فَاجْلِدُوهُمْ ثُمَّ إِن شربوا فاقتلوهم

وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ بِنَحْوِهِ

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شراب پیئے اسے کوڑے لگاؤ اگر وہ دوبارہ ایسا کرے (تو دوبارہ کوڑے لگاؤ) اگر چوتھی مرتبہ ایسا کرے تو اسے قتل کردو''

یہ روایت امام ترمذی اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب وہ لوگ شراب پیئے تو تم انہیں کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ شراب پئیں تو کوڑے لگاؤ پھر اگر وہ شراب پئیں تو کوڑے لگاؤ' پھر اگر وہ شراب پئیں تو انہیں قتل کردو''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کی مانند نقل کی ہے۔

3592 - وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا سكر فاجلدوه ثُمَّ إِن سكر فاجلدوه ثُمَّ إِن سكر فاجلدوه فَإِن عَاد فِي الرَّابِعَة فَاقْتُلُوْهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ وَابْنُ مَاجَةَ وَعِنْدَهُمَا فَإِن عَاد فِي الرَّابِعَة فاضربوا عُنُقه

قَالَ الْحَافِظ قد جَاءَ قتل شَارِب الْخمر فِي الْمرة الرَّابِعَة من غير مَا وَجه صَحِيْح وَهُوَ مَنْسُوخ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اسے نشہ ہو جائے تو اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر اسے نشہ ہو جائے تو اسے کوڑے لگاؤ پھر اگر اسے نشہ ہو جائے تو اسے کوڑے لگاؤ اگر وہ چوتھی مرتبہ بھی ایسا کرتا ہے تو اسے قتل کردو''

یہ روایت امام ابوداؤد امام نسائی امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے ان دونوں کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

3592-سنن الدارمي' ومن كتاب الأشربة' باب العقوبة في شرب الخمر' حديث: 2078' سنن أبي داود' كتاب الحدود' باب إذا تتابع في شرب الخمر' حديث: 3908' سنن ابن ماجه' كتاب الحدود' باب من شرب الخمر مرارا' حديث: 2568' السنن لسنائي' كتاب الأشربة' ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر' حديث: 5591' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الأشربة' ذكر الأوعية التي خص النبي صلى الله عليه وسلم بالنهي عن' ذكر الروايات المغلظات في شرب الخمر وحد الخمر' حديث: 5027' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الأشربة والحد فيها' باب من أقيم عليه الحد أربع مرات ثم عاد له' حديث: 16277' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 10341

''اگر وہ چوتھی مرتبہ پھر ایسا کرتا ہے تو اس کی گردن اڑا دو''

حافظ بیان کرتے ہیں: چوتھی مرتبہ کے بعد شراب پینے والے شخص کو قتل کرنے کے بارے میں ایسی روایات منقول ہیں جو زیادہ مستند نہیں ہیں لیکن یہ حکم منسوخ ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3593 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شرب الْخمر لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ صباحا فَإِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ فَإِن عَاد لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ صباحا فَإِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ فَإِن عَاد لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ صباحا فَإِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ فَإِن عَاد فِى الرَّابِعَة لم تقبل لَهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ صباحا فَإِن تَابَ لم يتب اللّٰه عَلَيْهِ وَغَضب اللّٰه عَلَيْهِ وسقاه من نهر الخبال

قيل يَا اَبَا عبد الرَّحْمٰن وَمَا نهر الخبال قَالَ نهر يجْرِى من صديد اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَحسنه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد وَرَوَاهُ النَّسَائِىّ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ مُخْتَصرا وَلَفْظِه من شرب الْخمر فَلَمْ ينتش لم تقبل لَهُ صَلَاة مَا دَامَ فِىْ جَوْفه اَوْ عروقه مِنْهَا شَىْءٍ وَإِن مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَإِن انتشى لم تقبل مِنْهُ صَلَاة اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا وَإِن مَاتَ فِيْهَا مَاتَ كَافِرًا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شراب پیتا ہے اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اگر وہ پھر یہ کام کرے تو پھر چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے اگر وہ دوبارہ یہ کام کرے تو پھر اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے' لیکن اگر وہ شخص چوتھی مرتبہ یہ کام کرے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی پھر اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا اور اس پر غضب کا اظہار کرتا ہے' اور اسے نہر خبال میں سے پلائے گا''۔

ان سے دریافت کیا گیا: اے ابوعبدالرحمٰن! نہر خبال کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ ایک ایسی نہر ہے' جس میں اہل جہنم کی پیپ بہتی ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے امام نسائی نے اسے ان پر موقوف روایت کے طور پر اور مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص شراب پی لے اور نشے کا شکار نہ ہو' تو اس کی نماز قبول نہیں ہوگی جب تک وہ شراب اس کے پیٹ میں یا اس کی رگوں میں موجود رہے گی اگر وہ مر گیا تو کافر ہونے کے طور پر مرے گا' اور اگر وہ نشے کا شکار ہو جائے' تو پھر اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ اس دوران مر گیا تو وہ کافر ہونے کے طور پر مرے گا''۔

3594 - وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلنسائى عَن عبد اللّٰه بن عَمْرو بن الْعَاصِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من

شرب الْخمر فَجعلهَا فِي بَطْنه لم تقبل مِنْهُ صَلَاة سبعا وَإِن مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا فَإِن أذهبت عقله عَن شَيْء من الْفَرَائِض وَفِي رِوَايَة عَن الْقُرْآن لم تقبل مِنْهُ صَلَاة أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَإِن مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص شراب پیتا ہے' اور اپنے پیٹ میں اسے ڈال لیتا ہے' تو سات دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی اور اگر وہ اس دوران مر جائے تو کافر ہونے کے طور پر مرے گا' اور اگر اس کی عقل فرائض میں سے کسی چیز کے حوالے سے رخصت ہو جائے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) قرآن کے حوالے سے رخصت ہو جائے تو بھی چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ اس دوران مر گیا تو کافر ہونے کے طور پر مرے گا''۔

3595 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من شرب الْخمر فَسَكِرَ لم تقبل لَهُ صَلَاة أَرْبَعِينَ صباحا فَإِن مَاتَ دخل النَّار فَإِن تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِن عَاد فَشرب فَسَكِرَ لم تقبل لَهُ صَلَاة أَرْبَعِينَ صباحا فَإِن مَاتَ دخل النَّار فَإِن تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِن عَاد فَشرب فَسَكِرَ لم تقبل لَهُ صَلَاة أَرْبَعِينَ صباحا فَإِن مَاتَ دخل النَّار فَإِن تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِن عَاد فِي الرَّابِعَة كَانَ حَقًّا على اللَّهِ أَن يسْقِيه من طِينَة الْخبال يَوْم الْقِيَامَة قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَة الْخبال قَالَ عصارة أَهْل النَّار

رَوَاهُ ابْن حبَان فِي صَحِيحه وَرَوَاهُ الْحَاكِم مُخْتَصرًا بِبَعْضِهِ قَالَ لَا يشرب الْخمر رجل من أمتِي فَتقبل لَهُ صَلَاة أَرْبَعِينَ صباحا وَقَالَ صَحِيح على شَرْطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص شراب پیئے اور اسے نشہ ہو جائے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ مر گیا تو جہنم میں ہو جائے گا اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا' اور اگر وہ دوبارہ یہ کام کرے گا' اور شراب پیئے اور نشے کا شکار ہو جائے تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوگی اگر وہ اس دوران مر گیا تو جہنم میں جائے گا اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا اگر وہ دوبارہ یہی کام کرے اور نشے کا شکار ہو جائے تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ مر گیا تو جہنم میں جائے گا' اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لے گا' اور اگر اس نے چوتھی مرتبہ ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ قیامت کے دن اسے طینہ خبال میں سے پلائے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی ان کا خون اور پیپ وغیرہ)''۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے امام حاکم نے اس کا کچھ حصہ مختصر روایت کے طور پر نقل کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں

''میری امت کا جو بھی شخص شراب پیئے گا تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی''۔

امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3596 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كل مخمر خمر وكل مُسكر حرَام وَمَنْ شرب مُسكرا بخست صَلَاته اَرْبَعِيْنَ صباحا فَإِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ فَإِن عَاد الرَّابِعَة كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِينَة الخبال قيل وَمَا طِينَة الخبال يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صديد اَهْلِ النَّارِ وَمَنْ سقَاهُ صَغِيرا لَا يعرف حَلَاله من حرَامه كَانَ حَقًّا على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِينَة الخبال

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہر نشہ آور چیز خمر ہے' اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے' جو شخص نشہ آور چیز پی لے گا اس کی چالیس دن کی نماز ضائع ہو جائے گی اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا (اگر وہ بار بار یہ کام کرتا ہے) یہاں تک کہ اگر چوتھی مرتبہ بھی ایسا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے طینہ خبال میں سے پلائے عرض کی گئی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم کی پیپ' اور جو شخص کسی چھوٹے بچے کو اس (شراب میں) سے پلائے' جو بچہ حلال یا حرام میں تمیز نہ کرسکتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اس شخص کو طینہ خبال میں سے پلائے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3597 - وَعَنْ اَسمَاء بنت يزِيْد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من شرب الْخمر لم يرض اللّٰه عَنْهُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَة فَإِن مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَإِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَيْهِ فَإِن عَاد كَانَ حَقه على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِينَة الْخبال قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِينَة الخبال قَالَ صديد اَهْلِ النَّار

رَوَاهُ اَحْمد بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ وَرَوَاهُ اَحْمد اَيْضًا وَالْبَزَّار وَالطَّبَرَانِيّ من حَدِيْثِ اَبِيْ ذَر بِإِسْنَادٍ حَسَنٌ

❀❀ سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''جو شخص شراب پیئے تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے راضی نہیں ہوگا اگر اس نے توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرلے گا اگر وہ دوبارہ یہی کام کرے گا' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ اسے طینہ خبال میں سے پلائے عرض کی گئی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم کی پیپ''۔

یہ روایت امام احمد نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام احمد نے اور امام بزار نے اور امام طبرانی نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے طور پر بھی حسن سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

3598 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من شرب الْخمر سخط اللّٰه عَلَيْهِ اَرْبَعِيْنَ صباحا وَمَا يدريه لَعَلَّ منيته تكون فِيْ تِلْكَ اللَّيَالِيْ فَإِن عَاد سخط اللّٰه عَلَيْهِ اَرْبَعِيْنَ صباحا وَمَا يدريه لَعَلَّ منيته تكون فِيْ تِلْكَ اللَّيَالِيْ فَإِن عَاد سخط اللّٰه عَلَيْهِ اَرْبَعِيْنَ صباحا فَهَذِهِ عشرُوْن وَمِائَة لَيْلَة

فإن عاد فهو في رد غة الخبال قيل وما رد غة الخبال قال عرق أهل النار وصديدهم

رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ وَفِيهِ إِسْمَاعِيل بن عياش وَمن لَا يحضرنى حَاله

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص شراب پیتا ہے اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے ناراض رہتا ہے' اور وہ شخص یہ تو نہیں جانتا کہ ہو سکتا ہے اسی دوران اسے موت آ جائے اگر وہ شخص دوبارہ ایسا کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے ناراض رہتا ہے' اور آدمی کو کیا پتہ کہ وہ اسی دوران مر جائے اور اگر آدمی پھر یہ کام کرے تو اللہ تعالیٰ چالیس دن تک اس سے ناراض رہتا ہے' تو یہ کل ایک سو بیس دن ہو جاتے ہیں اگر وہ پھر یہ کام کرے تو وہ ردغۃ الخبال میں جائے گا عرض کی گئی: ردغۃ الخبال کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جہنم کا پسینہ اور ان کی پیپ''

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے اس میں ایک راوی اسماعیل بن عیاش اور ایک راوی ہے' جس کی حالت اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہے۔

3599 - وَرُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من فَارق الدُّنْيَا وَهُوَ سَكرَان دخل الْقَبْر سَكرَان وَبعث من قَبره سَكرَان وَأمر بِهِ إِلَى النَّار سَكرَان إِلَى جبل يُقَال لَهُ سَكرَان فِيهِ عين يجْرِي مِنْهَا الْقَيْح وَالدَّم وَهُوَ طعامهم وشرابهم مَا دَامَت السَّمَوَات وَالْأَرْض

رَوَاهُ الْأَصْبَهَانِيّ وَأَظنهُ فِي مُسْند أَبِي يعلى أَيْضا مُخْتَصرًا وَفِيهِ نكَارَة

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نشے کے عالم میں دنیا سے رخصت ہو' تو وہ قبر میں بھی نشے کے عالم میں داخل ہو گا' اور اسے اس کی قبر سے جب اٹھایا جائے گا تو بھی وہ نشے کے عالم میں ہو گا' اور اسے جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دیا جائے گا تو بھی وہ نشے کے عالم میں ہو گا اسے پہاڑ کی طرف لے جایا جائے گا جس کا نام سکران ہو گا اس میں ایک چشمہ ہو گا جس میں سے پیپ اور خون بہتا ہو گا ان لوگوں کا کھانا اور پینا یہی ہو گا جب تک آسمان اور زمین قائم رہیں گے''۔

یہ روایت امام اصبہانی نے نقل کی ہے' اور میرا خیال ہے یہ مسند ابو یعلیٰ میں بھی ہے' اور مختصر روایت کے طور پر ہے' اور اس میں منکر ہونا پایا جاتا ہے۔

3600 - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من ترك الصَّلَاة سكرا مرَّة وَاحِدَة فَكَأَنَّمَا كَانَت لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فسلبها وَمَنْ ترك الصَّلَاة أَربع مَرَّات سكرا كَانَ حَقًّا

3600-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الأشربة' والوجه الثالث' حديث: 7302' السنن الكبرى للبيهقي' كتاب الصلاة' جماع أبواب المواقيت' باب زوال العقل بالسكر لا يكون عذرا في سقوط الفرض عنه' حديث: 1694' السنن الصغير للبيهقي' كتاب الأشربة' باب الأشربة' حديث: 2662' مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما' حديث: 6489' المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 6484

على اللّٰه اَن يسْقِيه من طِينَة الخبال قيل وَمَا طِينَة الخبال قَالَ عصارة اَهْل جَهَنَّم

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نشے کے عالم میں ایک مرتبہ نماز ترک کر دیتا ہے' تو گویا اس کے پاس دنیا اور اس میں موجود سب کچھ تھا اور وہ اس سے چھین لیا گیا اور جو شخص نشے کے عالم میں چار مرتبہ نماز ترک کر دیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ بات لازم ہے کہ وہ اسے طینہ خبال میں سے پلائے عرض کی گئی: یارسول اللہ! طینہ خبال کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم کا نچوڑ (یعنی ان کا خون پیپ پسینہ وغیرہ)''

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3601 - وروى اَحْمد مِنْهُ من ترك الصَّلَاة سكرا مرّة وَاحِدَةٍ فَكَانَّمَا كَانَت لَهُ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا فسلبها

وَرُوَاته ثِقَات

❀❀ امام احمد نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے: (جو درج ذیل ہے:)

''جو شخص نشے کے عالم میں ایک مرتبہ نماز کو ترک کرتا ہے' تو گویا اس کے پاس دنیا اور اس میں جو کچھ موجود تھا' اس سے وہ سب چھین لیا گیا''۔ اس کے راوی ثقہ ہیں۔

3602 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذا استحلت اُمتِيْ خمْسا فَعَلَيْهِمُ الدمار اِذا ظهر التلاعن وَشَرِبُوا الْخُمُور ولبسوا الْحَرِيْر وَاتَّخذُوا القيان وَاكْتفى الرِّجَال بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاء بِالنسَاء

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَتَقَدَّمَ فِيْ لبس الْحَرِيْر

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب میری اُمت پانچ چیزوں کو حلال قرار دیدے گی تو ان کی بربادی لازم آئے گی جب ایک دوسرے پر لعنت کرنا عام ہو جائے اور وہ لوگ شراب پئیں اور ریشم پہنیں اور گانے والی عورتیں رکھیں اور مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفاء کریں''

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اس سے پہلے یہ ریشم پہننے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

التَّرْهِيب من الزِّنَا سِيمَا بحليلة الْجَار والمغيبة وَالتَّرْغِيْب فِيْ حفظ الْفرج

باب: زنا کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات بطور خاص پڑوسی کی بیوی یا ایسی عورت کے ساتھ زنا کرنا جس کا شوہر موجود نہ ہو نیز شرم گاہ کی حفاظت کے بارے میں ترغیبی روایات

3603 - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِيْ الزَّانِيْ حِيْن يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِن وَلَا يسرق السَّارِق حِيْن يسرق وَهُوَ مُؤْمِن وَلَا يشْرب الْخمر حِيْن يشْربهَا وَهُوَ مُؤْمِن

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

وَزَاد النَّسَائِیّ فِیْ رِوَایَةٍ: فَاِذَا فعل ذٰلِكَ خلع ربقة الْاِسْلَام من عُنُقه فَاِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَیْهِ

وَرَوَاهُ الْبَزَّار مُخْتَصرًا: لَا یسرق السَّارِق وَهُوَ مُؤْمِن وَلَا یَزْنِیْ الزَّانِیْ وَهُوَ مُؤْمِن الْاِیمَان اكْرم عِنْد اللّٰه من ذٰلِك

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا شراب پینے والا شراب پیتے ہوئے مومن نہیں رہتا''

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام نسائی نے ایک روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب وہ ایسا کرتا ہے تو اپنی گردن سے اسلام کا پٹہ اتار دیتا ہے اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرلیتا ہے''۔

یہ روایت امام بزار نے مختصر روایت کے طور پر نقل کی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں:)

''چوری کرنے والا چوری کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا ایمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ معزز ہے''۔

3604 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یحل دم امرىء مُسْلِم یشْهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰه اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاث الثَّیِّب الزَّانِیْ وَالنَّفس بِالنَّفسِ والتارك لدینِهِ المفارق لِلْجَمَاعَة

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان شخص اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کا خون بہانا جائز نہیں ہے البتہ تین میں سے ایک صورت کا معاملہ مختلف ہے شادی شدہ زانی، جان کے بدلے میں جان، اپنے دین کو ترک کرکے (مسلمانوں کی) جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا شخص''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3605 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یحل دم امرىء مُسْلِم یشْهد اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه وَاَن مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه اِلَّا فِیْ اِحْدٰی ثَلَاث زنا بعد اِحْصَان فَاِنَّهُ یرْجم وَرجل خرج مُحَارِبًا لِلّٰه وَلِرَسُوْلِه فَاِنَّهُ یقتل اَوْ یصلب اَوْ ینفی من الْاَرْض اَوْ یقتل نفسا فَیقْتل بهَا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ

❀❀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو بھی مسلمان اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اس کا خون بہانا تین میں سے کسی ایک صورت میں جائز ہو سکتا ہے محصن ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کرنا کیونکہ ایسے شخص کو سنگسار کیا جائے گا ایک وہ شخص جو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے کے لئے نکلتا ہے' تو ایسے شخص کو یا تو قتل کر دیا جائے گا یا مصلوب کر دیا جائے گا یا جلاوطن کر دیا جائے گا' اور ایک وہ شخص جو کسی کو قتل کر دیتا ہے' تو اس کے بدلے میں اسے قتل کر دیا جائے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے۔

3606 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زید رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَا بَغَايَا الْعَرَب يَا بَغَايَا الْعَرَب اِن اخوف مَا اَخَاف عَلَيْكُمُ الزِّنَا والشهوة الْخفية

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادَيْنِ اَحدهمَا صَحِيْح وَقد قَيده بعض الْحفاظ الرِّيَاء بالراء وَالْيَاء

❀❀ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے عربوں کی فاحشہ عورتو! اے عربوں کی فاحشہ عورتو! مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ زنا اور پوشیدہ شہوت کا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک سند صحیح ہے' اور بعض حافظان حدیث نے لفظ ریاء نقل کیا ہے۔

3607 - وَعَنْ عُثْمَان بن اَبِی الْعَاصِی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تفتح اَبْوَاب السَّمَاء نصف اللَّيْل فينادى مُنَاد هَلْ من دَاع فيستجاب لَهُ هَلْ من سَائل فَيعْطى هَلْ من مكروب فيفرج عَنْهُ فَلَا يبْقى مُسْلِم يَدْعُو بدعوة اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لَهُ اِلَّا زَانِيَة تسْعَى بفرجها اَوْ عشارا

❀❀ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نصف رات کے وقت آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' اور ایک منادی پکار کر یہ کہتا ہے: کیا کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اسے دیا جائے کیا کوئی پریشان حال شخص ہے کہ اس کی پریشانی ختم کی جائے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) تو جو بھی مسلمان اس وقت دعا مانگتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کر لیتا ہے' البتہ زنا کرنے والی عورت کا معاملہ مختلف ہے' جو اپنی شرم گاہ کے عوض میں کمائی کرتی ہے یا ٹیکس (یا بھتہ) وصول کرنے والے کا معاملہ مختلف ہے''۔

3608 - وَفِیْ رِوَايَةٍ اِن اللّٰه يدنو من خلقه فَيغْفر لمن يسْتَغْفر اِلَّا لبغی بفرجها اَوْ عشار

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَتَقَدَّمَ فِیْ بَاب الْعَمَل على الصَّدَقَة

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بے شک اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے قریب ہو جاتا ہے' اور جو مغفرت طلب کرتا ہے اس کی مغفرت کر دیتا ہے' البتہ اپنی شرم گاہ

کے حوالے سے سرکشی کرنے والی عورت (یعنی زانیہ عورت) اور بہتہ وصول کرنے والے کا معاملہ مختلف ہے"۔

یہ روایت امام احمد اور امام طبرانی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں۔ یہ روایت اس سے پہلے صدقہ وصول کرنے کا کام کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3609 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بسر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِن الزناة تشتعل وُجُوْهِهِمْ نَارا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ بِإِسْنَادٍ فِيْهِ نظر

❀❀ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بے شک زنا کرنے والوں کے چہروں کو آگ میں جلایا جائے گا"

یہ روایت امام طبرانی نے ایسی سند کے ساتھ نقل کی ہے جو محل نظر ہے۔

3610 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزِّنَا يُورث الْفقر

رَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ وَفِيْ إِسْنَادُهُ الْمَاضِي بن مُحَمَّد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"زنا کے نتیجے میں غربت آتی ہے"۔

یہ روایت امام بیہقی نے نقل کی ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ماضی بن محمد ہے۔

3611 - وَعَنْ سَمُرَة بن جُنْدُب رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْت اللَّيْلَة رجلَيْنِ اتيانى فأخرجانى إِلَى أَرْض مُقَدَّسَة فَذكر الْحَدِيْث إِلَى أَن قَالَ فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثقب مثل التَّنور أَعْلَاهُ ضيق واسفله وَاسع يتوقد تَحْتَهُ نَارا فَإِذَا ارْتَفَعت ارتفعوا حَتَّى كَادُوا أَنْ يَخْرُجُوْا وَإِذَا اخمدت رجعُوْا فِيْهَا وفيهَا رجال وَنسَاء عُرَاة الْحَدِيْث

❀❀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میں نے گزشتہ رات (خواب میں) دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور وہ مجھے لے کر ارضِ مقدس کی طرف چلے گئے (اور اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے، جس میں آگے چل کر یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) ہم چل کر ایک گڑھے کے پاس آئے جو تندور کی طرح تھا جس کا اوپر والا حصہ تنگ تھا اور نیچے والا حصہ کشادہ تھا، اس کے نیچے آگ جل رہی تھی جب وہ آگ بلند ہوتی تھی تو اس میں موجود افراد بھی اوپر آجاتے تھے یہاں تک کہ قریب ہوتا تھا کہ وہ اس میں سے نکل جائیں تو وہ آگ بجھ جاتی تھی تو وہ واپس اس تندور میں چلے جاتے تھے اس تندور میں برہنہ مرد اور عورتیں موجود تھے"۔ ...الحدیث۔

3612 - وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَانْطَلَقْنَا على مثل التَّنور قَالَ فاحسب انه كَانَ يَقُوْلُ فَإِذَا فِيْهِ لغط وأصوات قَالَ فاطلعنا فِيْهِ فَإِذَا فِيْهِ رجال وَنسَاء عُرَاة وَإِذَا هم يَأْتِيهِم لَهب من أَسْفَل مِنْهُم فَإِذَا أَتَاهُم ذَلِكَ اللهب صرخوا

الحَدِيْث

وَفِيْ آخِره وَاما الرِّجَال وَالنِّسَاء العراة الَّذِيْنَ هم فِيْ مثل بِنَاء التَّنور فَإِنَّهُم الزناة والزوانى

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَتَقَدَّمَ بِطُوْلِهِ فِيْ ترك الصَّلَاة

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ہم چلتے ہوئے تندور کی طرح کی ایک چیز کے پاس آئے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ اس میں شور وغوغا کی آوازیں آرہی تھیں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں برہنہ مرد اور عورتیں موجود تھے جب ان کے نیچے سے آگ کا کوئی شعلہ آتا تھا تو جب وہ شعلہ ان تک پہنچتا تھا تو وہ چیخ و پکار کرتے تھے'' ..الحدیث

اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو برہنہ تھے اور تندور کی طرح کی ایک چیز میں موجود تھے تو وہ زنا کرنے والی عورتیں اور زنا کرنے والے مرد تھے''

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے اس سے پہلے یہ طویل حدیث کے طور پر نماز ترک کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے۔

3612/1 - وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِم اَتَانِیْ رجلَانِ فاخذا بضبعی فَاَتَيَا بِی جبلا وعرا فَقَالَا اصْعَدْ فَقُلْتُ اِنِّیْ لَا اُطِيقهُ فَقَالَا اِنَّا سنسهله لَك فَصَعدت حَتّٰى اِذا كنت فِیْ سَوَاء الْجَبَل فَاِذَا اَنَا بِاَصْوَات شَدِيْدَة فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الْاَصْوَات قَالُوْا هٰذَا عواء اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ انْطَلِقْ بِی فَاِذَا اَنَا بِقوم معلقين بعراقيبهم مشققة اشداقهم تسيل اشداقهم دَمًا قَالَ قُلْتُ من هٰؤُلَاءِ قِيْلَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يفطرُوْنَ قبل تَحِلَّة صومهم فَقَالَ خابت الْيَهُود وَالنَّصَارٰى فَقَالَ سليم مَا اَدْرِی اسمعهُ اَبُوْ اُمَامَةَ من رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ام شَیْءٍ من رَاْيه ثُمَّ انْطَلِقْ بِی فَاِذَا اَنَا بِقوم اَشد شَیْءٍ انتفاخا وانتنه رِيْحًا واسواه منظرًا فَقُلْتُ من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ قَتْلَى الْكفَّار ثُمَّ انْطَلِقْ بِی فَاِذَا اَنَا بِقوم اَشد شَیْءٍ انتفاخا وانتنه رِيْحًا كَاَن ريحهم المراحيض قلت من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ الزانون ثُمَّ انْطَلِقْ بِی فَاِذَا اَنَا بنساء تنهش ثديهن الْحَيَّات قلت مَا بَال هٰؤُلَاءِ قِيْلَ هٰؤُلَاءِ يمنعن اَوْلَادهنَّ اَلبانهن ثُمَّ انْطَلِقْ بِی فَاِذَا بغلمان يَلْعَبُوْنَ بَيْن نهرين قلت من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذَرَارِی الْمُؤْمِنِيْنَ ثُمَّ شرف بِی شرفا فَاِذَا اَنَا بِثَلَاثَة يشربون من حمر لَهُم قلت من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ جَعْفَر وَزيد وَابْن رَوَاحَة ثُمَّ شرف بِی شرفا آخر فَاِذَا اَنَا بِنَفر ثَلَاثَة قلت من هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰذَا اِبْرَاهِيْمَ ومُوسَى وَعِيْسَى وهم ينتظرونك

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِهِمَا وَاللَّفْظ لِابْنِ خُزَيْمَة

قَالَ الْحَافِظ وَلَا عِلَّة لَهُ

❀❀ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا دو آدمی میرے پاس آئے انہوں نے مجھے دونوں طرف سے پکڑ لیا اور مجھے لے کر ایک پہاڑ پر آ گئے اور بولے: آپ چڑھیں! میں نے کہا: میں اس پر نہیں چڑھ سکتا انہوں نے کہا: ہم اس کو آپ کے لئے آسان کر دیں گے میں چڑھ گیا تو پہاڑ کے بالکل اوپر پہنچ گیا وہاں میں نے انتہائی تیز آوازیں سنی تو میں نے دریافت کیا: یہ آوازیں کس کی ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ اہل جہنم کے شور و غوغا کی آوازیں ہیں پھر وہ مجھے ساتھ لے کر گیا تو میرے سامنے کچھ لوگ آئے' جو ایڑیوں کے بل لٹکے ہوئے تھے ان کی باچھیں چیری ہوئی تھیں اور ان کی باچھوں سے خون بہہ رہا تھا میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ جو روزے کا وقت ختم ہونے سے پہلے ہی روزہ ختم کر دیتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا یہودی اور عیسائی برباد ہو جائیں سلیم نامی راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ یہ بات حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کی ہے یا یہ ان کے اپنے الفاظ ہیں (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر وہ مجھے ساتھ لے کر روانہ ہوا تو ہمارا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو انتہائی پھولے ہوئے تھے انتہائی بدبودار تھے اور دیکھنے میں بہت برے لگتے تھے میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرشتے نے بتایا: یہ کفار کے مقتولین ہیں پھر وہ مجھے ساتھ لے کر گیا تو کچھ لوگ سامنے آئے' جو انتہائی پھولے ہوئے تھے انتہائی بدبودار تھے اور ان کی بو انتہائی بری تھی میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ زنا کرنے والے لوگ ہیں پھر فرشتہ مجھے لے کر گیا تو کچھ عورتیں سامنے آئیں جن کی چھاتیوں پر سانپ ڈس رہے تھے میں نے دریافت کیا: ان کا کیا معاملہ ہے' تو بتایا گیا یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کو اپنا دودھ نہیں پلاتی تھیں پھر وہ فرشتہ مجھے اپنے ساتھ لے کر گیا تو وہاں کچھ بچے کھیلتے ہوئے نظر آئے جو دو نہروں کے درمیان کھیل رہے تھے تو میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرشتے نے بتایا: یہ اہل ایمان کے وہ کمسن بچے ہیں (جو بڑے ہونے سے پہلے فوت ہو گئے تھے) پھر میرے سامنے تین افراد آئے' جو مشروب پی رہے تھے میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرشتے نے بتایا: یہ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ حضرت زید رضی اللہ عنہ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ ہیں پھر میں آگے گیا تو میرے سامنے تین افراد آئے تو میں نے دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو فرشتے نے بتایا: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام' حضرت موسیٰ علیہ السلام' اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں' اور یہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں''

یہ روایت امام ابن حبان نے اور امام ابن خزیمہ نے اپنی' اپنی صحیح میں نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ امام ابن خزیمہ کے نقل کردہ ہیں۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اس روایت میں کوئی علت نہیں ہے۔

3613 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا زنی الرجل خرج مِنْهُ الْاِیمَان فَکَانَ عَلَیْهِ کالظلة فَاِذَا اقلع رَجَعَ اِلَیْهِ الْاِیمَان

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِیّ وَالْبَیْهَقِیّ وَالْحَاکِم وَلَفْظِه قَالَ: من زنی اَوْ شرب الْخمر نزع اللّٰه مِنْهُ الْاِیمَان کَمَا یخلع الْاِنْسَان الْقَمِیص من رَأسه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب آدمی زنا کرتا ہے' تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے' اور اس پر سائے کی مثل ہو جاتا ہے جب آدمی زنا سے الگ ہوتا ہے' تو ایمان اس کی طرف واپس آ جاتا ہے''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی امام بیہقی اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص زنا کرتا ہے یا شراب پیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کو الگ کر دیتا ہے' جس طرح آدمی اپنے سر کی طرف سے قمیص اتار دیتا ہے''۔

3614 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبَیْهَقِی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِیْمَان سربال یسربله اللّٰه من یَشَاء فَاِذَا زنی الْعَبْد نزع مِنْهُ سربال الْاِیْمَان فَاِن تَابَ رد عَلَیْهِ

❀❀ امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ایمان ایک قمیص کی طرح ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے پہنا دیتا ہے جب آدمی زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کی قمیص الگ ہو جاتی ہے جب آدمی توبہ کر لے تو وہ (ایمان) اس کی طرف واپس آ جاتا ہے''۔

3615 - وروی الطَّبَرَانِیّ عَن شریك عَن رجل من الصَّحَابَة عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من زنی خرج مِنْهُ الْاِیْمَان فَاِن تَابَ تَابَ اللّٰه عَلَیْهِ

❀❀ امام طبرانی نے شریک کے حوالے سے ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص زنا کرتا ہے اس میں سے ایمان نکل جاتا ہے اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے''۔

3616 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُل قد شرب فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس قد آن لکم اَن تنتهوا عَن حُدُوْد اللّٰه فَمَنْ اَصَاب مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُورَة شَیْئًا فلیستتر بستر اللّٰه فَاِنَّهُ من یبد لنا صفحته نقم عَلَیْهِ کتاب اللّٰه وَقَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰه اِلٰهًا آخر وَلَا یقتلُوْن النَّفس الَّتِیْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یزنون الْاٰیَة وَقَالَ قرن الزِّنَا مَعَ الشّرك وَقَالَ وَلَا یَزْنِیْ الزَّانِیْ حِیْن یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِن

ذکرہ رزین وَلَمْ اَرَه بِهٰذَا السِّیَاق فِی الْاُصُوْل

❀❀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اب تمہارے لئے وہ وقت آ گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی حدود سے باز آ جاؤ جو شخص اس گندگی کا مرتکب ہو تو اس کو اللہ تعالیٰ کے پردے کو پردے میں رکھنا چاہیے اور جو شخص اپنی ہتھیلی کو ہمارے سامنے ظاہر کرے گا تو ہم اللہ کی کتاب کے مطابق اس پر حد جاری کریں گے پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کی عبادت نہیں کرتے ہیں' اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام

قرار دیا ہو البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور وہ زنا نہیں کرتے"۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (یا راوی نے بیان کیا) یہاں زنا کا ذکر شرک کے ساتھ کیا گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: "زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مومن نہیں رہتا"۔

یہ روایت رزین نے نقل کی ہے لیکن میں نے اصول میں اس سیاق کے ساتھ یہ روایت نہیں دیکھی ہے۔

3617 - وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تعبد عَابِد من بنی اِسْرَائِيل فعبد اللّٰه فِیْ صومعته سِتِّيْنَ عَاما فامطرت الْاَرْض فاخضرت فَاَشْرَف الراهب من صومعته فَقَالَ لَو نزلت فَذكرت اللّٰه فازددت خيرا فَنزل وَمَعَهُ رغيف اَوْ رغيفان فَبَيْنَمَا هُوَ فِی الْاَرْض لَقيته امْرَاَة فَلَمْ يزل يكلمها وتكلمه حَتّٰى غشيها ثُمَّ اُغمی عَلَيْهِ فَنزل الغدير يستحم فجَاء سَائِل فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَن يَاْخُذ الرغيفين ثُمَّ مَاتَ فوزنت عبَادَة سِتِّيْنَ سنة بِتِلْكَ الزنية فرجحت تِلْكَ الزنية بحسناته ثُمَّ وضع الرَّغِيف اَوْ الرغيفان مَعَ حَسَنَاته فرجحت حَسَنَاته فغفر لَهُ

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والا ایک عبادت گزار شخص عبادت کیا کرتا تھا وہ ساٹھ سال تک اپنے حجرہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا رہا ایک مرتبہ بارش ہوئی اور زمین سرسبز و شاداب ہوئی تو اس راہب نے اپنے حجرے سے جھانک کر دیکھا تو سوچا اگر میں اتر کر نیچے جاؤں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہوں تو میں زیادہ بھلائی حاصل کرلوں گا وہ اتر کر نیچے آیا اس کے ساتھ ایک یا شاید دو روٹیاں تھیں (یہ شک راوی کو ہے) وہ زمین میں موجود تھا کہ اسی دوران اس کی ملاقات ایک عورت سے ہوئی وہ اس عورت کے ساتھ بات چیت کرتا رہا وہ عورت اس کے ساتھ بات چیت کرتی رہی یہاں تک کہ اس (راہب) نے اس عورت کے ساتھ صحبت کرلی (یعنی زنا کرلیا) جب اس نے یہ کام ختم کیا تو وہ ایک کنویں میں اترا تا کہ وہ غسل کرلے اسی دوران ایک مانگنے والا آیا تو اس نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے یہ اشارہ کیا کہ وہ ان دو روٹیوں کو حاصل کرلے پھر اس راہب کا انتقال ہوگیا تو اس کی ساٹھ سال کی عبادت کا وزن اس ایک زنا کے ساتھ کیا گیا تو اس زنا کا پلڑا اس کی ساٹھ سال کی عبادت سے بھاری تھا' پھر اس ایک روٹی کو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) دو روٹیوں کو اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا تو اس کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا اور اس کی مغفرت ہوگئی"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3618 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يكلمهم اللّٰه يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يزكيهم وَلَا ينظر اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَاب اَلِيم شيخ زَان وَملك كَذَّاب وعائل مستكبر

رَوَاهُ مُسْلِم وَالنَّسَائِیّ

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْأَوْسَطِ وَلَفْظِهِ لَا ينظر الله يَوْم الْقِيَامَة إِلَى الشَّيْخ الزَّانِي وَلَا الْعَجُوز الزَّانِيَة الْعَائِل الْفَقِير

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا ان کا تزکیہ نہیں کرے گا ان کی طرف دیکھے گا نہیں' اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا بوڑھا زانی جھوٹا حکمران اور غریب متکبر''

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی اور بوڑھی زانیہ عورت اور غریب (متکبر) شخص کی طرف نظر نہیں کرے گا''۔

3620 - وَعَنْ سلمَان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا يدْخلُونَ الْجنَّة الشَّيْخ الزَّانِيْ وَالْإِمَام الْكذَّاب والعائل المزهو

رَوَاهُ الْبَزَّار بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ وَّتقدم فِيْ بَاب صَدَقَة السِّرّ حَدِيْثُ اَبِيْ ذَر وَفِيْه وَالثَّلَاثَة الَّذِيْنَ يبغضهم الله الشَّيْخ الزَّانِيْ وَالْفَقِير المختال والغنى الظلوم

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِيّ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❀❀ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ جنت میں داخل نہیں ہوں گے بوڑھا زانی' جھوٹا حکمران اور غریب متکبر''۔

یہ روایت امام بزار نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے یہ اس سے پہلے خفیہ طور پر صدقہ کرنے سے متعلق باب میں گزر چکی ہے' جو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''تین لوگ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے بوڑھا زانی' غریب متکبر اور ظالم خوشحال شخص''۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے امام ترمذی اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3621 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ينظر الله عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الأشيمط الزَّانِيْ وَلَا العائل المزهو

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات إِلَّا ابْن لَهِيعَة وَحَدِيْثه حسن فِي المتابعات

الأشيمط تَصْغِير أشمط وَهُوَ من اخْتَلَط شعر رَأسه الْأسود بالأبيض

3618-صحيح مسلم' كتاب الإيمان' باب بيان غلظ تحريم إسبال الإزار' حديث: 181' مستخرج أبي عوانة' كتاب الإيمان' بيان الأعمال التي يستوجب صاحبها عذاب الله وغضبه والدليل على أنه' حديث: 92' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الرجم' تأويل قول الله جل ثناؤه' حديث: 6911' مسند أحمد بن حنبل' مسند أبي هريرة رضي الله عنه' حديث: 10032' البحر الزخار' مسند البزار' عرنة بن العرز' حديث: 3400

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ بوڑھے زانی اور غریب متکبر کی طرف نظر نہیں کرتا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں صرف ابن لہیعہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے' اور اس کی نقل کردہ حدیث بھی متابعات میں حسن شمار ہوگی

لفظ اشیمط یہ لفظ اشمط کی تصغیر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جس کے سر کے سیاہ بالوں میں سفید بال گھل مل گئے ہوں۔

3622 - وَعَنْ نَافِع مولى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يدْخل الْجَنَّة مِسْكين مستكبر وَلَا شيخ زَان وَلَا منان على الله بِعَمَلِهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ من رِوَايَة الصَّباح بن خَالِدِ بْن اَبِيْ اُمَيَّة عَن رَافع وَرُوَاته اِلَى الصَّباح ثِقَات

❀❀ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جنت میں غریب متکبر، بوڑھا زانی اور اپنے عمل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ پر احسان جتانے والا شخص داخل نہیں ہوں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے صباح بن خالد بن امیہ کی رافع کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور صباح بن خالد تک اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

3623 - وَرُوِيَ عَن جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خرج علينا رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مجتمعون فَقَالَ فَذكر الْحَدِيْث اِلَى اَن قَالَ وَاِيَّاكُمْ وعقوق الْوَالِدين فَاِن ريح الْجَنَّة يُوجد من مسيرَة الف عَام وَالله لَا يجدهَا عَاق وَلَا قَاطع رحم وَلَا شيخ زَان وَلَا جَار اِزَاره خُيَلَاء اِنَّمَا الْكِبْرِيَاء لله رب الْعَالمين

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَيَاْتِيْ بِتَمَامِهِ فِي العقوق اِنْ شَاءَ الله

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اکٹھے تھے' (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ والدین کی نافرمانی سے بچو' کیونکہ جنت کی خوشبو ایک سال کے فاصلے سے محسوس ہو جاتی ہے' لیکن اللہ کی قسم! والدین کا نافرمان یا رشتہ داری کے حقوق کو پامال کرنے والا شخص یا بوڑھا زانی یا اپنے تہبند کو تکبر کے طور پر لٹکانے والا شخص اس کی خوشبو کو نہیں پا سکیں گے' بے شک کبریائی اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے' اور یہ روایت مکمل طور پر نافرمانی سے متعلق باب میں آگے آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

3624 - وَرُوِيَ عَن بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن السَّمٰوَات السَّبع وَالْاَرْضين السَّبع ليلعن الشَّيْخ الزَّانِيْ وَاِن فروج الزناة ليؤذى اَهْلِ النَّارِ نَتن رِيْحهَا

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک سات آسمان اور سات زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتے ہیں اور زنا کرنے والوں کی شرم گاہوں کی بدبو اہل جہنم کو بھی اذیت پہنچائے گی''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3626 - وَعَنْ رَاشد بن سعد المقرائی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لما عرج بِی مَرَرْت بِرِجَال تقرض جُلُوْدھمْ بمقاريض من نَار فَقُلْتُ من ھؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْل قَالَ الَّذِیْنَ یتزینون للزِّینَة قَالَ ثُمَّ مَرَرْت بجب منتن الرّیح فَسمِعت فِیْہِ اصواتا شَدِیْدَة فَقُلْتُ من ھؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْل قَالَ نسَاء كن یتزین للزِّینَة ویفعلن مَا لَا یحل لَھُنَّ

رَوَاہُ الْبَیْھَقِیّ فِیْ حَدِیْثٍ یَاْتِیْ فِی الْغَیْبَة اِنْ شَاءَ اللّٰہ تَعَالٰی

❀❀ راشد بن سعد مقرائی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کروائی گئی تو میرا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جن کی کھالوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹا جا رہا تھا میں نے دریافت کیا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو زیب و زینت اختیار کیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر میرا گزر ایک بدبودار گڑھے کے پاس سے ہوا میں نے اس میں تیز آوازیں سنی تو میں نے دریافت کیا: اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ خواتین ہیں جو زینت اختیار کیا کرتی تھیں اور وہ کام کرتی تھیں جو ان کے لئے حلال نہیں تھے''۔

یہ روایت امام بیہقی نے ایک حدیث میں نقل کی ہیں جو غیبت سے متعلق باب میں آگے آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

3627 - وَرُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُقِیم على الزِّنَا كعابد وثن

رَوَاہُ الخرائطی وَغَیْرِہ

وَقد صَحَّ اَن مدمن الْخمر اِذا مَاتَ لَقِی اللّٰہ كعابد وثن وَلَا شكّ اَن الزِّنَا اَشد وَاَعظم عِنْد اللّٰہ من شرب الْخمر وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''زنا مستقل کرنے والا شخص بت کی عبادت کرنے والے کی مانند ہے''۔

یہ روایت خرائطی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے جبکہ یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ باقاعدگی سے شراب پینے والا شخص جب مرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو بت کی عبادت کرنے والے کے طور پر حاضر ہوتا ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ زنا کرنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زیادہ شدید اور زیادہ بڑا گناہ ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

3628 - وَعَنْ مَیْمُوْنَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تزَال

اُمتِیْ بِخَیر مَا لم یفش فیهم ولد الزِّنَا فَاِذَا فَشَا فیهم ولد الزِّنَا فَاوشك اَن یعمهم اللّٰه بِعَذَاب

رَوَاهُ اَحْمد وَاِسْنَادُهُ حسن وَفِیْه ابْن اِسْحَاق وَقد صرح بِالسَّمَاعِ وَرَوَاهُ اَبُوْ یعلی اِلَّا اَنه قَالَ لَا تزَال اُمتِیْ بِخَیر متماسك اَمرهَا مَا لم یظْهر فیهم ولد الزِّنَا

وَتَقَدَّمَ فِیْ كتاب الْقَضَاء حَدِیْثِ ابْن عمر وَفِیْ آخِره وَاِذَا ظهر الزِّنَا ظهر الْفقر والمسكنة

رَوَاهُ الْبَزَّار

❀❀ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

''میری امت اس وقت تک مسلسل بھلائی پر رہے گی جب تک ان کے درمیان زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے پھیل نہیں جائیں گے جب ان کے درمیان زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے پھیل جائیں گے تو عنقریب ان سب پر عمومی طور پر اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرے گا''

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند حسن ہے اس کی سند میں ایک راوی ابن اسحاق ہے' جس نے سماع کی تصریح کی ہے یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں

''میری اس وقت تک بھلائی پر رہے گی اور ان کا معاملہ جمع رہے گا جب تک ان کے درمیان زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے ظاہر نہیں ہوں گے''۔

اس سے پہلے قضاء سے متعلق کتاب میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث گزر چکی ہے' جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''جب زنا ظاہر ہو جائے گا تو غربت اور مسکینی ظاہر ہو جائیں گی''

یہ روایت امام بزار نے نقل کی ہے۔

3629 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا ظهر الزِّنَا والربا فِیْ قَرْیَة فَقَدْ اَحلُّوا بِاَنْفسِهِمْ عَذَاب اللّٰه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی بستی میں زنا اور سود پھیل جائیں تو وہ لوگ اپنی بستی میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کر دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3630 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ذكر حَدِیْثًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِیْهِ مَا ظهر فِیْ قوم الزِّنَا اَوْ الرِّبَا اِلَّا اَحلُّوا بِاَنْفسِهِمْ عَذَاب الله

رَوَاهُ اَبُوْ یعلی بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں

''جب بھی کسی قوم میں زنا یا سود پھیل جائیں تو وہ لوگ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کر دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3631 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ حِیْن نزلت آیَة اَلْمُلَاعنَة اَیّمَا امْرَاَة اَدخلت على قوم من لَیْسَ مِنْهُم فَلَیْسَتْ من اللّٰه فِیْ شَیْءٍ وَّلَنْ یدخلهَا اللّٰه فِیْ شَیْءٍ وَّاَیّمَا رجل جحد وَلَده وَهُوَ ینظر اِلَیْهِ احتجب اللّٰه مِنْهُ یَوْم الْقِیَامَة وفضحه على رُؤُوس الْاَوَّلین والآخرین

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِه

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جب لعان کرنے سے متعلق قرآن میں آیات نازل ہوئیں (تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

''جو عورت کسی قوم میں کسی ایسے فرد کو داخل کرے' جو ان میں سے نہ ہو (یعنی زنا کرے اور اس کے نتیجے میں ناجائز بچے کو جنم دے) تو اس عورت کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ نہیں ہوگا' اور اس عورت کو اللہ تعالیٰ کسی چیز میں داخل نہیں کرے گا' اور اس عورت کو اللہ تعالیٰ اپنی جنت میں داخل نہیں کرے گا' اور جو شخص جانتے بوجھتے ہوئے اپنی اولاد کا انکار کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے حجاب کرلے گا' اور اسے تمام پہلے والوں اور بعد والوں کے سامنے رسوائی کا شکار کرے گا''

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

3632 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلت رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَی الذَّنب اعظم عِنْد اللّٰه قَالَ اَن تجْعَل للّٰه ندا وَهُوَ خلقك قلت اِن ذٰلِكَ لَعَظِیم ثُمَّ اَی قَالَ اَن تقتل ولدك مَخَافَة اَن یطعم مَعَك قلت ثُمَّ اَی قَالَ اَن تُزَانِیْ حَلِیْلَة جَارك

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِمٌ وَّرَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهما وتلا هٰذِهِ الْاٰیَة وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰه اِلٰهًا آخر وَلَا یقتلُوْن النَّفس الَّتِیْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یزنون وَمَنْ یفعل ذٰلِكَ یلق اثاما یُضَاعف لَهُ الْعَذَاب یَوْم الْقِیَامَة ویخلد فِیْهِ مهانا الْفرْقَان

الحلیلة بِفَتْح الْحَاء الْمُهْمَلَة هِیَ الزَّوْجَة

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا. کون سا گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ بڑا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ جبکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے میں نے عرض کی. یہ تو بہت بڑا ہے۔ پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانا کھائے گا۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ

زنا کرو"

یہ روایت امام بخاری امام مسلم نے نقل کی ہے امام ترمذی اور امام نسائی نے بھی اسے نقل کیا ہے ان دونوں کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہیں کرتے ہیں اور وہ اس کو قتل نہیں کرتے ہیں جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو' البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے اور وہ زنا نہیں کرتے ہیں جو ایسا کرے گا۔ وہ گناہ کی سزا پائے گا اس کے لئے قیامت کے دن عذاب کو دُگنا کر دیا جائے گا اور وہ اس میں رسوا ہو کر رہے گا"۔

لفظ الحلیلہ میں ح پر زبر ہے اس سے مراد بیوی ہے۔

3633 - وَعَنِ الْمِقْدَاد بن الْاسود رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَصْحَابه مَا تَقُولُوْنَ فِي الزِّنَا قَالُوْا حرَام حرمه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوله فَهُوَ حرَام اِلٰى يَوْم الْقِيَامَة فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَصْحَابه لِاَن يَزْنِيَ الرجل بِعشر نسْوَة أيسر عَلَيْهِ من اَن يَزْنِيَ بِامْرَاَة جَاره

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته ثِقَات وَالطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط

❀❀ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم لوگ زنا کے بارے میں کیا خیال رکھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی یہ حرام ہے اسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے' تو یہ قیامت تک حرام ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی دس عورتوں کے ساتھ زنا کر لے یہ اس کے لئے اس سے زیادہ آسان (یعنی کم گناہ) ہوگا کہ آدمی اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرے"

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں امام طبرانی نے اسے معجم کبیر اور معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

3634 - وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِيْ بحليلة جَاره لَا ينظر اللّٰه اِلَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يُزَكِّيه وَيَقُوْلُ ادخل النَّار مَعَ الداخلين

رَوَاهُ ابْن اَبِي الدُّنْيَا والخرائطي وَغَيْرِهِمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والے شخص کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر نہیں کرے گا' اور اس کا تزکیہ نہیں کرے گا' اور فرمائے گا' تم جہنم میں ہمیشہ رہنے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ"

یہ روایت امام ابن ابو دنیا' خرائطی اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے۔

3635 - وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قعد على فرَاش معيبة قيض اللّٰه لَهُ ثعبانا يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْكَبِيْر من رِوَايَة ابْن لَهِيعَة

الْمغيبة بِضَم الْمِيم وَكسر الْغَيْن وبسكونها أَيْضا مَعَ كسر الْبَاء هِيَ الَّتِي غَابَ عَنْهَا زَوجهَا

❀❀ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی ایسی عورت کے بچھونے پر بیٹھے جس کا شوہر موجود نہ ہو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے (ایسی بی آر) کے ذریعے کٹوائے گا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں ابن لہیعہ سے منقول روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

لفظ المغیبہ میں م پر پیش ہے غ پر زیر ہے اس کو ساکن بھی پڑھا گیا ہے اس کے بعد ی پر زیر ہے اس سے مراد وہ عورت ہے جس کا شوہر موجود نہ ہو۔

3636 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رفع الحَدِيْثِ قَالَ مثل الَّذِيْ يجلس على فرَاش المغيبة مثل الَّذِيْ ينهشه أسود من أساود يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات

الأساود الْحَيَّات وَاحِدهَا أسود

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے:

''جو شخص کسی ایسی عورت کے بچھونے پر بیٹھتا ہے جس کا شوہر موجود نہ ہو اس کی مثال اس شخص کی مانند ہوگی جسے قیامت کے دن سیاہ سانپ ڈسیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے راوی ثقہ ہیں۔

لفظ اساود سے مراد سانپ ہیں اس کی واحد اسود آتی ہے۔

3637 - وَعَنْ بُرَيْدَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَة نسَاء الْمُجَاهدين على القاعدين كَحُرْمَةِ أمهاتهم مَا من رجل من القاعدين يخلف رجلا من الْمُجَاهدين فِيْ أَهله فيخونه فيهم إِلَّا وقف لَهُ يَوْم الْقِيَامَة فَيَأْخُذُ مِنْ حَسَنَاته مَا شَاءَ حَتّٰى يرضى ثُمَّ الْتفت إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَمَا ظنكم رَوَاهُ مُسْلِم وَأَبُوْ دَاوُد إِلَّا أَنه قَالَ فِيْهِ إِلَّا نصب لَهُ يَوْم الْقِيَامَة فَقِيْلَ هَذَا خلفك فِيْ أَهْلك فَخذ من حَسَنَاته مَا شِئْت

وَرَوَاهُ النَّسَائِيّ كَأَبِيْ دَاوُد وَزَاد أَتَرَوْنَ يدع لَهُ من حَسَنَاته شَيْئًا

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جہاد میں جانے والے افراد کی عورتوں کی حرمت پیچھے رہنے والے لوگوں کے لئے ایسے ہے جیسے ان کی مائیں قابل احترام ہوتی ہیں پیچھے رہنے افراد میں سے جو شخص مجاہدین میں سے کسی شخص کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کا نگران ہو اور اس کے اہل خانہ کے بارے میں خیانت کا ارتکاب کرے تو اس کو اس مجاہد کے سامنے کھڑا کر دیا جائے گا اور وہ مجاہد اس کی نیکیاں جتنی چاہے گا حاصل

کرلے گا' جب حاصل کرے گا جب تک وہ راضی نہیں ہوجاتا راوی کہتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: پھر تمہارا کیا گمان ہے"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اس شخص کو قیامت کے دن اس مجاہد کے سامنے کھڑا کردیا جائے گا' اور کہا جائے گا: یہ وہ شخص ہے' جو تمہارے اہل خانہ کا تمہاری غیر موجودگی میں نگران بنا تھا تو تم اس کی نیکیوں میں سے جتنی چاہو حاصل کرلو"۔

یہ روایت امام نسائی نے بھی امام ابوداؤد کی مانند نقل کی ہے' اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"تمہاری کیا رائے ہے کیا وہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ رہنے دے گا"۔

فصل

3638 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَبْعَة یظلهم اللّٰه فِیْ ظله یَوْم لَا ظلّ اِلَّا ظله الاِمَام الْعَادِل وشاب نَشَا فِیْ عِبَادَة اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ وَرجل قلبه مُعَلّق بالمساجد ورجلان تحابا فِی اللّٰه اجْتمعَا عَلَیْهِ وتفرقا عَلَیْهِ وَرجل دَعَتْهُ امْرَاَة ذَات منصب وجمال فَقَالَ اِنِّیْ اَخَاف اللّٰه وَرجل تصدق بِصَدَقَة فاخفاها حَتّٰی لَا تعلم شِمَاله مَا تُنْفق یَمِینه وَرجل ذكر اللّٰه خَالِیا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ .رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"سات افراد ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنا سایہ نصیب کرے گا جب اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا: دس حکمران، وہ نوجوان جس کی نشوونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی ہو ایک وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ متعلق رہتا ہو دو ایسے افراد جو اللہ تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں اسی کی وجہ سے اکٹھے ہوتے ہوں اور اسی پر جدا ہوتے ہوں ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت اور خوبصورت عورت گناہ کی دعوت دے اور وہ یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' اور ایک وہ شخص جو کوئی چیز صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا پوشیدہ رکھے کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے' اور ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کررہا ہو تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوجائیں"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے۔

3639 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یحدث حَدِیْثًا لَو لم اسمعهُ اِلَّا مرّة اَوْ مرَّتَیْنِ حَتّٰی عد سبع مَرَّات وَلٰكِن سمعته اَكثر من ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ كَانَ الكفل من بنی اِسْرَائِیل وَكَانَ لَا یتورع من ذَنْب عمله فَاَتَتْهُ امْرَاَة فَاَعْطَاهَا سِتِّیْنَ دِیْنَارًا عَلٰی اَنْ یَطَاهَا فَلَمَّا اَرَادَهَا عَلٰی نَفْسِهَا ارتعدت وبكت فَقَالَ مَا یبكیك قَالَتْ لِاَن هٰذَا عمل مَا عملته وَمَا حَمَلَنِیْ عَلَیْهِ اِلَّا الْحَاجَة فَقَالَ تفعلین اَنْت هٰذَا من مَخَافَة اللّٰه فَاَنَا اَحْرٰی اذهبی فَلَك مَا اَعْطَیْتُك وَوَاللّٰهِ

لَا اعصيه بعدها ابَدًا فَمَاتَ من ليلته فَاصْبح مَكْتُوْبًا على بَابه إِن الله قد غفر للكفل فَعجب النَّاس من ذَلِك

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْإِسْنَاد

❁❁ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک مرتبہ یا دو مرتبہ، یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ کا شمار کروایا کہ میں نے اس سے بھی زیادہ مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''بنی اسرائیل میں ایک شخص ''کفل'' تھا وہ کسی بھی گناہ کے ارتکاب سے نہیں بچتا تھا ایک مرتبہ ایک عورت اس کے پاس آئی اس نے اس عورت کو ساٹھ دینار دیے اس شرط پر کہ وہ اس عورت کے ساتھ زنا کرے گا جب وہ اس عورت کے ساتھ زنا کرنے لگا تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونے لگی کفل نے دریافت کیا: تم کیوں رو رہی ہو؟ اس نے جواب دیا میں یہ کام کرنے تو لگی ہوں لیکن میں یہ کام انتہائی مجبوری کی وجہ سے کر رہی ہوں کفل نے دریافت کیا: کیا تم اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے اتنا ڈر رہی ہو تو پھر میں تو اس بات کے زیادہ لائق ہوں (کہ میں تم سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈروں) تم چلی جاؤ! جو میں نے تمہیں دیا ہے وہ تمہارا ہو اللہ کی قسم! اس کے بعد میں کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کروں گا اسی رات اس کا انتقال ہو گیا تو اگلے دن اس کے دروازے پر یہ لکھا ہوا تھا: بے شک اللہ تعالیٰ نے کفل کی مغفرت کر دی ہے تو لوگ اس بات پر بہت حیران ہوئے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے امام ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3640 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطَلِقُ ثَلَاثَة نفر مِمَّن كَانَ قبلكُمْ حَتّٰى اواهم الْمبيت اِلٰى غَار فدخلوه فانحدرت صَخْرَة من الْجَبَل فَسدتْ عَلَيْهِمُ الْغَار فَقَالُوْا اِنَّهُ لَا ينجيكم مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَة اِلَّا اَن تدعوا اللّٰه بِصَالح اَعمالكُمْ فَذكر الْحَدِيْث اِلٰى اَن قَالَ الْاٰخر اللّٰهُمَّ كَانَت لى ابْنة عَم كَانَت اَحَبَّ النَّاس اِلَىَّ فاردتها على نَفسهَا فامتنعت منى حَتّٰى الممت بهَا سنة من السنين فجاء تنى فاعطيتها عِشْرِيْنَ وَمِائَة دِيْنَار على اَن تخلى بينى وَبَيْن نَفسهَا فَفعلت حَتّٰى اِذا قدرت عَلَيْهَا قَالَت لَا احل لَك اَن تفض الْخَاتم اِلَّا بِحقِّهِ فتحرجت من الْوُقُوْع عَلَيْهَا فَانْصَرَفت عَنْهَا وَهِى اَحَبُّ النَّاس اِلَىَّ وَتركت الذَّهَب الَّذِىْ اعطيتهَا اللّٰهُمَّ اِن كنت فعلت ذَلِكَ ابْتِغَاء وَجهك فافرج عَنَّا مَا نَحْنُ فِيْهِ فانفرجت الصَّخْرَة الْحَدِيْث

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِم وَتقدم بِتَمَامِهِ فِى الْاِخْلَاص وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهِ من حَدِيْث اَبِىْ هُرَيْرَةَ بِنَحْوِهِ وَيَاْتِىْ فِىْ بر الْوَالِدين اِنْ شَاءَ اللّٰه تَعَالٰى

الممت هُوَ بتَشْدِيد الْمِيم وَالْمرَاد بِالسنةِ الْعَام المقحط الَّذِىْ لم تنْبت الْاَرْض فِيْهِ شَيْئًا سَوَاء نزل عيث اَم لم ينزل وَمرَاده اَنه حصل لَهَا اجْتِيَاج وفاقة بِسَبَب ذَلِك

وَقَوْلُهُ نفض الْخَاتم هُوَ كِنَايَة عَن الْوَطْئ۔

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''تم سے پہلے زمانے کے تین افراد کہیں جارہے تھے رات گزارنے کے لئے انہوں نے ایک غار میں پناہ لی اور اس کے اندر داخل ہوگئے پہاڑ کے اوپر سے ایک پتھر پھسلا اور اس نے غار کے منہ کو ان کے لئے بند کر دیا ان لوگوں نے کہا: اب تمہیں اس پتھر سے صرف اس طرح نجات مل سکتی ہے کہ تم اپنے نیک عمل کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں) ایک شخص نے کہا: اے اللہ میری ایک چچازاد تھی جو میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی میں اس کی قربت حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن وہ مجھے اجازت نہیں دیتی تھی یہاں تک کہ ایک مرتبہ اسے قحط سالی لاحق ہوئی' تو وہ میرے پاس آئی' میں نے اسے ایک سو بیس دینار دیے اس شرط پر کہ وہ مجھے اپنی قربت کا موقع دے گی اس نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ جب میں اس کے قریب ہونے لگا تو اس نے کہا: میں تمہارے لئے یہ بات حلال قرار نہیں دوں گی کہ تم مہر کو ناحق طور پر توڑو تو میں نے اس کے ساتھ صحبت کرنے میں گناہ سمجھا اور اس سے ہٹ گیا حالانکہ وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی اور جو سونا میں نے اسے دیا وہ بھی میں نے چھوڑ دیا اے اللہ! اگر میں نے یہ تیری رضا کے حصول کے لئے کیا تھا تو ہم جس صورت میں ہیں اس سے ہمیں کشادگی نصیب فرما تو پتھر ہٹ گیا'' .. الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے اس سے پہلے اخلاص سے متعلق باب میں یہ روایت مکمل طور پر گزر چکی ہے۔

اسے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کیا ہے والدین سے حسن سلوک سے متعلق باب میں یہ حدیث آگے بھی آئے گی اگر اللہ نے چاہا۔

لفظ امت اس میں م پر شد ہے اس سے مراد وہ سال ہے' جس میں قحط سالی لاحق ہوئی ہو اور اس میں کوئی پیداوار نہ ہوئی ہو خواہ اس سال میں بارش ہوئی ہو یا بارش نہ ہوئی ہو یہاں مراد یہ ہے کہ اس عورت کو حاجت مندی اور فاقہ اس وجہ سے لاحق ہوا۔

متن کے یہ الفاظ تفض الخاتم یہ صحبت کرنے سے کنایہ ہے۔

3641 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا شباب قُرَيْش احْفَظُوا فروجكم لَا تَزْنُوْا الا من حفظ فرجه فَلَهُ الْجَنَّة

رَوَاهُ الْحَاكِم وَالْبَيْهَقِيّ وَقَالَ الْحَاكِم صَحِيْح على شَرطهمَا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اے قریش کے نوجوانو! اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو اور زنا نہ کرنا خبردار جو شخص اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے گا اسے جنت نصیب ہوگی''

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے نقل کی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

3642 - وَفِیْ رِوَایَةٍ للبیهقی یَا فتیان قُرَیْش لَا تزنُوا فَإِنَّهُ من سلم لَهُ شبابه دخل الْجنَّة

❀❀ :امام بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اے قریش کے نوجوانو! تم زنا نہ کرو کیونکہ جو شخص اپنی جوانی کو سلامت رکھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

3643 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذا صلت الْمَرْاَة خمسها وحصنت فرجهَا واطاعت بَعْلهَا دخلت من اَی اَبْوَاب الْجنَّة شَاءَت

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب عورت پانچ نمازیں ادا کرتی ہو اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرتی ہو اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہو تو وہ جنت کے دروازوں میں سے جس سے چاہے گی (جنت میں داخل ہو جائے گی)"

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3644 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من یضمن لی مَا بَیْن لحییْهِ وَمَا بَیْن رجلَیْهِ تَضَمَّنت لَهُ بِالْجنَّةِ

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالتِّرْمِذِیّ وَغَیْرِهِمَا

قَالَ الْحَافِظ الْمُرَاد بِمَا بَیْن لحییْهِ اللِّسَان وَبِمَا بَیْن رجلَیْهِ الْفرج . واللحیان هما عظما الحنك

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص مجھے دونوں جبڑوں کے درمیان (یعنی زبان کی) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان (یعنی شرم گاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دوں گا"

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ترمذی اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہاں دونوں جبڑوں کے درمیان سے مراد زبان ہے اور دونوں ٹانگوں کے درمیان سے مراد شرم گاہ ہے۔ لفظ لحیان سے مراد جبڑے ہیں۔

3645 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من وَقَاه اللّٰه شَرّ مَا بَیْن لحییْهِ وَشر مَا بَیْن رجلَیْهِ دخل الْجنَّة

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْث حسن

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جس شخص کو اللہ تعالیٰ دونوں جبڑوں کے درمیان والی چیز اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز کے شر سے بچا لے وہ جنت

میں داخل ہوگا"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

3646 - وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حفظ مَا بَيْن فقميه وفخذيه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

الفقمان بِسُكُون الْقَاف هما اللحيان

❀❀ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان کی) اور دونوں زانوؤں کے درمیان (شرم گاہ) کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

لفظ فقمان میں ق ساکن ہے اس سے مراد جبڑے ہیں۔

3647 - وَعَنْ اَبِیْ مُوسَى رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حفظ مَا بَيْن فقميه وفرجه دخل الْجنَّة

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِیّ ورواتهما ثِقَات

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا"

یہ روایت امام ابویعلیٰ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے اور ان دونوں کے راوی ثقہ ہیں۔

3647/1 - وَفِیْ رِوَايَة الطَّبَرَانِیّ قَالَ قَالَ لی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلا احدثك بِاثْنَتَيْنِ من لعلهمَا دخل الْجنَّة قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يحفظ الرجل مَا بَيْن فقميه وَمَا بَيْن رجلَيْهِ

❀❀ امام طبرانی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں دو چیزوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو شخص یہ کام کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا ہم نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (زبان) کی اور دونوں ٹانگوں کے درمیان (شرم گاہ) کی

3646- المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الحدود' حديث: 8135' مسند أحمد بن حنبل' أول مسند الكوفيين' حديث أبي موسى الأشعري' حديث: 19149' مسند أبي يعلى الموصلي' حديث أبي موسى الأشعري' حديث: 7111' المعجم الكبير للطبراني' باب من اسمه إبراهيم' أبو رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم إبراهيم' علي بن الحسين' حديث: 915

حفاظت کرے"۔

3648 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اضمنوا لی سِتا من اَنفسکُمْ اضمن لکم الْجَنَّة اصدقوا اِذا حدثتم واوفوا اِذا وعدتم وادوا اِذا التمنتم واحفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وَکفوا اَیْدِیکُم

رَوَاہُ اَحْمد وَابْن اَبِی الدُّنْیَا وَابْن حبَان فِی صَحِیْحِہ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْہُ کلھم عَن عبد الْمطلب بن عبد اللّٰہ بن حنْطَب عَن عبَادَة وَلَمْ یسمع مِنْہُ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تم اپنی ذات کے حوالے سے مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں تم لوگ جب بات کرو تو سچ بولو، جب وعدہ کرو تو پورا کرو، جب تمہیں امین بنایا جائے تو تم اس امانت کو واپس کرو تم اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو تم اپنی نگاہیں جھکا کے رکھو اور اپنے ہاتھ روک کے رکھو''

یہ روایت امام احمد اور ابن ابو دنیا نے اور امام حبان نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: اُن تمام حضرات نے اس کو عبدالمطلب بن عبداللہ بن حنطب کے حوالے سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے حالانکہ عبدالمطلب بن عبداللہ نے حنطب سے سماع نہیں کیا ہے باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

اَلتَّرْھِیب من اللواط واِتیان الْبَھِیمَة وَالْمَرْاَة فِی دبرھَا سَوَاء کَانَت زَوجته اَوْ اَجْنَبِیَّة

قوم لوط کا سا عمل کرنے' جانور کے ساتھ بدفعلی کرنے اور عورت کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات خواہ وہ عورت اس کی بیوی ہو یا اجنبی عورت ہو

3649 - عَن جَابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِن اخوف مَا اَخَاف علی امتِی من عمل قوم لوط

رَوَاہُ ابْن مَاجَه وَالتِرْمِذِی وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ قوم لوط کے سے عمل کے حوالے سے ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اسے امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3650 - وَعَنْ بُرَیْدَة رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقض قوم الْعَھْد اِلَّا کَانَ

الْفَشْل بَيْنَهُمْ وَلَا ظَهرت الْفَاحِشَة فِيْ قوم إِلَّا سلط الله عَلَيْهِمُ الْمَوْت وَلَا منع قوم الزَّكَاة إِلَّا حبس عَنْهُم الْقطر

رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح عَلَى شَرْطِ مُسْلِم

وَرَوَاهُ ابْن مَاجَه وَالْبَزَّار وَالْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ ابْن عمر بِنَحْوِهِ وَلَفظ ابْن مَاجَه قَالَ أقبل علينا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا معشر الْمُهَاجِرين خمس خِصَال إِذا ابتليتم بهن وَأَعُوْذ بِاللّٰهِ أَن تدركوهن لم تظهر الْفَاحِشَة فِيْ قوم قطّ حَتَّى يعلنوا بهَا إِلَّا فَشَا فيهم الطَّاعُوْن والأوجاع الَّتِيْ لم تكن مَضَت فِيْ أسلافهم الَّذِيْنَ مضوا الْحَدِيْث

❀❀ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بھی کوئی قوم عہد شکنی کرتی ہے' تو ان کے درمیان قتل وغارت گری ہوتی ہے' اور جب بھی کسی قوم کے درمیان فحاشی پھیل جاتی ہے' تو اللہ تعالیٰ ان پر موت کو مسلط کر دیتا ہے' اور جب بھی کوئی قوم زکوۃ ادا کرنے سے انکار کرتی ہے' تو ان سے بارش کو روک دیا جاتا ہے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے یہی روایت امام ابن ماجہ نے امام بزار نے اور امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کی مانند نقل کی ہے امام ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین کے گروہ! پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ جب تمہیں ان کے حوالے سے آزمائش کا شکار کیا جائے اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان چیزوں کو پاؤ' جب کسی قوم میں فحاشی پھیل جاتی ہے یہاں تک کہ اعلانیہ طور پر فحاشی ہونے لگتی ہے' تو ان کے درمیان طاعون اور ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے کے لوگوں کے درمیان نہیں ہوتی تھیں۔ الحدیث۔

3651 - وَعَنْ جَابر بن عبد الله رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذا ظلم أَهْلِ الذِّمَّة كَانَت الدولة دولة الْعَدو وَإِذَا كثر الزِّنَا كثر السباء وَإِذَا كثر اللوطية رفع الله عَزَّ وَجَلَّ يَده عَن الْخلق فَلَا يُبَالِيْ فِيْ أَي وَاد هَلَكُوا

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَفِيْه عبد الْخَالِق بن زيد بن وَاقد ضَعِيْفٍ وَلَمْ يتْرك

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب اہل ذمہ پر ظلم کیا جائے تو پھر حکومت دشمن کی حکومت ہو جاتی ہے' اور جب زنا زیادہ ہو جائے تو قیدی ہونا زیادہ ہو جاتا ہے' اور جب قوم لوط کا سا عمل زیادہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ مخلوق سے اپنا ہاتھ اٹھا لیتا ہے' اور پھر وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ وہ کون کی وادی میں ہلاکت کا شکار ہوتے ہیں''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس میں ایک راوی عبدالخالق بن زید بن واقد ہے' جو ضعیف ہے' تاہم اسے متروک

قرار نہیں دیا گیا۔

3652 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰه سبعة من خلقه من فوق سبع سماواته وردد اللَّعْنَة على وَاحِد مِنْهُم ثَلَاثًا وَلعن كل وَاحِد مِنْهُم لعنة لكفيه قَالَ مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من عمل عمل قوم لوط مَلْعُوْن من ذبح لغير اللّٰه مَلْعُوْن من اَتَى شَيْئًا من الْبَهَائِم مَلْعُوْن من عق وَالِدَيْهِ مَلْعُوْن من جمع بَيْن امْرَاَة وابنتها مَلْعُوْن من غير حُدُوْد الْاَرْض مَلْعُوْن من ادّعى اِلٰى غير مَوَالِيْه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرِجَاله رجال الصَّحِیْح اِلَّا مُحرز بن هَارُوْن التَّيْمِيّ وَيُقَال فِيْهِ مُحرز بالاهمال وَرَوَاهُ الْحَاكِم من رِوَايَة هَارُوْن اخی مُحَرر وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

قَالَ الْحَافِظ كِلَاهُمَا واه لٰكِن مُحرز قد حسن لَهُ التِّرْمِذِیّ وَمَشَاهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ اصلح حَالا من اَخِيْه هَارُوْن وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے اپنی مخلوق میں سے سات قسم کے افراد پر لعنت کی ہے اور ان میں سے ایک پر تین مرتبہ لعنت کی ہے باقی سب پر ایک ہی لعنت کی ہے جو ان سب کو کافی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو اپنے ماں باپ کا نافرمان ہو وہ شخص ملعون ہے جو عورت اور اس کی بیٹی کو (صحبت کرنے میں جمع کرتا ہے) وہ شخص ملعون ہے جو زمین کی حدود کو تبدیل کرتا ہے وہ شخص ملعون ہے جو اپنے آقاؤں کے علاوہ اپنے آپ کو (کسی اور کی طرف) منسوب کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف محرز بن ہارون تیمی کا معاملہ مختلف ہے اس کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے کہ اس نام محرز یعنی اہمال کے ساتھ ہے

یہ روایت امام حاکم نے ہارون سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے جو محرر کا بھائی ہے امام حاکم بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

حافظ بیان کرتے ہیں: یہ دونوں راوی واہی ہیں لیکن محرز کی حدیث کو امام ترمذی نے حسن قرار دیا ہے اور بعض حضرات نے اس کا ساتھ بھی دیا ہے اپنے بھائی ہارون کی بہ نسبت یہ زیادہ بہتر حالت کا مالک ہے باقی اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔

3653 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لعن اللّٰه من ذبح لغير اللّٰه وَلعن اللّٰه من غير تخوم الْاَرْض وَلعن اللّٰه من كمه اعمى عَن السَّبِيْل وَلعن اللّٰه من سبّ وَالِدَيْهِ وَلعن اللّٰه من تولى غير مَوَالِيْه وَلعن اللّٰه من عمل عمل قوم لوط قَالَهَا ثَلَاثًا فِیْ عمل قوم لوط

رَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْبَیْهَقِیّ وَعند النَّسَائِیّ آخِره مكرر ا

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو زمین کی حدود کو تبدیل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو کسی نابینا شخص کو راستے سے بھٹکا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے ماں باپ کو برا کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے آقاؤں کی بجائے کسی اور کی طرف خود کو منسوب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے قوم لوط کے سے عمل کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ (یعنی لعنت کے کلمات) تین مرتبہ ارشاد فرمائے''

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقی نے بھی نقل کی ہے امام نسائی نے اس کا آخری حصہ تکرار والا نقل کیا ہے۔

3654 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَة یُصْبِحُوْنَ فِیْ غضب اللّٰه وَیُمْسُوْنَ فِیْ سخط اللّٰه قلت من هم یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ المتشبهون من الرِّجَال بِالنسَاء والمتشبهات من النِّسَاء بِالرِّجَالِ وَالَّذِیْ یَاْتِی الْبَهِیْمَة وَالَّذِیْ یَاْتِی الرِّجَال

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ وَالْبَیْهَقِیّ من طَرِیْق مُحَمَّد بن سَلام الْخُزَاعِیّ وَلَا یعرف عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَالَ الْبُخَارِیّ لَا یُتَابع على حَدِیْثه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''چار قسم کے لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب میں صبح کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں شام کرتے ہیں میں نے دریافت کیا: یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مرد اور مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی عورتیں اور وہ شخص جو جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے اور وہ شخص جو مرد کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی اور امام بیہقی نے محمد بن سلام خزاعی کے حوالے سے نقل کی ہے جو معروف نہیں ہے یہ اس کے حوالے سے اس کے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

امام بخاری کہتے ہیں اس کی حدیث کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

3655 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من وجدتموه یعْمل عمل قوم لوط فَاقْتُلُوا الْفَاعِل وَالْمَفْعُول بِهِ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالتِّرْمِذِیّ وَابْنُ مَاجَة وَالْبَیْهَقِیّ كلهم من رِوَایَة عَمْرو بن اَبِیْ عَمْرو عَن عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَعَمْرو هٰذَا قد احْتج بِهِ الشَّیْخَانِ وَغَیْرهمَا وَقَالَ ابْن مَعِیْن ثِقَة یُنكر عَلَیْهِ حَدِیْث عِكْرِمَة عَنِ ابْنِ عَبَّاس یَعْنِیْ هٰذَا انْتهى

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کو تم پاؤ کہ اس نے قوم لوط کا سا عمل کیا ہو تو یہ کام کرنے والے اور جس کے ساتھ یہ کیا گیا (دونوں کو) قتل کردو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد امام ترمذی اور امام ابن ماجہ اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان سب حضرات نے اسے عمرو بن ابوعمرو کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے عمرو بن ابوعمرو نامی راوی سے شیخین نے استدلال کیا ہے اور دیگر حضرات نے بھی اس سے روایات نقل کی ہیں یحییٰ بن معین کہتے ہیں یہ ثقہ ہے البتہ اس کی اس روایت پر انکار کیا گیا ہے جو اس نے عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے یحییٰ بن معین کی مراد یہی روایت تھی ان کی بات یہاں ختم ہوگئی۔

3656 - وروى اَبُوْ دَاوٗد وَغَيْرِهٖ بِالْإِسْنَادِ الْمَذْكُوْر عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اَتٰى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوْهُ واقتلوها مَعَه

قَالَ الْخطابِىّ قد عَارض هٰذَا الحَدِيْث نهى النَّبِى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَن قتل الْحَيَوَان اِلَّا لماكلة

❀❀ امام ابوداؤد اور دیگر حضرات نے مذکورہ سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جو شخص کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کرے تو تم اس شخص کو اور اس کے ساتھ اس جانور کو قتل کردو''۔

علامہ خطابی بیان کرتے ہیں: اس کے مقابلے میں وہ حدیث آتی ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے علاوہ کسی اور وجہ سے قتل کرنے سے منع کیا ہے۔

3657 - وروى الْبَيْهَقِىّ اَيْضًا عَن مفضل بن فضَالة عَنِ ابْنِ جريج عَن عِكْرِمَة عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اذا الْفَاعِل وَالْمَفْعُول بِهٖ وَالَّذِىْ يَاْتِى الْبَهِيمَة

قَالَ الْبَيْهَقِىّ اخْتلف اَهْلِ الْعلم فِىْ حد اللوطى فَذهب اِلٰى اَن حد الْفَاعِل حد الزِّنَا اِن كَانَ مُحصنا يرْجم وَاِن لم يكن مُحصنا يجلد مائَة وَهُوَ قَول سعيد بن الْمسيب وَعَطَاء بن اَبِىْ رَبَاح وَالْحسن وَقَتَادَة وَالنَّخَعِىّ وَبِه قَالَ الثَّوْرِىّ وَالْاَوْزَاعِىّ وَهُوَ قَول الشَّافِعِى ويحكى اَيْضًا عَنْ اَبِىْ يُوسُف وَمُحَمّد بن الْحسن

وَعَلَى الْمَفْعُول بِهٖ عِنْد الشَّافِعِى على هٰذَا القَوْل جلد مائَة وتغريب عَام رحلا كَانَ اَوْ امْرَاَة مُحصنا كَانَ اَوْ غير مُحصن وَذهب قوم اِلٰى اَن اللوطى يرْجم مُحصنا كَانَ اَوْ غير مُحصن

رَوَاهُ سعيد بن جُبَير وَمُجَاهد عَنِ ابْنِ عَبَّاس وَرُوِىَ ذٰلِكَ عَن الشَّعبِىّ وَبِه قَالَ الزُّهْرِىّ وَهُوَ قَول مَالك وَاَحْمد وَاِسْحَاق وروى حَمَّاد بن اِبْرَاهِيْمَ عَن اِبْرَاهِيْمَ يَعْنِىْ النَّخعِىّ قَالَ لَو كَانَ اَحَد يَسْتَقِيم اَن يرْجم مرَّتَيْنِ لرجم اللوطى وَالْقَوْل الْاٰخر للشَّافِعِىّ اَنه يقتل الْفَاعِل وَالْمَفْعُول بِهٖ كَمَا جَاءَ فِى الْحَدِيْثِ انتهى

قَالَ الْحَافِظ حرق اللوطية بالنَّار أربعة من الْخلفَاء أَبُو بكرٍ الصّديق وَعلي بن أبي طَالب وَعبد الله بن الزبير وَهِشَام بن عبد الْملك

❀❀ امام بیہقی نے مفضل بن فضالہ کے حوالے سے ابن جریج کے حوالے سے عکرمہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''تم یہ کام (قوم لوط کا سا عمل) کرنے والے اور جس کے ساتھ یہ کام کیا گیا ہے اور جو شخص جانور کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے اسے قتل کر دو''۔

علامہ بغوی بیان کرتے ہیں: اہل علم نے قوم لوط کا سا عمل کرنے والے کی حد کے بارے میں اختلاف کیا ہے کچھ حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنے والے شخص پر زنا والی حد جاری ہوگی اگر وہ شادی شدہ ہے تو اسے سنگسار کیا جائے گا' اور اگر وہ شادی شدہ نہ ہو تو اسے ایک سو کوڑے لگائے جائیں گے سعید بن مسیب' عطاء بن ابی رباح' حسن بصری' قتادہ اور ابراہیم نخعی کا یہی مسلک ہے سفیان ثوری اور امام اوزاعی نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے امام شافعی بھی اسی بات کے قائل ہیں امام ابو یوسف اور امام محمد سے بھی اس کی مانند روایت منقول ہے' اور جس شخص کے ساتھ یہ کام کیا گیا ہے' تو اس قول کے مطابق امام شافعی کے نزدیک اسے ایک سو کوڑوں اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا دی جائے گی خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ ہو۔

بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ جو شخص قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے اسے سنگسار کر دیا جائے گا خواہ وہ محصن ہو یا محصن نہ ہو سعید بن جبیر اور مجاہد نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کی ہے امام شعبی سے بھی یہ روایت نقل کی گئی ہے امام زہری نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام مالک امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی قول ہے۔ حماد نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: اگر یہ درست ہوتا کہ کسی شخص کو دو مرتبہ سنگسار کیا جائے تو قوم لوط کا سا عمل کرنے والے کو اس طرح سنگسار کیا جاتا۔

امام شافعی کا دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنے والا اور جس کے ساتھ یہ کیا گیا ہے انہیں قتل کر دیا جائے جیسا کہ حدیث میں منقول ہے ان کی (یعنی علامہ بغوی کی) بات یہاں ختم ہوگئی۔

حافظ بیان کرتے ہیں: چار خلفاء نے قوم لوط کا سا عمل کرنے والے شخص کو آگ میں جلوایا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت علی ابن ابو طالب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور ہشام بن عبدالملک۔

3658 - وروى ابْن أبي الدُّنْيَا وَمن طَرِيقه الْبَيْهَقِيّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ عَن مُحَمَّد بن الْمُنْكَدر أَن خَالِد بْن الْوَلِيد كتب إِلَى أبي بكر الصّديق رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنه وجد رجلا فِي بعض ضواحي الْعَرَب يُنْكح كَمَا تنكح الْمَرْأَة فَجمع لذَلِك أَبُو بَكْرٍ أَصْحَاب رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ عَليّ بن أبي طَالب فَقَالَ عَلَيّ

اِن هٰذَا ذَنْب لم تعمل بِهِ اُمة اِلَّا اُمة وَاحِدَةٍ فَفعل اللّٰه بهم مَا قد علمْتُمْ ارى اَن تحرقه بالنَّار فَاجْتمع رَاْى اَصْحَاب رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَن يحرق بالنَّار فَامر اَبُوْ بَكْرٍ اَن يحرق بالنَّار

❀❀ ابن ابودنیا نے اوران کے حوالے سے امام بیہقی نے عمدہ سند کے ساتھ محمد بن منکدر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ انہوں نے عربوں کے بعض نواحی علاقوں میں یہ بات پائی ہے کہ وہاں مرد کے ساتھ اسی طرح نکاح کیا جاتا ہے جس طرح عورت کے ساتھ نکاح کیا جاتا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس معاملے کے بارے میں صحابہ کرام کو جمع کیا ان میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بھی تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کا ارتکاب صرف ایک امت نے کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو جو سزا دی وہ آپ جانتے ہیں اس لئے میرا یہ خیال ہے کہ آپ اس شخص کو آگ کے ذریعے جلوا دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اصحاب کی متفقہ رائے یہ تھی کہ اس شخص کو آگ کے ذریعے جلا دیا جائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ حکم دیا کہ اسے آگ کے ذریعے جلا دیا جائے۔

3659 - وَرُوِىَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَة لَا تقبل لَهُمْ شَهَادَة اَن لَا اِلٰه اِلَّا اللّٰه الرَّاكِب والمركوب والراكبة والمركوبة وَالْاِمَام الجائر

حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ جِدًّا رَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ فِى الْاَوْسَطِ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں جن کی یہ گواہی بھی قبول نہیں ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے سوار ہونے والا شخص اور جس پر سوار ہوا جائے' سوار ہونے والی عورت اور جس عورت پر سوار ہوا جائے اور ظالم حکمران''۔

یہ روایت انتہائی غریب ہے اسے امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

3660 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا ينظر اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى رجل اَتَى رجلا اَوْ امْرَاَة فِىْ دبرهَا

رَوَاهُ التِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن حبَان فِىْ صَحِيْحه

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر نہیں کرے گا جو کسی مرد یا عورت کے ساتھ اس کی پچھلی شرم گاہ میں بدفعلی کرتا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی امام نسائی نے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3661 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هِىَ اللوطية الصُّغْرٰى يَعْنِىْ الرجل يَاْتِىْ امْرَاَته فِىْ دبرهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار ورجالهما رجال الصَّحِيْح

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''یہ کام جھوٹی بہ قسم کا قوم لوط کا سا عمل ہے''۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ جو شخص عورت کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کرتا ہے۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے اور ان دونوں کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3662 - وَعَنْ عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوا فَإِن اللّٰه لَا يستحيي من الْحق وَلَا تَأْتُوا النِّسَاء فِيْ ادبارهن

رَوَاهُ أَبُوْ يعلى بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ حیاء کرو اسے بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا ہے تم لوگ عورتوں کے ساتھ ان کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت نہ کرو''۔

یہ روایت امام ابو یعلیٰ نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3663 - وَعَنْ خُزَيْمَة بن ثَابت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِن اللّٰه لَا يستحيي من الْحق ثَلَاث مَرَّات لَا تَأْتُوا النِّسَاء فِيْ أدبارهن

رَوَاهُ ابْن مَاجَه وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ باسانيد أَحدهَا جيد

❀❀ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور یہ فرمایا:) تم لوگ عورتوں کے ساتھ ان کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت نہ کرو''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام نسائی نے اسے مختلف اسناد کے ساتھ نقل کیا ہے جن میں سے ایک سند عمدہ ہے۔

3664 - وَعَنْ جَابر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى عَن محاش النِّسَاء

3663-مستخرج أبي عوانة' مبتدأ كتاب النكاح وما يشاكله' بيان إباحة إتيان الرجل امرأته من دبرها في قبلها' حديث: 3487صحيح ابن حبان' كتاب النكاح' باب الوطء' ذكر البيان بأن قوله صلى الله عليه وسلم : " في" حديث: 4261سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب من أتى امرأته في دبرها' حديث: 1175سنن ابن ماجه' كتاب النكاح' باب النهي عن إتيان النساء في أدبارهن' حديث: 1920مصنف ابن أبي شيبة' كتاب النكاح' ما جاء في إتيان النساء في أدبارهن وما جاء فيه من' حديث: 12818السنن الكبرى للنسائي' كتاب عشرة النساء' ذكر اختلاف الناقلين لخبر خزيمة بن ثابت في إتيان النساء في' حديث: 8705السنن الكبرى للبيهقي' كتاب النكاح' جماع أبواب إتيان المرأة' باب إتيان النساء في أدبارهن حديث: 13206السنن الصغير للبيهقي' كتاب النكاح' باب تحريم إتيان النساء في أدبارهن' حديث: 1922مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' حديث خزيمة بن ثابت' حديث: 21317مسند الشافعي' ومن كتاب أحكام القرآن' حديث: 1235مسند الحميدي' أحاديث خزيمة بن ثابت الأنصاري رضي الله عنه' حديث: 423البحر الزخار مسند البزار' ومما روى عن الرجال' حديث: 331المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 6466المعجم الكبير للطبراني' باب النساء' باب من اسمه خزيمة' عمارة بن خزيمة بن ثابت' حديث: 3625

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے۔

''اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر نہیں کرتا جو عورت کے ساتھ اس کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کرتا ہے''۔

3668 - وَعنهُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْن من آتی امْرَاَۃ فِیْ دبرھَا رَوَاہُ اَحْمد وَاَبُوْ دَاوُد

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وہ شخص ملعون ہے' جو عورت کے ساتھ اس کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

3669 - وَعنہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ من آتی حَائِضًا اَوْ امْرَاَۃ فِیْ دبرھَا اَوْ کَاھِنًا فَصدقَہُ کفر بِمَا انزل علی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

رَوَاہُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَاَبُوْ دَاوُد اِلَّا انہ قَالَ فَقَدْ برِیء مِمَّا انزل علی مُحَمَّد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسلم

قَالَ الْحَافِظ رَوَوْہُ من طَرِیق حَکِیم الْاَثْرَم عَنْ اَبِیْ تَمِیمَۃ وَھُوَ طریف بن خَالِد عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَسُئِلَ عَلِیّ بن الْمَدِیْنِیّ عَن حَکِیم من ھُوَ فَقَالَ اَعیانا ھٰذَا وَقَالَ الْبُخَارِیّ فِیْ تَارِیخہ الْکَبِیْر لَا یعرف لاَبِیْ تَمِیمَۃ سَماع من اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص حیض والی عورت کے ساتھ یا عورت کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت کرتا ہے یا کاہن کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرتا ہے' تو وہ اس چیز کا انکار کرتا ہے' جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا ہے''۔

یہ روایت امام احمد امام ترمذی امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ابوداؤد نے نقل کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تحقیق وہ اس چیز سے لاتعلق ہو جاتا ہے' جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے''۔

حافظ بیان کرتے ہیں: ان تمام حضرات نے اسے حکیم اثرم کے حوالے سے ابوتمیمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے' جس کا نام طریف بن خالد ہے اس کے حوالے سے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے علی بن مدینی سے حکیم اسلم کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ یہ کون ہے' تو انہوں نے فرمایا یہ اکابرین میں سے ایک ہیں امام بخاری نے اپنی تاریخ میں یہ بات بیان کی ہے ابوتمیمہ کا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع معروف نہیں ہے۔

3670 - وَعَنْ عَلِیّ بن طلق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَاْتُوا النِّسَاء فِیْ اَستاھھن فَاِن اللّٰہ لَا یستحیی من الْحق

رَوَاہُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَرَوَاہُ النَّسَائِیّ وَابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ بِمَعْنَاہُ

❀❀ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''خواتین کے ساتھ ان کی پچھلی شرم گاہ میں صحبت نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا ہے''۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے امام ترمذی بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے امام نسائی نے اور امام ابن ماجہ نے اپنی صحیح میں اس مضمون کے ساتھ نقل کیا ہے۔

9 - التَّرْهِيب من قتل النَّفس الَّتِىْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِّ

باب: جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہوا سے قتل کرنے کے بارے میں ترہیبی روایات

البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے

3671 - عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّل مَا يقْضى بَيْنَ النَّاس يَوْم الْقِيَامَة فِى الدِّمَاء

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٌ وَّالتِّرْمِذِىّ وَالنَّسَائِىّ وَابْن مَاجَه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں (یعنی قتل کے مقدمات) کے حوالے سے فیصلہ ہوگا''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے نقل کی ہے۔

3672 - وللنسائى اَيْضًا اَوَّل مَا يُحَاسب عَلَيْهِ الْعَبْد الصَّلَاة وَاَوَّل مَا يقْضى بَيْنَ النَّاس فِى الدِّمَاء

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' اور لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خونوں (یعنی قتل کے مقدمات) کا فیصلہ ہوگا''۔

3673 - وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجتنبوا السَّبع الموبقات قيل يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هن قَالَ الشّرك بِاللّٰهِ وَالسحر وَقتل النَّفس الَّتِىْ حرم اللّٰه اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكل مَال الْيَتِيم وَاَكل الرِّبَا والتولى يَوْم الزَّحْف وَقذف الْمُحْصنَات الْغَافِلَات الْمُؤْمِنَات

رَوَاهُ الْبُخَارِىّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْ دَاوٗد وَالنَّسَائِىّ الموبقات المهلكات

3671-صحيح مسلم' كتاب القسامة والمحاربين والقصاص والديات' باب المجازاة بالدماء في الآخرة' حديث: 3264سنن ابن ماجه' كتاب الديات' باب التغليظ في قتل مسلم ظلما' حديث: 2611السنن للنسائي' كتاب تحريم الدم' تعظيم الدم' حديث: 3949جامع معمر بن راشد' باب من قتل نفسه' حديث: 318مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الديات' أول ما يقضى بين الناس' حديث: 27383السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' كتاب الاعتكاف' تعظيم الدم' حديث: 3337مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه' حديث: 3568مسند عبد الله بن المبارك' حديث: 99مسند أبي يعلى الموصلي' مسند عبد الله بن مسعود' حديث: 5091

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ہلاکت کا شکار کرنے والے سات کاموں سے اجتناب کرو عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہ کون سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا جادو کرنا ایسی جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے یتیم کا مال کھانا سود کھانا میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کرنا پاک دامن غافل مومن عورتوں پر زنا کا الزام لگانا''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے

لفظ الموبقات سے مراد ہلاک کر دینے والی چیزیں ہیں۔

3674 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لن يزال الْمُؤْمِن فِي فسحة من دينه مَا لم يصب دَمًا حَرَامًا

وَقَالَ ابْن عمر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِن من ورطات الْأُمُور الَّتِي لَا مخرج لمن اوقع نَفْسه فِيهَا سفك الدَّم الْحَرَام بِغَيْر حلّه

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيح على شَرطهمَا

الورطات جمع ورطة بِسُكُون الرَّاء وَهِي الهلكة وكل أَمر تعسر النجَاة مِنْهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن اپنے دین کے حوالے سے ہمیشہ گنجائش میں رہتا ہے جب تک وہ کسی حرام قتل کا مرتکب نہ ہو''

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہلاکت کا شکار کر دینے والے وہ امور جن سے نکلنے کی گنجائش نہیں ہوتی اس شخص کے لئے' جو اپنے معاملے کو واقع کر دیتا ہے (ان میں سے ایک معاملہ) حرام طور پر خون بہانا ہے' جو حلال نہ ہو''۔

یہ روایت امام بخاری اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ ان دونوں حضرات کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

لفظ الورطات یہ لفظ ورطۃ کی جمع ہے' جس میں رساکن ہے اس سے مراد ہلاک کر دینے والی چیز اور ہر وہ معاملہ ہے' جس سے نجات حاصل کرنا مشکل ہو۔

3675 - وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لزَوَال الدُّنْيَا أَهْون على اللّٰه من قتل مُؤْمِن بِغَيْر حق

رَوَاهُ ابْن مَاجَه بِإِسْنَادٍ حَسَنٍ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ والأصبهانى

وَزَاد فِيهِ وَلَوْ أَن أَهْل سماواته وَأهل ارضه اشْتَرَكُوا فِي دم مُؤْمِن لأدخلهم اللّٰه النَّار

❀❀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پوری دنیا کا ختم ہو جانا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن کے ناحق قتل سے زیادہ ہلکا ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے اسے امام بیہقی اور اصبہانی نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس

سند یہ لفظ زائد نقل کیے ہیں

"اگر تمام آسمان والے اور تمام زمین والے کسی مومن کے قتل میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں داخل کر دے گا"۔

3676 - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا جَمِيْعًا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ دَمٍ سُفِكَ بِغَيْرِ حَقٍّ

بیہقی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"پوری دنیا کا ختم ہو جانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناحق خون بہانے سے زیادہ ہلکا ہے"۔

3677 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ مَرْفُوْعًا وَمَوْقُوْفًا وَرَجَّحَ الْمَوْقُوْفَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"دنیا کا ختم ہو جانا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کسی مسلمان کے قتل سے زیادہ ہلکا ہے"۔

یہ روایت امام مسلم اور امام نسائی نے نقل کی ہے امام ترمذی نے اسے مرفوع اور موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور موقوف روایت کو ترجیح دی ہے۔

3678 - وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ اَيْضًا مِنْ حَدِيْثِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا

امام نسائی اور امام بیہقی نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے

"مومن کا قتل اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا ختم ہو جانے سے زیادہ بڑا ہے"۔

3679 - وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُوْلُ مَا اَطْيَبَكِ وَمَا اَطْيَبَ رِيْحَكِ مَا اَعْظَمَكِ وَمَا اَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ حُرْمَتِكِ مَالِهٖ وَدَمِهٖ

اَللَّفْظُ لِابْنِ مَاجَهْ

امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور اس دوران یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: "(اے کعبہ!) تو کتنا پاکیزہ ہے تیری عظمت کتنی زیادہ ہے تیری حرمت کتنی زیادہ ہے؟ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مومن کی حرمت تیری حرمت سے زیادہ ہے اس کے مال کی بھی اور اس کی جان کی بھی"

یہ الفاظ امام ابن ماجہ کے نقل کردہ ہیں۔

3680 - وَعَنْ اَبِیْ سعید وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن اَهْلِ السَّمَاء وَاَهْلِ الْاَرْض اشْتَرَکُوا فِیْ دم مُؤْمِن لاکبهم اللّٰه فِی النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تمام آسمان والے اور زمین والے کسی مومن کے خون میں شریک ہوں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں اوندھے منہ ڈال دے گا''

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3681 - وروی الْبَیْهَقِیّ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قتل بِالْمَدِیْنَةِ قَتِیل علی عهد رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لم یعلم من قَتله فَصَعدَ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَر فَقَالَ یَا اَیهَا النَّاس یقتل قَتِیل وَاَنا فِیکُمْ وَلَا یعلم من قَتله لَو اجْتمع اَهْلِ السَّمَاء وَالْاَرْض علی قتل امرىء لعذبهم اللّٰه اِلَّا اَن یفعل مَا یَشَاء

❀❀ امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک قتل ہو گیا یہ پتہ نہیں چل سکا کہ اسے کس نے قتل کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہارے درمیان ایک شخص مارا گیا ہے' اور میں تمہارے درمیان اس وقت موجود ہوں اور یہ پتہ نہیں چل سکا کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے؟ اگر تمام آسمان والے اور زمین والے کسی شخص کے قتل میں اکٹھے ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب دے گا ویسے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے''۔

3682 - وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِیّ فِی الصَّغِیر من حَدِیْث اَبِیْ بکرَة عَنِ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو اَن اهْلِ السَّمٰوَات وَالْاَرْض اجْتمعُوْا علی قتل مُسْلِم لکبهم اللّٰه جَمِیْعًا علی وُجُوْهِهِمْ فِی النَّار

❀❀ امام طبرانی نے معجم صغیر میں یہ روایت حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر تمام آسمانوں اور زمین والے کسی مومن کے قتل پر اکٹھے ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں منہ کے بل ڈال دے گا''۔

3683 - وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ من اَعَان علی قتل مُؤْمِن بِشَطْر کلمة لَقِی اللّٰه مَکْتُوْبًا بَیْن عَیْنَیْهِ آیس من رَحْمَة اللّٰه

رَوَاهُ ابْن مَاجَه والأصبهانی وَزَاد قَالَ سُفْیَان بن عُیَیْنَة هُوَ اَن یَقُوْلُ اَق یَعْنِیْ لَا یتم کلمة اقْتُل

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مومن کے قتل کے بارے میں نصف بات جتنی بھی مدد کرتا ہے تو وہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا ہوگا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے''۔

یہ روایت امام ابن ماجہ اور اصبہانی نے نقل کی ہے اور یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص لفظ ''اق'' استعمال کرے یعنی پورا لفظ ''اقتل'' بھی استعمال نہ کہے۔

3684 - وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيّ من حَدِيْثِ ابْن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من أعَان على دم امرىء مُسْلِم بِشَطْر كلمة كتب بَيْن عَيْنَيْهِ يَوْم الْقِيَامَة آيس من رَحْمَة الله

❀❀ امام بیہقی نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی مومن کے خون کے بارے میں نصف کلمے کے ذریعے مدد کرے تو قیامت کے دن اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا جائے گا: یہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہے''۔

3685 - وَعَنْ جُنْدُب بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن لَا يحول بَيْنه وَبَيْنَ الْجَنَّة ملْء كف من دم امرىء مُسْلِم اَن يهريقه كَمَا يذبح بِهِ دجَاجَة كلما تعرض لباب من اَبْوَاب الْجَنَّة حَال اللّٰه بَيْنه وَبَيْنه وَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَن لَا يَجْعَل فِيْ بَطْنه اِلَّا طيبا فَلْيفْعَل فَاِن اَوَّل مَا ينتن من الْاِنْسَان بَطْنه

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَرُوَاته ثِقَات وَالْبَيْهَقِيّ مَرْفُوْعًا هٰكَذَا وموقوفا وَقَالَ الصَّحِيْح اَنه مَوْقُوْف

❀❀ حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے جو شخص اس بات کی استطاعت رکھتا ہو کہ اس کے اور جنت کے درمیان کسی مسلمان کے خون کا مٹھی بھر حصہ بھی رکاوٹ نہ بنے جسے اس نے بہایا ہو جس طرح اس کے ذریعے مرغی کو ذبح کیا جاتا ہے (یعنی جس شخص نے اتنا خون بھی بہایا ہو) تو جب وہ جنت کے کسی بھی دروازے پر آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور اس دروازے کے درمیان رکاوٹ پیدا کر دے گا اور تم میں سے جو شخص یہ استطاعت رکھتا ہو کہ وہ اپنے پیٹ میں صرف پاکیزہ چیز داخل کرے (تو اس کو ایسا کرنا چاہیے) کیونکہ انسان کے جسم میں سے سب سے پہلے پیٹ بدبودار ہوگا''

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی ثقہ ہیں اسے امام بیہقی نے اسی طرح مرفوع حدیث کے طور پر بھی نقل کیا ہے اور موقوف روایت کے طور پر بھی نقل کی ہے اور یہ بات بیان کی ہے صحیح یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

3686 - وَعَنْ مُعَاوِيَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كل ذَنْب عَسى اللّٰه اَن يغفره اِلَّا الرجل يَمُوْت كَافِرًا اَوَ الرجل يقتل مُؤْمنا مُتَعَمدا

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر گناہ کی اللہ تعالیٰ مغفرت کر دے گا صرف اس شخص کا معاملہ مختلف ہے' جو کافر ہونے کی صورت میں مرے یا وہ شخص جس نے کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو''۔

یہ روایت امام نسائی اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3687 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كل ذَنْب عَسى اللّٰه اَن يغفره اِلَّا الرجل يَمُوْت مُشْرِكًا اَوْ يقتل مُؤْمِنا مُتَعَمدا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''ہر گناہ کی اللہ تعالیٰ مغفرت کر دے گا البتہ اس شخص کا معاملہ مختلف ہے جو مشرک ہونے کے عالم میں مرے' یا جس نے کسی مومن شخص کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3688 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنه سَاَلَهُ سَائل فَقَالَ يَا اَبَا الْعَبَّاس هَلْ لِلْقَاتِلِ من تَوْبَة فَقَالَ ابْن عَبَّاس كالمعجب من شَأْنه مَاذَا تَقول فَاَعَادَ عَلَيْهِ مَسْاَلته فَقَالَ مَاذَا تَقول مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

قَالَ ابْن عَبَّاس سَمِعت نَبِيكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِی الْمَقْتُوْل مُتَعَلقا رَاْسه بِاِحْدٰی يَدَيْهِ متلببا قَاتله بِالْيَدِ الْاُخْرٰی تشخب اوداجه دَمًا حَتّٰی يَاْتِیْ بِهِ الْعَرْش فَيَقُوْلُ الْمَقْتُوْل لرب الْعَالمين هٰذَا قتلنی فَيَقُوْلُ اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ لِلْقَاتِلِ تعست وَيذْهب بِهِ اِلَى النَّار

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَحسنه وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح وَاللَّفْظ لَهُ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: کسی شخص نے ان سے سوال کرتے ہوئے یہ دریافت کیا: اے عباس! کیا قاتل شخص کے لئے توبہ کی گنجائش ہے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے معاملے پر حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تم کیا کہہ رہے ہو؟ اس نے اپنا سوال دہرایا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم کیا کہہ رہے

3686-صحيح ابن حبان' كتاب الحظر والإباحة' كتاب الرقن' ذكر إيجاب دخول النار للقاتل أخاه المسلم متعمدا' حديث: 6065المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الحدود' حديث: 8103سنن أبي داود' كتاب الفتن والملاحم' باب في تعظيم قتل المؤمن' حديث: 3742السنن للنسائي' كتاب تحريم الدم' حديث: 3940السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصيام' كتاب الاعتكاف' بيلة القدر في كل رمضان' حديث: 3328السنن الكبرى للبيهقي' كتاب النفقات' جماع أبواب تحريم القتل ومن يجب عليه القصاص ومن لا قصاص' باب تحريم القتل من السنة' حديث: 14778مسند أحمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث معاوية بن أبي سفيان' حديث: 16607البحر الزخار مسند البزار' حديث عبادة بن الصامت' حديث: 2366المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 5238المعجم الكبير للطبراني' باب الميم من اسمه محمود' أبو إدريس الخولاني' حديث: 16625

ہو؟ ایسا دو یا تین مرتبہ ہوا پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے'

''(قیامت کے دن) مقتول شخص آئے گا اس نے اپنا سر ایک ہاتھ میں اٹھایا ہوا ہوگا' اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اپنے قاتل کو پکڑا ہوا ہوگا اس مقتول کی رگوں سے خون نکل رہا ہوگا یہاں تک کہ وہ اس قاتل کو لے کر عرش کے پاس آئے گا پھر مقتول شخص تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں عرض کرے گا کہ اس شخص نے مجھے قتل کیا تھا تو اللہ تعالیٰ قاتل سے فرمائے گا: تم برباد ہو گئے پھر اس قاتل کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے' اور انہوں نے اسے حسن قرار دیا ہے امام طبرانی نے اسے معجم اوسط میں نقل کیا ہے' اور ان کے راوی صحیح کے راوی ہیں روایت کے یہ الفاظ بھی ان کے نقل کردہ ہیں۔

3689 - وَرَوَاهُ فِيْهِ اَيْضًا من حَدِيْثِ ابْن مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِىْء الْمَقْتُوْل آخِذا قَاتله واواجه تشخب دَمًا عِنْد ذِىْ الْعِزَّة فَيَقُوْلُ يَا رب سل هذَا فِيْمَ قتلنى فَيَقُوْلُ فِيْمَ قتلته قَالَ قتلته لتَكُوْنَ الْعِزَّة لفُلَان قِيْلَ هِىَ لِلّٰهِ

❀❀ انہوں نے اس کتاب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''(قیامت کے دن) مقتول شخص اپنے قاتل کو پکڑ کر آئے گا اس مقتول کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا وہ رب العزت کی بارگاہ میں آئے گا' اور عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اس شخص سے حساب لے کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ پروردگار فرمائے گا تم نے اسے کیوں قتل کیا تھا؟ تو وہ قاتل عرض کرے گا میں نے اسے اس لئے قتل کیا تھا تا کہ فلاں شخص کو غلبہ حاصل ہو تو اس سے کہا جائے گا: وہ تو اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے''۔

3690 - وَعَنْ اَبِىْ مُوسَى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا اصبح اِبْلِيس بَث جُنُوده فَيَقُوْلُ من اخذل الْيَوْم مُسْلِما البسته التَّاج

قَالَ فَيَجِىْء هذَا فَيَقُوْلُ لم ازل بِهِ حَتّٰى طلق امْرَاته فَيَقُوْلُ يُوشك اَن يتَزَوَّج وَيَجِىْء لهذَا فَيَقُوْلُ لم ازل بِهِ حَتّٰى عق وَالِدَيهِ فَيَقُوْلُ يُوشك اَن يَبرهُمَا وَيَجِىْء هذَا فَيَقُوْلُ لم ازل بِهِ حَتّٰى اشرك فَيَقُوْلُ اَنْت اَنْت وَيَجِىْء هذَا فَيَقُوْلُ لم ازل بِهِ حَتّٰى قتل فَيَقُوْلُ اَنْت اَنْت ويلبسه التَّاج

رَوَاهُ ابْن حبَان فِىْ صَحِيْحِهِ

❀❀ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صبح کے وقت ابلیس اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے' اور یہ کہتا ہے: آج جو شخص کسی مسلمان کو رسوا کرے گا میں اسے تاج پہناؤں گا پھر ایک لشکری آتا ہے' اور کہتا ہے میں مسلسل کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو شیطان کہتا

ہے ہوسکتا ہے کہ وہ شخص دوسری شادی کرلے دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں مسلسل کوشش کرتا رہا یہاں تک کہ ایک شخص نے اپنے ماں باپ کی نافرمانی کی تو شیطان کہتا ہے ہوسکتا ہے وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا شروع کردے پھر ایک آتا ہے اور یہ کہتا ہے میں ایک شخص کے پیچھے لگا رہا یہاں تک کہ ایک شخص نے شرک کا ارتکاب کرلیا تو شیطان کہتا ہے: ہاں تم ہو، تم ہو پھر ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے میں ایک شخص کے پیچھے مسلسل لگا رہا یہاں تک کہ اس شخص نے قتل کردیا تو شیطان کہتا ہے. تم ہو تم ہو پھر وہ اسے تاج پہنا دیتا ہے"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3691 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من قتل مُؤْمِنا فاغتبط بقتْله لم يقبل اللّٰه مِنْهُ صرفا وَلَا عدلا

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد ثُمَّ روى عَن خَالِدِ بْن دهقان سَالَت يحيى بن يحيى الغسانى عَن قَوْلِه فاغتبط بقتْله قَالَ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْن فِى الْفِتْنَة فَيقْتل أحدهم فَيرى أحدهم اَنه على هدى لَا يسْتَغْفر اللّٰه الصّرْف النَّافِلَة وَالْعدْل الْفَرِيضَة وَقِيْلَ غير ذٰلِكَ وَتَقَلَّمَ فِيْمَنْ اَخَاف اَهْلِ الْمَدِيْنَة

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کسی مومن کو قتل کرتا ہے اور اس کے قتل پر خوشی کا اظہار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں کرے گا"۔

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے پھر انہوں نے خالد بن دہقان کا یہ بیان نقل کیا ہے میں نے یحییٰ بن یحییٰ غسانی سے متن کے ان الفاظ کے بارے میں دریافت کیا: فاغتبط بقتله تو انہوں نے جواب دیا اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو فتنے کے زمانے میں قتل وغارت گری کرتے ہیں ان میں سے کوئی ایک شخص قتل کرتے ہوئے یہ سمجھتا ہے کہ وہ ہدایت پر ہے (اور مقتول گمراہ ہے) اور پھر وہ اللہ تعالیٰ سے (اس قتل پر) مغفرت بھی طلب نہیں کرتا"۔

یہاں صرف سے مراد نفلی عبادات اور عدل سے مراد فرض عبادات ہیں ایک قول کے مطابق اس سے مراد کچھ اور ہے یہ روایت اس سے پہلے گزر چکی ہے جو اہل مدینہ کو خوف زدہ کرنے کے بارے میں باب میں ذکر ہوئی ہے۔

3692 - وَعَنْ اَبِىْ سعيد رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يخرج عنق مِنَ النَّار يتَكَلَّم يَقُوْلُ وكلت الْيَوْم بِثَلَاثَة بِكُل جَبَّار عنيد وَمَنْ جعل مَعَ اللّٰه اِلٰهًا آخر وَمَنْ قتل نفسا بِغَيْر حق فينطوى عَلَيْهِمْ فيقذفهم فِىْ حَمْرَاء جَهَنَّم

رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَزَّار وَلَفظه تخرج عنق مِنَ النَّار تَتَكَلَّم بِلِسَان طلق ذلق لَهَا عينان تبصر بهما وَلها لِسَان تَتَكَلَّم بِه فَتَقُوْلُ اِنِّىْ امرت بِمن جعل مَعَ اللّٰه اِلٰهًا آخر وَبِكُل جَبَّار عنيد وبمن قتل نفسا بِغَيْر نفس فتنطلق بهم قبل سَائِر النَّاس بِخَمْسِمِائَة عَام وَفِىْ اِسناديهما عَطِيَّة الْعَوْفِى وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِىّ بِاِسْنَادَيْنِ رُوَاة اَحدهمَا

رُوَاةُ الصَّحِيْحِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ اَبِيْ سعيد من قَوْلِهٖ مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ

❀❀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم سے ایک گردن نکلے گی' اور کلام کرتی ہوگی' اور یہ کہے گی: آج مجھے ہر سرکش حکمران پر مسلط کیا گیا ہے' اور اس شخص پر جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت کرتا تھا اور اس شخص پر جس نے کسی کو ناحق طور پر قتل کیا ہو' پھر وہ انہیں لپیٹ کر انہیں جہنم کی سرخی (یعنی آگ) میں ڈال دے گا''۔

یہ روایت امام احمد اور امام بزار نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''جہنم میں سے ایک گردن نکلے گی' جس کی ایک زبان ہوگی اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ذریعے وہ دیکھتی ہوگی اور ایسی زبان ہوگی جس کے ذریعے وہ کلام کرتی ہوگی وہ کہے گی مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت کرتا تھا اور ہر سرکش حکمران اور جس نے کسی کو ناحق طور پر قتل کیا تھا (میں انہیں پکڑ لوں) پھر وہ باقی تمام لوگوں کے حساب سے پانچ سو سال پہلے ان لوگوں کو لے کر چلی جائے گی''۔

ان دونوں روایت کی سند میں ایک راوی عطیہ عوفی ہے یہ روایت امام طبرانی نے دو اسناد کے ساتھ نقل کی ہے' جن میں سے ایک کے راوی صحیح کے راوی ہیں۔ یہ روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ان کے اپنے قول کے طور پر یعنی ان پر موقوف روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

3693 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قتل معاهدا لم يرح رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِن رِيْحَهَا يُوجد من مسيرَة اَرْبَعِيْنَ عَاما

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَالنَّسَائِيّ اِلَّا انه قَالَ من قتل قَتِيلا من اَهْلِ الذِّمَّة

لم يرح فَتْح الرَّاء اَى لم يجد رِيْحَهَا وَلَمْ يشمها

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص کسی ذمی کو قتل کر دے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا' اگرچہ اس کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' تاہم ان کے الفاظ یہ ہیں:

''جس نے اہل ذمہ میں سے کسی کو قتل کیا ہو''۔

لفظ ''لم یرح'' اس میں ر پر زبر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس کی خوشبو بھی نہیں پائے گا' اور اسے سونگھ بھی نہیں سکے گا۔

3694 - وَعَنْ اَبِيْ بكرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من قتل معاهدا فِيْ غير كنهه حرم اللّٰه عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِیّ وَزَاد اَن یشم رِیْحهَا

❀❀ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص نے کسی وجہ کے بغیر کسی ذمی کو قتل کر دیا اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دے گا''۔

یہ روایت امام ابوداؤد اور امام نسائی نے نقل کی ہے اور انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''کہ وہ اس کی خوشبو بھی پا سکے''۔

3695 - وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنسائی قَالَ من قتل رجلا من اَهْلِ الذِّمَّة لم یجد ریح الْجَنَّة وَاِن رِیْحهَا لیوجد من مسیرَة سَبْعِیْنَ عَاما

❀❀ امام نسائی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں::

''جس شخص نے اہل ذمہ میں سے کسی شخص کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا' اگرچہ اس کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

3696 - وَرَوَاهُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِهِ وَلَفْظِهِ قَالَ من قتل نفسا معاهدة بِغَیْر حَقّهَا لم یرح رَائِحَة الْجَنَّة وَاِن ریح الْجَنَّة لیوجد من مسیرَة مائَة عَام

فِیْ غیر کنهه اَی فِیْ غیر وقته الَّذِیْ یجوز قَتله فِیْ حِیْن لَا عهد لَهُ

❀❀ یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

''جس شخص نے کسی ذمہ کو ناحق طور پر قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا' اگرچہ جنت کی خوشبو ایک سو سال کی مسافت سے محسوس ہو جاتی ہے''۔

متن میں استعمال ہونے والے لفظ غیر کنهه سے مراد یہ ہے کہ کسی ایسے وقت میں قتل کیا جس میں قتل کرنا جائز نہیں تھا۔

3694-المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب قسم الفیء' أما حدیث أبی ھریرة' حدیث: 2563سنن الدارمی' دمن کتاب السیر' باب : فی النھی عن قتل المعاھد' حدیث: 2461سنن أبی داود' کتاب الجہاد' باب فی الوفاء للمعاھد وحرمة ذمته' حدیث: 2394السنن للنسائی' کتاب البیوع' تعظیم قتل المعاھد' حدیث: 4691السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب القسامة' تعظیم قتل المعاھد' حدیث: 6740السنن الکبریٰ للبیہقی' کتاب الجزیة' جماع أبواب الشرائط التی یأخذھا الإمام علی أھل الذمة , وما' باب الوفاء بالعھد إذا کان العقد جائزا وما ورد من التشدید' حدیث: 17530مسند أحمد بن حنبل' أول مسند البصریین' حدیث أبی بکرة نفیع بن الحارث بن کلدة' حدیث: 19902مسند الطیالسی' أبو بکرة' حدیث: 910البحر الزخار مسند البزار' بقیة حدیث أبی بکرة' حدیث: 3102المعجم الأوسط للطبرانی' باب المیم' من بقیة من أول اسمه میم من اسمه موسی' حدیث: 8170

3697-صحیح البخاری' کتاب الطب' باب شرب السم والدواء به وبما یخاف منه والخبیث' حدیث: 5450السنن للنسائی' کتاب الجنائز' ترک الصلاة علی من قتل نفسه' حدیث: 1949السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب الجنائز' ترک الصلاة علی من قتل نفسه' حدیث: 2068

10 - التَّرْهِيب من قتل الْإِنْسَان نَفسه

جو شخص خودکشی کرلے اس کے بارے میں ترہیبی روایات

3697 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من تردى من جبل فَقتل نَفْسه فَهُوَ فِیْ نَار جَهَنَّم يتردى فِيْهَا خَالِدا مخلدا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تحسى سما فَقتل نَفْسه فسمه فِیْ يَده يتحساه فِیْ نَار جَهَنَّم خَالِدا مخلدا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قتل نَفْسه بحديدة فحديدته فِیْ يَده يتوجأ بهَا فِیْ نَار جَهَنَّم خَالِدا مخلدا فِيْهَا اَبَدًا

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَّالتِّرْمِذِیّ بِتَقْدِيم وَتَاْخِير وَالنَّسَائِیّ وَلاَبِیْ دَاوٗد وَمَنْ حسا سما فسمه فِیْ يَده يتحساه فِیْ نَار جَهَنَّم

تردى اَی رمی بِنَفْسِهٖ من الْجَبَل اَوْ غَيْرِه فَهَلَك يتوجا بهَا مهموزا اَی يضْرب بهَا نَفسه

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص پہاڑ سے کود کر خودکشی کرلے وہ جہنم کی آگ میں مسلسل ہمیشہ ہمیشہ گرتا رہے گا جو شخص زہر کھا کر خودکشی کرلے وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ اس زہر کو چاٹتا رہے گا جو شخص دھاردار چیز کے ذریعے خودکشی کرلے وہ دھاردار چیز اس کے ہاتھ میں ہوگی جس کے ذریعے وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ خودکشی کرتا رہے گا''

یہ روایت امام بخاری امام مسلم امام ترمذی نے الفاظ کی تقدیم وتاخیر کے ساتھ نقل کی ہے امام نسائی اور امام ابوداؤد نے بھی نقل کی ہے امام ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں:

''جو شخص زہر کھائے تو اس کا وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ جہنم کی آگ میں کھاتا رہے گا''

لفظ تردی سے مراد یہ ہے کہ وہ شخص پہاڑ سے یا کسی اور چیز سے خود کو نیچے گرا کر ہلاک ہو جائے

لفظ یتوجا بھا یہ مہموز ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے ذریعے خود کو مار دے۔

3698 - وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ يخنق نَفْسه يخنقها فِی النَّار وَالَّذِیْ يطعن نَفْسه يطعن نَفْسه النَّار وَالَّذِیْ يقتحم يقتحم فِی النَّار

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنا گلا گھونٹ لے گا وہ جہنم میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا جو شخص خود کو کوئی چیز مارے گا وہ جہنم میں خود کو وہ چیز مارتا رہے گا جو شخص خود کو مشقت کا شکار کرے گا وہ جہنم میں خود کو مشقت کا شکار کرے گا''۔

یہ روایت امام بخاری نے نقل کی ہے۔

3699 - وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا جُنْدُب بن عبد الله فِی هٰذَا الْمَسْجِد فَمَا نَسِینَا مِنْهُ حَدِیثًا وَمَا نَخَافُ أَن یَکُون جُنْدُب کذب علی رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ بِرَجُل جراح فَقتل نَفسه فَقَالَ اللّٰه بادرنی عَبدِی بِنَفسِهِ فَحرمت عَلَیْهِ الْجنَّة

❀❀ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اس مسجد میں حدیث بیان کی تھی اور میں اس حدیث میں سے کچھ بھی نہیں بھولا ہوں اور مجھے یہ اندیشہ بھی نہیں ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط بات منسوب کی ہوگی (وہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ایک شخص کو زخم لاحق ہوا تو اس نے خودکشی کرلی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی ذات کے حوالے سے جلدی کی ہے تو میں اس پر جنت کو حرام کرتا ہوں''۔

3700 - وَفِی رِوَایَةٍ کَانَ فِیمَنْ قبلکُمْ رجل بِهِ جرح فجزع فَاخذ سکینا فحز بهَا یَده فَمَا رقا الدَّم حَتّٰی مَاتَ فَقَالَ اللّٰه بادرنی عَبدِی بِنَفسِهِ الْحَدِیث

رَوَاهُ الْبُخَارِیّ وَمُسْلِم وَلَفْظه قَالَ إِن رجلا کَانَ مِمَّن کَانَ قبلکُمْ خرجت بِوَجْهِهِ قرحَة فَلَمَّا آذته انتزع سَهْما من کِنَانَته فنکاها فَلَمْ یرقِ الدَّم حَتّٰی مَاتَ قَالَ ربکُمْ قد حرمت عَلَیْهِ الْجنَّة

رقا مهموزا أَی جف وَسکن جَرَیَانه الکنانة بِکَسْر الْکَاف جعبة النشاب

نکاها بِالْهَمْز أَی نخسها وفجرها

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تم سے پہلے زمانے میں ایک شخص تھا جسے زخم لاحق ہوا وہ گریہ وزاری کرنے لگا پھر اس نے چھری پکڑی اور اس کے ذریعے اپنا ہاتھ کاٹ لیا اس کا خون نہیں رکا یہاں تک کہ وہ مرگیا (یعنی اس شخص نے خودکشی کرلی) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے اپنی ذات کے حوالے سے میرے مقابلے میں جلدی کی ہے''۔ الحدیث۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

''تم سے پہلے کے زمانے میں ایک شخص کے چہرے پر ایک پھوڑا نکل آیا جب اس نے اسے اذیت دینا شروع کی تو اس نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور اسے چبھولیا اس کا خون نہیں رکا یہاں تک کہ وہ شخص مرگیا تو تمہارے پروردگار نے فرمایا: میں اس پر جنت کو حرام قرار دیتا ہوں''

لفظ رقا یہ مہموز ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ خشک نہیں ہوا اور اس کا بہاؤ ختم نہیں ہوا۔ لفظ الکنانہ میں ک پر زیر ہے اس سے مراد ترکش ہے۔ لفظ نکاھا اس سے مراد یہ ہے کہ اس نے اسے چبھولیا اور اسے بہادیا۔

3701 - وَعَنْ جَابر بن سَمُرَة رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَن رجلا کَانَت بِهِ جِرَاحَة فَأتی قرنا لَهُ فَأخذ مشقصا فذبح بِهِ نَفسه فَلَمْ یصل عَلَیْهِ النَّبِی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسلم

رَوَاهُ ابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِهِ الْقرن بِفَتْح الْقَاف وَالرَّاء جعبة النشاب

والمشقص بِكَسْر الْمِيم وَسُكُون الشين الْمُعْجَمَة وَفتح الْقَاف سهم فِيْهِ نصل عريض وَقِيْلَ هُوَ النصل وَحده وَقِيْلَ سهم فِيْهِ نصل طَوِيل وَقِيْلَ النصل وَحده وَقِيْلَ هُوَ مَا طَال وَعرض من النصال

❀❀ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص کو زخم لاحق ہوا وہ اپنے ترکش کے پاس آیا اس نے ایک تیر لیا اور اس کے ذریعے خودکشی کر لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

لفظ القرن میں ق اور ر پر زبر ہے اس سے مراد ترکش ہے لفظ المشقص میں م پر زیر ہے ش ساکن ہے ق پر زبر ہے اس سے مراد ایسا تیر ہے' جس میں چوڑا پھل لگا ہوا ہوتا ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد صرف پھل ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد ایک تیر ہے' جس میں لمبا پھل ہوتا ہے ایک قول کے مطابق اس سے مراد صرف پھل ہے' اور ایک قول کے مطابق اس سے مراد وہ تیر ہے' جس کا پھل لمبا اور چوڑا ہوتا ہے۔

3702 - وَعَنْ اَبِيْ قَلَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن ثابت بن الضَّحَّاك رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اخبرهُ بِاَنَّهُ بَايع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحت الشَّجَرَة وَاَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من حلف على يَمِين بِملَّة غير الْاِسْلَام كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قتل نَفْسه بِشَيْءٍ عذب بِهِ يَوْم الْقِيَامَة وَلَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ نذر فِيْمَا لَا يملك وَلعن الْمُؤْمِن كقتله وَمَنْ رمى مُؤْمِنا بِكفْر فَهُوَ كقتله وَمَنْ ذبح نَفْسه بِشَيْءٍ عذب بِهِ يَوْم الْقِيَامَة

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم وَّاَبُوْ دَاوُد وَالنَّسَائِيّ بِاخْتِصَار وَالتِّرْمِذِيّ وَصَححهُ وَلَفْظِهِ اِن النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ على الْمَرْء نذر فِيْمَا لَا يملك ولاعن الْمُؤْمِن كقاتله وَمَنْ قذف مُؤْمِنا بِكفْر فَهُوَ كقاتله وَمَنْ قتل نَفْسه بِشَيْءٍ عذبه اللّٰه بِمَا قتل بِهِ نَفْسه يَوْم الْقِيَامَة

❀❀ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے درخت کے نیچے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہوئی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کوئی قسم اٹھاتے ہوئے جان بوجھ کر اسلام کی بجائے کسی اور دین کے نام پر جھوٹی قسم اٹھا لے تو وہ شخص ویسا ہی ہو جاتا ہے' جس طرح اس نے بیان کیا تھا اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا قیامت کے دن اس چیز کے ذریعے اسے عذاب دیا جائے گا' اور آدمی پر ایسی نذر لازم نہیں ہوتی جو اس چیز کے بارے میں ہو جس کا آدمی مالک نہ ہو' اور مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی مانند ہے' جو شخص کسی مومن پر کفر کا الزام لگاتا ہے' تو یہ اسے قتل کرنے کی مانند ہے' اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا قیامت کے دن اسے اسی چیز کے ذریعے عذاب دیا جائے گا"

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم امام ابوداؤد نے اور امام نسائی نے اختصار کے ساتھ نقل کی ہے امام ترمذی نے بھی اسے نقل

کیا ہے اور انہوں نے اسے "صحیح" قرار دیا ہے اور ان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی جس کا مالک نہ ہو اس کے بارے میں آدمی پر نذر لازم نہیں ہوتی اور جو شخص کسی مومن پر لعنت کرتا ہے وہ اسے قتل کرنے والے کی مانند ہے اور جو شخص کسی مومن پر کفر کا الزام لگاتا ہے تو یہ اسے قتل کرنے کی مانند ہے اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس چیز کے ذریعے عذاب دے گا جس کے ذریعے اس نے خودکشی کی تھی"۔

3703 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التقى هُوَ وَالْمُشْرِكُوْنَ فَاقْتَتَلُوْا فَلَمَّا مَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عسكره وَمَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رجل لَا يدع لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فاذة اِلَّا اتبعها يضربها بِسَيْفِهِ فَقَالُوْا مَا اَجْزَاَ منا الْيَوْمَ اَحَدٌ كَمَا اَجْزَاَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهُ من اَهْلِ النَّارِ

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور مشرکین کا (لڑائی میں) آمنا سامنا ہوا دونوں طرف سے گروہوں نے لڑائی شروع کی جب نبی اکرم ﷺ لشکر کی طرف واپس آئے اور دوسرے لوگ اپنے لشکر کی طرف واپس چلے گئے (یعنی لڑائی میں وقفہ آیا) تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک ایسا شخص بھی تھا جو (دشمن کے) ہر فرد کے پیچھے جا کر اس پر تلوار سے حملہ کرتا تھا لوگوں نے اس کے بارے میں کہا آج کے دن کسی نے بھی اس طرح بہادری کا مظاہرہ نہیں کیا جس طرح فلاں نے بہادری کا مظاہرہ کیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن وہ جہنمی ہے (اس کی وضاحت اگلی حدیث میں آرہی ہے)۔

3704 - وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالُوْا اَيُّنَا من اَهْلِ الْجَنَّةِ اِنْ كَانَ هٰذَا من اَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رجل من الْقَوْمِ اَنَا صَاحِبُهُ اَبَدًا قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كلما وقف وقف مَعَهُ وَاِذَا اَسْرَعَ اَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ فجرح الرجل جرحا شَدِيْدًا فاستعجل الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالْاَرْضِ وذبابه بَيْنَ ثديه ثُمَّ تحامل على سَيْفِهِ فَقتل نَفْسه فَخَرَجَ الرجل اِلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرجل الَّذِيْ ذكرت آنِفا اَنه من اَهْلِ النَّارِ فاعظم النَّاس ذٰلِكَ فَقُلْتُ اَنَا لكم بِهِ فَخرجت فِيْ طلبه حَتّٰى جرح جرحا شَدِيْدًا فاستعجل الْمَوْتَ فَوضع نصل سَيْفه بِالْاَرْضِ وذبابه بَيْنَ ثديه ثُمَّ تحامل عَلَيْهِ فَقتل نَفْسه فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِن الرجل ليعْمَل عمل اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيْمَا يَبْدُو للنَّاس وَهُوَ من اَهْلِ النَّارِ وَاِن الرجل ليعْمَل عمل اَهْلِ النَّارِ فِيْمَا يَبْدُو للنَّاس وَهُوَ من اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔

رَوَاهُ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِم

الشاذة بالشين الْمُعْجَمَة والفاذة بِالْفَاءِ وَتَشْدِيد الذَّال الْمُعْجَمَة فِيْهِمَا هِيَ الَّتِيْ انْفَرَدت عَن الْجَمَاعَة واصل ذٰلِكَ فِي المفردة عَن الْغنم فَنقل اِلٰى كل من فَارق الْجَمَاعَة وَانْفَرَدَ عَنْهَا

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں نے عرض کی اگر یہ جہنمی ہے تو پھر ہم میں سے جنتی کون ہے؟ حاضرین میں سے ایک صاحب نے سوچا کہ میں اس شخص کے ساتھ رہوں گا تو وہ شخص اس کے ساتھ رہا جب بھی وہ ٹھہرتا یہ بھی ٹھہر جاتا جب وہ تیز چلتا یہ بھی اس کے ساتھ تیز چلتا اس شخص کو شدید زخم لاحق ہوئے تو اس نے جلدی مرنے کے لئے اپنی تلوار زمین پر رکھی اس کا سرا اپنے سینے پر رکھا پھر اپنا وزن تلوار پر ڈال کر خودکشی کر لی (اس کے ساتھ لگا رہنے والا) شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں اس نے عرض کی وہ شخص جس کا آپ نے کچھ دیر پہلے ذکر کیا تھا کہ وہ جہنمی ہے اور لوگوں کو یہ بات بہت گراں گزری تھی تو میں نے یہ سوچا تھا کہ میں اس کا جائزہ لوں گا میں اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا وہ شخص شدید زخمی ہو گیا اور اس نے مرنے میں جلدی کی اور اس نے اپنی تلوار کو زمین پر رکھا اس کی نوک کو اپنے سینے پر رکھا اور پھر اس پر وزن ڈال کر اس نے خودکشی کر لی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات کوئی شخص لوگوں کو جو نظر آتا ہے اس کے حساب سے وہ اہل جنت کے سے عمل کر رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ جہنمی ہوتا ہے اور لوگوں کے سامنے جو چیز ظاہر ہوتی ہے اس کے حوالے سے بعض اوقات کوئی شخص اہل جہنم کا عمل کر رہا ہوتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے"۔

یہ روایت امام بخاری اور امام مسلم نے نقل کی ہے

لفظ الشاذہ میں ش ہے الفاظ اس میں ف ہے اور ذ پر شد ہے اس سے مراد وہ شخص ہے جو لوگوں سے ہٹ کر ہو اور اس کی اصل یہ ہے کہ جو بکری ریوڑ سے الگ ہوتی ہے اس کے لئے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے پھر یہ منتقل ہو کر اس شخص کے لئے استعمال ہونے لگا جو جماعت سے الگ ہو جاتا ہے اور اس سے منفرد ہو جاتا ہے۔

التَّرْهِيب اَن يحضر الْاِنْسَان قتل اِنْسَان ظلما اَوْ ضربه

وَمَا جَاءَ فِيْمَنْ جرد ظهر مُسْلِم بِغَيْر حق

باب: اس بارے میں ترہیبی روایات کہ جب کسی شخص کو ظلم کے طور پر قتل کیا جائے یا مارا جائے تو آدمی وہاں موجود ہو اور اس بارے میں جو منقول ہے کہ جو شخص ناحق طور پر کسی مسلمان کی پشت سے کپڑا ہٹائے

3704/1 - عَن خَرشَة بن الْحر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ من اَصْحَاب النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يشْهد اَحَدُكُمْ قَتِيلا لَعَلَّه اَن يكون مَظْلُوما فتصيبه السخطة

رَوَاهُ اَحْمد وَاللَّفْظ لَهُ وَالطَّبَرَانِيّ اِلَّا انه قَالَ فَعَسَى اَن يقتل مَظْلُوما فتنزل السخطة عَلَيْهِم فَيصِيبهُ مَعَهم

ورجالهما رجال الصَّحِيح خلا ابْن لَهِيعَة

❀❀ حضرت خرشہ بن حر رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی شخص کسی کے قتل کے وقت موجود نہ ہو کیونکہ ہو سکتا ہے وہ مقتول مظلوم ہو تو اس (موجود رہنے والے) شخص کو

(اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی لاحق نہ ہو جائے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

"ایسا ہو سکتا ہے کہ جب کسی شخص کو مظلوم ہونے کے طور پر قتل کیا جائے تو ان سب لوگوں پر ناراضگی نازل ہو اور ان لوگوں کے ساتھ یہ اسے لاحق ہو جائے"۔

ان دونوں کے رجال صحیح کے رجال ہیں صرف ابن لہیعہ نامی راوی کا معاملہ مختلف ہے۔

3705 - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقِفن اَحَدُكُمْ موقفا يقتل فِيْهِ رجل ظلما فَإِن اللَّعْنَة تنزل على كل من حضر حِيْن لم يدفعوا عَنْهُ وَلَا يَقِفن اَحَدُكُمْ موقفا يضْرب فِيْهِ رجل ظلما فَإِن اللَّعْنَة تنزل على من حَضَره حِيْن لم يدفعوا عَنْهُ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"کوئی شخص کسی ایسی جگہ پر کھڑا نہ ہو جہاں کسی شخص کو ظلم کے طور پر قتل کیا جا رہا ہو کیونکہ جب وہ لوگ اس مقتول کو چھڑائیں گے نہیں تو وہاں جو شخص بھی موجود ہوگا ان سب پر لعنت نازل ہوگی اور کوئی بھی شخص کسی ایسی جگہ پر نہ کھڑا ہو جہاں کسی کو ظلم کے طور پر مارا جا رہا ہو کیونکہ جب وہ لوگ اس سے اس تکلیف کو پرے نہیں کریں گے تو وہاں جو شخص بھی موجود ہوگا ان سب پر لعنت نازل ہوگی"۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بیہقی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3706 - وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من جرد ظهر مُسْلِم بِغَيْر حق لَقِي اللّٰه وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَان

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر والأوسط بِاِسْنَادٍ جَيِّدٍ

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو شخص ناحق طور پر مسلمان کی پشت سے کپڑا ہٹائے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3707 - وَرُوِيَ عَن عصمَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظهر الْمُؤْمِن حمى اِلَّا بِحقِّهِ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وعصمة هٰذَا هُوَ ابْن مَالك الخطمى الْاَنْصَارِيّ

❀❀ حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مومن کی پشت قابل احترام چیز ہے البتہ اس کے حق کا معاملہ مختلف ہے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے نقل کی ہے اور یہ حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ نامی راوی حضرت عصمہ بن مالک خطمی انصاری ہیں۔

التَّرْغِيْب فِي الْعَفو عَن الْقَاتِل والجانى والظالم والترهيب من اِظْهَار الشماتة بِالْمُسْلِمِ

قاتل' زیادتی کرنے والے کو معاف کر دینے کے بارے میں ترغیبی روایات

اور اس بارے میں ترہیبی روایات کہ کسی مسلمان کی شماتت کا اظہار کیا جائے

3708 - عَن عدى بن ثَابت قَالَ هشم رجل رجل على عهد مُعَاوِيَة فَاعْطى دِيَته فَابى أَن يقبل حَتَّى اعْطى ثَلَاثًا فَقَالَ رجل اِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ من تصدق بِدَم أَوْ دونه كَانَ كَفَّارَة لَهُ من يَوْم ولد اِلَى يَوْم تصدق

رَوَاهُ اَبُوْ يعلى وَرُوَاته رُوَاة الصَّحِيْح غير عمرَان بن ظبيَان

❀❀ حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص نے دوسرے کی ٹانگ توڑ دی تو اس شخص نے اس کی دیت دینا چاہی تو دوسرے نے دیت قبول کرنے سے انکار کر دیا جب تک وہ تین گنا زیادہ نہیں دیتا تو اس شخص نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص خون کا بدلہ یا اس سے کم کوئی بدلہ صدقہ کر دے تو یہ چیز اس کے لئے کفارے کا باعث ہوگی جو اس کی پیدائش کے دن سے لے کر اس دن تک کے لئے ہوگا جب اس نے وہ صدقہ کیا''

یہ روایت امام ابویعلی نے نقل کی ہے اس کے تمام راوی صحیح کے راوی ہیں صرف عمران بن ظبیان کا معاملہ مختلف ہے۔

3709 - وَعَنْ عبَادَة بن الصَّامِت رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من رجل يجرح فِيْ جَسَدِهٖ جِرَاحَة فَيتَصَدَّق بهَا اِلَّا كفر اللّٰه تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَنْهُ مثل مَا تصدق بِهٖ

رَوَاهُ اَحْمد وَرِجَالِهٖ رِجَالُ الصَّحِيْحِ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی شخص کے جسم پر کوئی زخم لگایا جائے اور وہ اس کو صدقہ کر دے (یعنی زخم لگانے والے کو معاف کر دے) تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس سے (اتنے گناہ) دور کر دے گا جو اس کے صدقہ کرنے کی مانند ہے''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

3710 - وَرُوِىَ عَن جَابر بن عبد اللّٰه رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من جَاءَ بِهِن مَعَ اِيمَان دخل من اَى اَبْوَاب الْجَنَّة شَاءَ وَزوج من الْحور الْعين كم شَاءَ من أدّى دينا خفِيا

وَعَنْهَا عَنْ قَاتِلِهِ وَقَرَأَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ عَشْرَ مَرَّاتٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَوْ اِحْدَاهُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَوْ اِحْدَاهُنَّ

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ وَرَوَاهُ اَيْضًا مِنْ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ بِنَحْوِهٖ

❀❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین کام ایسے ہیں کہ جو شخص ایمان کے ہمراہ ان کا مرتکب ہوگا وہ جنت کے جس بھی دروازے میں سے چاہے گا جنت میں داخل ہو جائے گا' اور جتنی حوروں کے ساتھ چاہے گا' اس کی شادی ہوگی جو شخص پوشیدہ قرض ادا کرے یا جو قاتل کو معاف کر دے یا جو ہر فرض نماز کے بعد دس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر کوئی شخص ان میں سے کوئی ایک کام کر لے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ان میں سے کوئی ایک کام کر لے گا (اسے بھی یہ اجر و ثواب حاصل ہوگا)''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کی ہے انہوں نے یہ روایت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر اس کی مانند نقل کی ہے۔

3711 - وَعَنْ اَبِي السَّفَرِ قَالَ دق رجل من قُرَيْش سنّ رجل من الْاَنْصَار فاستعدى عَلَيْهِ مُعَاوِيَة فَقَالَ لمعاوية يَا اَمِير الْمُؤْمِنِينَ اِن هٰذَا دق سني فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَة اِنَّا سنرضيك مِنْهُ والح الْآخر على مُعَاوِيَة شَأْنك بصاحبك وَاَبُو الدَّرْدَاءِ جَالس عِنْده فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا من رجل يصاب بِشَيْءٍ فِيْ جسده فَيتَصَدَّق بِهِ اِلَّا رَفعه اللّٰه بِهِ دَرَجَة وَحط عَنْهُ بِهِ خَطِيئَة فَقَالَ الْاَنْصَارِيّ اَنْت سمعته من رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سمعته اُذناى ووعاه قلبِى قَالَ فَاِنِّيْ اذرها لَهُ قَالَ مُعَاوِيَة لَا جرم لَا اخيبك فَامر لَهُ بِمَال

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَا اعرف لاَبِيْ السَّفر سَمَاعا من اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وروى ابْن مَاجَه الْمَرْفُوْع مِنْهُ عَنْ اَبِيْ السَّفر اَيْضًا عَنْ اَبِيْ الدَّرْدَاءِ وَاِسْنَادُهُ حسن لَوْلَا الِانْقِطَاع

❀❀ ابوسفر بیان کرتے ہیں: قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا دانت توڑ دیا تو دوسرے شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیرالمومنین اس شخص نے میرا دانت توڑ دیا ہے' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا ہم اس کے حوالے سے تمہیں عنقریب راضی کر دیں گے دوسرے شخص نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے گزارش کی کہ اگر آپ یہ کام کر دیں تو مہربانی ہے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب بھی کسی شخص کو اس کے جسم میں کوئی اذیت پہنچائی جائے اور وہ اس کو صدقہ کر دے (یعنی اس کا بدلہ معاف کر دے)

تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے ایک درجہ کو بلند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے"۔

اس انصاری نے کہا: کیا آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے اپنے ان کانوں کے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا ہے تو اس انصاری نے کہا. پھر تو میں اس شخص کو معاف کرتا ہوں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو یہ ضروری ہے کہ میں تمہیں بھی رسوا نہ ہونے دوں تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کوئی مال دینے کا حکم دیا"

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے اور ابوسفر کے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے سماع کے بارے میں میں واقف نہیں ہوں امام ابن ماجہ نے اس روایت کا ایک حصہ مرفوع حدیث کے طور پر ابوسفر کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے اگر اس میں انقطاع نہ پایا جاتا ہو۔

3712 - وَعَنْ رجل من اَصْحَاب رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من اُصِيب بِشَيْءٍ فِيْ جسده فَتَرَكه لله عَزَّ وَجَلَّ كَانَ كَفَّارَة لَهُ

رَوَاهُ اَحْمد مَوْقُوْفًا من رِوَايَةِ مجَالد

❀❀ ایک صحابی فرماتے ہیں: جس شخص کے جسم میں کوئی تکلیف پہنچائی جائے اور وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اس (تکلیف پہنچانے والے) کو چھوڑ دے تو یہ چیز اس شخص کے لئے کفارہ بن جائے گی"۔

یہ روایت امام احمد نے مجالد کی نقل کردہ روایت کے طور پر موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3713 - وَعَنْ عبد الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاث وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِن كنت لحالفا عَلَيْهِنَّ لَا ينقص مَال من صَدَقَة فتصدقوا وَلَا يعْفُو عبد عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده الله بهَا عزا يَوْم الْقِيَامَة وَلَا يفتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح الله عَلَيْهِ بَاب فقر

رَوَاهُ اَحْمد وَفِيْ اِسْنَادُهٗ رجل لم يسم وَاَبُوْ يعلىٰ وَالْبَزَّار وَله عِنْد الْبَزَّار طَرِيْق لَا بَاْس بهَا

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الصَّغِير والأوسط من حَدِيْثٍ اُم سَلَمَة وَقَالَ فِيْهِ وَلَا عَفا رجل عَن مظْلمَة اِلَّا زَاده الله بهَا عزا فاعفوا يعزكم الله

❀❀ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تین چیزیں ہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر میں ان چیزوں کے حوالے سے حلف اٹھالوں (تو یہ اٹھا سکتا ہوں) ایک یہ کہ صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اس لئے تم صدقہ کیا کرو۔ ایک یہ کہ جب آدمی کسی زیادتی کو معاف کردے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی وجہ سے اس شخص کی عزت میں اضافہ کرے گا" (اور یہ کہ) جب کوئی بندہ مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے"۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ایسا ہے جس کا نام ذکر نہیں ہوا اسے امام ابویعلیٰ اور امام بزار نے

نقل کیا ہے امام بزار نے یہ روایت نقل کی ہے اس کی سند میں کوئی حرج نہیں ہے یہی روایت امام طبرانی نے معجم صغیر اور معجم اوسط میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے طور پر نقل کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب بھی کوئی شخص کسی زیادتی کو معاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کی عزت میں اضافہ کرتا ہے تو تم لوگ معاف کرو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت دے گا''۔

3714 - وَعَنْ اَبِیْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنه سمع رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاث اُقسم عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فاحفظوه قَالَ مَا نقص مَال عبد من صَدَقَة وَلَا ظلم عبد مظْلمَة صَبر عَلَيْهَا اِلَّا زَاده اللّٰه عزا فاعفوا يعزكم اللّٰه وَلَا فتح عبد بَاب مَسْاَلَة اِلَّا فتح اللّٰه عَلَيْهِ بَاب فقر اَوْ كلمة نحوها

الحدیث

رَوَاهُ اَحْمد وَالتِّرْمِذِیّ وَاللَّفْظ لَهُ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح

❀❀ حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تین چیزیں ہیں جن پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور میں تمہیں ایک بات بتانے لگا ہوں تم اس کو یاد رکھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ کرنے سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جب بھی کسی بندے پر کوئی ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے تو تم لوگ معاف کر دیا کرو اللہ تعالیٰ تمہاری عزت میں اضافہ کرے گا اور جب بھی کوئی بندہ مانگنے کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر غربت کا دروازہ کھول دیتا ہے''۔

یا اس کی مانند کوئی اور لفظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال کیا تھا۔ الحدیث۔

یہ روایت امام احمد اور امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حسن صحیح ہے۔

3715 - وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نقصت صَدَقَة من مَال وَمَا زَاد اللّٰه عبدا بِعَفْو اِلَّا عزا وَمَا تواضع اَحَد للّٰه اِلَّا رَفعه اللّٰه عَزَّ وَجَلَّ

رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمِذِیّ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور معاف کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے اور جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلندی عطا کرتا ہے''۔

یہ روایت امام مسلم اور امام ترمذی نے نقل کی ہے۔

3716 - وَعَنْ اَبِیْ بن كَعْب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ من سره اَن يشرف لَهُ الْبُنيان وترفع لَهُ الدَّرَجَات فليعف عَمَّن ظلمه ويعط من حرمه ويصل من قطعه

رَوَاهُ الْحَاكِم وَصححه اِسْنَادُهُ وَفِيْه انْقِطَاع

❀❀ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے لئے (جنت میں) بلند عمارت ہو اور اس کے درجات بلند ہوں تو جو شخص اس پر ظلم کرتا ہے وہ اس سے درگزر کرے اور جو شخص اسے محروم رکھتا ہے وہ اسے ادا کرے اور جو شخص اس سے لاتعلقی اختیار کرتا ہے اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے''۔

یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے انہوں نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے حالانکہ اس میں انقطاع پایا جاتا ہے۔

3717 - وَرُوِیَ عَن عبَادَة بن الصَّامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الا ادلکم علی مَا یرفع اللّٰہ بِہِ الدَّرَجَات قَالُوْا نعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تحلم علی من جهل عَلَیْك وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك وَتُعْطِی من حَرمك وَتصل من قَطعك

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ

❀❀ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی ان چیزوں کی طرف نہ کروں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ درجات کو بلند کرتا ہے لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تمہارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کرے تم اس کے خلاف بردباری کا مظاہرہ کرو جو شخص تم پر ظلم کرے تم اس سے درگزر کرو جو شخص تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو جو شخص تم سے لاتعلقی اختیار کرے تم اس کے ساتھ صلہ رحمی کرو''

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے نقل کی ہے۔

3718 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاث من کن فِیْہِ حَاسبہ اللّٰہ حسابا یَسِیرا وَاَدْخلهُ الْجَنَّة برحمته قَالُوْا وَمَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْت وَاُمی قَالَ تُعْطِی من حَرمك وَتصل من قَطعك وَتَعْفُو عَمَّن ظلمك فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ تدخل الْجَنَّة

رَوَاہُ الْبَزَّار وَالطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْحَاکِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد اِلَّا انه قَالَ فِیْہِ قَالَ فَاِذَا فعلت ذٰلِكَ فَمَا لی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَن تحاسب حسابا یَسِیرا وَیُدْخِلك اللّٰہ الْجَنَّة برحمته

قَالَ الْحَافِظ رَوَاہُ الثَّلَاثَة من رِوَایَۃِ سُلَیْمَان بن دَاوٗد الْیَمَانِیّ عَن یحیی بن اَبِیْ سَلمَة عَنْہُ وَسلیمَان ھٰذَا واہ

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس سے آسان حساب لے گا اور اپنی رحمت کے ذریعے اسے جنت میں داخل کردے گا لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو جو شخص تم سے قطع تعلقی اختیار کرے تم اس سے صلہ رحمی کرو جو شخص تم پر ظلم کرے تم اس سے

درگزر کرو جب تم ایسا کرو گے تو تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے"۔

یہ روایت امام بزار اور امام طبرانی نے معجم اوسط میں اور امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"راوی نے عرض کی اگر میں ایسا کرلوں گا تو مجھے کیا ملے گا یا رسول اللہ! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ایسا کرلو گے تو تم سے آسان حساب لیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ذریعے تمہیں جنت میں داخل کردے گا"۔

حافظ بیان کرتے ہیں: تینوں حضرات نے اسے سلیمان بن داؤد یمانی کے حوالے سے یحییٰ بن ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور سلیمان بن داؤد یمانی نامی یہ راوی واہی ہے۔

3719 - وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلا ادلك على اكرم اَخْلَاق الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَن تصل من قَطعك وَتُعْطِی من حَرمك وَاَن تَعْفُو عَمَّن ظلمك

رَوَاہُ الطَّبَرَانِیّ فِی الْاَوْسَطِ من رِوَایَۃِ الْحَارِث الْاَعْوَر عَنْہُ

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی دنیا اور آخرت کے سب سے زیادہ معزز اخلاق کی طرف نہ کروں؟ وہ یہ ہے کہ تم اس شخص سے صلہ رحمی کرو جو تم سے لاتعلقی اختیار کرتا ہے اور تم اس شخص کو عطا کرو جو تمہیں محروم رکھتا ہے اور تم اس شخص سے درگزر کرو جو تم پر ظلم کرتا ہے"۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم اوسط میں حارث اعور کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر نقل کی ہے۔

3720 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرو بن الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ارحموا ترحموا واغفروا يغْفر لكم

رَوَاہُ اَحْمد بِاِسْنَادٍ جَیِّدٍ

❀❀ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"تم لوگ رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا تم لوگ معاف کرو تمہاری مغفرت ہو جائے گی"۔

یہ روایت امام احمد نے عمدہ سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3721 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ من حَدِیْثِ جرير بن عبد اللّٰہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من لَا يرحم النَّاس لَا يرحمه اللّٰہ وَمَنْ لَا يغْفر لَا يغْفر لَہٗ

❀❀ ان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا اور جو شخص (لوگوں کو) معاف نہیں کرتا (اللہ تعالیٰ) اس کی مغفرت نہیں کرتا"۔

3722 - وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ وجدنَا فِیْ قَائِم سيف رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْفُ

عَمَّنْ ظلمك وصل من قَطعك وَاحسن إِلَى من اَسَاءَ إِلَيْك وَقل الْحق وَلَو على نَفسك

ذكره رزين بن الْعَبدَرِي وَلَم ارہ وَبَاقِي اَحَادِيث من هٰذَا النَّوْع فِي صلَة الرَّحِم

❀❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضے میں یہ تحریر پائی تھی۔

''تم اس شخص کو معاف کردو جو تم پر ظلم کرتا ہے اور اس شخص کے ساتھ صلہ رحمی کرو جو تم سے لاتعلقی اختیار کرتا ہے اور تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو جو تمہارے ساتھ برا سلوک کرتا ہے اور حق بات کہو خواہ وہ تمہاری اپنی ذات کے خلاف ہو''

یہ روایت رزین بن عبدری نے ذکر کی ہے میں نے یہ روایت نہیں دیکھی اس نوعیت کی دیگر روایات صلہ رحمی سے متعلق باب میں آگے آئیں گی۔

3723 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سرق لَهَا شَيْءٌ فَجعلت تَدْعُو عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تسبخي عَنْهُ

رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد وَمعنى لَا تسبخي عَنْهُ اَى لَا تخففي عَنْهُ الْعُقُوبَة وتنقصي اجرك فِي الْاٰخِرَة بدعائك عَلَيْهِ والتسبيخ التَّخْفِيف وَهُوَ بسين مُهْمِلَة ثُمَّ بَاء مُوَحدَة وخاء مُعْجمَة

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ ان کی چوری ہوگئی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس (چور) کے لئے دعاء ضرر کرنا شروع کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی سزا کو ہلکا نہ کرو''

یہ روایت امام ابوداؤد نے نقل کی ہے۔

(متن میں استعمال ہونے والے لفظ) لاتسبخي عنه اس سے مراد یہ ہے کہ تم اس کی سزا میں تخفیف نہ کرو اور اس کے خلاف دعائے ضرر کرکے اپنے اجر کو آخرت میں کم نہ کرو۔

لفظ تسبیخ کا مطلب تخفیف کرنا ہے اس میں س ہے پھر ب ہے اور پھر خ ہے۔

3724 - وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذا وقف الْعباد لِلْحسابِ جَاءَ قوم واضعي سيوفهم على رقابهم تقطر دَمًا فازدحموا على بَاب الْجَنَّة فَقِيْلَ مِنْ هٰؤُلَاءِ قِيْلَ الشُّهَدَاءِ كَانُوْا اَحيَاء مرزوقين ثُمَّ نَادى مُنَاد ليقمْ من أجره على اللّٰه فَلْيدْخلْ الْجَنَّة ثُمَّ نَادَى الثَّانِيَة ليقمْ من اجره على اللّٰه فَلْيدْخلْ الْجنَّة

قَالَ وَمَنْ ذَا الَّذِيْ اجره على اللّٰه قَالَ الْعَافُوْنَ عَن النَّاس ثُمَّ نَادَى الثَّالِثَة ليقمْ من أجره على اللّٰه فَلْيدْخلْ الْجَنَّة فَقَامَ كَذَا وَكَذَا الفا فَدَخَلُوْهَا بِغَيْر حِسَاب

3723-سنن أبي داود' كتاب الصلاة' باب تفريع أبواب الوتر' باب الدعاء' حديث: 1292' مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الدعاء' الرجل يظلم فيدعو الله على من ظلمه' حديث: 28976' السنن الكبرى للنسائي' كتاب قطع السارق' الدعاء على السارق' حديث: 7120' مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' الملحق المستدرك من مسند الأنصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' حديث: 23657' المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' من اسمه علي' حديث: 4019

رَوَاهُ الطَّبَرَانِیُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ

❀❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب بندے حساب کے لئے کھڑے ہوں گے تو کچھ لوگ آئیں گے انہوں نے اپنی تلواریں اپنی گردنوں پر رکھی ہوئی ہوں گی ان کا خون بہہ رہا ہوگا جنت کے دروازے پر ان کا ہجوم ہو جائے گا دریافت کیا جائے گا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو بتایا جائے گا کہ یہ شہداء ہیں یہ زندہ تھے انہیں رزق دیا جاتا تھا پھر ایک منادی کھڑا ہوگا' اور اعلان کرے گا کہ وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' اور جنت میں داخل ہو جائے پھر وہ دوسری مرتبہ یہ اعلان کرے گا وہ شخص کھڑا ہو جائے' جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' اور وہ جنت میں داخل ہو جائے (راوی بیان کرتے ہیں:) انہوں نے دریافت کیا: وہ شخص کون ہے' جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ جو لوگوں سے درگزر کرتے ہیں' پھر وہ تیسری مرتبہ پکار کر کہے گا وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے' اور وہ جنت میں داخل ہو جائے تو اتنے اتنے ہزار لوگ کھڑے ہوں گے اور کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہو جائیں گے''۔

یہ روایت امام طبرانی نے حسن سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

3725 - وَعَنْ اَنَسٍ اَیْضًا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ اِذْ رَاَیْنَاہُ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ ثَنَایَاہُ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ مَا اَضْحَکَکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّی قَالَ رَجُلَانِ مِنْ اُمَّتِیْ جَثَیَا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّ الْعِزَّۃِ فَقَالَ اَحَدُھُمَا یَا رَبِّ خُذْ لِیْ مَظْلَمَتِیْ مِنْ اَخِیْ فَقَالَ اللّٰہُ کَیْفَ تَصْنَعُ بِاَخِیْکَ وَلَمْ یَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِہٖ شَیْءٌ قَالَ یَا رَبِّ فَلْیَحْمِلْ مِنْ اَوْزَارِیْ وَفَاضَتْ عَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبُکَاءِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ ذٰلِکَ لَیَوْمٌ عَظِیْمٌ یَحْتَاجُ النَّاسُ اَنْ یُحْمَلَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ فَقَالَ اللّٰہُ لِلطَّالِبِ اِرْفَعْ بَصَرَکَ فَانْظُرْ فَرَفَعَ فَقَالَ یَا رَبِّ اَرٰی مَدَائِنَ مِنْ ذَھَبٍ وَقُصُوْرًا مِنْ ذَھَبٍ مُکَلَّلَۃً بِاللُّؤْلُؤِ اَیُّ نَبِیٍّ ھٰذَا اَوْ لِاَیِّ صِدِّیْقٍ ھٰذَا اَوْ لِاَیِّ شَہِیْدٍ ھٰذَا قَالَ لِمَنْ اَعْطَی الثَّمَنَ قَالَ یَا رَبِّ وَمَنْ یَمْلِکُ ذٰلِکَ قَالَ اَنْتَ تَمْلِکُہٗ قَالَ بِمَاذَا قَالَ بِعَفْوِکَ عَنْ اَخِیْکَ قَالَ یَا رَبِّ اِنِّیْ قَدْ عَفَوْتُ عَنْہُ قَالَ اللّٰہُ فَخُذْ بِیَدِ اَخِیْکَ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ اتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ فَاِنَّ اللّٰہَ یُصْلِحُ بَیْنَ الْمُسْلِمِیْنَ

رَوَاہُ الْحَاکِمُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الْبَعْثِ کِلَاھُمَا عَنْ عَبَّادِ بْنِ شَیْبَۃَ الْحَبَطِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَنَسٍ عَنْہُ وَقَالَ الْحَاکِمُ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ کَذَا قَالَ

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اسی دوران ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اطراف کے دانت بھی نمایاں ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے

دو افراد رب العزت کے سامنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے تھے ان میں سے ایک نے کہا: اے میرے پروردگار! تو میرے بھائی سے مجھے میرے اوپر ہونے والے ظلم کا بدلہ دلا دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کا کیا کرو گے؟ جبکہ اس کی نیکیوں میں سے کوئی بھی نیکی باقی نہیں رہ گئی ہوگی وہ بندہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! پھر تو میرے گناہ اس کے ذمہ ڈال دے تو نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دن بہت عظیم ہوگا جب لوگوں کو اس بات کی بھی ضرورت محسوس ہوگی کہ ان کے گناہوں کا بوجھ کوئی اور اٹھالے تو اللہ تعالیٰ نے مطالبہ کرنے والے شخص سے کہا تم اپنی نگاہ اٹھا کر دیکھو اس نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو بولا: اے میرے پروردگار! میں سونے سے بنے ہوئے شہر دیکھ رہا ہوں اور سونے سے بنے ہوئے محلات دیکھ رہا ہوں جو نگینوں سے آراستہ ہیں یہ کون سے نبی کے ہیں یا کون سے صدیق کے ہیں یا شہید کے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ اس شخص کے لئے ہیں جو ان کی قیمت دے گا اس شخص نے عرض کی: اے میرے پروردگار! اس کا مالک کون ہو سکتا ہے؟ پروردگار نے فرمایا تم اس کے مالک ہو سکتے ہو اس نے عرض کی: وہ کیسے؟ پروردگار نے فرمایا: اس طرح کہ تم اپنے بھائی کو معاف کر دو تو بندے نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں نے اسے معاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر تم اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور اسے جنت میں داخل کر دو اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں ٹھیک رہو بے شک اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان بہتری رکھتا ہے"۔

یہ روایت امام حاکم اور امام بیہقی نے کتاب البعث میں نقل کی ہے ان دونوں حضرات نے اسے عباد بن شیبہ حبطی کے حوالے سے سعید بن انس کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

3726 - وَعَنْ وَاثِلَة بن الْاَسْقَع رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تظهر الشماتة لأخيك فيرحمه اللّٰه ويبتليك

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَمَكْحُوْل قد سمع من وَاثِلَة

❀❀ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم اپنے بھائی کی شماتت کا اظہار نہ کرو! ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تمہیں اس میں مبتلا کر دے گا"۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے مکحول نے حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے۔

3727 - وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من عير اَخَاهُ بِذنب لم يمت حَتّٰى يعمله

3726-الجامع للترمذی" أبواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه" باب" حديث: 2490' المعجم الأوسط للطبرانی" باب العين" من اسمه علی" حديث: 3828' المعجم الكبير للطبرانی" بقية الميم" باب الواو" ما أسند واثلة مكحول الشامی" حديث: 17995

قَالَ اَحْمد قَالُوْا من ذَنْب قد تَابَ مِنْهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِل

خَالِدِ بْن معدان لم يدْرك معَاذ بن جبل

❀❀ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اپنے کسی بھائی کو اس کے گناہ کے حوالے سے عار دلائے وہ شخص اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ کام خود نہیں کر لے گا''

امام احمد فرماتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کوئی ایسا گناہ ہو جس سے وہ شخص توبہ کر چکا ہو۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے۔

خالد بن معدان نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

التَّرْهِيب من ارْتِكَاب الصَّغَائِرِ والمحقرات من الذُّنُوْب والاِصرار على شَيْءٍ مِنْهَا

صغیرہ اور حقیر نظر آنے والے گناہوں کے ارتکاب کے بارے میں ترہیبی روایات

اور ان میں سے کسی ایک پر اصرار کرنے (کے بارے میں ترہیبی روایات)

3728 - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الْعَبْد اِذا اَخطَأ خَطِيئَة نكتت فِیْ قلبه نُكْتَة سَوْدَاءِ فَاِن هُوَ نزع واستغفر صقلت فَاِن عَاد زيد فِيْهَا حَتّٰى تعلو قلبه فَهُوَ الران الَّذِیْ ذكر اللّٰه تَعَالٰى كلا بل ران على قُلُوْبهم مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ المطففين

رَوَاهُ التِّرْمِذِیّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح وَالنَّسَائِیّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِیْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم من طَرِيْقين قَالَ فِیْ اَحدهمَا صَحِيْح عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ

النُّكْتَة بِضَم النُّوْن وبالتاء الْمُثَنَّاة فَوق هِیَ نقطة شبه الْوَسخ فِی الْمرْآة

❀❀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے جب وہ اس گناہ سے الگ ہو کر مغفرت طلب کرتا ہے تو وہ نکتہ صاف ہو جاتا ہے اگر وہ دوبارہ وہی گناہ کرتا ہے تو اس نقطے میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ سیاہی اس کے دل

3727-الجامع للترمذی' أبواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه' باب' حديث: 2489' المعجم الأوسط للطبرانی' باب العين' باب السين من اسمه : محمد' حديث: 7380 .

3728-الجامع للترمذی' أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ومن سورة ويل للمطففين' حديث: 3338' صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الأدعية' ذكر الإخبار عما يجب على المرء من تعقيب الاستغفار كل عثرة حديث: 931' السنن الكبرى للنسائی' سورة الرعد' سورة المطففين' قوله تعالى : كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون' حديث: 11212

پر غالب آجاتی ہے تو یہ وہ زنگ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر کیا ہے:

''خبردار! انہوں نے جو کچھ کیا ہے اس کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے''۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے امام نسائی امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے اور امام حاکم نے دو طرح سے نقل کیا ہے اور ان میں سے ایک کے بارے میں یہ کہا ہے کہ یہ امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے

لفظ نکتہ میں ن پر پیش پھرت ہے اس سے مراد وہ نکتہ ہے جو آئینے میں لگے ہوئے میل کی مانند ہوتا ہے۔

3729 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ ومحقرات الذُّنُوْب فَاِنَّهُنَّ يجتمعن على الرجل حَتّٰى يهلكنه وَاِن رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضرب لَهُنَّ مثلا كَمثل قوم نزلُوْا اَرْض فلاة فَحَضَرَ صَنِيع الْقَوْم فَجعل الرجل ينْطَلق فَيجِيْء بِالْعودِ وَالرجل يَجِيْء بِالْعودِ حَتّٰى جمعُوْا سوادا وأججوا نَارا وأنضجوا مَا قذفوا فِيْهَا

رَوَاهُ اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ كلهم من رِوَايَة عمرَان الْقطَّان وَبَقِيَّة رجال اَحْمد وَالطَّبَرَانِيّ رجال الصَّحِيْح وَرَوَاهُ اَبُوْ يعلى بِنَحْوِهِ من طَرِيق اِبْرَاهِيْم الهجرى عَنْ اَبِى الْاَحْوَص عَنْهُ وَقَالَ فِىْ اَوله اِن الشَّيْطَان قد يئس اَن تعبد الْاَصْنَام فِىْ اَرْض الْعَرَب وَلٰكنه سيرضى مِنْكُمْ بِدُوْنِ ذٰلِكَ بالمحقرات وَهِى الموبقات يَوْم الْقِيَامَة .... الحَدِيْث

وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَالْبَيْهَقِيّ اَيْضًا مَوْقُوْفًا عَلَيْهِ

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حقیر'' سمجھنے والے گناہوں سے بھی بچ کے رہو! کیونکہ بعض اوقات یہ کسی شخص کے خلاف اکٹھے ہو کر ہلاکت کا شکار کر دیتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حقیر گناہوں کے لئے مثال بیان کی کہ ان کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جو کسی بے آب وگیاہ جگہ پر پڑاؤ کرتے ہیں جب کھانا کھانے کا وقت ہوتا ہے تو کوئی شخص جاتا ہے اور ایک لکڑی لے آتا ہے اور ایک شخص جاتا ہے ایک لکڑی لے آتا ہے اور ایک شخص جاتا ہے ایک لکڑی لے آتا ہے یہاں تک کہ بہت سی لکڑیاں اکٹھی ہو جاتی ہیں اور وہ آگ جلا لیتے ہیں اور جو پکانا ہو اس پر پکا لیتے ہیں۔

یہ روایت امام احمد امام طبرانی اور امام بیہقی نے نقل کی ہے ان تمام حضرات نے اسے عمران قطان کے حوالے سے نقل کیا ہے امام احمد اور امام طبرانی کے دیگر تمام راوی صحیح کے رجال ہیں اسے امام ابو یعلیٰ نے اس کی مانند ابراہیم ہجری کے حوالے سے ابوالاحوص کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے انہوں نے اس کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں.

3729-مسند أحمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه' حديث: 3706' المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب العين من اسمه : محمد' حديث: 7462' المعجم الصغير للطبراني' من اسمه محمد' حديث: 905' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه سهل' ومما أسند سهل بن سعد' أبو ضمرة أنس بن عياض' حديث: 5736

''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ عرب کی سرزمین پر بتوں کی عبادت کی جائے لیکن وہ اس سے کم چیزوں کے ذریعے تم سے راضی ہو جائے گا' اور حقیر (نظر آنے والے گناہوں) کے حوالے سے راضی ہوگا جو قیامت کے دن ہلاکت کا شکار کر دینے والے ہیں''.....الحدیث۔

یہ روایت امام طبرانی نے اور امام بیہقی نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوف حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

3730 - وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ ومحقرات الذنوب فانما مثل محقرات الذُّنُوْب كَمثل قوم نزلُوْا بطن وَاد فجَاء ذَا بِعُوْد وَجَاء ذَا بِعُوْد حَتّٰى حملُوْا مَا انضجوا بِهِ خبزهم وَاِن محقرات الذُّنُوْب مَتى يَاْخُذ بهَا صَاحبهَا تهلكه

رَوَاهُ اَحْمد وَرُوَاته مُحْتَج بهم فِي الصَّحِيْح

❀❀ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''حقیر نظر آنے والے گناہوں سے بچ کے رہو کیونکہ حقیر نظر آنے والے گناہوں کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے' جو کسی نشیبی وادی میں پڑاؤ کرتے ہیں پھر ایک شخص ایک لکڑی لے کے آتا ہے دوسرا شخص دوسری لکڑی لے کے آتا ہے یہاں تک کہ وہ اس آگ پر روٹی پکا لیتے ہیں اور حقیر نظر آنے والے گناہوں کا جب آدمی ارتکاب کرتا ہے' تو یہ اسے ہلاکت کا شکار کر دیتے ہیں''۔

یہ روایت امام احمد نے نقل کی ہے اس کے راویوں سے صحیح میں استدلال کیا گیا ہے۔

3731 - وَرُوِيَ عَن سعد بن جُنَادَة رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لما فرغ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من حنين نزلنَا قفرا من الْاَرْض لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوْا من وجد شَيْئًا فليات بِهِ وَمَنْ وجد عظما اَوْ سنا فليات بِهِ قَالَ فَمَا كَانَ اِلَّا سَاعَة حَتّٰى جَعَلْنَاهُ ركاما فَقَالَ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرَوْنَ هٰذَا فَكَذٰلِكَ تجمع الذُّنُوْب على الرجل مِنْكُمْ كَمَا جمعتم هٰذَا فليتق اللّٰه رجل فَلَا يُذنب صَغِيرَة وَلَا كَبِيْرَة فَاِنَّهَا محصاة عَلَيْهِ

❀❀ حضرت سعد بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو ہم ایک بے آب وگیاہ جگہ پر ٹھہرے وہاں کوئی چیز نہیں تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو جو بھی ملتا ہے اسے اکٹھا کرے اور لے آئے جس شخص کو ہڈی ملے یا دانت ملے وہ اسے لے آئے راوی بیان کرتے ہیں: تو تھوڑی ہی دیر میں ہم نے اس کا ایک بڑا سا ڈھیر بنا لیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اسے دیکھ رہے ہو؟ اسی طرح گناہ تم میں سے کسی ایک شخص کے خلاف اکٹھے ہو جاتے ہیں جس طرح تم لوگوں نے اس (ڈھیر) کو جمع کیا ہے' تو آدمی کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے اور کسی چھوٹے یا بڑے گناہ کا ارتکاب نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ اس کے خلاف اکٹھے ہو جائیں گے''۔

3730-المعجم الأوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' حديث: 7462' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه سهل' وما أسند سهل بن سعد' أبو ضمرة أنس بن عياض' حديث: 5736

3731-المعجم الكبير للطبراني' من اسمه نضلة' سعد بن جنادة العوفي' حديث: 5350

3732 - وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِيَّاكِ ومحقرات الذُّنُوْب فَاِنَّ لَهَا من اللّٰه طَالِبًا

رَوَاهُ النَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهُ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه وَقَالَ الْاَعْمَال بدل الذُّنُوْب

❀❀ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! چھوٹے گناہوں سے بچ کے رہنا' کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا بھی حساب لے گا''۔

یہ روایت امام نسائی نے نقل کی ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں امام ابن ماجہ اور امام ابن حبان نے اس کو اپنی صحیح میں نقل کیا ہے انہوں نے لفظ گناہ کی جگہ لفظ اعمال نقل کیا ہے۔

3733 - وَعَنْ ثَوْبَان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِن الرجل ليحرم الرزق بالذنب يُصِيبهُ

رَوَاهُ النَّسَائِيّ بِاِسْنَادٍ صَحِيْح وَابْن حبَان فِيْ صَحِيْحِه بِزِيَادَة وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح الْاِسْنَاد

❀❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض اوقات آدمی کسی گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے''۔

یہ روایت امام نسائی نے صحیح سند کے ساتھ نقل کی ہے امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں اضافے کے ساتھ اسے نقل کیا ہے امام حاکم نے بھی اسے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

3734 - وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّيْ لَاَحسب الرجل ينسى الْعلم كَمَا تعلمه للخطيئة يعملها

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ فِي الْكَبِيْر مَوْقُوْفًا وَرُوَاتِه ثِقَات اِلَّا اَن الْقَاسِم لم يسمع من جده عبد اللّٰه

❀❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ بعض اوقات آدمی کسی گناہ کی وجہ سے اُس علم

3732-سنن الدارمي' ومن كتاب الرقاق' باب : في المحقرات' حديث: 2682' مسند الحارث' كتاب الأدعية' باب فيما يغفر من الذنوب' حديث: 1063' المعجم الأوسط للطبراني' باب الألف' باب من اسمه إبراهيم' حديث: 2417' مسند الشهاب القضاعي' إياكم ومحقرات الذنوب' حديث: 886' شعب الإيمان للبيهقي' التاسع والثلاثون من شعب الإيمان' فصل في محقرات الذنوب' حديث: 6993' حلية الأولياء' عامر بن عبد الله' حديث: 3739

3733-صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الأدعية' ذكر الإخبار عما يستحب للمرء من المواظبة على الدعاء والبر' حديث: 872' السنن الكبرى للنسائي' سورة الرعد' سورة الإخلاص' حديث: 11353' مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' ومن حديث ثوبان' حديث: 21821' معجم أبي يعلى الموصلي' باب الفاء' حديث: 277' مسند الشهاب القضاعي' إن الرجل ليحرم الرزق بالذنب يصيبه' حديث: 932' الزهد والرقائق لابن المبارك' باب ما جاء في تخويف عواقب الذنوب' حديث: 86

3734-سنن الدارمي' باب : التوبيخ لمن يطلب العلم لغير الله' حديث: 395' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' عبد الله بن مسعود الهذلي' باب' حديث: 8796' حلية الأولياء' عبد الله بن مسعود' حديث: 407' الزهد والرقائق لابن المبارك' باب ما جاء في تخويف عواقب الذنوب' حديث: 83

کو بھول جاتا ہے' جس کو اس نے حاصل کیا تھا''۔

یہ روایت امام طبرانی نے معجم کبیر میں موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے' اور اس کے راوی ثقہ ہیں صرف یہ معاملہ مختلف ہے کہ قاسم نے اپنے دادا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا ہے۔

3735 - وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّکُمْ لتعملون اعمالا ھِیَ ادق فِیْ اَعینکُمْ من الشعر کُنَّا نعدھا علی عھد رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ من الموبقات یَعْنِیْ المھلکات

رَوَاہُ الْبُخَارِیّ وَغَیْرِہٖ وَرَوَاہُ اَحْمد من حَدِیْثِ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیّ بِاِسْنَادٍ صَحِیْح

❀❀ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم لوگ کچھ ایسے عمل کرو گے' جو تمہاری نظر میں بال سے زیادہ باریک ہوں گے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم ان اعمال کو ہلاکت کا شکار کر دینے والے اعمال قرار دیتے تھے''۔

یہ روایت امام بخاری اور دیگر حضرات نے نقل کی ہے اسے امام احمد بن حنبل نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

3736 - وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَو اَن اللّٰہ یؤاخذنی وَعِیْسَی بِذُنُوْبِنَا لعذبنا وَلَا یظلمنا شَیْئًا

قَالَ وَاَشَارَ بالسبابۃ وَالَّتِیْ تَلِیْھَا

❀❀ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کے حوالے سے' میرا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مؤاخذہ کرے' تو وہ ہمیں عذاب دے گا' اور وہ ہمارے ساتھ کوئی ظلم نہیں کرے گا''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

3737 - وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَو یؤاخذنی اللّٰہ وَابْن مَرْیَم بِمَا جنت ھَاتَانِ یَعْنِیْ الْاِبْھَام وَالَّتِیْ تَلِیْھَا لِعَذَّبَنَا اللّٰہُ ثُمَّ لم یظلمنا شَیْئًا رَوَاہُ ابْن حبَان فِیْ صَحِیْحِہٖ

❀❀ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اگر اللہ تعالیٰ میرا اور ابن مریم کا ان چیزوں کے حوالے سے مؤاخذہ کرے جن چیزوں کا ارتکاب ان دونوں نے کیا

3735-سنن الدارمی' ومن کتاب الرقاق' باب: فی الموبقات' حدیث: 2721' المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب التوبۃ والإنابۃ' حدیث: 7743' الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم' ذکر عبادۃ القرظ' حدیث: 855' السنن الکبریٰ للبیہقی' کتاب الشہادات' جماع أبواب من تجوز شہادتہ ومن لا تجوز من الأحرار' حدیث: 19311' مسند أحمد بن حنبل' مسند أنس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ' حدیث: 12377' مسند عبد بن حمید' مسند أنس بن مالک' حدیث: 1228' مسند الحارث' کتاب الأدعیۃ' باب فیما یغتفر من الذنوب' حدیث: 1062' مسند أبی یعلی الموصلی' أبو عمران الجونی' حدیث: 4095

3736-صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب الخوف والتقوی' ذکر الخبر الدال علی أن علی المرء الرجوع باللوم علی نفسہ' حدیث: 660

3737-صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب الخوف والتقوی' ذکر الإخبار عن ترک الاتکال علی الطاعات' حدیث: 658

ہے نبی اکرم ﷺ نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات ارشاد فرمائی، تو وہ ہمیں عذاب دے گا' اور وہ ہمارے ساتھ کوئی ظلم نہیں کر رہا ہوگا"۔

یہ روایت امام ابن حبان نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

3738 - وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَو غفر لكم مَا تاتون اِلَی الْبَهَائِم لغفر لكم كثيرا ۔رَوَاهُ اَحْمد وَالْبَیْهَقِیّ مَرْفُوْعًا هٰكَذَا وَرَوَاهُ عبد اللّٰه فِیْ زیاداته مَوْقُوْفًا علی اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاِسْنَادُهٗ اصح وَهُوَ اَشبه

❀❀ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"اگر تمہاری اس حوالے سے مغفرت ہو جائے' جو تم جانوروں کے ساتھ سلوک کرتے ہو' تو پھر بہت سے معاملات میں تمہاری مغفرت ہو جائے گی"۔

یہ روایت امام احمد اور امام بیہقی نے مرفوع حدیث کے طور پر اسی طرح نقل کی ہے عبداللہ نے اپنی "زیادات" میں اسے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ پر موقوف روایت کے طور پر نقل کیا ہے' اور اس کی سند زیادہ مستند ہے' اور یہی زیادہ موزوں ہے۔

3739 - وَعَنْ اَبِی الْاَحْوَص قَالَ قَرَاَ ابْن مَسْعُوْدٍ وَلَوْ یُؤَاخذ اللّٰه النَّاس بِمَا كسبوا مَا ترك على ظهرهَا من دَابَّة وَلٰكِن یؤخرهم اِلٰی اجل مُسَمًّی- فاطر- الْاٰیَة فَقَالَ كَاد الْجعل یعذب فِیْ جُحْره بذنب ابْن آدم رَوَاهُ الْحَاكِم وَقَالَ صَحِیْح الْاِسْنَاد

الْجعل بِضَم الْجِیم وَفتح الْعین دویبة تكَاد تشبه الخنفساء تدحرج الروث

❀❀ ابواحوص بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

"اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کا مؤاخذہ اس چیز کے حوالے سے کرے' جو عمل وہ کرتے ہیں تو وہ اس (زمین) کی پشت پر ایک جانور کو بھی نہ رہنے دے لیکن اس نے ان لوگوں کے معاملے کو ایک مخصوص مدت تک کے لئے مؤخر کر دیا ہے"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بعض اوقات کسی انسان کے گناہ کی وجہ سے کسی پتنگے کو اپنے بل کے اندر عذاب دیا جاتا ہے۔ یہ روایت امام حاکم نے نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں: یہ سند کے اعتبار سے صحیح ہے۔

لفظ "الجعل" میں 'ج' پر پیش ہے' اور 'ع' پر زبر ہے اس سے مراد ایک چھوٹا جانور ہے' جو سنڈی کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' اور یہ گندگی میں ہوتا ہے۔

3738-مسند أحمد بن حنبل' مسند الأنصار' من مسند القبائل' من حديث أبي الدرداء عويمر' حديث: 26884' شعب الإيمان للبيهقي' فصل' حديث: 4953

3739-المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب التفسير' تفسير سورة الملائكة' حديث: 3537' مصنف ابن أبي شيبة' كتاب الزهد' ما ذكر في زهد الأنبياء وكلامهم عليهم السلام' كلام ابن مسعود رضي الله عنه' حديث: 33896' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' عبد الله بن مسعود الهذلي' باب' حديث: 8903

علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل
کرنے کے لئے
"فقہ حنفی PDF BOOK"
چینل کو جوائن کریں
http://T.me/FiqaHanfiBooks
عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں
https://t.me/tehqiqat
علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک
سے فری ڈاؤن لوڈ کریں
https://archive.org/details/
@zohaibhasanattari
طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری
زوہیب حسن عطاری